Yadgar-i-Darbar-i
Taj Poshi
by
Md Latifat Husain
Part. 1.

MEMOIR OF CORONATION

DARBAR

Dec 1911

DELHI

یادگارِ دربار تاجپوشی

دہلی ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء

حصہ اوّل

یعنی

شہنشاہ جارج پنجم دام ظلہم کے مبارک ایام تاجپوشی انگلستان و ہندوستان کی

مفصل تاریخ

جس میں شہنشاہ جارج پنجم۔ انکے چار سابق ہمنام شاہانِ انگلینڈ۔ ملکہ وکٹوریہ
شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم۔ ملکہ میری۔ شہزادہ ولیعہد بہادر کے
باتصویر سوانحات عمر اور دربار لنڈن و دہلی کے مکمل حالات درج ہیں

مؤلفہ و مرتبہ

منشی دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور

مطبع یادگار پریس لاہور

BY

M. DIN MOHAMMAD EDITOR MUNICIPAL GAZETTE

LAHORE

فہرست مضامین

یادگار دربار تاجپوشی سنہ ۱۹۱۱ء

حصہ اول

شہنشاہ ذیجاہ کے حالات زندگی اور تاجپوشی انگلستان و ہندوستان

۵؎ اس جگہ پرنسس میری کی بجائے سہواً پرنس وکٹوریہ میری لکھا تھا گویا وکٹوریہ کا لفظ زاید ہے

فصل چہارم

تاجپوشی انگلستان

[1] یہاں فصل سوم ہونا چاہیے تھا مگر چونکہ کتاب میں غلطی سے دوم چھپیا ہے اسلئے یہاں بھی دوم لکھا گیا

کیطرف مائل تھی۔ اسلئے پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد کے اخبار پنجاب پنچ کو سنبھالکر نام بدلدیا جو اب میونسپل گزٹ کے نام سے بفضلہ کامیابی اور سلامتی سے جاری ہے۔ اخبار و تجارت کے سلسلہ میں قریباً تمام ہندوستان کی سیاحت کی اور ممتاز ترین حضرات سے ملاقاتیں کیں۔ قومی و ملکی معاملات اور ہندو و مسلمانوں کے اتحاد سے دلچسپی ہے۔ چنانچہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی جنرل کونسل کا ممبر ہے۔ گورنمنٹ کیطرف سے بھی وائسرائیگل درباروں کے علاوہ دربار ہائے تاجپوشی ۱۹۰۳ و ۱۹۱۱ء میں شرکت کا اعزاز بخشا گیا۔ پنجاب پریس ایسوسی ایشن۔ ریڈرز ایسوسی ایشن کا جائنٹ سکرٹری ہے۔ کئی سال تک لاہور میں ایک مشاعرہ بھی قایم رکھا۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں دو ایک احباب کی شرکت سے ہندوستان کی زبانہائے اردو۔ ہندی و گورمکھی میں مختلف پیمانوں کے "گلوب" تیار کئے۔ جنھیں محکمہ تعلیم نے منظور فرماکر سکولوں میں خریداری کا سرکلر کردیا۔ چنانچہ یادگار ادفس کی شاخ گلوب کا مینجر اور کتب خانہ یادگار ادفس کا واحد مالک ہے۔ ہندوستان میں عید کارڈ کا موجد بھی مولف ہی ہے ؂

اگرچہ ابتدائی زمانہ میں تصنیف و تالیف کیطرف توجہ کرنیکا موقعہ نہیں ملا۔ تاہم کئی مفید کتابیں اپنے پریس سے شایع کیں۔ سنہ ۱۸۹۴ء کے "وائسرائیگل دربار لاہور کی تاریخ" اور "دوستی" نام ایک ناول اپنی تصنیف سے شایع کیا۔ جو مقبول ہوا۔ "یادگار دربار سنہ ۱۹۰۳ء" کے نام سے ایک باتصویر تاریخ تاجپوشی مولوی فیروزالدین صاحب کیساتھ ملکر شایع کی۔ اور اب اس دربار کی عظیم الشان تاریخ بنام "یادگار دربار تاجپوشی سنہ ۱۹۱۱ء" نہ صرف خود ہی تالیف کی بلکہ اسکا جملہ اہتمام بھی خود ہی کیا ہے ؂

مولف کی شادی سنہ ۱۹۰۲ء میں اپنے ماموں مولوی محمد فضل الدین صاحب مرحوم مالک و ایڈیٹر اخبار وفادار لاہور کی دختر سے ہوئی جس سے ایک لڑکی اور تین لڑکے۔ جنکے تاریخی نام

"فضل حفیظ" (سنہ ۱۹۰۸ء) - "اختر حسین" (سنہ ۱۳۲۹ھ) اور "محمد فضل الرحمٰن" (سنہ ۱۳۳۲ھ)

ہیں۔ فضل حفیظ کی "بسم اللہ" حضرت پیر سیف الدین ابراہیم صاحب بغدادی جیسے مشہور روحانی بزرگ سے کرائی گئی۔ جو اب تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ باقی ابھی خورد سال ہیں ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

حمدِ خداوندی دنیا بھر کے قریباً جملہ مذاہب کے پیروؤں کا دستور ہی کہ وہ جو بھی چھوٹا بڑا کام شروع کرتے ہیں۔ تبرکاً و تیمناً خداوند کریم کے نام سے ہی شروع کرتے ہیں۔ اور دراصل انسانی عبودیت کا یہ بہترین اعتراف ہے جو ایک شخص کر سکتا ہی حقیقت یہ ہے کہ اُس احکم الحاکمین کی تعریف و توصیف انسان ضعیف البنیان تو کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ تمام دُنیا کے شہنشاہوں سی بھی بڑا شہنشاہ ہی۔ جسکی لازوال سلطنت کسی رقیب و غنیم کے خطرات سے قطعی پاک ہے۔ اور جسکے وسیع و فسیح ملک کی حدود اربعہ اور ابتدا و انتہا کے علم سے انسانی عقلیں بالکل عاجز ہیں۔ وہ اتنی بڑی مخلوق (رعایا) کا واحد حاکم ہی جسکی مجموعی تعداد تو کجا، اُس کے اقسام کی تعداد گننے سے بھی انسان عاجز ہی اور وہ ایسا مقبول آقا ہے کہ اجسام و افراد تو کجا، ہر ایک ذی رُوح شئے، حتےٰ کہ آب و آتش، خاک و باد کے اربعہ عناصر، چاند و سورج اور زمین و آسمان تک کے اجرام اعلیٰ جنوں میں اُسی کے مُطیع و منقاد و تقدیس خواں ہیں۔ اتنا بڑا باخبر منتظم کہ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللّٰہ جسکی ایک معمولی صفت ہی۔ ایسا دانائے نہان و آشکار جو انسان کے ظاہری تو کجا اندرونی بھیدوں تک سے بخوبی واقف ہی۔ انسان کا محدود علم و خیال اُسکی شان کیا بیان کر سکتا ہے۔ واقعی لاشریک لہٗ خدائی شہنشاہی کا تاج و تخت اُسی لازوال سلطنت کے شہنشاہ کیلئے زیبا ہی جو انتقال و اختلال و کون و فساد کے فطور و خطور سے بالکل بے نیاز ہی بقول کسی

اے برتر از خیال و گمان و قیاس و وہم ۔۔۔ وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر ۔۔۔ ما ہمچناں در اوّل وصف تو ماندہ ایم

نعتِ مصطفائی ؑ: حمدِ الٰہی کے بعد نعتِ مصطفوی بھی ہر راسخ العقیدہ

مسلمان پر بمنزلۂ فرض کے ہے۔ کیونکہ دین و دنیا پر جو احسانات عمیم حضرت سید المرسلین
خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کے پائے جاتے ہیں۔ اسکے
مقابل دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ۔ بڑے سے بڑا پیغمبر، بڑے سے بڑا فلاسفر اور بڑے
سے بڑا حکیم و سیاست دان بھی کوئی وقعت نہیں رکھ سکتا۔ یہ اسی نبیِ اُمّی کا اعجاز ہے کہ اسنے عرب کے
جاہل و وحشی، غیر مہذب، دختر کش لوگوں کو دم زدن میں صرف ایک جنبشِ لب سے دنیا بھر
سے مہذب و شائستہ بنا دیا۔ اور جس نے مسلمانوں کو اخوت کا ایسا ہمدردانہ سبق پڑھایا کہ
وہ بلا جان پہچان تعلقات و رشتہ لحمی ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے۔ اور ایک
دوسرے کی امداد پر ایسے تُل گئے کہ نہ صرف اپنا مال و اسباب غریب بھائیوں کی امداد کیلئے وقف
کر دیا۔ بلکہ یہانتک کہ جسکے پاس دو بیویاں تھیں اُسنے اپنی ایک بیوی بھی ہمیشہ کیلئے
دوسرے مسلمان کے حوالہ کر دی۔ اور جس نے اس تفصیل سے اپنے پیرؤوں کو مذہب کی
تلقین کی کہ اگر ہر مسلمان اسپر عمل کرے تو اُسکا اُٹھنا بیٹھنا۔ سونا۔ کام کرنا سب کچھ
خداوند کریم کی خوشنودی کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ اور اس وجودِ پاک پر ختمِ نبوت کی
ایسی مہر لگا دیگئی کہ قیامت تک اب کوئی دوسرا نبی آ ہی نہیں سکتا۔ اور اس نبیِ اُمّی
کو اللہ تعالےٰ نے ایسی قبولیتِ عامہ عطا فرمائی کہ تمام دنیائے اسلام میں ہر روز پانچ
دفعہ اُسکا کلمہ جملہ مسلمانانِ عالم پڑھتے اور اسکے گدایانِ در دنیا کی تمام راحتوں اور
آسائیوں کے مقابلہ میں اُسکی آستاں بوسی کو فخر سمجھتے ہیں اور جسکی محبت داخل عبادت
ہوکر انسانی مدارج کی ترقیات کے علاوہ ذریعۂ نجات قرار دی گئی ہے۔ ایسے رفیع الشان
پیغمبر کی شان میں کوئی شخص کیا لکھ سکتا ہے۔ جبکہ خود خلاقِ عالم ہی اسکی محبت و تعریف
کا مقر و خواہاں ہو +

علم تاریخ و سیر } علم تاریخ و سیر نے جو مقبولیت ہر قوم و مذہب و ملت و زبان
میں حاصل کی ہے اور جس خصوصیت کیساتھ اس علم کو فطرتِ انسانی سے تعلق ہے وہ
اظہر من الشمس ہے۔ یہی علم ہے جو ہزاروں سال کے گذشتہ واقعات کو اسطرح سامنے لاکر پیش
کر دیتا ہے کہ انکے پڑھنے والا گویا برائ العین انکے مشاہدہ سے عبرت و خبرت کے نہایت مفید

سبق حاصل کر سکتا ہے۔ جو کسی دوسرے علم سے اُسے میسر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اسی بنا پر کتب آسمانی میں بھی اسے رواج دیا گیا۔ تاکہ دُنیا کو اس سے مستفید ہونے کا طریق سکھایا جاسکے۔ اور گو اسکی وسعت کے لحاظ سے تمام بڑے بڑے واقعات اسمیں سما سکتے ہیں مگر وہی واقعات و حالات جنسے بہتر نتائج نکل سکتے ہوں۔ اسکا مایۂ ناز سمجھے جاتے ہیں +

دربار تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم کا اہم واقعہ، تاجپوشی انگلستان اور پھر ہندوستانی رعایا کی دلجوئی و محبت کے خیال سے حضور جارج معظم کا معہ ملکہ محترمہ میری انگلستان سے زحمت سفر گوارا فرما کر ہندوستان میں رونق افروز ہو کے اپنا عظیم الشان دربار تاجپوشی منانا ایسا ہی ہند کا ایک ایسا رفیع الشان اور عدیم المثال واقعہ ہے۔ جو باعتبار اپنی خصوصیتوں کے جسقدر اہمیت رکھتا ہے۔ اُس سے غالباً اس دُنیا کا کوئی شخص ناواقف نہوگا۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ایک بادشاہ کی تقریب تہنیت کا ہی خوش منظر سین آئندہ نسلوں کو نظر آئیگا بلکہ ایک غیر مذہب و غیر کفو قوم کی (ہندوستان میں) ہر دلعزیز حکومت کی کامیابی اور موجودہ زمانہ کے بادشاہوں حکمرانوں اور انکے ماتحتوں کے ہر طبقہ کے باہمی تعلقات اور باوجود سائینس و فلسفہ کے زور کے بعض پرانے رسوم و رواجات کی برقراری اور مروجہ نظم و نسق کی قابل یادگار شہادتیں اس سے ملجائینگی جنھیں ارباب دانش نہایت قیمتی خیال کرتے ہیں

سبب تالیف کتاب کے متعلق صرف اتنا لکھنا ضروری ہے کہ اوّل تو چونکہ مؤلف نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے دربار تاجپوشی انگلستان و ہندوستان کی ایک باتصویر تاریخ بنام "یادگار دربار ۱۹۰۳ء" مولوی فیروزالدین صاحب کیساتھ ملکر شایع کی تھی جو بفضلہ بہت مقبول ہوئی اور گو وہ بھی بہت مفصّل کتاب تھی لیکن اسمیں پورے طور پر ہندوستان کے وفادار رؤساء اور والیان ملک کے حالات و تصاویر بوجہ عجلت شایع نہو سکے تھے۔ اسلئے مؤلف کو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ابکے اس عنوان پر ایک ایسی جامع و مانع کتاب لکھی جائے کہ جسمیں تاریخ انگلستان اور تاجپوشی انگلستان و ہندوستان کے تفصیلی حالات درج ہونے کے علاوہ اُن ہندوستانی والیان ملک رؤساء

و جاگیرداروں کے بھی بکثرت حالات شایع کئے جائیں جنھوں نے برٹش حکومت کے استحکام میں جان و مال سے گرانقدر امدادیں دی ہیں - یا جو حکومت کے کاروبار میں اسوقت بھی ہر طرح سے امداد دے رہے ہیں - چنانچہ الحمدللہ کہ مولّف کی یہ خواہش ایک حد تک اس کتاب میں پوری ہو گئی - کیونکہ کتاب ہٰذا کے حصّہ اوّل کے ۶۰۶ صفحوں میں انگلستان کے گذشتہ فرمانرواؤں اور موجودہ شہنشاہ کے تفصیلی حالات زندگی درج کرنیکے علاوہ تاجپوشئ انگلستان و ہندوستان کے مفصّل حالات دئے گئے ہیں اور حصّہ دوم کے قریباً سوا آٹھ سو صفحوں میں تقریباً ۹۰۰ برٹش ہائی افیشیلز - والیان ملک انکے چیدہ اہلکاروں - روساء - امراء - ممبران امپیریل و پراونشل کونسلوں کے حالات قلمبند ہوئے ہیں - اور قریباً سوا تین سو ہاف ٹون تصاویر و نقشہ جات وغیرہ علاوہ ہیں دوسرا اسبب تالیف یہ ہے کہ اس عنوان پر اردو میں جو دو ایک کتابیں لکھی گئی ہیں وہ اس دربار کی اہمیت و عظمت کے مقابل ہونے کے برابر تھیں - کیونکہ انمیں درباری حالات نہایت مختصر تھے - اور مشاہیر دربار کے حالات تو بالکل تھے ہی نہیں - اسلئے ضرورت تھی کہ ہندوستان کی لنگوا فرنیکا زبان اردو میں ایک جامع و مانع کتاب لکھی جائے تیسرا اسبب تالیف کتاب یہ ہے کہ انگریزی میں اس عنوان پر جو کتابیں لکھی گئیں - اگرچہ انمیں مشاہیر کے حالات لکھے گئے - مگر اس امر کا لحاظ نہیں رکھا گیا کہ ان لوگوں کو جنکے حالات لکھے گئے دربار سے بھی کوئی تعلق تھا یا نہیں؟ بلکہ جو شخص خطاب یافتہ یا معزز نظر آیا - اُسکے حالات لکھدئے ہیں حالانکہ ضرورت اسبات کی تھی کہ جن لوگونکو دربار سے کوئی تعلق تھا - اُنہیں کے حالات ایسی کتابوں میں لکھے جاتے چنانچہ الحمدللہ کہ مولف کتاب ہٰذا نے اس اصول کو پورے طور پر نباہا - اور صرف انہیں لوگوں کے حالات اس میں درج کئے گئے ہیں جو یا تو دربار میں مدعو تھے یا انہوں نے دربار کے متعلق کوئی بڑی خدمت انجام دی ❊

ایک غیر سرکاری کتاب کی ضرورت - مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایسی تقریب پر سرکاری کتابیں اگرچہ واقعات کے لحاظ سے تو زیادہ مستند سمجھی جاتی ہیں مگر بعض لوگ بدیں خیال کہ وہ سرکاری طور پر محض سرکاری نقطۂ خیال کے مطابق

لکھی جاتی ہیں۔ زیادہ پسند نہیں کرتے۔ لہذا مولف کو اس حیثیت سے کہ وہ گورنمنٹ کا پنشنر۔ وظیفہ خوار یا خطاب دار نہیں۔ بلکہ ایک اخبار نویس ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایڈیٹروں کا گروہ بوجہ نکتہ چینی گورنمنٹ کا کچھ مقرب بھی نہیں ہوا کرتا چنانچہ مولف کو بحیثیت اپنی آزادنویسی کے بھی اسکی تالیف کا خیال ہوا۔ امید ہے کہ آئندہ نسلوں اور دوسری اقوام و سلطنتوں کے نزدیک بہ نسبت گورنمنٹ کے ایک ہمقوم داجیر مصنف کی یہ تاریخ زیادہ مستند۔ وقیع اور مقبول ہوگی۔ جو نہ صرف مولف بلکہ گورنمنٹ کیلئے بھی ایک بڑی کامیابی سمجھنی چاہئے۔

گو یہ امر واقعہ ہے کہ یہ تاریخ بلا امداد گورنمنٹ لکھی گئی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ باعتبار لٹریچر اور ایشیائی زبانوں کی اعانت کے گورنمنٹ ہی ایسے مصنفوں کی کچھ قدر افزائی کرسکتی ہے۔ جو مخرب اخلاق ناول نویسی کو چھوڑ کر تاریخ نویسی کے اہم کام کیطرف متوجہ ہوں پس مولف کو اگر اپنی بے ریا محنت کی ملک اور گورنمنٹ سے کوئی توقع ہو تو بیجا نہیں ہوسکتی +

ترتیب کتاب ۔ کتاب کو بلحاظ زیادتی حجم دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ حصہ اوّل میں حسب ذیل سات ابواب لکھے گئے ہیں :-

باب اوّل ۔ حضور ملک معظم جارج پنجم کے خاندان کے مشہور حکمرانوں کے مفصل حالات **باب دوم** ۔ حضور ملک معظم جارج پنجم کی مفصل سوانحعمری۔ **باب سوم** شہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی انگلستان و ہندوستان وسفر تاجپوشی ہندوستان۔ **باب چہارم** دہلی کی قدیم وجدید تاجپوشیاں۔ **باب پنجم** دربار تاجپوشی ہندوستان **باب ششم** تقاریر دربار تاجپوشی ہندوستان۔ **باب ہفتم** ذیر میجسٹیز کی سیاحت ہندوستان و روانگی انگلستان

حصہ دوم میں برٹش ہائی افیشیلز۔ والیان ریاست۔ انکے چیدہ اہلکاران ممبران امپیریل و پراونشل کونسلز اور مدعوشدہ درباریوں کے قریباً ۹ سو حالات (معہ تصاویر) صوبہ وار معہ صوبہ وار فہرست مہمانان دربار کے درج ہیں ؞

بہرحال اپنی طرف سے تو ہرچند کوشش کیگئی ہے کہ واقعات نہایت صحیح اور بلا مبالغہ درج ہوں۔ جو یا تو اپنے چشم دید ہیں۔ یا مستند انگریزی کتب و اخبارات سے لئے گئے ہیں

لیکن پھر بھی اگر کوئی لغزش رہ گئی ہو تو امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے ✤

اشاعت کتاب میں غیر معمولی دیر

اگرچہ مولف کا ارادہ تھا کہ وہ ۱۹۱۲ء کے اخیر تک اس کتاب کو شایع کر دے لیکن اوّل تو بعض خانگی تفکرات اسمیں حائل ہوئے جنمیں سب سے بڑا واقعہ مؤلف کے ماموں وخسر مولوی محمد فضل الدین صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار وفادار کے انتقال کا تھا جسکے باعث مؤلف کو بہت سا وقت اُنکے معاملات کے سلجھاؤ کے متعلق صرف کرنا پڑا۔ دوسرے فراہمی حالات میں بہت سی دقتیں لاحق ہوئیں۔ ہندوستان میں فراہمی حالات ایک بالکل نئی چیز ہے جتنے کہ صاحبان حالات ابھی بہم رسانی حالات کیطرف توجہ نہیں کرتے چنانچہ قریباً ۹ سو حالات میں سے اندازاً دو ڈہائی سو حالات تو بذریعہ ڈاک بیسیوں یاددہانیوں پر موصول ہوئے۔ اور باقی تین چار سو حالات میں مولف نے صاحبان حالات کے مقام پر جا کر خود لکھے۔ اور جو اس کوشش میں نہ ہوئے وہ مستند تاریخی کتابوں سے اخذ کیے گئے ✤

ہاف ٹون بلوکس بنوانے کے متعلق بھی بیشمار دقتیں پیش آئیں۔ لاہور میں جو انتظام کیا گیا تھا۔ اُسمیں زیادہ بلوکس نہ بن سکے۔ لہذا رڑکی۔ لکھنؤ و مدراس سے بلوکس کی تیاری میں مدد لی گئی ✤

چھپائی تصاویر کے کام میں بفضلہ چنداں دقت نہیں ہوئی۔ جو سب کی سب لاہور میں اپنے ہی کارخانہ اور اپنی ہی نگرانی میں طبع ہوئیں ✤

کتاب کی کتابت کا کام منشی محمد یٰسین صاحب سیالکوٹی نے جو میرے پاس قریباً ۱۵ سال سے ہیں۔ نہایت محبت سے کیا ہے ✤

دفتر میونسپل گزٹ و "یادگار آفس"	خاکسار دین محمد غفرلہٗ
لاہور یکم دسمبر ۱۹۱۵ء	ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور

شاہانِ انگلینڈ	شاہانِ سکاٹلینڈ
ایڈورڈ اوّل	روبرٹ بروس (نارلنڈ)
ایڈورڈ دوم	روبرٹ بروس
ایڈورڈ سوم	روبرٹ بروس
لیڈی فلپ	روبرٹ بروس اوّل شاہِ سکاٹلینڈ
راجر مارٹیمر	مارجری بروس زوجہ والٹر سٹوارٹ
لیڈی این مارٹیمر	روبرٹ بروس دوم
رچرڈ ڈیوک آف یارک	جیمز اوّل
ایڈورڈ چہارم	جیمز دوم
الزبتھ زوجہ ہنری ہفتم	جیمز سوم
مارگریٹ سوڈار	جیمز چہارم

جیمز پنجم

میری کوئن آف سکاٹلینڈ

جیمز ششم

صوفیہ

جارج اوّل

جارج دوم

جارج سوم

جارج چہارم	ولیم چہارم	ڈیوک آف کنٹ	ڈیوک آف کیمبرج
		ملکہ وکٹوریہ	ڈچز آف ٹک
		ایڈورڈ ہفتم	
		جارج پنجم موجودہ شہنشاہ	ملکہ میری موجودہ ملکہ انگلستان

فصل دوم

جارج اوّل سے جارج چہارم و ولیم چہارم تک

از ۱۷۱۴ء تا ۱۸۳۷ء - ۱۲۳ سال

خاندان :- ہمارے ملک معظم جارج پنجم خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ بفضلہ تعالےٰ خاندانِ ہینوور سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس خاندان کے مفید اثر سے ملک کی سیاسی۔ معاشرتی و تمدنی کیفیات میں نمایاں عنانے ہوئے ہیں اور اگرچہ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی و حضور شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کے بابرکت زمانوں میں علوم و فنون کی اشاعت اور سلطنت کی وسعت کے لحاظ سے حکومتِ برطانیہ کے عدل و انصاف کا سکہ ایک عالم پر بیٹھ چکا ہے۔ لیکن اگر ذرا وسعتِ نظر سے دیکھا جائے تو ان ترقیوں کی ابتدا بہت عرصہ پہلے سے ہو چکی تھی۔ جسکا کریڈٹ ایک حد تک پیشتر کے حکمرانوں کو بھی مل سکتا ہے جیمیں سے جارج اوّل سے جارج چہارم اور پھر ولیم چہارم کا وقت بھی خاصا گذرا ہے۔ لہذا ان کا ذکر خصوصیت سے کیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے :-

جارج اوّل

ولادت سنہ ۱۶۶۰ء ۔ دورِ حکومت سنہ ۱۷۱۴ء سے سنہ ۱۷۲۷ء تک یعنے ۱۳ سال

الکٹر اوف ہنوور کو حکومت انگلستان اپنی ماں صوفیہ کے جانشین کی حیثیت سے ملی تھی ۔ صوفیہ جیمز اول شاہِ انگلستان کے سلسلۂ نسب میں منسلک ہونیکے باعث خاندانِ سٹوارٹ کی قایممقامی کیوجہ سے کوئن این کے بعد قانونِ وراثت کے رو سے تختِ انگلستان کی مالک سمجھی جاتی اور بطور خود اُسے اِس حق کے حصول کی بیحد تمنا تھی ۔ لیکن قدرت جب اسکی تمنا کو پورا کرنیکا وقت لائی تو افسوس ہے کہ اسی سال اسکا انتقال ہوجانیسے دل کی حسرت دل ہی میں رہی ۔ اسلئے اسکے حقیقی وارث کی حیثیت سے سنہ ۱۷۱۴ء میں جارج اوّل جو سنہ ۱۶۶۰ء کی ولادت تھے تختِ انگلستان کی فرمانروائی پر متمکن کئے گئے ۔ چونکہ جارج اول کی تعلیم و تربیت ہینوور میں ہوئی تھی جو ملکِ جرمنی میں واقع ہی اور انہیں انگلستان کی طرزِ معاشرت جذبات و خیالات و زبان تک سے اجنبیت تھی ۔ اور دوسری طرف انکی مادری زبان جرمنی سے وزرائے انگلستان تک ناواقف تھے ۔ اسلئے مہماتِ ملکی میں بادشاہ کو اراکین سلطنت اور اراکینِ سلطنت کو بادشاہ کی اصل منشاء معلوم کرنے میں بیشمار دقتیں لاحق ہوتی رہیں ۔ لہٰذا وزراء میں سے ایک شخص کو وزیر اعظم بنا کر کونسل وزراء کی صدارت اسکے سپرد کیگئی ۔ چنانچہ وزراء کے آپسمیں آزادی سے بحث و مباحثہ کر لینے کے باعث امورِ سلطنت عمدگی سے چلنے لگے ۔ چنانچہ اسیوقت سے کونسل وزراء اور اسکی صدارت کا عہدہ قایم ہی ۔ جارج اول کی انگلستان سے اجنبیت کو دیکھتے ہوئے بظاہر توقع نہو سکتی تھی کہ انگلستان کے لوگوں سے انکو کوئی دلچسپی ہوگی ۔ تاہم بحیثیتِ مجموعی انکا زمانہ پُرامن رہا ۔ اور بقولِ مورخین ملکہ این کے انتقال پر تختِ انگلستان کے خالی ہوجانیسے جو پریشانیاں لاحق ہوگئی تھیں جارج نے اپنی پُرامن حکومت کے ذریعہ اسکا بخوبی ازالہ کرکے سلطنت کو مستحکم کردیا ۔ جسکے لئے سلطنتِ برطانیہ کو انکی ذات پر فخر کرنیکا پورا حق حاصل ہے



جارج اوّل



جارج دوم

۱۷۲۷ء میں جارج اوّل کے انتقال پر

جارج دوم

(ولادت ۱۶۸۳ء دورِ حکومت ۱۷۲۷ء سے ۱۷۶۰ء تک یعنے ۳۴ سال)

جارج دوم جو ۱۶۸۳ء کی ولادت تھے ۱۷۲۷ء میں تختِ انگلستان پر مسند نشین ہوئے اگرچہ انکا زمانہ ابتدائی بھی ہینوور میں گذرا تھا۔ جسکے باعث انکے عادات و خصائل میں اکثر وہیں کے خیالات کا اثر رہا۔ تاہم انگلستان سے انہیں اپنے پیشرو کی طرح اجنبیت نہ تھی۔ اور انکے عہد میں انگلستان نے تجارتی و تمدنی حیثیت سے خاصی ترقیاں کیں۔ اِس وقت انگریزی قوم تہذیب و تمدن میں نہایت تیز رفتار تھی۔ جس کے افراد تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ وسعتِ تجارت کیساتھ حدودِ سلطنت میں بھی اچھی ترقی ہو رہی تھی۔ اِسی زمانہ کے مشہور انگریزی جنرل لارڈ کلائیو تھے جنکی اولوالعزمیوں نے سرزمینِ ہندوستان میں انگریزی حکومت کا بیج بو کر یہاں کی تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ کردیا۔ پہلے وہ مدراس پریزیڈنسی کی تسخیر میں مصروف رہے۔ جسکے بعد جنگِ پلاسی کے فیصلہ کُن انجام نے گویا گورنمنٹ برطانیہ کے ہاتھوں میں ہندوستان کی عنانِ حکومت سونپ دی۔ یعنے آج باشندگانِ ہندوستان گورنمنٹ عالیہ کے سایۂ عاطفت میں رہکر جن بیشمار برکات سے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ انکی ابتدا در اصل جارج دوم کے زمانہ میں ہی ہوئی تھی۔

جارج دوم میں پورے طور پر وہ جذبات موجود تھے۔ جنکے بغیر کوئی حکمران ہر دلعزیز نہیں ہوسکتا۔ انکی شہنشاہ بیگم ملکہ کیرولائن بھی ملکی فلاح و بہبودی کے وسائل سوچنے اور انہیں عملی صورت میں لانے کے لئے شریکِ حال تھیں۔ چنانچہ بدیں وجہ تمام رعایا شاہ و ملکہ دونوں کو نہایت محبت کی نظر سے دیکھتی تھی انکے زمانۂ حکمرانی میں انگلستان کو عظیم الشان فوائد حاصل ہوئے۔ اور اسکی وقعت و عظمت میں نمایاں ترقیاں ہوئیں۔

انکی نو اولادیں ہوئیں۔ جنمیں سے ان کے انتقال پر

جارج سوم

(ولادت ۱۷۳۸ء - دورِ حکومت ۱۷۶۰ء سے ۱۸۲۰ء تک یعنے ۶۰ سال)

جارج سوم ۱۷۳۸ء کی ولادت تھے۔ جو ۱۷۶۰ء میں جارج دوم کے انتقال پر جانشینِ تختِ انگلستان قرار پائے۔ اسوقت نپولین اعظم کی جنگ جو نیاں امنِ عالم کو خطرہ میں ڈالے ہوئے تھیں اور کم از کم یورپ تو انکے خوف سے غیر معمولی سیاسی مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ لیکن ۱۸۱۵ء میں ڈیوک آف ولنگٹن کی ہمت آزمائیوں سے واٹرلو کے میدان میں فرانسیسی افواج کو شکستِ فاش دیکر جہاں ایک طرف اِن مصائب کا خاتمہ کر کے یورپین ممالک کو آرام کی نیند سے سونے کا موقعہ دیا۔ وہاں دوسری طرف انگریزی افواج کی ہمت و بہادری و جوانمردی کا سکہ جما کر تمام دُنیا میں انگریزی اثر کی بُنیاد کو مستحکم کر دیا۔ اہلِ امریکہ کی آزادی کی کوششیں بھی اِس عہد میں سرسبز ہوئیں۔ اور تجارتِ غلامی کے انسداد کے متعلق انکے عہد میں جن مستحسن کوششوں کی ابتدا کیگئی تھی وہ ہمیشہ دولتِ انگلشیہ کے عدل و انصاف اور مساوات کو تا دورِ قیامت چمکاتی اور اُسکے نام کو "حامیان بنی نوع انسان" کی فہرست میں اوّل نمبر پر زرّین الفاظ میں لکھے جانیکا استحقاق جتاتی رہینگی۔ چنانچہ ان کوششوں میں جارج سوم کیساتھ مشہور فصیح البیان ولیم پٹ اور ولبر فورس کے ہمدردانہ جذبات و دردمندانہ خدمات روشن حرفوں میں آئندہ نسلوں کو انکی مستقل یاد دلاتے رہینگے۔ علاوہ بریں جارج سوم کے ساٹھ سالہ عہدِ حکومت میں اور بھی بہت سی اصلاحیں ہوئیں۔ جنکی وجہ سے آج ایک عالم ہزاروں اور لاکھوں تمدنی و اقتصادی فوائد حاصل کر رہا ہے۔ فنِ زراعت کی ترقی کیساتھ جانوروں کے اصولِ پرورش و نگہداشت کے سامان مہیا کئے گئے۔ روئی کاتنے کی مشینیں ایجاد ہوئیں۔ سٹیم انجن جسکا مفید وجود اپنی عالی دماغ موجد جیمز واٹ کی ذہنی قابلیت اور طباعی کی داد دے رہا ہے۔ اسی عہد کی یادگار رہی۔ ۱۸۲۰ء میں انکے انتقال پر



جارج سوم



جارج چہارم

جارج چہارم

(ولادت سنہ ۱۷۶۲ء۔ دورِ حکومت سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۳۰ء تک یعنے دس سال)

جارج چہارم جو سنہ ۱۷۶۲ء کی ولادت تھے۔ تختِ انگلستان پر سنہ ۱۸۲۱ء میں جلوہ فرما ہوئے۔ ان نفع بخش اصلاحات و ترقیات کا جو سلسلہ جارج سوم کے عہد میں شروع ہوا تھا۔ انکے عہد میں بدستور جاری رہا۔ اور باوجودیکہ انکا زمانہ عام مورخین کے نکتۂ خیال سے غیر اطمینان بخش رہا۔ تاہم ملکی ترقی کی جو رو بہ نکلی تھی وہ رُکی نہیں۔ انگریزی تجارت کا دائرہ اثر وسیع ہوتا گیا۔ ممالکِ محروسہ میں سڑکیں اور عمدہ رستے تیار ہوئے۔ سواری و باربرداری کے لئے گاڑیاں رائج ہوئیں۔ جارج سٹیفن نے سٹیم انجن کے بعض نقائص کی اصلاح کر کے ریل گاڑیوں کے چلنے کا ایک دِل خوش کُن خواب پورا کر دیا اور پہلی وہی ریل گاڑی تھی جو سٹاکٹن سے وارنگٹن تک چلائی گئی اور دوسرا ریلوے سلسلہ لورپول سے مانچسٹر تک قایم کیا گیا۔ ذاتی طور پر جارج چہارم اوّل اوّل بالکل انگریزی خیالات کے پابند تھے۔ لیکن شادی کے بعد انکی زندگی میں بہت بڑا انقلاب پیدا ہوا۔ جس نے انکی ہر دلعزیزی میں نمایاں فرق پیدا کر دیا۔ چنانچہ آخر میں ملک کی عام حالت قابلِ اطمینان نہ رہی اور آئے دِن کی شورشوں اور سازشوں سے امنِ عامہ میں خلل کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ جو شاید پورا ہو جاتا۔ اگر انکی وفات کے بعد ان کے بھائی ولیم چہارم عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر پارلیمنٹری اصلاحات کے ذریعہ انسداد نہ کرتے۔

چنانچہ جارج چہارم کے انتقال پر

ولیم چہارم

(ولادت سنہ ۱۷۶۵ء ۔ دورِ حکومت سنہ ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۷ء تک یعنی ۷ سال)

چونکہ جارج چہارم کے کوئی اولادِ نرینہ نہ تھی ۔ اسلئے ان کے چھوٹے بھائی ولیم چہارم جو سنہ ۱۷۶۵ء کی ولادت تھے ۔ تختِ انگلستان کے وارث قرار پائے جارج چہارم کے زمانہ کی آخری حالت کا اندازہ کرتے ہوئے اِن کے زمانے کو ہم بہت بڑا اصلاحی زمانہ سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ سنہ ۱۸۳۲ء میں اصلاحی قانون کے ذریعہ بعض پُرانے قصبوں سے جو اَب سابق کی طرح آباد نہ تھے ۔ پارلیمنٹ میں ممبر بھیجنے کا حق واپس لیکر ۱۲۶ نئے قصبات کو حق دیا گیا ۔ اور شہروں وقصبات کے لئے میئر اور شریفوں کے انتخاب کا حق صرف ٹکس دہندوں تک محدود کیا گیا علاوہ بریں تعلیم ۔ صنعت کے کارخانوں اور یتیم خانوں کے متعلق بہت سی اصلاحات رائج ہوئیں ۔ ریلوے کی توسیع ورفتار میں بیحد ترقی ہوئی ؞

جارج سوم کے عہد میں انسدادِ تجارتِ غلامی کے متعلق جو مبارک تحریک شروع ہوئی ۔ الحمدللہ کہ اُسکی بابت سنہ ۱۸۳۴ء میں ایک قانون کے ذریعہ غلاموں کی خرید وفروخت کو ایک قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ۔ چنانچہ اس وقت سلطنتِ انگریزی کے تمام ایسے لوگوں کو جو اپنے قبضہ میں غلام رکھتے تھے ۔ انکی قیمت کے لئے ۲۰ کروڑ روپیہ دیکر غلاموں کو آزاد کرایا گیا ؞



هر امپریال مجستی کوین ویقتوریه آنجهانی

فصلِ سوم

حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی کا بابرکت دورِ حکمرانی

ولادت ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء دورِ حکومت ۲۰ جون ۱۸۳۷ء سے ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء تک یعنی ۶۳ سال ۷ ماہ

خاندان :- حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی جارج سوم کے چوتھے بیٹے پرنس ایڈورڈ ڈیوک اوف کینٹ کی صاحبزادی تھیں - اُن کے والد کو اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ ملتا تھا - اور آپ کی والدہ ماجدہ پرنسس وکٹوریہ لوئیسا جرمن کے شاہی خاندان میں سے ڈیوک آف سیکس کوبرگ سائفیلڈ و لئے بلجیم کی ہمشیرہ تھیں +

ملکہ کے تخت انگلستان پر متمکن ہونیکے قدرتی اسباب اگرچہ بظاہر ملکہ کے تختِ انگلستان پر متمکن ہونے کی کوئی توقع نہ ہوسکتی تھی - کیونکہ قدرتی طور پر جارج چہارم کے بعد اولادِ ذکور کا حق تھا - مگر جارج چہارم کے لاولد مرنے پر اُن کے بھائی ولیم چہارم مالکِ تخت قرار دئے گئے - اور انکے لاولد مرنے نے تخت کے حقوق ملکہ کے والد پرنس ایڈورڈ ڈیوک اوف کینٹ کے سپرد کئے - لیکن چونکہ ان کا بھی انتقال ہوچکا تھا - اِس لئے اُن کی صاحبزادی ملکہ وکٹوریہ کو قدرت نے تختِ انگلستان کی ملکیت سونپ دی - اگرچہ بظاہر ملکہ کے چچا ڈیوک آف کلیرنس انکے والد کے انتقال کے بعد وارثِ تخت قرار پاسکتے تھے - مگر وہ اِس وجہ سے محروم رہے کہ انہوں نے ایک تو اپنی شادی بلا منظوری پارلیمنٹ کی تھی - دوسرے انہوں نے اپنی مرضی سے انگلستان سے باہر سکونت اختیار کر رکھی تھی -

تاہم انکے چچا کو بدینوجہ علاقہ ہنیوور دیدیا گیا کہ پہلے قانون کے مطابق علاقہ مذکورا عورت کے زیر حکومت نہ رہ سکتا تھا +

ولادت ۔ ملکہ وکٹوریہ ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء کو اپنے خوش قسمت والدین کے ہاں ایوانِ کنسنگٹن میں پیدا ہوئیں +

تعلیم و تربیت :۔ شہزادی وکٹوریہ کی ولادت کو ایک سال بھی نہ ہوا تھا کہ آپکے والد ماجد نے انتقال فرمایا۔ مگر پھر بھی آپکی والدہ ماجدہ نے صرف ساٹھ ہزار روپے سالانہ پر گذارہ کرنے کے باوجود اِن کی تعلیم و تربیت میں بخوبی حصہ لیا۔ جس کے بعد ملکہ کی چھٹی سالگرہ پر خاص انکی پرورش کے لئے ایک علیحدہ وظیفہ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کا مقرر ہوگیا۔ تو اُنہوں نے اِنکی تعلیم و تربیت میں ملکہ انگلستان کی پوزیشن کے لحاظ سے نمایاں حصہ لینا شروع کیا۔ چنانچہ بلوغت تک ملکہ وکٹوریہ پوری دیندار معاملہ فہم، محتاط، متمدن، فیاض، رحیم اور اپنے فرائض سے کماحقہٗ واقفیت حاصل کرنے کے بعد قابل ترین ملکہ بن چکی تھیں +

ملکہ کی سمجھداری کی روایات :۔ شہزادی وکٹوریہ کی سمجھداری اور فیاضی کے متعلق بہت سی روایات مشہور ہیں۔ جنمیں سے چند ایک ھدیہ ناظرین کی جاتی ہیں :۔

۱۔ تخت نشینی سے قبل آپ ایک دفعہ ایک جوہری کی دوکان پر تشریف لے گئیں تو وہاں ایک لیڈی کو دیکھا کہ اُس نے جوہری سے ایک بڑھیا زنجیر دیکھ کر فوراً بلا دریافت قیمت گلے میں ڈال لی۔ لیکن جب اسکی قیمت دریافت کی تو اپنے آپ میں اسکی ادائیگی کی سکت نہ دیکھکر وُہ زنجیر اُتار کر ایک دوسری ہلکی قیمت کی زنجیر خرید لی۔ جسپر ملکہ نے اُس زنجیر کو خود خرید لیا۔ اور دوکاندار سے اُس لیڈی کا پتہ دریافت کرکے اپنے مکان سے وہ زنجیر اُس لیڈی کو اپنی طرف سے تحفتاً بھیجتے ہوئے لکھا کہ یہ آپکی کفایت شعاری

اور اپنی آمدنی کے لحاظ سے اُسکی خریداری سے باز رہنے کا صلہ ہے"+

۲- اسی طرح ایک دفعہ آپ اپنی گورنرس کے ساتھ شاپنگ کے لئے تشریف لے گئیں - جہاں پہلے بہت سی خریداری کرنیکے بعد آپ کو ایک ڈریسنگ بکس نہائیت پسند ہوا - چنانچہ اُسے گاڑی میں رکھوا دینے کا حکم دیا۔ لیکن جونہی گورنرس نے آپکو مطلع کیا۔ کہ آپ کا خرچ ختم ہوچکا ہے تو آپنے فوراً وُہ بکس دوکاندار کو دیکر فرمایا کہ اسے سنبھال کر رکھنا۔ کسی دوسرے موقعہ پر خریدا جائیگا۔

۳- ایک دن آپکی گورنرس نے آپ سے استفسار کیا کہ آپ کسطرح حکومت کرینگی؟ تو آپنے نہائت بے تکلفانہ طور پر فرمایا کہ "میں نیک اور مہربان بننے کی کوشش کرونگی"۔ چنانچہ فی الواقع اپنے طویل دَورِ حکومت میں اپنے اِن ابتدائی الفاظ کو پورے طور پر صحیح ثابت کیا +

تخت نشینی کی اطلاع پر ذمہ واری کا احساس } ۲۰ جون ۱۸۳۷ء کی صبح کو آپکی خدمت میں آرچ بشپ آف کنٹربری - لارڈ میئر لنڈن ولارڈ ملبورن وزیر اعظم انگلستان ولیم چہارم کے انتقال پر تخت نشینی کی اطلاع دینے آئے تو آپنے سب سے پہلا فقرہ یہ فرمایا "گو رتبہ تو بڑا ہے - مگر ذمہ واری اس سے بھی زیادہ ہے"+

درگاہ خداوندی میں عجز و انکسار:- تخت نشنی کا مُژدہ سُنکر آپ سب سے پہلے کنسنگٹن ہال میں تشریف لائیں۔ تو کامل دو گھنٹے ایک علیحدہ کمرے میں تنہا خداوند تعالےٰ کی اِس عنائیت کا شکریہ ادا کرنیکے بعد نہایت عجز و انکسار سے اُس احکم الحاکمین کے آگے اپنی کامیابیٔ حکومت کے لئے دُعائیں مانگیں - جو معلوم ہوتا ہے کہ حرف بحرف منظور ہوئیں - کیونکہ انگلستان میں ملکہ جیسا طویل اور کامیاب دورِ حکومت کسی اور بادشاہ کو نصیب نہیں ہوا +

جشن تاجپوشی کا تقرر:- اگرچہ آپنے تخت نشینی سے ہی کار و بار سلطنت انجام دینا شروع کر دیا۔ لیکن ولیم چہارم کے انتقال کے ۵۳ ہفتہ بعد باضابطہ

جشن تاجپوشی کی تاریخ ۲۷ جون ۱۸۳۸ء مقرر ہوئی۔ تاکہ ایک تو ولیم چہارم کے ماتم کا ایک سال گذر جائے۔ دوسرے ولیم چہارم کے ۳ ۱/۴ سیر وزنی تاج کی بجائے ملکہ کی نزاکت کے لحاظ سے ۱ ۱/۴ سیر وزن کا مرصع بجواہرات تاج بن سکے۔ جو دو نہایت مشہور کاریگروں سے بنوایا گیا ✤

ملکہ کا تاج:۔ ملکہ وکٹوریہ کے لئے جو تاج تیار ہوا تھا۔ اُسمیں ایک بہت بڑا لعل اگلی طرف جگمگا رہا تھا۔ اور اُسکے بالمقابل ایک بہت ہی بڑا نیلم نہائت آب و تاب کے ساتھ نصب کیا گیا تھا۔ اور اِن دو بے بہا دانوں کے علاوہ سولہ عدد معمولی نیلم۔ گیارہ زمرد۔ چار یاقوت۔ تیرہ سو تریسٹھ (۱۳۶۳) چوکور الماس۔ بارہ سو تہتر (۱۲۷۳) گلابی ہیرے۔ ایک سو پینتالیس (۱۴۵) بڑے الماسوں کے دانے۔ چار صراحی دار بیش قیمت موتی اور دو سو تہتر (۲۷۳) معمولی منتخب موتی نصب تھے۔ یعنی کُل تین ہزار جواہراتِ آبدار جگمگ جگمگ کر رہے تھے۔ اندر کی طرف مخملی ٹوپی نہائت نفاست سے لگائی گئی تھی۔ سونے کا استعمال بہت تھوڑا کیا گیا تھا۔ یعنے صرف اتنا کہ جواہرات کو قابو رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ غرضکہ ان مجلّی گوہران بے بہا کیطرف بھرپور نگاہ سے دیکھنا محال تھا۔ اِس تاج کے صرف جواہرات کی قیمت گیارہ لاکھ تیس ہزار روپیہ آنکی گئی تھی ✤

دربارِ تاجپوشی:۔ ملکہ وکٹوریہ کا جشنِ تاجپوشی ۲۸ جون ۱۸۳۸ء کو نہائت دہوم دھام اور شان و شوکت سے ایوانِ ویسٹ منسٹر ایبی میں منعقد کیا گیا۔

شاہی دعوت:۔ اِس تقریب پر ڈیوک آف ولنگٹن کی طرف سے دو ہزار معزّزین کو اور حضور ملکہ معظّمہ کیطرف سے ایک سو اخص الاخواص معزّزین کو تکلّف دعوتیں دی گئیں ✤

تاجپوشی کا خرچ۔ تاجِ شاہی و شاہی ملبوسات کے علاوہ صرف تاجپوشی کا خرچ سات لاکھ روپیہ تھا ✤

فتوائے قتل پر دستخط کرنیسے انکار:۔ اوّل اوّل لارڈ ولنگٹن کمینڈر انچیف نے

ایک مفرور سپاہی کی مثل جب برائے حکم قتل پیش کی تو ملکہ نے فرمایا۔ کہ کیا آپنے اس معاملہ میں بخوبی سوچ لیا ہے۔ اور سوائے قتل کے اسکی رہائی کی کوئی صورت نہیں؟ جسپر لارڈ موصوف نے عرض کیا کہ اگر حضور اسے بطور مراحم خسروانہ معاف فرمادیں تو اغلب ہے کہ وہ آئندہ اصلاح پذیر ہوجائے۔ پس آپنے نہایت رحمدلی سے اُسکے قتل کی تجویز پر بلفظ "معاف" لکھدیا۔ اور لارڈ موصوف سے فرمایا کہ ایک عیسائی عورت کے لئے قتل کی تجویز پر دستخط کرنا سخت مشکل ہے۔ چنانچہ آئندہ قتل کے فتوؤں پر ملکہ معظمہ کے دستخطوں کی ضرورت اُڑادیگئی ✣

کاغذوں کو پڑھکر دستخط کرنا۔ چونکہ آپ ہمیشہ کاغذات کو پڑھکر دستخط فرمانے کی عادی تھیں۔ اسلئے جب ایک دفعہ لارڈ ملبورن نے بعض کاغذات پر جلدی دستخط کرنے کی فرمایش کی تو آپ نے انکار فرمادیا کہ میں بغیر کاغذات کو پڑھے اور سوچے سمجھے کسطرح دستخط کرسکتی ہوں ✣

اتوار کی تقدیس:۔ اسی طرح ایکدفعہ لارڈ ملبورن نے اتوار کو چند ضروری کاغذات پیش کرنیکی اجازت چاہی۔ جسپر آپنے فرمایا کہ اوقات عبادت کے بعد لے آئے گا۔ لیکن اگلے دن جب گرجا میں لارڈ ملبورن وغیرہ گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ پادری صاحب اتوار کی تقدیس پر ہی وعظ فرمارہے ہیں جسمیں بہت سے حوالہ جات بھی تھے۔ چنانچہ وعظ اسقدر موثر ہوا کہ حاضرین نے فیصلہ کیا کہ اتوار کو کوئی کام نہیں کرنا چاہئے۔ اور بعد میں جب لارڈ ملبورن کو یہ معلوم ہوا کہ آج کے وعظ کے نوٹ ملکہ معظمہ کے ترتیب دئے ہوئے تھے تو انکی حیرت کی کوئی حد نہ رہی ✣

ملکہ کی شادی:۔ آپکی شادی خانہ آبادی پارلیمنٹ انگلستان کی منظوری ۲۴ نومبر ۱۸۳۹ء کے مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۸۴۰ء کو لنڈن میں پرنس چارلس آگسٹس البرٹ کے ساتھ نہایت تزک و احتشام سے ہوئی (جو خاندان سکسین سے تعلق رکھتے اور صورت و سیرت میں ممتاز ہونیکے علاوہ ملکہ کے ممیرے بھائی بھی تھے۔ جنکی رہایش خاندانی گو جرمنی میں تھی۔ مگر شادی کے بعد انکے لئے لنڈن کا قیام ضروری قرار دیا گیا

اور انہیں پرنس کنسرٹ (شوہر تاج) کا لقب اور آرڈر آف دی گارٹر کا اعزاز پیش کرنیکے علاوہ تین ہزار پونڈ سالانہ کا وظیفہ بھی دیا گیا۔ لیکن ساتھ ہی اُنسے ملکی معاملات میں دخل نہ دینے کا اقرار بھی لیا گیا۔ رسوم نکاح خوانی آرچ بشپ آف کنٹربری نے ادا کیں۔ اور ایجاب قبول سے پہلے ملکہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر وہ عام عورتوں کیطرح شوہر کی اطاعت و خدمت گزاری کا اعتراف اپنی زبان سے کرنا خلافِ شان سمجھیں تو یہ الفاظ خاص انکی شخصیت کے لحاظ سے بدلے جاسکتے ہیں۔ مگر ملکہ نے نہایت فراخدلی سے فرمایا۔ کہ میں ملکہ کی حیثیت کو علیحدہ رکھکر عام عورتوں کی طرح شوہر کی اطاعت و خدمتگزاری کا اعتراف کرونگی۔ چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا +

ہنی مون :۔ شادی کے بعد شاہی جوڑہ ہنی مون منانے کے لئے قصر بکنگھم سے پہلے قصر ونڈسر میں رونق افروز ہوا۔ جو لنڈن سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں سے تین دن بعد یہ عروسی جوڑا لنڈن پہنچ گیا +

خرچ شادی :۔ آپکی شادی پر علاوہ زیور و پارچات کے صرف ایک لاکھ روپے کے خرچ کی منظوری ہوئی تھی۔ جسمیں سے ۴۰،۸۰۰ روپے تو مرمت و آرائشِ گرجا پر۔ ۶،۸۰۰ روشنی پر۔ ۲۱۱۵۰ رتھی آٹروں پر اور ۱۷،۲۳۰ روپے پرنس کنسرٹ البرٹ کو بطور دعوتانہ نقد دئے گئے۔ اور بقیہ ۴،۰۸۰ روپے کی رقم چھوٹی چھوٹی مدات پر صرف ہوئی +

ملکہ کی اولادیں :۔ اِس مبارک شادی سے ملکہ کو حسب ذیل نو اولادیں ہوئیں۔ جنکی شادیوں کی تفصیل بھی درج ذیل ہے :۔

اوّل۔ پرنسس وکٹوریہ اڈیلیڈ میری لوئیسا۔ جو ۲۱ نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئیں اور ان کی شادی ولیم چہارم اُف جرمن سے ہوئی۔ جنسے موجودہ شہنشاہ جرمن گویا ملکہ معظمہ کے نواسے ہیں +

دوم۔ پرنس ایڈورڈ البرٹ یعنے پرنس آف ویلز بہادر جو بعد میں شہنشاہ

ایڈورڈ ہفتم ہوئے) ۹ نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ اور آپکی شادی پرنسس الیگزنڈرہ شہزادئ ڈنمارک سے ہوئی +

سوم - پرنسس موڈ میری ایلس جو ۲۵ را پریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئیں۔ جنکی شادی پرنس مسٹے ڈارم اسٹاڈٹ لوئس چہارم سے ہوئی +

چہارم - پرنس الیفرڈ ارنسٹ البرٹ ڈیوک آف ایڈنبرہ - جو ۶ را گست ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے - آپکی شادی گرینڈ ڈچز میری الیگزینڈرینہ شہزادی روس سے ہوئی

پنجم - پرنسس آگسٹہ وکٹوریہ ہلینہ جو ۵ ۲ جنوری ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئیں اور جنکی شادی پرنس کرسچن آف شیسکو برگ ہولٹن سے ہوئی +

ششم - پرنسس لوئیسا کیرولائن البرٹہ جو ۱۸ مارچ ۱۸۴۸ء کو پیدا ہوئیں آپ کی شادی مارکوئس آف لورن سے ہوئی +

ہفتم - آرتھر ولیم پیٹرک البرٹ ڈیوک آف کیناٹ - جو یکم مئی ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوئے - جنکی شادی پرنسس لوئیسا مارگریٹ الیگزینڈرہ وکٹوریہ اگسٹس دختر سوم پرنس فریڈرک چارلس آف پرشیا سے ہوئی +

ہشتم - پرنس لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷ را پریل ۱۸۵۳ء کو پیدا ہوئے آپ کی شادی پرنسس آف والگیٹ ڈیپر مانٹ ہیلن سے ہوئی +

نہم - پرنسس بٹیرس میری وکٹوریہ فیوڈر ۱۴ را پریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئیں - ان کی شادی پرنس ہنری آف بلگیریا سے ہوئی +

ملکہ کی اولاد احفاد - ان نو اولادوں سے آپکے ۴۰ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہوئیں - جنمیں سے ۹ ضایع ہو کر ۳۱ باقی رہیں + علاوہ بریں پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی اولاد وغیرہ اگر ملائی جائے تو اسکی تعداد ۸۸ تک پہنچی تھی - جنمیں سے ۴ ضایع ہو کر ۸۴، ملکہ کی زندگی تک جیتی جاگتی تھیں +

پرنس کنسرٹ البرٹ کا انتقال پرملال افسوس کہ شادی سے ۲۱ سال بعد ملکہ وکٹوریہ کے شوہر نامدار پرنس کنسرٹ البرٹ ایک خفیف سی

علالت کے بعد ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء کو انتقال فرما کر ملکہ کو ہمیشہ کے لئے لباس بیوگی پہنا گئے۔ جسے آپ نے تا دم مرگ پہنے رکھا۔ ملکہ کے دل میں اپنے پیارے شوہر کی اسقدر تعظیم تھی کہ آپ نے اپنے ولیعہد کو وصیت کی تخت نشینی کے وقت اپنے نام میں سے اپنے پیارے باپ البرٹ کا نام نکال دینا۔ کیونکہ یہ مبارک نام کبھی دُنیاوی بکھیڑوں میں نہیں پڑا۔ چنانچہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے اپنی تخت نشینی کے وقت حسب وصیت ملکہ وکٹوریہ آنجہانی پورا پورا عمل کر کے اپنا سلطنتی نام صرف "ایڈورڈ ہفتم" رکھا +

ملکہ کی آمدنی:۔ دربار انگلستان سے ملکہ کے اخراجات کے لئے چار لاکھ پونڈ سالانہ کی رقم منظور تھی۔ لیکن اگر خرچ اس اندازہ سے بڑھ جائے تو زائد رقم بل بنا کر بمنظوری پارلیمنٹ مل سکتی تھی۔ علاوہ بریں قریباً ایک لاکھ پونڈ سالانہ دیگر مدات سے اور ایک لاکھ سالانہ ہی ذاتی املاک سے آتا تھا۔ اور گویا ۱۵ روپیہ فی پونڈ کے حساب سے ملکہ کی آمدنی ۹۰ لاکھ روپیہ سالانہ تھی +

پس اندازی۔ اگرچہ اخراجات مقرر تھے۔ تاہم آپ اپنے اخراجات سے ایک معقول رقم بچا کر پس انداز فرماتی تھیں۔ چنانچہ اسی پس انداز رقم سے ۵۰ ہزار پونڈ کی ایک اراضی کارمونٹ میں خرید فرمائی تھی اور ذاتی اخراجات سے ہی محلات ونڈسر۔ آسبورن و بالمورل کی تعمیرات کرائی تھیں +

ٹکس کی ادائیگی۔ باوجودیکہ بادشاہ کی ذات ہر قسم کے ٹکسوں سے بری ہوتی ہے مگر آپ ہمیشہ اپنی پوری آمدنی کا ٹکس ادا فرماتی تھیں +

تربیت اولاد۔ ملکہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے بہترین اُستادوں کے علاوہ خانہ باغ میں ایک مکمل عجائب خانہ بھی قایم فرمایا تھا۔ جسمیں دُنیا بھر کے سکے۔ پیداوار۔ چرند و پرند۔ دیگر جانوروں کے علاوہ ہر قسم کی کلوں۔ آلات۔ باغبانی کے فارموں۔ جہازی تعلیم کے لئے باقاعدہ جہازوں کے مکمل نمونے موجود تھے۔ جن سے شہزادوں نے پوری عملی و علمی تعلیم حاصل فرمائی +

ملکہ کو حصولِ تعلیم کا ذاتی شوق:- آپ کو تعلیم کا یہانتک شوق تھا کہ بڑھاپے میں ہندوستان کی زبان اردو کی نوشت و خواند منشی عبدالکریم صاحب مرحوم اکبرآبادی سے سیکھی۔ جنکو "خان بہادر" اور "سی آئی ای" کے خطابات سے مفتخر فرمانیکے علاوہ ٹیوٹر کی بجائے اپنا انڈین سکرٹری مقرر فرمایا +

ملکہ کے عہد کے تاریخی واقعات ملکہ معظمہ کے عہد میں اگرچہ حسب ضرورت کئی جنگ و جدال بھی ہوئے۔ مگر بالعموم ملکہ کے ایما پر دربارِ انگلستان کا رویہ زیادہ تر امن پسندی کی طرف رہا +

حکومتِ خود اختیاری۔ امریکہ و آسٹریا اور کئی دوسری نوآبادیوں کو خودمختاری دی گئی +

تجارت کی وسعت۔ آپکے عہد میں انگلستان کی تجارتی وسعت نے دُنیا کو مسخر کر لیا +

کرایہ داروں کو ممبران پارلیمنٹ منتخب کرنے کا حق + ۱۸۵۵ء میں پارلیمنٹ انگلستان کی ممبری کے لئے ملکیتِ اراضی کی شرط موقوف کرکے ہر ایسے شخص کو امیدواری اور ووٹ کا حق دیا گیا جو ایک سال سے زاید کا باشندہ انگلستان ہو اور صرف ۴۰ پونڈ سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو ... ووٹ بھی بذریعہ بایلٹ یعنے سربند لئے جانے لگے +

دوسری قوموں کو ممبری کے حقوق ۱۸۵۸ء میں انگریزوں کے سوا دوسری قوموں کو بھی امیدوار بننے کا حق دیا گیا۔ جنکی سکونتِ انگلستان ایک سال سے زائد عرصہ کی ہو +

شاہی میگنا چارٹا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد حضور ملکہ معظمہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت سے ہندوستان کو براہ راست اپنے زیر سایہ لے لیا۔ جسکے بعد گویا اصلی طور پر ہندوستان کی عملی و علمی ترقی کا آغاز ہوا چنانچہ اس وقت شاہی میگنا چارٹا کے نام سے مندرجہ ذیل مشہور و معروف اعلان یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو

جاری کیا گیا۔ جس کی بعد میں توثیق و تصدیق ہوتی رہی۔ اِس اعلان کے ذریعہ سے تمام ہندوستانیوں کو بلالحاظ رنگت و مذہب حقوق و آزادی دیگئی۔

اعلان مذکور حسب ذیل ہے :-

وکٹوریہ بفضلِ خدائے جل و علا وارثِ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ معہ مضافات و متعلقات جو یوروپ - ایشیا - افریقہ - امریکہ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامئ دین - چونکہ ہم نے بباعث چند در چند قوی وجوہات کے بصلاح رضامندی علمار و فضلائے دین و عمائد و اکابرانِ مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں - ممالک ہندوستان کی حکومت جو ابتک ہماری طرف سے امانتاً زیر اختیار ایسٹ انڈیا کمپنی کے تھی اپنے قبضہ تسلط میں لینے کا ارادہ مصمم کیا ہے اِسواسطے اب بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورہ الصدر ممالکِ مذکورہ کی عنانِ حکومت ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اور ممالکِ مذکورہ میں ہماری رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور ورثار کی بنی رہے - اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالکِ مذکورہ کے انتظام و انصرام کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں - اُنکے اختیارِ حکومت کو تسلیم کریں چنانچہ ہم اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وسکونٹ کیننگ کی فراست اور لیاقت و خیرسگالی پر خاص یقین و اعتبار کر کے موصی الیہ کو ممالکِ متذکرہ پر عموماً ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت و فرماندہی کیواسطے زیر اطاعت اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اُسکو ہماری طرف سے کسی ایک اعلےٰ وزیر سلطنت کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اوّل نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں - اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی و ملکی کو جو ابتک ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری میں تھے - زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد و قوانین کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام راجگان و اہالیان ہند کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تمام عہدنامجات

جو مابین اُنکے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار دئے گئے ہیں۔ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور اُنکے جمیع شرایط و اقرار واقعی ہم ملحوظ خاطر رکھینگے۔ اور اسی طرح اُن سے انکی تکمیل و تعمیل کی ہم کو امید ہے۔ہمکو ممالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینی منظور نہیں ہے۔ اور درحالیکہ ہم کو اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کی دست درازی نامنزا و بدانتظامی مرکوز نہیں ہے۔ تو اُن کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز جائز نہ رکھیں گے ❖

جمیع راجگان و رئیسانِ ہند کے حقوق۔ دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا لحاظ رکھینگے جیسا خاص اپنے کا۔ اور ہماری یہی خواہش ہے کہ وُہ اور نیز ہماری رعایا برایا اس خوشحالی اور مدنی بہبودی کا حظّ اُٹھائیں۔جو صرف اندرونی امن اور حسن انتظام سلطنت سے میسّر آسکتی ہے۔ ممالکِ ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں اُن ہی فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں۔ اور وہ فرائض ہمیں خداوند تعالےٰ ہم ایمانداری اور دیانتداری سے پُورا کرینگے۔ ہم کو اپنی ذات سے دین عیسوی کی صداقت کا یقین واثق ہے اور مذہبی تشفّی کے ہم شکرگذاری کیساتھ مُقر ہیں۔مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے تیقّن کو اپنی کسی رعیت پر جبراً منظور کرائیں۔ لہٰذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی مذہبی رسوم و دینی عقائد سے کسی طرح روکا نہ جائے اور نہ کسی طرح کی تکلیف و اذیت پہنچائی جائے۔ بلکہ تمام اشخاص بلا رورعائت مساوی قانونی حفاظت کا پھل پائینگے۔ اور جو اشخاص ہمارے ماتحت و صاحب اختیار ہونگے۔اُن کو یہ ہمارا سخت حکم ہے کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش میں کسی طرح کی دست اندازی نہ کریں۔ورنہ نہائت ناخوشنودی کے مستوجب اور موردِ عتاب ہونگے۔ مزید براں ہماری مرضی ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری رعایا بلا لحاظ نسل و قوم

آزادانہ ہماری نوکری میں وہ عہدے پائیں۔ جنکے فرائض وہ اپنی علمیت۔ لیاقت و دیانت سے بحسن وجوہ ادا کرسکیں +

جو محبت باشندگان ہند کو اپنی موروثی زمین کے ساتھ ہے وہ ہم بخوبی جانتے اور ملحوظ رکھتے ہیں۔ پس اُن کے تمام حقوق اور مرافق جو اس سے متعلق ہیں۔ بصورت مطالبہ و مالگذاری سرکار ہم محفوظ رکھینگے۔ اور نیز ہمارا یہ منشا ہے کہ عموماً بتجویز و نفاذ قوانین میں قدیم حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی خیال رکھا جائے +

ہم اُن خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر اولوالعزم اشخاص کے افعال کے سبب آئیں۔ جنھوں نے بذریعہ جھوٹی خبروں اور ناراست افواہوں سے اپنے ملکی بھائیوں کو دھوکا دیکر برملا بغاوت پر برانگیختہ کیا۔ کمال افسوس و رنج ہے۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں ہماری طاقت بخوبی ظاہر ہوگئی ہے۔ مگر اب ہم اُن اشخاص کے جرایم جو اسطرح دھوکے میں آئے اور اب باعتبار اپنے فرائض کے راہ راست پر آنا چاہتے ہیں۔ معاف کرکے اپنا رحم ظاہر کرتے ہیں۔ اب بھی ایک صوبہ (اودھ) کو بخیال تخفیف خونریزی و امان دہی ممالک ہند ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اکثر اُن اشخاص کو جو بلوہ گذشتہ میں بخلاف ہماری سرکار کے مرتکب جرایم ہوئے تھے چند شرائط پر امید معافی دی ہے۔ اور اُن اشخاص کی نسبت جنکے جرایم حد معافی سے باہر ہیں۔ سزا تجویز کردی ہے۔ ہم اپنے نائب السلطنت کا یہ کام مقبول اور منظور کرتے ہیں +

ہماری رعایت اور معافی تمام مجرموں پر عام ہوگی۔ سوائے اُن مجرموں کے جنکا قتل رعایائے انگریزی میں براہ راست شریک ہونا ثابت ہوچکا ہے۔ یا آئندہ ہوگا ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف تعمیل ترحم سے باز رکھتا ہے +

جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ اپنی مرضی سے قاتلوں کو پناہ دی۔ یا جو اس بغاوت

ہیں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے ۔ ان کی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جنکے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد اُتارنے پر آمادہ ہوئے تھے ۔ بخوبی لحاظ کیا جائیگا ۔ اور ان اشخاص کی نسبت جنکے جرائم بسبب سریع الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لئے جو مفسد مزاج شخصوں نے پھیلائیں ۔ واقع ہوئے ۔ بڑی رعایت اور فراخدلی کیجائے گی ۔ تمام اشخاص کیواسطے جنھوں نے بخلاف سرکار ہتھیار باندھے تھے ۔ ہم بذریعہ اعلان ہذا بلا شرایط جان بخشی اور معافی فرما کر تمام جرایم سے جو اُن سے برخلاف ہمارے تخت اور ہماری منزلت کے سرزد ہوئے ۔ اپنے اپنے گھروں کو واپس آنے اور با امن اشغال میں مشغول ہونے پر رہائی دیتے ہیں ✤

یہ ہماری شاہانہ خوشنودی ہے کہ یہ رحم اور رہائی کے حدود تمام اُن اشخاص پر جو آیندہ جنوری کی یکم تاریخ سے پہلے اُس کی شرائط پر کاربند ہوں ۔ وسیع کیجائیں ۔ جس وقت خداوند کریم کے فضل و عنایت اندرونی امن وچین قایم ہو جائیگا ۔ اُس وقت ہندوستان کی صنعت و حرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامہ خلائق کے رفاہ و فلاح کے کام پھیلانے اور اُس کے باشندگان کی بہبودی اور فائدہ کے واسطے اسکا انتظام و حکمرانی کرنے کی ہماری عین خواہش ہے ۔ اُن کی مرفہ الحالی میں ہماری قوت ہے ۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہماری حفاظت اور اُن کی احسان مندی اور شکر گذاری ہی ہمارا عمدہ انعام ہے ۔ قادر مطلق (خدا) ہم کو اور ہمارے ماتحت صاحب اختیاروں کو ہماری رعیت کی بہبودی کے واسطے ہماری یہ خواہشیں پورا کرنے کی توفیق بخشے ✤

یکم نومبر ۱۸۵۸ء

برٹش مقبوضات کی وسعت :- جس کے بعد ملکہ کی ہردلعزیزی اور اقبالمندی کی وجہ سے برٹش مقبوضاتِ ہند کی وسعت بجائے ۲۶ ہزار مربع میل

کے دس لاکھ اڑسٹھ ہزار مربع میل ہوگئی - چنانچہ حضور ملکہ معظمہ نے رعایائے ہند و انگلینڈ کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اصلاحیں فرمائیں :-

بنگال کے لئے ایکٹ :- ۱۸۵۹ء میں بنگال کے زمینداروں اور مزارعوں کے باہمی تنازعات کی حد بندی کے لئے ایکٹ ۱۰ پاس کیا گیا +

تعزیرات ہند کا اجرا - ۱۸۶۱ء میں مشہور مدبر لارڈ میکالے نے تعزیرات ہند و ضابطہ دیوانی و فوجداری جاری کرکے صدر عدالت سپریم کورٹ کی بجائے

ہائیکورٹوں کا قیام } ہائیکورٹ قائم کئے - جنکے ججوں کا تقرر براہ راست دربار انگلستان سے قرار پایا - تاکہ ججان ہائیکورٹ گورنمنٹ ہند کے اثر سے بالکل آزاد رہیں +

تعلیمی یونیورسٹیاں - انہیں دنوں کلکتہ بمبئی و مدراس میں تعلیمی یونیورسٹیاں قایم کی گئیں +

دیگر محکموں کا اجرا - ہندوستان کے لئے محکمۂ زراعت کے علاوہ کئی دوسرے مفید محکمے قایم کئے گئے +

لوکل گورنمنٹوں کی امداد - لوکل گورنمنٹوں کے اخراجات چونکہ آمدنی سے بڑھے ہوتے تھے - اسلئے آئندہ کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ اگر لوکل گورنمنٹ سالانہ آمدنی میں سے کچھ رقم بچالیں تو اسے اپنی تحویل میں ہی رکھیں - اور ہر پانچ سال کے بعد اگر گورنمنٹ ہند کچھ رقم بچا سکے تو وہ بھی صوبوں کی ترقی کے لئے بانٹ دے چنانچہ اس مفید تجویز سے لوکل گورنمنٹیں خسارہ کی بجائے نفع میں رہنے لگیں +

انگلستان میں لازمی تعلیم :- ۱۸۷۰ء میں انگلستان کے لئے ایجوکیشن ایکٹ پاس کرکے تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا +

یونیورسٹیوں میں بلا رنگت تعلیم } اکسفورڈ - ڈبلن و کیمبرج یونیورسٹیوں سے مذہب و رنگت کی قیود اٹھادی گئیں - تاکہ تمام قومیں بلا لحاظ رنگت و مذہب تعلیم حاصل کرسکیں +

ڈیوک آف ایڈنبرہ کی سیاحتِ ہند ۱۸۷۰ء میں ملکہ معظمہ نے اپنے دوسرے بیٹے ڈیوک آف ایڈنبرہ کو سیاحتِ ہندوستان کے لئے روانہ فرمایا تاکہ وہ ہندوستان کے روساء و امراء اور والیانِ ملک سے براہ راست تعلقات قایم فرماسکیں +

پرنس آف ویلز کی سیاحتِ ہند ۱۸۷۵-۷۶ء میں آپ نے اپنے ولیعہد سلطنت یعنے پرنس آف ویلز بہادر کو (جو بعد میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ہوئے) ہندوستان کی سیاحت کے لئے روانہ فرمایا۔ تاکہ صاحب موصوف ہندوستان میں پھر کر اُسکے اصل حالات معلوم کرنیکے بعد اس سے عملی دلچسپی لے سکیں۔ اور ہندوستان کے والیان ریاست۔ امراء و روساء سے ملکر ذاتی ارتباط بڑھا نیسے سلطنت کے تعلقات کو اپنی ذاتی دوستی کی وجہ سے زیادہ مستحکم فرماسکیں +

خطاب قیصرۂ ہند:۔ ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے باضابطہ طور پر تاجدار برطانیہ کے القاب و خطاب میں خطاب "قیصرۂ ہند" کی ایزادی سے تعلقاتِ رعایا اور سلطنت کو اور بھی مستحکم فرمانے کے خیال کو ضروری سمجھ کر لارڈ لٹن بہادر وایسرائے ہند کو حکم دیا کہ وہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دہلی میں ایک شاندار دربار قیصری منعقد فرمادیں +

دربار قیصری دہلی:۔ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو حسب الارشاد ملکہ معظمہ دہلی میں لارڈ لٹن بہادر نے برٹش سلطنت کا جو پہلا عظیم الشان دربار منعقد فرمایا۔ اسکی تفصیل کسی دوسرے موقعہ پر آئیگی۔ مختصر یہ کہ دربار مذکور میں اول تو شاہی ہیرلڈ (نقیب) نے حضور ملکہ معظمہ کا اعلان پڑھا۔ جسکے بعد ایک سو ایک توپ کی شاہی سلامی ہوئی۔ بعدہٗ لارڈ لٹن بہادر نے ایک معرکتہ الآراء سپیچ فرمائی۔ جسمیں برٹش سلطنت کی وسعت و عظمت۔ اسکی معاملہ فہمی۔ ہندوستان میں ادائے حقوقِ رعایا کا ذکر فرما کر خطابات و تمغہ جات کے سلسلہ میں انڈین امپائر کا ایک نیا درجہ قدردانی ملک و سلطنت کے لئے کھولنے کا اعلان کیا۔ اور نیز غدر ۱۸۵۷ء کے

ان اشخاص کو بھی معافی دیگئی۔ جو باعث سرغنہ ہونے کے ناقابل معافی تھے۔ جس کے بعد والیانِ ریاست نے نذریں پیش کیں اور بعض نے کلماتِ مبارکباد بھی عرض کئے۔ اس کے بعد یہ شاندار دربار برخواست ہوا +

قحط ہند میں انگلستان کی امداد: ۱۸۷۷ء میں ہندوستان میں جو عالمگیر قحط پڑا۔ اُسمیں انگلستان سے قریباً ایک کروڑ روپے بطور چندہ بھیجکر انگلستان نے اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا +

لوکل سیلف گورنمنٹ کی وسعت:۔ لارڈ رپن کے عہد وائسریلٹی میں ہندوستان کے ڈسٹرکٹ و لوکل بورڈوں اور قصبات و شہری میونسپلٹیوں کے نام سے جو جماعتیں قایم تھیں۔ اُن کے اختیارات بڑھا کر اُن میں اہل ملک کو بذریعہ انتخاب شرکت کا موقعہ دیا گیا۔ تاکہ شہری ضروریات یعنے سڑکوں۔ پلوں۔ منڈیوں۔ صفائی وصحت اور تعلیم کے انتظام میں خود اہل شہر ہی زر مالیہ وچنگی و دیگر ٹکسوں سے اخراجات کیلئے پبلک سے رقومات بہم پُہنچائیں۔ اور خود ہی اپنی مرضی سے حسب ضرورت خرچ کریں +

غیر سرکاری مدارس کو سرکاری امداد } علاوہ بریں غیر سرکاری مدارس کو بھی گورنمنٹ سے امداد دینے کا طریقہ جاری کیا گیا +

پنجاب یونیورسٹی ۔ ۱۸۸۲ء میں پنجاب یونیورسٹی قایم کی گئی +

البرٹ بل ۔ البرٹ بل پاس کرکے ہندوستانی مجسٹریٹوں کے اختیارات میں توسیع کی گئی +

پریس کی آزادی:۔ ان ہی ہردلعزیز وائسرائے کے عہد میں پریس کو پوری آزادی عطا ہوئی +

لیڈی ڈفرن ہسپتالوں کا قیام } ہندوستانی عورتوں کے آرام وپردہ کے خیال سے لیڈی ڈفرن ہسپتال جابجا قایم کئے گئے۔ جنکے لئے گورنمنٹ کے علاوہ والیان ملک نے بھی فیاضانہ امدادیں دیں +

امپیریل سروس ٹروپس: ۔ ہندوستانی والیان ملک کی طرف سے گورنمنٹ کے اظہار وفاداری اور جنگی امداد کے لئے حضور نظام دکن کی تحریک پر بہت سے خودمختار والیان ملک نے اپنی اپنی ریاستوں میں امپیریل سروس ٹروپس کے نام سے کچھ کچھ فوج رکھی ۔ جسکی تعلیم و تربیت بالکل انگریزی طریقہ پر ہوتی ہے اور جنکے جملہ اخراجات تنخواہ و خورد و نوش و وردی وغیرہ ریاستیں خود ادا کرتی ہیں ۔ ایسی فوج کی تعداد قریباً ایک لاکھ ہے ۔ جو جنگ کے موقعہ پر انگریزی فوج کے دوش بدوش گورنمنٹ کی امداد کرسکتی ہے ✤

کونسلوں میں انتخابی اصول ۔ ہندوستانی تعلیم یافتوں کو ملک کے انتظامات میں عملی حصہ دینے کے لئے ۱۸۹۲ء میں پارلیمنٹ انگلستان نے ایک قانون جاری کیا ۔ جسمیں گورنمنٹ ہند کی کونسل اور پراونشل کونسلوں میں ہندوستانی ممبران کی بڑی بڑی انجمنوں اور یونیورسٹیوں کو اپنی اپنی طرف سے نمائندے بھیجنے کا اختیار دیا گیا ✤

ملکہ کا جشن جوبلی ۔ ۱۸۸۷ء میں حضور ملکہ معظمہ کی پچاس سالہ جشن جوبلی انگلستان و ہندوستان میں نہایت اعلٰے پیمانہ پر منائی گئی ۔ جسمیں رعایا نے بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ✤

ملکہ کا جشن ڈائمنڈ جوبلی ۔ اسی طرح ۱۸۹۷ء میں ملکہ معظمہ کا جشن جلوس مدت ساٹھ سالہ بھی انگلستان و ہندوستان میں رعایا کی طرف سے دلی تپاک سے منایا گیا ✤

شاہان دنیا سے تعلقات ۔ ملکہ معظمہ نے قیام امن کے لئے نہ صرف لنڈن میں بیٹھ کر عملی کوششیں فرمائیں ۔ بلکہ اس مطلب کے لئے کئی شاہان ذی اقتدار کو تشریف آوری لنڈن کی دعوتیں دیگئیں ۔ اور کئی ممالک میں خود بھی صعوبات سفر اُٹھاکر تشریف لے گئیں ۔ اور واقعی بالمشافہ گفتگو سے بہت سی ملکی اُلجھنیں دم زدن میں رفع ہوگئیں ۔ جس سے ان کا عہد بہت کچھ

پُرامن رہا۔ لیکن باوجود امن پذیر حالت کے اپنی بحری طاقت کو ہمیشہ اعلیٰ درجہ پر رکھا +

توسیع مملکت۔ ملکہ معظمہ نے جس وقت عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی۔ تو اُس وقت برٹش سلطنت کے زیرِ حکومت کُل سترہ لاکھ ستاسی ہزار مربع میل رقبہ تھا۔ لیکن ملکہ کی وفات پر برٹش سلطنت کا رقبہ ایک کروڑ گیارہ لاکھ مربع میل تھا۔ جو پہلے رقبہ سے قریباً آٹھ گنا زیادہ ہوگیا۔ جس سے فی الحقیقت یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ **برٹش حکومت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا**

رعایا سے مادرانہ سلوک۔ آپ اپنی رعایا سے ہمیشہ بچوں کی طرح مادرانہ شفقت کا سلوک فرماتی تھیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے طویل عرصۂ حکومت میں جب کہیں کے لوگوں کو حکومتِ خود اختیاری کا شائق پایا تو فوراً خود مختار کردیا۔ اور جہاں رعایا کی طرف سے کسی قانون کی جائز مخالفت دیکھی فوراً اسے مسترد فرمایا۔ اور علاوہ بریں جو والیان ملک ہندوستان سے انگلستان پہنچے تو انہیں پوری عزت وتکریم کیساتھ نہایت فراخدلی سے حصولِ نیاز کا موقعہ دیا۔

ملکہ کا انتقال پُرملال۔ اس انصاف و رحم کی مجسم ملکہ نے اپنی عمر کے ۸۱ سال ۸ ماہ اور اپنی حکومت کے ۶۳ سال، ۷ ماہ گذار کر ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو انتقال ہوگیا جس سے نہ صرف انگلستان بلکہ تمام برٹش مقبوضات بالخصوص ہندوستان میں ایک غم والم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ چنانچہ ہندوستان میں آپکے انتقال کی خبر عین دوگانۂ عید پر پہنچی تو مسلمانانِ ہند نے وہ عید نہیں منائی اور عید کی خوشیوں کو ملکہ کی وفات پر قربان کردیا +

ملکہ کا جنازہ۔ ملکہ کا جنازہ شاہی مراسم وجلوس کیساتھ یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو دو بجے دن کے ونڈسر کیسل میں لایا گیا +

تدفین۔ جہاں آپ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو زیر زمین قیامت تک کیلئے استراحت فرما ہوگئیں ۹

زندہ است نام فرخ وکٹوریہ بعدل — گرچہ بسے گذشت کہ وکٹوریہ نماند

ملکہ کی یادگار۔ ہندوستان میں ملکہ معظمہ کی یادگاروں میں ایک بہت بڑا شاندار سنگ مرمر کا وکٹوریہ میموریل ہال کلکتہ میں بننا تجویز ہوا جسکے لئے والیان ملک نیز معززین و روسا نے معقول چندہ دیا جسکا سنگ بنیاد شہنشاہ جارج پنجم نے [illegible] بزمانہ ولیعہدی سیاحت ہند کے موقعہ پر رکھا +



ہز میجسٹی ایڈورڈ ہفتم بالقابہ آنجہانی

فصلِ چہارم

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کا دورِ حکومت

ولادت ۹ نومبر ۱۸۴۱ء دورِ حکومت از ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء تا ۶ مئی ۱۹۱۰ء یعنے ۹ سال ۳½ ماہ

ولادت حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ملکہ وکٹوریہ و پرنس کنسرٹ البرٹ کے مشکوئے معلّے میں ۹ نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ جنکا نام آپکے باپ کے نام کی رعایت سے
نام و اصطباغ } پرنس البرٹ ایڈورڈ رکھا گیا۔ اور رسم اصطباغ ۵ جنوری ۱۸۴۲ء کو ادا ہوئی۔ جسمیں شہنشاہ فریڈرک ولیم متوفی قیصر جرمن آپکے دینی باپ قرار پائے ✣

تعلیم و تربیت ۔ اور چونکہ آپ اپنی بڑی ہمشیرہ کے بعد شاہی جوڑے کی سب سے پہلی اولاد تھے۔ اسلئے آپ ہی ولیعہدِ سلطنت خیال کئے گئے۔ چنانچہ بحیثیتِ ولیعہد آپکی تعلیم و تربیت ملکہ وکٹوریہ نے نہایت قابلیت سے اپنی ذاتی نگرانی میں شروع فرمائی۔ جسمیں سب سے پہلے آپکو مذہبی تعلیم دیگئی۔ بعد میں ساتھ ساتھ مختلف علوم و فنون کی تعلیم کا یہ انتظام کیا گیا۔ کہ شاہی باغ کے ایک عجائب خانہ میں ہر قسم کے چرند پرند و دیگر جانوروں کے علاوہ ہر قسم کی کلوں۔ انجنوں۔ جہازوں کے نمونے اور زراعتی فارم بھی بنا دئے گئے تھے جس سے آپنے نجاری۔ آہنگری۔ معماری۔ تھیٹر۔ تصویر کشی و جہازرانی وغیرہ کی نہ صرف علمی بلکہ عملی تعلیم حاصل فرمائی ✣

ولیعہد کی تعلیم کیلئے ایک پمفلٹ ۔ ابھی آپکی عمر صرف پانچ سال کی تھی کہ ولایت کے ایک مدبّر نے بلا اظہار نام ولیعہد سلطنت برطانیہ کی

تعلیم و تربیت کیسی ہونی چاہئے" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شایع کرکے اسمیں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ چنانچہ آپکے والدین نے اس پمفلٹ کو نہایت غور سے پڑھکر اسکی مندرجہ بعض تجاویز کو پسند فرماکر اسکا بھی انتظام فرمادیا +

یونیورسٹی کی تعلیم۔ خانگی تعلیم کے بعد آپنے اکسفورڈ۔ کیمبرج و ایڈنبرہ کی یونیورسٹیوں میں اپنی تعلیم کو مکمل فرمایا +

تاریخ زباندانی و قانون کا خاص ملکہ۔ اول تو آپکو ہر ایک شعبہ و صیغہ کی تعلیم دیگئی۔ مگر شہزادہ کو تاریخ زباندانی و قانون کا خاص شوق تھا۔ چنانچہ قانون میں آپنے بیرسٹری کا امتحان بھی پاس فرمایا +

جنگی امتحانات و اعزازات۔ چونکہ جنگی تعلیم سے آپکو دلی رغبت تھی اسلئے کئی جنگی امتحانات بھی پاس کئے۔ اور سررشتہ بحری کے آنریری امیرالبحر اور رائل نیوی ریزرو کے آنریری کپتان اور جرمن آرمی فیلڈ مارشل اور بہت سی انگریزی افواج کے کرنل انچیف قرار دیے گئے +

امتحان بلوغت کے بعد ولیعہدی کا گزٹ اور آرڈر آف دی گارٹر کا اعزازی تمغہ ولایت میں دستور ہے کہ ولیعہد کا بلوغت سے پہلے مذہبی و اخلاقی جذبات کے متعلق ایک امتحان آرچ بشپ آف کنٹربری لیتا ہے۔ چنانچہ آپ اس امتحان میں تعریف کے ساتھ پاس ہوئے جسکے بعد آپکو بطور ولیعہد گزٹ کئے جانیکے علاوہ آرڈر آف دی گارٹر کا اعزازی تمغہ عطا کیا گیا۔

والدین کی نگرانی سے آزادی پر ملکہ کی چٹھی ملکہ معظمہ نے آپکو بلوغت پر اپنی نگرانی سے آزاد کرتے ہوئے ایک موثر ہدایت آمیز چٹھی لکھی جسکی مندرجہ ہدایات کا آپ پر ہمیشہ اثر رہا +

مختلف اعزاز۔ آپ جرمن بلوچز حصارز کے اعزازی کرنیل اور اکسفورڈ یونیورسٹی رائفلز کورپس کے آنریری کرنیل اور بنچر اف دی مڈل ٹمپل منتخب ہوئے اعزازی جھنڈا۔ اور پہلی مرتبہ آپنے بحیثیت پرنس اف ویلز چھبیسویں پلٹن کو

اعزازی جھنڈا عطا فرمایا +

مالبرو ہوس میں اقامت ۔ ۱۸۶۱ء میں باضابطہ طور پر آپ کی اقامت کیلئے مالبرو ہوس تجویز کیا گیا +

پرنس آف ویلز بہادر کی شادی اور وظیفہ کا مقرر ہونا آپکی شادی خانہ آبادی ہر رائل ہائینس پرنسس الگزینڈرہ شہزادی ڈنمارک سے بمنظوری پارلیمنٹ قرار پائی ۔ چنانچہ آپکے لئے ۴۰ ہزار پونڈ سالانہ اور دلہن بیگم کے لئے دس ہزار پونڈ سالانہ کی جاگیر منظور ہوئی +

تکمیل شادی ۔ مراسم شادی کے لئے، مارچ ۱۸۶۳ء کو ہر رائل ہائینس پرنسس ایلگزنڈرہ شہزادی ڈنمارک رونق افروز انگلستان ہوگئیں اور ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ء کو ٹھیک ۱۱½ بجے دن کے سینٹ جارج کے گرجا میں بموجودگی ممبران خاندان شاہی ہر رائل ہائینسز پرنس آف ویلز بہادر و پرنسس ایلگزنڈرہ کے نکاح کی رسومات آرچ بشپ آف کنٹربری نے بشمولیت لنڈن ایبرڈین ادا کیں ۔ جسکے بعد دولہا دلہن نے گرین اینڈ وائٹ ڈرائنگ روم میں رجسٹر شادی پر دستخط فرمائے

شادی پر تحائف ۔ اس شادی پر آپکو قریباً دو لاکھ پونڈ کے تحایف موصول ہوئے

ہنی مون ۔ پھر یہ عروسی جوڑا پہلے تو ہنی مون منانے کے لئے محل آسبورن میں آیا اور اسکے بعد سیر یورپ کو روانہ ہوگیا +

شادی کے اخراجات ۔ اس موقعہ پر صرف بازاروں کی آرایش کے لئے تین لاکھ پونڈ کی رقم منظور کیگئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ اس تقریب پر صرف شاہی دعوت میں دس لاکھ پونڈ کے قیمتی برتن استعمال ہوئے تھے +

لنڈن کمیٹی کی طرف سے شہزادی کو جڑاؤ کنٹھا شہزادی موصوف کو والدین پرنس آف ویلز کیطرف سے جو پارچات و زیورات دیے گئے ۔ انکے علاوہ لنڈن کمیٹی کیطرف سے بھی ایک جڑاؤ کنٹھہ قیمتی دس ہزار پونڈ یعنے ڈیڑھ لاکھ روپیہ بطور نذر دیا گیا +

ولیعہد بہادر کی اولادیں - اس شادی سے ولیعہدی جوڑے کو حسب ذیل چھ اولادیں ہوئیں :-

اول - پرنس البرٹ وکٹر ۸ جولائی ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوئے اور ولیعہد سلطنت قرار پائے - مگر افسوس کہ ان کا ۱۸۹۲ء میں انتقال ہو گیا ✦

دوم - پرنس فریڈرک ارنسٹ ۳ جون ۱۸۶۵ء کو پیدا ہوئے اور اپنے بڑے بھائی کے انتقال پر ولیعہد قرار پائے اور آجکل جارج پنجم کے نام سے ہمارے شہنشاہ ہیں - آپکی شادی پرنسس مے سے ہوئی ✦

سوم - پرنسس لوئس وکٹوریہ الگزنڈرہ ۲ فروری ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئیں - جنکی شادی ارل آف فائف سے ہوئی ✦

چہارم - پرنسس وکٹوریہ اوسکا میری - جولائی ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئیں -

پنجم - پرنسس جولیٹ میری وکٹوریہ ۲۶ نومبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئیں

ششم - پرنسس الیگزنڈرہ - جو پیدائش سے چند روز بعد ہی انتقال کر گئیں

بچوں کی تعلیم - آپنے بھی اپنے بچوں کو نہایت اعلےٰ درجہ کی تعلیم دی - اور سیاحت کرا کر دنیا کے تجربہ سے بخوبی واقف فرمایا ✦

پرنس آف ویلز بہادر کی سیاحت - معلوم ہوتا ہے کہ آپکو سیر و سیاحت کا ابتدا سے ہی شوق تھا - کیونکہ تیرہ سال کی عمر میں پہلی مرتبہ آپ اپنی بڑی ہمشیرہ کے پاس گئے تو وہاں و ر رہنے کی خواہش فرمائی - آپ نے سوئٹزرلینڈ - جرمنی - آئرلینڈ - بحیرہ روم - اٹلی (روما) جبرالٹر - ہسپانیہ - پرتگال - کوہ بین میکڈوی گلاسگو - کنیڈا - ڈیون پورٹ - امریکہ - برگ ائل - کوبرگ - ہملٹن - واشنگٹن نیویارک - بوسٹن - پورٹلینڈ - یروشلم (بیت المقدس) مصر (قاہرہ) اسکندریہ دمشق - بحیرہ بالٹک - بیروت - ڈارڈینلز - مارسیلز - براعظم یورپ ڈنمارک سوئیڈن - برلن - وائنا - فرانس - سینٹ پیٹرسبرگ - بلجیم و ہندوستان کی بخوبی سیاحت فرما کر اکثر اوقات بتبدیلیٔ لباس ملکوں کے اصل حالات کی

تحقیقات فرمائی ۔ ان تمام سفروں میں شاہان ذیشان اور اُنکی رعایا نے آپکا پرتپاک استقبال کیا۔ جس سے دوسری سلطنتوں کے تعلقات میں توسیع ہوئی

آرڈر آف دی بلیک ایگل کا تمغہ ۔ چنانچہ شہنشاہ جرمن قیصر ولیم (متوفی) نے آپ کو آرڈر آف دی ایگل کا خطاب معہ تمغہ عنایت فرمایا ۔ اور

سلطان المعظم کیساتھ خاصہ تناول فرمانا ۔ حضور سلطان المعظم ٹرکی نے انکے شاندار استقبال کے علاوہ آپکے ساتھ ایک ہی میز پر خاصہ تناول فرمایا +

گرینڈ ماسٹر ۔ سونڈن میں آپ فریمیسن لاج میں داخل ہوکر گرینڈ ماسٹر مقرر ہوئے

واشنگٹن کے مقبرہ پر بے تعصبی کا اظہار ۔ واشنگٹن میں پہنچکر آپنے پوری عزت سے واشنگٹن کے مقبرہ کی زیارت فرمائی ۔ اور اسکے احاطہ میں بطور اپنی یادگار کے ایک عمدہ درخت لگانے کا حکم دیا ۔ اہل امریکہ آپ کی اس پرلے درجہ کی بے تعصبی سے آپکے گرویدہ ہوگئے ۔ کیونکہ واشنگٹن نے ہی امریکہ کی آزادی کے لئے انگلستان سے نہایت کامیاب لڑائیاں کی تھیں ۔ جنکے نتیجہ میں وہ آخر الامر امریکہ کو آزاد کرا لے گیا تھا +

بحیثیت نائب ملکہ سرکاری تقریبات میں شمولیت ۔ سنہ ۱۸۶۰ء میں آپنے بحیثیت نائب ملکۂ انگلستان کنیڈا میں تشریف لیجا کر ایک تو دریائے مانسٹریل کے ریلوے پُل کا افتتاح فرمایا ۔ اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۸۶۱ء میں اوٹاوہ تشریف لیجا کر پارلیمنٹ کنیڈا کا بنیادی پتھر نصب فرمایا +

ہندوستان کی سیاحت ۔ اواخر سنہ ۱۸۷۵ء میں حضور ملکہ معظمہ کے ایما پر آپنے سیاحت ہندوستان کا ارادہ فرمایا ۔ تاکہ ایک تو ہندوستان کے والیان ملک امراء و رؤساء سے براہ راست ذاتی تعلقات قایم ہوکر استحکام سلطنت کا باعث ہوں ۔ دوسرے سرزمین ہندوستان کو بچشم خود ملاحظہ فرمائیں جو برٹش سلطنت کا ایک درخشندہ جواہر گنا جاچکا ہے +

اخراجات سفر ۔ آپکے اخراجات سفر کے لئے پارلیمنٹ انگلستان نے ایک لاکھ پونڈ

کی رقم منظور فرمائی ÷

ورود بمبئی - چنانچہ سب سے پہلے آپ معہ اپنے سٹاف کے ۹ نومبر ۱۸۷۵ء کو ساحل بمبئی پر رونق افروز ہوئے - جہاں ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی نے معہ حکام والیان ریاست - امرا و روساء آپ کا شاندار استقبال کیا - جہاں سے آپ گورنمنٹ ہوس میں تشریف لے گئے - تمام راستہ دو رویہ جھنڈیوں - پھریروں اور مصنوعی دروازوں سے آراستہ تھا - اور بیشمار مخلوق آپکے دیدار کے لئے سڑکوں اور کوٹھیوں پر بیٹھی تھی - جہاں حسب معمول مشہور مقامات کی سیر - شاندار دربار و دعوتیں - والیان ریاست اور خاص خاص امراء سے ملاقاتیں ہوئیں -

مختلف صوبوں کی سیر - اسکے بعد آپنے صوبہ ہائے مدراس - کلکتہ - یوپی - پنجاب - حیدر آباد دکن - میسور - بڑودہ اور دیگر مشہور ریاستوں کی سیاحت میں قریباً سوا چار ماہ صرف فرمائے - ہر جگہ گورنمنٹ اور پبلک کی طرف سے آپکے شاندار استقبال میں انگریزی و ریاستی علاقوں کی رعایا نے اپنی آنکھیں فرش راہ کر کے اپنی پرلے درجہ کی اطاعت و وفاداری اور عقیدت مندی کا ثبوت دیا ÷

دہلی کی سیر - دہلی میں آپ کی تشریف آوری پر نہایت شاندار جلوس نکالنے کے علاوہ آپ کو فوجی ریویو اور ملٹری بال بھی دکھایا گیا ÷

لاہور کی سیر - لاہور کے چار روزہ قیام میں بھی شاندار استقبال کے علاوہ آپ کو مشہور مقامات کی سیر کرائی گئی - والیان ریاست سے ملاقاتیں ہوئیں میونسپلٹی نے ایڈریس خیر مقدم پیش کیا - سپاہیوں کی ایک نمائش کا افتتاح فرمایا - اور شالامار باغ میں روشنی و رگارڈن پارٹی کا لطف اُٹھایا - جس کے بعد

جموں کی سیر } جموں تشریف لے گئے - جہاں نہایت اعلےٰ پیمانہ پر خاطر و مدارات ہوئیں - اور سات میل ورے ہز ہائینس نے استقبال فرمایا - اور چلتے ہوئے بہت سے تحائف دئے جسمیں ایک مرصع تلوار بھی تھی - جسے پیش

کرتے ہوئے ہز ہائینس نے فرمایا کہ "اگر اسکا تجربہ کرنا ہو تو میری گردن حاضر ہے"۔ اِس فقرہ کا حضور ممدوح پر یقیناً بیحد اثر ہوا ہوگا +

ایلگزنڈرا پُل کا افتتاح - جموں سے فراغت کے بعد آپ وزیر آباد کے متصل دریائے چناب کے پُل کے افتتاح کیلئے تشریف لے گئے۔ جو محکمہ ریلوے نے ۲۰ لاکھ روپے کے صرف سے تعمیر کرایا تھا۔ وہاں ایک کمرہ کے چاروں طرف مندرجہ ذیل چار فقرات درج تھے :-

۱- "خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے"۔ (۲) "خدا پرنس آف ویلز کو برکت دے"۔

۳- خدا کرے ایلگزنڈرا مشرق و مغرب کے اتحاد کا باعث ہو"۔

۴- اے سمندروں کے بادشاہ کی بیٹی چناب تیری ملکیت ہے"۔

چنانچہ آخری دو فقرے حضور ممدوح کو بہت پسند ہوئے - کیونکہ شاہ ڈنمارک سمندروں کا بادشاہ خیال کیا جاتا تھا - دریائے چناب کے پُل پر ذیل کا قطعہ بھی درج ہے - حالانکہ اُسوقت آپ کا نام ابرٹ ایڈورڈ تھا - مگر قطعہ مذکور میں اُس وقت حسنِ اتفاق سے ایڈورڈ ہی لکھا گیا ہے۔ جس نام سے آپنے شہنشاہت اختیار فرمائی - (قطعہ)

چوں ایلگزنڈرا پُل محکم ۔۔۔ بازبخشاد ابرٹ ایڈورڈ
سالِ تاریخ آں نوشت قلم ۔۔۔ یادگارے زحضرت ایڈورڈ

امرتسر کی سیر - اِس کے بعد امرتسر کی سیر فرمائی - جہاں باشندگانِ شہر اور دیسی عیسائیوں کی طرف سے ایڈریس خیر مقدم پیش ہوئے +

ہندوستان سے روانگی - الغرض ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر میں چار ماہ اور چار دن صرف فرماکر آپ ۱۳ مارچ ۱۸۷۶ء کو بندرگاہ بمبئی سے روانہ انگلستان ہوئے۔ اور فی الحقیقت ہندوستانیوں کی محبت و عقیدت سے متاثر ہوکر تشریف لے گئے - کیونکہ آپکی عملی ہمدردی نے آپکو ہندوستانیوں کا پورا ہمدرد ثابت کر دکھایا +

ہندوستان سے ولایت پہنچکر پہلی تقریر:- جب آپ ہندوستان کی سیاحت فرما کر انگلستان پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے آپ کا نہایت چاؤ سے استقبال کیا۔ چنانچہ اس پرتپاک استقبال کے جواب میں آپنے فرمایا۔ کہ

"اگرچہ آپ صاحبوں کو دلی محبت کے باعث میرے اس دور و دراز کے سفر کی تکالیف کا خیال رہا ہوگا۔ مگر اصل یوں ہے کہ ایسا سفر بہت ہی خوش آئند و شیریں کہنا چاہئے جسکا انجام ایسا مسرت انگیز ہو۔ جیسا کہ آپنے دلی خلوص سے میرا استقبال کیا ہے"+

اشغال و عادات:- آپ کو اخبارات و کتب بینی کا خاص شوق تھا۔ اور گھوڑ دوڑ و بائیسکل کی سواری سے بھی خاص رغبت تھی۔ اور ہمیشہ بے نمائش رہنے کی عادت تھی +

رحمدلی:- آپ کی رحمدلی کے متعلق ایک روایت ہے کہ ایک دن آپ گاڑی پر سوار ہا ہر جا رہے تھے کہ آپکی نظر ایک نابینا پر پڑی۔ جو بازار کی ایک طرف سے دوسری طرف جانا چاہتا تھا۔ لیکن قدم قدم پر گاڑیوں کی کثرت آمد و رفت کے باعث ٹھوکریں کھا رہا۔ اس تکلیف دہ نظارہ کو دیکھکر آپ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور گاڑی سے اُتر کر اس بڈھے کا ہاتھ خود پکڑ کر اسے بازار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا دیا۔ اور کچھ نقدی دیکر چپ چاپ وہاں سے رخصت ہو گئے۔ چند دنوں بعد آپکے نام ڈاک میں ایک چاندی کا قلمدان پہنچا۔ جسپر ذیل کے الفاظ کندہ تھے:-

"یہ ناچیز تحفہ پرنس آف ویلز کی خدمت میں ایک ایسے شخص کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ جسے اُس نے سچے مسیحیوں کی طرح اپنے مرتبوں کو بالائے طاق رکھکر ایک اندھے کی خدمت کرتے دیکھا ہے"+

ضابطہ دانی:- اسیطرح ایک دفعہ آپ چند دوستوں کے ساتھ شکار فرماتے ہوئے۔ ایک کھیت میں گذرے تو مالک کھیت نے کہا کہ چونکہ آپ لوگ بری

بلا اجازت میرے کھیت میں سے گذرے ہیں اسلئے ایک شلنگ جرمانہ دیں جسپر آپکے ہمراہیوں نے اُسکو آپکے رتبہ سے آگاہ کرنا چاہا۔ لیکن آپنے انہیں روک کر جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا +

پُرانے چھاتے کے بدلے نیا چھاتا ایک دفعہ آپ کسی دوست کے ہمراہ ایک گاؤں میں پا پیادہ تشریف لے گئے۔ جہاں ناگہانی طور پر بارش آگئی جس سبب آپ تھوڑی دیر کے لئے ایک ڈبل روٹی والے کے مکان میں فرو کش ہوئے اور استاگئے۔ مگر جب قدرے انتظار کے بعد بھی بارش نہ تھمی تو آپکے دوست نے مالک مکان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کوئی چھاتہ بھی ہے؟ جسکے جواب میں اُسنے کہا کہ میرے پاس چھاتے تو دو ہیں۔ ایک نیا اور ایک پُرانا۔ نیا چھاتا تو میں کسی کو نہیں دے سکتا۔ خواہ پرنس آف ویلز ہی کیوں نہوں۔ البتہ پرانا چھاتا بدیں شرط دیسکتا ہوں۔ کہ اُسے واپس پہنچا دینے کا آپ ذمہ لیں۔ چنانچہ آپکے دوست نے پُرانا چھاتا لیکر آپکو محلسرا تک پہنچا دیا۔ جسپر آپنے اس پرانے چھاتہ کے ساتھ اپنی طرف سے ایک عمدہ اور نفیس نیا چھاتا بھی مرحمت فرمایا آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرنا۔ آپ کی یہ سلیقہ شعاری نہایت قابل تعریف تھی کہ باوجود کثیر المصارف اور معقول چندے دینے کے آپ کبھی مقروض نہیں ہوئے +

عِلمی قابلیت۔ آپکی علمی قابلیت کے متعلق صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ آپ کو تیرہ مختلف یونیورسٹیوں نے اعلےٰ درجہ کی ڈگریاں دیں اور ویلز یونیورسٹی کے تو آپ چانسلر بھی تھے۔ انگریزی کے علاوہ جرمنی۔ فرانسیسی۔ اٹالین اور بہت سی زبانوں کے بخوبی ماہر تھے +

جنگی وردی۔ یوں تو آپ فیشن کے موجد تھے اور قریباً ہر روز نئی پوشاک زیب تن فرماتے تھے۔ لیکن آپ کی صرف ایک جنگی وردی ۵ ہزار سینٹ کی تھی +

شاہی مہمانوں کی میزبانی - ملکہ معظمہ کی جوبلی کے موقعہ پر شاہ ناصر الدین قاچار والئے ایران و شہنشاہ روس انگلستان آئے تو ملکہ کی طرف سے آپنے ہی ان کی میزبانی کے فرائض نہایت قابلیت سے ادا فرمائے ✤

آپ کا طویل زمانۂ ولیعہدی - اگرچہ آپ کا زمانہ ولیعہدی نہایت طویل گذرا ہے - یعنے تاریخ ولادت سے اگر اسے شمار کیا جائے تو قریباً ۵۹ سال ڈھائی ماہ اور اگر تاریخ بلوغت سے شمار کیا جائے تو ۴۱ سال ڈھائی ماہ ہوتا ہے تاہم آپنے اِس تمام عرصہ کو باوصف لایق اور بارسوخ ہونے کے نہایت حزم و احتیاط سے گذارا - اور باوجودیکہ ہر مہینہ میں دو ایک پبلک موقعوں پر آپکو سپیچیں فرمانے کا موقعہ ہوتا تھا مگر اپنے آپکو ملکی معاملات میں رائے زنی سے ہمیشہ بچائے رکھا - اور اگرچہ ہندوستان میں تو زمانۂ بلوغت میں ہی ولیعہد بالعموم حصولِ حکومت کیلئے بیتاب ہوجایا کرتے ہیں - لیکن آپ بخلاف اسکے ہمیشہ نہایت صبر و استقلال سے اپنی والدہ ماجدہ کی عزت و عظمت اور ازدیادِ حکمرانی کے خواہشمند رہے - جو پرلے درجہ کی سعادتمندی کی دلیل تھی ✤

ملکہ معظمہ کا انتقال پُرملال - ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو شام کے ۶½ بجے آپکی والدہ ماجدہ کے محل آسبورن میں انتقال پُرملال پر آپ کا طویل زمانۂ ولیعہدی ختم ہوا جس واقعہ کی باضابطہ اطلاع ۹ بجے شب کے لنڈن کے لارڈ میر کو دیگئی - جسے سنتے ہی تمام لنڈن اظہارِ تعزیت کیلئے محل آسبورن میں امنڈ آیا - چنانچہ بعض لوگ باہر سے واپس ہوتے - بعض ملاقات کی کتاب میں نام درج کراتے اور بعض خاص امراء حضور سے بالمشافہ اظہارِ تعزیت کرتے ✤

محل آسبورن سے ونڈسر میں آمد - ۲۳ جنوری کی شام کو آپنے ملکہ معظمہ کی لاش کو آسبورن سے ونڈسر میں لانے کا انتظام فرمایا - اور خود بھی معہ جملہ خاندان کے ونڈسر میں تشریف لے آئے ✤

آپکی جانشینی کا اعلان - اسی دن کورٹ سینٹ جیمز اور دیگر ڈیوی

عمائد کی طرف سے آپ کی جانشینی کے متعلق ایک اعلان مرتب ہوا۔ جو ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء کو حضور معظم کے حسب قاعدہ محل سینٹ جیمز پہنچنے پر ایک سو تیس وزراء امراء و عمائد سلطنت۔ ممبران پریوی کونسل اور عوام کے روبرو سنایا گیا۔ جسکے جواب میں آپنے ایک سنجیدہ اور موثر تقریر فرمائی۔ جس کی بعد میں کافی اشاعت کی گئی +

حلف۔ اعلانِ جانشینی کے خاتمہ پر لارڈ سالسبری نے آپکو حلف دلوائی۔ اور آپنے پارلیمنٹ کے منظور شدہ قوانین و دستورات کے ساتھ حکومت کرنے اور پروٹسٹنٹ مذہب کے بحال رکھنے کا عہد فرمایا +

پارلیمنٹ میں اطلاع۔ ۲۵ تاریخ کو شہنشاہ معظم معہ ملکہ ایلگزینڈرہ نے پارلیمنٹ کے طبقہ امراء اور پھر ہوس آف کامنز یعنے دارالعوام میں تشریف لیجا کر اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کا ذکر فرمایا۔ جسپر دونوں ہوسوں نے پہلے ملکہ متوفیہ کی تعزیت اور پھر آپکی تخت نشینی کی تہنیت کے ریزولیوشن پاس کئے +

اصلاحِ دعا۔ ارل مارشل آف لنڈن نے ملکہ کی وفات کے سبب کتاب دعا میں مندرجہ ذیل تبدیلیوں کا اعلان کیا:۔

بجائے ملکہ معظمہ وکٹوریہ ہماری ساورین لیڈی (خاتون عالیمرتبت) کے اعلیحضرت ایڈورڈ ہفتم ہمارا ساورین کنگ (شاہ عالیمرتبت) کے الفاظ پڑھے جائیں۔ اور خاندان شاہی کی متعلقہ دعاؤں میں بجائے ایڈورڈ البرٹ پرنس آف ویلز کے یہ الفاظ بولے جائیں علیحضرت ملکہ ایلگزینڈرہ اور پرنس جارج ڈیوک آف کارنوال و یارک اور انکی بیگم ڈچز آف کارنوال اینڈ یارک "

تدفینِ ملکہ۔ اِس کے بعد ملکہ متوفیہ کی تدفین ہوئی۔ جس سے فراغت پانے کے بعد

پیغام شاہی بنام والیان ریاستہائے ہند } آپنے مندرجہ ذیل اعلان والیان ریاستہائے ہند کے نام صادر فرمایا:۔

ازانجا کہ ہم نے اپنی پیاری والدہ کی اندوہناک وفات حسرت آیات سے

وہ تخت میراث میں پایا ہے جو مدید اور قدیم سلسلہ سے ہم تک پہنچا ہے ۔ لہذا ہم دیسی ریاستوں کے حکمران رؤسا اور اپنی سلطنت کے باشندگان کو پیام وسلام بھیجنے کی آرزو کرتے ہیں۔ اور انکی بہبودی کیواسطے ہماری جو دلی تمنا ہے ۔ اُسکی نسبت انہیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہماری نامور بقدّم جانشین جنکی وفات کا ہمیں دلی رنج والم ہے ۔ اِس ملک کی پہلی شہنشاہہ تھیں جنھوں نے معاملاتِ ہند کی ملکداری بلا واسطہ اپنے ہاتھوں میں لی اور اِس وسیع ملک کی گورنمنٹ کے ساتھ اپنی قریبی وابستگی کے باعث شہنشاہہ کا خطاب بھی اختیار فرمایا۔ نیز ہندوستان کے متعلق تمام اُمور سے کوئن امپرس ہمیشہ گہری ذاتی دلچسپی رکھتی تھیں ۔ اور اِس ملک کے کروڑہا باشندے ان کی ذات اور تخت سے جو اُنس رکھتے تھے ۔ اُس سے بھی ہم بخوبی واقف ہیں۔ جسکا نمایاں ثبوت اُنہیں اپنی مدید اور مہتم بالشان حکومت کے پچھلے سالوں میں حکمران شہزادگان کے جنگِ جنوبی افریقہ کے واسطے نجیب اور پیٹریاٹک امداد کے پیش کرنے سے اور دیسی افواج نے اپنے ملک کی حدود کے باہر بہادرانہ خدمات کے ادا کرنے سے دیا ہے ۔ ہم انکی خواہش و رضامندی سے ہندوستان گئے تھے ۔ اور ہم نے حکمران شاہزادگان اور اِس مشہور وقدیم سلطنت کے لوگوں اور شہروں سے ذاتی واقفیت حاصل کی تھی اُس وقت ہمارے دل پر جو گہرا اثر ہوا تھا ۔ ہم اُسکو کبھی نہیں بھولینگے ۔ اور کوئن امپرس اوّل کے نقشِ قدم پر چلنے سے اپنی رعایائے ہند کے تمام مدارج کی فلاح وبہبودی کے واسطے ساعی وسرگرم رہینگے ۔ اور اُنکی لازوال وفاداری اور اُنس کے (جو کوئن امپرس اوّل کو حاصل تھی) لائق ثابت ہوں گے ؛

(دستخط) ایڈورڈ ۔ آر ۔ اور آئی

ونڈسر کیسل ۔ ۴ فروری سنہ ۱۹۰۱ء

ملک معظم کے وظیفہ میں اضافہ۔ ولیعہدی کے زمانہ میں آپکو قریباً دو لاکھ پونڈ سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ مگر شہنشاہی کی حالت میں آپ کا وظیفہ ۵ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ سالانہ کردیا گیا۔ جو قریباً ۸۵ لاکھ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ اور ملکہ الگزینڈرہ کے لئے قرار پایا کہ اگر خدانخواستہ وہ بیوہ ہوجائیں تو ان کو ۷۰ ہزار پونڈ سالانہ کا وظیفہ دیا جائے۔ علاوہ بریں آپکی صاحبزادیوں کے لئے بھی اٹھارہ اٹھارہ پونڈ سالانہ کے وظائف مقرر ہوئے ؂

شاہی القاب و آداب۔ زبان لاطینی میں آپکے القاب و آداب حسب ذیل تھے۔ "ایڈورڈس ہفتم ڈیئی گریشیا برٹینیارم ریکس فائڈ نٹی ڈیفینسر انڈی امپریٹر" اور زبانِ انگریزی میں "ایڈورڈ ہفتم بائی دی گریس آف گاڈ آف دی یونائیٹڈ کنگڈم آف گریٹ بریٹن اینڈ آئرلینڈ کنگ ڈیفینڈر اوف دی فیتھ امپرر آف انڈیا (ایڈورڈ ہفتم بہ افضال الٰہی ملک معظم سلطنت متحدہ برطانیہ عظمےٰ و آئرلینڈ حامیٔ دین قیصر ہند) جنمیں مندرجہ ذیل ایزادی کیگئی۔ یعنے لاطینی میں بعد لفظ برٹینیارم کے الفاظ "اٹ ٹررم" ٹرنسیمیرنیارم کوئی ان ڈیشنی سینٹ بریٹینیکا" اور زبانِ انگریزی میں الفاظ "آف دی یونائیٹڈ کنگڈم آف گریٹ بریٹین اینڈ آئرلینڈ" (سلطنت متحدہ برطانیہ عظمےٰ و آئرلینڈ) کے بعد یہ الفاظ "اینڈ آف دی برٹش ڈومینینس بیانڈ دی سیز" (برٹش مملکت ہائے ماوراءالبحر)

پرنس آف ویلز کے خطابات۔ اسی طرح ۹ نومبر ۱۹۰۱ء کو پرنس آف ویلز بہادر کے خطاب و القاب حسب الارشاد ملک المعظم حسب ذیل شایع کئے گئے۔ "ہز رائل ہائینس پرنس جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ ڈیوک کارنوال و یارک۔ ڈیوک اوف روٹھسے۔ پرنس آف سیکس کوبرگ و گوتھا و ڈیوک آف سیکسنی ارل آف کیرک و انورنیس۔ بیرن آف ریلفریو و کیلارنی۔ لارڈ آف دی آئیلس و گریٹ اسٹیورڈ آف اسکاٹلینڈ کے جی۔ و کے ٹی۔ و

کے پی۔ وجی سی ایم جی ؛ وجی سی ای آر۔ پرنس آف ویلز اور ارل آف چیسٹر۔ مقرر کئے گئے +

سکوں اور ٹکٹوں پر ملک معظم کی تصویر کا اجرا۔ چنانچہ سلطنت کے سکوں اور ٹکٹوں پر بھی آپ کی تصویر کا اجرا منظور کیا گیا +

تخت نشینی سے تاجپوشی کا طویل فاصلہ۔ اگرچہ بالعموم تخت نشینی سے سال بھر بعد تاجپوشی عمل میں آتی ہے مگر چونکہ ۴ اگست سنہ ۱۹۰۱ء کو آپکی ہمشیرہ صاحبہ یعنے پرنسس فریڈرک والدہ شاہ جرمن کا انتقال ہوگیا۔ اور دوسرے ٹرنسوال سے جنگ شروع ہوگیا تھا۔ اسلئے تخت نشینی سے تاجپوشی کا فاصلہ قدرے طویل ہوگیا +

تاریخ تاجپوشی۔ ان دونوں باتوں سے فراغت پاتے ہی مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کو اعلان کردیا گیا کہ انگلستان میں دربار تاجپوشی ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ء اور ہندوستان میں یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو منعقد کیا جائے گا +

ملک معظم کا تاج۔ آپ کا تاج ایک لاکھ پونڈ یعنے پندرہ لاکھ روپیہ قیمت کا تھا۔ مگر یہ نہایت خوشنما اور شاندار تھا۔ اسکے دایرہ میں بیس ہیرے فی عدد پندرہ پندرہ سو پونڈ قیمت کے جڑ کر اُن کے نیچے ۴۵ چھوٹے ہیرے فی عدد ایک ایک سو پونڈ قیمتی جڑے گئے تھے۔ وسط تاج میں اوپر کی طرف دو بڑی الماس قیمتی تیس تیس ہزار روپیہ تھے۔ تاج کے بالائی دایرے میں آگے پیچھے دائیں بائیں چار مرصع صلیبیں قایم کرکے ہر ایک صلیب میں پچیس پچیس الماس قیمتی بارہ ہزار پونڈ لگائے گئے تھے۔ اور صلیبوں کے بالائی حصہ پر چار بڑے بڑے الماس جنکی قیمت فی عدد ایک ہزار پونڈ تھی نصب کے کے اوپر کی جانب بارہ الماسوں کا ایک پھول بنا تھا جسکی مجموعی قیمت دس ہزار پونڈ تھی۔ اسکے سوا اٹھارہ چھوٹے قد کے ہیروں کی بھی جڑت کیگئی تھی۔ جنکی قیمت ۳۰ ہزار روپیہ تھی۔ محراب پر جو موتی اور ہیرے لگے تھے انکی قیمت دس ہزار پونڈ تھی۔

علاوہ ازیں پانچ ہزار پونڈ کے ہیرے جا بجا حسب موقع جڑے گئے تھے۔ اور ابتدائی حلقہ میں جو دو قطاریں موتیوں کی تھیں۔ اُنکی قیمت تین ہزار پونڈ یعنے پینتالیس ہزار روپیہ تھی۔ اور سونا چاندی اسکے علاوہ تھی ✤

ملکہ الیگزنڈرہ کا تاج بھی انکے حکم سے کیرنگٹن آف ریجن سٹریٹ نے نہایت شاندار قیمتی اور پرلے درجہ کا سبک بنایا تھا۔ اسکی موٹائی ڈیڑھ انچ اور وزن صرف کچھ اوپر بائیس اونس تھا جو کُل ڈیڑھ پونڈ ہوتا ہے جس سے اتنا سبک پہلے کوئی تاج نہیں بنا تھا۔ اس تاج کی شانداری بہت بڑھی ہوئی تھی۔ اسمیں ہیروں کی جڑت اسقدر متصل کیگئی تھی کہ سونا چاندی کہیں نظر نہ آتا تھا۔ حالانکہ اسکا اندرونی حصہ پختگی کے لئے خالص سونے کا بنا تھا اور بیرونی طرف چاندی کا پترا جڑا کر (کیونکہ چاندی ہی ایک ایسی دھات ہے جو جواہرات کی چمک دمک اور خوشنمائی کو بحال رکھ سکتی ہے) اُسپر بالکل پاس پاس ہیرے۔ موتی۔ اور یاقوت وغیرہ اسطرح جمائے گئے تھے کہ چاندی کی زمین نظر نہیں آتی تھی۔ اسکے ابتدائی حلقہ میں تین قطاریں خوشنما جواہرات کی قایم کیگئی تھیں اور آٹھ خوبصورت محرابیں اُٹھا کر اوپر چار صلیبیں دکھائی تھیں۔ ہر ایک محراب تین تین لڑیوں کا بنا تھا۔ اور درمیانی لڑی تو نہایت اعلےٰ جواہرات سے گوندھی گئی تھی۔ اوپر کی چار صلیبوں میں سے اگلی صلیب میں کوہ نور نامی ہیرا دمک رہا تھا۔ اور باقی تین صلیبوں میں بھی ایسے ہی تاریخی اور نایاب ہیرے چمک رہے تھے جنھوں نے پکھراجی رنگ کی مخملی ٹوپی کو ڈھانپ لیا تھا۔ غرضکہ ابتدا سے انتہا تک کوئی جگہ جواہرات سے خالی نہیں رہ گئی تھی۔ جن سے تاج مذکور ایک بقعۂ نور معلوم ہوتا تھا۔ اس کے کُل ہیروں وغیرہ کی تعداد تین ہزار چھ سو چھیاسٹھ شمار کیگئی تھی۔ یعنے ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے تاج سے بھی چھ سو اٹھاسی زیادہ ✤

اخراجاتِ تاجپوشی :- چنانچہ اس رسم کے اخراجات کے لئے سوا لاکھ پونڈ کی رقم منظور کیگئی - جسکے متعلق انہیں دنوں ولایت کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ طلائی لیسوں اور درباری تلواروں اور موٹروں پر ۳۵ لاکھ اور آرائش و جلسوں پر پونے دو کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے - اغلباً پہلی رقم پارلیمنٹ نے منظور کی ہوگی اور بقیہ رقم دیگر مدات سے خرچ ہوئی ہوگی +

تقریباتِ تاجپوشی - تاجپوشی کے موقعہ پر دعوتِ غربا - آتشبازی جلوسِ دربار اور فوجی ریویو کی تجاویز منظور کیگئی تھیں +

ہندوستان کے مہمان - اس موقعہ پر بعض شاہان یورپ و سفرائے دول کو مدعو کرنے کے علاوہ ہندوستان کی پبلک کیطرف سے بھی قایممقامانِ ہند اور والیان ملک حسب ذیل مدعو فرمائے گئے تھے - جنمیں سے سوائے ہز ہائینس مہارانا صاحب اودیپور - ہز ہائینس نواب صاحب بہاول پور اور ہز ہائینس راجہ صاحب نابہہ کے جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے ولایت تشریف نہیں لیجا سکے - باقی والیان ریاست و دیگر قایم مقامان ہند ولایت پہنچ گئے تھے +

۱ - ہز ہائینس مہارانا سر فتح سنگھ جی بہادر بالقابہ مہارانا اودے پور

۲ - کرنل ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو راؤ بہادر سندھیا جی بالقابہ مہاراجہ گوالیار

۳ - ہز ہائینس مہاراجہ سر سوائی مادھو سنگھ بہادر بالقابہ مہاراجہ جے پور

۴ - ہز ہائینس نواب محمد بہاول خاں بہادر مرحوم بالقابہ نواب بہاولپور

۵ - ہز ہائینس راجہ سر ہیرا سنگھ بہادر بالقابہ والئے نابہہ

۶ - ہز ہائینس سر شاہو چھترپتی بہادر بالقابہ مہاراجہ کولہاپور

۷ - میجر ہز ہائینس مہاراجہ سر گنگا سنگھ بہادر بالقابہ مہاراجہ بیکانیر

۸ - کرنل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر بالقابہ مہاراجہ ایڈر معہ ولیعہد

۹ - لفٹنٹ کرنل ہز ہائینس مہاراجہ سر نریندر نراین بہادر بالقابہ مہاراجہ کوچ بہار معہ رانی

۱۰ - ہز ہائینس سر سلطان آغا خاں بہادر بالقابہ آف بمبئی +

ان مہمانان ذیشان کی آسایش کے خیال سے ان کے ٹھہرنے کا انتظام علیحدہ علیحدہ کیا گیا تھا۔ اور ہر ایک رئیس کے لئے علیحدہ علیحدہ افسر بطور میزبان مقرر کئے گئے تھے +

امراء و قایمقامان ہند کی فہرست حسب ذیل تھی :-

۱۔ مہاراجکمار پرودیت کمار ٹیگور — منجانب پریذیڈنسی کلکتہ
۲۔ سر جمشید جی جیجی بھائی بیرونٹ جے پی معہ لیڈی جمشید جی — " بمبئی
۳۔ راجہ سر سوامی رام سوامی مڈلیار نائٹ سی آئی ای — " مدراس
۴۔ مہاراجہ سری راؤ دی آنربل سر ونکٹ اسوی ٹلا چلاپتی رنگا راؤ بہادر کے سی آئی ای۔ راجہ بوبلی — " "
۵۔ مہربان گنپت راؤ مادھو راؤ ونچور کر — " بمبئی
۶۔ آنربل آصف قدر سید واصف علی مرزا بہادر بالقابہ والئے مرشدآباد — " بنگال
۷۔ آنربل نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علی خاں رئیس پہاسو — " یوپی و آگرہ
۸۔ آنربل نواب فتح علیخاں قزلباش سی آئی ای رئیس اعظم لاہور — " پنجاب
۹۔ آنربل سر گنگا دھر مادھو چتنویس کے سی آئی ای پریذیڈنٹ میونسپلٹی ناگپور — " ممالک متوسط
۱۰۔ رائے جگن ناتھ برو بہادر — " آسام
۱۱۔ مو انگ آن گنگ سی آئی ای۔ اے ٹی ایم — " برہما
۱۲۔ راجہ پرتاب بہادر سنگھ تعلقدار پرتاب گڑھ اودھ معہ رانی صاحبہ — " اودھ
۱۳۔ کرنیل نواب سر محمد اسلم خان بہادر مرحوم بالقابہ رئیس پشاور — " صوبہ سرحدی
۱۴۔ منجانب لارڈ کرزن (وائسرائے ہند) کنور سر راجہ ہرنام سنگھ بہادر اہلو والیہ آف کپورتھلہ — پنجاب
۱۵۔ " " سر بابا کھیم سنگھ بہادر بیدی رئیس راولپنڈی — "

مندرجہ بالا حضرات ایک عالیشان ہوٹل موسومہ آرمس ہوٹل میں ٹہرائے گئے تھے جو ویسٹ منسٹر ایبی میں تھا۔ جنکے انتظام قیام و سواری کے لئے ڈاکٹر جان کن اور شرکت جلسہائے درباری کیلئے اے ڈی جبریل پولیٹیکل افسر مقرر تھے۔ ان

مہمانوں کے لئے کرایہ آمد و رفت کے علاوہ رستے کے خورد و نوش کا خرچ بھی سرکاری تھا۔ مگر بہت کم مہمانوں نے سرکاری خرچ لیا ✠

ہندی فوج و امپیریل سروس:۔ علاوہ بریں ہندی افواج کے ایک ہزار جوان اور ایک سو جوان امپیریل سروس ٹروپس کے بھی ولایت میں مدعو کئے گئے تھے۔ برٹش افسران کو ۵ـ یومیہ الاؤنس اور دیسی افسران کو ۸عہ یومیہ الاؤنس دیا گیا۔ اور ہندی فوج ولایت میں بڑی دلچسپی سے دیکھی گئی۔ ۱۷ جون کو ڈیوک آف کناٹ بہادر نے ہندی فوج کی پریڈ ملاحظہ فرمائی ✠

ہندوستانی والیان ریاست کا اعزاز۔ کیمبرج یونیورسٹی نے مہاراجہ گوالیار و کوہلاپور کو اعزازی ڈگریاں دیں۔ ۱۴ جون کو حضور ملک معظم نے ایوان بکنگھم میں مہاراجہ ایڈر کو نائٹ ہڈ کا خطاب اور ایک چھٹی و تمغہ عطا فرمایا ✠

مختلف دعوتیں۔ جملہ مہمانان تاجپوشی کو ۱۶ جون کی شام کو لارڈ انسلو نے ایک شاندار دعوت دی۔ اور ۱۷ جون کو رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے وائٹ ہال میں رؤسا و امرائے ہند کو ایک عظیم الشان دعوت دی۔ جسمیں صدر دعوت لارڈ رے سابق گورنر بمبئی نے ہندوستانیوں کی وفاداری کے متعلق زبردست سپیچ دی۔ جس کے جواب میں مہاراجہ سندھیا۔ مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ایڈر اور سر جمشید جی جیجی بھائی صاحبان نے تقریریں فرمائیں۔ پھر ونچسٹر میں لارڈ نارتھ بروک۔ لارڈ لفٹنٹ ہمپائر و ہائی سٹوارٹ ونچسٹر و لارڈ الڈرین نے بھی ہندوستانیوں کو مختلف و مکلّف دعوتیں دیں ✠

حضور ملک معظم کی ناگہانی علالت کے سبب جشن تاجپوشی میں التوا

ایکطرف تو لنڈن میں دربار تاجپوشی کے لئے زور و شور سے طیاریاں ہو رہی تھیں اور مہمانان دربار بھی پہنچ چکے تھے کہ دوسری طرف حضور ملک معظم کو ۱۳ جون کو اوّل تکان ہوا۔ پھر اگلے دن درد کمر کی شکایت پیدا ہوئی۔ جسپر فوراً ڈاکٹر بلایا گیا۔ جسکی دوا سے افاقہ ہوا۔ مگر درد کمر کی شکایت کلیتاً رفع نہ ہوئی۔ پھر

تین بار ڈاکٹر بلائے گئے۔ جنھوں نے آپ کو مصروفیت سے روکا۔ ۱۸ تاریخ کو تین ڈاکٹروں نے نبض دیکھکر حرارت معلوم کی۔ اور دائیں طرف اماس معلوم ہوا۔ جسکی دوا پر تین دن تو افاقہ رہا۔ مگر ۲۴ جون کو اس اماس میں پیپ معلوم ہوئی جبپر ڈاکٹری مشورہ کے بعد اپریشن لازمی قرار پایا۔ جسکو حضور ملک معظم نے بھی منظور فرمایا۔ لیکن ساتھ ہی رعایا کے جذبات دیکھتے ہوئے فرمایا کہ کوئی ایسی تدبیر کیجائے جس کے سبب التوائے دربار ہوکر لوگوں کے رنج کا باعث نہ ہو۔ میں اگر کھڑے کھڑے رسومات تاجپوشی ادا نہ کرسکوں تو بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے ہی رسومات ادا ہوجائیں۔ مگر ڈاکٹروں نے کہا کہ اپریشن کے بعد کسی قسم کی حرکت مفید نہیں ہوسکتی اور اِس اپریشن میں دیر کرنے میں بھی خطرہ ہے۔ لہذا آپ کی منظوری سے ارل آف مارشل نے اعلان کردیا۔ کہ حضور ملک معظم بوجہ مجبوری علالت ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کو رسومات تاجپوشی ادا نہ فرماسکینگے۔ اسلئے ہرست جشن کو تاحصول صحت ملتوی کیا جاتا ہے +

عام مایوسی ۔ اِس اعلان سے پبلک میں ایک عام مایوسی چھاگئی۔ چنانچہ ہندوستانی مہمان اور اکثر لوگ جوق درجوق محل شاہی کیطرف روانہ ہوئے اور اُس وقت تک نہ پلٹے جبتک کہ عمل جراحی بکامیابی ختم نہوگیا +

اپریشن ۔ ٹھیک ۱۲ بجے دن کے سر فریڈرک ٹراوسن نے اپنے ہاتھ سے عمل جراحی نہایت کامیابی سے ختم کیا۔ چنانچہ کوئی ۵½ - انچ گہرا زخم دیکر اسمیں سے قریباً ا چھٹانک پیپ نکالی گئی۔ جس کے بعد ہر روز دو وقتہ ملک معظم کی صحت کے متعلق رعایا کے اطمینان کے لئے پرچے شایع ہوتے رہے +

ملک معظم کو رعایا کا خیال ۔ عمل جراحی کے بعد جب حضور کو ہوش آیا۔ تو سب سے پہلے آپنے پرنس آف ویلز بہادر کو فرمایا۔ کہ "کیا میری رعایا میری اِس مجبوری کو معاف کریگی" جس سے آپکے اپنی رعایا سے بیحد اُنس و پیار کا پتہ چلتا ہے۔

صحت یابی کیلئے دعاء ۔ انگلستان کی پبلک کے علاوہ بالخصوص ہندوستانی

مہمانوں نے نہایت خشوع و خضوع سے درگاہ رب العلمین میں اپنے اپنے عقیدے وطریقہ کے مطابق دعائیں کیں۔ جنھیں خداوند تعالے نے منظور فرماکر بہت جلد حضور ملک معظم کو صحت بخشی ✦

جہازوں اور دول غیر کے سفیروں کی رخصت ۔ چونکہ زخم بھر کر پوری قوت حاصل ہونے کا کوئی وقت متعین نہ ہوسکتا تھا۔ اسلئے دول غیر کے نائبوں اور جنگی برٹش جہازوں کو رخصت دیگئی۔ تاکہ وہ اپنے کاروبار کا ہرج نہ کریں اور قرار پایا کہ دول غیر کے سفراء کو دوبارہ آنے کی تکلیف نہ دیجائے ✦

ہندوستانی فوج کے افسران کی وزیر ہند سے ملاقات ۔ ہندوستانی فوج کے افسران کو لارڈ ہملٹن وزیر اعظم نے شرف ملاقات بخشکر فرمایا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو واپس ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ دربار کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوسکتی۔ جسپر افسران فوج نے عرض کیا کہ ہم بخوشی حضور ملک معظم کی صحت تک ٹھیرینگے۔ خواہ اسمیں کتنا ہی وقت کیوں نہ صرف ہو۔ کیونکہ ہم حضور ملک معظم سے حصول نیاز بغیر نہ جائینگے ✦

بعض تقریبات کا ادا ہونا۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ فہرست خطابات شایع کردیجائے اور فوجی ریویو و روشنی بھی ہو۔ اور حضور پرنس آف ویلز دربار لیوی منعقد فرمائیں نیز غرباء کو دعوت بھی دی جائے ✦

روشنی کے الاؤ۔ ۳۰ جون کو روشنی کے الاؤ جلائے گئے ✦

حضور ملک کی صحت بخشی کا اعلان۔ ۳۰ جون کو ہی حضور کی صحت بخش حالت کا اعلان کیا گیا۔ جس سے رعایا میں طمانیت پیدا ہوئی ✦

فوجی ریویو۔ ۲ جولائی کو فوجی ریویو ہوا ✦

لارڈ لینسڈون کی دعوت۔ اسی شام کو لارڈ لینسڈون کی طرف سے ایک مکلف دعوت دیگئی ✦

پرنس اف ویلز کا دربار لیوی۔ ۴ جولائی کو انڈیا اوفس میں حضور پرنس آف ویلز

بہادر نے دربار لیوی منعقد فرمایا ✤

شاہی دعوت غربا اور اُس کا خرچ ۵ جولائی کو غربا کو شاہی دعوت دیگئی۔ جس کے انتظامات اراکین سلطنت۔ ڈیوک آف کناٹ وحضور پرنس آف ویلز بہادر نے بچشم خود ملاحظہ فرمائے۔ اور حضور ملک معظم نے بھی لارڈ میئر کو اِس دعوت کے عمدہ طور پر دئے جانے کے متعلق لکھا۔ خرچ دعوت کا اندازہ ۴½ روپیہ فیکس تھا اور دعوت مذکور میں ۲۵ لاکھ رکابیاں۔ ۲۰ لاکھ چھری کانٹے۔ ۱۰ لاکھ چمچے استعمال ہوئے تھے۔ اور کئی مختلف مواقعات پہ دعوت کا انتظام تھا۔ چنانچہ ہر جگہ پرنس آف ویلز بہادر نے پہنچکر رعایا کو اپنے دیدار سے بھی مسرور فرمایا ✤

حضور پرنس آف ویلز بہادر کی ہندوستانیوں کو شرفِ باریابی ۱۱ جولائی کو حضور پرنس آف ویلز بہادر نے اپنے عالیشان ایوان میں ہندوستانی مہمانوں کو شرفِ باریابی بخشا ✤

گلڈ ہال کی دعوت ۔ اِسی شام گلڈ ہال میں نہایت اعلےٰ پیمانہ پر چھ سو معزز مہمانوں کو دعوت دیگئی۔ جس کے صدر لارڈ آنسلو تھے۔ اور جسیمیں مہاراجہ کوہابور نے بھی تقریر فرمائی ✤

ملک معظم کی صحت یابی پر دوبارہ تاریخ تاجپوشی کا تقرر ۲۶ جولائی تک چونکہ حضور ملک معظم کی صحت قدرے اچھی ہوگئی تھی۔ اسلئے آپنے پریوی کونسلر کو جہاز پر طلب فرماکر ۹ اگست کا دِن دربار تاجپوشی کے لئے مقرر فرمانے کی ہدایت فرمائی۔ اور بوجہ علالت بہت سی رسومات کا اختصار منظور فرمایا۔ جس کے متعلق فوراً اعلان ہوگیا۔ جس سے عام رعایا اور بالخصوص ہندوستانی مہمانوں کو بہت ہی خوشی ہوئی ✤

وزیر ہند کا دربار ۔ ۸ اگست کو انڈیا آفس میں لارڈ جارج ہملٹن بہادر نے تمام والیان ریاست۔ ہندی رؤسا و افسرانِ فوج کو ایک دربار میں

مدعو فرما کر مراسم تاجپوشی کی ہدایات تعلیم فرمائیں +

تاجپوشی کا دن ۔ اس مبارک دن کی صبح کو توپوں کی گونج نے اس پُر مسرت تقریب سے پبلک کو مطلع کر دیا +

ویسٹ منسٹر ایبی کا اندرونی و بیرونی نظارہ اس دن قابل دید تھا +

جلوس کا انتظام ۔ شہر کی گذر گاہ جلوس پر دو طرفہ لوگوں کا بیحد ہجوم تھا جن مواقعات پر جلوس ۳ بجے پہنچنا تھا۔ اُن پر شایقین علے الصبح سے آکر جم گئے تھے اور راستہ کے آٹھ مقامات پر باجہ کا انتظام تھا +

دربار میں داخلہ ۔ اگرچہ عام طور پر درباریوں کی آمد ½ ۸ بجے شروع ہوگئی تھی مگر ممبران خاندان شاہی ½ ۱۰ بجے اور حضور پرنس آف ویلز بہادر معہ ڈچز صاحبہ و ممبران سٹاف و ہندوستانی ایڈیکانگان یعنے مہاراجگان کوٹہا پور۔ ایڈر۔ و گوالیار جو گھوڑوں پر سوار تھے ¾ ۱۰ بجے رونق افروز دربار ہوئے ۔ حضور ملک معظم معہ ملکہ معظمہ ٹھیک ۱۱ بجے محل بکنگھم سے برآمد ہوئے ۔ چنانچہ جسوقت شاہی محل سے گھوڑوں نے پہلا قدم اُٹھایا۔ اُسیوقت سلامی توپ نے لوگوں کو باخبر کر دیا۔ اور حضور ممدوحین لوگوں کے نہایت پُر تپاک سلام لیتے ہوئے متبسم حالت میں ۱۱ بجکر ۵۲ منٹ پر ویسٹ منسٹر ایبی میں داخل ہوئے ۔ دربار میں آپ سے دو منٹ پہلے ملکہ محترمہ داخل ہوئیں جبپر ایبی سکول کے طلباء نے "خدا ملکہ الیگزنڈرہ کو سلامت رکھے" کا گیت گایا۔ اور دو منٹ بعد حضور ملک معظم داخل دربار ہوئے ۔ جنکے دامن کو کئی معززین نے اُٹھایا ہوا تھا۔ اور جنکے داخلہ پر لڑکوں نے "خدا ایڈورڈ ہفتم کو زندہ رکھے ابد تک" کے گیت گائے ۔ چونکہ آپ کو اسقدر مسافت سے ہی کچھ تکان معلوم دیتا تھا۔ اسلئے امراء و اعیان سلطنت آپکو پہلے ایک چھوٹے سے کمرہ میں بغرض آرام لے گئے ۔ جو خاص اسی مطلب کے لئے تیار کیا گیا تھا +

مراسم تاجپوشی ۔ ½ ۱۱ بجے دو بادشاہ گر یعنے لارڈ سالسبری و ڈیوک آف ڈیون شائر

لمبے لمبے چوغے اوڑھے دربار ہال میں گشت لگانے لگے۔ جسکے بعد ٹھیک ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر بادشاہ سلامت دربار ہال میں رونق افروز ہوئے۔ تو دربار تاجپوشی کی رسومات ادا ہونی شروع ہوئیں۔ جو تعداد میں ۱۹ تھیں۔ جنکا ذکر حضور ملک معظم جارج پنجم کے حالات میں بالتفصیل درج کیا جائیگا۔ المختصر بادشاہ سلامت کے سر پر باضابطہ طور پر تاج رکھا گیا۔ آپ تخت پر بٹھلائے گئے اور خیر و برکت کی دعا ہوئی۔ اور تمام بشپوں۔ خادمانِ دین۔ ممبران خاندان شاہی۔ پرنس آف ویلز بہادر۔ ڈیوک آف کناٹ۔ امرا و اعیانِ سلطنت کے علاوہ ڈیوکوں۔ مارکوئیسوں۔ ارلوں وسکونٹوں اور لارڈوں کیطرف سے ایک ایک نمائندے نے پیش ہوکر اظہار اطاعت کیا۔ اور پھر توپوں کی سلامی پر اس رسم کا خاتمہ ہوا +

جلوس۔ دربار سے فراغت کے بعد ایک پُرشان و شوکت جلوس کیساتھ حضور ملک معظم معہ ملکہ محترمہ و پرنس آف ویلز بہادر کے تمام رستہ رعایا کے پُراشتیاق سلام لیتے ہوئے محل شاہی میں داخل ہوئے۔ چونکہ مشتاقان دیدار کا پُراشتیاق ہجوم زیادہ تھا۔ اسلئے پھر ایک دفعہ محل شاہی سے باہر محض رعایا کو دیدار دینے کے لئے برآمد ہوئے +

ہندی ایڈریس مبارکباد۔ اسی دن مہاراجکمار ٹیگور ہندی قایمقام بنگال نے مہمانان تاجپوشی کیطرف سے بوساطت نواب وزیر ہند حضور ملک معظم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایڈریس مبارکباد پیش کیا +

ہندی خواتین کی طرف سے ایڈریس:۔ اسی طرح خاتونانِ ہند کی طرف سے نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد نے ایک ایڈریس مبارکباد پیش کیا جو ایک نئی بات تھی +

بادشاہ سلامت کا پیغام اپنی رعایا کے نام اسی دن حضور ملک معظم کی طرف سے اپنی رعایا کے نام حسب ذیل پیام شاہی جاری ہوا۔

در تاجپوشی کی تقریب سعید کے متعلق جو ہماری زندگی کا ایک اہم اور سنجیدہ واقعہ ہے - ہماری خواہش ہے کہ اپنی تمام رعایا کی نسبت جو خاص ہمارے وطن اور نو آبادیوں اور ہندوستان میں آباد ہے - اور جس نے اپنی عمیق ہمدردی مابدولت کی خطرناک بیماری کے ایام میں ظاہر کی ہے - اپنا دلی شکریہ ظاہر کریں - کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ ہمارے ایام بیماری میں جو ناگہانی طور پر ظاہر ہوگئی تھی - ان سب کو سخت تکلیف اور رنج کا مقابلہ کرنا پڑا ہے - کس لئے کہ وہ اس تقریب کو مقررہ تاریخ پر نہایت فرحت و شادمانی سے منانا چاہتے تھے اور پھر اُسکے ناگزیر طور پر ٹل جانے سے انہوں نے قابل تعریف صبر و اعتدال کا لحاظ رکھکر دلی خلوص سے ہماری صحت و سلامتی کی دعاؤں میں مصروفیت دکھائی - پس اب ان سب کو خوشی ہوگی کہ خداوند تعالےٰ نے انکی دُعائیں قبول فرماکر ہماری زندگی کو تمام خطرات سے بچایا - اور ہم کو صحت و طاقت عطا فرمائی - جس کا سچا شکریہ یہ ہے کہ ہم ان فرایض کو بوجہ احسن انجام دیں - جو بلحاظ ایسی وسیع سلطنت کی فرمانروائی کے ہم پر عاید ہوتے ہیں" +

قصر آسبورن کا قوم کو عطا کیا جانا حضور ملک معظم نے کمال مہربانی سے محل آسبورن سوائے چند خاص شاہی کمروں کے حضور ملکہ معظمہ کی یادگار میں قوم کو عطا فرما دیا +

قوم کی طرف سے چوبیس لاکھ روپیہ کا پیشکش اور شہنشاہ کا اُسے شفاخانوں کی امداد میں دینا ۱۲ اگست کو لارڈ میر آف لنڈن حضور ملک معظم کی خدمت میں حاضر ہوکر قوم کی طرف سے غسل صحت اور تاجپوشی کی مسرت میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ یعنے ۲۴ لاکھ روپے کا ایک چک پیش کیا - جسکو آپنے بخوشی قبول فرماکر ارشاد فرمایا کہ اس سے شفاخانوں کا قرضہ اُتارا جائے - جسکے علاوہ خود بھی اپنی جیب خاص سے معقول امداد کا وعدہ فرمایا +

ہندی والیان ریاست کو شرفِ باریابی — اسی دن حضور ملک معظم نے ہندوستانی والیان ریاست کو شرف باریابی بخشا۔ اور انکی دلی مسرت و وفاداری پر اظہارِ تشکر فرمایا +

نئی وزارت ۔ ۱۲ اگست کو ہی حضور ملک معظم نے وزارت عظمےٰ مسٹر بالفور کو سپرد فرما کر نئی مجلس وزارت مرتب فرمائی +

ہندی فوج کا سلام شاہی ۔ ۱۳ اگست کی سہ پہر کو ہندی فوج کے افسران کو حضور ملک معظم نے اپنے دستِ مبارک سے نہ صرف تمغہ ہائے دربار عنایت فرمائے ۔ بلکہ آخر میں ہندی فوج کے متعلق زبانِ مبارک سے ہمت افزا الفاظ بھی ادا کئے +

ملکہ متوفیہ کی یادگار ۔ ۱۵ اگست کو حضور ملک معظم نے بندرگاہ تھمپٹن پر تشریف لیجاکر البرٹ نامی جہاز پر ایک برنجی تختی نصب فرمائی ۔ جسکا کتبہ حسب ذیل تھا :-

"یکم فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو اِس جہاز پر ملکہ وکٹوریہ کی لاش رکھی گئی تھی"

اِس موقعہ پر آپنے ایک تقریر بھی فرمائی +

بحری ریویو ۔ ۱۶ اگست کو نہایت شان و شوکت سے بحری ریویو ہوا جسمیں ایک سو آٹھ جہازات موجود تھے جو اپنی زبانِ حال سے برٹش جلال و جبروت کا اعلان کر رہے تھے ۔ شام کو جہازوں پر روشنی بھی کیگئی +

ہندوستان میں یوم تاجپوشی ۔ چونکہ ہندوستان کے لئے تاریخ تاجپوشی یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء مقرر تھی ۔ اسلئے حضور وائسرائے نے اعلان کردیا تھا کہ اس موقعہ پر کوئی تحایف یا ایڈریس مبارکباد بلا منظوری گورنمنٹ ہند نہ بھیجے جائیں ۔ چنانچہ ہندوستان کی عام رعایا نے ہندوستان میں ہی اِس دن بھی جشن منایا ۔ جلسے کئے اور غریبوں کو کھانا کھلانے کے علاوہ آتشبازی و روشنی کا بھی انتظام کیا ۔

دربار تاجپوشی ہند ۔ حسب قرارداد لارڈ کرزن بہادر نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء حضور ملک معظم کے نائب ہند ہونے کی حیثیت سے ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا

(جسکی تفصیل دیگر درباروں کے تذکرہ کے ساتھ کسی دوسری جگہ درج ہوگی) اس دربار میں ہندوستان کے تمام راجوں مہاراجوں - نوابوں و رئیسوں کے علاوہ شاہی خاندان میں سے ڈیوک آف کناٹ بہادر معہ ڈچز آف کناٹ شریک ہوئے جسمیں قریباً ۴۰ ہزار فوج بھی تھی - چنانچہ اس دربار میں لارڈ کرزن بہادر نے ایک معرکتہ الآرا اسپیچ فرمائی - جسمیں حضور ملک معظم کیطرف سے مندرجہ ذیل مراعات ہندوستانیوں کو دی گئیں :-

۱ بعض والیان ریاست کے ذمہ امدادی کاموں کے متعلق جو نولاکھ روپیہ کا قرضہ تھا - وہ معاف کیا گیا +

۲ - محصول نمک ۱۰ من کی بجائے صرف ۸ من رکھا گیا +

۳ - انکم ٹیکس پانسو روپے سالانہ آمدنی والوں پر معاف کرکے ہزار یا اس سے زیادہ کی آمدنی والوں پر جاری رکھا گیا +

۴ سپاہیان فوج کی تنخواہ میں ایک روپیہ ماہوار کی ترقی ہوئی +

۵ شہنشاہ کے باڈیگارڈ کے لئے ہندوستانی فوج کے افسروں کا سالانہ بھیجنا قرار پایا

اِس دربار میں نہایت اعلٰے پیمانہ پر ایک صنعتی نمایش بھی کھولی گئی تھی +

حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے عہد کے عام واقعات } **تعلیمی ترقی** - آپکے زمانہ میں آپکے نائب لارڈ کرزن نے ہندوستان میں معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے سکولوں کالجوں میں اعلٰے سٹاف رکھنے پر زور دیا - جسکی وجہ سے اخراجات میں زیادتی عمل میں آئی +

صنعتی تعلیم - صنعتی تعلیم کی طرف ملک کو متوجہ کرنے کے لئے مختلف قسم کے کالج وسکول کھولے گئے - جنکی گورنمنٹ کی طرف سے امداد ہوئی +

قدیم عمارتوں کا تحفظ - پرانے زمانہ کی عمارتوں کے تحفظ کیلئے ایک خاص محکمہ قایم کیا گیا - جو انکی حالت کی نہ صرف نگرانی کرتا ہے - بلکہ اسے بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے +

ڈائرکٹروں کا تقرر ۔ محکمہ ریلوے اور تعلیم کی نگرانی کے لئے علیحدہ علیحدہ ڈائرکٹروں کا تقرر ہوا +

سرحدی صوبہ ۔ پنجاب سے سرحد کے اضلاع نکالکر ایک نیا صوبہ بنام "سرحدی صوبہ" قایم کیا گیا اور اُس کا چیف کمشنر علیحدہ مقرر ہوا +

پرنس آف ویلز کو ہندوستان بھیجنا ۔ اواخر ۱۹۰۶ء میں آپنے اپنے لخت جگر حضور پرنس آف ویلز بہادر کو معہ انکی بیگم صاحبہ کے سیاحت ہند کے لئے روانہ فرمایا تاکہ وہ بھی اپنے والد کی طرح ہندوستان کے والیان ملک رؤسا و امراء سے براہ راست تعلق پیدا فرمائیں +

تقسیم بنگال ۔ لارڈ کرزن نے اپنی جدت پسند طبیعت کے باعث ڈھاکہ و آسام کے علاقوں کو ملاکر مشرقی بنگال کے نام سے ایک علیحدہ لفٹنٹ گورنری قایم کردی جس سے بنگال میں بے چینی پیدا ہوگئی ۔ اور بعض لوگ انارکسٹوں کی طرح بم بازی کرنے لگے ۔ چنانچہ ہندوؤں کی مشہور کانگرس میں بھی دو فرقے ہوگئے ۔ ایک معتدل (ماڈریٹ) دوسرا انتہا پسند (اکسٹرمیسٹ)

شہنشاہ کا پُرامن زمانہ ۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا زمانہ پُرامن ہونے کے علاوہ ملکی سود و بہبود کے لئے بھی بہت اچھا تھا ۔ کیونکہ آپ کے عہد میں ہی شاہان یورپ نے آئے دن کی خونریز جنگوں کی موقوفی اور عالمگیر امن کے سوال پر توجہ کی ۔ اسی لئے ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو "پیس میکر" (امن قایم کرنے والا بادشاہ) کہتے تھے +

رعایا کی حقوق دہی ۔ آپ اپنی رعایا کو جائز حقوق دینے میں ہمیشہ فیاض طبیعت ثابت ہوئے ۔ آپکی تخت نشینی کے وقت انگلستان و ٹرنسوال کے بوئروں میں جنگ جاری تھی ۔ مگر جب انگریزی فوج نے ٹرنسوال کو فتح کرلیا اور بوئروں کے جنرل حضور ممدوح کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپنے انکی درخواست پر نہایت فیاضی سے بداگانہ پارلیمنٹ اور حکومت خود اختیاری منظور فرمائی +

حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا پیام شاہی :- حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کے اعلان یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو چونکہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء کو پورے پنجاہ سال ہو چکے تھے اسلئے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے اُس اعلان کی تجدید میں یکم نومبر ۱۹۰۸ء کو ایک شاہی اعلان صادر فرمایا - یکم نومبر کو چونکہ اتوار تھی - اسلئے ۲ نومبر ۱۹۰۸ء کو حضور وائسرائے لارڈ منٹو بہادر نے جو ان دنوں بتقریب دورہ جودھپور تشریف فرما تھے - (جودھپور سے) یہ اعلان شاہی شایع فرمایا - جسمیں پہلے وعدوں کو دہرانے کے علاوہ اصلاحی سکیم کا بھی حوالہ ہے - جو بعد میں شایع کیگئی +

اعلان مذکور حسب ذیل ہے :-

۱- آج سے پچاس سال پیشتر ما بدولت کی مادر مشفقہ اور محترمہ پیشرو ملکہ وکٹوریہ نے جو اُسوقت تخت سلطنت پر متمکن تھیں - مختلف اہم وجوہ کی بنا پر اور پارلیمنٹ کے مشورہ اور رضامندی سے اِس ملک کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی تھی جو اُسوقت تک ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر انتظام تھا - وہ عظیم الشان کام جو اُس وقت نہایت استحکام سے عمل میں لایا گیا تھا - اسکی یادگار میں ما بدولت مناسب سمجھتے ہیں - کہ اِس اہم سالگرہ کے موقعہ پر والیان ریاست و رعایائے ہند کو مخاطب کریں - آپکی طویل تاریخ میں پچاس سال کی مدت نہایت قلیل ہے - پھر بھی یہ نصف صدی جو آج ختم ہوتی ہے - آپکے تاریخی سیلابوں کے درمیان نہایت نمایاں اور ممتاز نشان کا کام دیگی - ملک کے براہ راست تخت کے ماتحت ہونیکے اعلان نے حکومت ہند کے اتحاد پر گویا مہر کردی تھی اور اس سے ایک نئے عہد کا آغاز ہوا تھا - سفر چونکہ نہایت دشوار تھا اسلئے ممکن ہے کہ بعض وقت رفتار سُست معلوم ہو - مگر برٹش ہدایات و اقتدار کی بہت سی نہایت مختلف الخیال جماعتوں اور تقریباً ۳۰ کروڑ نوع انسان کے اتحاد نے ثابت قدمی کے ساتھ مسلسل ترقی کی ہے - ہم اپنی گذشتہ صدی کی محنتوں کو صفائی نظر اور اطمینانِ قلب کے ساتھ دیکھتے ہیں +

۲۔ جس قسم کی مشکلات ہر زمانہ اور ہر مقام پر تمام انسانی حکومتوں کو پیش آتی رہتی ہیں۔ وُہ یوماً فیوماً اس مُلک پر بھی پڑی ہیں۔ لیکن تاج برطانیہ کے خدام نے ان مشکلات کا مقابلہ ایسی جفاکشی اور ہمت و صبر کے ساتھ اور ایسی دانشمندی و استقلال کے ساتھ کیا ہے۔ جسمیں کبھی نقص یا لغزش واقع نہیں ہوئی اگر کبھی غلطی واقع ہوئی تو مابدولت کی گورنمنٹ کے کارپردازوں نے اس کی اصلاح میں تکلیف اور ایثارِ نفس کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اگر کہیں نقائص ثابت ہوگئے تو اُنکے رفع کرنے کے لئے فوراً طاقتور ہاتھ بڑھے ہیں +

۳۔ سلطنت کا کوئی ہاتھ قحط اور وبا کی مصیبت کو ٹال نہیں سکتا۔ مگر تجربہ کار منتظموں نے تمام وہ تجاویز عمل میں لائیں جو قابلیت اور سرگرمی کے امکان میں ہیں اور قدرت کی یہ ہیبت ناک مصیبتیں ایسی جلد رفع ہوگئیں کہ آپکے ملک کی تاریخ میں اسکی نظیر نہیں ہے۔ آپ اپنی حدود کے اندر ہولناک جنگوں سے مامون و مصئون ہوگئے ہیں۔ قومی صلح کا سلسلہ کبھی نہیں ٹوٹا +

۴۔ ۱۸۵۸ء کے اعلانِ شاہی میں ملکہ وکٹوریہ نے آپ کو واثق یقین دلایا تھا کہ ہر مجسٹی کی یہ دلی آرزو ہے کہ ہندوستان کی حرفت زندہ ہو۔ رفاہ عام کے کاموں میں ترقی ہو۔ اور ملک پر حکومت تمام باشندگان کے فائدہ کی خاطر کیجائے۔ اس اعلان میں وہ تجاویز ہیں۔ جو آپ ہی کی آسایش و ترقی کی خاطر وضع کیگئی اور عمل میں لائی گئی ہیں۔ یہ وہ تجاویز ہیں جو اپنی وسعت اور افادت میں بیمثل ہیں۔ اور جو دُنیا کے روبرو شہادت پیش کرتی ہیں کہ کس فیاضی اور ہمدردی کے ساتھ ان وعدوں کا ایفاء کیا گیا ہے +

۵۔ ماتحت اور خودمختار والیان ریاست کے حقوق و رعایات کا لحاظ کیا گیا ہے۔ انہیں قایم رکھا گیا ہے اور انکی حفاظت کیگئی ہے اور ان کی وفاداری بھی برابر مستحکم رہی ہے۔ مابدولت کی رعایا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے

جس کو بوجہ اُسکے مذہب یا عقیدہ یا طریق عبادت کے تکلیف دیگئی ہو یا آزار پہنچایا گیا ہو۔ یا اسکے ساتھ رعایت برتی گئی ہو۔ کل رعایا نے قانون کی حفاظت سے نفع اُٹھایا ہے۔ خود قوانین اسطور پر وضع کئے گئے ہیں۔ کہ اُن میں آپکے مذہب و قومیت اور آپکی مراسم و روایات کا لحاظ ہے۔ جو آپکی تہذیب کے اندر جڑ پکڑے ہوئے ہیں۔ قوانین کو سادہ رکھا گیا ہے۔ اور اسکی مشینری کو اسطرح ترتیب دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان قدیم جماعتوں کی ضرورتوں کے مطابق ہو سکے جو آہستگی کیساتھ نئی دنیا میں داخل ہو رہی ہیں ۔

۶۔ مابدولت کی گورنمنٹ کیساتھ لاتعداد بنی نوع انسان کی قسمتیں زمانہ حال و زمانہ مستقبل کے لئے وابستہ ہیں۔ پس یہ اہم ترین فرض ہے کہ ان مفسدانہ سازشوں کا جنکے لئے کوئی معقول وجہ یا جنکا کوئی مناسب مقصد نہیں ہے، قوت بازو کے ساتھ استیصال کیا جائے۔ اینجانب واقف ہیں کہ یہ سازشیں ہماری ہندوستانی رعایا کے کثیر التعداد وفاشعار حصہ کے لئے سخت جاں گسل ہیں۔ پس اینجانب ان کو ہرگز اجازت نہ دینگے کہ وہ اینجانب کو اپنے امن و عافیت کی تعمیر کرنے سے باز رکھیں ۔

۷۔ چونکہ مابدولت و اقبال کو یہ منظور نہیں ہے کہ یہ قابل یادگار سالگرہ الطاف مراحم خسروانہ کے آثار کے بغیر رہے۔ اسلئے مابدولت نے حکم دیا ہے جیساکہ ۱۹۰۳ء کے دربار تاجپوشی کے قابل یادگار موقعہ پر حکم دیا گیا تھا کہ وہ لوگ جنکو مابدولت کی عدالتوں نے قانون کی خلاف ورزی پر سزا دی ہے۔ انکی سزائیں معاف یا مختلف حصوں میں کم کردیجائیں اور مابدولت کی یہ آرزو ہے کہ ایسے غلط کار لوگ اس شاہی ترحم کو یاد رکھیں اور اسکے بعد اپنی غلط کاریوں سے باز آئیں ۔

۸۔ اس قسم کی کوشش متواتر کی جارہی ہے کہ اعلےٰ سرکاری عہدوں کے حاصل کرنے کے لئے قومیت کا امتیاز دور کردیا جائے۔ مابدولت کو

یقین کامل ہے کہ جوں جوں تعلیم پھیلتی جائیگی - تجربہ پختہ ہوتا جائیگا - اور ہندوستان کے ذہین و قابل لوگوں کو ذمہ داری کے سبق ازبر ہوتے جائینگے اور اس جانب ترقی کی رفتار تیز ہوتی جائیگی ✣

۹- ابتدا ہی سے قایمقامی کا اصول مدنظر رکھا گیا تھا - اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ مابدولت کے وائسرائے و گورنر جنرل اور دوسرے مشیر اس اصول کو ترقی دیں - آپکے درمیان جو قابل لحاظ طبقے ہیں اور جو ان خیالات کے قایمقام ہیں جو برٹش حکومت نے قایم کئے ہیں اور جنکو برٹش حکومت نے ترقی دی ہے - ان کو شہریت کی مساوات اور قانون سازی و حکومت میں زیادہ حصہ دیا جائیگا - ان مطالبات کے پورا ہونے سے موجودہ حکومت اور اقتدار کو ضعف نہیں پہنچے گا - بلکہ اسکو تقویت ہوگی - جن لوگوں کے لئے حکومت ہے اگر حکام کا ان سے میل جول زیادہ ہو جائیگا تو حکومت کے کام میں اتنی ہی زیادہ آسانی اور درستی ہوگی - اسکی اطلاع آپ کو بہت جلد دی جائے گی اور مابدولت کو یقین ہے کہ اس سے آپکی ترقی کا ایک ممتاز حصہ شروع ہو جائے گا ✣

۱۰- ہندوستانیوں کی بہبودی ملکہ وکٹوریہ کو بہت عزیز تھی - اور مابدولت کو اپنی سیاحت ہند ۱۸۷۵ء کے زمانہ سے ہندوستان کے والیان ریاست اور رعایا کی بہبودی کی خواہش اس درجہ رہی ہے - جو دوری زمانہ سے ہرگز کم نہیں ہو سکتی - مابدولت کے فرزند دلبند پرنس آف ویلز معہ پرنسس آف ویلز آپکے درمیان سیاحت کرکے واپس آئے ہیں تو آپکے ملک کیساتھ ہمدردی و دلچسپی کو اپنے ساتھ لائے تھے یہ سچے جذبات ہندوستان کیساتھ عملی ہمدردی کے جو مابدولت کے شاہی خاندان اور نسل کے دل میں ہیں - وہ اس سلطنت کے باشندوں کے گہرے اور متحد ارادہ و مقصد کے نہایت صحیح طور پر قایمقام ہیں ✣

۱۱- خدائے قادر و توانا سے دعا ہے کہ وہ عقلوں اور ارتباط باہمی کو تقویت بخشے

جو ایک ایسے عظیم الشان کام کے لئے ضروری ہے جو تاریخی زمانہ کی کسی سلطنت یا رعایا کو پیش نہیں آیا تھا ✤

اہل ہند کو مراعات۔ ہندوستان میں جب آپ نے ہندوستانیوں کو اعلےٰ ملازمت میں حصّہ لینے اور انتظامی معاملات میں دخل دینے کے لئے جدوجہد کرتے دیکھا تو لارڈ منٹو (جیسے مشہور مدبّر) ان کونسل کے مشورہ کے مطابق پراونشل کونسلوں کے علاوہ امپیریل کونسل میں بھی ہندوستانیوں کے زیادہ لئے جانے کی سکیم کو منظور فرمایا۔ چنانچہ یہ سکیم نہایت طویل اور مبسوط تھی ✤

انڈیا کونسل میں ہندوستانی۔ آپ کے عہدِ معدلت مہد میں انڈیا کونسل میں بھی ہندوستانی ممبروں کا لیا جانا منظور ہوا۔ چنانچہ ابتک مسٹر کرشن گپتا اور نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی سی ایس آئی اس خدمت سے پنشن لیچکے ہیں اور مسٹر کرشن گپتا کی بجائے جو اوائل ۱۹۱۵ء میں ریٹائر ہوئے آنریبل کنور سردار دلجیت سنگھ اہلووالیہ سی ایس آئی جو مہاراجہ کپور تھلہ کے خاندان سے ہیں اور پنجاب کونسل کے علاوہ امپیریل کونسل کے بھی ممبر تھے۔ اور جنکے خاندانی حالات و تصویر کتاب ہذا کے حصّہ دوم میں پنجاب کے ضمن میں درج ہیں تشریف لے گئے ہیں۔ اور نواب عماد الملک بہادر کی بجائے جو بوجہ ناموافقت آب و ہوا جلدی واپس ہو گئے تھے مرزا عباس علی بیگ سابق دیوان جوناگڑھ متمکن ہیں ✤

اگزکٹو کونسل میں ہندوستانیوں کا تقرر۔ حضور وائسرائے کی اگزکٹو کونسل میں معہ وائسرائے اور کمانڈر انچیف کے سات ممبر ہوتے ہیں۔ جو پہلے ساتوں کے ساتوں یورپین ہوا کرتے تھے لیکن شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے عہد میں کونسل مذکور میں پہلے مسٹر ایس پی سنہا ممبر قانون مقرر ہوئے۔ جنکے ریٹائر ہونے پر آنریبل سر سید علی امام بالقابہ متمکن ہوئے۔ جنکی بجائے آئندہ یورپین ممبر کا تقرر منظور ہوا ہے اور تعلیمی ممبر مسٹر سنکرن نائر قرار پائے ہیں ✤

بڈھوں کی پنشنیں ۔ ولایت کے کارخانوں میں جو بڈھے کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ انکی پنشنوں کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور اس سبب آخری عمر نہایت تکلیف سے گذرتی تھی۔ مگر آپکے عہد میں ایک مفید قانون جاری ہوکر بڈھوں کو سرکاری خزانہ سے پنشنوں کے دئے جانے کا انتظام فرمایا گیا۔ جسکے مطابق ایسے بڈھوں کی پنشنوں پر خزانۂ انگلستان کو ایک کروڑ پونڈ سالانہ صرف کرنا پڑتا ہے ✤

انتقال پُرملال ۔ آخر الامر نیکنام شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک خفیف سی علالت کے بعد صرف سوا نو سال حکومت کرکے ۶۷ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ جسپر بوجہ آپ کی امن پسندی۔ ہر دلعزیزی و نیک مزاجی کے برٹش سلطنت میں ایک عام غم والم چھا گیا۔ اور چونکہ ہندوستان فطرتاً بادشاہ پرست واقع ہوا ہے۔ اسلئے یہاں پر بہت کچھ رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ چنانچہ ہندوستان میں بیشمار جلسہ ہائے تعزیت ہونیکے علاوہ جابجا شہنشاہ کی یادگاریں قایم کی گئیں۔ چنانچہ خاص لاہور میں پندرہ لاکھ روپے کے صرف سے آپکی یادگار میں میو ہوسپٹل کی توسیع منظور کی گئی۔ جسمیں پبلک اور روالیان ملک کی طرف سے بھی کافی چندہ وصول ہوا۔ اور ایک آل انڈیا میموریل دہلی میں قرار پایا۔ جسکا سنگ بنیاد ۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو موجودہ ملک معظم جارج پنجم نے دہلی میں اپنے دست مبارک سے رکھا ✤

باب دوم

حضور ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم خلد اللہ ملکہ کی سوانح عمری

فصل اول

پیدایش سے جہازی تجربہ و فراغت تعلیم تک

خاندان۔ ہمارے موجودہ شہنشاہ جارج پنجم بہادر بالقابہ مشہور فرمانروائے انگلستان و ہندوستان حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ و پرنس البرٹ کنسرٹ (شوہر تاج) آنجہانی کے پوتے اور حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم آنجہانی و ملکہ الگزنڈرہ کے دوسرے فرزند سعادتمند ہیں ✤

ولادت شہنشاہ جارج کی ولادت باسعادت ۲ و ۳ جون ۱۸۶۵ء کی درمیانی شب کو ایک بجکر ۸ منٹ پر مارلبرو ہوس کے قلعہ بالمورل میں واقع ہوئی ✤

زچہ خانہ میں تین مشہور ڈاکٹر یعنے (۱) آرتھر فارر (۲) ای ایچ لیوکنگ (۳) جی ٹی گریم کے علاوہ خود شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی لارڈ چیمبرلین اور شاہی بیگمات موجود تھیں۔ تھوڑی دیر بعد سکرٹری آف سٹیٹ بھی پہنچ گئے ✤

آپکی ولادت پر تولیدنامہ کی تصدیق کے بعد توپوں کی سلامی ہوئی

گرجوں کے گھنٹے بجے ۔ اور تمام ملکوں میں بذریعہ تاریہ خوشخبری روانہ کردیگئی۔

ایام طفولیت میں ایک حادثہ سے بال بال بچنا آپ اپنی ولادت کے ایک مہینہ بعد ایک سخت خطرہ سے بال بال بچے۔ یعنی ایک شب کو جس کمرہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ سوئے ہوئے تھے ۔ دفعتاً اُس کی چھت کو آگ لگ گئی ۔ مگر خیر گذری کہ اُسکے بڑھنے سے پہلے ہی آپ کے والد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو خبر ہوگئی جنھوں نے نہایت مستعدی سے آپکو اور ملکہ الگزنڈرہ کو دوسرے کمرے میں بھجوادیا ۔ اور آگ فرو کرا کے فوراً چھت اُدھڑوا دی ۔ ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اصطباغ و نام رکھنے کی رسم ۔ خاندان شاہی کے اِس نومولود ممبر کے اصطباغ (بپتسمہ) و نام رکھنے کی رسم کی تقریب ، جولائی ۱۸۶۵ء کو ونڈسر کیسل کے سینٹ جیمز گرجا میں منعقد ہونی قرار پائی تھی ۔ جس کیلئے خاص خاص احباب و اقارب کے علاوہ یورپ بھر کے شہزادوں و شہزادیوں کو مدعو کیا گیا تھا چنانچہ بہت سے خود شریک ہوئے ۔ اور جو صاحب کسی مجبوری کی وجہ سے شریک نہوسکتے تھے ۔ انہوں نے اپنے ریپریزنٹیٹو (قایمقام) بھیجدیئے گرجا کو روانگی ۔ پروگرام کے مطابق جب وقت مقررہ آپہنچا تو نومولود کی انّا کونٹس میک کلس فیلڈ معہ ایک مختصر سی معزز پارٹی کے شہزادگو دی میں لئے ہوئے گرجا کی طرف روانہ ہوئیں ۔ جلوس کی تخصیص مندرجہ ذیل طریقہ پر کیگئی:-

ملکہ ڈنمارک کی قایمقام	کوئین وکٹوریہ	شاہ ہینوور کا قایمقام	پرنس ایڈورڈ آف سیکس ویمر
ولیعہد ڈنمارک کا قایمقام	وائیکونٹ سڈنی	پرنسس الیس کی قایمقام	پرنسس لوئی
ڈچز آف کیمبرج کی قایمقام	شہزادی ہیلینا	ڈیوک آف سیکس کوبرگ کا قایمقام	ارل گرنیول

انکے علاوہ ڈیوک آف کیمبرج اور پرنس آف لین انگن بھی رونق افروز تھے۔

اصطباغ ۔ جب یہ خوش نصیب پارٹی گرجا میں داخل ہوئی تو حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ (نومولود پرنس کی دادی) صاحبہ نے پرنس کو نرس کے ہاتھ سے لیکر آرچ بشپ

آف کنٹربری کے سامنے رسم اصطباغ کے لئے پیش کیا۔ چنانچہ ڈیوک آف کیمبرج گاڈ فادر (دھرمی باپ) اور ڈچز آف کیمبرج گاڈ مادر (دھرمی ماں) بنیں

نام۔ آپ کا نام پرنس جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ رکھا گیا چنانچہ دوسرے دن

فوٹو گراف مسرز سی ہلس اینڈ سانڈرس فوٹو گرافان نے پرنس جارج کا فوٹو لیا جو فوراً ہی لنڈن کے تمام با تصویر اخباروں میں شائع ہو گیا۔

ایام شیرخوارگی۔ ان دنوں بالعموم آپ اپنے والدین کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور شہزادوں کی طرح پرورش ہوتی تھی۔ لیکن ایک دن ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے آپکو اپنے محل خاص آسبورن کاٹیج میں بلوایا۔ پھر چند روز کے بعد سکاٹلینڈ کے مشہور قلعے ابرجل وائی میں پہنچکر ستمبر بھر وہاں قیام فرمایا۔ اور وہاں سے سینڈرنگھم ہوس میں آکر پہلا کرسمس ختم کیا۔ اسی طرح چار برس تک آپ والدین کے ساتھ ادھر اُدھر پھرتے پھراتے رہے۔ جس کے بعد

ابتدائی تعلیم۔ آپ کی والدہ ماجدہ ملکہ الگزنڈرہ نے آپ کو اور آپکے بڑے بھائی پرنس البرٹ وکٹر کو خود الف بیتک (حروف تہجی) کی شناخت شروع کرائی

تعلیم کے لئے باضابطہ حوالگی اور عام تعلیم کی ہدایت } اگرچہ آپکی والدہ ماجدہ نے آپ کو حروف کی شناخت شروع کرائی تھی۔ مگر باضابطہ طور پر آپکو تعلیم کے لئے پادری ڈبلیو بک آنسلو کے سپرد کر کے انہیں تاکید کر دی گئی کہ انکی تعلیم شہزادوں کے طریق پر نہو۔ بلکہ عوام کے طریق پر۔ چنانچہ پادری صاحب آپکو معمولی تعلیم کے علاوہ اخلاقی سبق دیتے اور عجیب و غریب حکایات بھی سنایا کرتے تھے ✦

آداب و اخلاق کی تعلیم نشست برخواست۔ سلیقہ۔ حفظ مراتب آداب میل جول۔ ربط ضبط کی تعلیم والدین نے اپنے ذمہ لی۔ کیونکہ والدین کا خیال تھا کہ تربیت اتالیقوں کے ذریعہ اچھی میسر نہیں ہوتی ✦

حکایت خواں۔ پادری صاحب کے علاوہ مشہور ناولسٹ چارلس کنگسلی شہزادوں

کو سمندروں کے حیرت انگیز عجائبات کی حکایات سنانے پر مقرر ہوئے جس سے
روبن کروس یا سندباد بننے کا شوق شہزادوں کو روبن کروس یا سندباد
کی مثال کو بطور نمونہ اختیار کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ جب دونوں بھائی
آپسمیں ان کہانیوں پر رائے زنی کرتے تو "سندباد" یا روبن کروس سے بڑھ کر اپنے
کارنامے دکھلانے کا شوق ظاہر فرماتے۔ جس کی پوری تصدیق پرنس جارج کی
دھرم ماتا ڈچز آف کیمبرج کے روزنامچے سے خاص طور پر ہوتی ہے +

شہزادوں کی نسبت مختلف مدبروں کی رائیں ہر دو شہزادے البرٹ و جارج ایک ساتھ رہتے
تھے۔ مگر مدبران زمانہ نے دونوں کو دیکھکر مختلف
رائیں قایم کی تھیں۔ چنانچہ بشپ مسٹر فورس لکھتے ہیں:-
"بڑا کسی قدر اپنے باپ کی طرح مغموم رہتا ہے اور چھوٹا خوش مزاج
تیز اور زندہ دل ہے"
ایک اور صاحب لکھتے ہیں:-
"پرنس البرٹ کا وقار زیادہ تھا مخلوق انکو خاص نظر سے دیکھتی تھی لیکن دونوں
کی خانگی تعلیم ایک تھی۔ گو دونوں کی عمر میں قدرے تفاوت تھا مگر چھوٹے
جسمانی اعتبار سے زیادہ قوی۔ تندرست اور تنومند ہونیکی وجہ سے بڑے بھائی
سے یکساں حالت میں معلوم ہوتے تھے۔ بلکہ وہ اپنی حاضر جوابی۔ باریک بینی
اور منچلے پن کے سبب تمام اُن مشاغل میں جنکے متعلق زیادہ سرگرمی اور آمادگی
درکار تھی۔ زیادہ نمودار و ممتاز رہا کرتے تھے"
ایک تیسرے صاحب فرماتے ہیں:-
"دونوں بھائیوں کو اس بات کا موقعہ دیا جاتا تھا کہ جہانتک ممکن ہو فطرتی
حیثیت سے خوشی و خورمی کیساتھ زندگی بسر کریں۔ چنانچہ جسطرح انکے والد
(ایڈورڈ البرٹ) سینڈرنگھم میں اپنی ولیعہدی کے زمانہ میں رہا کرتے تھے۔
اسیطرح ان پرنسوں کو ابتدائی زندگی بسر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اسلئے دونوں

پرنسوں میں استقلال - گرمجوشی - فراخدلی - راستبازی کوٹ کوٹ کر بھری تھی - چنانچہ کسی قصور کے اعتراف یا اصول کی پابندی میں وہ کبھی مستقل مزاجی و دیانتداری کو ہاتھ سے نہ دیتے تھے"۔

ایک اور مورخ نے بچپن کے حالات میں لکھا ہے :-

"پرنس جارج کی شوخی اور تیزی عام طور پر مشہور ہے - ایک مرتبہ اپنی جدۂ ماجدہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے سامنے جبکہ وہ ناشتہ کیلئے میز پر رونق افروز تھیں - آپنے ایک شوخی کی - چونکہ اُن کو بچوں کی بیوقت شوخی نہ بھاتی تھی - اسلئے ہمیشہ ادب و سلامت روی کی خاص تاکید فرمایا کرتی تھیں - چنانچہ پرنس جارج کو اس موقعہ پر پہلے تو دو ایک دفعہ منع فرمایا - لیکن جب دیکھا کہ ممانعت کا کوئی اثر نہیں ہوا - اور جب پھر شوخی دیکھی تو حکم دیا کہ میز کے نیچے چلے جاؤ - اور جبتک اچھے بچوں کی طرح اپنے تئیں نہ دکھلا دو میز کے نیچے سے مت نکلو - چنانچہ پرنس جارج نے فوراً تعمیل کی اور میز کے نیچے چلے گئے - مگر میز کے نیچے جاکر کپڑے اُتارنے شروع کر دئے - اور بالکل ننگے ہو چکے تھے کہ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ باہر نکل آؤ - چنانچہ یہ فوراً اسی حالت میں باہر آئے تو ملکہ معظمہ دیکھکر مسکرائیں - اور کپڑے پہننے کا حکم دیا - جب آپ کپڑے پہن چکے تو پیار کرکے ساتھ کی کرسی پر بٹھلا کر فرمایا کہ جو پہلے خود دوسروں کا حکم ماننا سیکھتے ہیں - وہی حکم کرنا بھی سیکھتے ہیں"۔

ڈچز آف کیمبرج کے روزنامچہ میں شہزادوں کی زندگی کے ابتدائی حالات خوب وضاحت سے ملتے ہیں - چنانچہ وہ لکھتی ہیں :-

"ملکہ وکٹوریہ چونکہ اپنے بچوں کو ہمیشہ علیحدہ رکھتی تھیں - اسلئے بچوں کو اہلِ دربار سے بہت کم موقعہ اختلاط ملتا تھا - ان دونوں بھائیوں کی تعلیم میں پیار و محبت سے کام لیا جاتا تھا"۔

اہلِ دربار سے تعارف - انہیں انکی والدہ ماجدہ قریباً ہر موقعہ پر اپنے ساتھ

رکھتی تھیں۔ جس سے انکو اہلِ دربار سے باآسانی تعارف کا موقعہ ملجاتا تھا +

والدین کی محبّت۔ بچّوں کو اپنے والدین سے قدرتی محبت ہوتی ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک موقعہ پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ تشریف رکھتی تھیں اور ڈچز آف کیمبرج بھی بیٹھی تھیں اور ایک تیسری لیڈی بھی موجود تھیں۔ اتنے میں پرنس جارج تشریف لائے تو اُس تیسری لیڈی نے آپکو بلا کر کہا کہ بیٹا یہ تو بتلاؤ کہ مَردوں کے ناموں میں سے تم کو کونسا نام بھلا معلوم ہوتا ہے تو پرنس جارج بے تکلف بولے "ایڈورڈ"۔ اسیطرح جب عورتوں میں سے بھلا نام دریافت کیا تو آپنے فرمایا "الگزنڈرہ" +

بحری مذاق۔ اور جب کتابوں میں سے عمدہ کتاب کا نام دریافت کیا تو جواباً فرمایا کہ "میری اٹ"۔ جسمیں سمندروں کے عجائبات ہیں۔ چنانچہ قیافہ شناسوں نے اُسی دن نتیجہ نکالا کہ پرنس جارج بحری قابلیت میں خوب نام پیدا کرینگے اور قولاً و عملاً پورے امیر البحر ہونگے +

کھیتی۔ باڑی و مویشیوں کی پرداخت کی تعلیم۔ قبل اسکے کہ پرنسوں کو کسیطرح بحری فوج یا بحری کالج میں داخل کیا جاتا۔ اس اصول پر کہ امیر و غریب سب کو اپنا کام آپ کرنیکی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ان کو کھیتی باڑی۔ باغ میں پانی دینے اور مویشیوں کی شناخت و پرداخت کی خاصی تعلیم دی گئی +

سیر و شکار و تفریح۔ سینڈرنگھم تو آپکے والدین کا گھر ہی تھا۔ مگر دونوں پرنس آئے سال ننہال بھی (کوپن ہیگن دار الخلافہ ڈنمارک) جایا کرتے تھے جہاں شکار و تفریح کا شغل رہتا۔ گرما کی تعطیلیں اپنے خلیرے بھائیوں، قیصر جرمن اور زار روس کیساتھ بسر کرتے تھے۔ پھر لنڈن کے مالبرد ہوس میں آجا اور برسات کا موسم حضور ملکہ معظمہ کے ساتھ ہالینڈ کے مشہور قلعہ ابرچل ڈ ائی میں گذارتے تھے +

پادری جان نیل ڈلٹن کی اتالیقی ۔ کچھ عرصہ بعد پادری جان نیل ڈلٹن آپکے اتالیق مقرر ہوئے ۔ جنھوں نے پرنس کی تعلیم ایسی خوش اسلوبی سے انجام دی کہ آپکے والد بہت خوش ہوئے ۔

خاص تعلیم ۔ بعد میں جب آپکی خاص تعلیم کا وقت آیا تو عوام کا خیال تھا کہ یہ دوسرے پرنسوں کی طرح ایٹن کالج میں داخل ہونگے ۔ مگر عوام کی توقع کے خلاف اُن کے والد بزرگوار نے حضور ملکہ معظمہ کے مشورہ سے **بحری جنگی تجربہ** جان نیل ڈلٹن (کیپٹن آف ونڈسر) کی نگرانی میں دونوں پرنسوں کو ۵ جون ۱۸۷۷ء کو بحری جنگی تجربہ حاصل کرنیکی غرض سے برطانیہ نامی جہاز پر بھرتی کرا دیا سٹیمر مذکور قریباً سو سال سے ایک قسم کے بحری سکول کا کام دیتا تھا جسمیں کوئی دو تین سو لڑکے تعلیم پاتے تھے ۔

پرنسوں کی عام حالت میں تعلیم ۔ دونوں پرنس عام لڑکوں کی طرح جہاز پر پہنچائے گئے ۔ اور یہ سخت ہدایت کردیگئی کہ ایک تو انکے پرنس ہونے کا اعلان نہو ۔ دوسرے ان کے ساتھ عوام کا سا برتاؤ کیا جائے ۔ اور یہ عام طالب علموں کے ساتھ کھائیں پئیں کھیلیں اور کودیں ۔ صرف سونے کا کمرہ انہیں علیحدہ دیا جائے ۔

جہاز کی مصروفیت ۔ جہاز پر آپ ہر روز صبح ۶ بجے بیدار ہوتے اور ۶½ بجے تک غسل وغیرہ سے فرغت فرمانے کے بعد حاضری دیتے اور ۷½ تک نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر دوسرے طلباء کے ساتھ حاضری کھاتے ۔ پھر تین گھنٹے تک ریاضی کی تعلیم حاصل کرتے اور اسکے بعد جرمن و فرنچ زبانیں سیکھتے ۔ بعد ازاں دن بھر جہاز پر پیتل ۔ لوہا ۔ رسی ۔ لکڑی ۔ توپوں ہتھیاروں ۔ انجن و تارپیڈو بنانے ۔ توپ چلانے ۔ اسی اسی ۔ نوے نوے فٹ کے رسوں پر چڑھنے اور جہاز سازی کے کاموں میں مشغول رہتے تھے ۔

بحری خدمات کا ایک مختصر سا نقشہ آپ کی بحری خدمات کے متعلق مندرجہ

ذیل نقشے سے کسی قدر تفصیل معلوم ہوتی ہے :-

عمر	تاریخ	عہدہ	جہاز	کیفیت
بارہ برس	۵ جون سنہ ۱۸۷۷ء	بھرتی ہوئے	برطانیہ	ابتدائی کام ورکشتی بانی سیکھی
۱۴ ″	۸ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء	مڈشپ مین	″	
۱۹ ″	۳ جون سنہ ۱۸۸۴ء	سب لفٹنٹ	کنیڈا	
۲۰ ″	۸ اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ء	لفٹنٹ	کنیڈا او تنڈر	
۲۱ ″	سنہ ۱۸۸۶ء	″	ڈریڈ ناٹ	الگزنڈرہ - تارپیڈو بوٹ ۷۹
۲۵ ″	مئی سنہ ۱۸۹۰ء	نائب کمانڈر	تھرش	
۲۶ ″	۲۴ اگست سنہ ۱۸۹۱ء	کمانڈر	″	
۲۶ ″	سنہ ۱۸۹۲ء	″	میلیم پس	
۲۷ ″	۲ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء	کپتان	″	
۳۲ ″	سنہ ۱۸۹۸ء	″	کریسنٹ	
۳۵ ″	یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء	ریرایڈمیرل	″	
۳۸ ″	۲۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء	نائب امیرالبحر	″	
۴۱ ″	۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء	امیرالبحر	″	
۴۴ ″	۷ مئی سنہ ۱۹۱۰ء	امیرالبحر	جنگی بیڑے کے	

جہاز بیکانٹی پر دُنیا کی سیاحت - جب پرنس جہاز برطانیہ سے فارغ ہوئے تو سنہ ۷۹ تا ۱۸۸۲ء بیکانٹی نامی سٹیمر پر دُنیا کی سیر - جاپان و مصر کی سیر میں آپکے ساتھ ریورنڈ ڈلٹن بھی بطور نگران تعلیم ہمراہ تھے - اور جہازی تعلیم کی نگرانی افسران جہاز کے سپرد تھی - لفٹنٹ آنریبل کرزن نے آپکو جہاز رانی کا کام نہایت خوش اسلوبی سے سکھایا - اور آپنے دوسرے لڑکوں کے ساتھ ملکر مرمت جہاز کا کام بھی بخوبی سیکھ لیا ؛

بیکانٹی کے حالات :- بیکانٹی کے حالات ہم کسیقدر تفصیل سے درج کرتے ہیں :

کیونکہ اس جہاز پر پرنسوں نے خاصی تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ اس سٹیمر کی تعیناتی تو ۹ راگست ۱۸۷۹ء کو ہوگئی تھی۔ مگر جہاز مذکور ۵ ستمبر ۱۸۷۹ء سے قبل روانہ نہو سکا۔ پورٹ لینڈ سے جبرالٹر تک ہنسی خوشی سفر طے ہوا۔ پورٹ ماہون میں بعض آدمیوں نے مٹھائی زیادہ کھالی۔ جب انکی طبیعت بہت خراب ہوئی تو مٹھائی کو سمندر میں پھینک دیا گیا۔ برج ٹون میں بڑا دن ذوق وشوق سے گذرا۔ اس کے چھ دن بعد جب ۱۸۸۰ء ہوا تو شروع میں ہی مسٹر سم مدرس کے جہاز پر انتقال کا افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ چنانچہ پرنسوں نے تجہیز و تکفین میں پورا حصہ لیا +

برج ٹون میں ایک بوڑھیا کی قبولیت نذر

برج ٹون میں جب پرنس سیر کو نکلے تو وہاں حبشی بکثرت آباد تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ حضور ملکہ معظمہ کے پوتے تشریف لا رہے ہیں تو وہ دلی محبت سے آپ کو دیکھنے آئے۔ اور ان لوگوں نے پرنسوں پر اپنے اپنے زیور نچھاور کئے۔ ایک بڈھی عورت نے آگے بڑھکر پرنس جارج کو جارج سوم کے زمانہ کی ایک اشرفی نذر کی۔ جسے آپنے قبول فرماکر بطور لاکٹ گھڑی کی زنجیر میں آویزاں فرمایا +

جزیرہ باربیڈوز میں حبشیوں نے عجیب تماشہ کیا۔ کہ بہت سے سبزی فروش اور دھوبنیں سٹیمر پر آکر اہل جہاز سے خوش فعلیاں کرنے لگیں۔ جو افسر منع کرتے انہیں برا بھلا کہنے کے علاوہ دل لگی کرنے لگتیں +

ٹرینیڈاڈ میں پرنسوں نے تارکول کا حوض دیکھا۔ اور کچھ عجیب وغریب پھول وطن بھیجنے کے لئے منتخب کئے۔ ایک قلی عورت نے اپنا کڑا اُتار کر نذر کیا۔ ایک اور بڈھی عورت نے اپنا شام والا عصا پیش کرکے کہا کہ یہ میرا پچاس سالہ رفیق بڑھاپے کا سہارا ہے۔ قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں چیزیں آپنے قبول فرمائیں۔ جو ابتک شاہی محل میں موجود ہیں +

۷ مارچ ۱۸۸۱ء کو جہاز سینٹ ٹامس پہنچا۔ جہاں پرنس کے ماموں ڈگ

نامی سٹیمر پر تشریف فرما تھے۔ وہ ان دونوں بھائیوں کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے اور دن بھر ساتھ رکھا +

جیمکا میں پرنسوں نے گورنمنٹ ہوس کی سیر فرمائی۔ اور گورنر کے ہاں بڑی شاندار دعوت ہوئی +

انتخاب پارلیمنٹ کے متعلق ایک عجیب لطیفہ۔ ۱۳ اپریل کو جب جہاز برمیوڈس سے روانہ ہوا تو ان دنوں لنڈن میں انتخاب پارلیمنٹ ہو رہا تھا۔ یہاں والے سننا چاہتے تھے کہ کون وزیر اعظم ہوا؟ اسلئے ایک آگبوٹ پر "وزیر اعظم کون ہوئے" کا سوالی فقرہ لکھوا دیا گیا۔ تاکہ لنڈن سے آنیوالے جہاز اسے دیکھتے ہی جواب دیں۔ ایک سٹیمر جو اُسطرف سے آ رہا تھا۔ اُسکے کپتان نے سمجھا۔ شاید ہمارے ہی جہاز کا نام پوچھتے ہیں۔ چنانچہ اُسنے اپنے جہاز کا نام "گلیڈسٹون" بتا دیا۔ اُدھر حسن اتفاق سے مسٹر گلیڈسٹون ہی وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ بعد میں جب نووارد سٹیمر کے مسافروں سے اُنکی گفتگو ہوئی تو دونوں اِس جواب سے نہایت محظوظ ہوئے +

مئی ۱۸۸۰ء میں "بیکانٹی"۔ لنڈن واپس ہوا۔ جہاں پرنسوں کے والدین نے انکا محبت آمیز استقبال کیا +

ابھی لنڈن میں کوئی دو ماہ ہی قیام ہوا ہوگا کہ جہازی قواعد کی خبر آئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیکانٹی بھی اسمیں شامل ہوگا۔ چنانچہ پھر یکم جولائی ۱۸۸۰ء جہازی قواعد کی شرکت } کو اس قواعد کا تماشا دیکھنے کے لئے جہاز بیکانٹی پر ہی دوبارہ سوار ہوکر روانہ ہوئے۔ اُدھر آپکے چچا ڈیوک آف ایڈنبرا بھی اپنے سٹیمر ہرکولیس پر رونق افروز تھے۔ بھتیجوں کی آمد کی خبر سُنکر جہاز پر پرنسوں سے ملکر بہت خوش ہوئے۔ پھر جب ۳۱ جولائی کو بمقام ڈیگو پہنچے۔ تو ڈیوک نے بھتیجوں کے ساتھ چھوٹی کشتی میں سمندر کے کناروں پر سیر کا لطف اُٹھایا +

۱۴ اگست کو جب جہازی قواعد ختم ہوئی تو پرنس سیدھے لنڈن آئے اور آتے ہی حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں شرف نیاز حاصل کیا +

اسکے بعد کئی مرتبہ لنڈن و آسبورن میں آمد و شد جاری رہی۔ قیام وطن سے ابھی سیری نہ ہوئی تھی کہ پھر سفر پر طیار ہوگئے۔ چنانچہ یکم ستمبر کو جہاز بیکانٹی پھر تیار ہونا شروع ہوا۔ اور پرنس ۱۰ ستمبر کو بکمال بشاشت جہاز پر سوار ہوئے۔ یہ سفر بڑا طویل تھا۔ کیونکہ جنوبی امریکہ۔ جنوبی افریقہ۔ آسٹریلیا۔ چین و جاپان کی سیر کا عزم تھا۔ بحری فوجی قواعد دیکھنے کے بعد مانٹ و یڈیو (جنوبی امریکہ) پہنچے۔ جب کوئی جہاز اس مقام پر پہنچتا ہے تو اہل جہاز اپنی تفریح کے لئے ایک نقل کیا کرتے ہیں۔ جو پورے طور پر دل بہلانے کا سامان ہوتی ہے۔ جسکا ماحصل دلچسپی ناظرین کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

(جنوبی امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا و جاپان کی سیر)

ایک عجیب نقل۔ شاہ بحور (نب چیون) ایک ہاتھ اپنی ملکہ (ایمفی ٹرائٹ) کی بغل اور دوسرے میں عصائے عجیب ٹھاٹھ سے آتا ہے۔ ملکہ کی ٹوپی بعض اوقات جہاز پر پورا سامان موجود نہ ہونے کے باعث سَن کی ٹوکری ہوتی ہے جسمیں رسی کے پھول بنائے جاتے ہیں۔ شاہ بحور کپتان کو حکم دیتا ہے کہ ہمارے سامنے ان سب لوگوں کو پیش کیا جائے جنھوں نے ابتک خط استوا کا سفر طے نہیں کیا۔ کپتان ایسے لوگوں کی ایک فہرست پیش کرتا ہے۔ جسپر وزیر حکم دیتا ہے کہ جسقدر نام اس فہرست میں موجود ہیں۔ سب کو بادشاہ کے سامنے حاضر کرو۔ تاکہ بادشاہ سلامت کو نذر پیش کریں۔ جب وہ لوگ دربار میں آتے ہیں تو بادشاہ فرماتا ہے کہ سب کی داڑھی مونچھ صاف کر دیجائے۔ جسپر اُن کے کپڑے اُتارے جاتے ہیں۔ اور بدبودار صابن و تیل لگا کر کند اُسترے سے حجام مونڈنا شروع کرتے ہیں۔ اتنے میں ایک سفید چادر بچھائی جاتی ہے۔ جسکو وہ لوگ حوض تصور کرتے ہیں۔ اسکے کنارے پر ایک میز رکھا جاتا ہے

جسپر آدمی کھڑے کئے جاتے ہیں اور ان کو نیچے نہ دیکھنے کی سخت تاکید کیجاتی ہے۔ پھر حجام ان کو آگے سے دھکیلتے ہیں اور وہ دھڑام سے حوض میں جا رہتے ہیں اسکے بعد کپتان جہاز کی طرف سے ملکہ اور بادشاہ کی دعوت ہوتی ہے جیسے بادشاہ سلامت کے حکم میں کسی کو چون وچرا نہیں ہوتا۔ اور نقل ختم ہو جاتی اِس نقل سے پرنس از بس محظوظ ہوئے۔ مگر یکلخت ایک سپاہی بلہ پر سے گر کر مر گیا۔ جستے ساتھیوں کو بہت ہی رنج ہوا اور دونوں پرنس نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے +

کرسمس کے تحائف ۔ ۲۱ دسمبر کو مونٹ ویڈیو پہنچے۔ کرسمس کی رات ایک ہوٹل میں بسر کی۔ صبح گرجا میں نماز پڑہی۔ جس سے فراغت کے بعد سب کو تحایف دئے۔ جنپر آپ کا نام کندہ تھا۔ پھر بیس ہزار کے صرف سے ایک بڑا جلسہ ہوا۔ جسمیں پرنسوں نے بھی حصّہ لیا۔ اسی سفر میں پرنس البرٹ وکٹر کی سالگرہ آگئی۔ جسکو پورے طور پر منایا گیا۔ خاص دعوت اور چراغان کیگئی

کیپ ٹون کا ارادہ ۔ ابھی جنوبی امریکہ کی سیاحت مکمل نہوئی تھی کہ لنڈن سے کیپ ٹون جنوبی افریقہ جانے کا بذریعہ تار حکم پہنچا۔ چنانچہ ۲۱ جولائی ۱۸۸۱ء کو کیپ ٹون میں پہنچکر گورنمنٹ ہوس میں فروکش ہوئے۔ جہاں سر ہنری رابنسن نے (جو بعد میں لارڈ روزمنڈ ہوئے) نہایت عمدہ مدارات کیں +

شاہ زولو کی ملاقات ۔ پھر چند روز بعد شاہ زولو کو ملنے گئے۔ جو نہایت کریہ منظر۔ فربہ اندام اور انگریزی لباس میں تشنۂ خون معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ اسنے کہا کہ "میری برچھی بوئروں کے خون میں نہانے کے لئے ترس رہی ہے" رات کو گورنمنٹ ہوس میں جنرل بٹلر کے ساتھ کھانا کھایا +

جنگِ بوئر ۔ بوئر ابھی برسرپیکار ہی تھے۔ اسلئے انکی سرکوبی کے لئے جنرل کالے بھیجے گئے۔ مجوبہ ہل کے معرکہ میں حریف کے جنرل کرانچی نے بہت سخت حملہ کیا جسمیں ہمارے بہت سے بہادر کام آئے۔ جسکا برٹش افسران و رعایا کو سخت

سنج ہوا۔ اور از سر نو گورنمنٹ انگریزی نے حریف کی سرکوبی کے لئے خوب تیاریاں کیں جیسپر لارڈ رابرٹس سپہ سالار بنا کر بھیجے گئے۔ مگر بوئروں نے یہ چال کی کہ فوراً معافی مانگ لی۔ پس لارڈ موصوف کو واپسی کا حکم ہوا۔ اور لڑائی بظاہر ختم ہو گئی۔ لیکن پرنس ابھی سمندر میں ہی تھے اور صلح کو زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ بوئروں نے پھر سر اُٹھایا اور جنرل کرانجی کے ماتحت نکل پڑے اُدھر سے جنرل رابرٹس پھر غصہ میں بھرے اور انکے ساتھ جنرل میکڈانلڈ بھی شریک ہو گئے۔ (جو مجوبہل کے معرکہ میں زخمی ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے آپس کے صلاح مشورہ سے اِس ترکیب سے حملہ کیا کہ اب کے پورے طور پر فتحیاب ہو گئے ✣

خطرۂ جہاز کے وقت پرنسوں کی مستقل مزاجی تہوڑا عرصہ بعد سمندر کی لہریں سخت جوش زن ہونے لگیں۔ اِس طوفان قیامت خیز کو دیکھکر سٹیمر والے کیل کانٹے سے درست ہو گئے۔ کیونکہ جہاز کے ڈوبنے کا پورا یقین ہو رہا تھا۔ مگر اہلِ جہاز کے ساتھ پرنسوں نے پوری تسکین سے کام کیا۔ تیزیٔ ہوا کے باعث جہاز کا پتوار اڑ جانے سے جہاز چند روز کے لئے بیکار ہو گیا۔ لیکن پھر قدرے ہوا کے تھم جانے سے طوفان میں غرقابی کے خطرہ سے نجات مل گئی ✣

جہاز کا تبادلہ۔ پھر ایک دوسرے جہاز پر سوار ہو کر پرنس جنوبی آسٹریلیا پہنچے **آسٹریلیا کی سیر۔** جہاں انہوں نے شہر ایڈی لیڈ۔ ملبورن اور وکٹوریہ میں **سونے کی کانوں کی سیر** سونے کی کانوں کا ملاحظہ کیا۔ کئی قسم کی چڑیاں دیکھیں **عجیب جانوروں کا معائنہ و شکار** اور صرف پچھلے پاؤں کے سہارے چلنے والے عجیب قسم کے جانور دیکھے۔ اور کنگرو اور والبی کا شکار کھیلا ✣

دوسرے حادثہ سے بال بال بچنا ایک دفعہ سمندر میں پرنس جارج خود کشتی (لائف بوٹ) چلانے لگے۔ سمندر میں ایک تارپیڈو لگا ہوا اپنی مشق کر رہا تھا کہ دفعتاً کشتی میں گولہ آ لگا جو وار پار ہو گیا۔ مگر پرنس جارج بال بال بچ گئے

سڈنی کی سیاحت۔ ملبورن کے بندر پر اگرچہ پرنسوں کا سابقہ جہاز بیکانٹی بھی اب بعد مرمت تیار کھڑا تھا۔ لیکن پرنس ؔ انکونسٹینٹ نامی جہاز پر سڈنی پہنچے +

ایک عجیب کرشمہ۔ راستہ میں ایک عجیب کرشمہ دیکھا۔ چنانچہ مسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"۱۱ جولائی ۱۸۸۱ء کو صبح کے چار بجے جب میں جہاز کی چھت پر سے سمندر کی سیر کر رہا تھا۔ تو ٹھیک ہمارے جہاز کے آگے ایک سرخ رنگ کی روشنی کوئی دو سو گز کے فاصلہ پر اسطرح دکھائی دی جیسے کسی چیز کو آگ لگجاتی ہی اسمیں ایک جہاز کی شکل بھی نظر آتی تھی۔ میں نے سب کو فوراً اطلاع دی اسیوقت سب افسر جمع ہو گئے۔ ۱۳ شخصوں نے یہ منظر دیکھا۔ ہمارے جہاز کی دونوں طرف دو اور جہاز بھی جارہے تھے۔ اُن کے کپتانوں نے کچھ دیر بعد خاص اشارات کے ذریعہ اس واقعہ کی نسبت دریافت کیا۔ جسکے جواب میں ادھر سے اتنا کہدیا گیا۔ دیکھا تو ہم نے بھی ہے مگر معلوم نہیں کیا راز ہے اسکا نام میں نے خیالی جہاز رکھا ہے۔ لوگ منحوس سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جہاز کا وہ پہرہ والا جس نے سب سے پہلے اس عجیب کرشمہ کو دیکھا تھا۔ چل بسا اور تھوڑے دنوں بعد لارڈ کلین ولیم بیمار ہو گئے۔ جبتک وہ صحت یاب نہیں ہوئے شہزادے آسٹریلیا میں ہی ٹھہرے رہے +

آسٹریلیا کی پسندیدگی۔ پرنسوں کو آسٹریلیا نہایت ہی پسند ہوا۔ اور آپنے اپنے روزنامچہ میں لکھا کہ

"وطن کے بعد ہمیں آسٹریلیا بڑا پسند آیا"

یہ رائے غالباً ہندوستان دیکھنے سے پہلے ظاہر کی گئی تھی۔ مانا کہ آسٹریلیا میں عمدہ اور خوشگوار آب و ہوا۔ کھلے میدان۔ مدرسے۔ ہسپتال۔ عجائبخانے اور سر بفلک سرکاری عمارات اور کئی شہروں میں سونے کی کانیں بھی ہیں۔ مگر ہندوستان

جنت نشان کچھ اور ہی چیز ہے + جسکی آب و گل میں وفاداری کا خمیر ہو چکا ہے

پرنسوں کا پی اینڈ او کمپنی کی تلاشی لینا - جب کہ پرنس آسٹریلیا سے روانہ ہوئے تو رستے میں مقام البنی پر پی اینڈ او کمپنی کا جہاز لنگر انداز تھا۔ اور قاعدہ تھا کہ باری باری خاص آدمی دوسرے جہازوں کی تلاشی کو جایا کریں اِس دن پرنس جارج کی (تلاشی لینے کی) باری تھی - چنانچہ آپ جہازیوں کے معمولی لباس میں - جب اُس جہاز پر پہنچے تو کپتان جہاز نے آپکو نہ پہچان کر

پرنس جارج کا اخلاق - } کہا کہ آج یہاں پرنس آنے والے ہیں - جو ایڈلیڈ کو جا رہے ہیں "خواہ مخواہ کی زحمت ہے"۔ جسپر پرنس جارج نے فرمایا "بجا کہا واقعی زحمت ہے" جسکے بعد اُسے معلوم ہوگیا کہ خود بدولت ہی پرنس تھے تو بیچارا بہت ہی کھسیانا ہوا - مگر آپنے نہایت خوش اخلاقی سے اسکی تسکین کر دی + اِسی مقام پر آپکی سالگرہ ہوئی - جسپر انگلستان سے مبارکباد کے تار آئے +

ایڈلیڈ میں تانبے کی کانوں کا معائنہ :- ۲۰ جون کو شہزادے ایڈلیڈ پہنچکر تانبے کی مشہور کانوں کا معائنہ فرما کر نہایت مسرور ہوئے +

ایڈلیڈ میں ہمدردی و رحمدلی کا ثبوت - ایڈلیڈ میں تین روز بعد ایک عجیب لطیفہ پیش آیا - کہ جب آپ سیر کو تشریف لیجا رہے تھے تو بیرون شہر ایک بزرگ صورت شخص ہاتھ میں ایک بڑا جھنڈا لئے ہوئے گھوڑے پر سوار جا رہے تھے کہ گھوڑا بھڑکا - جس سے پیرمرد ایکطرف اور جھنڈا دوسری طرف جا رہا۔ چنانچہ آپ یہ واقعہ دیکھکر از راہ ہمدردی و رحمدلی فوراً گاڑی سے اُترے اور اُس شخص کو اُٹھا کر نہایت خلاق سے دریافت فرمایا کہ کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ چنانچہ اُسکو اپنی گاڑی میں بٹھلا کر سرائے تک لیگئے - جہاں پہنچکر اسے رخصت کیا +

سیاحت جاپان میں شاہ میکاڈو سے ملاقات - ۸ اگست ۱۸۸۱ء کو جہاز بیکانٹی

مرمت ہوکر آگیا۔ اور آپ اسپر سوار ہوکر جزیرہ فیجی کو روانہ ہوئے۔ جہاں چند روز قیام کے بعد ۱۰ستمبر کو جاپان و چین کیطرف روانہ ہوئے۔ اور ۱۲ اکتوبر کو ۴۷۲۴ میل کا سفر سمندر میں طے کرنیکے بعد یوکوہامہ (جاپان) میں پہنچے۔ جہاں شاہ میکاڈو والئے جاپان نے آپکے لئے ایک شاندار محل آراستہ کیا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نہایت شاندار جلوس کے ساتھ محلات شاہی میں پہنچائے گئے۔ جہاں آپس کی ملاقاتوں کے علاوہ نہایت اعلےٰ پیمانہ پر خاطر و مدارات ہوئیں۔ شہر میں روشنی بھی کیگئی۔ اور آپکی شاندار آؤ بھگت نہ صرف شاہ کیطرف سے ہوئی۔ بلکہ رعایا نے بھی آپکے استقبال کے لئے اپنی آنکھیں بطور فرش راہ بچھا دیں۔ آپنے مشہور مقامات کی سیر فرمائی۔ اور مختلف کھیل تماشے دیکھے۔ آسٹریلیا سے جو عجیب و غریب جانور ہمراہ لائے تھے وہ شاہ میکاڈو کو بطور تحفہ دیئے۔ اور شاہ میکاڈو کو جہاز پر ایک دعوت بھی دی۔ جسمیں بہت سے جاپانی افسر بھی مدعو کئے گئے تھے۔ جاپان میں چونکہ ہاتھ گدوانے کا بہت رواج ہے۔ اسلئے آپنے بھی ہاتھ گدوائے۔ جاپان میں پروں کے پھول نہایت خوبصورتی سے بنائے جاتے ہیں پس آپنے بھی اپنی والدہ ماجدہ کے لئے پروں کا ایک عمدہ گلدستہ بنواکر انہیں روانہ فرمایا✣

سیاحت چین۔ آخر نومبر میں آپ بیکانٹی جہاز چھوڑ کر فلائی نامی سٹیمر پر سوار ہوکر چین کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں آپ کیواسطے بڑی بڑی تیاریاں کیگئی تھیں۔ چنانچہ شنگھائی میں شکار کھیلا۔ دسمبر میں ہانگ کانگ پہنچکر بڑا دن وہیں منایا۔ جہاں احباب و رہمراہیوں کو تحایف کرسمس تقسیم کئے گئے۔ نوروز کو سنگاپور کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں کشتیوں کی دوڑ میں آپ کی کشتی سب سے آگے نکل گئی۔ یہاں آپکی مدارات پر قریباً آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ جب سیام پہنچے تو بادشاہ کی دختر نورہ۔ دیسی والیان ریاست اور خود تخت رشہزادے استقبال کو آئے۔ شاہ سیام نے حضور ملکہ معظمہ کے لئے مخطوط دینے کے علاوہ

سونے کے طشت بھی بطور نذر پیش کئے۔ اور پرنسوں کے لئے بھی چھوٹے چھوٹے خوبصورت طلائی پیالے نذر کئے۔ سلطان جہیو نے آپ کو خاص طور پر دعوت دی جہاں بودھ مذہب کے مندروں اور قدیم عمارات کا معائنہ فرمایا +

سفر بیت المقدس۔ یکم مارچ ۱۸۸۲ء کو پرنس سوئز پہنچے۔ جہاں ایم ڈی لیسپس نے جو اسمٰعیلیہ میں آپ کا منتظر تھا۔ نہر سوئز کا راستہ صاف کرا رکھا تھا۔ دو روز بعد اسمٰعیلیہ پہنچے۔ اور اس وقت سے جبتک کہ سکندریہ میں بیکانٹی سٹیمر واپس نہ پہنچا۔ خدیو مصر کے ہی مہمان رہے جنھوں نے آپ کے استقبال و مہمانداری کی تیاریاں نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کی تھیں۔ اہرام مصر کی سیر فرمائی۔ بڑے مینار پر جب پرنسوں نے اپنے والد ماجد کے ۱۸۶۲ء کی سیاحت کے زمانہ کے دستخط منقش پائے تو پاس ہی دونوں بھائیوں نے اپنے اپنے دستخط بھی کر دئے۔ اور پتھر کی اُس شاندار عمارت کو ملاحظہ فرمایا۔ جہاں بڑے بڑے بادشاہوں اور نامور لوگوں کی لاشیں ہزاروں سال سے ایسے مصالح لگا کر رکھی ہوئی ہیں جو ابتک صحیح سالم معلوم ہوتی ہیں۔ اس سیاحت میں برگش بے ہمراہ تھے۔ جو مقامی حالات سے پورے طور پر آپ کو واقف کرتے جاتے تھے۔ خدیو کی کشتی میں آبشار کا نظارہ دیکھا۔ اور پھر قاہرہ میں خدیو سے خاص طور پر ملاقات فرمائی۔ جسمیں آپنے خدیو کی مہماں نوازی کا شکریہ ادا فرمایا۔

یہاں سے بیت المقدس کی سیر کو گئے۔ چنانچہ اسوقت میجر کانڈی آپ کے ہمراہ تھے۔ جو آپکے والد کے ہمراہ بھی ۱۸۶۲ء کے سفر میں تھے۔ سب سے پہلے جافہ اُترے۔ اخیر مارچ میں برٹش کونسل کے ساتھ علاقہ شام کا سفر کیا۔ مسٹر مور نے (جو آپکے والد کے سفر میں بھی تھے) گائڈ کا کام دیا +

حضور ملکہ معظمہ نے آپکی سیاحت کے متعلق سلطان المعظم کے نام ایک شقہ قلمی بھی بدیں مضمون بھیجا تھا کہ "ان شہزادوں کو وہ جملہ متبرک مقامات دکھلانے کی اجازت دیجئیگا جو ۱۸۶۲ء میں انکے والد البرٹ ایڈورڈ کو دکھلائے گئے تھے"۔

چنانچہ سلطان المعظم کیطرف سے بلحاظ ارتباط و اتحاد خاص ہر ایک موقعہ پر پرنسوں کی شایانِ شان خاطر و مدارات کیگئی۔ رؤف پاشا کو معہ ایک دستۂ فوج یروشلم سے مقام حیران پر پرنسوں کے استقبال کے لئے بھیجا گیا۔ جنھوں نے نہایت عمدگی سے مقابر و معابد کی سیر کرائی۔ حیران میں آپنے تارپین کا وہ درخت بھی دیکھا جو ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ جسپر پرنس جارج چڑھے بھی۔ چنانچہ اس درخت پر چڑھنے کے ساتھ ہی وہ تمام قدیم واقعات جو کتاب مقدس میں درج تھے۔ آنکھوں کے سامنے پھر گئے +

وہاں سے بیروت واپس ہوئے اور علاقہ سلطان سے رخصت ہونے سے پہلے بذریعہ تار سلطان المعظم کی مدارات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رؤف پاشا اور احمد علی بیگ مصاحبین کی خدمات کا اعتراف بھی فرمایا۔ اور مصاحبین کو تمغے و تحائف بھی عطا فرمائے +

ایتھنز میں داخلہ پر علالت۔ بیروت سے ایتھنز (دارالخلافہ یونان) جاتے ہوئے تکان سفر کی وجہ سے پرنس جارج دردِسر اور بخار کی وجہ سے قدرے علیل ہوگئے۔ چنانچہ علالت کی حالت میں ۱۱ مئی کو جہاز ایتھنز پہنچا۔ شاہ یونان معہ ملکہ جہاز پر استقبال کو آئے۔ مگر آپ کو صاحب فراش دیکھکر شاہی ڈاکٹر معالجہ کے لئے مقرر فرماکر پرنس البرٹ وکٹر کو ساتھ لے گئے۔ اور پرنس جارج بفضلہ تعالیٰ ۱۴ مئی کو صحت یاب ہوکر ایتھنز پہنچے۔ جہاں ماموں و ممانی سے ملے۔ اور ایتھنز کے علاوہ ایٹکا کے مناظر بھی دیکھے +

۱۸ مئی کو کریٹ ہوکر عین وقت پر بحرالکاہل کی کشتیوں کی دوڑ میں شریک ہوئے۔ اُدھر چونکہ امتحان سر پر آپہنچا تھا جسمیں صرف دو ماہ باقی رہ گئے تھے۔ لہذا ۲ جون کو کرفو روانہ ہوئے۔ اور وینلا و جبرالٹر کی سیر فرماتے ہوئے پورٹ لینڈ پر پہنچے۔ جہاں آپکے والد بزرگوار اور والدہ ماجدہ و دیگر ممبران خاندانِ شاہی آسبورن پر آپ کو لینے آئے تھے۔ چنانچہ جہاز سے یہ

سارا گروپ حضور ملکہ معظمہ کیخدمت میں بغرض سلام حاضر ہوا *

امتحان اور رسم کنفرمیشن - ۸ اگست کو آرچ بشپ آف سٹیٹ نے علوم مذہبی و دینیات میں آپ کا امتحان لیا۔ اور آپکی اعلےٰ قابلیت دیکھکر نہایت خوش ہوئے۔ اور اسی روز سہ پہر کو وہینگم چرچ میں بموجودگی حضور ملکہ معظمہ پرنسوں کی رسم کنفرمیشن ادا کیگئی - چنانچہ آرچ بشپ نے اُسوقت ایک نہایت موثر تقریر کی - جو بخیال کپتان ڈالٹن نہایت ہی جامع و مانع اور پُرمعنی تھی جسکے خاتمہ پر آپنے فرمایا:-

"اے شہزادو! خدا کرے - تمہارے ہاتھوں وہ باتیں ظاہر ہوں - جو مسیحی شہزادوں کے سزاوار ہوسکتی ہیں - کام کرنے کے لئے آپکے سامنے ایک وسیع میدان ہے اور بہت کچھ بھلائی کرسکتے ہو" *

اِس موقعہ پر وہ تمام افسر مدعو تھے جنھوں نے پرنسوں کے دوران سیاحت میں انکی خاص نگرانی کی تھی - چنانچہ ہر ایک کو اُسکے درجہ کے مطابق تحائف دئیے گئے - اور کپتان جہاز کو "سی بی" کا معزز خطاب دیا گیا *

فصلِ دوم

کاروبارِی زندگی

آغاز ملازمت - پرنس جارج جب اپنے بھائی پرنس وکٹر کیساتھ جہازی تجربہ اور دُنیا کے بہت سے حصہ کی سیر فرما چکے - تو انہوں نے اپنی آئندہ زندگی کو کاروباری بنانے کے لئے تجربہ کے طور پر شاہی ملازمت اختیار کی - دستور کے مطابق انکے بڑے بھائی کو اپنے والد کی خدمت میں بحیثیتِ ولیعہدی رہنا تھا - اسلئے آپنے اپنے چچا ڈیوک آف یارک کی بحری جرنیلی کو پسند فرما کر بحری ملازمت کا مصمم ارادہ فرمایا ✤

لفٹنٹ جہاز مقرر ہونا - چنانچہ یکم مئی ۱۸۸۳ء کو آپ جہاز کینڈا میں کپتان ڈوریڈ کے تحت بطور لفٹنٹ ملازم ہو گئے - پھر کوئی تین برس تک آپنے بحیرہ روم میں بحیثیت لفٹنٹ مختلف جہازوں پر بسر کی ✤

کمانیر مقرر ہونا - ڈریڈ ناٹ تھنڈرر اور ایلگزنڈرہ پر عرصہ تک کام کرنے کے بعد آپ ۱۸۸۹ء میں تارپیڈو ۷۹ کے کمانیر ہوئے ✤

پھر ۶ جون ۱۸۹۰ء کو تھرش کی کمان آپکے سپرد کیگئی - جو شمالی امریکہ اور جزائر غرب الہند کے بندروں پر چکر لگا رہا تھا ✤

جب اتفاق سے ایک دن آپ کا جہاز سالونیکا میں کوئلہ لینے کے لئے لنگر انداز ہوا - تو وہاں کے حاکم ایک (ترکی) پاشا نے یہ سُنکر کہ فرمانروائے انگلستان کا پوتا اس جہاز میں ہے - کپتان سے ملکر پرنس کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی - جسپر کپتان نے آپکو فوراً بلوایا - اور آپ کوئلے بھروانے کے کام سے

سیدھے (بغیر کپڑے بدلے) انہیں کالے کلوٹے کپڑوں سے تشریف لے آئے جسپر ترکی افسر نے نہایت متحیر ہوکر حسب ذیل مکالمہ کیا۔

ترکی افسر۔ (استعجاباً) میں تو پرنس کو دیکھنے آیا ہوں۔ نہ کہ کسی کوئلہ بھرنیوالے کو

کپتان۔ پاشا صاحب! یہی پرنس ہیں +

ترکی افسر:۔ بھلا یہ بھی کوئی دل لگی ہے +

کپتان۔ دل لگی کی بھی ایک ہی کہی۔ حضرت یہی پرنس جارج ہیں جو بغیر کپڑے بدلے چلے آرہے ہیں +

ترکی افسر۔ اللہ اکبر فرمانروا کا پوتا اور یہ کام +

کپتان۔ ہمارے ہاں خدمت سے عظمت ہے اور ادائے فرایض میں چھوٹے بڑے سب برابر ہیں +

ترکی افسر۔ سچ ہے۔ "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد"

کہتے ہیں کہ اس واقعہ کا ترکی پاشا نے بہت سے دوسرے ترکی پاشاؤں سے بھی ذکر کرکے کہا کہ جہاں کے فرمانرواؤں کی یہ حالت ہو وہ کیونکر ترقی نہ کریں

پرنس جارج کی رحمدلی } جہاز تھریش کی کمپتنی کے زمانہ میں آپ کی کی ایک عجیب موثر مثال } رحمدلی کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ:۔

"کسی دوسرے جہاز پر ایک شخص ملازم تھا۔ جو اپنی بدچلنی و نافرمانی کے باعث کئی دفعہ جرمانہ کے علاوہ قید کی سزا بھی بھگت چکا تھا۔ اور جس کی کیرکٹر بک (اعمالنامہ) میں یہ سب باتیں درج تھیں۔ اسکی بداعمالی کی کیفیت سُنکر آپنے اسے اپنے جہاز پر بدلوا لیا۔ جونہی وہ آپکے جہاز پر آیا تو آپنے اسکو اپنے کمرہ میں بلوا کر اعمالنامہ دیکھکر فرمایا کہ دیکھو تمہارا اعمالنامہ بحیا درسپاہیوں کیلئے کسقدر باعث بدنامی ہے۔ اگر تم سچا وعدہ کرو کہ بداعمالیاں چھوڑ کر پرلے درجہ کے نیک اور محنتی بن جاؤ گے تو اس اعمالنامہ کو کوئی دیکھنے بھی نہ پائیگا۔ اُسپر آپ کے ان الفاظ کا ایسا اثر ہوا کہ اُسنے سچے دل سے

آئندہ نیک اور محنتی بننے کا اقرار کیا۔ چنانچہ آپ نے اُسکا سابقہ اعمالنامہ اُسکے روبرو ہی چاک فرما دیا۔ شام کو جب دوسرے سپاہی شہر میں سیر کو گئے تو چونکہ اُسکا پاکٹ خالی تھا۔ اسلئے وہ نہ گیا۔ جب آپکو اسکے مفلسی کے باعث شہر نہ جانے کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے اسے اپنی جیب خاص سے ایک پونڈ عطا فرماکر شہر کو بھیجدیا۔ بالآخر آپ کی اِس فیاضی و مہربانی کا یہ اثر ہوا کہ وہ سچ مچ ایک نیک و محنتی شخص بن گیا۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی وہ حوالدار اور پھر میجر ہوگیا +

کمانڈر جہاز۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں پرنس جارج نے بعہدہ کمانڈر ترقی پائی +

فصل سوم

پرنس البرٹ وکٹر کا انتقال پرملال اور آپکا ولیعہد سلطنت ہونا

پرنس البرٹ وکٹر کے انتقال پر پرنس جارج کا جہازی خدمت سے واپس بلایا جانا

پرنس البرٹ وکٹر آپکے بڑے بھائی (جو ولیعہد سلطنت ہونے کی وجہ سے ڈیوک آف کلیرنس کہلاتے تھے) کی نسبت ڈیوک آف ٹیک کی صاحبزادی پرنسس وکٹوریہ میری سے ہو چکی تھی - لیکن ۱۸۹۱ء کے ایام کرسمس میں جب سب نے ملکر کرسمس منایا - تو پرنس وکٹر انفلوانزا کی شکایت کے سبب کچھ بشاش نہ تھے - چنانچہ اسی نامراد مرض سے انہوں نے ۱۴ جنوری ۱۸۹۲ء کو انتقال فرماکر خاندان شاہی کے عشرت کدہ کو ماتم سرا بنا دیا - جسکا نہ صرف جملہ ممبران خاندانِ شاہی اور پرنس جارج کو سخت صدمہ ہوا - بلکہ تمام رعایائے انگلستان و ہندوستان نے عام طور پر اپنے دلی افسوس کا اظہار کیا - اور ایسے لایق پرنس کی وفات پر کیوں نہ اظہار غم ہوتا جبکہ یہ جوانمرگی کے باعث صد ہزار رنج کے قابل تھی +

آپ ان کے انتقال کے وقت کمانڈر جہاز کی خدمات انجام دے رہے تھے چونکہ آپ ہی پرنس البرٹ وکٹر آنجہانی کے بعد حضور ملک معظم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے - اسلئے آپکو فوراً جہازی خدمت سے واپس بلوایا گیا - اگرچہ آپ کو اپنی طبیعت کے اس ہمرنگ کام چھوڑنے کا رنج ہوا - مگر چونکہ اب آپکا لنڈن پہنچنا نہایت ضروری تھا - اسلئے آپ لنڈن تشریف لے آئے +

ڈیوک آف یارک" "ارل آف انورنس" "و بیرن آف کلارنی" کے خطابات - ۲۵ مئی ۱۸۹۲ء

کو پرنس جارج کو حضور ملکہ معظمہ کے ولیعہد سلطنت پرنس البرٹ ایڈورڈ کا جو بعد میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ہوئے - ولیعہد تسلیم کرکے ڈیوک آف یارک، آرل آف ان وانس سکاٹ لینڈ، اور بیرن آف کلارنی (آئرلینڈ) کے خطابات دئے گئے +

حلف - ۱۷ جون ۱۸۹۲ء کے اجلاسِ پارلیمنٹ میں پرنس جارج نے جو اب ڈیوک آف یارک - ارل آف ان وانس اور بیرن آف کلارنی تھے اپنے فرایض کو دستورِ قدیم کے مطابق ایمانداری اور قابلیت سے انجام دینے کا حلف اُٹھایا، جس پر لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان نے اپنی سپیچ میں پرنس جارج کے ذاتی اوصاف اور بہت سی خوبیوں کا خاص طور پر اعتراف فرمایا +

ہوس آف لارڈز میں بطور ڈیوک آف یارک شرکت پرنس جارج ۱۸۹۳ء میں ہوس آف لارڈز کے ایک اجلاس میں بحیثیت ڈیوک آف یارک شریک ہوئے +

فصل چہارم

شہنشاہ جارج کی شادی خانہ آبادی

چونکہ پرنس جارج یعنے ڈیوک آف یارک کی عمر اب تیس برس کے قریب ہو چکی تھی۔ اسلئے آپ کی شادی کی فکر ہوئی۔ چنانچہ انگلستان کے شاہی خاندانوں کی طرف نظر دوڑائی جارہی تھی کہ ممبران خاندان شاہی میں سے ہی کسی نے توجہ دلائی کہ کیوں نہ آپکی شادی پرنس البرٹ وکٹر آنجہانی کی منسوبہ سے ہی کردیجائے۔ جو ڈیوک آف ٹیک اور ڈچز آف ٹیک کے نجیب الطرفین خاندان سے ہیں۔ چنانچہ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آپکی جدہ ماجدہ و پرنس ایڈورڈ آپ کے والد ماجد و دیگر ممبران خاندان شاہی فوراً رضامند ہوگئے۔ اور ۴ مئی ۱۸۹۳ء کو اعلان کر دیا گیا کہ:-

اعلانِ شادی۔ "پرنس جارج کی نسبت پرنسس وکٹوریہ میری آف ٹیک کے ساتھ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے بخوشی منظور فرمالی ہے"

تاریخ شادی اور ۶ جولائی ۱۸۹۳ء تاریخ شادی قرار پائی ؂

انگلستان کی چیزوں کا استعمال۔ اس موقعہ پر ڈچز آف ٹیک نے عہد فرمایا کہ وہ اس تقریب پر ہر چیز انگلستان ہی کی ساختہ استعمال فرمائینگی ؂

تیاریٔ شادی۔ نہایت دہوم دہام سے اس مبارک شادی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ شادی کا جوڑا خاص اہتمام سے تیار ہوا۔ جسکی سادگی اور خوبصورتی قابل دید تھی۔

شادی کا دن۔ شادی کے روز ہر طرف خوشی و مسرت کے نعرے بلند تھے۔ اور سڑکوں پر رعایا کا دو رویہ اسقدر ہجوم تھا کہ بیٹھنا تو کجا کھڑے ہونے

کو بھی جگہ نہ ملتی تھی اور سڑک پر تو تل رکھنے کی گنجایش نہ تھی۔ لوگوں نے اپنے مکانات کو پوری دلچسپی سے آراستہ کیا تھا۔ ہائیڈ پارک اور پکاڈلی کی سڑکیں بطور خود دلہن بنی ہوئی تھیں۔ رنگ برنگ کے پھریرے اُڑ رہے تھے پولیس اور فوج کے سپاہی دو رویہ صف بستہ کھڑے تھے۔ بینڈ اپنی سریلی و دلکش گتیں بجا رہے تھے +

ترتیب جلوس۔ قرار دیا گیا تھا کہ شادی کے دن سینٹ جیمز گرجا میں حضور ملکہ معظمہ تو سب سے نزدیک ترین راستہ سے جائیں لیکن پرنس جارج اور پرنسس نے پورے جلوس کیساتھ شہر کے بازاروں سے گذریں۔ چنانچہ تجویز ہوا کہ شاہی محل سے سب سے پہلی گاڑی گرجا کے لئے پرنس جارج کی نکلنی چاہئے لیکن غلطی سے ملکہ معظمہ کی گاڑی سب سے پہلے آگئی۔ اور آپ اسمیں سوار ہو کر گرجا ایسے وقت پہنچیں جبکہ کوئی امیر و وزیر اُنکے استقبال کے لئے وہاں موجود نہ تھا۔ جسپر ملکہ معظمہ نے متبسم ہو کر گرجا میں ایکطرف بیٹھ گئیں۔ تہوڑی دیر بعد جب اراکین وغیرہ کو حضور کی تشریف آوری کی خبر معلوم ہوئی تو وہ نہایت خوفزدہ ہوئے اور ملکہ معظمہ سے معافی چاہی۔ جسکے جواب میں آپنے نہایت رحمدلی و کشادہ پیشانی سے فرمایا کہ "کچھ ہرج نہیں۔ اچھا ہوا کہ ہم نے سب سے پہلے پہونچکر بچشم خود سب کو آتے دیکھا" بہر حال جلوس نہایت تزک و احتشام سے مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا گرجا پہنچا۔ پرنس جارج نہایت خوشنما بحری جرنیلی وردی پہنے اور بیشمار تمغے لگائے ہوئے معہ دلہن جو نہایت زرق برق پوشاک میں تھیں۔ گرجا میں رونق افروز ہوئے +

(حاشیہ: اتفاقاً سب سے پہلے ملکہ کا گرجا پہنچنا)

شرکائے جلسہ۔ شادی شاہ ڈنمارک۔ زار روس۔ پرنس جرمن اور دیگر سلطنتوں کے سفرا۔ ہز ہائینس مہاراجہ کپورتھلہ۔ ٹھاکر صاحب گونڈل ہز ہائینس سر آغا خاں۔ اور دیگر ممبران خاندان شاہی و پادری صاحبان کی موجودگی میں

نکاح یعنے عقد ﴿ بشپ بنسن نے خطبۂ نکاح پڑھا۔ جسکے بعد رجسٹر میں باضابطہ دستخط ہوئے۔ نکاح کے بعد اعلان نکاح کے لئے ایک سو ایک اتواپ کی سلامی سر ہوئی +

قصر بکنگھم میں دعوت۔ نکاح کے بعد تمام برات قصر بکنگھم میں آئی۔ جہاں نہایت اعلےٰ درجہ کی دعوت دی گئی +

دعا۔ محل کے گرد لاکھوں آدمیوں نے جمع ہوکر پرنس کی خوشی و شادابی کی دعائیں **عروسی جوڑے کا** دیں۔ چنانچہ حضور ملکہ معظمہ اس سے ایسی متاثر ہوئیں **پبلک کو نظارہ** ﴿ کہ محل کی چھت پر معہ دولہا دولہن کھڑے ہوکر لوگوں کو عروسی جوڑہ بخوبی دیکھنے کا موقعہ دیکر اس محبت کے لئے انکا شکریہ بھی ادا فرمایا۔

پارلیمنٹ میں مبارکباد شادی۔ پھر پارلیمنٹ میں مسٹر گلیڈسٹون نے اس مبارک شادی پر حضور ملکہ معظمہ کو مبارکباد دیتے ہوئے دوران تقریر میں فرمایا کہ "پرنس جارج گو ابھی کمسن ہیں۔ مگر چشم بد دور اپنی صفات حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کے سبب رعایا کے دلوں کو مسخر کرچکے ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری عمر ملک کی اُس خاص بحری خدمت کی انجام دہی میں صرف کی ہے جسپر اُنکے اہل وطن کو بیجا ناز ہے" +

حضور ملکہ معظمہ کا اعلان۔ حضور ملکہ معظمہ نے اپنے پیارے پوتے کی شادی پر پبلک کی طرف سے اسقدر اظہار عقیدت اور جوش وخروش دیکھکر مندرجہ ذیل اعلان صادر فرمایا:۔

"مابدولت اپنی رعایا کے اِس جوش مسرت کے اظہار پر ازحد خوش ہیں۔ جو انہوں نے ہمارے پوتے کی شادی کے موقعہ پر ظاہر کی ہے۔ واقعی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہماری رعایا ہماری شادی وغم میں سچی ہمدردی کا اظہار کرتی رہی ہے۔ مابدولت اپنی رعایا کی ہمدردی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کیونکہ ایسا رشتۂ اتحاد جو رعایا اور شاہ کے مابین ہوتا ہے۔ استحکام سلطنت

کا باعث ہوتا ہے جضور مابدولت اپنی رعایا کی اس دعا میں تہ دل سے شریک ہیں۔ کہ جو ہمارے پیارے شہزادوں کی خوشی اور سلامتی کے لئے وہ منا رہے ہیں ٭

شام کا جلوس ۔ ۵ بجے شام کے قریب ایک چواسپہ گاڑی میں دولہا دلہن سوار ہو کر سینٹ ڈرنگھم کو روانہ ہوئے۔ تو تمام راستے اُن پر خوب گل باری کی گئی ٭

کیمبرج میں ایڈریس ۔ کیمبرج میں مبارکباد کا ایڈریس دیا گیا۔ جس کے جواب میں پرنس جارج نے مختصر الفاظ میں شکریہ ادا کیا ٭

پرنس جارج کا وظیفہ ۔ جسقدر خطابات آپ کو ملے۔ وہ سب بلاتنخواہ تھے صرف ڈیوک آف کارنوال کی حیثیت سے آپ کو نو لاکھ روپے سالانہ کی آمدنی تھی ٭

پرنسس وکٹوریہ میری کا وظیفہ ۔ شادی کے بعد پارلیمنٹ کی طرف سے پرنسس وکٹوریہ میری کے لئے بھی نو لاکھ روپے سالانہ کا وظیفہ مقرر ہو گیا ٭

فصل پنجم

ہز امپیریل ہائینس پرنسس ملکہ میری یعنی حضور شہنشاہ بیگم کے حالات زندگی

خاندان۔ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ہماری موجودہ ملکہ صرف ماں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ باپ کی طرف سے بھی شاہی خاندان اور جارج دوم کی نسل سے ہیں۔ جیساکہ اُس شجرہ سے بخوبی پتہ چل سکے گا جو شروع کتاب میں دیا جاچکا ہے۔ مختصر یہ کہ ملکہ میری کی والدہ ڈچز آف ٹیک جارج سوم کے سب سے چھوٹے بیٹے ڈیوک آف کیمبرج کی صاحبزادی تھیں۔ اور ملکہ میری کے والد فرانسس الگزینڈر ڈیوک آف ٹیک جارج دوم کی چوتھی پشت میں تھے اور آسٹریا کی فوج میں ایک افسر تھے۔ جنکے نام جاگیر بھی تھی۔ اور یورپ کے ہر دربار میں انکی خاص وقعت تھی *

ولادت۔ ملکہ میری ۲۶ مئی ۱۸۶۷ء کو جبکہ شب کے ۱۲ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا کینگٹن پیلس واقع لنڈن میں پیدا ہوئیں۔ جسپر آپکے خاندان کی ہردلعزیزی کے باعث قلعہ میں ہزار ہا آدمی مبارکباد دینے کو آئے اور آپ کی ولادت باسعادت کی خبر بذریعہ تار آپکی نانی ڈچز آف کیمبرج اور حضور ملکہ معظمہ کو پہنچائی گئی۔ جو نہایت خوش ہوئیں *

اصطباغ اور نام رکھنے کی رسم ولادت سے کوئی دو مہینے بعد ۲۷ جولائی ۱۸۶۷ء کو آرچ بشپ آف کنٹربری نے کنسنگٹن پیلس میں اس رسم کو بموجودگی ڈچز آف کیمبرج۔ گرینڈ ڈچز آف میکلنبرگ اور اُسوقت کے شہزادہ ویلز یعنے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کے ادا فرمایا۔

لیڈی الزبتھ ایلڈہن پرنسس میری کو لئے ہوئے تھیں - بعد میں ڈچز آف کیمبرج نے آپ کو گودی میں لے لیا - آرچ بشپ آف کنٹربری نے آپکو گودی میں

نام - } لیکر آپ کا نام "میری آگسٹ لوئیسا اونکا پولاین کلاڈ این ایگنز" رکھا ✣

بچپن - آپ چونکہ اپنی والدہ کی پہلی لڑکی تھیں - اسلئے والدہ آپ کو بہت پیار کرتی تھیں - جو آپکے بچپن کے متعلق یوں لکھتی ہیں کہ :-

"بچپن میں ہر شخص کا دل پیاری بچی کیساتھ کھیلنے کو چاہتا ہے - چستی و چالاکی تو بدن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے - آنکھیں نیلی - بال بہت ملائم اور سنہرے - ہونٹ سرخ - خوبصورت چہرہ - جسکا رنگ سرخی مائل بہ سفیدی - شکل دلکش قد موزون - بدن سڈول - غرضکہ ہر طرح سے جسطرح ایک خوبصورت بچے کو ہونا چاہئے - بچپن میں کسیقدر شوخی کیطرف مائل تھیں - مگر شوخی و شرارت ذہانت کی دلیل ہے اور شریر بچہ ہر ایک کو پیارا لگتا ہے" ✣

لنڈن کے وائٹ لاج میں زمانہ تعلیم و تربیت } کچھ عرصہ بعد آپکے والدین لنڈن کے وائٹ لاج میں آگئے - جہاں آپ نے اپنے والدین کی نگرانی میں ہر طرح کی تعلیم و تربیت مکمل فرمائی - آپنے انگریزی - اطالوی و فرانسیسی و جرمن زبانوں میں خاصی دستگاہ حاصل کی - سوزن کاری میں ایسا کمال پیدا کیا کہ آپ کے ہاتھ کے نمونے دور دور تک جاتے ہیں - پیانو بجانے میں بھی آپکو پرلے درجہ کا کمال حاصل ہے - کتابیں نہ صرف رکھنے بلکہ پڑھنے کا خاص شوق ہے - جو کچھ پڑھتی تھیں - اسکے بعد اُسے والدین یا اپنے ملاقاتیوں سے پورے طور پر سمجھنے کی بھی عادت تھی ✣

غریبوں سے ہمدردی - آپکی والدہ غریبوں کو کھانا اور سبزی بطور خیرات دینے کی عادی تھیں - چنانچہ اکثر اوقات آپ غربا کے مکانوں میں اپنی والدہ یا خادم کیساتھ خود خیرات دینے کو جایا کرتی تھیں ✣

درستگی اخلاق - آپکی والدہ نے بچپن سے ہی درستگی اخلاق پر بڑا زور دیا

اور وفاداری و ادائیگی فرض کا ایسا زبردست نقش شہزادی کے دل پر منقش کردیا تھا۔ جو مٹ نہ سکے۔ اتالیق کو ہدایت تھی کہ باقاعدگی اور سلیقہ شعاری میں خاص مہارت ہو۔ چنانچہ یہ عمدگی تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ ہر کام کو نہایت خوش سلیقگی سے کرنے کی عادی ہیں +

گھوڑے کی سواری۔ آپکو گھوڑے کی سواری کا خاص شوق تھا۔ اکیلی ہی پارک کو جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ آجتک آپکی سواری کی جگہ "کوئمنس رائڈ" کے نام سے مشہور ہے +

ابتدائی سیاحت:- آپ نے سولہ برس سے اٹھارہ برس کی عمر تک یورپ کی سیاحت فرمائی۔ جسمیں صنعت سے خاص دلچسپی پیدا ہوگئی +

حافظہ۔ آپ کا حافظہ بہت تیز ہے۔ جو بات ایک دفعہ گذر جائے وہ ہمیشہ کے لئے یاد رہتی ہے اور جب ایک جگہ کو دوبارہ ملاحظہ فرماتی ہیں تو پہلی دفعہ کے تمام واقعات یاد آجاتے ہیں +

ڈرامہ کا اثر۔ آپ پر ڈرامہ کا بہت اثر ہوتا ہے +

سوسائٹی میں میل جول۔ ۱۸۸۶ء سے آپ سوسائٹی میں ملنے جلنے لگیں۔ مگر ایسی پارٹیوں کی شرکت سے پرہیز فرماتی تھیں جنمیں دیر تک جاگنا پڑے +

زمانۂ شباب۔ آپکے زمانۂ شباب کے متعلق ایک معزز خاتون یوں لکھتی ہیں کہ:- "قابلیت کے لحاظ سے پرنسس بہت ہوشیار لڑکی ہیں۔ سارنگی اور پیانو کمال مہارت سے بجاتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فن میں آپکی تعلیم بہت اچھی ہوئی ہے۔ اٹالین۔ فرانسیسی۔ جرمن اور انگلستان کی زبانوں میں کمال دسترس حاصل ہے اور آپ بڑی اچھی طرح ان زبانوں میں گفتگو کرسکتی ہیں۔ ان کے کتب خانہ میں کتابیں صرف سجاوٹ کے لئے آراستہ نہیں۔ بلکہ وہ سب ایسی ہیں جنکو آپ بخوبی پڑھ چکی ہیں۔ ایمرسن اور کارلائل کی تصانیف بہت پسند ہیں۔ میکالے۔ فرونڈ۔ لیمب۔ ونٹی اور مارے

کی تصانیف کو بھی قابلِ قدر خیال فرماتی ہیں +

شادی سے قبل تک عام مطالعہ اور انجیل کا شوق اگرچہ آپکے سوشیل فرائض دن بدن بڑھ رہے تھے۔ تاہم آپ نے ہر روز مطالعہ اور انجیل کے سبق کے لئے وقت مقرر کر رکھا تھا +

ہسپتالوں اور غریب خانوں سے دلچسپی۔ آپ ہمیشہ اپنی والدہ کے ساتھ ہسپتالوں میں مریضوں کی تسلّی و تشفّی اور غریب خانوں میں محتاجوں کو کچھ مدد دینے کے لئے تشریف لے جایا کرتی تھیں +

بچوّں اور بیماروں کو تحفے۔ اسکے سوا ہمیشہ بڑے دن اور سالِ نو کی تقریب پر بچوّں اور بیماروں کو تحفے بھی بیجا یا کرتی تھیں۔ جس سے اُن کو ایک قسم کی ڈہارس بندھ جاتی تھی +

آپکی رحمدلی و ہمدردی۔ ایک لنگڑے بچےّ کو تپِ دق کا عارضہ تھا۔ کئی بار آپ پیدل یا گاڑی پر اسے دیکھنے کیلئے تشریف لے گئیں۔ اور اسکی جھونپڑی میں بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرتیں اور کتابوں کے دلچسپ اقتباس اسے سناتیں ایک دفعہ لذیذ کھانے لے گئیں۔ گرجا جاتے ہوئے جب ایک روز اُس کی جھونپڑی میں تشریف لے گئیں اور اسکی حالت خراب دیکھی تو جُھک کر اُسکا بوسہ لیا۔ اُسکی غیر حالت دیکھکر آپکے آنسو نکل آئے اور اسکی تکلیف کو محسوس کرکے روتے ہوئے گرجا کو تشریف لے گئیں ؛

شاہی دربار میں شرکت۔ اوّل اوّل آپ ۱۸۸۶ء میں دو مرتبہ شاہی دربار میں شریک ہوئیں۔ اسیطرح ۱۸۸۷ء میں بھی جب حضور ملکہ معظمہ جوبلی کی یادگار میں غربا کے ایک مکان کا افتتاح فرمانے والی تھیں۔ تو سرکاری تقریب میں نہ صرف شریک ہوئیں۔ بلکہ خیراتی کاموں کے لئے بہت سا روپیہ بھی جمع کیا منگنی۔ اوائل دسمبر ۱۸۹۱ء میں پرنسس میری اپنے والدین کے ہمراہ ایک میم صاحبہ کی ملاقات کے لئے کوٹن ہوس تشریف لے گئیں۔ تو اس مجمع میں پرنسس

البرٹ وکٹر ڈیوک آف کلیرنس بھی تھے۔ جہاں کچھ اسطرح دونوں میں ایک قسم کی دلبستگی پیدا ہوئی کہ آخرکار انہیں سے آپ منسوب ہوگئیں ✤

پرنس البرٹ کے انتقال کا صدمہ۔ لیکن ابھی اِس نسبت کو چند ہی ہفتے گذرے تھے کہ پرنس البرٹ کا انتقال ہوگیا۔ جس سے آپ پر رنج و الم کی ایک خرمن سوز بجلی گر گئی۔ اور آپکی حالت دگرگوں ہونے لگی۔ مگر آپکے والدین نے نہایت عقلمندی سے آپ کو انگلستان سے باہر بھیجدیا۔ تاکہ آپکا غم غلط ہو۔ جب کچھ عرصہ بعد آپکی حالت درست ہوگئی تو انگلستان تشریف لے آئیں ✤

پرنس جارج سے نسبت۔ چونکہ حضور ملکہ معظمہ پرنس جارج کی شادی کی فکر میں تھیں۔ اسلئے بالآخر بحالات موجودہ پرنسس کے صدمہ اور پرنس جارج و پرنسس میں ایک قسم کی دلبستگی دیکھکر آپنے ۴ مئی ۱۸۹۳ء کو پرنس جارج کی نسبت ان سے منظور فرمالی ✤

پرنس جارج سے شادی۔ ۴ جولائی ۱۸۹۳ء کو آپ معہ اپنی والدہ کے قصر بکنگھم میں تشریف لے آئیں۔ جہاں ۶ جولائی کو نہایت دھوم دھام اور تزک و احتشام سے آپکی شادی پرنس جارج سے ہوگئی جسکا مفصل تذکرہ حضور ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کے حالات میں اس سے پہلے ہوچکا ہے ✤

شادی پر آپکا وظیفہ۔ شادی ہوتے ہی آپ کا وظیفہ پارلیمنٹ انگلستان نے نو لاکھ روپیہ سالانہ مقرر فرمایا۔ اور ایسا ہی بعد میں آپکے ہر صاحبزادے اور ہر صاحبزادی کیلئے ساڑھے چھبیہزار سالانہ کا وظیفہ مقرر ہوا ✤

شادی کے بعد کا زمانہ۔ دولہا دلہن نے یارک کاٹیج واقعہ نارفوک میں گذارا جس سے آپس میں نہایت اُنس ہوگیا۔ چنانچہ ابتک چھ بچے ہوچکے ہیں ✤

بچوں کی تعلیم و نگرانی۔ اپنے بچوں سے آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ چنانچہ ان کی دائیاں و اتالیق خود مقرر فرماتی اور اخلاقی باتیں انہیں خود سکھلاتی ہیں۔

آپکی لمبی سیاحت۔ شادی کے بعد آپنے شوہر نامدار کے ساتھ جبرالٹر۔ مالٹا۔ سیلون

سنگاپور۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ طسمانیہ۔ کنیڈا اور نیوفونڈلینڈ کی سیاحت فرمائی جو قریباً ۴۰ ہزار میل ہے +

مالبرو ہوس میں قیام۔ ۹ نومبر ۱۹۰۱ء کو جبکہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے آپکے شوہر نامدار پرنس جارج یعنی ڈیوک آف یارک کو پرنس آف ویلز کا خطاب عطا فرمایا تب سے آپ کی اقامت مالبرو ہوس میں ہے +

دربار تاجپوشی کی مصروفیت میں بھی غریبخانوں سے دلچسپی دربار تاجپوشی ۱۹۰۲ء پر اگرچہ آپ بہت مصروف تھیں۔ تاہم آپ ان دنوں میں بھی غریب خانوں میں تشریف لیجاکر غریبوں کی مدد فرمایا کرتی تھیں +

سیاحت ہند۔ ۱۹۰۶-۱۹۰۵ء میں آپ اپنے شوہر نامدار شہنشاہ جارج پنجم کیساتھ قریباً چھ ماہ تک ہندوستان کی سیاحت فرمائی۔ بمبئی میں جب آپ رونق افروز ہوئیں تو بمبئی کی ہر مذہب و ملت کی خواتین نے ٹون ہال میں نورجہاں کے نمونہ کا ایک تخت آپکے لئے تیار کرا کر مختلف زبانوں میں ایڈریس پیش کئے۔ لیڈی پیٹیٹ نے پارسیوں کی خوشحالی۔ اقبالمندی اور تندرستی کے متعلق ایک رسم انڈا اپانی اور چاول نثار کرنے سے ادا کی۔ لیڈی چندرا وارکر نے ہندوؤں کی طرف سے اور ممتاز نصراللہ بیگم نے مسلمانوں کی طرف سے تائید کی اور سونا اور چاندی آپکے پاؤں پر سے نچھاور کیا۔ آپ نے جملہ ایڈریسوں کے ہمدردی آمیز جوابات دیئے۔ کلکتہ کی خواتین نے یادگار کے طور پر آپکو ایک بیش قیمت ہار نذر فرمایا۔ جسے قبول فرما کر اپنے گلوئے مبارک میں پہنکر اُن کو از حد مسرور فرمایا۔ جب آپکے شوہر نامدار دوبارہ گوالیار تشریف لے گئے تو اس عرصہ میں آپ نے دوبارہ لکھنو و آگرہ کی سیر فرمائی۔ اور ڈیرہ دون تشریف لیجاکر لندھور ا بازار کے ایک معمولی دوکاندار سے چند چھڑیاں خرید فرمائیں +

غرضکہ ہندوستان کی عورتوں سے اپنی بیحد دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اُن سے ملیں۔ اور انکے فواید کیلئے آپکی اُسوقت کی یادگاریں ہندوستان میں بہت سے

مفید انسٹیٹیوشن قایم ہیں۔ لکھنو کے ہسپتال میں معائنہ فرماتے وقت آپنے ہر مریض کو ایک ایک خوشہ دیا۔ آپکی اِس خوش اخلاقی و ہمدردی کا ہندوستانیوں پر بیحد اثر ہوا +

ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا انتقال ۔ اپنے خسر حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے انتقال پر آپکو بیحد رنج ہوا۔ اسکے علاوہ کچھ عرصہ بعد آپکو اپنے بھائی پرنس فرینکس کی موت کا صدمہ بھی اٹھانا پڑا۔ جس باعث آپنے ایک سال تک اپنے شوہر نامدار کے ساتھ ملکی کاموں میں کوئی حصّہ نہ لیا +

دربار تاجپوشی ۱۹۱۱ء تخت نشینی کے وقت مئی ۱۹۱۰ء میں اور تاجپوشی کے وقت ۲۶ جون ۱۹۱۱ء کو آپ تمام رسومات میں شریک ہوئیں۔ اور حضور شہنشاہ جارج پنجم کے ساتھ آپکی تاجپوشی بھی ویسٹ منسٹر ایبی میں نہایت دھوم دھام سے ہوئی۔ اور "خدا ملکہ کو سلامت رکھے" کے نعرے بلند ہوئے +

ہندوستان کے دربار تاجپوشی کی شرکت کیلئے بھی ملکہ میری شہنشاہ جارج پنجم کے ساتھ تشریف لائیں۔ اور تمام سرکاری تقریبات میں شریک ہونے کے علاوہ ہندوستان کی سیاحت میں آپکے ہمراہ رہیں۔ بلکہ کچھ مقامات کی سیر حضور سے علیحدہ بھی فرمائی۔ اور اس عرصہ میں ہندوستانی عورتوں کی ہمدردی و بہی خواہی میں پیشتر سے بیشتر حصّہ لیا + (جسکا مفصل ذکر سیاحت ہند میں درج ہے)

حضور ملکہ میری کی نسبت ایک مہاراجہ کی رائے } ملکہ میری کی نسبت ایک مہاراجہ صاحب فرماتے ہیں کہ "میں نے شہنشاہ اور ملکہ دونوں سے حصولِ نیاز کی مسرّت حاصل کی ہے۔ مگر ملکہ معظمہ کے شرفِ ملاقات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا وہ بہت زندہ دل۔ نہایت خوبصورت اور شایستگی کا اعلےٰ نمونہ ہیں سلطنتِ برطانیہ کی خوش قسمتی ہے کہ ایک ایسی نیک اوصاف والی ملکہ تخت نشین ہیں۔ جنمیں اعلےٰ درجہ کا حسن اخلاق۔ غیر معمولی قابلیت اور رعایا کا بیحد پیار کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ خدا کرے ایسی مہربان ملکہ کا سایہ ملک پر ہمیشہ قایم رہے اور تخت سلطنت پر شہنشاہ معظم کے ساتھ تا ابد جلوہ افروز رہیں" +

ہز رایل ہائینس پرنس اوف ویلز بہادر



فصل ششم

شاہی اولادیں

موجودہ پرنس آف ویلز بہادر

اس مبارک شادی سے حضور ملک معظم جارج پنجم و ملکہ میری یعنی شہنشاہ بیگم کو چھ اولادیں ہوئیں۔ جو بفضلہ تعالٰے زندہ ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے یعنی اولادِ اوّل۔ پرنس ایڈورڈ البرٹ کرسچن جارج اینڈریو پیٹرک بہادر ولیعہد (ولادت) سلطنت ۲۳ جون ۱۸۹۴ء کو یعنے شادی سے پورے سوا گیارہ ماہ بعد پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے پڑپوتے تھے اسلئے تمام سلطنت میں بیحد خوشی منائی گئی۔

اصطباغ و نام۔ ۶ جولائی ۱۸۹۴ء کو حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم۔ ملکہ الگزنڈرا۔ زار روس۔ ڈیوک آف کیمبرج۔ ڈچز آف ٹیک۔ ڈیوک و ڈچز آف فائف اور ڈیوک و ڈچز آف ایڈنبرہ کی موجودگی میں آپکا نام

"پرنس ایڈورڈ البرٹ کرسچن جارج اینڈرو پیٹرک ڈیوڈ۔"

رکھا گیا۔ چنانچہ چاروں اخیری نام انگلستان۔ آئرلینڈ۔ سکاٹ لینڈ اور ویلز کے پیشیر وؤں کے ہیں۔ اور "ڈیوڈ" کا نام ایک لیڈی کی درخواست پر بڑھایا گیا۔ جسکی خواہش تھی کہ حضور ملک معظم جارج پنجم کے جب لڑکا پیدا ہو تو اسکا نام ڈیوڈ رکھا جائے۔ کیونکہ انگلستان میں اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ چنانچہ اسکی خواہش ڈیوڈ کا نام بڑھانے سے پوری کر کے اُسے مبارکباد کا تار دیا گیا۔ جس سے وہ از حد محظوظ ہوئی۔

عورتوں میں نحوست و برکت کا خیال۔ عورتیں خواہ کسی ملک کی ہوں انہیں نحوست و برکت کا خیال ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور ملکہ معظمہ کے پاس اپنے بچوں کے

اصطباغ کا لباس ابتک موجود تھا۔ جسے وہ نہایت مبارک خیال کرتی تھیں۔ چنانچہ وہی لباس پرنس موصوف کو بھی پہنایا گیا ✣

ہوس آف لارڈز کی مبارکباد۔ اِس ولادت باسعادت پر لارڈ روزبری نے دار الامراء میں مبارکباد دی۔ اور باشندگان لنڈن کیطرف سے ٣٠ جولائی ١٨٩٤ء کو ایک ایڈریس مبارکباد پرنس جارج کی خدمت میں پیش کیا جس کا پرنس موصوف نے موزون جواب دیتے ہوئے ملکہ میری کی طرف سے بھی شکریہ ادا کیا ✣

آرنلڈ کی نظم۔ انگلستان میں کپلنگ و آرنلڈ دو شاعر ہندوستان کے جذبات کو انگلستان کی زبان میں منظوم کرنے کے لئے خاص طور پر مشہور ہیں۔ چنانچہ اِن دونوں نے اس موقعہ پر نظمیں لکھیں جنمیں سے آرنلڈ کی نظم کا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

شاہزادہ جئے ہزاروں سال — پاس آئے نہ اُسکے رنج وملال
رہے بودھا[۱] کا سایہ اُس پہ مدام — بطفیلِ گنیش و لچھمن و رام
مثل میرے وہ دیکھے ہندوستان[۲] — گھومے سیلون چین اور جاپان
ہند کے دیکھے سانپ اور بچھو — کہیں گرگٹ بھی دیکھے وہ خوشخو
کہیں نظارۂ چھچھوندر ہو — کہیں درشن کو شو کا مندر ہو

ایک دلچسپ پیشنگوئی۔ ١٨٩٦ء میں جبکہ پرنس نومولود ابھی دو اڑھائی سال کے تھے تو ملکۂ روس انگلستان آکر حضور ملکۂ معظمہ کی مہمان ہوئیں۔ اُنکی چھوٹی صاحبزادی ان کے ہمراہ تھی جو بوجہ کمسنی خود نہ چل سکتی تھی۔ چنانچہ پرنس نے اس کی چلنے کی خواہش دیکھکر اُس کو چلنے میں مدد دی۔ اس وقت کا نظارہ دیکھکر حضور ملکۂ معظمہ متبسم ہوکر فرمانے لگیں " جوڑا تو بہت اچھا ہے " جسپر دوربین آنکھوں نے اُسیوقت پیشنگوئی کردی ✣

[۱] بودھ۔ [۲] ہندوستان ✣

حضور ملکہ معظمہ سے پیار - حضور ملکہ معظمہ اپنے اِس نومولود پڑپوتے کو بہت پیار فرماتی تھیں - اسلئے یہ ان سے ڈرتے نہ تھے - بلکہ بہت شوخی کرتے تھے - اور اکثر مرتبہ آپنے اپنی پڑدادی صاحبہ کا ہاتھ چومنے سے انکار کرکے پیشانی کا بوسہ لیا +

سپیچ بازی کا شوق - ایک دفعہ آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ ان کے کسی دوست کے ہاں تشریف لیگئے تو اُسنے آپکو ایک ٹین کی کرچ بطور تحفہ دی - آپ چونکہ درباری طریقوں کو دیکھے ہوئے تھے - فوراً ایک کرسی پر کھڑے ہوگئے - اور سب کو سلام کرکے یوں گویا ہوئے :-

"میں آپ کا اس کرچ پیش کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں - اور میں آج رات کی یادگار میں اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھونگا" +

پرنس نے ایسی شانداری اور بھولے پن سے یہ الفاظ کہے کہ حاضرین ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور آپکے والد بزرگوار یعنے پرنس جارج نے فرمایا کہ "یہ تو سپیچ بازی میں ہم سے بھی بڑھ گئے" +

ابتدائی تعلیم - آپکو ہر فن کی نہایت مکمل تعلیم اوّل گھر پر دیگئی - اور اسکے بعد آپ ایٹن کالج میں داخل ہوگئے +

پیار کا نام - آپ کا پیار کا نام "ایڈی" ہے +

سالگرہ کی دعوت - ۱۲ جون ۱۹۰۵ع کو آپنے اپنی سالگرہ کے موقعہ پر تمام ہم مکتبوں کو ایٹن میں مدعو کیا اور کرکٹ میچ ہوا - چنانچہ میچ دیکھنے کے لئے آپکے دادا دادی اور بہت سی معزز لیڈیاں تشریف لائیں +

اخلاق و اوصاف مزاج - آپ کے اخلاق نہایت پسندیدہ اور اوصاف نہایت حمیدہ ہیں - مگر مزاج میں شان و حکومت ہے +

تصویر کشی - تصویر کشی کا آپ کو بہت شوق ہے +

تاجپوشی ۱۹۱۱ع میں آپنے تمام رسومات میں شرکت فرمائی اور اپنے دا

کے سامنے ۲۶ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو اطاعت کا اقرار کیا ✤

ولیعہدی۔ آپ ہی سلطنتِ انگلستان و ہندوستان کے ولیعہد ہیں۔ اور یورپ کے جنگِ عظیم میں شرکت کی غرض سے میدانِ جنگ میں تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔ جہاں نہایت عزم و استقلال اور بہادری سے دادِ شجاعت دے رہے ہیں ✤

رسمِ کنفرمیشن و بلوغت۔ آپکی رسمِ کنفرمیشن و بلوغت ۱۳ جون سنہ ۱۹۱۵ء کو ادا ہونے والی تھی۔ مگر شرکتِ جنگ کے باعث سردست ملتوی کر دیگئی ✤

انشاء اللہ آپ بھی اپنے دیدار فیض آثار سے ہندوستانی رعایا کو مسرور فرمائینگے۔ اللہ تعالے آپکے عمر و اقبال میں برکت عطا فرمائے ✤

اور شاہی اولادیں:۔ پرنس اف ویلز کے علاوہ شہنشاہ و ملکہ کی اور حسبِ ذیل اولادیں ہیں

	نام	تاریخ ولادت
اولاد دوم	پرنس البرٹ فریڈرک آرتھر جارج	۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء
" سوم	پرنسس وکٹوریہ الیگزنڈرا الس میری	۲۵ اپریل سنہ ۱۸۹۷ء
" چہارم	پرنس ہنری ولیم فریڈرک البرٹ	۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء
" پنجم	پرنس جارج ایڈورڈ الیگزنڈرا ایڈمنڈ	۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء
" ششم	پرنس جان چارلس فرانسیس	۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء

فصل ہفتم

شادی سے ولیعہدی تک

پبلک و پرائیویٹ تقریبوں میں شرکت۔ شہنشاہ جارج بحیثیتِ ولیعہدی پبلک و پرائیویٹ تقریبوں میں حصّہ لیتے رہے۔ چنانچہ اپنی بہن پرنسس ماڈ کی شادی میں شریک ہوئے۔ جو پرنس چارلس سے ہوئی۔ جو اُسوقت تو ولیعہد ڈنمارک تھے۔ لیکن بعد کو شاہ ناروے قرار پائے +

سیر آئرلینڈ۔ ۱۸۹۷ء میں سرکاری طور پر اعلان ہوا۔ کہ شہنشاہ جارج معہ اپنی بیگم صاحبہ کے سیرِ آئرلینڈ کو جاتے ہیں۔ جب آپ اس ملک کو تشریف لے گئے تو آپ کی بیگم صاحبہ نے تمام لباس آئرلینڈ کی ساخت کا پہنا۔ آئرلینڈ والوں کی شورہ پشتی طشت از بام ہے۔ مگر اتنی سی بات سے وہ آپکی تالیف قلوب کے قائل ہو گئے۔ گورمنٹ ہوس میں جہاں آپ ٹھیرے تھے۔ اہلِ آئرلینڈ نے ایڈریس پیش کیا۔ بڑی شاندار دعوت کے بعد آپنے حلف لیا۔ اور کوئی ایک ہفتہ تک ڈبلس (دار الخلافہ آئرلینڈ) میں قیام کے بعد اس جزیرہ کے مختلف شہروں کی مناسب تقریریں فرماتے ہوئے سیر فرمائی۔ زاں بعد دوبار ۱۸۹۹ء و ۱۹۱۱ء میں پرائیویٹ طور پر آئرلینڈ کی سیر کو تشریف لیگئے +

دورۂ نو آبادی۔ بیسویں صدی کے شروع میں بحرِ ہند وغیرہ کی نو آبادیوں میں سلطنت کے اعلےٰ تعلقات کے متعلق بالکل نئی تحریکیں شروع ہوئیں۔ دُور دور کے علاقوں سے جنرل گارڈن کی مدد اور خرطوم کو واپس لینے کے لئے فوجیں آئیں۔ جنمیں نہ صرف آئرلینڈ اور کینیڈین ہی شامل تھے۔ بلکہ نیوزیلینڈ۔ لنکا طسمانیہ اور سنگاپور کی پلٹنیں بھی شریک تھیں۔ چنانچہ ان نو آبادیوں والوں نے

آسٹریلیا میں افتتاح پارلیمنٹ کیلئے تشریف لیجانے کا فیصلہ

اپنی وفاداری و نمک حلالی کے اظہار میں اپنا لہو پانی ایک کر دیا۔ اور آسٹریلیا والوں نے خواہش کی کہ انکی خدمات کے صلہ میں انہیں پارلیمنٹ عطا کیا جائے۔ جسکا افتتاح شاہی خاندان کا کوئی ممبر بحیثیت قائمقام حضور ملکہ معظمہ فرمائے۔ چنانچہ حضور ملکہ معظمہ نے انکی درخواست کو شرف قبولیت بخشکر یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو اعلان فرمادیا۔ کہ جزائر نیو سوتھ۔ ویلز۔ وکٹوریہ۔ جنوبی و غربی آسٹریلیا۔ کوئنس لینڈ۔ و طسمانیہ کو ایک متحدہ حکومت "آسٹریلین کامن ویلتھ" کے نام سے عطا کیجائیگی۔ جسکے افتتاح پارلیمنٹ کیلئے پرنس جارج ڈیوک آف یارک (یعنے موجودہ شہنشاہ جارج) جائینگے مگر قبل اسکے کہ حضور شہنشاہ جارج تشریف لیجاتے۔ حضور ملکہ معظمہ نے انتقال پُر ملال فرمایا۔ جس سے عام خیال پیدا ہو گیا کہ اب شاید پرنس جارج اس رسم کی ادائیگی کے لئے تشریف نہ لیجا سکیں۔ لیکن آخر کار یہی فیصلہ ہوا کہ حضور ملکہ معظمہ کے اس فرمان کی تعمیل بہر طور کرنی چاہیئے۔ چنانچہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا کہ :-

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تقریر۔ "مابدولت کو اگرچہ اس زمانہ میں اپنے لخت جگر کی جدائی شاق ہوگی۔ مگر اس خیال سے کہ والدہ مکرمہ کی خواہشات کی تکمیل ہونی چاہئے اور چونکہ انہیں اور انکے ساتھ مابدولت کو بھی اپنی رعایائے آنروے بحور سے خاص دلاویزی ہے۔ اسلئے ہم نے قرار دیا ہے کہ آسٹریلیا کا دورہ موقوف نہو۔ بلکہ اسمیں نیوزی لینڈ کا دورہ بھی شامل ہو"

ادہر جب گورنر آسٹریلیا نے یہ تقریر بذریعہ تار اخبارات میں دیکھی تو حضور ملک معظم کی اس عنایت خاص کا شکریہ ادا کیا۔ اور شہنشاہ جارج کی روانگی کے لئے سرکاری سٹیمر "اوفر" خاص طور پر تیار کیا گیا۔ جسکے سونے کے کمرہ میں جملہ ممبران خاندان شاہی کی تصویریں آویزاں تھیں۔ اسکے علاوہ جہاز میں ہی شفاخانہ چھاپہ خانہ اور لائبریری کا انتظام بھی خاصہ مکمل تھا۔ چھوٹے بڑے افسران و ملازمان

جہاز سوا پانچسو کی تعداد میں شہنشاہ جارج کی اردل میں تھے۔ اور آپ کے ہمراہیوں میں سر ڈانلڈ والس اسسٹنٹ پرائیوٹ سکرٹری اور مسٹر البرٹ ڈمارٹمنو فوٹوگرافر بھی تھے۔ کپتان جہاز مسٹر اے۔ بی ونزلو تھے ✢

روانگی آسٹریلیا۔ روانگی جہاز کی تاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء قرار پائی تھی۔ چنانچہ اس دن پرنس جارج ڈیوک آف یارک حضور ملک معظم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اور جملہ ممبران خاندان شاہی نے جہاز پر ہی ٹفن تناول فرمایا۔ جسکے بعد شہنشاہ اور ممبران خاندان شاہی تو رخصت ہوئے اور حضور شہنشاہ جارج معہ اپنی بیگم صاحبہ کے والدین و ارکین سلطنت کی دعائیں لیتے ہوئے آسٹریلیا کو روانہ ہوگئے ✢

جبرالٹر میں داخلہ۔ ۲۰ مارچ کو جبرالٹر کے تار نے مشتاق کانوں کو یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ پرنس جارج معہ متعلقین بخیریت یہاں پہنچکر سر جارج وائٹ (سابق کمینڈر انچیف ہند) گورنر کے ہاں فروکش ہوئے اور گورنر موصوف نے نہایت اعلے پیمانہ پر خاطر مدارات کیں ✢

عدن میں استقبال۔ جبرالٹر سے مالٹا اور مالٹا سے عدن پہنچے جہاں پانچ میل تک دو رویہ پھول پتیوں سے آرایش کیگئی تھی۔ مختلف مقامات کے عرب سردار سومالی لینڈ کے حکام اور تمام فوجیں کیل کانٹے سے درست ہوکر بہر استقبال موجود تھیں۔ مختلف سلطنتوں کے جہازوں اور سٹیمروں پر "ویلکم" یعنے "خوش آمدید" کے پھریرے اُڑ رہے تھے۔ اور فرکے پہنچتے ہی ۳۱ توپوں کی سلامی نے سب مشتاقین کو بہر استقبال تیار کردیا۔ چنانچہ وہاں آپنے آتش خیز پہاڑی چشموں اور تالابوں کی سیر کرنیکے بعد شہر کے قابل دید مقامات کی سیر فرمائی۔ جسکے بعد مسٹر ایچ سی ڈنشا نے ایڈریس پیش کیا۔ اور پرنس کی طرف سے اکابر و عظام کو ایک شاندار دعوت دی گئی۔ جہاں سے سیلون کو روانہ ہوئے ✢

کلمبو میں مصروفیت - سیلون سے کلمبو پہنچے - جہاں سنگھائیوں نے ایڈریس پیش کیا - مختلف مقامات کی سیر کے بعد دربار عام کیا جسمیں والیان و باشندگان سیلون نے اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا - عربی پاشا جو خدیو مصر کی مخالفت کے باعث بطور اسیر سلطانی یہاں مقیم تھے - باریاب ہوئے جنھوں نے اِس قید سے اپنی رہائی کی درخواست کی - جسپر آپنے وعدۂ معافی پر قصور سے درگذر فرماکر انہیں وطن بھجوادیا ✦

عربی پاشا کو آزادی -

سنگاپور کی سیر - سیلون سے آپکا سٹیمر سنگاپور روانہ ہوا - جہاں سلاطین ملایا سے ملاقات ہوئی - اور اطرافِ خاص و چند جزائر کی سیر فرمائی ✦

بندر ملبورن پر استقبال - ۶ مئی کو آپ کا جہاز بندر ملبورن پر لنگر انداز ہوا - جہاں آسٹریلیا کے چار جنگی جہازوں نے سلامی دی - اور ۵۰ ہزار لڑکوں نے "ہپ ہپ ہرا" کے نعرے لگائے جو سمندر کے کنارے پر جمع تھے -

بیحد اجتماع - اس موقعہ پر ۶ مئی کو دور و نزدیک کے پونے چار لاکھ آدمی موجود تھے - اگرچہ پروگرام کے مطابق آپکی تشریف آوری کا وقت ۲ بجے سہ پہر تھا مگر مشتاق نگاہیں صبحدم سے انتظار میں تھیں ✦

ترتیب جلوس - اِس موقعہ پر ترتیب جلوس حسب ذیل تھی :-

۱ - پولیس کے سوار سفید گھوڑوں پر (۲) جزیرہ وکٹوریہ کی فوج (۳) نیو ساؤتھ ویلز کی فوج (۴) کوئنس لینڈ کی فوج (۵) جنوبی و مغربی آسٹریلیا کی فوج - (۶) طسمانیہ کی فوج (۷) نیوزی لینڈ کی فوج - جسکے بعد تین عالیشان لینڈو گاڑیوں میں شہنشاہ جارج کے مصاحبین اور اسکے بعد شہنشاہ جارج معہ اپنی بیگم صاحبہ کے ایک مکلف گاڑی میں سوار تھے - اور آپکے پیچھے چند اور گاڑیاں خاص ترتیب سے تھیں ✦

دربار لیوی - جلوس کے دوسرے دن نمایش گاہ والے مکان میں دربار لیوی منعقد ہوا - اور ٹون گورنر جنرل (لارڈ ڈھوپ) نے ایڈریس پڑھا - جسکے جواب

میں شہنشاہ نے فرمایا :-

" اگرچہ جدّہ ماجدہ (ملکہ معظمہ وکٹوریہ) کی زندگی میں ہی میرا یہاں آکر پارلیمنٹ کا افتتاح کرنا قرار پاچکا تھا۔ مگر انکے فوری انتقال پُرملال سے سب کو یہی خیال پیدا ہوا کہ شاید میرا آنا یہاں ملتوی رہے۔ لیکن والد مکرم نے اس فرمان کو پورا کرنیکا اعلان اپنی پہلی سپیچ میں فرما دیا۔ جنگ ٹرنسوال میں جسقدر امداد آسٹریلیا کے بہادروں نے دی۔ وہ ابدالآباد تک بھولنے والی نہیں۔ آسٹریلیا تاج برطانیہ کا ایک درخشندہ جواہر ہے۔ اسکی سرسبزی میں گورنمنٹ انگریزی کی سرسبزی ہے۔ اور اسکی بہتری و خوشی ہمیشہ فرمانروائے تخت برطانیہ کو ملحوظ خاطر ہے۔ اب میں والد مکرم کیطرف سے اِس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کو جنگ ٹرنسوال میں ہمدردی کی وجہ سے میں آپ کو متحدہ کامن ویلیتھ" دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ تاکہ جو اختیارات اس پارلیمنٹ کو حاصل ہوں۔ اُنہیں عمل میں لانے میں تاج برطانیہ کی خیر خواہی اور ارادتمندی کو ترقی ہو۔ اور اخیر میں ہم احکم الحاکمین خداوند عالم و عالمیان سے دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ اتحاد جو آسٹریلیا اور گورنمنٹ انگلستیہ کے مابین قایم ہوا ہے رعایائے آسٹریلیا کی ترقی و بہبودی کے حق میں اور بھی مفید ثابت ہو۔ اور اس سے گورنمنٹ عالیہ کو اور بھی قوت و استحکام حاصل ہو"۔

حضور ملک معظم کا تار۔ عین اسیوقت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے ایک تار اِس مضمون کا موصول ہوا کہ :-

" ہم تہ دل سے اہل آسٹریلیا کو جدید پارلیمنٹ پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور اسکی سرسبزی کی دعا کرتے ہیں"۔

دیگر تقاریب۔ اِس تار کے موصول ہوتے ہی خوشی کے نعرے بلند ہوئے۔ اور حضور ملک معظم کی ترقی اقبال و دولت کی دعائیں مانگی گئیں اور دوسرے دن تمام اقطاع و امصار میں انگریزی جھنڈا بلند کیا گیا۔ طلبائے مدارس

میں انعامات تقسیم ہوئے۔ اور انکے ایڈریس لیکر مناسب جوابات دئے گئے۔
جزائر کی سیر۔ پھر کوئنس لینڈ اور نیو سوتھ ویلز کے صدر مقامات کے دورہ کے بعد جزائر ماریشس۔ جاوا۔ نیوزی لینڈ۔ کیوبک۔ طسمانیہ وغیرہ کا دورہ فرمایا۔ ماؤریوں کا خاص ناچ دیکھنے کے علاوہ وہ چشمہ بھی دیکھا جسکا پانی صابن ڈالنے سے فوّارہ کیطرح سو فٹ تک بلند ہوتا اور آگ کی طرح جلنے لگتا ہے چنانچہ یہاں کے باشندے اسی پانی میں بغیر آگ کے کھانا پکاتے ہیں +

جنوبی آسٹریلیا سے جنوبی افریقہ کی راہ لی۔ راستہ میں جزیرہ ماریشس میں چار روز تک قیام فرمایا +

فوجی قواعد کا معائنہ - ۱۳ر اگست کو ڈربن پہنچے اور خود کرنیلی لباس لباس میں سرکاری فوج کی قواعد ملاحظہ فرمائی۔ جسمیں لارڈ کچنر بھی شریک تھے زولو قوم کے پچپن سرداروں نے اپنے اپنے خاص قومی لباس میں سلامی دی۔ چونکہ بوئروں سے جنگ چھڑنے تھوڑے ہی دن گذرے تھے اسلئے حضور نے اپنی درباری تقریر میں فرمایا،۔

جنگ بوئر پر آپکی ہمدردانہ تقریر "خدا کرے زمانہ جو بڑے بڑے غموں کو بھلا دینے والا ہے۔ یہاں کے باشندوں کو بھی کامل صبر عطا فرمائے۔ اور یہ ملک جلد ان مصائب سے نجات پائے" +

سرداران حبش کے ایڈریس کا جواب } پھر سرداران حبش کے ایڈریس کے جواب میں فرمایا "ہماری دادی صاحبہ آنجہانی کو جو محبّت اپنی رعایا سے تھی۔ والد مکرّم بھی اُسے بوجہ احسن قایم رکھینگے۔ انھوں نے اپنی والدۂ محترمہ کا برتاؤ رعایا سے دیکھا ہے۔ انشاءاللہ انکے قدم بقدم چلینگے۔ اور انہیں کی مثال کو نمونہ بناکر حبش کی رعایا پر خاص توجّہ مبذول فرمائینگے" +

ایک خوبصورت ٹٹو کیپ ٹون میں لڑکوں کی دعوت ہوئی۔ ایکے لڑکوں نے **بطور تحفہ** } ایک خوبصورت ٹٹو خرید کر آپکی خدمتمیں بطور نذر پیش کیا

کہ" یہ ناچیز تحفہ اپنے شہزادے (یعنے پرنس ایڈی موجودہ ولی عہد بہادر) کے لئے قبول فرمائیے۔ چنانچہ ان کی خاطرداری کے خیال سے آپنے اِس تحفہ کو قبول فرمایا +

چانسلر کی ڈگری - یہاں کی یونیورسٹی نے آپ کو چانسلر کی ڈگری پیش کی

سفر کینیڈا - یہاں سے آپ کینیڈا کو تشریف لے گئے۔ جہاں لارڈ منٹو بہادر گورنر جنرل تھے (جو بعد میں ہندوستان میں بھی ایک ہردلعزیز وائسرائے رہ چکے ہیں) اس نوآبادی کے دارالصدر مقام کیوبک میں مسٹر بیرنٹ اور آرچ بشپ آف کیتھولک مسٹر لیول نے ایڈریس دئیے۔ جنکا شہنشاہ نے موزون جواب دیا +

ایل ایل ڈی کی ڈگری - اور یہاں کی مشہور یونیورسٹی نے آپ کو ایل ایل کی ڈگری پیش کی +

مشہور تاریخی مقامات کی سیر کے بعد اوٹاوہ یونیورسٹی اور دیگر درسگاہوں کو دیکھا - پھر ونکوور اور وکٹوریہ کی سیاحت فرمائی۔ جس کے بعد مغربی سفر کا خاتمہ ہوگیا +

مراجعتِ وطن - مراجعتِ وطن سے پہلے آپ نے اسی سفر میں ٹارنٹو قیام کیا - اور آبشار نائی گیرا دیکھی - پھر ہملٹن اور کنگسٹن ہوکر سینٹ لارنس پہنچے - ۱۹ اکتوبر کو ہیلی فیکس اور ۲۱ کو نیوفونڈ ہوتے ہوئے مع الخیر وطن پہنچے - جہاں حضور ملک معظم اور ملکہ الیگزنڈرا نے آپ کا استقبال کیا +

پرنس آف ویلز قرار پانا - چونکہ ۹ نومبر ۱۹۰۱ء کو آپ اپنی غیر حاضری لنڈن میں ہی پرنس آف ویلز یعنے ولی عہد بہادر اور ارل آف چیسٹر قرار دئیے گئے تھے - اس لئے داخلۂ لنڈن پر ان کا جلوس شاہی حیثیت سے نہایت دھوم دھام کے ساتھ نکلا +

گلڈ ہال میں آپکی تقریر - اِس مع الخیر واپسی سفر کے متعلق گلڈ ہال میں

آپ نے ایک معرکتہ الآرا اسپیچ فرمائی۔ جسمیں سفر کے تجربات۔ نوآبادیوں کے حالات کی تحقیق و تدقیق۔ اور جن لوگوں نے ابتک وطن کو نہیں دیکھا تھا اُن کی وفاداری و خیرخواہئ تاج کا مفصل ذکر۔ وطن کی الفت۔ ساٹھ ہزار فوج کی قواعد دیکھنے کا تذکرہ۔ نوآبادیوں کی عمدہ فوج۔ اور سپاہیوں و کیڈٹ افسران کی حالت تجارتی کیفیتیں تفصیل سے بیان فرمانے کے بعد فرمایا:۔

"اگر ہمارے انگلستان کے کاریگر اُن لوگوں کی ضرورت کے مطابق مال طیار کریں اور ان منڈیوں کو ہاتھ میں رکھیں تو معقول فائدہ اُٹھا سکتے ہیں"۔

اس کے بعد آپ نے چند سال وطن میں قیام فرمایا۔ اگرچہ اُن کی دلی خواہش یہی تھی کہ سلطنت کے اُن حصّوں کی سیر کیجائے۔ جن کو دیکھنے کا ابتک موقعہ نہیں ملا۔ لیکن چونکہ حضور ملک معظّم ایڈورڈ ہفتم کی ناگہانی علالت پر جشنِ تاجپوشی ملتوی ہونے کے سبب طبیعت متردّد ہو گئی۔ اس لئے آپ نے ارادہ سفر کو ملتوی فرمایا۔ مگر خداوند تعالےٰ نے بڑا فضل و کرم کیا کہ شہنشاہ بہت جلد اچھّے ہو گئے۔ اور جشن مذکور بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جسکی مفصل کیفیت شہنشاہ مرحوم کے حالات میں درج ہو چکی ہے +

فصل ہشتم

شہنشاہ جارج پنجم کی سیاحتِ ہند بزمانہ ولیعہدی

حضور ملک معظم کا پرنس جارج کی سیاحتِ ہند کیلئے ایما جب آپ دربار تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم پر باضابطہ ولیعہد سلطنت مقرر ہوئے تو شہنشاہ ممدوح نے دِلی خواہش ظاہر فرمائی کہ ولیعہد بہادر یعنے موجودہ شہنشاہ ہندوستان کی سیاحت بھی فرمائیں۔ چنانچہ شہنشاہ کی اِس خواہش

شہنشاہ جارج کی تشریف آوری ہند کے متعلق لارڈ کرزن کا اعلان۔ کا اظہار لارڈ کرزن بہادر وائسرائے و گورنر جنرل ہند نے اپنی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کی اُس معرکتہ الآرا اسپیچ میں جو دربار تاجپوشی ہند کے موقعہ پر بمقام دہلی دیگئی۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا:-

آئیندہ سال حضور پرنس آف ویلز یعنے ولیعہد بہادر (موجودہ شہنشاہ جارج) کو حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ہندوستان بھیجنے والے ہیں" +

ہندوستانیوں کو اس مژدہ سے تہری مسرت اِس نوید فرحت افزا نے عید کے دن کی خوشی کو سہ چند کردیا۔ یعنی اوّل تو فی الواقعہ اس دن مسلمانوں کی عید تھی۔ دوسرے دربار کی مسرّت۔ تیسرے حضور کی تشریف آوری کا مژدہ +

روانگی کا فیصلہ ۔ اِس مژدہ کے بعد حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے بمشورہ مدبران انگلستان فیصلہ فرمایا کہ ۱۹۰۵ء کے اختتام پر ولیعہد بہادر معہ اپنی بیگم صاحبہ کے ہندوستان کی سیاحت کو تشریف لیجائیں +

ریناؤن جہاز کے ذریعہ ہندوستان میں آمد ریناؤن نامی سٹیمر جس پر ۱۹۰۶ء میں ڈیوک آف کناٹ بہادر ہندوستان رونق افروز ہوئے تھے۔ آپکے لئے تجویز کر کے اُسکے کمروں کو اعلےٰ درجہ کے فرنیچر سے آراستہ کیا گیا اور کھانے۔ سونے۔ نشستگاہ۔ ناچ۔ ہسپتال۔ لائبریری و دیگر ضروریات کے علیحدہ علیحدہ کمرے مختص کر دئے گئے۔ ہر کمرہ میں نفیس قالینوں کے فرش کے علاوہ پردے بھی کارچوبی ریشم کے تھے ✦

ہمراہیان۔ آپکے ہمراہ شہنشاہ بیگم صاحبہ کے علاوہ سر والٹر لارنس جو کسی زمانہ میں مہتمم بندوبست کشمیر اور لارڈ کرزن کے پرائیویٹ سکرٹری رہ چکے تھے۔ بطور پرائیویٹ سکرٹری و سردار قافلہ کے تھے اور بریگیڈ جنرل سٹوارٹ بٹسن ملٹری سکرٹری۔ لفٹنٹ کرنل آرتھر بگ کمانڈر۔ سر چارلس کسٹ بارٹ۔ آنریبل ڈیرک کیپل کمینڈر برائن گاڈفری فوسٹ شیفٹسبری وغیرہ شامل تھے۔ اور علاوہ بریں ہندوستان سے بھی تین چار یورپین شامل کئے گئے تھے۔ اسیطرح بیگم صاحبہ کی مصاحبت کیلئے بھی چند معزز و نامور لیڈیاں ساتھ تھیں ✦

سیاحت کا پروگرام۔ شہنشاہ جارج پنجم کی سیاحتِ ہند کا پروگرام خود شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے اپنی نگرانی میں تیار فرمایا تھا اور یہ اعلان عام کر دیا تھا کہ آپ کوئی تحفہ قبول نہیں فرمائینگے۔ البتہ میونسپلیٹوں اور دوسری جماعتوں کے ایڈریس معہ کاسکیٹ منظور فرما سکینگے۔ چنانچہ آپکی سیاحتِ ہند کا پروگرام حسب ذیل تھا:-

بمبئی	۹ نومبر سے ۱۴ نومبر	اندور	۱۵ سے ۱۷ نومبر
اودیپور	۱۸ سے ۲۰ نومبر	جے پور	۲۱ سے ۲۳ نومبر
بیکانیر	۲۴ سے ۲۷ نومبر	لاہور	۲۸ نومبر سے یکم دسمبر
پشاور	۲ سے ۴ دسمبر	راولپنڈی	۵ سے ۸ دسمبر
جموں	۹ سے ۱۰ دسمبر	امرتسر	۱۱ دسمبر

دہلی ۱۲ سے ۱۵ دسمبر آگرہ ۱۶ سے ۱۹ دسمبر گوالیار ۲۰ سے ۲۵ دسمبر
لکھنو ۲۶ سے ۲۸ دسمبر کلکتہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء سے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء دارجلنگ ۷ و ۸ جنوری
کلکتہ ۹ جنوری (بذریعہ جہاز روانگی رنگون) رنگون ۱۳ سے ۱۵ جنوری
منڈالے ۱۶ سے ۱۸ جنوری (بحری سفر تین دن) رنگون ۲۱ جنوری -
(جہاز پر ۲۲ و ۲۳ جنوری مدراس ۲۴ سے ۱۸ جنوری
میسور ۲۹ جنوری سے ۴ فروری بنگلور ۵ سے ۶ فروری
ٹرین میں ۱۶ فروری الور ۱۷ فروری بنارس ۱۹ و ۲۰ فروری
نیپال ۲۱ فروری تا ۴ مارچ (مگر نیپال میں ہیضہ پھیل جانے کے باعث بجائے
نیپال کے یہ عرصہ گوالیار میں دوبارہ تشریف لیجاکر گذارا)
علیگڑھ ۶ مارچ شملہ ۹ و ۱۰ مارچ ٹرین میں ۱۰ مارچ
کوئٹہ ۱۲ سے ۱۶ مارچ کراچی ۱۷ سے ۱۹ مارچ روانگی از کراچی ۱۹ مارچ

ورود بمبئی - ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کی سہ پہر کو آپ کا جہاز معہ خدم و حشم گودی **استقبال** ہے بمبئی میں پہنچا - جہاں لارڈ کرزن و لیڈی کرزن نے جہاز میں استقبال کر کے کنارہ پر اُتارا - اور حکام و والیان ریاست نے نہایت **ایڈریس کارپوریشن** پُرجوش استقبال کیا - سب سے پہلے آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ نے بحیثیت پریزیڈنٹ کارپوریشن بمبئی ایڈریس مبارکباد پیش کیا - جسمیں اشارہ تھا کہ شہنشاہ بیگم خاندان شاہی کی پہلی بیگم ہیں - جنھوں نے ہندوستان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مفتخر فرمایا ہے +

ولیعہد بہادر کا جواب - اسکے جواب میں ولیعہد بہادر نے حسب ذیل ذیل الفاظ ارشاد فرمائے :-

"کوئی تیس برس ہوئے ہونگے - جبکہ والد مکرم نے اس جگہ تقریر فرمائی تھی -"
"اگرچہ انکی سیاحت کا زمانہ مثل خواب ہے - مگر وہ اسکو فراموش نہیں کرتے"
"وہی اشتیاق مجھے بھی کشاں کشاں لایا ہے - اور میں تہ دل سے مشکور ہوں"

"کہ آپنے اِس خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔ والد مکرّم کے قدم بقدم چلنے سے اس"
"بارہ میں ہمنے پُرانی روایات کو مستحکم کر دیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہماری آئندہ"
"نسلیں بھی اسکی تقلید کرینگی۔ میں نے پدر بزرگوار اور جدّہ ماجدہ سے ہندوستان"
"اور ہندوستان والوں سے محبت ترکہ میں پائی ہے۔ اور ایام طفولیت سے ہندوستان"
"کے ساتھ مہربانی۔ وفاداری۔ خوش اخلاقی اور بہادری کو منسوب کرتے آئے ہیں"
"اور ہم بوثوق کہتے ہیں کہ یہ ابتدائی خیالات آیندہ چند ماہ کے تجربہ سے اور"
"مضبوط ہو جائینگے"✤

بمبئی کی مصروفیت۔ بمبئی میں شاندار جلوس کے علاوہ پبلک نے نہایت پُرجوش استقبال کیا۔ والیان ریاست اور ہندو مسلمان۔ پارسی جنٹلمینوں سے ملاقات کرکے معلومات حاصل فرمائیں۔ کئی ملوں اور خاص خاص حرفتی کارخانوں کا ملاحظہ فرمایا۔ ایک عالیشان دربار میں شرکت فرمائی۔ اور انسداد طاعون وآبپاشی کے متعلق سائنٹفک تحقیقاتوں کے تجربات کو نہایت غور سے ملاحظہ فرمایا۔ غرضکہ چھ روزہ قیام کے بعد

اندور کی سیر۔ اندور میں تشریف لے گئے۔ جہاں پُرتپاک استقبال ہوا۔ اور یہاں ہر ہائینس[1] بیگم صاحبہ بالقابہ والئے بھوپال۔ و ہر ہائینسز مہاراجہ صاحبان ریوان اور چھ۔ دتیا اور چرکھاری سے ملاقات فرمائی۔ جو شرف نیاز کی غرض سے یہاں حاضر تھے۔ چنانچہ انکو وہ تمغے پہنائے گئے جو حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے ارسال فرمائے تھے۔ ایک شاندار دربار منعقد فرمایا۔ البتہ یہاں والیان ملک کی بازدید کو بوجہ قلتِ وقت تشریف نہیں لیجا سکے۔ لیکن ساتھ ہی یہہ

[1] ہر ہائینس بیگم صاحبہ نے پردہ میں شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم سے ملاقات فرمائی۔ جو دونوں آپکی ملاقات سے ازبس محظوظ ہوئے۔ چنانچہ آپکو خاص طور پر ریزیڈنسی میں پرائیویٹ ملاقات کا اعزاز بخشا گیا۔ اور "جی سی آئی ای" کا تمغہ ہر ہائینس کو مرحمت فرمایا۔ جسکے لئے ہز ہائینس نے چیدہ الفاظ میں شکریہ ادا فرمایا✤

اعلان فرما کر تسلی کر دی کہ محض بوجہ قلتِ وقت ایسا ہوا ہے۔ مگر آئندہ بازدید نہ کرنا بطور نظیر نہ سمجھا جائے۔ ریزیڈنسی میں ایک گارڈن پارٹی ہوئی۔ جسمیں مہاراجہ دتیا کے ایک ہاتھی نے خوب کرتب دکھائے۔ شام کو غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ ہلکر کے رسالہ اور بھوپال کے لانسرز سواروں کی قواعد دیکھکر بہت محظوظ ہوئے اور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی یادگار میں کنگ ایڈورڈ ہال کی رسم افتتاح ادا فرما کر یہاں سے روانہ ہوئے؎

اودے پور کی سیر:۔ اودیپور میں ہزہائینس نے نہایت دھوم دھام سے استقبال کیا۔ یہاں اوّل توآپنے زرہ بکتر والے بہادر سپاہی ورئیس گھوڑوں اونٹوں اور ہاتھیوں پر سوار ملاحظہ فرمائے۔ ہزہائینس کے اتقا یعنے صرف ایک رانی پر قناعت اور انکی نشانہ بازی کو بنظر استحصان دیکھا۔ یہاں کے پیش ہونے والے روساء میں خورد سال ٹھاکر بیدالہ بھی تھے۔ جو وہی تلوار باندھے ہوئے تھے۔ جو برٹش گورنمنٹ نے انکے دادا کو وفادارانہ خدماتِ غدر کے صلہ میں عطا فرمائی تھی۔ اودیپور کی جھیل کے نظارہ کو پسند فرمایا؎

جے پور کی سیر۔ اودیپور سے روانہ ہوکر جیپور میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں ہزہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نے دلی جوش وخروش سے استقبال کیا۔ کیونکہ ہزہائینس کو قیام ولایت میں آپسے عزّتِ نیاز حاصل ہوچکی تھی۔ جہاں اوّل شیر کا شکار ہوا۔ دعوت ہوئی۔ اور ہزہائینس نے آپ کی یادگار میں "انڈین فیمن فنڈ میں" سابقہ عطیہ کے علاوہ بیس (۲۰) ہزار پونڈ یعنی تین لاکھ روپیہ اور عطا فرمایا۔ ہزہائینس نے اپنی تلوار شہنشاہ کے قدموں پر رکھدی؎

بیکانیر کی سیر۔ بیکانیر میں بھی آپ کا نہایت پُرتپاک استقبال ہوا۔ کیونکہ ہزہائینس کو پیشتر سے حصول نیاز کی عزت حاصل تھی۔ نہایت پُرتکلف مدارات ہوئیں جنگلی کبوتروں کا شکار ہوا۔ اور جنگلی سور کا بھی شکار فرمایا۔ آپکی روانگی بیکانیر سے پہلے ہزہائینس نے اعلان فرمایا کہ وہ اپنی پیدل فوج کا اور نصف حصّہ

امپیریل سروس میں شامل کر دینگے ۔ جسکے جواب میں شہنشاہ نے ہز ہائینس کی خدمات کو سراہتے ہوئے ۔ بیکانیر کیمل کور کی تعریف فرمائی +

لاہور کی سیر ۔ بیکانیر سے روانہ ہوکر رونق افروز لاہور ہوئے ۔ جہاں لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب و دیگر حکام اور والیان ریاستہائے کشمیر ۔ پٹیالہ ۔ بہاولپور ۔ جیند ۔ نابھہ ۔ کپورتھلہ ۔ منڈی ۔ سرمور ۔ مالیر کوٹلہ ۔ فرید کوٹ ۔ چمبہ ۔ سکیت وغیرہ نے سٹیشن پر استقبال کیا ۔ شہر بھی آراستہ تھا ۔ میونسپلٹی ۔ پنجاب ایسوسی ایشن کلب وغیرہ نے ایڈریس دیئے ۔ مشہور مقامات کی سیر فرمائی ۔ اور شہر میں سے بھی جلوس سواری خاص اہتمام سے نکلا ۔ جسمیں لوگوں نے جابجا خوش آمدید کے کتبے لگائے ہوئے تھے ۔ چونکہ دفتر "میونسپل گزٹ" و "یادگار آفس" بھی حضور کی گذرگاہ میں ہی تھا ۔ اسلیئے وہ بھی جھنڈیوں ۔ سرکاری نشانات اور ویلکم کے کتبوں سے آراستہ کیا گیا تھا ۔ چنانچہ جب حضور کی سواری دفتر کے مقابل سے نکلی تو ہپ ہپ ہرّے کیساتھ تالیاں پیٹی گئیں جنھیں حضور ملاحظہ فرماکر متبسم ہوکر سلاموں کا جواب دیتے ہوئے گذر گئے ۔ والیان ریاست سے ملاقاتیں ہوئیں ۔ اور بعض معززین کو گورنمنٹ ہوس میں شرف باریابی کی عزت بخشی گئی ۔ میانمیر میں فوجی قواعد ملاحظہ فرمائی جسمیں ریاستوں کی فوجوں کا بھی معائنہ ہوا ۔ جو اپنے والیان ریاست کے زیر کمان گذریں ۔ اور آپ انکی چستی و چالاکی دیکھکر محظوظ ہوئے +

پشاور کی سیر ۔ لاہور سے چہار روزہ قیام کے بعد پشاور رونق افروز ہوئے ۔ جہاں شاندار استقبال کے بعد تمام روسائے سرحدی نے اپنے ذاتی اختلافات کو دور کرکے دل و جان سے خیر مقدم کیا ۔ اور آپنے خیبر ۔ لنڈی کوتل ۔ علی مسجد وغیرہ مقامات کی سیر فرمائی ۔ آفریدی جرگوں نے نہایت خلوص و عقیدت سے شہنشاہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے سر اور ہماری جائدادیں حضور پر نثار ہیں ۔ چنانچہ ان لوگوں نے دستور کے مطابق شہد کے چھتے اور بھیڑیں نذر کیں +

راولپنڈی کی سیر - راولپنڈی میں لارڈ کچنر بہادر کمینڈر انچیف ہند نے آپکو ۲۵ ہزار فوج کا مشقی جنگ دکھلایا۔ جسمیں آپنے انگلش۔سکھ۔پنجابی۔پٹھانوں اور گورکھوں کی رجمنٹوں کو نہایت غور و دلچسپی کی نظر سے دیکھا۔

سیاحتِ جموں - اسکے بعد آپ جموں تشریف لے گئے۔ جہاں ہز ہائینس نے نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کیمپ کا انتظام فرمایا تھا۔ فوجی طریق پر استقبال کیا گیا۔ آپس کی ملاقات۔ دعوت اور روشنی کا لطف اُٹھا کر از بس محظوظ ہوئے۔ آپکی یادگار میں پرنس آف ویلز کالج قایم ہوا۔ جسمیں طلباء کو نہایت عمدہ اور سستی تعلیم دیجاتی ہے۔ غرباء کو پُر تکلف کھانا کھلایا گیا۔ اور آپ نے چار ہزار امپیریل سروس کا معائنہ فرمایا

امرتسر کی سیر - جموں سے فارغ ہوکر امرتسر کی سیر ہوئی۔ جہاں آپنے دربار صاحب کا مندر و خالصہ کالج ملاحظہ فرمایا۔ اور ایڈریس قبول فرمایا جس کا سکٹ میں ایڈریس تھا۔ اُسپر دربار صاحب کا نہایت خوبصورت نقشہ کندہ تھا۔

دِہلی کی سیر - امرتسر سے روانہ ہوکر آپ رونق افروز دہلی ہوئے۔ چونکہ دہلی ہندوستان کا ایک پُرانا اور تاریخی شہر ہے۔ اسلئے نہ صرف اسکی عمارات قدیمہ یعنے قطب صاحب کی لاٹ۔ مقبرہ ہمایوں۔ مقبرہ صفدر جنگ۔ جامع مسجد۔ بلکہ غدر کی یادگاروں میں سے مشہور پہاڑی فلیگ سٹاف ٹاور باڑہ ہندوراؤ۔ کا ملاحظہ فرمایا۔ اور اس سے پہلے کے فرمانروا خاندانوں کے حالات نہایت دلچسپی سے معلوم فرماتے رہے۔ مقامی روساء سے بھی ملاقاتیں ہوئیں +

آگرہ کی سیر - دہلی سے آگرہ میں رونق افروز ہوکر روساء کی ملاقاتوں کے علاوہ تاج محل اور دوسری قابل دید عمارات کی سیر فرمائی۔ اور حضور ملکہ معظمہ کے سنگی بُت کا افتتاح فرمایا +

گوالیار کی سیر - آگرہ سے روانہ ہوکر ۲ دسمبر کو گوالیار میں رونق افروز ہوئے۔

جہاں ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نے جو آپکے پُرانے ملاقاتی تھے سٹیشن پر پُر تپاک استقبال کیا۔ اور ایک ایسا ہاتھیوں کا شاہانہ جلوس نکالا جو ہمیشہ یادگار رہیگا۔ ہاتھیوں کے طلائی و نقرئی ہودج و زیورات اپنی چمک دمک دکھلا رہے تھے۔ جلوس کے بعد مرہٹوں کا ایک رسالہ تھا۔ جسکے کرنیل خود ہز ہائینس تھے۔ دوسرے دن دربار میں ہز ہائینس آپکی تعظیم کے لئے مسندِ حکومت سے نیچے اُتر آئے۔ ہز ہائینس نے اپنی فوج کی قواعد دکھلائی۔ اور اس خوبی سے کام کیا کہ فوجی افسر عش عش کر اُٹھے۔ ریاست کے دو عمدہ کالج دکھلائے گئے۔ اور پھر شکار عمل میں آیا۔ جسمیں آپنے اپنے ہاتھ سے ایک شیر کا شکار فرمایا۔ بڑا دن بھی یہیں منایا گیا۔ چنانچہ حضور کے ہر ہمراہی کو ہز ہائینس کی طرف سے کرسمس کارڈ و تحایف پیش کئے گئے۔ اور شب کو دھوم دھام سے دعوت ہوئی ✤

لکھنو کی سیر۔ گوالیار سے فارغ ہو کر آپ رونق افروز لکھنو ہوئے جہاں سر جیمیس لاٹوش (اُسوقت کے لفٹنٹ گورنر) نے معہ تعلقداران اودھ ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا۔ شاندار جلوس نکلا۔ جسکے بعد ریزیڈنسی اور دیگر عمارات کا ملاحظہ کیا۔ اور تعلقداران اودھ کیطرف سے دعوت و ایڈریس قبول فرمایا گیا آپنے یہاں میدان شاہ مینا میں ایک میڈیکل کالج کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو تعلقہ داران اودھ نے آپکی یادگار میں کھولنا تجویز کیا تھا۔ اور جسکے لئے صرف چھ ہفتوں میں بارہ لاکھ روپیہ جمع کر لیا گیا تھا۔ جسکے جمع کرنے میں سر ہارکورٹ بٹلر نے جو آپکی تشریف آوری کے وقت گورنمنٹِ یو پی کے جوڈیشل سکرٹری تھے بڑی سعی بلیغ فرمائی۔ اس چندہ میں راجہ سر تصدق رسول خاں۔ راجہ سر علی محمد خاں محمود آباد و مہاراجہ بلرام پور اودھ کی بڑی بڑی رقمیں تھیں۔ اب یہ شاندار کالج ہر طرح تیار و مکمل ہو چکا ہے ✤

ورود کلکتہ۔ لکھنو سے روانہ ہو کر آپ ۲۹ دسمبر کو رونق افروز کلکتہ ہوئے۔

جہاں ۶ جنوری تک آپ کا قیام رہا۔ لارڈ منٹو بہادر نے آپ کا پُرتپاک استقبال کر کے ایک اڈریس پیش کیا۔ جسکے جواب میں آپنے موزون و برجستہ تقریر فرمائی۔ پھر امپیرئل کیڈٹ کور کے ممبروں کو دیکھکر اظہارِ مسرّت فرمایا۔ گورنمنٹ ہوس میں ایک شاندار دربارِ لیوی منعقد ہوا جسمیں تمام قایممقاموں کو حاضری کا موقعہ دیا گیا۔ پھر اس جگہ کنگز اون رجمنٹ کو جھنڈے تقسیم فرمائے۔ گھوڑ دوڑ میں شریک ہوئے۔ یکم جنوری کو شاہی اعلان کے متعلق میدانِ کلکتہ میں پریڈ کی قواعد اور دوسرے دِن اسی میدان میں ہندوستانیوں کے کھیل تماشے اور جلسے ملاحظہ فرمائے۔ کلکتہ میں صوبہ کے روساء کے علاوہ تاشی لامہ اور بھوٹان و سکم کے روساء سے بھی ملاقات فرمائی۔ اور یہیں حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی کے میموریل ہال کا بُنیادی پتھر بھی رکھا۔ چنانچہ اسموقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"ہم یہاں آج ایک بہت بڑے رنج و محبت کی یادگار قایم کرنے کیلئے جمع ہوئے"
"ہیں۔ اِس وسیع اور بوقلموں ملک میں مجھ کو اور میری بیگم صاحبہ کو قریباً ہر روز"
"اس بات کا ثبوت ملتا رہا۔ کہ ہندوستان نے کس وسیع طریق پر اپنی ادل ملکہ"
"قیصرہ کی محبت کا جواب دیا ہے۔ اس عجیب طریقۂ اظہارِ شکرگذاری نے ہمارے"
"لئے ایک لازمی طور کے فخر اور گرمجوشانہ امیدوں کو پیدا کر دیا۔ تاج محل جسنے ہم کو"
"مسرور و مفتون کر دیا۔ اپنی خوبیوں میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ لیکن آئندہ"
"نسلوں کے زمانہ میں ایک بہت بڑی ملکہ کی یہ یادگار جسکی ہمدردی نے فاصلہ"
"اور وسعت کی دیواریں توڑ دیں۔ ایک مورخ کے دل میں ویسے ہی خیالات"
"پیدا کر دیگی۔ جو تاج محل کو دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں"

کلکتہ سے روانگی سے قبل حضور شہنشاہ نے میڈیکل کالج کو نوّے (۹۰) ہزار روپیہ اُس رقم ایک لاکھ میں سے عطا فرمایا۔ جو مہاراجہ سر رامیشور سنگھ بہادر آف دربھنگہ نے بدینغرض پیش کی تھی کہ آپ جس خیراتی فنڈ میں چاہیں صرف فرما دیں

کلکتہ سے دارجلنگ کے معائنہ کے بعد ۹ جنوری کو آپ قدرے بارکپور میں قیام فرمانے کے بعد برہما جاتے ہوئے دو دن رنگون میں ٹھیرے ✤

منڈالے کی سیر - یہاں آپکو ہاتھی کے عجیب و غریب کرتب دکھائے گئے۔ جس نے جنگل سے لکڑیاں اُٹھانے چڑھانے اور لاد کر جنگل لیجانے کے متعلق حیرت انگیز کرتب دکھائے - نیز منڈالے میں جو ہزار مندروں کے لئے مشہور ہے شیئے ڈگین اور ارکان کے مندر بھی ملاحظہ فرمائے - یہاں جھیلوں اور دلدلوں کے سبب بطوں کا شکار ہوتا ہے - جسمیں آپنے شرکت فرمائی ✤

ورودِ مدراس - سیاحتِ برہما سے فارغ ہوکر آپ مدراس میں رونق افروز ہوئے جہاں لارڈ ایمپٹھل گورنر - اُن کے سٹاف - والیان ریاست اور روساء نے استقبال کیا گھونڈ لوگوں کا ناچ ملاحظہ فرمایا - دعوت - روشنی اور جلوس خوب پُر رونق تھی -

میسور - مدراس سے حضور ممدوح میسور میں رونق افروز ہوئے - جہاں ہز ہائینس نے پُرجوش استقبال کیا - دعوت ہوئی - ٹکنیکل کالج ملاحظہ فرمایا - سرنگا پٹم میں حیدر علی کا مقبرہ دیکھا - اور ہاتھیوں کے کھیدے کی کیفیت ملاحظہ فرمائی

حیدر آباد دکن میں ورود - بنگلور ہوتے ہوئے ۸ فروری کو حیدر آباد میں رونق افروز ہوئے - جہاں ۱۵ تک یعنی پورا ایک ہفتہ قیام فرمایا - ریلوے سٹیشن پر حضور نظام عالیمقام نے معہ صاحب ریذیڈنٹ و دیگر ارکین استقبال کیا - (افسوس کہ ان دنوں حضور نظام کی دختر نیک اختر نہایت علیل تھیں - جسکی وجہ سے حضور اور تمام لوگ بیحد پریشان تھے) آپکی مہمانداری کیلئے نہایت اعلےٰ درجہ کے انتظامات کئے گئے تھے - مگر افسوس کہ اِنہیں ایّام میں حضور نظام مرحوم کی صاحبزادی کا انتقال ہوگیا - جسپر اگرچہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تمام تقریبیں مقررہ پروگرام کے مطابق عمل میں آئیں - مگر قدرتی طور پر اِس موت سے تمام تقریبوں پر تاریکی چھاگئی - تاہم سب تقریبیں بدستور انجام پاگئیں - البتہ حضور نظام ان میں شریک نہ ہوسکے - جسپر شہنشاہ و شہنشاہ بیگم صاحبہ نے

اظہار ہمدردی فرمایا۔ یہاں بہت بڑی فوج کی قواعد ہوئی۔ جسمیں کوئینس اون رجمنٹ کو نشانات تقسیم فرمائے گئے۔ شکار بھی ہوا۔ چنانچہ آپنے دو چیتوں ایک تیندوے اور ایک شیرنی کا شکار فرمایا*

الور کی سیر۔ حیدرآباد دکن سے روانہ ہوکر آپ ۱۷ فروری کو الور میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں ہز ہائینس نے نہایت اعلیٰ درجہ کی خاطر و مدارات فرمائیں۔

بنارس کی سیر} اسکے بعد بنارس کی سیر فرمائی۔ جہاں شاندار جلوس نکالا گیا۔ رامنگر میں تاریخ راجپوتانہ کے متعلق دلفریب منظر دکھائے گئے۔ اور دریائے گنگا میں روشنی کا لطف دیکھا۔ جن بہادر گورکھوں نے زلزلہ کانگڑہ میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔ انکو تمغے عطا فرمائے۔ ہندو کالج کا معائنہ ہوا۔ اور مسز اینی بسنٹ کے ہال میں چائے نوش فرمائی*

نیپال کی بجائے گوالیار میں دوبارہ رونق افروزی بنارس کی سیر کے بعد نیپال کے جنگلات میں شکار کھیلنے کیلئے دو ہفتہ کا پروگرام تھا۔ لیکن چونکہ نیپال میں اندنوں ہیضہ نمودار ہوگیا تھا۔ اسلئے وہاں کا ارادہ فسخ کرنا پڑا۔ اور اسکی بجائے قرار پایا کہ حضور یہ دو ہفتے گوالیار کے جنگلات میں بسر فرماویں۔ جہاں ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر شکار کا انتظام فرمایا تھا*

علیگڑہ کالج کا معائنہ۔ حسب قرارداد ۶ مارچ کو آپ علیگڑھ کالج میں رونق افروز ہوئے۔ ٹرسٹیوں کی جماعت نے جسمیں ہندوستان کے قریباً ہر صوبہ کے معززین شامل تھے۔ بسر براہی ہز ہائینس سر آغاخان و نواب محسن الملک مرحوم آنریری سکرٹری کالج استقبال کیا۔ چنانچہ حضور نے کالج کا معائنہ فرمایا۔ کالج کیطرف سے ایڈریس منظور فرمایا اور سر سید مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے اور بعد میں تمام ٹرسٹیان کالج کے ساتھ ملکر لنچ تناول فرمایا*

شملہ کی سیر۔ علیگڑہ سے فارغ ہوکر آپ حسب پروگرام شملہ تشریف لے گئے

کوئٹہ کی سیر۔ سملہ کے بعد ۱۲ مارچ کو رونق افروز کوئٹہ ہوئے۔ جہاں آپکا شاندار استقبال کیا گیا اور سرحدی روسا مثل خان قلات وجام لسبیلہ وغیرہم سے ملاقات فرمائی۔ نیز قلعہ اور ایک بہت بڑی ریلوے سرنگ کا معائنہ فرمایا گیا۔

کراچی میں داخلہ۔ ۱۷ مارچ کو آپ سیاحتِ ہند ختم فرماکر کراچی میں داخل ہوئے۔ جہاں خاصہ استقبال ہوا۔ یہاں آپکے دست مبارک سے حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے سنگ مرمر کے سٹیچو (بُت) کا افتتاح ہوا۔ بلوچی رجمنٹ نمبر ۱۳۰ کا معائنہ فرمایا۔ جس کے آپ کرنیل ہیں۔ اور بادشاہ سلامت کے حکم کے مطابق لوگوں کو خطابات و تمغہ جات عطا فرمائے گئے۔

اِس تمام سفر میں مہاراجہ کرنیل سر پرتاب سنگھ بہادر واسطے ایڈر آپکے ہمراہ تھے۔ جو یہاں سے رخصت ہوئے۔

عطیات۔ دوران سیاحتِ ہند میں آپنے علیگڑھ کالج۔ ہندو کالج وخالصہ کالج کو اپنی تصاویر بطور یادگار اپنے دستخطوں سے مزین فرماکر عطا فرمائیں۔ اور ہر جگہ کے معابد میں معقول نذریں پیش فرمائیں۔

روانگی از کراچی۔ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو آپ مع الخیر ہندوستان کی سیاحت فرماکر اسی جہاز رینا ٹون پر سوار ہوکر انگلستان کو روانہ ہوئے۔

فصل نہم

سیاحتِ ہند کا اثر رعایائے ہند اور شہنشاہ پر

ہندوستان کی وفاداری کا جوش ۔ حضور شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کو سرزمین ہند پر دیکھکر ہندوستانی طبایع میں جو فطرتاً بادشاہ پرست واقع ہوئی ہیں ۔ خیر خواہی و وفاداری کا ایک دریا اُمنڈ آیا ۔ جسکا پتہ اُس پُرجلوس و پُرخلوص استقبال سے چلتا ہے ۔ جو ہندوستان کے ہر مقام پر جہاں جہاں یہ شاہی جوڑا گیا ہے ۔ وقوع میں آیا +

شہنشاہ کے مشاہدات عینی } شہنشاہ نے دوران سیاحتِ ہند میں ہندوستان کے پُرانے اور نئے خیالات سے بخوبی واقفیت حاصل فرمائی ۔ اور اُن اصلاحات اور اُس بےچینی کو بھی بچشمِ خود ملاحظہ فرمایا ۔ جو تقسیم بنگالہ کی وجہ سے پیدا ہو چکی تھیں اور جسکے باعث بعض سخت کارروائیاں بھی ہوئیں ۔ بنگالہ میں سودیشی جد وجہد کو بھی اپنی آنکھوں دیکھا ۔ لیکن ساتھ ہی سلطنت کی ہواخواہی اور حصول آزادی کی جائز خواہشوں کے باوجود آپنے صابر و خاموش رعایائے ہند کو کھیتوں اور کارخانوں میں کمال مشقت کرتے ہوئے بھی دیکھ لیا ۔ اور ادنےٰ درجہ کی رعایا کی حالت پر نظر دوڑانے کا بھی بخوبی موقعہ ملا +

الوداعی تقریر ۔ کراچی سے رخصت ہوتے وقت ہندوستان کی ہر قوم و ملت کے باشندوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے آپنے فرمایا :-

"جو لوگ میدانی ملکوں کی سخت تکلیف رساں آب و ہوا میں رہ کر اپنی زندگی"
"بسر کرتے ہیں ۔ میں نے انکی حالتوں کو فراموش نہیں کیا ۔ ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ"

"قحط کے دنوں میں صابر اور محنتی کاشتکاروں پر کیا کچھ گذرتی ہے"۔

جب ان مشاہداتِ عینی کے بعد آپ ہندوستان سے تشریف لیجاکر راستے میں مصر کی سیاحت فرماتے ہوئے۔ بندرگاہ پورٹ سمتھ میں رونق افروز ہوئے تو صاحبزادگانِ والاتبار نے استقبال کیا۔ اور جب وہاں سے بذریعہ ریل تشریف

داخلہ لنڈن اور استقبال } لیجاکر لنڈن رونق افروز ہوئے تو امراء و اراکین سلطنت کے علاوہ وزیر ہند۔ وزیر اعظم۔ لارڈ کرزن اور آپکے والدین یعنے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم معہ ملکہ ایلگزنڈرہ استقبال کو موجود تھے۔

نمازِ شکرانہ۔ بہت سے پبلک جلسوں کے علاوہ ویسٹ منسٹر ایبی کے گرجا میں خاص طور پر نماز شکریہ ادا کیگئی ✦

گلڈہال میں شاندار دعوت۔ آپکی مع الخیر واپسی پر گلڈہال میں ایک شاندار دعوت دیگئی جسمیں تمام امرائے انگلستان کے علاوہ ہندوستانی معززین بھی شامل تھے۔ چنانچہ اسموقعہ پر آپنے جو شاندار اور حوصلہ افزا تقریر فرمائی۔ اُسمیں ہندوستانی سفر کے تجربات و مشاہدات اس خوبی سے بیان فرمائے کہ جس جگہ کے حالات کو سُنایا۔ گویا اُسکا صحیح منظر پیش نظر فرما دیا ✦

شہنشاہ کی تقریر گلڈہال:۔ دوران تقریر میں آپنے فرمایا کہ:۔

"اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ اِس سفر ہندوستان کا میرے دل پر کیا اثر ہوا تو"

"میں فوراً یہ جواب دونگا کہ ہندوستان کی سیر کو جب ہم لوگ جاتے ہیں تو اسکی"

"وسعت کا مطلق لحاظ نہیں کرتے۔ اسکا رقبہ روس کو چھوڑ کر کُل یورپ کے برابر ہے"

"جسمیں تیس ۳۰ کروڑ مختلف قوموں فرقوں اور نسلوں کے لوگ بستے ہیں۔ جنکی شستگی کا"

"معیار جدا اور خیالات مختلف ہیں۔ ہندوستان کی وسعت۔ اسکی عظمت۔ اسکی"

"مختلف آب وہوا۔ سر بفلک برف سے ڈھپے ہوئے پہاڑ۔ نامتناہی ریگستان"

"بڑے بڑے دریا۔ عظیم الشان عمارات اور قدیم روایات نے ہم کو محو حیرت"

"بنادیا۔ ہندوستانیوں کا صبر و استقلال۔ سیدھی سادی زندگی۔ اطاعت شعار"

"عقیدتمندی - مذہبی جوش کا خاص خاصہ ہے - ہم سے یہ بات مخفی نہیں رہی کہ"
"ہمارے انصاف اور ایمانداری پر ہندوستانیوں کو کافی بھروسہ ہے۔ جہانتک"
"ہمنے ہندوستانیوں کو دیکھا اور انکی نسبت سنا ہے۔ ہم اسکو مدنظر رکھتے ہوئے"
"یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اگر طرز حکومت میں ہمدردی کا عنصر اور بڑھا"
"دیا جائے تو ہندوستان کی حکومت بہت ہی آسان ہو جائے"
"اور اسکے ساتھ ہی بطور پیشینگوئی کہتے ہیں کہ اگر ایسا کیا جائے تو جو معاوضہ"
"ہندوستانیوں کی طرف سے پیش کیا جائیگا۔ وہ خاصہ ہوگا"

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا کہ:-

"وہ انگریز جو ہندوستان میں حکومت کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اُنہیں چاہیے"
"کہ ہندوستان جاکر خود اہل ہند کی ضروریات کو دریافت کریں اور حاکم و محکوم میں"
"ایسا رشتۂ اتحاد قایم کریں جس سے انگلستان اور ہندوستان کے باہمی تعلقات"
"اور بھی مستحکم ہو جائیں" +

اس تقریر کا اثر - چنانچہ شہنشاہ کی زبان سے نکلے ہوئے ایسے موثر الفاظ بے اثر نہ رہے۔ اور اس کے بعد بہت جلد شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم نے ہندوستانیونکو خاص مراعات پنجاہ سالہ سلطنت کا ایک اعلان شایع فرمایا۔ جسمیں حضور ملکہ معظمہ کا مشہور فرمان ۱۸۵۸ء دُھرایا گیا۔

۲- پھر ۱۹۰۹ء میں توسیع کونسل کا قانون پاس کر کے ہندوستانیوں کو لیجسلیٹو کونسل میں پہلے سے زیادہ تعداد میں بطور انتخاب و نامزدگی لیا جانا تجویز ہوا اور وائیسرائے کی اگزکٹو کونسل میں بھی ایک ہندوستانی کا تقرر منظور ہوا +

۳- سکرٹری آف سیٹیٹ کی کونسل میں دو ہندوستانیوں کا تقرر ہوا۔ چنانچہ مسلمانوں میں اوّل تو نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین بلگرامی سی ایس آئی لئے گئے اور انکے بوجہ ناموافقت آب و ہوا مستعفی ہونے پر مرزا عباس علی بیگ صاحب مقرر کئے گئے۔ جو اس سے قبل ریاست جوناگڑھ کے دیوان تھے۔ اور ہندوؤں میں سے

پہلے مسٹر گپتا لئے گئے۔ جو ۱۹۱۵ء میں اپنی پنجسالہ خدمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اور اب انکی بجائے آنریبل کنور سردار دلجیت سنگھ صاحب اہلووالیہ سی ایس آئی کا تقرر ہوا ہے +

۴- ولایت کی پریوی کونسل میں رائٹ آنریبل سید امیر علی کو پریوی کونسلر کا اعزاز دیا گیا +

شہنشاہ کی وعدہ وفائی۔ شہنشاہ نے ہندوستان سے روانگی کے وقت جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ ہمیشہ ہندوستان اور ہندوستانیوں کو گوشۂ خاطر میں جگہ دینگے۔ اُسکو آپ نے عملاً و قولاً پورا فرمایا۔ یعنے

(۱) حیدرآباد دکن میں جو سخت طوفان آیا۔ جس سے شہر کو سخت نقصان پُہنچا تھا تو آپ نے ہی سب سے پہلے حضور نظام دکن کو ہمدردی کا تار روانہ فرمایا +

(۲) جو معزز ہندوستانی اسکے بعد انگلستان پہنچے۔ اُن کو محلِ شاہی میں مدعو فرماکر اعزازِ باریابی بخشا۔ چنانچہ والیان ریاست اور روساء کے علاوہ قابل ترین آدمیوں میں سے آنریبل مسٹر گوکھلے کو بھی اپنے محل خاص میں کھانے پر مدعو فرماکر سرفراز فرمایا تھا +

فصل دہم

مختلف تقاریب میں شرکت

سیاحت ہندوستان کے بعد کچھ عرصہ تو آپنے وطن میں قیام فرمایا۔ جہاں اراکین خاندان شاہی کے اشغال اور معمولی فرایض کی انجام دہی فرماتے رہے۔ اسکے بعد یورپ کے اکثر پرنسوں و پرنسسوں کی شادیاں ہوئیں۔ جنمیں آپنے شرکت فرمائی +

شاہ سپین کی شادی میں شرکت - سنہ ۱۹۰۶ء میں جب آپکی عمزادہ بہن یوجین وکٹوریا آف بیٹنبرگ کی شادی شاہ سپین سے قرار پائی تو اسمیں معہ دیگر ممبران خاندان شاہی آپ بھی شریک تھے۔ جب دولہا دلہن گرجا سے واپس آرہے تھے اور انکے بعد کی گاڑی حادثہ سے بال بال بچنا۔ میں آپ رونق افروز تھے۔ کہ کسی ناشدنی نے دونوں گاڑیونکے مابین بم پھینکا۔ مگر بفضلہ تعالے دونوں گاڑیوں کے سوار بال بال بچ گئے۔ البتہ چند ابتدائی آدمی قربان ہوگئے +

پھر آپ اپنے بہنوئی پرنس چارلس آف ڈنمارک کے بادشاہ ناروے نامزد ہونے کی تقریب پر معہ اپنی بیگم صاحبہ کے مراسم تاجپوشی میں شرکت کیلئے تشریف لیگئے +

سنہ ۱۹۰۸ء میں نمایش پیرس دیکھنے کیواسطے تشریف لے گئے +

کچھ عرصہ بعد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے قایممقام کی حیثیت سے شہر کیوبک کنیڈا کے ٹرسنٹری تہوار میں شریک ہونے کیلئے کنیڈا تشریف لے گئے۔ جہاں آپنے ایک عظیم الشان فوج کا ایبرہم کی بلندیوں پر سے ملاحظہ فرمایا +

سنہ ۱۹۰۹ء میں آپنے اپنی ذاتی ریاست کارنوال کا موٹر پر دورہ کرکے پانچ روز میں کل مواضعات کا معائنہ فرماکر کاشتکاروں سے نہایت رحم و انصاف کا برتاؤ کیا اور اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ "میں اسکو اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں کہ تم لوگونکے آرام وخوشی کا بندوبست کروں تاکہ میرے کاشتکار پہلے مجھ کو اپنا دوست سمجھیں اور بعد کو آقا۔ مجھے یقین ہے کہ انکا آرام وخوشی میری بھی خوشی کا باعث ہوگی +

فصل یازدہم

شہنشاہ جارج پنجم کے اوصاف حمیدہ

شہنشاہ جارج پنجم بالقابہ بفضلہ تعالےٰ اُن تمام اوصاف کا مجموعہ ہیں جو ایک ہر دلعزیز فرمانروا میں ہونے لازمی ہیں۔ اور وُہ کیوں نہوتے جبکہ حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ اور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے آپکی تربیت اِسی انداز پر فرمائی تھی ✣

بے تکلفانہ زندگی۔ شہنشاہ عام طور پر بے تکلف و بے تصنّع زندگی کے عادی ہیں۔ یعنی شہنشاہی کے زعم میں دوسروں کے جذبات دبانے کے روادار نہیں

اخلاق - اخلاق ایسے وسیع ہیں کہ غریب و امیر جس سے ملیں محبت سے پیش آتے ہیں ✣

گفتگو و تقریر۔ گفتگو میں اگرچہ محتاط ہیں۔ مگر بیباکانہ تقریر کرنا اور تقریر میں ہو بہو تصویر کھینچدینی آپکی خصوصیت ہے۔ مختلف الفاظ اور مشکل محاورات کا استعمال نہیں فرماتے بلکہ سلیس زبان کے چھوٹے چھوٹے جملوں ہی میں غضب کا اثر بھر دیتے ہیں ✣

صاف گوئی - آپ ہر معاملہ پر نہایت فراخدلی اور صفائی سے اظہار رائے فرماتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی پیچیدہ گتھیاں خود بخود سلجھکر معاملات باصلاح ہوجاتے ہیں

ہمدردی و فیاضی۔ شہنشاہ کو ہمیشہ معذورین یعنی اندھوں۔ لولوں لنگڑوں اور بیماروں سے ہمدردی رہی ہے۔ چنانچہ ایکدفعہ ایک مجرم نے جو اندنوں ہسپتال میں بیمار تھا۔ آپکی خدمتمیں ایک چٹھی بھیجکر تنگی خرچ کا اظہار کرکے امداد مانگی تو آپنے اسے فوراً ایک پونڈ بھیجدیا ✣

قحط و زلزلہ فنڈ۔ سنہ ۱۸۹۷ء کے قحط ہندوستان اور سنہ ۱۹۰۴ء کے زلزلہ کانگڑہ

کے وقت آپ ہی نے سب سے پہلے اظہار ہمدردی کا تار دیا۔ اور مصیبت زدگان ہند کے لئے ولایت میں چندہ کھولا ✤

ہسپتالوں اور محتاج خانونکی امداد۔ اسیطرح بہت سے ہسپتالوں۔ محتاج خانوں اور غربا کے دوسرے ہمدردانہ کاموں میں خاص امداد فرماتے ہیں ✤

تعلیم سے دلچسپی۔ تعلیم سے بھی شہنشاہ ذیجاہ کو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں آپنے دربار تاجپوشی کی یادگار میں پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی بیشقرار امداد منظور فرمائی

تاریخی کتابوں سے شوق۔ عام کتابوں کے علاوہ تاریخی کتابوں سے خاص شوق ہے

قدامت پسندی۔ باوجود شہنشاہ ہونیکے بھی جب کبھی آپ کا کوئی پرانا رفیق یا بحری فوج کا ملازم نظر پڑتا ہے تو آپ اس سے کشادہ پیشانی مصافحہ و مزاج پرسی کرتے اور جن رئیسوں سے بزمانہ ولیعہدی ملاقات ہوئی۔ انکو بعد میں ہمیشہ محبت و الفت سے ملے۔ چنانچہ ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر کو اپنا ایڈیکانگ بنانے کی عزت دینے اور منشی عبد الکریم سی آئی ای انڈین سکرٹری حضور ملکہ معظمہ کے پوتے کو خاص طور پر شرف حضوری بخشنے کے واقعات آپکی قدامت پسندی کے شاہد ہیں ✤

سچائی اور ایفائے عہد۔ سچ بولنے کے علاوہ ایفائے عہد کا بھی آپکو ہمیشہ خیال رہتا ہے اور کسی مصلحت سے دفع الوقتی پسند نہیں فرماتے۔ چنانچہ آئرلینڈ۔ آسٹریلیا۔ اور ٹرنسوال کیساتھ باوجود کوئی صریح وعدہ نہ فرمانیکے بھی آپنے جو مراعات فرمائی ہیں۔ وہ آپکی صداقت شعاری کی بیّن دلیل ہیں ✤

زراعتی کاموں سے دلچسپی۔ زراعتی کاموں سے بھی آپکو پوری دلچسپی ہے چنانچہ اپنے علاقہ کی دیکھ بھال فرماکر اپنے کاشتکاروں کی دلدہی فرماتے رہتے ہیں ✤

کھیلوں سے دلچسپی۔ کھیلوں میں کرکٹ سے زیادہ دلچسپی نہیں۔ بلکہ بلیرڈ خوب کھیلتے ہیں۔ گھوڑ دوڑ کا بھی شوق ہے۔ اور انگریزوں کے قومی کھیل "گھونسہ بازی" میں ماہر ہیں۔ شکار کے بھی بڑے شوقین ہیں ✤

پرانے ٹکٹ جمع کرنیکا شوق۔ شہنشاہ کو پرانے ٹکٹ جمع کرنیکا بھی بہت شوق ہے ✤
فیاضی بھی شہنشاہ کے خاص اوصاف میں داخل ہے۔ جہاں تشریف لیجاتے ہیں بغیر کچھ دئیے آنا مناسب خیال نہیں فرماتے ✤

باب سوم

شہنشاہ جارج پنجم کی تخت نشینی و تاجپوشی انگلستان

فصل اوّل

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا انتقال اور شہنشاہ جارج پنجم کا انتخاب

عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام و سحر
کسی کا کوچ ، کسی کا مقام ہوتا ہے

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی علالت :- یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو جبکہ شہنشاہ ایڈورڈ پیرس سے بعض پولیٹیکل گتھیوں کو سلجھا کر تشریف لائے تو ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو آپ کو کالی کھانسی یا خناق کی شکایت پیدا ہوئی - جو اگرچہ اس سے پہلے دو دفعہ لاحق ہو کر رفع ہو چکی تھی - مگر اس دفعہ بیماری کے شروع میں ہی حالت دگرگوں ہونے لگی - اور باوجودیکہ سات شاہی ڈاکٹر نہایت تندہی سے معالجہ میں مصروف ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا - بلکہ حلق سے تھوک نکلنے کی نالیاں بھی خراب ہو گئیں - جس سے کھانسی منٹ دو منٹ بعد چمکتی اور غشی کی حالت طاری ہونے لگتی ؛

شہنشاہ کا استقلال - مگر ایسی بھاری تکلیف میں بھی جب آپ ہوش میں آتے تو تیمارداروں کی تشفی ان الفاظ میں فرماتے :-

"کچھ فکر نہیں جسطرح پہلے شفا ہو چکی ہے - خدا نے چاہا تو ابکے بھی ہو جائیگی"

"ذرا افاقہ ہو جائے تو میرا منشا ہے کہ میں دم واپسیں تک ملک و اہل ملک کی خدمت کروں"

رعایا کی عیادت - جسوقت رعایا کو اپنے ہر دلعزیز شہنشاہ کی علالت کی اطلاع ہوئی تو لوگ بدحواس ہو کر اپنے کام دہندے چھوڑ کر مضطربانہ حالت میں قصرِ شاہی کیطرف شہنشاہ کی صحت کی دعائیں مانگتے ہوئے دوڑنے لگے عیادت کنندوں کی اسقدر کثرت تھی کہ انٹرنس ہال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی حتےٰ کہ کثرتِ ہجوم کے باعث جب آرچ بشپ آف کنٹربری معہ شاہی گرجا کے اسقف اعظم ریورنڈ اڈگر شپ برڈ تشریف لائے تو ان کو بھی دیر تک باریابی نہو سکی - جارج پنجم و ملکہ میری کی تشریف آوری - شہنشاہ کے سامنے پرنس اور پرنسیسوں کی قطار برابر کھڑی تھی کہ اتنے میں حضورِ جارج پنجم بھی معہ ملکہ میری کے تشریف لے آئے

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا انتقال پُرملال ابھی لوگ امید و بیم میں ہی تھے - کہ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو یک بیک شہنشاہ کی حالت بدلی اور دم زدن میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم جیسا پُرامن بادشاہ انتقال کر گیا - بس پھر کیا تھا - شاہی جھنڈا سرنگوں ہو گیا ✣

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے انتقال کی اطلاع - چنانچہ فوراً اس واقعہ کی اطلاع لارڈ میئر (معتمد الملت) کو دیگئی - شاہی محل سے ماتمی گھنٹہ بجنے لگا - اور ہر طرف اس المناک واقعہ کے متعلق تاریں دوڑنے لگیں روزانہ اخبارات کے کالم کے کالم اِس جانکاہ حادثہ سے لبریز نکلنے لگے - تمام پرنس و ممبران خاندان شاہی تصویر غم بن گئے - ایسے ہر دلعزیز بادشاہ کے غم میں جبکہ رعایا تک نڈھال تھی - تو ملکہ الیگزنڈرا پر تو اس موت کے رنج و غم کا پہاڑ جسقدر بھی ٹوٹ پڑتا بجا و روا تھا چنانچہ وہ تقریباً بدحواس ہو ہو جاتی تھیں ✣

تخت نشینی فوراً ہونیکی وجہ۔ ایڈروڈ اول کے وقت میں پارلیمنٹ نے جب ایکٹ انتخاب حکمران پر نظر ثانی کی تھی تو سب ممبروں نے متفق اللفظ ہوکر یہ فیصلہ کردیا تھا کہ چاہے جلوس شاہی بعد میں ہی کسی تاریخ کو کیوں نہو۔ مگر تکمیل انتظام کے خیال سے ایک بادشاہ کے آنکھیں بند کرتے ہی دوسرے کی نامزدگی لازمی ہے۔ کیونکہ تخت کسی حالت میں خالی نہیں رہ سکتا۔ اور تخت نشینی

حلف } سے پہلے حلف بھی نہایت ضروری ہے۔ تاکہ ملک کو یقین ہوجائے کہ ہونیوالے بادشاہ نے پارلیمنٹ کے جاری کردہ قوانین کے بموجب عدل و انصاف سے حکومت کرنے اور پیشوایانِ مذہب کے حقوق کو ملحوظ رکھنے اور عہدوں میں دست اندازی نہ کرنے اور مذہب کی حمایت پر قایم رہنے کا وعدہ کرلیا ہے ✤

سینٹ جیمز پیلس میں اعلان تخت نشینی۔ ۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کی دوپہر کو ارکان پارلیمنٹ اور عمائدین ملک و ملت کا ایک خاص اجلاس بغرض اعلانِ تخت نشینی منعقد ہونا تجویز ہوا جسمیں لارڈ چنسلر کے علاوہ کوئی پچاس کے قریب ممبران شریک تھے۔ تاکہ ممبران ہوس شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات کے سبب انکے جائز حقدار پرنس البرٹ جارج کی اطاعت کا اعلان کریں ✤

ترتیب دربار۔ اِس دربار کے لئے پہلے تو شاہی باڈی گارڈ آکر دو رویہ کھڑا ہوگیا۔ پھر ایک افسر شمشیرِ برہنہ لئے ہوئے تخت کے دائیں جانب اور دوسرا تاج ہاتھ میں لئے بائیں جانب۔ اور تیسرا مرصع بجواہرات ٹوپی لئے ہوئے چبوترہ سے ایک پایہ نیچے کھڑا ہوگیا ✤

حضور ملک معظم کی آمد:۔ اتنے میں شہنشاہ جارج امیر البحر کی وردی پہنے۔ اور آرڈر آف دی گارٹر[۵۱] کا تمغہ سجائے۔ اور ملکہ میری کے ہاتھوں میں

۵۱۔ "آرڈر آف دی گارٹر" انگلستان میں یہ سب سے اعلےٰ پایہ کی عزت ہے جو کسی شخص کو عطا کیجائے۔ جسے ایڈورڈ سوم نے چودھویں صدی میں جاری کیا تھا۔ اسکی نسبت بہت سی

ہاتھ ڈالے رونق افروز سینٹ جیمز پیلس ہوئے۔ جہاں تمام ممبران پریوی کونسل حاضر تھے۔ حضور ملک معظم معہ ملکہ میری تخت کے سامنے کو ممبران پارلیمنٹ کیطرف روئے مبارک کرکے کھڑے ہوئے۔ اور جب جبہ برداران شاہی نے چبوتروں پر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶) روایتیں مشہور ہیں۔ مگر ملکہ فلپا کے پرائیویٹ سکرٹری مشہور فرانسیسی مورخ جان فراسی سارٹ نے ۱۳۴۴ء میں مشرح لکھا ہے کہ اس آرڈر کے رواج دینے کی اصل وجہ یہ تھی کہ انگلستان اور دیگر ممالک کے نائٹوں میں ایک سلسلہ اتحاد قایم ہو۔ اور لنکاسٹر کے ایک ہیرالڈ مسٹر بلٹز نے ۱۸۴۱ء میں اسکی نسبت یہ رائے دی کہ شاہ انگلینڈ نے اپنے تخت فرانس کے حقوق کا اظہار مدنظر رکھکر یہ آرڈر نکالا تھا۔ جسکے موٹو بزبان فرانسیسی کا ترجمہ حسب ذیل ہے "چاہ کن راچاہ درپیش"۔ مگر مدبران زمانہ حال نے اسکا مفہوم یہ نکالا ہے کہ بے عزت ہو وہ شخص جو اسکو برا سمجھے"۔ یہ آرڈر بہادر نبرد آزماؤں کی خاص یادگار بسرپرستی سینٹ جارج بنا تھا۔ (سینٹ جارج وہ خاص حواری مسیح تھا۔ جسکی اہل انگلینڈ خاص عزت کرتے اور اپنے ملک کا افتخار سمجھتے ہیں چنانچہ جسطرح لنڈن میں پولوس رسول کے نام پر سینٹ پال چرچ ہے۔ اسیطرح ونڈسر کیسل میں اس بزرگ کے نام سے سینٹ جارج چرچ ہے۔ جہاں عموماً شہزادوں کی جملہ مراسیم مذہبی ادا ہوتی ہیں۔) اس آرڈر یا کمیٹی میں فرمانروائے ملک ولیعہد بہادر اور ۲۴ ممبروں کے علاوہ ۱۔ بشپ ونچسٹر پریلیٹ۔ ۲۔ بشپ آف اوکسفورڈ چانسلر۔ ۳۔ ڈین آف ونڈسر رجسٹرار۔ ۴۔ گارٹر کنگس آف آرمس ہیرالڈ۔ ۵۔ اشراف دی بلیک راڈ اشر عہدہ دار ہوتے ہیں۔ آرڈر مذکور کی علامت حسب ذیل ہے ۱۔ گارٹر (۲) فتل (۳) سرکوٹ (۴) ہڈ۔ جنپر بعد میں ٹوپی کالر سینٹ جارج کی تصویر اور تمغہ بڑھائے گئے۔ فتل اور سرکوٹ پہلے پشمینہ کے ہوتے تھے۔ مگر اب فتل آسمانی مخمل کا ہوتا ہے اور فتل عوام کے لیے سرخ رنگ کا۔ اور بادشاہ کے لئے ارمنی ہوتا ہے۔ سرکوٹ پر بافندوں کے اوزار ہوتے ہیں۔ ہڈ صرف داہنے کندھے پر پہنتے ہیں ٹوپی کے اوپر سیاہ ہیرن اور سفید آلمہ سطرح لگائے جاتے ہیں۔ ۲۶ دانوں کے حلق بند پر اس قسم کی گانٹھیں ہوتی ہیں کہ جو عام طور پر سچی عاشق کی گرہ کہلاتی ہیں۔ جسکا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اسکا پہننے والا اپنے ملک کا عاشق صادق ہے۔ ان گرہوں میں کہیں سرخ کہیں سفید دانے نہایت خوش اسلوبی سے سجائے ہوتے ہیں۔ جنکے اندر گارٹر جڑے ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے اوپر وہی خاص فرانسیسی عبارت لکھی ہوتی ہے۔ جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ سینٹ جارج کی تصویر اس حلق بند کنٹھی کیساتھ آویزاں ہوتی ہے۔ جسمیں سینٹ جارج گھوڑے پر سوار ہاتھ میں نیزہ لئے ایک سنسار کو شکار کرتے ہوئے دکھلائے ہیں۔ چارلس اوّل کے زمانہ میں کنٹھی کے ساتھ ایک تمغہ بھی بڑھا دیا گیا۔ جسپر سینٹ جارج کی صلیب کا نقش معہ گارٹر کے اضافہ ہوا۔ اور پھر اسکے گرد سمندر کی لہریں دکھلائی گئیں۔ جس سے مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملک جس کا خاص حواری سینٹ جارج ہے۔ نہ صرف انگلستان ہی پر اس کا حلقہ اثر محدود ہے۔ بلکہ بحر و بر۔ خشکی اور سمندر پر بھی ؂

جنکوں کے خاص خاص حصے رکھدئیے تو خود بدولت نے فرمایا "ارا کین سلطنت بیٹھ جاؤ"۔ اس فرمان کے سنتے ہی تمام ارکان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

تخت نشینی ۔ اور ملک معظم معہ ملکہ میری پہلو بہ پہلو تخت پر جلوہ فگن ہوئے۔

حلف نامہ پر دستخط ۔ پھر لارڈ چانسلر نے گھٹنے ٹیک کر حضور کیخدمتمیں ایک کارڈ پیش کیا۔ جسپر مضمون حلف درج تھا۔ جسکے نفس مضمون سے پایا جاتا تھا کہ خود بدولت ایک سچے پروٹسٹنٹ کلیسیا کے پیرو ہیں۔ چنانچہ آپنے تخت کے ایک طرف ہوکر اسپر دستخط فرمادئیے :-

ملک معظم کی تقریر ۔ پھر آپنے درد بھرے لہجہ میں فرمایا کہ :-

"میرا دل اسوقت رنج ومحن کا مخزن بنا ہوا ہے۔ بولنے کی طاقت نہیں۔ مگر"
"کیا کروں اس وقت کا فرض مجبور کرتا ہے کہ کچھ بولوں۔ اور جو بولوں تو یہ کہ والدہ"
"محترم کی وفات کی خبر وحشت اثر کا اعلان عام ہو۔ اس سانحۂ جانکاہ سے جو غم کا پہاڑ"
"ہم پر اور کل ماتحت قلمرو پر آپڑا ہے۔ اسکا اندمال ہماری ہونے والی رعایا کا"
"اظہار ہمدردی ہے۔ جو ہمارے غم میں شریک ہوکر اپنے اُس فرمانروا کے ماتم"
"میں حصہ لے رہی ہے۔ جسنے انکی خوشی و ترقی کو اپنی خوشی اور ترقی سمجھ رکھا تھا"
"کیا کہوں انکے انتقال سے ہمارے سر پر سے نہ صرف پدر بزرگوار کا سایہ اُٹھ گیا بلکہ"
"ہمارا اعلےٰ درجہ کا اتالیق اور جلیل القدر مشیر بھی کھویا گیا ہے۔ والدہ مکرمہ کے"
"ساتھ رعایا کیطرف سے جو ہمدردی ہو رہی ہے۔ اُسنے میرا دل اور بھی بڑھا دیا ہے"
"والد بزرگوار نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے سے پہلے فرمایا تھا کہ دم واپسیں"
"تک رعایا کے سود وبہبود کا خیال رکھونگا۔ چنانچہ حسن خوش اسلوبی سے انہوں نے"
"اسکو پورا کیا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ میں بھی یہ وعدہ کرتا ہوں کہ"
"میری زندگی کا اصول بھی یہی ہوگا۔ اور انہیں کے نقش قدم پر چلکر ممالک غیر"
"کے تعلقات کو اپنی رعایا کی بہبودی کی غرض سے اور بھی مستحکم کرونگا۔ بدولت"
"کو ان بھاری ذمہ داریوں کا بڑا ہی خیال ہے۔ جنکا بوجھ دفعتاً ہمارے سر پر آپڑا ہے"

"اور ہم کو پوری توقع ہے کہ پارلیمنٹ جزائر برطانیہ کے رہنے والے اور سمندر پار"
"کی رعایا ہمارے فرضِ حکومت کی سرانجام دہی میں خاص مدد سے دریغ نہ کرینگے"
"اور ہمیں اُمید واثق ہے کہ پروردگار عالم عالمیان رعایا کی دعاؤں کے اثر سے"
"میری ذات میں ایسی طاقت و ہدایت نمایاں فرمائینگے۔ جس سے تمام گتھیاں"
"سُلجھ جائینگی۔ ہماری تسکین خاطر کے لئے یہ بات کچھ کم نہیں ہے کہ ہماری ملکہ"
"نے بھی ہماری رُعایا کے سود و بہبود کے ان جملہ امور میں ہماری مدد خاص کا اظہار"
"کیا ہے"۔ +

اکابران سلطنت و امراء کا اعلان } بعدازاں اکابران سلطنت اور امراء و وزراء نے حسب ذیل اعلان کیا:۔

"چونکہ خداوند عالم و عالمیان کی مشیت تھی کہ ہمارے فرمانروا ملک معظم ایڈورڈ ہفتم"
"خود اسکے تختِ جلال کے سامنے حاضر ہوں اور انکے انتقال پر گورنمنٹ برطانیہ"
"کا تاج حکومت انکے جائز وارث پرنس البرٹ جارج فریڈرک ولیعہد پرنس آف"
"ویلز بہادر کے حصہ میں آئے۔ اسلئے ہم جملہ عمائد سلطنت و اراکین و اعیان مملکت"
"ممبران پریوی کونسل اور دیگر ذوی الاحترام لارڈ میئر۔ بڑے آدمی اور باشندگان"
"لنڈن ہمہ تن متفق اللفظ ہوکر اعلان عام کرتے ہیں کہ پرنس البرٹ جارج فریڈرک"
"پرنس آف ویلز بہادر جو شاہ جمجاہ کے انتقال پُرملال کے بعد فرمانروائے سلطنت"
"عظمٰے جزائر برطانیہ۔ آئرلینڈ۔ جزائر و ممالک آنروے بحور حامئی دین قرار پائے ہیں"
"آپکی ذات و الاصفات پر پورا بھروسہ کرکے حلف طاعت اُٹھاتے ہیں کہ ہم دلی"
"ارادتمندی اور نیازمندانہ خلوص سے آپکی سچی فرمانبرداری کرینگے۔ اور اس احکم الحاکمین"
"کی بارگاہ میں جسکے حکم سے فرمان فرمایان عالم کے ہاتھ میں عنان حکومت دیجاتی"
"ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ شہنشاہ فلک بارگاہ ملک معظم جارج پنجم کی سلطنت کو"
"برکت دے تاکہ ہم انکے سایۂ عاطفت میں امن و آسایش سے زندگی بسر کریں"۔

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنازہ کا انتظام۔ اِس اعلان عام کے بعد قرار پایا کہ جبتک شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنازہ کی رسم باقاعدہ طور پر ادا نہو۔ جسد مبارک فیلڈ مارشل کی وردی میں رکھا جائے۔ اور ہر روز ایک خاص وقت پر دعا کے بعد حسرت نصیب اہلِ خاندان کو چہرۂ مبارک دکھایا جایا کرے *

ملک سے ہمدردی کے تار۔ اِس اثناء میں فرمانروایان ممالک غیر۔ دیگر سفراء اور خود اپنی قلمرو کے مختلف حصوں سے وائسراؤں اور گورنروں کی اظہار ہمدردی و اطاعت کے تار آئے۔ چنانچہ حضور وائسرائے ہند نے ہندوستان کے پیام ہمدردی کا تلطف آمیز جواب سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی معرفت جو تار بھیجا تھا۔ اُسمیں اِس عالمگیر ماتم کے ساتھ خاص ہمدردی کے علاوہ ہندوستان کے والیان ریاستہائے ماتحت اور رعایا کی طرف سے بھی خاص طور پر اظہار اطاعت کیا گیا تھا۔ جس کے جواب میں شہنشاہ جارج پنجم کی طرف سے تلطّف آمیز پیام مشتہر ہوا *

ملکہ الیگزنڈرا کا شکریہ۔ اور حسرت نصیب ملکہ الیگزنڈرا نے بھی۔ اُن کا خاص شکریہ ادا کیا۔ جن لوگوں نے انکے ساتھ اس سخت صدمہ میں اظہار ہمدردی کیا تھا

لارڈ بشپ کے الفاظ۔ اُدھر سینٹ پال کے گرجا میں لارڈ بشپ نے اپنے وعظ کے دوران میں فرمایا:۔

"جنوبی افریقہ۔ کینیڈا۔ ہندوستان اور آسٹریلیا میں اِسوقت ایک ہی قسم کا"
"خیال جوشزن ہے۔ اور یہ سچی اور ارادتمندانہ عقیدت کیشی کا جوش ان لوگوں"
"کی حقیقی ہمدردی ہے۔ جنکے خیال میں ہم سے ہمیشہ جُدا ہونیوالے فرمانروا کے"
"انتقال سے ایک صاحب تخت و تاج۔ ایک والد بزرگوار یا ایک رفیق شفیق"
"دکھو دیا گیا ہے" *

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا جنازہ۔ اعلان شاہی کے رو سے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنازہ کی تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء یوم جمعہ مقرر کیگئی اور حکم دیا گیا تھا کہ اس عالمگیر

ماتم کے روز ٹھیک ایک بجے دن کے ہر جگہ دعائے مغفرت مانگی جائے۔ چنانچہ شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ توپ گاڑی پر جنازہ رکھکر فوجی جلوس کے ساتھ سینٹ جارج کے گرجا کے قبرستان کیطرف روانہ ہوا۔ جسکے ساتھ خود مختار فرمانروا۔ سفیر۔ نمائندے۔ قیصر جرمن و ولیعہد دولت عثمانیہ کے علاوہ قریباً دُنیا کے ہر قسم کے لوگ بیحد و شمار شامل تھے۔

تدفین ۔ جنازہ گاہ میں پہنچکر آرچ بشپ آف کنٹربری نے پہلے ۲۳ ویں زبور پڑھی۔ پھر مرحوم کے کچھ حالات زندگی اس طرح بیان کئے کہ سننے والوں کے دل ہل گئے۔ چنانچہ ایکطرف آنکھیں اور دوسری طرف رومال تر بتر تھے۔ مغموم و مضمحل ملکہ الیگزنڈرہ گھٹنے ٹیکے دعائے مغفرت میں مصروف تھیں۔

جب جنازہ کو پیوند خاک کرنیکا موقعہ آیا۔ تو صندوق جنازہ پر سے لوازم شہنشاہی الگ کر لئے گئے۔ اور گارٹر کنگ ایٹ آرمس نے دستور کے مطابق شہنشاہ متوفی کی تدفین کے بعد شہنشاہ موجودہ کا نام علے الاعلان ورؤس الاشہاد مندرجہ ذیل الفاظ میں سُنایا۔

شہنشاہ کا نام ۔ ”اعلیحضرت قدر قدرت والا مرتبت لارڈ جارج حال بفضل ایزد لایزال بادشاہ سلطنت برطانیہ عظمےٰ و آئرلینڈ و برٹش ممالک آنروے بحور حامی دین و قیصر ہند۔“ خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔

گرجا سے واپسی ۔ پھر جب شہنشاہ متوفی کی عمر کے لحاظ سے ۶۸ توپیں چل چکیں تو پہلی منزل تک پہنچانے والوں نے سینٹ جارج کے گرجا سے واپسی کی ٹھانی۔ مگر غمزدہ ملکہ الیگزنڈرہ اسوقت دُنیا و مافیہا سے ایسی بیخبر شکل تصویر بنی تھیں کہ شہنشاہ جارج پنجم نے ہاتھ کے سہارے سے اُٹھایا اور آخر کار سب کے سب واپس ہوئے۔

قصر بکنگھم میں دعوت ۔ اسکے بعد قصر بکنگھم میں مہمانوں کو دعوت دیگئی جو تاریخی صورت میں خاص قسم کی تھی۔ اور اسمیں شہنشاہ جارج و قیصر جرمن کے علاوہ

کوئی سات آٹھ بادشاہ اور ڈیڑھ سو کے قریب پرنس شریک تھے ٭

جانشینی کا اعلان - جانشینی کا اعلان حسب دستور لنڈن کے بڑے بڑے مشہور مقامات پر پڑھا گیا ٭

شہنشاہ کی تقریریں - موجودہ شہنشاہ جارج پنجم نے اوّل بری و بحری فوج کی نسبت اپنی ذاتی خصوصیات کا موزون الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے نوآبادیوں کے ایڈریس کے جواب میں اتحاد و یکجہتی کے بےنظیر اور قابل قدر خیالات کا اظہار فرمایا - جس سے انکے خلوص و محبت میں ترقی ہو اور ہندوستانی روساء و رعایا کے اظہار عقیدت کی نسبت ارشاد فرمایا کہ

ہندوستانی رعایا اور والیان ریاست کے نام پیام شاہی { والد مکرم کے انتقال پُرملال کی خبر وحشت اثر سُنکر والیان ریاست اور رعایائے ہند نے جو پیام بھیجا ہے - اُسمیں جس خاص ہمدردی و خیرخواہی کا ذکر کیا گیا ہے - ہم اُسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں - اور اس عالمگیر ماتم کا جس طریق پر اظہار کیا گیا ہے - اس سے ہمارے دلپر خاص اثر ہوا ہے - ہم اپنی سیاحت ہندوستان کے زمانہ کو دلچسپی سے یاد کرتے ہیں - اور ہندوستان کی بہبودی کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں - مابدولت کو اپنے ذاتی تجربہ سے بخوبی معلوم ہے کہ والیان ریاست اور رعایائے ہند کو ہمارے تاج کی خیرخواہی کا کیسا بھاری خیال ہے - اور ہم چاہتے ہیں کہ جس اطاعت کا اظہار ہماری جانشینی کے موقعہ پر کیا گیا ہے اُسکا اعتراف خاص طور پر ہو - کیونکہ مابدولت کو بھی اپنی ہندوستانی رعایا کی بہبودی کا اُسی طرح خیال ہے جسطرح جدّہ مکرمہ اور والد مکرم کو تھا" ٭

ایام ماتم - قرار پایا کہ چھ ماہ تک (یعنے نومبر ۱۹۱۰ع تک) ماتم رکھا جائے اور اسکے بعد جشن تاجپوشی کی باضابطہ تاریخ مقرر ہو ٭

حضور ملک معظم کی پارلیمنٹ میں سب سے پہلی تقریر { آپنے اول اول افتتاح پارلیمنٹ کے وقت جو تقریر فرمائی وہ حسب ذیل ہے -

„ اے اراکین و عمائد سلطنت و معزز اصحاب!

„ ما بدولت اپنے عہد کی اس سب سے پہلی پارلیمنٹ کے افتتاح کرنے سے پہلے اُس „
„ بھاری نقصان کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو اس مملکت کو والد مکرم کے انتقال پُرملال „
„ سے ہوا۔ ابھی کوئی ایک برس بھی نہیں گذرا ہوگا جب انہوں نے اپنی تخت کی سپیچ دی „
„ تھی اور کسیکو خواب و خیال بھی نہ تھا کہ آپکی زندگی و فانکریگی اور جس مستعدی سے آپ „
„ اپنی رعایا کی خدمت کر رہے تھے اسقدر سریع الزوال ہوگی۔ رضا بقضا اب شہنشاہ عالم „
„ و عالمیان کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرکے میں آنجہانی کی مثال کو نمونہ قرار دیکر بڑے زور سے „
„ کہتا ہوں کہ ایسے وقت میں جبکہ چاروں طرف سے مجھ پر غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا ہر „
„ طرف سے وفادار اور جاں نثار رعایا کے ہمدردی سے بھرے ہوئے تعزیت ناموں نے میری ہمت „
„ بڑھا دی۔ اب میرے محترم چچا ڈیوک آف کیناٹ بھی جنوبی افریقہ والے مشن سے تشریف لے „
„ آئے ہیں۔ جہاں کے مختلف شہروں اور قصبوں سے جب اُن کا گذر ہوا تو بڑی خوشی کا مقام „
„ ہے کہ ہر ایک جماعت نے آپکا خاصہ استقبال کیا۔ واضح رہے کہ ہمارا تعلق ممالک غیر „
„ سے دوستانہ رہے گا۔ ہم ابھی سے بڑے اشتیاق کیساتھ اس کانفرنس کا انتظار کرتے ہیں „
„ جسمیں ہمارے وزرائے سلطنت خاص معہ وزیران خاص انگلینڈ میں آیندہ ماہ مئی „
„ میں اس غرض سے اجلاس کرینگے کہ وہ اہم امور جو سلطنت کیطرف سے انکی تحویل میں دئے „
„ جائیں انپر غور کریں۔ ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ یہاں کی تاجپوشی کے بعد ایک دفعہ پھر „
„ ہندوستان جائیں اور جلسہ تاجپوشی وہاں بھی خود بنفس نفیس جاکے کریں۔ عنقریب آپ کے سامنے „
„ ایسی تجاویز بھی پیش ہونگی۔ جسکے رو سے دارالعوام و دارالامرا کے باہمی تعلقات کو „
„ ایسی صورت پر لایا جائے گا کہ عملی کارروائی بطریق احسن ظہور پذیر ہو۔ جن مقاصد کے „
„ حصول کیلئے ابھی اشارہ ہو چکا ہے۔ آپکے روبرو ایسے وسایل سے پیش کئے جائینگے „
„ جو پارلیمنٹوں کے اجلاس میں اس سے پہلے اسی غرض سے پیش ہو چکے ہیں کہ جن کبر سنوں کو „
„ باوجود از کار رفتہ اور کبر سنی کے غریب ریلیف فنڈ سے امداد حاصل کرنیکا مستحق نہیں سمجھا جاتا „
„ اور جو خاص مستحق پیشہ ور اور از کار رفتہ تاجروں کے روزینہ کے متعلق ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ „
„ پروردگار تمہاری محنتوں میں برکت دے "

فصل دوم

تخت نشینی سے تاجپوشی تک

باقاعدہ جانشینی کے بعد تخت نشینی و تاجپوشی کی باضابطہ باری تھی۔ اور گو پہلے زمانوں میں یہ سب باتیں ایک ہی وقت میں ہوجایا کرتی تھیں۔ مگر سات سو برس ہوئے کہ اکابران سلطنت نے ایڈورڈ اول کے وقت سے یہ دستور قرار دے رکھا ہے کہ تخت نشینی تو پہلے کرلیجایا کرے۔ کیونکہ "تخت سلطنت خالی نہیں رہ سکتا"۔ اور باضابطہ جشن تاجپوشی بعد میں ہوا کرے۔ چنانچہ ایڈورڈ اول کی تخت نشینی تو ۲۰ نومبر سنہ ۱۲۷۲ء کو ہوئی تھی اور جشن تاجپوشی ۱۹ اگست سنہ ۱۲۷۴ء کو عمل میں آیا۔ اسیطرح واقفیت ناظرین کیلئے مندرجہ ذیل جدول میں ایڈورڈ اول سے لیکر شہنشاہ جارج پنجم تک کی ابتدائی تخت نشینیوں اور باضابطہ تاجپوشیوں کا فرق دکھلایا جاتا ہے:-

نام	تاریخ تخت نشینی ابتدائی	باضابطہ تاریخ تاجپوشی
ایڈورڈ اول	۲۰ نومبر سنہ ۱۲۷۲ء	۱۹ اگست سنہ ۱۲۷۴ء
ایڈورڈ دوم	۸ جولائی سنہ ۱۳۰۷ء	۲۵ فروری سنہ ۱۳۰۸ء
ایڈورڈ سوم	۲۵ جنوری سنہ ۱۳۲۷ء	۲۹ فروری سنہ ۱۳۲۷ء
رچرڈ دوم	۲۲ جون سنہ ۱۳۷۷ء	۱۵ جولائی سنہ ۱۳۷۷ء
ہنری چہارم	۳۰ ستمبر سنہ ۱۳۹۹ء	۱۳ اکتوبر سنہ ۱۳۹۹ء
ہنری پنجم	۲۱ مارچ سنہ ۱۴۱۳ء	۱۹ اپریل سنہ ۱۴۱۳ء
ہنری ششم	یکم ستمبر سنہ ۱۴۲۲ء	۶ نومبر سنہ ۱۴۲۹ء

نام	تاریخ تخت نشینی ابتدائی	باضابطہ تاریخ تاجپوشی
ایڈورڈ چہارم	۴ مئی سنہ ۱۴۶۱ء	۲۹ جون سنہ ۱۴۶۱ء
ایڈورڈ پنجم	۹ اپریل سنہ ۱۴۸۳ء	اسکی دریا میں ڈوب جانیکے باعث تاجپوشی نہو
رچرڈ سوم	۲۶ جون سنہ ۱۴۸۳ء	۶ جولائی سنہ ۱۴۸۳ء
ہنری ہفتم	۲۲ اگست سنہ ۱۴۸۵ء	۳۰ اکتوبر سنہ ۱۴۸۵ء
ہنری ہشتم	۲۲ اپریل سنہ ۱۵۰۹ء	۲۴ جون سنہ ۱۵۰۹ء
ایڈورڈ ششم	۲۱ جنوری سنہ ۱۵۴۷ء	۲۰ فروری سنہ ۱۵۴۷ء
ملکہ میری	۶ جولائی سنہ ۱۵۵۳ء	یکم اکتوبر سنہ ۱۵۵۳ء
ملکہ الزبتھ	۱۷ نومبر سنہ ۱۵۵۸ء	۱۵ جنوری سنہ ۱۵۵۹ء
جیمز اول	۲۴ مارچ سنہ ۱۶۰۳ء	۲۹ جولائی سنہ ۱۶۰۳ء
چارلس اول	۲۷ مارچ سنہ ۱۶۲۵ء	۲ فروری سنہ ۱۶۲۶ء
چارلس دوم	۳۰ جنوری سنہ ۱۶۴۹ء	۲۳ اپریل سنہ ۱۶۸۵ء
ولیم سوم و ملکہ میری	۱۳ فروری سنہ ۱۶۸۹ء	۱۱ اپریل سنہ ۱۶۸۹ء
ملکہ این	۸ مئی سنہ ۱۷۰۲ء	۲۳ اپریل سنہ ۱۷۰۳ء
جارج اول	یکم اگست سنہ ۱۷۱۴ء	۲۰ اکتوبر سنہ ۱۷۱۴ء
جارج دوم	۱۱ جون سنہ ۱۷۲۷ء	۱۱ اکتوبر سنہ ۱۷۲۷ء
جارج سوم	۲۵ اکتوبر سنہ ۱۷۶۰ء	۲۲ ستمبر سنہ ۱۷۶۱ء
جارج چہارم	۲۹ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء	۱۹ جولائی سنہ ۱۸۲۱ء
ولیم چہارم	۲۶ جون سنہ ۱۸۳۰ء	۸ ستمبر سنہ ۱۸۳۱ء
ملکہ وکٹوریہ	۲۰ جون سنہ ۱۸۳۷ء	۲۸ جون سنہ ۱۸۳۸ء
ایڈورڈ ہفتم و ملکہ الیگزنڈرا	۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء	۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ء
جارج پنجم و ملکہ میری	۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء	۲۲ جون سنہ ۱۹۱۱ء

اسی اصول کے مطابق ملک معظم جارج پنجم کی تخت نشینی بھی ۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو

عمل میں آئی - اور ایام ماتم گذرنے کے بعد جلوس میمنت مانوس تاجپوشی
کی تعیین تاریخ کی تجویز قرار پائی ✤

اعلان شاہی دربارہ تقرر تاریخ تاجپوشی } چنانچہ تعیین تاریخ دربار تاجپوشی لنڈن کے لئے
حسب ذیل اعلان شاہی جاری ہوا :-

جارج آر - آئی !

"جیسا کہ ہم اپنے اعلان شاہی مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء میں (معا ور امور کے) اپنے شاہی ارادہ کا اظہار شہنشاہی دربار تاجپوشی منعقد کرنیکے متعلق کر چکے ہیں جسکے مطابق ہماری پیاری ملکہ آئندہ جون میں ویسٹ کے گرجا میں کوئین تسلیم کی جائینگی" ✤

"ہم نے اس مبارک تقریب کو خداوند تبارک و تعالے کی برکات و عنایات سے منعقد کرنے کے لئے ۲۲ جون ۱۹۱۱ء یوم جمعرات قرار دی ہے" ✤

"پس ہم اس اعلان شاہی کے ذریعہ نہ صرف اطلاع دیتے بلکہ اس تقریب سعید پر فرائض مقرر کرتے ہوئے اپنی پیاری رعایا کو حکم دیتے ہیں کہ وہ فرائض جس جس عہدہ اور پوزیشن اور جس جس قسم کے یا جن جن لوگوں خواہ افسران - ماتحتوں و مہمانوں کے متعلق ہوں - ہمارے دربار کارونیشن میں خدمات انجام دینے اور اس تقریب کو کامیاب بنانے میں مدد دیں" ✤

"اس موقعہ پر کُل تمیس تقریبات ہونگی - جنکے جواب دہ ڈپٹی ہونگے - اور ہر ایک شخص جسکے متعلق کسی فرض کی ادائیگی عاید کیگئی ہو - وہ خود یا اُسکے ماتحت اسے بحسن و خوبی انجام دیں - ورنہ اگر بغیر عذر اور ہماری اجازت کے کسی نے کوتاہی کی تو اُسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا - جسکی بابت ہم بعد میں سوچینگے"

"جیسا کہ ہمنے اس اعلان شاہی میں اظہار کیا ہے - اور اس سے پہلے ۱۹ جولائی کے اعلان میں ظاہر کر چکے ہیں - کسیطرح بھی ہمارا ارادہ تبدیل نہوگا کیونکہ ہم اس خیال کو شاہی مرضی خیال کر کے دربار تاجپوشی کو جو ویسٹ منسٹر

میں منعقد ہوگا - ایک مسرت آمیز تقریب خیال کرتے ہیں" ÷

مابدولت کی پیشگاہ سینٹ جیمز سے آج ، نومبر سنہ ۱۹۱۱ء کو مابدولت کے جلوس کے سال اوّل میں صادر ہوا ÷

"خداوند تعالےٰ حضور ملک معظّم کو سلامت باکرامت رکھے" ÷

پروٹسٹنٹ مذہب کا اظہار لازمی ہونا یہاں اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ چارلس دوم کے زمانہ سے پہلے رومن کیتھولک کے مقابلہ میں پروٹسٹنٹ کا خاصہ زور رہا ہے - اسلئے اس وقت کے مدبّروں نے نئے بادشاہ کے کلیسیائے پروٹسٹنٹ کی حمایت اور معتقدات میں رومن کیتھولک سے برأت کا اظہار قانوناً لازم قرار دے لیا تھا چنانچہ مندرجہ ذیل الفاظ نامزدگی تخت نشینی کے بعد ضرور ہی حلفاً دوہرائے جاتے ہیں :-

مضمونِ حلف - "خداوند تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانکر باقرار صالح صدق دل سے"
"تصدیق کرتا ہوں کہ میرے اعتقاد کے مطابق عشائے ربّانی کی روٹی اور شراب"
"جناب مسیح کا خون اور گوشت نہیں بنتے - تاوقتیکہ کوئی شخص انہیں خداوند تعالےٰ"
"قدوسیت پر وقف نہ کرے - یا اسکے بعد کنواری مریم یا دیگر بزرگوں سے استمداد"
"اور انکی پرستش اور نیز رسم قربانی جو فی زمانہ کلیسیائے رومن کیتھولک میں رائج ہے"
"محض توہمات اور بت پرستی نہ سمجھا جائے - میں سب کے سامنے خداوند تعالےٰ"
"کے حضور میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ بیان یا اسکا کوئی جزو برابر اپنے عام فہم معنوں میں"
"کیا گیا ہے اور اسکا مفہوم وہی ہے جو انگلستان کے پروٹسٹنٹ بالتخصیص سمجھتے"
"ہیں - نہ ان میں کوئی کلمہ وقت گذاری یا ٹالنے کی غرض سے کہا گیا ہے نہ"
"انکی تہ میں کوئی اور بات چھپی ہے - نہ اسکے لئے کسی پوپ یا کسی دیگر بزرگ سے"
"اجازت لیگئی ہے اور نہ ہی آیندہ حصول اجازت کی کوئی ضرورت سمجھی جائیگی"
"چاہے پوپ یا کوئی اور صاحب اسکی تنسیخ کی نسبت یہ بھی کہدیں کہ اعلان شروع"
"ہی سے حق نفاذ نہیں رکھتا - مگر کوئی زبردست سے زبردست طاقت مجھے اس"

"پورے اعلان یا اسکے کسی خاص کی تکمیل سے روک نہیں سکتی"۔

مضمون حلف میں رومن کیتھولک کیطرفسے ترمیم کی درخواست

مدت تک یہہ حلف اسی طرح ہوتا رہا اور بادشاہ سلامت بھی اسی حلف کے مطابق حامئ دین کہلاتے رہے۔ لیکن جب شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی باری آئی تو اکابر رومن کیتھولک نے اپنے مذہبی پیشوا فادر واہن کے ذریعہ لارڈ چانسلر کی خدمت میں ایک میموریل بھیجکر استدعا کی کہ اس حلف میں عشائے ربانی کی نسبت جو الفاظ ہیں وہ ایسے وقت سے چلے آتے ہیں۔ جبکہ تعصب اور اختلاف حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اب چونکہ یہ صورت نہیں ہے۔ اسلئے انہیں قلمزن کر دیا جائے ٭

نامنظوری ترمیم :- جسکے جواب میں یہ کہا گیا۔ کہ مضمون حلف کی ترمیم یا تحریف پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر ناممکن ہے۔ اور اسلئے سعی لاحاصل ہے

شہنشاہ جارج کے وقت ترمیم کی سلسلہ جنبانی اور کامیابی

اسوقت تو وہ خاموش رہے لیکن جب شہنشاہ جارج پنجم کا وقت آیا تو نامزدگی کے موقعہ پر بیور ساٹن فرقہ نے پھر اعتراض اٹھایا اور ابکے وہ کامیاب ہوئے۔ چنانچہ ابکی مرتبہ جو حلف ہوا۔ وہ خالص پروٹسٹنٹ طریق پر ہی تھا

جشن تاجپوشی کو ایک مذہبی رسم سمجھنا

دنیا کے دوسرے ملکوں کیطرح انگلستان میں بھی جشن تاجپوشی کو ایک مذہبی رسم سمجھا جاتا ہے۔ اور اسکی جزوی یا کُلّی بلکہ لازمی رسومات کا ماخذ وہی اسرائیلی رسومات ہیں۔ جو پہلے پہل سموئیل نبی نے ساؤل بادشاہ کے تقرر پر روغن زیتون ملکر ادا کیں اور پھر حضرت سلیمانؑ کی تاجپوشی کے موقعہ پر دُہرائی گئیں۔ یعنے کاہنوں نے تیل لگایا اور نرسنگھا پھونکا۔ جسکے بعد حاضرین نے ہم آواز ہوکر کہا کہ "سلیمان بادشاہ سلامت رہے" اسیطرح جشن جوبلی کی کیفیت بھی ابتک قدرے تغیّر کے ساتھ موجود ہے ٭

پوپ روم کیخدمت میں حاضر ہو کر تاجپوش ہونا چونکہ اہل روما کا مذہب رومن کیتھولک تھا اور وہ حضرت مریم کی تصویر کے آگے بھی جُھکا کرتے تھے۔ اسلئے شروع سے ہی رسمِ تاجپوشی سموئیل نبی کی تقلید پر ہادیانِ مذہب منایا کرتے تھے۔ شاہانِ روم کی تاجپوشی خود پوپ اعظم کے ہاتھوں ہوا کرتی تھی اور دستور بندھ گیا تھا کہ ہر امیدوارِ تاج پوپ کے حضور میں حاضر ہوتا۔ اَوْر پہلے شہر کے باہر ٹھہرتا۔ جہاں تمام اراکین و عمائدین بادشاہ سے ملکر نیکی اور انصاف کے ساتھ حکومت کرنے کی قسم لیکر باعزاز تمام اندر لیجاتے۔ دوسرے دن شہر کے سب سے بڑے گرجا میں پوپ اعظم مسیح مذہب کے تین بھاری رکنوں (یعنے باپ۔ بیٹا۔ روح القدس) کے نام کی رعایت سے تین قسم کے تیل (زیتون۔ بلسان اور دارچینی) تاجپوش کے سر۔ ہتھیلی۔ سینہ۔ کلائی۔ کندھوں۔ اور

تیل ملنے کی قدیم رسم پیشانی کے علاوہ کچھ تاج پر بھی ملا کرتے تھے۔ اور بدیں خیال کہ تیل سر میں اچھی طرح جذب ہو جائے۔ ایک سفید ٹوپی اُڑھا کر اسپر تاج رکھتے اور جبتک ہفتہ بھر نہ گذر لیتا یا تیل خشک نہو لیتا۔ ٹوپی پر ہی تاج پہنے رہتے ✣

دار السلطنت میں ہی تاجپوش ہونا چونکہ دُور دست ممالک میں جانے کے لئے مہینوں صرف ہو جایا کرتے تھے۔ اسلئے سب سے پہلے انگلستان نے اس دِقت کو محسوس کرکے قرار دیا کہ خواہ کوئی ہادیِ مذہب ہی ان مراسم کو ادا کرے۔ مگر انکی ادائیگی دار السلطنت ہی میں ہونی چاہئے۔ چنانچہ بحث و مباحثہ کے بعد بالآخر پوپ اعظم کی منظوری سے اُن کے نائب متعیّنہ ان رسومات کو کبھی ونچیسٹر۔ کبھی کنسنگٹن یا باتھ کے گرجاؤں میں ادا کرنے لگے۔ شاہانِ سیکسن کی تاجپوشی میدانِ سالسبری کے قریب کسی جگہ ہوئی۔ ہیرلڈ اوّل کے متعلق مورّخوں کو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ اُسکی تاجپوشی ونچیسٹر میں ہوئی یا سینٹ پال کے گرجا میں ✣

ویسٹ منسٹر ابی کی وجہ تسمیہ - شروع میں لنڈن سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر دریائے ٹیمس کے کنارے ایک شہر بنام ویسٹ منسٹر آباد تھا - جسمیں شاہ اڈگر نے ایک عالیشان گرجا بنوا دیا - جو اُس وقت کے مذہبی مراسم کے مطابق بڑا بھاری راہب خانہ تھا اور عوام میں ویسٹ منسٹر ابی کے نام سے مشہور ہوا ٭

ویسٹ منسٹر ابی کی وسعت - بعد ازاں ابی کی وسعت و شانداری بہت کچھ بڑھ گئی - کیونکہ بعد کے سلاطین نے بہت سی گرانقدر رقوم اسکی وسعت کے لئے منظور فرمائیں - جسکے بعد یہ تاریخی عمارت قابل دید ہوتی گئی - چنانچہ ابتو یہ لنڈن کے رقبہ میں ہی شامل ہے ٭

ویسٹ منسٹر ابی کے ایک حصہ میں تاجپوشیوں کا ہونا } شاہ ایڈورڈ کنفسر نے جو انگلستان کا نہایت پاکباز بادشاہ گذرا ہے - تاجپوشی کے متعلق حسب ذیل دو باتیں لازمی کر دیں :-

۱- تاجپوشی کی رسم صرف ویسٹ منسٹر ابی میں ادا ہوا کرے ٭

۲- جملہ رسوم آرچ بشپ آف کنٹربری ادا کریں ٭

چنانچہ پہلی قرارداد کے مطابق سب سے پہلے ولیم منصور کی تاجپوشی سنہ ۱۰۶۶ء میں ویسٹ منسٹر ابی کے گرجا میں منعقد ہوئی - جسکے بعد آجتک تمام تاجپوشیاں اسی جگہ ہوا کیں ٭

تین تاجپوشیوں کا آرچ بشپ آف کنٹربری کے ہاتھوں ادا نہ ہونا } دوسری قرارداد کے مطابق سوائے مندرجہ ذیل تین تاجپوشیوں کے جملہ تاجپوشیاں آرچ بشپ آف کنٹربری کے ہاتھوں ہی منعقد ہوئیں -

۱- ایڈورڈ اول کے زمانہ میں جبکہ آرچ بشپ آف کنٹربری باہر تھے ٭

۲- ملکہ الزبتھ کے وقت جبکہ یہ عہدہ خالی تھا ٭

۳- ہنری چہارم کی تاجپوشی آرچ بشپ آف کنٹربری کی بجائے بشپ

آف یارک سے کرائی گئی۔ جسپر آرچ بشپ آف کنٹر بری نے اپنی حق تلفی سمجھ کر ایک طرف تو بشپ آف یارک کو برادری سے خارج کر دیا۔ اور دوسری طرف

ہنری چہارم کی تاجپوشی کا دوبارہ آرچ بشپ آف کنٹر بری کے ہاتھوں ادا ہونا بادشاہ سے بھی جواب طلب کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے دوبارہ اپنی تاجپوشی آرچ بشپ آف کنٹر بری کے ہاتھوں کرائی +

ویسٹ منسٹر ایبی کا دوسرا حصہ شاہان و مدبران وشاعران یورپ کا مدفن ہے۔ ویسٹ منسٹر ایبی کے دوسرے حصہ میں ۱۴ ملکہ و شاہانِ یورپ مدفون ہیں۔ جنکے علاوہ کثیر التعداد مدبر سپہ سالار اور مشہور شاعر بھی مدفون ہیں۔ جنمیں سے کئی ایک کے سٹیچو (مجسمے) بھی نصب ہیں +

دستور العمل تاجپوشی کی سب سے پرانی کتاب سب سے پرانی کتاب جسمیں شاہان انگلستان کی تاجپوشی کے آئین و ضوابط مذکور ہیں۔ رچرڈ سوم کے زمانہ میں بزبان فرنچ مرتب ہوئی۔ جسکا نام لائبر ایگیلیس (دستور العمل تاجپوشی) ہے جسمیں سے چند ضروری اقتباسات واقفیتِ ناظرین کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

ٹاور سے شاہی محل تک :- تاجپوشی سے پہلے دن نامزد شدہ بادشاہ لباس فاخرہ پہنے اور ننگے سر؎۵ مینار؎۶ لنڈن سے سوار ہو کر کارن ہل چیپ سائڈ سینٹ پال کے گرجا کی سڑک لڈگیٹ ہل فلیٹ سٹریٹ بازار وائٹ ہال سے ہوتے ہوئے شاہی محل سے ہو کر اپنے جلوسِ تاجپوشی سے پہلی رات

؎۵ ایڈورڈ ششم کی ایک تصویر تاجپوشی سے پایا جاتا ہے کہ اس خورد سال بادشاہ کے سر پر جلوس کے وقت ایک ٹوپی تھی ؎۶ ہنری ششم کے وقت مینار لنڈن کی بجائے محل بکنگھم سے جلوس نکلا کرتا تھا +

حمام میں غسل - چند ایک بہادروں کے ساتھ حمام[۱] میں جاتے - اُن کے روبرو غسل کرتے - اور پھر انہیں کو اپنی جلو میں رکھتے - رعایا خلوص دل سے تمام تمام راستہ کی خوب آرائش کرتی تھی - بادشاہ کا مینار لنڈن تک جانے کا **ٹاور تک جانے کا مقصد** یہ مقصد تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ اسکے اختیارات تسلیم نہیں کئے گئے ہر طرح مامون و مسئون[۲] رہے" +

آرائش و زیبائش - دو بڑی بڑی کمیٹیاں اپنے اہتمام سے جا بجا محرابیں بنوائیں - دوکانات کو سجائیں - جا بجا گانے اور بھجن ہوتے - سلامی اُتاری جاتی - محرابوں میں عجیب قسم کے عقاب اور عقابوں پر چھوٹے چھوٹے بچے جھولا جھولتے - اور جب جلوس گذرتا تو اس برات و جلوس کے دلہا کے ہاتھوں میں اپنے اپنے **ایڈریس پیش کرنا** نئے نئے ایڈریس پیش کرتے - جس سے سب محظوظ ہوتے" +

جلوس کی روانگی اس طریق سے ہوتی کہ عین شام کے وقت جب سورج چھپتا - **ویسٹ منسٹر ایبی میں روزہ کی تیاری** - یہ آفتاب عزت و اقبال ویسٹ منسٹر میں جا چمکتے اور نماز شام کے بعد اُس بھاری روزہ[۳] کی تیاری ہوتی - جو دوسرے دن کی رسومات کی ادائیگی کے بعد افطار کیا جاتا - اور بادشاہ معہ عمایدین سلطنت کو می مصالحہ دار چیز اور شراب انگوری استعمال کرتے تو پھر وہی غسل کی رسم **غسل کے بعد استراحت** ادا ہوتی - نیا لباس پہنکر عشائے ربانی کے بعد بادشاہ سلامت استراحت فرماتے +

---

[۱] حمام کو انگریزی میں "باتھ" اور بہادر کو "نائٹ" کہتے ہیں اس رعایت سے ان بہادروں کا خطاب نائٹ آف دی باتھ قرار پایا - ہنری پنجم نے ایسے پچاس آدمیوں کے روبرو غسل کیا تھا - بعد میں کھلے غسل کی رسم تو بند ہوگئی - مگر مقربان شاہی کا خاص خطاب نائٹ آف دی باتھ ابتک قائم ہے [۲] اگرچہ یہ بات برائے نام تھی مگر اسی بناء پر لنڈن کے ایک خاص حصہ میں جلوس شاہی کا گذرنا محدود کر دیا تھا -

[۳] مورخوں نے اس روزہ کا نام تاجپوشی فاسٹ (روزہ تاجپوشی) رکھا ہے - اسکے متعلق ایک مادی مذہب کی رائے تھی کہ اس سے بادشاہ پر "گنج بعد از رنج" ثابت کرنا مقصود تھا ایک اور صاحب نے لکھا ہے کہ اس روزہ کا یہ مقصد کہ بادشاہ غریبوں کی فاقہ کشی کی مصیبت سے واقف ہو جائیں لیکن ایک اور صاحب اس روزہ کو صرف متبرک روزہ ہی کہتے ہیں -

لباس پہننا۔ دوسرے دن غسل ونماز کے بعد لارڈ گریٹ چیمبرلین وہ لباس[1] پیش کرتے۔ جو روغن لگانے کے وقت ضروری سمجھا جاتا۔ اور اس لباس پر سرخ ریشم کا پارلیمنٹ والا جبہ اور سرخ جرابیں پہنکر ویسٹ منسٹر ہال کو مڑتے ہوئے جہاں

دربار میں بادشاہ کی رونق افروزی} اہلِ دربار پہلے سے منتظر ہوتے۔ بادشاہ سلامت رونق افروز ہوکر کرسی حکومت پر متمکن ہو جاتے تو ویسٹ منسٹر کے بشپ اور پادری

نشاناتِ تاجپوشی کا دربار میں آنا۔} لوازم تاجداری[2] یعنے ریگیلا۔ آرب ریمبیلا۔ تیل رکھنے کا برتن اور چمچے اور چند ایک دیگر نشانات لاکر میز پر سجاتے۔ پھر بادشاہ سلامت اہلِ دربار میں سے خاص خاص آدمیوں کو ایک ایک چیز سپرد کرتے۔ تاکہ جلوس اور ادائیگی رسوم کے وقت لئے رہیں[3]۔

دوسرے ممالک کے قائممقام۔ بدیں خیال کہ جلوس کے وقت ماتحت ممالک کو بھی اسمیں خاص حصہ دیا جائے۔ کیونکہ پرنس یا لارڈ ان کے قائممقام بھی سمجھے جاتے چنانچہ ملک فرانس کے دو صوبے نارمنڈی اور اکوے ٹین کیطرف سے دو پرنس پردار ٹوپی اور ارمنی رنگ کا لباس پہنے انکے انگریزی مقبوضات میں ہونیکا ثبوت دیتے رہے[4]

---

[1] یہ ایک ریشمی قمیص اور سرخ کوٹ ایسے چست بنے ہوئے ہوتے تھے کہ پہننے والے کے جسم پر ڈٹ کر آتے تھے۔ جسمیں یہ مصلحت تھی کہ آرچ بشپ تیل لگانے سے پہلے انہیں باسانی پھاڑ سکیں

[2] ۔ یہ سب چیزیں تاجپوشی سے پہلی رات کو اس کمرہ میں سجائی جاتی ہیں جسے یروشلم چیمبر کہتے ہیں۔ اور دوسرے دن غربی دروازہ سے ویسٹ منسٹر ایبی میں داخل کیجاتی ہیں۔

[3] ۔ جارج چہارم کی ایک تصویر سے اسوقت کا نظارہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ مگر اسمیں ایک بھی قدیم رسم کا نشان اب پایا نہیں جاتا۔ اگرچہ جلوس گذرنے کا راستہ بہت ہی مختصر سا تھا۔ مگر اس سے تماشائیوں کو ریگیلیا وغیرہ کے دیکھنے کا خوبی موقعہ ملجاتا تھا مگر جب سے یہ رسم جارج چہارم نے اڑا دی۔ صرف انہیں لوگوں کو ریگیلیا دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے جو یا تو ویسٹ منسٹر ایبی میں ہوتے ہیں۔ یا کسی پارلیمنٹ کے اجلاس میں ممبری کا فخر حاصل کرتے ہیں۔

[4] ۔ جسوقت یہ دونوں مقبوضات انگریزی اثر سے نکل گئے تو ان کا خیال تو چھوڑ دیا گیا لیکن جو نئے ممالک زیرنگیں ہوتے تو انکی طرف سے نمائندے رکھے جاتے۔ چنانچہ حضور ملک معظم جارج پنجم کی تاجپوشی کے وقت چھ مختلف اصحاب زیرنگیں ممالک کے جھنڈے لئے ہوئے داخل دربار ہوئے۔

چنانچہ اسطرح کا جو جلوس نکلتا۔ ایک تو وہ انگلستان کے جلال و جبروت کا منظر ہوتا۔ دوسری طرف بادشاہ سے رعایا کو ایک قسم کی اُنسیت پیدا ہوتی جسکے نتیجہ میں بادشاہ کی ترقی دولت و اقبال کے لئے رعایا کے دل سے پُر جوش دعائیں نکلتیں[۱] ✦

دستور العمل تاجپوشی میں اضافہ۔ جارج چہارم کی تاجپوشی پر مندرجہ بالا دستور العمل میں حسب ذیل اضافہ ہوا:۔

"بادشاہ کے زمانۂ طالب علمی میں جس قدر استاد شاگرد ویسٹ منسٹر" "سکول کے متعلق ہوں۔ تاجپوشی پر اُن کا ویسٹ منسٹر ایبی میں حاضر ہونا" "ضروری ہے"✦

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی پر تبدیلی } شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کے وقت قرار پایا کہ" بادشاہ کی تاجپوشی تو آرچ بشپ آف کنٹربری انجام دیا کریں۔ لیکن ملکہ معظمہ کی تاجپوشی آرچ بشپ آف یارک کرایا کریں ✦

---

[۱] جیمز اوّل اور چارلس اول کی تاجپوشیوں کے جلوس طاعون کی وجہ سے بند رہے مگر بعض مورخوں کا خیال ہے کہ چارلس اول خود جلوس کا اس اصول پر مخالف تھا کہ بادشاہ کا رعیت کیطرف سے منتخب ہونا خدائی فیصلہ کے خلاف ہے ✦

ہمارے موجودہ فرمانروا کل روئے زمین کے $\frac{1}{5}$ حصہ اور دُنیا کے قریباً $\frac{1}{4}$ حصہ پر حکمران ہیں۔ جسمیں ۹۰ ہزار میل تک ریلوے کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ اور اگر یہ تمام ریلوے ایک سیدھی لائن میں ہوتی تو دنیا کے گرد قریباً چار دفعہ چکر لگا سکتی ✦

فصلِ سوم

لوازماتِ تاجپوشی کی تاریخی حیثیت

شاہانِ انگلستان کی تاجپوشی کے وقت بالعموم مندرجہ ذیل مراسم و اشیاء لازم وملزوم سمجھی جاتی تھیں۔ بلکہ بقول ایک محقق کے جبتک انمیں سے کوئی ایک بھی پوری نہ ہو تو تاجپوشی کی رسم مکمل نہیں کہلاتی۔ جنیں سے نو (۹) امور حسب ذیل ہیں:-

خصوصیاتِ تاجپوشی۔ (۱) امتیاز (۲) حلف (۳) تیل ملنا (۴) نذرِ شمشیر (۵) لبادہ (۶) عصا (۷) تخت نشینی (۸) حلفِ اطاعت (۹) تاجپوشی

ان میں سے ہر ایک رسم کا ایک نہ ایک تاریخی پہلو ہے۔ جسمیں سے سب سے پہلی

۱۔ تخت یا کرسئ تاجپوشی۔ ویسٹ منسٹر ایبی کی کرسی کا ذکر کیا جاتا ہے جسپر بیٹھکر بادشاہ اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کرتے ہیں ✤

"تخت" فارسی میں شاہی کرسی کو کہتے ہیں اور یہ لفظ شاہی نشستگاہ کیلئے کچھ ایسا مخصوص ہوگیا ہے کہ کوئی دوسرا متمول شخص اپنی کرسئ نشست پر اس لفظ کو استعمال نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اسکا رواج بھی بہت پرانا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں حضرت سلیمانؑ کے تخت کا ذکر مذکور ہے۔ جس سے دراصل رسمِ تاجپوشی کی ابتدا ہوئی۔ لیکن ہمیشہ ملکی و معاشرتی لحاظ سے اسکی صورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ خالص اسلام میں تو تخت کا رواج کہیں بھی نہیں ملتا۔ البتہ منبر پایا جاتا ہے۔ جسپر ہر حکومتی یا علمی امتیاز رکھنے والا شخص کھڑا ہو سکتا تھا۔ البتہ شاہانِ اسلام کا اپنے جلوس کے وقت تخت پر بیٹھکر تخت نشینی

کی رسم ادا کرتے وقت اہل دربار سے نذریں لینے کا پتہ چلتا ہے۔ جسکے بعد اب یہ رواج ایسا عام ہوگیا کہ ہر با اختیار ہندوستانی والئے ریاست بھی اپنی تخت نشینی کرتا ہے۔ جسپر مستحقین کو انعام و اکرام بھی دیا جاتا ہے ✣

تختِ انگلستان جسپر حضور ملک معظم جارج پنجم نے پہلی مرتبہ ۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء اور دوسری مرتبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو جلوس فرمایا۔ وہ ایک قسم کی شاہی کرسی ہے جسکے دونوں بازو سونے کے پترے سے منڈھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ہر دو بازوؤں کے سرے پر شیروں کے منہ بنائے جاتے ہیں۔ پیٹھ کے اوپر تکیہ گاہ پر سنہری کوٹ آف آرمز یعنی شاہی نشان بنا ہوتا ہے اور نشست کی جگہ نہایت اعلےٰ مخمل سے منڈھی ہوتی ہے۔ اسکی لاگت ڈیڑھ سو پونڈ یعنے ساڑھے بائیس سو روپیہ ہے (چنانچہ اِس تخت شاہی کی تصویر بھی ہدیۂ ناظرین ہے) اسے تاجپوشی کے دن ویسٹ منسٹر ایبی کے درمیانی ہال کے وسط میں ایک مرتفع چبوترے پر رکھا جاتا ہے۔ جسپر چڑھنے کے لئے پانچ سیڑھیاں بنائی جاتی ہیں ✣

اِس تختِ شاہی پر ایک متبرک پتھر شگون بھی آویزاں ہے۔ جسے خوش قسمتی کا پتھر کہتے ہیں۔ اور جسکی وجہ سے یہ کرسی نہایت مقدّس خیال کیجاتی ہے

تختِ یعنی کرسئ تاجپوشی کے متعلق مختلف مورخین کی رائیں } ایک مصنف مسٹر کرانی کونرتھ میکم کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ۔

"وہ تاجپوشی کی رسم کا ایک خاص پتھر ہوتا ہے۔ جو حُسنِ اتفاق سے شاہان سکاٹلینڈ"
"کے ہاتھ لگا۔ اسے جناب یعقوبؑ چاہ بنی شعبہ سے ہاوان تک جاتے وقت اپنے"
"ساتھ لیگئے تھے۔ اور اسے اکثر رات کو سرہانے رکھکر سویا کرتے تھے" ✣

ایک دوسرا مورّخ فارڈن نام رقمطراز ہے کہ:۔

"جب مصر کے مشہور جنرل گیتھیلس نے پکٹ قوم پر چڑھائی کی تو اسکی بیوی شہزادی"
"سکوٹہ دختر فرعون بادشاہ مصر اسوقت ایک پتھر بھی ساتھ لائی تھی جسکو اہل"
"فرانس فرعونی یا سنگ فرعون کہتے تھے اور ان لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ اسی کی"

"برکت سے حریف پر فتح ہوتی ہے"

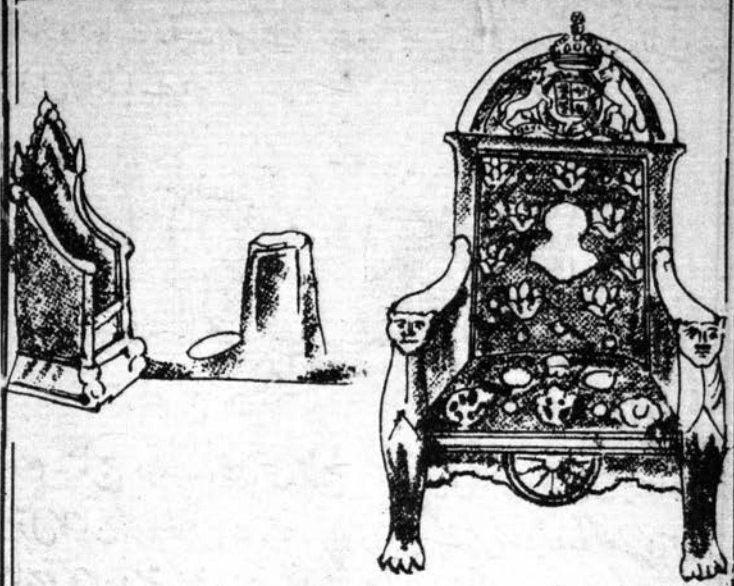
جسکی تصدیق ایک اور مورخ بلنڈر ڈبسٹ بھی کرتے ہیں۔ فارڈرن نے یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"جب ۶۹۰ء میں اس پتھر کو سائمن برج اپنے ساتھ لایا تو اسے ایک عمدہ مقام پر رکھا گیا۔ جسکو وہ لوگ "تارا" کہتے تھے۔ اور پھر اس پتھر پر سب سے پہلے اس شخص کو بٹھلایا گیا۔ جسکے ہاتھ میں آیندہ اس ملک کی عنانِ حکومت دیگئی۔ اس پتھر میں ایک یہ بھی صفت تھی کہ اگر نامزد شدہ شخص ناجائز وارث ہوتا۔ تو اسکے بیٹھتے ہی اسمیں سے رعد کی سی کڑک سُنائی دیتی جس سے ڈر کر سب لوگ اصل اور جائز وارث کی تلاش کرتے۔ اور اگر حق بحقدار رسید کا معاملہ ہوتا تو کسی قسم کی آواز پیدا نہ ہوتی" +

اس خاص پتھر کو ماہرانِ آثار الصنادید نے دیکھکر نتیجہ نکالا ہے کہ "اگرچہ اس پتھر کا کنعان یا بیت المقدس سے آنا بیان کیا جاتا ہے مگر دراصل یہ سکاٹلینڈ کی اُس پہاڑی کا ہے۔ جو دوآبہ مابین دریائے ٹے اور فورتھ میں واقع ہے۔ چنانچہ پروفیسر گائکی اور پروفیسر ریمزے کا بھی اسپر اتفاق ہے +

شاہانِ سکاٹ لینڈ اس پتھر کو نہایت ہی متبرک سمجھتے تھے۔ چنانچہ قدیم تاریخوں کو چھوڑ کر بعد کے حالات و سوانحات سے بھی پایا جاتا ہے کہ جان بلیل سے لیکر اُس تاجدار تک جسنے ایڈورڈ اول شاہ انگلستان سے شکست کھائی تھی۔ سب کی تاجپوشی کی رسم اسی پر ادا ہوئی +

فاتح اول ایڈورڈ اول جہاں اور تحایف سکاٹلینڈ سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ وہاں یہ حجرِ خلافت بھی لایا۔ اور اسے بیچ میں سے کندہ کراکر ایک پیتل یا کانسی کی تختی کیساتھ جڑوا کر کچھ حروف بھی اسپر لکھوائے تھے۔ پھر مسٹر ریڈم شاہی انجنیر نے اسے ایک عمدہ لکڑی کی کُرسی پر جڑوا دیا + چنانچہ اس مقدس کرسی کا نقشہ اور تختِ شاہی کی تصویر اگلے صفحہ پر دکھائی جاتی ہے:-

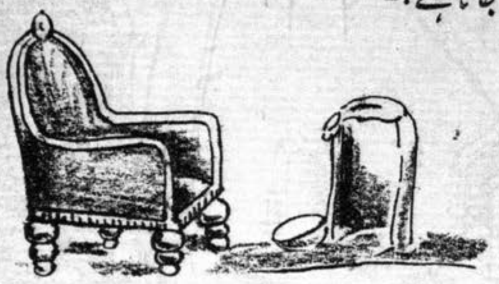


۲ کرسیِ امتیاز۔ پہلی کرسی جس کو انگریزی میں ریکگ نشن چیر کہتے ہیں۔ کرسیِ امتیاز ہے۔ جسپر بیٹھنے سے گویا تاجدارِ سلطنت کا بادشاہ ہونا تسلیم کرلیا جاتا ہے (یہ کرسی تخت کے سامنے بچھائی گئی تھی)



۳۔ کرسی لطانیہ۔ اسکے بعد بادشاہ وملکہ کرسی ہائے لطانیہ پر جلوہ فرما ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہیں کرسیوں پر بیٹھکر نماز لطانیہ ادا کیجاتی ہے اور انہیں پر وعظ

سنا جاتا ہے۔ اِن کرسیوں کے سامنے ایک ایک مونڈھا بھی رکھا جاتا ہے۔ تاکہ نماز و دعا کے وقت اسپر گھٹنے رکھے جا سکیں۔ چنانچہ کرسی سطانیہ کا نقشہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔



۴۔ تاج (الف) قدیمی تاج۔ تاجپوشی کی خاص اشیاء میں ایڈورڈ اوّل کا تاج بھی شامل ہے۔ جسے سرکاری تاج کہتے ہیں۔ ایڈورڈ کنفسر کا اصل تاج تو کامن ویلتھ کے زمانہ میں کہیں گم ہوگیا تھا۔ جسکے بعد یہ تاج اسکی بجائے تجویز کر دیا گیا۔ یہ تاج ایک سونے کا چکّر ہے۔ جو پھول پتوں اور جواہرات سے جڑا ہوا ہے۔ جسپر دو خاص محرابیں انگلستان کی خاص آزاد حکومت کی نشانی ہیں۔ دونوں محرابوں کے کنارے بھی جواہرات سے مزیّن ہیں۔ صلیب پر ایک بیش بہا موتی ہے۔ جسپر قرمزی مخمل کا غلاف ہوتا ہے۔ شاہان انگلستان کی تاجپوشی کا یہی خاص تاج ہے ÷

(ب) قیصری تاج۔ سنہ ۱۸۳۸ء میں حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے لئے ایک نیا تاج ۳۹۔ اونس سے قدرے زیادہ وزن کا خالص چاندی سے بنایا گیا تھا۔ جسکی شکل گول تھی۔ اور اسکے چاروں گوشوں کی میخیں اندر کو جھکا کر باہر ایک صلیب بند کے نیچے ملایا گیا تھا۔ جسمیں سب کے سب جواہرات بڑے تھے۔ جنمیں چارلس دوم کے تاج کی زینت کا وہ ہیرا بھی شامل تھا۔ جسکے لئے ڈان پیڈرو (شاہ کیسٹل) نے سنہ ۱۳۶۷ء میں شاہ غرناطہ کو تہ تیغ کیا تھا۔ اِس تاج میں ستارہ اور بقیہ

نامی چھوٹا ہیرا بھی تھا۔ تاج مذکور پہننے سے پہلے ایک قرمزی مخمل ٹوپی پہنی جاتی ہے

ج۔ تاج ملکہ و ولیعہد بہادر۔ مندرجہ بالا تاجوں کے علاوہ دو اور چھوٹے تاج بھی انگلستان میں ہیں۔ جنہیں ایک تو ملکہ کے لئے ہے اور دوسرا پرنس آف ویلز بہادر کے لئے ✤

۵۔ عصائے شاہی۔ تاجپوشی کے وقت جو عصا ملک معظم کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اُسپر ایک صلیب بنی ہوتی ہے۔ یہ عصا سونے کا ہوتا ہے اور اُسپر ایک بڑا ہیرا "ستارۂ افریقہ" نام آویزاں ہوتا ہے۔ اِس عصا کا کچھ حصہ وہی ہے جو چارلس دوم کے لئے سر رابرٹ وائینر نے بنایا تھا ✤

۶۔ عصائے فاختہ۔ اِس عصا کو بھی بوقتِ تاجپوشی ملک معظم اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ اسپر فاختہ بطور نشان روح القدس بنی ہے۔ جو تیکل لگنے کے وقت بادشاہ پر نازل ہوتی خیال کیجاتی ہے۔ پرُانے زمانہ میں عصائے فاختہ اسلئے تجویز کیا گیا تھا کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ عصا بادشاہ کے خیالات کی عملی تکمیل میں مدد کرتا ہے تو یہ فاختہ اسے راہِ راست کی ہدایت کرتی ہے۔ فاختہ مذکور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ بوقتِ تاجپوشی بادشاہ کے آگے آگے ایڈورڈ اول کا عصا جاتا ہے ✤

۷۔ ایمپولا یا سنہری عقاب۔ ایمپولا اُس برتن کو کہتے ہیں جو عقاب کی شکل کا بنا ہوتا ہے اور جسمیں تاجپوشی کے موقعہ پر تیل رکھا جاتا ہے۔ یہ ۹ انچ طویل ہوتا ہے اور عقاب کے پروں کی چوڑائی ۷ انچ ہے۔ جسمیں قریباً چھ اونس تیل آتا ہے ✤

ایمپولا کے متعلق ایک قدیمی روایت۔ ایمپولا کے متعلق ایک قائم روایت اسطرح چلی آتی ہے کہ جن دنوں ٹامس اے بیکٹ جلاوطن ہوکر فرانس کے شہر سین میں زاہدوں کی سی زندگی بسر کر رہا تھا کہ ایک دن وہ کسی گرجا میں مقدس مریم کی عبادت میں مشغول تھا۔ دفعتہً اسے پاک مریم کی زیارت ہوئی

جسکے ہاتھ میں ایک سنہری عقاب اور ایک بوتل میں کچھ تیل تھا۔ یہ دونوں چیزیں پاک مریم نے ٹامس کو دیکر کہا کہ یہ تیل نہایت ہی بیش بہا اور پاک ہے۔ اسلئے بادشاہوں کی تاجپوشی کے وقت اسے استعمال کرنا چاہئے۔ اور کہ پائےٹیر کے کسی راہب کو اسے سپرد کرکے تاکید کردو کہ اسے خوب حفاظت سے رکھے۔ چنانچہ اسے ایک راہب کے حوالے کیا گیا۔ تو اُس نے اسے سینٹ گرگری کے گرجہ میں ایک پتھر کے نیچے چھپا رکھا۔ جہاں وہ ایمپولا اور سنہری عقاب (جو غالباً اسے ڈھکنے کے لئے بنایا گیا تھا) اُسوقت تک پڑے رہے جبتک کہ ایڈورڈ سوم کا زمانہ آگیا۔ اور ایک صاحب نے انکا پتہ لگا کر انہیں ڈیوک آف لنکاسٹر کے سامنے پیش کر دیا۔ جسنے اسے ولیعہد انگلستان (بلیک پرنس) کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ چنانچہ رچرڈ دوم کے زمانہ میں یہ چیزیں اول مرتبہ نکالی گئیں۔ اور اسنے ان چیزوں کو اپنی تاجپوشی میں استعمال کرنیکی بہت آرزو کی۔ مگر آرچ بشپ نے اجازت نہ دی۔ چنانچہ سب سے پہلے یہ چیزیں ہنری چہارم کی تاجپوشی میں استعمال ہوئیں ✣

۸۔ **چمچے** ۔ جس چمچے کے ذریعہ تاجپوشی کے موقعہ پر بادشاہ کے سر پر تیل ڈالا جاتا ہے وہ دراصل چاندی کی گلٹی ہے۔ جو تیرہویں صدی مسیحی کی ساخت ہے اور جسے چارلس دوم کی دوبارہ تخت نشینی کے بعد استعمال کرنے لگے ہیں۔

۹۔ **کرّہ یعنی گلوب زرّین** ۔ قدیم سلطنت روما کے فرمانرواؤں کے ہاتھ میں ایک سونے کا گولہ ہوتا تھا۔ جس سے انکا یہ مقصود ہوتا کہ ساری دنیا انکے زیر ہے۔ جب بادشاہ نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ تو اس گولے پر ایک صلیب بڑھائی گئی۔ شاہان سیکسن نے انہیں اوّل بادشاہوں کی تقلید میں اس گولے کا رواج دیا۔ اور شاہان ایران کے ہاتھ میں بھی یہی خالص سونے کا گولہ ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ اُن سات عجائبات میں سے جنکے لئے کیخسرو کی سلطنت بہت مشہور تھی۔ ایک یہ شاہی طلائی گولہ بھی تھا۔ انگلستان میں اس گولے کا رواج

سب سے پہلے ہیرلڈ دوم نے دیا ہے۔ جسکے عہد میں پہلا سنہری گولہ ۶-۱ انچ قطر کا تھا۔ چونکہ سوائے بادشاہ کے اور کسی کے ہاتھ میں گولہ نہ ہوتا تھا۔ اسلئے جسوقت ولیم اور اُسکی ملکہ میری یکجا تخت نشین ہوے تو بدیں خیال کہ سلطنت میں بادشاہ اور ملکہ کے حقوق یکساں ہیں۔ ایک چھوٹا سا گولہ ملکہ کے واسطے بھی بنایا گیا۔ تاکہ لوگ دُور سے جسکے ہاتھ میں بڑا گولہ ہو اُسے بادشاہ اور جسکے ہاتھ میں چھوٹا گولہ ہو اُسے ملکہ خیال کر سکیں ؀

۱۰ - **بازوبند** - تاجپوشی کے موقعہ پر بادشاہ کے بازوں پر جو بازوبند باندھے جاتے ہیں۔ اُنپر انگلستان۔ سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے نشانات بنے ہوتے ہیں بازوبند کی رسم سموئل کی دوسری کتاب کے پہلے باب کی دسویں آیت سے لیگئی ہے۔ جسکا ماحصل یوں ہے کہ:-

"تاج اُس کے سر پر اور بازوبند اُسکے بازوں پر ہیں"

ایران میں بادشاہ اور ولیعہد کے سوا کوئی دوسرا شخص بازوبند نہیں باندھ سکتا

۱۱ - **انگشتری** بموقعۂ تاجپوشی جو انگشتری بادشاہ کو نذر کیجاتی ہے۔ وہ اگرچہ ایک معمولی چیز ہے۔ مگر اسکی نسبت یہ خاص قصہ مشہور ہے کہ۔

"ایک دفعہ ایڈورڈ کنفسر کی خدمت میں ایک بوڑھا فقیر کچھ مانگنے آیا۔ ایڈورڈ کنفسر کے پاس اُسوقت سوائے اِس انگوٹھی کے اُور کچھ نہ تھا۔ جو اُسے دیدیگئی جسپر فقیر مذکور رخصت ہوا۔ جب اِس واقعہ کو ایک عرصۂ دراز گذر گیا تو چند ایک باشندگان انگلستان کنعان و بیت المقدس کی زیارت کو نکلے جو اتفاق سے راستہ بھول گئے۔ راستہ میں انہیں ایک سفید ریش بزرگ ملا۔ جو انہیں اپنی کٹیا میں لے گیا۔ اور جو روکھا سوکھا کھانا حاضر تھا پیش کیا۔ رات کو تو سیاح کھا پی کر آرام سے سو گئے۔ صبح کو جب باتوں باتوں میں اُس بوڑھے فقیر نے اُن کے فرمانروا کا نام پوچھا تو نوواردوں نے کنفسر بتایا۔ جسپر بوڑھے نے ایک انگوٹھی نکالکر کہا کہ بادشاہ کو میرا سلام کہکر اِس انگوٹھی کو نذر کر دینا۔"

کہتے ہیں کہ جس دن سے ایڈورڈ کنفسر نے اسے پایا۔ وہ اسے جان سے زیادہ عزیز رکھتا۔ چنانچہ اسکے مرنے پر یہ انگوٹھی اسکے ساتھ قبر میں دفن کر دیگئی + معلوم نہیں یہ انگوٹھی وہی ہے یا کوئی اَور؟ بہرحال جو انگوٹھی تاجپوشی کے موقعہ پر دیجاتی ہے۔ قدیم سے چلی آتی ہے +

۱۲۔ شمشیر۔ مملکتِ انگلشیہ کی چار خاص تلواریں تاجپوشی کے موقعہ پر عموماً پیش ہوتی ہیں جنکی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ تیز نوک کی جسے سپرچول جسٹس کہتے ہیں +

۲۔ دونوں ہاتھ سے اُٹھانیوالی۔ جسکے قبضہ پر سنہری کام ہے۔ اور وہ صمصام السلطنت کہلاتی ہے +

۳۔ کشادہ نوک کی ۴۰۔ انچ طویل۔ جسپر ۸۔ انچ لمبی صلیب بنی ہوئی ہے یہ شمشیرِ دین کہلاتی ہے +

۴۔ ملکہ میری کی بلا نوک تلوار۔ جو ۳۲۔ انچ طویل ہے اور جسکا پھل ۲۔ انچ قبضہ مرصع و مطلے ہوتا ہے۔ یہی ایڈورڈ کنفسر کی وہ تلوار ہے جسکی نسبت میتھو پیرس نے لکھا ہے کہ ہنری سوم نے اپنی شادی کے موقعہ پر پہنی تھی۔ اور جسکی بابت یہ تحریری ثبوت بھی ملتا ہے۔ کہ ایڈورڈ دوم۔ رچرڈ دوم۔ چارلس دوم۔ ہنری چہارم۔ رچرڈ سوم۔ ہنری ہفتم اور ایڈورڈ ششم کے عہد میں خاص موقعوں پر لگائی گئی تھی۔ اور جسے چارلس دوم کی تاجپوشی کے وقت ارل آف اکسفورڈ نے اُٹھایا تھا +

۱۳۔ نمازِ تاجپوشی۔ جس وقت جلوس ویسٹ منسٹر ہال میں داخل ہو لیتا ہے اور سلامی کی توپیں سر ہونے لگتی ہیں اور باجا قومی گیت گانے لگتا ہے تو بادشاہ سلامت اپنی ملکہ کے ساتھ ایک مختصر سجدہ کر کے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔ جسکے بعد اسقف اعظم۔ آرچ بشپ

۱۴۔ تعارف } تعارف کی رسم ادا کرتے ہیں۔ جو اس طریق پر ادا ہوتی ہے کہ

بادشاہ اپنی کرسی کے قریب کھڑا ہوتا ہے۔ اور اسکے برابر آرچ بشپ کھڑے ہوکر پہلے سامنے۔ پھر دائیں بائیں اور پھر پشت کی طرف منہ کرکے کہتے ہیں کہ:-

"دیکھو یہ وہی شخص ہے جس کو سب نے باتفاق اپنا فرمانروا تسلیم کیا ہے اور جسکی اطاعت و فرمانبرداری کے اقرار کے لئے تم سب جمع ہوئے ہو" جس کے جواب میں لوگ مسرت بھرے لہجہ میں "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کہتے ہیں۔ اور پھر ہیرلڈ (نقیب) ایک نر دترم بجاتا ہے۔ اور مختلف بشپ صاحبان انجیل اور چند ایک اور چیزیں لاکر آلٹر (گرجہ قربان گاہ) کے آس پاس رکھدیتے ہیں +

۱۵- نذرانہ۔ اس قدیمی دستور کے مطابق کہ خدا کے سامنے خالی ہاتھ نہ جانا چاہئے۔ شاہان انگلستان اپنی تاجپوشی کے موقعہ پر قربان گاہ کے قریب گھٹنے ٹیک کر ایک زر دوزی غلاف پیش کیا کرتے تھے۔ جسکو اُسوقت آرچ بشپ قربان گاہ پر چڑھادیتے تھے۔ لیکن اب اسکے بدلے ۵ پونڈ نقدی دیکر تلوار گرجا پر چڑھاکر واپس لے لی جاتی ہے +

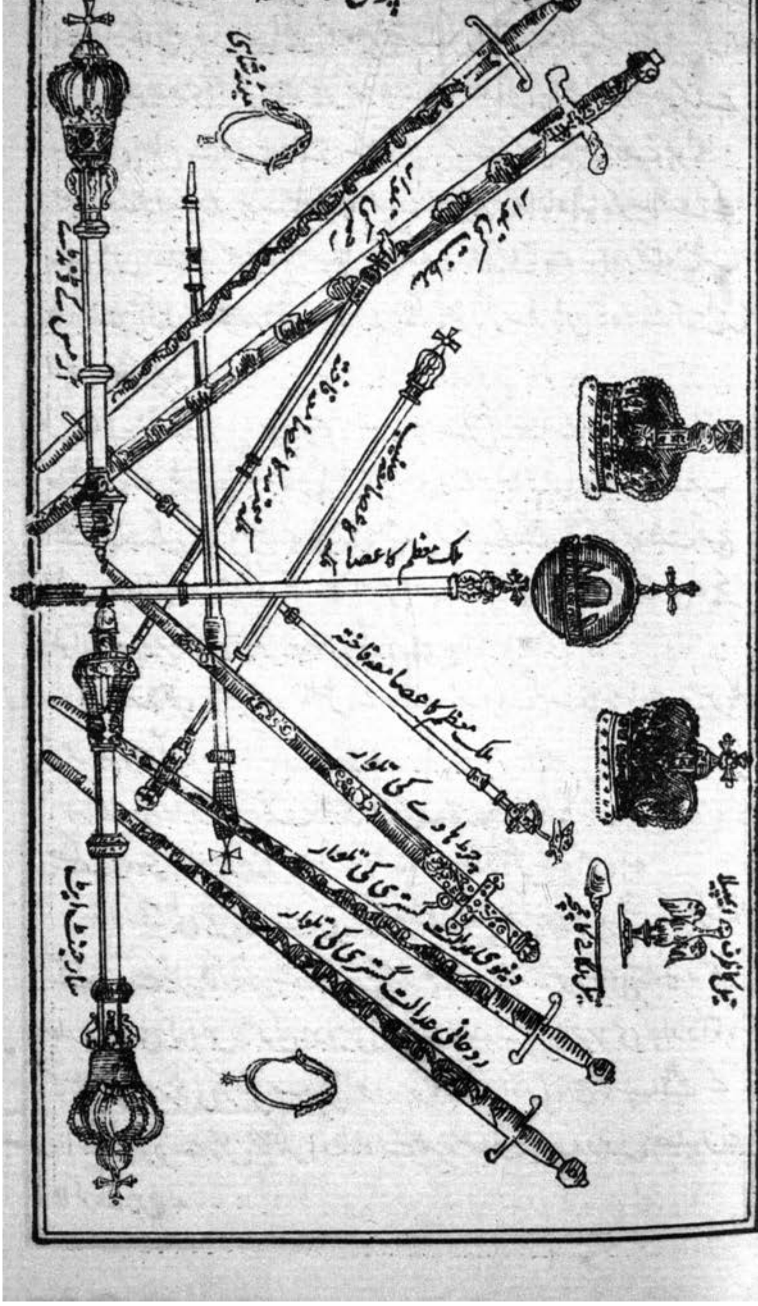
۱۶- روغن مالش۔ مالش کے وقت باجہ ایک گیت چھیڑتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

"اے روح القدس ہماری روحوں میں الہامی باتیں ڈال"

جسکے سنتے ہی حاضرین تیل ملنے کے وقت کا اندازہ کرلیتے ہیں +

زمانہ وسطیٰ میں ہر سال کی پیر اور جمعرات کو بغیر کسی خاص قسم کے برکت کے خیال سے تیل ملا کرتے تھے۔ لیکن ۱۶۸۹ء میں ریفارمیشن سے پہلے یہ رسم جاری ہوئی کہ اس رسم کی ادائیگی سے پہلے بادشاہ اپنا قرمزی لبادہ اُتار کر شاہ ایڈورڈ کی کرسی پر رونق افروز ہوتا ہے۔ اور آرچ بشپ چمچے کے ساتھ ایمپولا سے تیل نکالکر بادشاہ کے سر- سینہ اور دونوں ہتھیلیوں پر ملا کرتے ہیں +

لوازمات تاجپوشی کا نقشہ



۷ - **ریگیلیا** - مالشِ روغن کے بعد عطائے ریگیلیا کی رسم ہوتی ہے - جسکے بغیر عوام بآسانی نہیں سمجھ سکتے کہ جس شخص کو بادشاہ تجویز کیا گیا ہے - اُسکا انتخاب جائز ہے یا ناجائز - اشیائے متعلقہ تاجپوشی میں سب سے پہلے مہمیز و شمشیر پیش ہوتی ہیں - چنانچہ بادشاہ شمشیر کو آلٹر پر پیش کر کے ۵ پونڈ نذرانہ دیکر شمشیر واپس لیتا ہے - پھر ویسٹ منسٹر کا ڈین زرہ بکتر و لبادہ طلائی پیش کرتا ہے۔ بعد ازاں عصا و انگشتری - جنمیں پہلا عصا حکومت اور دوسرا عدل و انصاف کی نشانی سمجھا جاتا ہے - سب سے اخیر بادشاہ کے سر پر تاج رکھا جاتا ہے - جسپر حاضرین نہایت جوشِ مسرت سے "**خدا بادشاہ کو سلامت رکھے**" کے نعرے لگاتے ہیں - پھر ترم کی آواز پر توپیں چلنے لگتی ہیں - اور بادشاہ سلامت تخت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں - تو آرچ بشپ اپنے تمام بشپوں کیساتھ معہ ممبران ہوس آف لارڈز کے آکر بادشاہ سلامت کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ :-

استقلال کیساتھ ثابت قدم رہنا اور اِس شاہی جگہ و شہنشاہی منزلت کی خوب حفاظت کرنا" +

پھر جملہ ممبران ہوس آف لارڈز درجہ وار سر جھکائے نذریں دیتے اور اظہار اطاعت کرتے ہوئے تخت کے سامنے سے گذرتے ہیں - اور اس رسم کو ایک گیت ختم کرتا ہے +

۱۸ - **گیارہ بیگمات کی تاجپوشیاں** - انگلستان کی یہ خاص خصوصیت ہے کہ اسکے سریر آراؤں کیساتھ - اُنکی ملکہ بھی تخت نشین ہوتی ہیں - چنانچہ ملکہ موجودہ سے پہلے گیارہ بیگماتِ شاہی اپنے شوہروں کے ساتھ وقتاً فوقتاً تاجپوش ہوئیں جنکی تفصیل یہ ہے -

۱ - ملکہ ایلی نور دختر ایڈورڈ سوم شاہ کیسٹل ۱۰ ار اگست ۱۲۷۲ء کو ایڈورڈ اول کیساتھ

۲ - ملکہ ازبلا دختر فلپ ۲۵ فروری ۱۳۰۳ء کو ایڈورڈ دوم کے ساتھ -

۳ - این دختر داروک بادشاہ گر رچرڈ سوم کے ساتھ -

۴ - کیتھیرائن دختر فرڈیننڈ ازبلا ۲۴ جون سنہ ۱۵۰۹ء کو ہنری ہشتم کیساتھ -

۵ - این دختر فریڈرک شاہ ڈنمارک ۲۵ جولائی سنہ ۱۶۰۳ء کو جیمز اوّل کیساتھ -

۶ - ملکہ میری آف موڈینا دختر شاہ انفاسو چہارم ۱۳ اپریل سنہ ۱۶۸۵ء کو جیمز کیساتھ

۷ - میری دوم دختر جیمز دوم ۱۱ اپریل سنہ ۱۶۸۹ء کو ولیم کے ساتھ -

۸ - کیرولائن دختر فریڈرک ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۷۲۷ء کو جارج دوم کے ساتھ

۹ - چارلٹ دختر چارلس ۲۲ ستمبر سنہ ۱۷۶۱ء کو جارج سوم کے ساتھ -

۱۰ - ایڈی لیڈ دختر جارج ۸ ستمبر سنہ ۱۸۳۱ء کو ولیم چہارم کے ساتھ

۱۱ - ملکہ الیگزنڈرا دختر کرسچین نہم ۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو ایڈورڈ ہفتم کے ساتھ -

اِن گیارہ عورتوں کے بعد پوری درجن کی تعداد موجودہ ملکہ میری دختر ڈیوک آف ٹیک کے شہنشاہ جارج پنجم کے ساتھ تاجپوش ہونے سے پوری ہوئی +

۹ **ملکہ کے سر پر تاج رکھنے کی رسم** - قبل ازیں ملکہ کی تاجپوشی کی رسم معمولی پادری ادا کیا کرتے تھے - مگر شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے وقت یہ رسم بھی آرچ بشپ آف یارک نے ملکہ الیگزنڈرا کے سر پر تاج رکھنے سے تازہ کی - جسوقت بادشاہ سلامت رسومات تاجپوشی کی ادائیگی میں مصروف ہوتے ہیں - تو ملکہ قربان گاہ کے جنوبی رخ اپنی کرسی پر بیٹھی رہتی ہیں - جب بادشاہ سلامت فارغ ہو جاتے ہیں اور آخری گیت بھی ختم ہو جاتا ہے تو دو بشپ ملکہ کے پاس آکر اُسے قربان گاہ تک لیجاتے ہیں - جہاں وہ گھٹنے ٹیکتی اور چار ڈچز اسکے گرد چادر تانتی ہیں تاکہ پردہ کی آڑ میں تیل ملنے کی رسم ادا ہو - پہلے بادشاہ کی طرح ملکہ کے بھی سر سینہ اور ہتھیلیوں پر تیل ملا جاتا تھا مگر ملکہ وکٹوریہ اور ایڈی لیڈ کے سر و ہاتھوں پر اور ملکہ الیگزنڈرا کے صرف سر پر تیل لگایا گیا تھا - اسلئے موجودہ ملکہ کے بھی صرف سر پر تیل لگانے کی تجویز پاس ہوئی - اسکے بعد ملکہ کی چھوٹی انگلی میں آرچ بشپ انگوٹھی پہناتا ہے - اور قربان گاہ سے تاج اُٹھا کر ملکہ کے سر پر رکھکر

کہتا ہے کہ "فضل عزت اور جلال کا تاج قبول ہو"۔ جس کے بعد ممبران ہوس آف لارڈز کی لیڈیاں اپنے اپنے تاج سر پر رکھتی ہیں - آرچ بشپ ہاتھی دانت کی فاختہ والی عصا دائیں ہاتھ میں اور نشانِ حکومت کا عصا بائیں ہاتھ میں دیتا ہے ۔ ایک گیت کے بعد ملکہ سر جھکائے ہوئے تخت کے سامنے سے گذر کر اپنی کرسی پر جا بیٹھتی ہیں ۔ اتنے میں ایک اور گیت کے بعد بادشاہ اور ملکہ تاج

۲۰ - عشائے ربانی } اُتار کے پھر قربانگاہ کے پاس جاکر اشیاء عشائے ربانی حاصل کر کے لباس پہنے ہوئے تخت سے اُتر کر سینٹ ایڈورڈ کے گرجا کو جاتے ہیں ۔ جہاں باقی تاجپوشی کی چیزیں ہوس آف لارڈز کے ممبر اُٹھا کر لیجاتے ہیں اور اس گرجہ کی قربان گاہ پر بادشاہ اپنی فاختہ والی عصا معہ مہمیز اور سینٹ ایڈورڈ کے عصا کے رکھکر قرمزی رنگ کی خلعت پہنتے ہیں اور وہاں سے ایوانِ بکنگھم کو روانہ ہوتے ہیں ۔ اگلے زمانہ میں بادشاہ ویسٹ منسٹر ہال میں جاکر روزہ کھولا کرتے تھے ۔ مگر جارج چہارم کی تاجپوشی کے دن سے ویسٹ منسٹر کی بجائے قصرِ بکنگھم میں روزہ کشائی کی دعوت ہونے لگی ہے ✣

۲۱ - محکمہ دعاوی ۔ محکمہ دعاوی ایک خاص محکمہ ہے جسمیں بادشاہ کی تاجپوشی کے وقت کل انتظام کی نگرانی ہوتی ہے ۔ اس محکمہ میں اکثر ڈیوک نواب ایرل اپنے اپنے آبائی حقوق پیش کر کے ان خاص رسوم کی ادائیگی میں حصہ لینے کی استدعا کرتے ہیں ۔ جو اُن کے بزرگوں نے اگلی تاجپوشیوں میں ادا کی تھیں ۔ جارج چہارم کی تاجپوشی پر قواعدِ تاجپوشی میں بہت کچھ ترمیم ہو ہوا کر بہت سی باتیں اُڑا دی گئیں ۔ مگر ایک بات جو ہمیشہ تک رہنی منظور ہوئی (جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے) یہ تھی کہ وہ استاد اور طالب علم جو بادشاہ کے زمانہ طالب علمی میں ویسٹ منسٹر سکول کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں ۔ تاجپوشی کے موقعہ پر ویسٹ منسٹر ایبی میں موجود ہونے چاہئیں ✣

۲۲ - تاجپوشی کی مراسم ادا کرنیوالے ۔ شہنشاہ کی تاجپوشی آرچ بشپ آف کنٹربری اور ملکہ کی تاجپوشی کے فرائض آرچ بشپ آف یارک کو تفویض ہوئے ہیں ✣

فصل چہارم

تاجپوشیِ انگلستان

جون میں تاجپوشی کی خصوصیت - چونکہ جون کے مہینے کو انگلستان میں عمدگی موسم کے لحاظ سے برس کی رانی کہا جاتا ہے۔ اسلئے انگلستان کے بڑے بڑے فرمانرواؤں کی رسمِ تاجپوشی کا اسی مہینے میں ادا کیا جانا مبارک سمجھا جاتا ہے ÷

تاجپوشی انگلستان کی تاریخ - جیساکہ قبل ازیں لکھا جاچکا ہے۔ شاہی علان ۷ نومبر ۱۹۱۰ء کے مطابق ۲۲ جون ۱۹۱۱ء تاریخ تاجپوشی قرار دیگئی تھی ÷

آرایش وزیبایش - راستہ ہائے جلوس کی آرایش وزیبایش کے لئے بہت بڑے پیمانہ پر انتظامات کئے گئے تھے ÷

مہمانان تاجپوشی - اِس تقریب سعید پر سات ہزار مہمانوں کی نشست کا انتظام ویسٹ منسٹر ایبی میں کیا گیا تھا۔ اور اگرچہ تمام یورپ کی سلطنتوں کے سفیروں کو دعوت دیگئی تھی۔ مگر مندرجہ ذیل مہمان خاص طور پر شرکتِ جشن کے لئے تشریف لائے۔ جنکی خاطر داری اُن کے شایان شان اعلےٰ پیمانہ پر کی گئی :-

۱- ولیعہد پرنس ہنری جرمن
۲- پرنس جان جارج سیکسنی
۳- ڈیوک آف سیکس کوبرگ
۴- شوہر ملکہ ندرلینڈ
۵- آرچ ڈیوک چارلس (ہنگری)
۶- ولی عہد ڈنمارک
۷- ولیعہد سوئٹزرلینڈ
۸- ولی عہد رومانیہ

۹۔ ولیعہد سرویہ ۱۰ ولیعہد یونان ۱۱ وزیر خارجہ ناروے
۱۲۔ نائب امیر البحر واسن ۱۳۔ ڈیوک اے آسٹا (اٹلی)
۱۴۔ پرنس فرڈی نینڈ (ہسپانیہ) ۱۵۔ جان ایچ ہمنڈ صوبجات متحدہ
۱۶۔ ہیگاشی خوشیمی (جاپان) ۱۷۔ جلالتمآب پرنس یوسف عزالدین ولیعہد ٹرکی
۱۸۔ ہز ہائینس خدیو مصر ۱۹۔ ہز ہائینس آغاخاں بالقابہ
۲۰۔ ہز ہائینس مہاراجہ ہلکر ۲۱۔ ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ
۲۲۔ ٹھاکر صاحب گونڈل ۲۳۔ ٹھاکر صاحب شاہپورہ
۲۴۔ کنور سردار چرنجیت سنگھ اہلو والیہ اوف جالندہر

تاجپوشی کے اخراجات ۔ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی تاجپوشی پر ساڑھے دس لاکھ اور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی پر پونے اُنیس لاکھ روپے خرچ ہوئے تھے۔ لیکن شہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی کے لئے سابقہ تاجپوشیوں کے مقابل دوگنی سے بھی زاید رقم تین لاکھ پونڈ یعنے ۴۵ لاکھ روپے منظور کئے گئے۔

حضور ملک معظم جارج پنجم کا تاج ۔ پُرانے تاجوں کے علاوہ انگلستان میں ہر



تاجپوشی کے موقعہ پر ہر ایک شہنشاہ نیا تاج بھی بنواتا ہے - چنانچہ ہز میجسٹی جارج پنجم کے تاج میں اُن کے والد ماجد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے تاج کے مقابل ۲ نیلم - ۵۲ ہیرے اور ۵۶ دیگر جواہرات زیادہ تھے +

ملکہ محترمہ میری کا تاج :- علٰے ہذا ملکہ معظمہ میری کے تاج میں وہ مشہور تاریخی ہیرا کوہ نور آویزاں کیا گیا تھا جسکو ہندوستان کے ساتھ خاص خصوصیت ہے

مہمانوں کے لئے شکسپیر کا ڈرامہ - مہمانان شاہی کی تفریح و دلچسپی کے لئے مسٹر ہربرٹ ٹری نے شکسپیر کا مشہور ڈراما کنگ ہنری ہشتم کسیقدر ترمیم کے ساتھ شاہی تھی ایٹر میں دکھلایا - جس سے جملہ ارا کین و معززین انگلستان کے علاوہ مندرجہ بالا مہمان بھی دیکھکر ازبس محظوظ ہوئے +

تاجپوشی کا انتظار - لنڈن کے لوگوں کو تاجپوشی کے دن کا پُرشوق انتظار بیچین کئے ہوئے تھا - لوگ ہفتوں پہلے تیاریوں میں مصروف تھے چنانچہ کئی دن پہلے سے جلوس دیکھنے کے لئے سٹیں (نشستیں) ریزرو کرالی گئی تھیں - اور اگرچہ ۲۲ جون کو ۹ بجے کے بعد جلوس شاہی گذرنا تھا - مگر شایقین کھانے پینے کے سامان ساتھ لیکر پچھلی رات سے ہی اپنی اپنی سٹیں سنبھال رہے تھے +

ویسٹ منسٹر ابی کی آرایش و زیبائش - ۲۱ جون کو ویسٹ منسٹر ابی کی آرائش و زیبائش قابل دید تھی - گانے والوں کے حلقوں اور عبادت گاہ کے بیچ میں ایک جگہ پر جو تھی ایٹر کہلاتی ہے - عجیب پُرلطف نظارہ تھا - جسمیں گہرے نیلے قالینوں [1] کا فرش تھا - اور گیلریوں میں گلکاری کے نیلے پردے پڑے ہوئے

[1] یہ قالین گلاسکو کی مشہور کمپنی میسرز جیمز ٹمپلیٹن اینڈ کو نے خاص طور پر تیار کرائے تھے جسمیں ہلکے اور گہرے آسمانی رنگ استعمال ہوئے تھے - بوٹوں میں انگلستان - سکاٹلینڈ اور ہندوستان کے پھولوں کے علاوہ مختلف آرڈروں کے خاص نشانات اور حضور ملکہ معظمہ کے ناموں کے حروف یعنی جی اور ایم کاڑھے گئے تھے +

حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ کیلئے چبوترے ۔ گانے والوں کے حلقوں کے برابر ایک بلند اور شاندار چبوترہ خاص طور پر حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ جسپر چڑہنے کے لئے پانچ زینے بنائے گئے تھے۔ جس سے کچھ دور تاجپوشی کی کُرسی رکھی تھی۔ جسمیں سکاٹ لینڈ کا وہ مقدّس پتھر لگا ہوا ہے۔ جسکا مفصّل ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ اسکے داھنے طرف دو اور کُرسیاں حضور ملک معظم و ملکہ معظمہ کی نشست کیلئے رکھی ہوئی تھیں۔ جنھیں کرسی لمٔے لطانیہ کہا جاتا ہے۔ انکی تفصیل بھی پہلے مذکور ہوچکی ہے۔ جسکے نیچے نفیس اُور پھولدار قالین بچھے تھے +

عبادت گاہ ۔ عبادت گاہ پر ایک طلائی پوشش پڑی تھی۔ جسکے مقابل ایک ہلکے گلابی رنگ کا ہندوستانی قالین بچھا تھا +

دربار میں سات ہزار نشستوں کا انتظام جیساکہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ اِس عالیشان دربار میں سات ہزار نشستوں کا انتظام تھا۔ اور قریباً اسیقدر مہمان مدعو تھے۔ جنکے درجوں اور منصبوں کے لحاظ سے اُن کی نشستیں مخصوص کردیگئی تھیں۔ چنانچہ اخصّ الخواص معززین کے لئے بہت قریب جگہ پر انتظام تھا۔ اور باقی اصحاب کے لئے چاروں طرف نشستیں تھیں۔ لارڈوں اور اُنکی لیڈیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ڈھلوان نشستیں قائم کی گئی تھیں۔ ان کے بعد پارلیمنٹ کے ہوس آف کامنز کے ممبر تھے +

ترتیبِ نشست

شاندار پوشاکیں ۔ امرائے سلطنت قیمتی عبائیں اور چغے پہنے ہوئے تھے اور انکی خاتونیں لمبے لمبے زرق برق سائے زیبِ تن کئے۔ بحری و برّی افواج کے معزز افسران سُرخ و نیلی وردیاں پہنے اور اپنے سینوں پر اعزازی تمغے لگائے۔ سفیرانِ ممالک غیر اور وزرائے سلطنت رنگ برنگ کی پوشاکیں پہنے اور چھاتیوں پر نشاناتِ امتیاز سجائے۔ خواتین کے فوق البھڑک ریشمین لباس میں بینظیر ہیروں کی آب و تاب اور انکے سروں پر بیش بہا جواہرات

کی چمک دمک اور لارڈوں کی خواتین اپنے مرصع بجواہرات تاج نہایت احتیاط سے پہنے ہوئے نہایت دلفریب نظارہ پیدا کر رہی تھیں۔ جو آنکھوں میں چکاچوندا پیدا کر رہا تھا ✤

دربار کا وقت ۔ اگرچہ دربار کا وقت ½ ۹ بجے تھا۔ مگر ۸ بجے تک بہت سے معززین دربار میں رونق افروز ہوکر اپنی اپنی نشستیں سنبھال چکے تھے ✤

شاہی آمد کا غلغلہ ۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے سر فریڈرک برج نے جملہ حاضرین کو ہز امپیریل میجسٹی ملک معظم کی تشریف آوری کے مژدہ سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ اس سے پہلے جو باجہ بج رہا تھا۔ اُسے ملتوی کر دیا گیا۔ جس سے ایک خاموشی طاری ہوگئی۔ اور تھوڑی دیر میں شاہی گاڑی کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنکر ایبی کا مغربی دروازہ کھولدیا گیا ✤

ترتیب داخلہ ۔ سب سے اوّل ولیعہد جرمنی و شاہزادیاں آئیں۔ جب وہ بیٹھ چکیں تو پھر دوسرا بگل بجا۔ جسکے ساتھ ہی شاہی خاندان کے ممبران کی آمد شروع ہوئی۔ جنمیں سب سے پہلے حضور ولیعہد بہادر تشریف لاکر امرائے سلطنت کی صفِ اوّل میں متمکن ہوئے۔ آپکے ایک طرف ڈیوک آف کناٹ بہادر و پرنس آرتھر رونق افروز ہو گئے۔ اور دوسری طرف پرنس و پرنسس جلوہ فرما تھیں ✤

حضور ملک معظم کا داخلہ ۔ پھر ارچسٹر باجہ بجا اور حضور ملک معظم جارج پنجم خلد اللہ ملکہ ایبی کے دروازہ سے داخل ہوئے۔ جسپر تمام حاضرین سروقد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے ✤

ترتیب جلوس ۔ شاہی داخلہ کے جلوس کی ترتیب حسب ذیل تھی:۔

۱۔ مقتدایانِ دین (۲) بارہ گرجاؤں کے چیپلن (۳) شاہی عبادت گاہوں کے ڈین (۴) ویسٹ منسٹر کے ڈین (۵) دیگر افسران و علم برداران سلطنتِ برطانیہ۔ یعنے مسٹر ڈالموک انگلستان۔ ڈیوک آف ونگٹن یونین جیک

لارڈ کرزن ہندوستان۔ لارڈ ملبورن جنوبی افریقہ۔ لارڈ نارتھکوٹ کینیڈا اور لارڈ ابرڈین آسٹریلیا کے علم ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ (۶) نائٹ آف گارٹر کے چار تمغہ یافتہ معززین یعنے لارڈ روزبری۔ لارڈ کڈوگن و لارڈ کریو بہادر (وزیر ہند) اپنے ہاتھوں میں وہ شامیانہ لئے ہوئے تھے۔ جو مسح کے وقت بادشاہ سلامت کے سر پر تانا جاتا تھا۔ (۷) لارڈ چیمبرلین لارڈ چانسلر (۸) لاٹ پادری صاحبان (۹) مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم[^1] و لارڈ مارلے پریزیڈنٹ کونسل وزراء۔

حضور ملکہ محترمہ میری کی رونق افروزی۔ علیا حضرت ملکہ محترمہ میری اپنے دست مبارک میں پنکھا[^2] لئے ہوئے معہ اپنے خدم و حشم کے جسمیں متعدد امرائے عالیمرتبہ اور خواتین ذیجاہ و پادری صاحبان تھے تشریف فرما ہوئیں۔ جنکی شاہانہ شان و شوکت قابل دید تھی۔ سفید ساٹن کی پوشاک پر طرح طرح کے رنگ برنگ کے پھول بوٹے۔ اور طلائی ستارۂ ہند کاڑھے ہوئے تھے۔ حضور ملکہ محترمہ کی عبا فرش پر تین گز لٹک رہی تھی۔ جسے چھ حسین امیرزادیوں نے جو زرق برق لباس سے مزین تھیں۔ اُٹھایا ہوا تھا۔ ملکہ کے گو اسوقت تاج شاہی زیب سر نہ تھا۔ تاہم باڈی میں بیش بہا جواہرات چمک رہے تھے اور مرصع بجواہر کالر زیب گلو تھا اور ایک نایاب موتیوں کی مالا پہنے تھیں۔ حضور ملکہ محترمہ کے جلوس کیساتھ چار معزز ڈچز یعنے ڈچز آف سدرلینڈ۔ ڈچز آف پورٹلینڈ۔ ڈچز آف ہملٹن اور ڈچز آف مارٹینو ایک زرکار شامیانہ لئے ہوئے تھیں جو رسم مسح کے وقت حضور کے سر مبارک پر تانا جاتا تھا۔ تمام خاتونیں

[^1]: اس سے قبل وزیر اعظم کے رسم تاجپوشی میں شریک ہونے کا دستور نہ تھا۔
[^2]: اس پنکھے کا نقشہ انگلستان کے مشہور کاریگر دولسز کرافٹ ریڈ نے تجویز کیا تھا۔ جسے مس گلیسن نے مکمل کیا تھا۔ اسمیں بھی حضور ملک معظم و ملکہ معظمہ کے ناموں کے ابتدائی حروف جا بجا بنے تھے۔

لباس فاخرہ وجواہرات نادرہ سے آراستہ تھیں +

حضور ملک معظم جارج پنجم کا داخل دربار ہونا۔ اس جلوس کے بعد مندرجہ ذیل ترتیب سے شہنشاہ معظم رونق افروز دربار ہوئے۔ کہ سب سے اول وہ لوگ تھے جو لوازمات تاجپوشی لئے ہوئے تھے۔ برابر برابر تین تلواریں تھیں جنکو لارڈ رابرٹس۔ لارڈ کچنر اور ڈیوک آف بیوفورٹ سنبھالے ہوئے تھے۔ نمبر دو پر لارڈ گریٹ چیمبرلین۔ لارڈ سٹوارڈ اور ڈیوک آف نارفوک اور ارل آف مارشل ڈنڈا سنبھالے ہوئے تھے۔ نمبر ۳ پر ارل آف بیوکمپ سرکاری شمشیر لئے ہوئے تھے۔ نمبر ۴ پر لارڈ ہائی کونسٹبل سینٹ ایڈورڈ کا تاج سنبھالے ہوئے تھے۔ اور نمبر ۵ پر تین پادری صاحبان انجیل[1] مقدس تھامے چلے آرہے تھے۔ ان سب کے بعد حضور ملک معظم جارج پنجم قرمزی رنگ کی خلعت۔ اسی رنگ کی درباری پوشاک کے اوپر زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ اور پاؤں میں سفید ریشمین موزے اور بکسوے دار پمپ شو (گورگابی) پہنے ہوئے تھے۔ حضور گارٹر کا کالر اور نیز بہت سے تمغے سینۂ مبارک پر آویزاں فرمائے ہوئے تھے۔ اور آٹھ اعزازی خادم سُرخ چھوٹے کوٹ اور گھٹنوں تک کی برجس پہنے۔ سینے اُبھارے۔ حضور ملک معظم کی طویل روب خلعت کو سنبھالے ہوئے تھے +

چبوترہ پر ملک معظم کی رونق افروزی۔ الغرض اس آن بان اور شان و

[1] - یہ ہر دو انجیلیں اکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کیطرف سے جدا جدا ایڈیشنوں کی تھیں۔ اور عشائے ربانی و دعا کی کتاب تینوں کی جلدیں نہایت خوبصورت بندھی تھیں جسکا نقشہ مسٹر سائبرن ڈیون پورٹ مہتمم صیغہ جلدبندی عجائب خانہ سرکار نے تجویز کیا تھا۔ جلدیں نہایت عمدہ منقش مذہب و مطلا تھیں۔ ایک طرف کے وسط میں شاہی کورٹ آف آرم آرڈر آف دی گارٹر معہ کالر کڑیاں اور موٹو۔ اور بیل میں انگلستان۔ سکاٹ لینڈ و آئرلینڈ کے خاص خاص مشہور پھول خود نزہ بکر۔ اور کرسٹ تھے۔ اور دوسری طرف ایک دلچسپ نقشہ +

شوکت کیساتھ حضور ملک معظم جارج پنجم شاہی چبوترہ پر نمودار ہوئے۔ ابتک گیت گائے جارہے تھے۔ چبوترہ پر رونق افروز ہوتے ہی ایک خاموشی سی چھا گئی۔ اس خاموشی میں نہایت سُریلی آواز سے "ملکہ کی عمر دراز ہو"۔ "ملک معظم جارج پنجم کی عمر دراز ہو" اور "عمر دراز ہو"۔ "عمر دراز ہو" کے گیت گائے گئے۔ جنھیں لڑکیوں نے بھی دُھرایا۔

شاہی جوڑہ کی درازی عمر کے گیت

حضور ملک معظم کا ملکہ محترمہ کو تعظیم دینا

حضور ملک معظم جارج پنجم نے حضور ملکہ محترمہ کے سامنے تعظیم کے لئے سر جھکایا۔ اور ان کی داہنی کرسی پر متمکن ہوگئی۔

قربانگاہ کے سامنے ملک معظم و ملکہ محترمہ کا سر بسجود ہونا

اسکے بعد حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ قربانگاہ کے سامنے سر بسجود ہوئے۔ اور ایک مختصر سی دعا پڑھی۔ جسکے بعد دونوں اپنی اپنی کرسیوں پر رونق افروز ہوگئے۔

آرچ بشپ آف کنٹربری کا حاضرین سے تخاطب۔

اسکے بعد آرچ بشپ اوف کنٹربری نے اپنے تخت سے اُتر کر لارڈ چانسلر۔ لارڈ ہائی کونسٹیبل۔ ارل آف مارشل کے ہمراہ شاہی چبوترہ کے قریب تشریف لاکر جملہ حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ:۔

"صاحبو! میں آپکے سامنے شاہ جارج کو پیش کرتا ہوں۔ جو بلاشک و شبہ"
"اس سلطنت کے بادشاہ ہیں۔ جنکی اعانت کرنے اور جنکے سامنے سر تسلیم خم"
"کرنے کے لئے آج آپ سب صاحبان یہاں یکجا ہوئے ہیں۔ کیا آپ اسکے"
"لئے تیار ہیں"

سب کا تائید کرنا۔ لارڈ پادری صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھی کہ "ہر طرف سے" خدا بادشاہ جارج کی عمر دراز کرے" کے نعرے سات ہزار حاضرین کی زبان سے بلند ہوگئے۔ اور پھر ترتیب وار پیٔرس۔ ممبران ہوس آف کامنز۔ خواتین فیجاہ اور بعد ازاں نہایت زور و شور کے ساتھ گیت

گانے والوں کے حلقوں اور طلباء کی طرف سے بھی صدا بلند ہوئی۔ چنانچہ اِس وقت ایبی کے در و دیوار سے نعرہ ہائے مسرت کی صدا آ رہی تھی۔ اور جب بگلوں کی آواز کے بعد یہ نعرے ختم ہوئے تو لارڈ مارے نے اس مقدس عمارت کے چاروں گوشوں کے اعلان کے چاروں گوشوں پر جا کر چار بار یہی اعلان باآواز بلند پڑھا۔ جسکے ساتھ ہی حضور ملک معظم جارج پنجم نے کھڑے ہو کر ہر گوشہ

حضور ملک معظم کا کھڑے ہو کر چاروں طرف نظر گھمانا۔ عمارت پر نظر اقدس گھمائی چنانچہ ہر طرف یہی نعرہ بلند ہوتا جو بگل کی آواز کے ساتھ ختم ہو جاتا۔

حضور ملک معظم ملکہ محترمہ شہزادوں اور روساء کا عبادت کیلئے سر بسجود ہونا۔ چنانچہ اِس پُر لطف شور و غل کے ختم ہوتے ہی حضور ملک معظم۔ ملکہ معظمہ شہزادے اور روساء عبادت کے لئے سر بسجود ہوئے۔ لارڈ پادری سوالات کرتے جاتے تھے اور گیت گانے والے نہایت نرم آواز میں اسکا جواب دیتے جاتے تھے۔

کمونین سروس - بعد ازاں کمونین سروس کا حصہ اولین شروع ہوا۔ جس کے متعلق نہایت موثر گیت گایا گیا۔ حضور ملک معظم نے عبادت کے وقت سر مبارک سے کلاہ اُتار لی تھی۔ لیکن عبادت سے فارغ ہو کر پھر پہن لی۔ بشپ باتھ۔ بشپ ڈرہم اور بشپ ویلز اور شاہی شمشیر کے محافظ حضور ملک معظم کے دائیں اور بائیں کھڑے تھے۔

لارڈ پادری کا وعظ - لارڈ پادری نے لوقا کی انجیل کی اِس آیت پر کہ "میں تمہارے درمیان اُس شخص کی مانند ہوں۔ جو تمہاری خدمت کرتا ہے" حسب ذیل وعظ فرمایا:-

"آج ایک اہتم بالشان دن ہے۔ اپنی رعایا کے لکھو کھا آدمیوں کی محبت بھری"
"وفاداری اور انکی دعاؤں سے آج بادشاہ سلامت یہاں موجود ہیں کہ خدا سے"
"اپنا تاج حاصل کریں۔ لیکن اب آپ صاحبان ایک لمحہ کیواسطے صبر کیجئے اور سنئے کہ"

"حضور ملک معظم کیا ارشاد فرماتے ہیں :" میں تمہارے درمیان مانند اُس شخص "
"کے ہوں جو تمہاری خدمت کرتا ہے"۔ یہ وہ الفاظ ہیں جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور "
"نے کس طورسے اپنی سلطنت حاصل کی اور اُسپر حکمران ہیں۔ مجھے آپ صاحبان سادہ "
"الفاظ میں اسکے بیان کرنیکی اجازت دیجئے کہ آج جو الفاظ حضور بیان کرینگے انکا "
"مقصد کیا ہے۔ اور جو وفاداری آج ظاہر کیجاتی ہے۔ اسکا کیا منشا ہے؟ یہ خدمات "
"انجام دینے کی بادشاہت ہے۔ خدا اور انسان کی خدمت انجام دینے کیواسطے حضور "
"ملک معظم اپنی رعایا کے لیڈر قرار پاتے ہیں۔ آپ خدا کے بندہ ہیں۔ خدا کے "
"مسیح سے شمشیر۔ عصا۔ کرہ اور تاج آپکو بطور علامات فرمانروائی عطا ہوئے ہیں "
"یہ ایک ذمہ واری ہے جو مالک اپنے خادم کو تفویض کرتا ہے۔ آپ رعایا کے خادم "
"ہیں۔ انکے درمیان اسطرح رہنا کہ گویا آپ اُن کے خادم ہیں۔ اپنی ملک کی "
"رعایا۔ لکھو کھا باشندگان ہند۔ سمندر پار کی زبردست اقوام کے درمیان اس طور پر "
"رہنا۔ نج کے اور مقامی فائدہ کے خیال سے درگذر کرکے سب کا خیال رکھنا۔ سب کے "
"واسطے فکر کرنا۔ سب کو ہر وقت یاد رکھنا۔ سب کے یکساں مقاصد اور یکساں اشیاء "
"مدنظر رکھنا۔ دراصل یہی شاہی زندگی کا ماحصل ہے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ خدا ہمارے "
"بادشاہ کو اس قسم کی زندگی بسر کرنے کی برکت عطا کرے۔ ہمارے بادشاہ کی دستگیر "
"ایک اور وزارت ہوگی۔ جو رعایا کے سامنے اعلے اور مسرت آمیز قدیم عیسوی "
"روایات پیش کریگی۔ اور رعایا کے رنج ومحن مصیبت وراحت میں ہمیشہ مادرانہ الفت "
"وہمدردی ظاہر کرے گی۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اس خدمت کے انجام دینے کے "
"واسطے ملکہ کی دانشمندی اور اُلفت کا ولولہ پیدا کرے۔ لیکن اس تقدس مآب موقعہ "
"پر ملک معظم تنہا نہیں ہیں۔ آپکی رعایا آپکے ہمراہ ہے۔ کیونکہ قومی زندگی اور اسکے "
"سب قائمقاموں کیواسطے آج کا دن ایک مقدس دن ہے۔ یہ عظیم الشان رعایا آج "
"کے دن اپنے خدا سے اس خدمت کی انجام دہی کے عہدنامہ پر اپنی مہر ثبت کرے "
"کیونکہ اس خدمت میں کامل آزادی ملسکتی ہے اور وہ دنیا کی قوموں میں معززدرجہ "

"حاصل کرنے کی درخواست کرے۔ جو راستبازی - امن و امان اور انصاف بنی"
"نوع انسان میں قایم کرنے کی مقدّس خدمت کو انجام دیتی رہے۔ جن کو آج اس"
"موقعہ پر موجود ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اُن سب کا آج یہ فرض ہے کہ وہ رعایا"
"کی خدمت کیواسطے اپنے بادشاہ کی تقلید کریں۔ ہم کو خدا نے ذمہ واری اثر اور"
"تجربہ کی برکات عطا کی ہیں۔ آج ہم ان کی تقدیس کرتے ہیں۔ آج ہم دیرپا اور"
"عظیم تغیرات سے دو چار ہوتے ہیں - اس خدمت میں بہت کچھ ایثار کی ضرورت"
"ہوگی - لیکن ایک ایسی چیز ہے جو تغیر سے مبرا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ"
"ہماری ماں کو دعوٰے ہے کہ اسکے لڑکے اور لڑکیوں میں سچی وفاداری کا ولولہ ہے۔"
"آئندہ کی نامعلوم حالت کا مقابلہ ہم کو نہایت استقلال کیساتھ کرنا چاہئے۔ تاکہ"
"یہاں یا سمندر کے پار جدید ممالک میں ہمار اشمار خدا کی عنایت سے اُن لوگوں میں"
"ہو جائے۔ جو رعایا کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ اسلئے ہم اپنے خدا اور اپنے بادشاہ"
"کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں کہ جو ہمارا فرض ہے ہم اُسپر ایمان لائیں۔ اور ان سے"
"ہمیشہ سچ بولیں اور اسی حالت میں زندگی بسر کرتے ہوئے یہاں سے چلے جائیں۔"
"پس خدا ہماری مدد کرے"

حلف شاہی - اس موقعہ پر آرچ بشپ اوف کنٹربری اپنی کرسی سے اُٹھکر بادشاہ سلامت کے پاس تشریف لائے اور نہایت دھیمے لہجہ میں فرمایا کہ :-

آرچ بشپ - کیا آپ حلف لینے کے لئے تیار ہیں؟

ملک معظم - جی ہاں میں آمادہ ہوں

چنانچہ آرچ بشپ نے بادشاہ سلامت کے ہاتھ میں انجیل مقدس دی اور حسب ذیل سوال و جواب ہوئے :-

آرچ بشپ - کیا آپ حلف سے وعدہ کرتے ہیں کہ سلطنت متحدہ برطانیہ عظمٰے آئرلینڈ اور دیگر مملکت ہائے متعلقہ پر اُن کے قوانین - رسم و رواج اور پالیمنٹ کے تمام آئین کے مطابق حکمرانی کرینگے؟

ملک معظم ۔ جی ہاں میں ایسا ہی کروں گا ✦

آرچ بشپ ۔ کیا آپ تا حدِ امکان اپنے تمام فیصلوں میں قانون۔ رحم اور انصاف کو مدِ نظر رکھیں گے؟

ملک معظم ۔ جی ہاں میں ایسا ہی کروں گا ✦

آرچ بشپ ۔ کیا آپ حتے الوسع صدقدل سے انجیلِ مقدس کی پیروی کرینگے ۔ اور اصلاح یافتہ پروٹسٹنٹ مذہب کو جو قانوناً نافذ ہی قایم رکھینگے؟

ملک معظم ۔ جی ہاں ہی قایم رکھوں گا ✦

آرچ بشپ ۔ کیا آپ چرچ آف انگلینڈ کے انتظامات۔ اُسکے عقائد طریقۂ عبادت اور گورنمنٹ کو جیساکہ انگلستان میں قائم ہے۔ صحیح و سالم اور محفوظ و برقرار رکھیں گے؟

ملک معظم ۔ ضرور رکھوں گا ✦

آرچ بشپ ۔ کیا آپ چرچ آف انگلینڈ کے بشپ اور دیگر خادمانِ دین اور گرجاؤں کے حقوق کی جو قانوناً مشترکاً و منفرداً حاصل ہیں نگہداشت کریں گے؟

ملک معظم ۔ ضرور کروں گا ✦

اِس کے بعد حضور ملک معظم اپنی کرُسی سے اُٹھکر قربان گاہ کے قریب جاکر سر سے کلاہِ مبارک اُتار کر سربسجود ہوئے۔ اور اپنا داہنا ہاتھ انجیلِ مقدس پر رکھکر فرمایا کہ:-

"جن جن باتوں کا میں نے اس سے پہلے وعدہ کیا ہے۔ ان کو پورا کرونگا۔ اور ان پر "ہمیشہ قایم رہونگا۔ خدا میری مدد کرے" ✦

حلف نامہ پر دستخط ۔ اور انجیلِ مقدس پر بوسہ دیکر چاندی کی قلم دوات سے حلف نامہ پر دستخط فرماکر اپنی کرُسی پر تشریف لائے ✦

گیت گانا ۔ جسکے بعد تہوڑی دیر تک سب نے خوش آوازی سے گیت گایا ✦

خواندگی دعا - پھر آرچ بشپ نے مقررہ دعا پڑھی +

روغن ملنے کی رسم - آرچ بشپ نے جس ظرف میں روغنِ مقدس تھا۔ اُسپر اپنا دستِ مبارک رکھا جس سے بادشاہ کے مسیح ہونے کی رسمِ مقدس شروع ہوئی اور ہر طرف سے "بادشاہ سلامت" کے نعرے بلند ہوئے +

عبا کا اُتارنا - پہلے قاعدہ کے مطابق اس موقعہ پر بادشاہ کے کپڑے اُتار لئے جاتے تھے۔ مگر اس وقت لارڈ چیمبرلین نے صرف عبا اُتاری اور بادشاہ سلامت نے اپنی کلاہ اُتار کر نیچے رکھدی۔ بعد ازاں کرسی شاہ ایڈورڈ کیطرف تشریف لائے

شامیانہ لگانا - اور لارڈ روزبری و دیگر امرا نے بادشاہ سلامت پر طلائی شامیانہ لگایا۔ اور آرچ بشپ نے روغن والا برتن معہ ایک چمچہ کے قربانگاہ

تیل ملنا - پر رکھا۔ اور بعد ازاں روغنِ مقدس بادشاہ سلامت کے سینہ اور سر پر چھوایا +

کپڑے پہنانا - پھر ویسٹ منسٹر کے ایک ڈین نے قدیم رسم کے مطابق بادشاہ سلامت کو مقدس کپڑے پہنائے +

کرسی تاجپوشی پر متمکن ہونا - اِس کے بعد بادشاہ سلامت کرسی تاجپوشی پر متمکن ہوئے۔ اور آرچ بشپ نے شاہی شمشیر بادشاہ سلامت کی نذر کرکے عرض کیا کہ

"اس شمشیر سے انصاف اور نا انصافی کا سدباب فرمائے اور خدا کے مقدس"
"گرجہ کی حفاظت اور بیواؤں کی مدد فرمائے۔ جو چیزیں مضمحل ہو رہی ہیں۔ اُن کو"
"از سر نو تازہ فرمائے۔ اور جو چیزیں قائم ہیں۔ اُنکو بدستور قایم رکھئے۔ اور جو"
"غلطیاں ہوں انکی اصلاح فرمائے۔ ان باتوں کی انجام دہی آپ کی شان اور"
"جرأت کا باعث ہوگی۔ اور ایمانداری کے ساتھ اپنے خدا اور حضرت یسوع"
"مسیح کی خدمت اس زندگی میں فرمائیے۔ تاکہ آئندہ زندگی میں آپ انکے ہمراہ ہمیشہ"
"حکمران رہیں +

بادشاہ سلامت کا شمشیر کھولکر قربانگاہ پر چڑھانا - جسکے بعد بادشاہ سلامت

نے شمشیر کمر سے کھولکر قربان گاہ پر چڑھائی۔ اور اپنی جگہ پر واپس تشریف لائے۔

واپسی شمشیر۔ اسکے بعد لارڈ بیوکمپ نے ایکسو شلنگ یعنی پانچ پونڈ نذرانہ دیکر ویسٹ منسٹر کے ڈین سے شمشیر واپس لی۔ اور باقی مراسم میں شمشیر کو برہنہ لئے رہے *

دیگر مراسم۔ بعد ازاں بادشاہ سلامت پر ایک طلائی چادر ڈالی گئی۔ اور انگشتری عصا و دستانے دیئے گئے۔ اور اسطرح بادشاہ سلامت دونوں عصا ہاتھ میں لئے ہوئے انگلستان کے قدیم و مقدس تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوئے *

تخت پر جلوس فرمائی

تاج پوشی۔ جس کے بعد ویسٹ منسٹر کے ڈین نے وُہ تاج اُٹھاکر جو چارلس دوم کے لئے تیار ہوا تھا۔ آرچ بشپ کے حوالہ کیا۔ جنھوں نے ایک دعا پڑھکر اُسے بادشاہ سلامت کے فرقِ مبارک پر رکھدیا۔ جسکے ساتھ ہی امرائے سلطنت نے بھی اپنے چھوٹے چھوٹے تاج جو اُنکے سامنے رکھے تھے پہن لئے۔ اور سب نے مِلکر "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کا نعرہ بلند کیا *

توپوں کی سلامی جبکہ بگل بجنے لگا۔ اور سلامی کی توپیں سر ہونے لگیں

دربار کی قابل دید شان۔ اِس وقت دربارِ تاجپوشی انگلستان کی شان نہایت قابلِ دید تھی جسمیں تاجوں کے ہیرے اور جواہرات تمام مجمع کو اپنی ضیاء سے منوّر کر رہے تھے۔ جس سے آنکھوں میں چکاچوند پیدا ہو رہی تھی *

تاجپوشی کی دُعا۔ تاجپوشی کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھی گئی :-

"خدا آپ کو برکت دے۔ اور صحیح و سالم رکھے۔ اور جسطرح اس نے آپکو اپنی رعایا"
"کا بادشاہ بنایا ہے۔ اُسیطرح آپ کو اِس دُنیا میں سرسبز رکھے۔ اور آیندہ دُنیا"
"میں آپ کو لازوال خوشنودی میں شریک کرے (آمین) خدا آپ کو سرسبز"
"ملک اور تندرست موسم عطا کرے۔ آپکے جنگی جہاز اور برّی افواج فاتح رہیں۔"
"آپ کی سلطنت میں امن و امان رہے۔ آپکے مشیر ایماندار اور عقلمند رہیں۔ آپکے"

"مجسٹریٹ راستباز ہیں۔ مقتدایان دین۔ قابل نیک اور پارسا ہوں۔ اور"
"عوام الناس ایماندار۔ امن پسند و مطیع فرمان رہیں۔ آمین"

آرچ بشپ کا حاضرین سے دوبارہ تخاطب - اس کے بعد آرچ بشپ نے حاضرین سے دوبارہ مخاطب ہوکر فرمایا کہ :-

"وہی خداوند قادر مطلق یہ برکت عطا کرے کہ مقتدایان دین۔ روساء و امراء جو"
"آج یہاں اس مقدس اور سنجیدہ رسم ادا کرنیکے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اور تمام"
"رعایائے سلطنت ہذا خوف خدا اور واجبی عزت اپنے بادشاہ کی مدنظر رکھکر"
"رحم کے ساتھ احکام خدا کی تعمیل کرکے اپنے فرمانروا کے متواتر امن و امان کے زیر"
"سایہ نہایت آرام اور آسودہ حالی کا لطف حضرت یسوع مسیح کے ذریعہ حاصل"
"کرتے رہیں" +

حضور ملک معظم کا تخت پر رونق افروز ہونا — اب حضور ملک معظم اپنی قدیم شاہی کرسی سے اُٹھ کر اپنے تخت شاہی پر تشریف لائے۔

اعیان سلطنت کی طرف سے اظہار اطاعت و فرمانبرداری — پھر اعیان سلطنت و اراکین دولت کی طرف سے اظہار اطاعت و فرمانبرداری کی رسم شروع ہوئی۔ چنانچہ آرچ بشپ نے معہ دیگر پادریوں کے حضور کی خدمت میں زانوئے ادب تہ کئے۔ آرچ بشپ نے مذہبی گروہ کیطرف سے اظہار اطاعت کرتے ہوئے یہ کہکر کہ "ہم ہمیشہ ایماندار رہینگے" اور سچائی کے ساتھ اپنا تمام کام انجام دینگے"۔ ملک معظم کے بائیں گال کا بوسہ لیا +

پرنس آف ویلز کی اطاعت پھر جب شاہزادوں کی باری آئی تو حضور پرنس آف ویلز بہادر نے اپنا تاج اُتار کر والد کے سامنے دو زانو ہوکر سر جھکا کے اظہار اطاعت کرتے ہوئے تاج شاہی کو چھوکر حضور ملک معظم کا بوسہ لیا۔ اس موقعہ پر شہنشاہ نے شہزادہ ولیعہد بہادر کو ایک منٹ کیلئے روک کر پیار کرکے بوسہ لیکر محبت پدری کا ثبوت دیا +

اعیان سلطنت و اراکین دولت کی اطاعت - بعدازاں ڈیوک آف کیناٹ و پرنس آرتھر نے اِسی طرح تشریف لاکر اظہارِ اطاعت کیا۔ جنکے بعد پیٹرس صاحبان اور ڈیوک آف نارفوک آگے بڑھے - اور انکے بعد تمام اعیان سلطنت اور اراکین دولت و روساء امراء نے بادشاہ سلامت کیخدمت میں حاضر ہوکر اظہارِ اطاعت کیا - چنانچہ اس رسم کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین نے یہہ نعرہ ہائے مسرّت بلند کئے کہ :-

نعرہ ہائے مسرّت :- "خدا حضور ملک معظم جارج پنجم کو سلامت رکھے"

"ملک معظم کی عمر دراز ہو"

"ملک معظم کو خدا ہمیشہ زندہ و سلامت رکھے"

حضور ملکہ محترمہ کی تاجپوشی کی رسم } اسکے بعد حضور ملکہ محترمہ کی تاجپوشی کی رسم شروع ہوئی۔ جسکے لئے حضور ملکہ اپنی کرسی سے اُٹھ کر قربان گاہ اور سینٹ ایڈورڈ کی کُرسی کے درمیان تپائی پر سربسجود ہوئیں - آپ کی جلو میں جو چھ خواتین تھیں - انہوں نے اُٹھتے وقت آپکی بالائی پوشش کا طویل حصہ آپکے پیچھے پھیلا دیا - چار ڈچز نے جنکے نام پہلے لکھے جا چکے ہیں - آپکے سر مبارک پر شامیانہ تانا - اور آرچ بشپ آف نیو یارک نے عصائے شاہی اور ہاتھی دانت کی چھڑی آپکے دستِ مبارک میں دی - اور بالوں میں روغنِ مقدس چھوا کر سر مبارک پر تاج رکھدیا - جسکے ساتھ ہی تمام خواتین نے بھی اپنے چھوٹے چھوٹے تاج سروں پر رکھ لئے - اور اسکے بعد حضور ملکہ تجمّل شاہانہ کے ساتھ اُٹھکر ملک معظم کے پاس اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوگئیں ✣

ملک معظم و ملکہ محترمہ کا قربان گاہ کے پاس جاکر طواف کرنا } پھر دونوں تاجدار یعنے حضور ملک معظم جارج پنجم و حضور ملکہ محترمہ میری قربان گاہ کے پاس تشریف لے گئے - اور خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں صدق دل سے دعا پڑھی آرچ بشپ نے حسبِ دستورِ قدیم انہیں تھوڑی سی شراب اور روٹی دی -

جس کے بعد حضور ملک معظم و ملکہ معظمہ قربان گاہ کا طواف کرکے ایک علیحدہ
علیحدہ کمرہ میں جاکر حضور ملک معظم } کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں
و ملکہ محترمہ کا تاج و خلعت پہنکر نکلنا } سے تہوڑی دیر بعد شہنشاہی
خلعتیں پہنے اور تاج زیب سر کئے ہوئے باہر تشریف لائے جبپر ویسٹ منسٹر
سکول کے ہیڈ ماسٹر و طلباء نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے +

ایبی سے باہر تشریف لیجانا۔ چونکہ اب درباری مراسم ختم ہوچکے تھے۔
اسلئے ہِز رائل امپریل میجسٹیز اُسی پُرشان و شوکت جلوس کی صورت
میں جیسے کہ تشریف لائے تھے۔ شاہی گاڑیوں میں سوار ہوکر رستے میں اپنی
پُر اشتیاق رعایا کے سلاموں کا جواب دیتے ہوئے محلِ بکنگھم کو تشریف لیگئے
جسکے بعد درجہ بدرجہ جملہ حاضرین مرخص ہوئے +

شاہی دعوت۔ اسی رات شاہی پیلس میں نہایت شاندار دعوت سرکاری
طور پر دیگئی جسمیں بڑے بڑے ذی شان مہمان شریک تھے +

دعوتِ مساکین۔ امراء و روساء کی دعوت کے علاوہ غرباء کے لئے بھی حسب
دستور سابق اِس موقعہ پر بہت بڑی تعداد میں انتظام کیا گیا تھا +

روشنی و آتشبازی۔ رات کو لنڈن میں روشنی و آتشبازی کا نظارہ
قابلِ دید تھا +

معائنہ فوج۔ اِس تقریب پر فوج کا معائنہ بھی نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کیا گیا +

سِکہ جات۔ اسٹامپ۔ کورٹ فیس اور } آج سے سلطنت کے
ڈاک کے ٹکٹوں پر حضور ملک معظم کی تصویر } تمام سِکوں۔ اسٹامپ
کورٹ فیس اور ڈاک کے ٹکٹوں پر حضور ملک معظم جارج پنجم کی تصویر
ثبت کیگئی اور نئے ٹکٹ وغیرہ جاری ہوئے +

کارونیشن پوزی۔ اِس موقعہ پر کارونیشن پوزی کے تیار کرنے کا فخر مسٹر
ایڈورڈ پائے کو حاصل ہوا جسمیں ایک خاص قسم کا پھول لگایا جاتا ہے۔

جسکی مفصل کیفیت جان پرکنس نے اپنی کتاب "گارڈن اوف پلیزنٹ فلاورس" یعنی گلستانِ فرنگ میں بوضاحت لکھی ہے ❖

کوونٹ گارڈن میں تھیٹر - ۲۷ جون کو کارونیشن کی تقریب پر کوونٹ گارڈن تھی ایٹر ہال میں جو تماشہ مہمانانِ تاجپوشی کو دکھایا گیا۔ اس کا پروگرام حسب ذیل تھا:-

ایکٹ اول - ایڈا
ایکٹ دوم - رومیو جولیٹ
ایکٹ سوم - باربائر اوف سوجلیا
روسی گیت - پیولین اوف آرمانڈ

چنانچہ اس تماشہ کو دیکھ کر جملہ معززین و بادشاہ سلامت نہایت محظوظ ہوئے ❖

ہندی مہمانوں کو باریابی - دربار سے فراغت کے بعد ہندی مہمانوں یعنی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر اندور۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بڑودہ ٹھاکر صاحب گونڈل۔ ٹھاکر صاحب شاہپورہ اور ہز ہائینس آغا خاں کو حضور ملک معظم کی بارگاہ میں عزتِ باریابی حاصل ہوئی ❖

مہمانوں کی رخصت - آخر کار جملہ مہمان لنڈن و دیگر مقامات کی سیر و تفریح کے بعد بخیر و عافیت اپنے اپنے وطنوں کو رخصت ہوئے ❖

فصلِ پنجم

شہنشاہ جارج پنجم و ملکہ میری کا سفرِ تاجپوشیٔ ہندوستان

دربار تاجپوشی ہندوستان میں شہنشاہ کا ارادۂ شرکت اگرچہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کا دربار ہندوستان میں بھی منعقد ہوا تھا مگر اسمیں شہنشاہ خود شریک نہوئے تھے - بلکہ انکی طرف سے اُن کے برادرِ اصغر ڈیوک آف کیناٹ بہادر شریکِ دربار ہوئے تھے ؛

چونکہ شہنشاہ جارج پنجم بالقابہ کے دِل پر ۱۹۰۵ء کی سیاحتِ ہند میں ہندوستانیوں کی وفاداری نقش ہوگئی تھی - اسلیئے آپ نے اپنے تختِ آبائی پر متمکن ہوتے ہی اپنی سب سے پہلی تقریر پارلیمنٹ میں اعلان فرما دیا کہ ما بدولت و اقبال تاجپوشیِ انگلستان سے فارغ ہوکر خود بنفس نفیس ہندوستان میں تشریف فرما ہوکر دِہلی میں دربار تاجپوشی منعقد فرمائینگے - تاکہ ہماری دُور اُفتادہ رعایائے ہند کو ویسٹ منسٹر ایبی کی تاجپوشی کی پوری حقیقت معلوم ہوسکے - اور اُنکی نظروں میں ویسٹ منسٹر ایبی کا پُر عظمت و شوکت سماں پھر سکے ؛

ارادۂ شاہی کا اعادہ - چنانچہ اسکے بعد ۲۲ مارچ ۱۹۱۱ء کو مندرجہ ذیل اعلانِ شاہی میں اِس ارادۂ شاہی کا اعادہ فرمایا گیا :-

"چونکہ اپنے پیارے بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات حسرت آیات پر ۸ مئی ۱۹۱۰ء"
"کو ہم تخت پر متمکن ہوئے - اور خدا کے فضل و کرم سے جارج پنجم شہنشاہ حکومت"
"متحدہ برطانیہ عظمےٰ و آئرلینڈ و سلطنتِ برطانیہ سمندروں کے پار امین الملت قیصر ہند"

"کے لقب و خطاب سے ملقب و مخاطب ہوئے۔ اور چونکہ ہم نے اپنے اوّل"
"جلوس کے سالِ اوّل کے شاہی اعلان ہائے ۱۹ جولائی و ۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء میں"
"اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ خدا کے فضل و کرم سے مابدولت و اقبال کا ارادہ"
"ہے کہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۱ء کو شاہی تاجپوشی کی رسومات ادا فرمادیں۔ اور چونکہ"
"مابدولت کی خوشی و رضامندی اسی میں ہے کہ ہماری پیاری رعایائے ہند"
"کو معلوم ہو اور مابدولت خود بنفس نفیس تشریف فرما ہوکر دکھلائیں کہ تاجپوشی"
"کی رسومات کسطرح ادا ہوتی ہیں۔ اور اپنی بارگاہ میں اپنے گورنروں لیفٹنٹ"
"گورنروں۔ دیگر افسروں۔ شہزادوں۔ سرداروں۔ شرفاء اور ہندوستانی"
"ریاستہائے ماتحتِ مابدولت اور مملکت ہند کے صوبجات کے نمائندوں"
"کو بلائیں" +

"لہذا اس شاہی اعلان کے ذریعہ ہم اپنے شاہی ارادہ کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ"
"مابدولت واقبال ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو دہلی میں دربار شاہی منعقد فرمائنگے"
"لہذا ان رسوم تاجپوشی کو عوام کو دکھلانے کے لئے ہم اپنے معتمد گورنر جنرل"
"ہند چارلس بیرن ہارڈنگ آف پنشرسٹ کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ہماری طرف"
"سے ضروریات کو انجام دیں" +

محل بکنگھم سے ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کو سنِ اول جلوس شاہی میں جاری کیا گیا۔

شہنشاہ کیساتھ حضور ملکہ کی تشریف آوری } نیز اس امر کا بھی سرکاری اعلان ہوا کہ چونکہ حضور ملکہ محترمہ بھی شہنشاہ معظم کے ساتھ ہونگی۔ اسلئے ہر ایڈریس و عرضداشت میں اُن کا اسم گرامی بھی شامل ہونا ضروری ہے +

ف۱۔ اگرچہ سابقہ انگریزی درباروں کیطرح اس دربار کی تاریخ بھی پہلے یکم جنوری سنہ ۱۹۱۲ء ہی قرار پائی تھی۔ مگر جب حضور ملک معظم کو یہ معلوم ہوا کہ انکی مسلمان رعایا بوجہ محرم جشن تاجپوشی کی مسرتوں میں کافی حصہ نہ لے سکیگی۔ تو آپنے فوراً دربار کی تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۲ء بدلکر ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء مقرر فرمادی +

ملکہ محترمہ کا ویسٹ منسٹر ایبی کی تاجپوشی کا لباس تاجپوشی ہند میں استعمال فرمانا

اور کہ حضور ملکہ محترمہ رعایائے ہند کو ویسٹ منسٹر ایبی کا پورا نظارہ دکھانے کی غرض سے دربار دہلی میں وہی لباس زیب تن فرمائینگی ۔ جو ولایت کی تاجپوشی کے وقت پہنا تھا ٭

رعایائے ہند کی کشش اور حضور ملک معظم کی تیاری سفر ہند

چنانچہ ان اعلانات کے سُنتے ہی بادشاہ پرست ساڑھے اکتیس کروڑ رعایائے ہند اپنے شہنشاہ ذیجاہ و ملکہ محترمہ کو اپنے درمیان اپنی آنکھوں سے دربار تاجپوشی مناتے ہوئے دیکھنے کیلئے نہایت بیتابی سے اپنی آنکھوں کو فرشِ راہ کئے ہوئے تھی ۔ اُدھر حضور شہنشاہ نے رعایائے ہند کی وفادارانہ کشش اور اپنی اُس محبت سے متاثر ہوکر جو آپکو رعایائے ہند سے ہے ۔ اپنے جلوس کے ایک سال ، ماہ بعد اور تاجپوشی انگلستان سے چار ماہ بیس روز بعد روانگی ہندوستان کی تاریخ مقرر فرما دی ۔ جس سے رعایائے ہند کو گونہ اطمینان ہوا ٭

شہنشاہ کی غیر حاضری انگلستان کے زمانہ میں ضروری امورات سلطنت کی انجام دہی

چونکہ اس سے پہلے کسی تاجدار انگلستان کو عرصہ تک تختِ انگلستان سے باہر جاکر اپنی تاجپوشی منانے کا اتفاق نہ ہوا تھا ۔ اسلئے بعد کی کارروائی کی انجام دہی کے لئے کوئی سابقہ دستور یا نظیر تھی ۔ چنانچہ اس معاملہ پر بہت کچھ غور و خوض ہوا کہ شہنشاہ کی غیر حاضری انگلستان میں امورات سلطنت کسطرح انجام پائیں ؟ جسپر انگلستان کے اہل الرائوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ پہلے یہ تجویز تھی ۔ کہ حضور ملکہ محترمہ کاروبار سلطنت انجام دیں ۔ لیکن جب حضور ملکہ نے شہنشاہ کے ساتھ ہندوستان آنے کا مصمم ارادہ ظاہر فرمایا ۔ تو حضور ملک معظم

رائل کمیشن برائے انتظام سلطنت مقرر فرمانیکا اعلان

نے پریوی کونسل کے

اجلاس میں گریٹ برٹن کی مہر کے ساتھ مندرجہ ذیل رائل کمیشن مقرر کرنے کا اعلان فرمایا:-

اعلانِ شاہی

جارج پنجم بافضالِ خدا شاہ متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و برٹش مقبوضات سمندر پار امین الملت قیصر ہند

بنام

جملہ آرچ بشپس (پادری صاحبان)، ڈیوکس - مارکوئیسز - ارلس وسکونٹس بشپس - بیرنس - نائٹس - سٹیزنس (باشندگان شہر) برجیسز (وکلائے شہر) اور ہماری تمام وفادار رعایا کو جو موجود ہو!

بعد سلام فرماتے ہیں کہ چونکہ ما بدولت و اقبال اپنی سلطنتِ متحدہ سے بنا دربار تاجپوشی منانے کے لئے ہندوستان تشریف لیجاتے ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ لوگ ہمارے لئے اور ہماری سلطنت کی عظمت و حشمت کے لئے نہایت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ہم کو چونکہ

(۱) اپنے نہایت عزیز برادر اور کونسلر ہز رائل ہائینس پرنس آرتھر فریڈرک پیٹرک البرٹ اوف کینانٹ نائٹ اور موسٹ نوبل آرڈر آف دی گارٹر نائٹ گرینڈ کراس آف رائل وکٹورین آرڈر۔

(۲) ہمارے رائٹ ٹرسٹی اور معتمد کونسلر نہایت عزیز خدائی باپ رینڈل تھامس بحکم خدا لارڈ آرچ بشپ اوف کنٹربری تمام انگلستان اور دار الخلافہ کے پریمیٹ نائٹ گرینڈ کراس رائل وکٹورین آرڈر

(۳) ہمارے رائٹ ٹرسٹی پیارے برادر اور کونسلر رابرٹ تھریشی ارل آف موربرن نائٹ گرینڈ کراس اور نہایت ممتاز آرڈر سینٹ میچل و سینٹ جارج و لارڈ ہائی چانسلر گریٹ برٹن

(۴) اور ہمارے رائٹ ٹرسٹی اور نہایت عزیز برادر و کونسلر جان وسکونٹ مارلے آف بلیک بیرن ممبر آرڈر آف میرٹ اور ہماری کونسل کے لارڈ پریزیڈنٹ

پر اعتمادِ کامل ہے۔ اسلئے ہم اپنے خاص علم وحکم سے اجازت دیتے ہیں۔ کہ پرنس آرتھر آف کیناٹ۔ آرچ بشپ آف کنٹربری۔ ارل لوربرن وسکونٹ مارلے یا ان میں سے کوئی دو ہماری غیر حاضری میں ہماری طرف سے پریوی کونسل کو بُلانے اور اُسکے اجلاس کرنیکا حق رکھتے ہیں۔ اور ہماری طرف سے ہر ایک ضروری واہم کام ہماری سلطنت و ملک کی بہتری و بہبودی کیلئے کر سکتے ہیں۔ البتہ ہمارے متذکرہ صدر کونسلر یعنے پرنس آرتھر آف کیناٹ۔ آرچ بشپ آف کنٹربری۔ ارل لوربرن وسکونٹ مارلے، سوائے ہماری ہدایات کے مجلس پارلیمنٹ کو رد نہیں کر سکتے۔ اور کسیطرح کوئی عہدہ۔ خطاب۔ درجہ پئیر اور کوئی ایسا طریقہ جو خاص ہمارے لئے مخصوص ہو بلا ہمارے خاص حکم و منظوری حاصل کئے نہیں دیسکتے۔ وہ ہم سے ایسے احکام بذریعہ تار یا کسی اور طریقہ سے حاصل کر سکیں گے۔ انکی وہی وقعت ہوگی۔ جو ہمارے خاص دستخطوں سے جاری شدہ فرمان کی۔ لہذا ہم ہدایت کرتے ہیں کہ ہمارے متذکرہ صدر صاحبان میں سے اگر خدانخواستہ کوئی انتقال کر جائے تو باقی دو تین بدستور کام کرینگے۔ پس تمام آرچ بشپ۔ ڈیوک۔ مارکوئیس۔ ارل وسکونٹ۔ بشپ۔ بیرن نائٹ۔ باشندگان شہر۔ تمام اہلکاران۔ وزراء و رعایا کو ہدایت ہے کہ وہ ہر طرح متذکرہ بالا امورات میں متذکرہ صدر صاحبان کے حامی و مددگار رہیں۔ اس بات کی تصدیق کے لئے ہم یہ چند الفاظ بطور خاص ثبت کرتے ہیں + ویسٹ منسٹر کے مقام پر ۱۰- نومبر کو ماہدولت کے دوسرے سال جلوس میں تحریر کیا گیا +

انگلستان سے روانگی ہندوستان - چنانچہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء کو حضور شہنشاہ و شہنشاہ بیگم ہندوستان کے حزم سے محل بکنگھم سے دس بجے دن کے نہایت سادگی سے ایک کھلی لینڈو میں سوار ہوکر نکلے۔ اس شاہی گاڑی میں پرنس آف ویلز و پرنسس میری بھی بیٹھی تھیں۔ دو گاڑیاں اور تھیں جنمیں خاص

خاص اراکین سوار تھے۔ آپ کی اردل میں ایک ہارس گارڈ زیر کمان میجر لارڈ ٹوئنڈ موتھ تھا +

محل بکنگھم سے وکٹوریہ سٹیشن کا راستہ۔ شاہی سواری کنسٹیٹیوشن ہل۔ ولنگٹن پیلس۔ گراسوینر پیلس۔ گراسوئنر گارڈن اور بکنگھم پیلس روڈ سے ہوتی ہوئی وکٹوریہ سٹیشن پلیٹ فارم پر رونق افروز ہوئی +

راستہ کا ہجوم۔ محل بکنگھم سے سٹیشن تک دوطرفہ لوگوں کا ہجوم آپ کی زیارت اور الوداع کہنے کے لئے بکثرت موجود تھا +

عوام کی دعائیں۔ لوگوں نے نہایت خلوص دل سے آپ کی مع الخیر واپسی کی دعائیں کیں اور آپ کی عدم موجودگی میں تمام گرجوں میں آپ کے لئے خاص دعا مانگی گئی +

وکٹوریہ سٹیشن پر الوداع۔ وکٹوریہ سٹیشن پر شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کو الوداع کہنے کے لئے ملک کے معزز ترین شرفا و امراء و اراکین خاندان شاہی اور تمام وزراء معہ مسٹر اسکوئتھ و ڈپلومیٹک جماعتوں کے علاوہ انڈیا اوفس کا سٹاف وغیرہ قریباً تین سو کی تعداد میں موجود تھے۔ اور کولڈ سٹریم کے گارڈ آف آنر کی دوسری بٹالین فوج کے جھنڈے اور باجے کے ساتھ زیر کمان آنریبل میجر ایل ہملٹن شاہی گاڑی کے سامنے کھڑی تھی +

گارڈ آف آنر کا معائنہ۔ چنانچہ شہنشاہ معظم نے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا +

ملکہ محترمہ کی خدمت میں گلدستہ۔ اس اثناء میں لیڈی گوئنیتھ پنسبائی دختر ارل بیس بورو چیرمین ریلوے نے ملکہ محترمہ کی خدمت میں ایک گلدستہ پیش کیا۔ جسے شرف قبولیت بخشا گیا +

سپیشل ٹرین کی روانگی۔ چنانچہ جملہ حاضرین سے ملاقات کرنے کے بعد شاہی جوڑہ معہ ملکہ ایلگزینڈرہ۔ ملکہ ناروے و پرنسس وکٹوریہ کے جو آپ کو پورٹسمتھ تک چھوڑنے کے لئے آئی تھیں۔ لنڈن برائیٹن و جنوبی ساحل ریلوے کی سپیشل ٹرین

میں سوار ہوئے ۔ جو وکٹوریہ سٹیشن سے ۱۰ بجکر ۳۲ منٹ پر روانہ ہوئی چنانچہ پُرجوش نعرہ ہائے مسرت بلند کئے گئے ✤

پورٹسمتھ ڈکیارڈ میں ٹرین کا پہنچنا ۔ وکٹوریہ سٹیشن سے سپیشل ٹرین خراماں خراماں روانہ ہوکر تاکہ راستہ کے لوگ بخوبی دیکھ سکیں ٹھیک ساڑھے بارہ بجے پورٹسمتھ ڈکیارڈ میں پہنچی ۔ جہاں لوگوں کے بیحد اژدحام نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ تمام جہاز مختلف قسم کی جھنڈیوں ۔ کپڑوں اور دیگر اشیاء سے آراستہ تھے ✤

شاندار استقبال ۔ پورٹسمتھ پر اعلےٰ برّی وبحری جنگی وملکی افسران کے علاوہ ڈیوک آف ولنگٹن ایکٹنگ لارڈ لفٹنٹ کنٹری اون ہمپشائر۔ رائٹ آنریبل ونسٹن چرچل اور فسٹ لارڈ بحریہ ۔ بحری کمینڈر انچیف پورٹسمتھ اور فلیگ افسران نے اپنے پرسنل سٹاف کیساتھ ۔ کوڈور کرنیل رائل میرین آرٹیلری ورائل میرین لائٹ انفنٹری وکپتان وافسران وعہدہ داران نے نہایت شاندار استقبال کیا۔

بحری گارڈ آف آنر کا معائنہ جسکے بعد دو سو چیدہ افسران بحری کا جو رائل منولی برکس اور ایچ ایم ایس کی طرف سے بطور گارڈ آف آنر زیر کمان لفٹنٹ ایچ سی وریزا اور ڈبلیو ایم ناشی موجود تھے ۔ معائنہ کیا گیا ✤

جہاز پر رونق افروزی ۔ جس کے بعد ہز میجسٹی معہ ملکہ محترمہ و دیگر ممبران خاندان شاہی ایڈمرل سر کولن کیپل کے پیچھے پیچھے جہاز مدینہ پر تشریف لے گئے ۔ جو چھ ہزار میل تک آپ کا رفیق سفر تھا ✤

قومی گیت ۔ جہازی سلامی اور قلعوں کے جھنڈے } چنانچہ فوراً قومی گیت یعنے نیشنل اینتھم بجایا گیا ۔ تمام جنگی جہازوں نے سلامی اُتاری۔ اور قلعوں پر فوجی جھنڈے آویزاں کئے گئے ✤

جہاز مدینہ کی تاریخ ۔ جہاز مدینہ پننشولر اور اورینٹل کسٹم نیوگیشن کمپنی کا بالکل نیا جہاز تھا جسے حضور شہنشاہ نے اپنے سفر ہندوستان کے لئے پسند فرماکر ایک تو مسلمانوں کی تالیف قلوب فرمائی ۔ اور دوسری طرف اس کمپنی کی

خاص طور پر سرپرستی منظور فرمائی۔ جو قریباً پچاس سال سے اس بڑی لائن مشرق و مغرب پر جہاز رانی کر رہی تھی ✢

جہاز مذکور جبکہ پہلی مرتبہ ۱۴ مارچ کو چلایا گیا۔ تو اسکا وزن ۱۲۳۵۸ ٹن۔ اور اسمیں ۱۶ ہزار گھوڑوں کی طاقت تھی جسمیں انجن کے علاوہ دو چلانیوالی کلیں تھیں۔ اسکی رفتار ۱۷ ناٹ فی گھنٹہ تھی۔ جسے میسرز کیرڈ اینڈ کمپنی گرینکاک نے معمولی ڈاک کے کام کے لئے تیار کیا تھا۔ یہ جہاز شاہی سواری کے لئے ۱۰ ر اکتوبر کو لیا گیا تھا ✢

جہاز کی آرایش - چنانچہ اس معمولی جہاز کو ایک شاندار محل کی صورت میں بدلنے کا کام سرجان فدرسی ڈائرکٹر سٹور اینڈ میریلٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔ جنھوں نے ایسی خوبصورتی سے اسکی شکل بدلی کہ کوئی شخص اسے موجودہ صورت میں جہاز مدینہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ اِسکی بناوٹ میں بہت سی تبدیلیاں کیگئیں۔ خاص قسم کے کمرے بنائے گئے۔ اور ملکہ و شہنشاہ کے لئے جدا جدا انتظامات کئے گئے ✢

جہاز کا رنگ و روغن - جہاز کے رنگ و روغن کا انتخاب خاص حضور ملک معظم کے ایماء سے ہوا تھا۔ جنھوں نے سفید رنگ کو بدیں خیال کہ یہ خوشی و مسرّت کا رنگ ہے پسند فرمایا تھا ✢

شاہی کمرے - بادشاہ سلامت کے کمروں کا رنگ نیلا تھا۔ شاہی نشست کے کمرے کا تمام سامان ساگوان لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ اور سونے کے کمروں میں سائین وڈ کی لکڑی لگی تھی۔ لباس کے لئے علیحدہ کمرہ تھا ✢

ملکہ کے کمرے - ملکہ محترمہ کے کمرے شہنشاہ کے کمروں کی نسبت کسیقدر چھوٹے تھے۔ جو رنگت میں سفید اور انپر سنہری نقش و نگار تھے۔ جنمیں تمام سامان سائن وڈ کا تھا ✢

نشاناتِ شاہی کا کمرہ - ایک خاص کمرہ جہاز میں تاج۔ نشانات۔ علم و شمشیر وغیرہ رکھے ہوئے تھے ✢

گانے کا کمرہ - گانے کا کمرہ اوپر تھا۔ جسپر ایک زینہ کے ذریعہ جاتے تھے ✣

طوفان سے بچاؤ کیلئے کشتیاں - طوفان سے بچاؤ کے لئے دو اور کشتیاں بھی جہاز کیساتھ تھیں۔ جنپر اسی قسم کا کام کیا ہوا تھا ✣

جہاز کے جھنڈے - جہاز کے اگلے حصّہ پر شاہی بحری جھنڈا - اور وسط میں سلطنت کا علم اور آخر میں جہاز مدینہ کا پرچم اقبال آسمان سے باتیں کر رہا تھا ✣

جہاز مدینہ کے متعلق اور چار جہاز - ایڈمیرل سر کولن کیپل کے ماتحت بادشاہ سلامت کے جہاز کیساتھ چار اور جہاز بھی تھے۔ جنکے نام گوچرین - آرگیال - ڈیفنس اور نٹال تھے ✣

جہاز مدینہ کا عملہ - جہاز مدینہ کی کمان کپتان اے ای چیپٹفیلڈ آر - این کے سپرد تھی - اور جہاز کا عملہ ۷۳۳ - آدمیوں پر مشتمل تھا۔ جنمیں ۳۲ بڑے افسر - ۳۶۰ مردمان شاہی نیوی چھوٹے افسر - چار افسر و ۲۰۶ نن کمیشنڈ افسران و مردمان رائل میرین - ۵۹ افسران و مردمان پنینشولر و اورینٹل سٹیم نیویگیشن تھی جسمیں ایک انتظامی افسر اور باقی تمام انجن روم کا عملہ تھا ✣

شہنشاہ کے ہمراہی - شہنشاہ کے ساتھ انگلستان سے ہندوستان آنیوالے ہمراہیوں کی تعداد صرف ۲۲ تھی۔ کیونکہ پہلے سے یہ قرارداد ہو چکی تھی کہ بہت سے افیسر بطور مددگار ہندوستان سے شاہی سٹاف میں شامل کر لئے جائیں۔ کیونکہ ہندوستان میں اُن افسران کی شہنشاہ کی معیّت میں ڈیوٹیاں لگائی جا چکی تھیں۔ جنمیں سے کئی ایک نے بمبئی میں اور کئی نے دہلی میں ملنا تھا۔ ہمراہیوں میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا تھا کہ یا تو وہ بادشاہ سلامت کے مصاحبین خاص میں ہوں یا ایسی رجمنٹوں کے ہوں۔ جنکے شہنشاہ معظم کرنیل انچیف رہ چکے ہوں ✣

ذیل میں ۲۹ ہمراہیان کی فہرست درج کیجاتی ہے۔ جنمیں ۲۲ تو حضور ملک معظم کے سٹاف کے ہیں - باقی کچھ مصاحب ملکہ محترمہ و وزیر ہند کے ✣

۱ - ایچ ایچ دی ڈیوک آف ٹیک بالقابہ سورڈسٹک اینڈ پرسنل ایڈیکانگ شہنشاہ

۲۔ دی رائٹ آنریبل مارکوئس آف کریو بالقابہ منسٹر آف اٹینڈنس وزیر حاضر باش
۳۔ ارل آف ڈرہم بالقابہ لارڈ ہائی سٹیورڈ
۴۔ ڈچز آف ڈیون شائر مسٹرس آف دی روبس
۵۔ کونٹس اوف شیفٹسبری لیڈی اِن ویٹنگ
۶۔ دی آنریبل وینیشیا بارنگ میڈ اوف اونرز
۷۔ دی ارل آف شیفٹسبری بالقابہ لارڈ چیمبرلین ٹو ہز مجسٹی
۸۔ لارڈ ریملے بالقابہ لارڈ اِن ویٹنگ
۹۔ دی رائٹ آنریبل سٹمفورڈہم بالقابہ پرائیویٹ سکرٹری حضور ملک معظم
۱۰۔ لفٹننٹ جنرل سر ایچ سمتھ ڈورین بالقابہ ایڈیکانگ جنرل
۱۱۔ سر ای ہنری بالقابہ اکسٹرا ایکواری
۱۲۔ میجر جنرل سر سٹوارٹ بیٹسن بالقابہ پرائیویٹ سکرٹری و اکسٹرا ایکواری ہر مجسٹی
۱۳۔ ریئر ایڈمیرل سر سی کیمپل بالقابہ اکسٹرا ایکواری
۱۴۔ بریگیڈیر جنرل آر گرمسٹن بالقابہ ملٹری سکرٹری
۱۵۔ لفٹننٹ کرنل سر جیمز ڈنلوپ سمتھ بالقابہ پولیٹیکل ایڈیکانگ منسٹر اٹینڈنس
۱۶۔ کمانڈر سر سی کسٹ برٹ بالقابہ ایکواری
۱۷۔ دی آنریبل سر فریڈرک کیپل بالقابہ "
۱۸۔ کپتان بی جی گاڈفری فوسٹ بالقابہ ایکواری و اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری
۱۹۔ میجر لارڈ سی فٹز موریس بالقابہ " " " " "
۲۰۔ میجر سی وگرام بالقابہ " " " " "
۲۱۔ لفٹننٹ کرنل ایچ ڈی وانسن بالقابہ ایکواری ہر مجسٹی
۲۲۔ لفٹننٹ کرنل سر آرہیوے لوک چارلس بالقابہ سرجینٹ سرجن
۲۳۔ مسٹر لیوکس پرائیویٹ سکرٹری منسٹر اٹینڈنس
۲۴۔ آنریبل جے ڈبلیو فورٹسکیو بالقابہ ہسٹورین مورخ

۲۵- مسٹر جی پی جیکوب ہیڈ آرٹسٹ ۲۶ لفٹننٹ کرنل آر برڈ باقاعدہ سرجن

۲۷- میجر ای - ڈی مونی اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری

۲۸- میجر ایچ - آر سٹوکلے " " "

۲۹- کپتان ار ای ٹی ہوگ " " "

جہاز پر لنچ - حضور ملک معظم نے جہاز پر رونق افروز ہوکر جہاز کے کپتان سے اول ملاقات کی زاں بعد ایک سرکاری لنچ دیا گیا - جسمیں حضور ملک معظم - ملکہ محترمہ ملکہ الیگزنڈرا و دیگر ممبران خاندان شاہی - سر والٹر لارنس (جو ولیعہدی کے زمانہ میں شہنشاہ کیساتھ بطور پرائیویٹ سکرٹری سیاحتِ ہند کے لئے آئے تھے) سر طامس سدرلینڈ صدر پنشنر اور ی انٹل کمپنی - سر رچمنڈ ریچی انڈر سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا شریک تھے ✤

ممبرانِ خاندانِ شاہی کی رخصت - لنچ کے بعد ممبران خاندانِ شاہی جہاز سے رخصت ہو گئے ✤

جہاز مدینہ کی روانگی - اور آخر کار ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر جہاز مدینہ پورٹسمتھ سے خراماں خراماں روانہ ہوا ✤

روانگی انگلستان کی ہندوستان کو اطلاع - چنانچہ روانگی ہندوستان کے وقت حضور وائسرائے ہند کو تار دیا گیا ✤

روانگی جہاز کا نظارہ - روانگی جہاز کے وقت تمام حاضرین کی طرف سے نہایت جوش سے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے گئے - اور رومال ہلائے گئے - اور بہت سی مذہبی جماعتوں نے آپکی کامیابی سفر کے لئے دعائیں کیں ✤

جہازوں اور قلعوں کیطرف سے سلامی - باوجودیکہ روانگی جہاز کے وقت موسم سخت آندھی و طوفان کا تھا - تاہم نہایت جوش و خروش سے جہازوں نے سلامی دی اور فوجی قلعوں پر سلامی کیلئے جھنڈے بلند کئے گئے ✤

انچارٹرس جہاز کی رخصت - لارڈ امیر البحر اپنا جہاز انچارٹرس بھی لئے ساتھ ساتھ

بطور اردل آرہے تھے کہ حضور ملک معظم نے انہیں زیادہ تکلیف دینی مناسب نہ سمجھ کر رخصت فرما دیا ✤

روانگی شہنشاہ کے متعلق تار: انگلستان نے روانگی کے متعلق مندرجہ ذیل تار شہنشاہ کی خدمت میں روانہ کیا:-

"ہم لوگ رخصت ہوتے وقت حضور سے اس بیڑے کی طرف سے حضور اور ملکہ معظمہ
" کی کامیابی سفر کے لئے جو ہندوستان کو شاہی فرائض کی ادائیگی کے لئے جا رہا
" ہے - مع الخیر جزائر متحدہ میں واپس آنے کی دعا کرتے ہیں اور امید ہے کہ
" حضور کی بحری افواج ہمیشہ اس بیڑے کی حفاظت کریگی" ✤

جس کا حضور ملک معظم نے شکریہ ادا کیا ✤

ایک اور لائٹ شپ کی سلامی وار دل } مقام نیب کے نزدیک ایک اور بحری لائٹ شپ آگیا جسکو بطور خود ملک معظم نے ملاحظہ فرمانے پر آمادگی ظاہر کی - شاہی مسافروں نے اس جگہ ہوم فلیٹ کی فسٹ ڈویژن زیر کمان اڈمیرل سر فرانسس برجمین اور اوّل کروزر سکواڈرن زیر تحت اڈمیرل بیلے جسمیں دس اعلےٰ جنگی جہازات و جنگی کروزر تھے گذرے - جنگی جہازوں میں نیپٹیون - سینٹ ونسنٹ - وینگارڈ - ٹیمیریر - ڈریڈناٹ - سوپربب - کولنگ ووڈ اور کروزروں میں سے انڈومی ٹیبل - انڈیفیٹیگبل - وانسیبل - ان تمام جہازوں نے سلامی اُتاری - اور رودبار کے آخر تک بادشاہ سلامت کی اردل میں رہے - جہاں سینٹ کھترائن کے پوائنٹ پر اول ڈسٹرائر فلوٹیلا سے آملے - لیکن چونکہ اسوقت شام ہوچکی تھی - اسلئے وہ الوداعی سلامی کرکے رخصت ہوگئے ✤

بحری جہازوں کے اس عظیم الشان بیڑہ نے سمندر میں ایک نہایت شاندار و موثر نظارہ پیدا کرکے سلطنت کی بحری طاقت کا ایک پُرشوکت نمونہ قایم کردیا تھا ✤

خلیج بسکے میں خرابی موسم کے سبب ہمراہی جہازوں کو نقصان } خلیج بسکے میں چونکہ مغربی آندھی چل رہی تھی جس سے شہنشاہی مسافروں کو قدرے تکالیف بھی پیش آئیں۔ لیکن دریائے ٹیگس میں آکر موسم کھل گیا۔ خلیج کی سخت لہروں سے ہمراہی جہازوں میں سے ارگائل اور نٹال کو قدرے نقصان بھی پہنچا*

پریزیڈنٹ پرتگال کی طرف سے تار خیر مقدم } ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء کو چونکہ شہنشاہ معظم پرتگال کے سمندروں میں سے گذرے تھے۔ اسلئے پریزیڈنٹ پرتگال کی طرف سے بے تار پیغام رسانی کے ذریعہ ایک تار آیا جسمیں پریزیڈنٹ نے اپنی اور متحدہ قوم کیطرف سے شہنشاہ کا خیر مقدم کرنیکے علاوہ اُن کی کامیابی کے لئے دعا کی تھی*

ورود جبرالٹر۔ جب جہاز مدینہ ہسپانیہ کے سمندروں میں داخل ہوا تو ملکہ و شاہ ہسپانیہ نے جو شہنشاہ جارج کے عم زاد بھائی تھے۔ خیر مقدم کا پیغام بھیجا۔ اگرچہ جبرالٹر میں داخلہ کا وقت ۱۴ نومبر کو ۴ بجے تھا۔ مگر بوجہ خرابی موسم جہازرات کو ۹ بجکر ۵ منٹ پر جبرالٹر پہنچا۔ اور چونکہ یہاں کا موسم خراب تھا اسلئے شہنشاہ معظم یہاں اُترے نہیں۔ ۱۵ نومبر کی صبح کو جنرل سر آرچبولڈ گورنر جبرالٹر کو جہاز پر ہی شرفِ نیاز بخشا گیا۔ اور ۱۰½ بجے روانہ آئندہ ہوگئے۔

اگلے پانچ روز کا سفر اور مقامات جنگ سے بلامتی گذرنا } ۱۵ نومبر کو جبرالٹر سے روانہ ہو کر اگلے پانچ روز نہایت خاموشی سے سمندر کو عبور کرنے میں صرف ہوئے۔ کیونکہ اس عرصہ میں جہاز اُس علاقہ میں سے گذر رہا تھا۔ جہاں روم و اطالیہ کی جنگ ہو رہی تھی۔ لیکن سلطنتِ برطانیہ کے اعزاز و وقعت کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ملسکتا ہے کہ اگرچہ جہاز مدینہ جنگی مقامات سے بالکل قریب تھا۔ مگر دونوں فریقوں نے آپکو بخوشی گذرنے کا موقعہ دیا اور رائل نیوی نے شاہی مسافروں کا پُرتپاک استقبال کیا*

تختۂ جہاز پر نماز کی ادائیگی } اِس سفر میں بادشاہ و ملکہ دونوں ہر روز اُس نماز میں شرکت فرماتے رہے - جو روزانہ تختۂ جہاز پر ادا کیجاتی تھی

ورودِ پورٹ سعید - پورٹ سعید کے مشہور بندر پر جو مشرق و مغرب کا ایک مشترکہ مقام ہے - شہنشاہ معظم معہ پارٹی ۲۰ نومبر کو ۶ بجے شام کے رونق افروز ہوئے - جہاں جہاز پر ہز ہائینس خدیو مصر اور لارڈ کچنر (سابق کمینڈر انچیف ہند) بحیثیت برٹش ایجنٹ متعینۂ مصر شاہی استقبال کے لئے حاضر ہوئے - چنانچہ ہز ہائینس خدیو کو شہنشاہ نے ملاقاتِ بازدید کی عزت بھی عطا فرمائی *

مصری و برٹش گارڈ اوف آنر - شہنشاہ معظم کے ملاحظہ کیلئے جو گارڈ آف آنر ایستادہ تھا - خوشی کی بات ہے کہ اُسمیں برٹش جوانوں کے علاوہ مصری جوان بھی شامل تھے *

ولیعہدِ ٹرکی سے ملاقات اور سلطان المعظم کا خط } پورٹ سعید میں ہی حضور شہنشاہ و شہنشاہ بیگم ہز امپیریل ہائینس پرنس ضیاءالدین آفندی ولیعہد ٹرکی سے ملے جو سلطان المعظم کیطرف سے حضور شہنشاہ کے نام ایک اشفاقنامہ لائے تھے - جسکا مضمون حسب ذیل تھا :-

"میں شہنشاہ کے سفر ہندوستان کو موقعہ خوش نصیبی سمجھ کر اپنے لخت جگر "
"کے ہاتھ ہز میجسٹی کی خدمت میں ایک دستی چھٹی بھیجتا ہوں - مجھے امید ہے کہ "
"میرا لڑکا میری اُس محبت کا جو مجھ کو جناب سے ہے - اور میرے دل میں سلطنت "
"برطانیہ کی جو عظمت ہے - اُسکا ہز میجسٹی پر بخوبی اظہار کر کے اِس امر کا بھی "
"بخوبی یقین دلائیگا کہ میں ذاتی طور پر دونوں سلطنتوں کے دوستانہ تعلقات "
"کا خواہشمند ہوں - آخر میں ہز میجسٹی اور کوئن کو اپنی عقیدت کا یقین "
"دلاتا ہوں" *

۲۱ نومبر کو سالم دن پورٹ سعید میں قیام فرمانے کے بعد ۲۲ نومبر کی صبح کو

نہر سوئز کا عبور } - ۶ بجے شہنشاہ پورٹ سعید سے رخصت ہو کر نہر سوئز سے گذرے

جہاں مصری افواج اور گشت کرنیوالے شتر سواروں کا پہرہ تھا۔ چونکہ یہاں سے گذرتے وقت ۷ بج چکے تھے۔ اسلئے یہاں صرف چند منٹ قیام فرمایا۔

ورود عدن۔ ۲۷ نومبر کو جہاز مدینہ ½ ۱۱ بجے دن کے عدن میں لنگر انداز ہوا۔ جہاز کے داخل ہوتے ہی باشندگان عدن نے شہنشاہ کے ہندوستانی علاقہ میں داخل ہونے کی خوشی میں نعرہ ہائے مسرت بلند کئے اور اتواپ سلامی سر ہوئیں۔ جہازوں نے سلامی اُتاری اور قلعوں پر جھنڈے اُڑائے گئے

استقبال کی خاص تیاریاں۔ عدن میں چونکہ پہلے کوئی بادشاہ نہیں آیا تھا۔ اسلئے یہاں شہنشاہ کی تشریف آوری کے متعلق بیش از بیش تیاریاں کیگئیں شہر کو سجانے کے علاوہ جہازوں کو بھی خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ ترک۔ ایرانی مصری۔ آرمینین۔ یہودی۔ یونانی۔ ابی سینین۔ سوڈانی۔ عرب و سمالی باشندے صرف شہنشاہ و ملکہ کی زیارت کیلئے زرق برق لباسوں میں پھر رہے تھے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر روشن قندیلیں عجیب بہار پیدا کر رہی تھیں۔

ریزیڈنٹ کی باریابی وخطاب۔ داخلۂ جہاز کے تھوڑی دیر بعد میجر جنرل جیمز بیلی ریزیڈنٹ عدن معہ سٹاف تختۂ جہاز پر پہنچکر شہنشاہ کی خدمت میں باریاب ہوئے۔ چنانچہ شہنشاہ نے نہایت مہربانی سے ازراہ قدردانی انہیں نائٹ کمانڈر رائل وکٹورین آرڈر کا اعزاز عطا فرمایا +

پرنس آف ویلز پیئرس میں رونق افروزی } لنچ کے بعد حضور شہنشاہ معظم ایڈمیرل فلیٹ کی سفید وردی میں ستارہ ہند کی روبس لگائے ہوئے معہ شہنشاہ بیگم "پرنس آف ویلز پیئرس" پر رونق افروز ہوئے۔ جو آپ کے والد ماجد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے بزمانۂ ولیعہدی ۱۸۷۵ء میں رونق افروزی عدن کی یادگار میں بنایا گیا تھا +

حکام وغیرہ سے ملاقات چنانچہ ریزیڈنٹ نے افسران محکمہ فوج و پولیٹیکل۔ قنصلوں اور ممبران پورٹ ٹرسٹ کو شہنشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ جنسے

شہنشاہ نے ازراہ لطف ہاتھ ملایا۔ اور گارڈ آف آنر کے ملاحظہ کے بعد **شامیانہ کیطرف روانگی** } شہنشاہ و شہنشاہ بیگم یہاں کے مشہور تاجر مسٹر کاؤس جی ڈنشا کی گاڑی میں سوار ہو کر عدن ٹروپس کے اسکورٹس کیساتھ اس شامیانہ کیطرف روانہ ہوئے۔ جو ملکہ وکٹوریہ کے بت کے پاس (جسے ڈیوک آف کیناٹ نے سنہ ۱۹۰۶ء میں افتتاح کیا تھا) خاص طور پر نہایت اہتمام سے بنایا گیا تھا۔ راستہ بھر دو رویہ فوج کھڑی تھی۔ شامیانہ میں پہنچتے ہی شہنشاہ کا استقبال کر کے ایک خوبصورت نمایاں تخت نما کرسی پر آپ کو بٹھایا گیا۔

ایڈریس خیر مقدم ۔ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مسٹر ہرمز جی کاؤس جی نے شہنشاہ کی خدمت میں ایڈریس خیر مقدم پیش کیا۔ جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

بعز ملاحظہ ہز امپیریل میجسٹی

"ہم اہالیان عدن اس امر کی حضور سے اجازت چاہتے ہیں کہ ہم اپنے دلی"
"سچے اور وفادارانہ خیر مقدم کو حضور ملک معظم اور ملکہ محترمہ میری کی خدمت میں"
"اس موقعہ ورود شاہی پر اس علاقہ کی طرف سے جو شہنشاہ کی سلطنت ہند"
"کا آستانہ ہے۔ پیش کریں"۔
"ہم حضور پرنور کو بنفس نفیس دیکھکر بیحد خوش ہو رہے ہیں۔ کیونکہ تاریخ عدن میں"
"حضور کی رونق افروزی ایک بیمثل اور لاجواب واقعہ ہے۔ اور اس عنایت"
"شاہانہ کو ہمیشہ ہماری اولاد و احفاد وفاداری اور فخر و ناز کیساتھ یاد رکھیگی۔"
"ہم حضور کی وسیع سلطنت کے باشندوں کیساتھ ہمزبان ہو کر نہایت سچے دل"
امید کرتے ہیں کہ حضور کی گذشتہ تاجپوشی کا دربار وسیع اور عظیم الشان سلطنت"
"برطانیہ کے لئے باعث زیادتی اقبال اور فزونی امن و امان ہوگا"۔
"ہماری تمام امنگیں پوری ہوگئیں۔ جبکہ خداوند تعالے کی برکت سے حضور بنفس"
"نفیس شہنشاہ معظم ہو کر یہاں تشریف لائے۔ حضور اس خاندان کے سپوت"
"عاقل بادشاہ۔ مہربان و ہمدرد رعایا ہیں۔ جسپر قادر مطلق نے حضور کو بادشاہ"

قرار دیا ہے" +

"ہم ہمیشہ سے حضور کی وفادار و سعادتمند - راسخ الاعتقاد رعایا ہونے کی دُعا"
"مانگتے رہے ہیں - ہماری دل و جان سے کوشش ہے کہ ہم سے جس کسیطرح"
"ممکن ہو - برٹش راج کی مدد کریں - تاکہ جوں جوں عرصہ گذرتا جائے - وہ زیادہ"
"مستحکم ہوتا جائے" +

"ہم کو اس امر کی بھی اجازت دیجئے کہ ہم اپنی مہربان فیاض ملکہ محترمہ کی خدمتمیں"
"سچی مبارکباد عرض کریں - جنھوں نے اپنی مہربان اور ذاتی شرافت و طینت سے"
"اپنی گذشتہ سیاحت ہند کے موقعہ پر ہمارے دلوں پر گہرے اثرات شکرگذاری"
"چھوڑے ہیں" +

"آخر میں ہم تہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ حضور اور ملکہ میری پر خداوند تعالےٰ اپنی"
"خالص برکتیں نازل فرمائے - اور تمام شاہی خاندان امن میں رہے - اور حضور"
"کا عہدِ سلطنت گذشتہ اور آیندہ شاہان کے درمیان ایک لامنتہی کڑی ثابت"
"ہو - اور خدا کرے کہ برطانیہ کا جھنڈا خشکی اور تری پر برتری حاصل کرے"

"ہم حضور - ملکہ محترمہ و ممبران خاندان شاہی کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے ہیں - اور"
اپنے آپ کو حضور کی نہایت وفادار و تابعدار رعایا تصوّر کرتے ہیں" +

ایڈریس کا کاسکیٹ میں رکھ کر پیش کرتا - اس ایڈریس کو ایک نقرئی کاسکیٹ میں رکھکر مسٹر کیقباد کاؤس جی ابراہیم عبداللہ حسن علی نے حضور شہنشاہ کی خدمت میں پیش کیا +

حضور ملک معظم کی تقریر - جس کے جواب میں حضور ملک معظم جارج پنجم نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

"آپ نے جو خیر خواہانہ ایڈریس پیش کیا ہے - اور باشندگان عدن کیطرف سے"
"جس دلی خلوص کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کیا گیا ہے - اسکی بابت اپنی ذاتِ"
"خاص اور ملکہ کیجانب سے شکریہ ادا کرتا ہوں - ذاتی الفت و عقیدتمندی کے"

"نیک خیالات کے اظہار کے لئے کوئی زیادہ موزون جگہ یہاں سے بہتر منتخب"
"نہیں کیجا سکتی تھی - جہاں میری واجب التعظیم دادی صاحبہ بلکہ وکٹوریہ کی"
"شبیہ نصب ہے" +

"مجھے اس بات کی دلی خوشی ہے کہ میں آپ کے مشہور بندرگاہ کو پھر دیکھ سکا؛"
"اور آپ کو اپنی اس خواہش کا یقین دلاسکا کہ مجھے اسکی ترقی و سرسبزی سے"
"انس ہے - اصل یوں ہی کہ آپ کا شہر اگر ایک طرف ہندوستان کے پھاٹک"
"پر واقع ہے - تو دوسری طرف برطانیہ عظمےٰ اور آسٹریلیا کے باہمی تعلقات کا"
"بھی واسطہ دار ہے - اس وجہ سے کُل برٹش سلطنت اسے خاص دلآویزی کی"
"نظر سے دیکھتی ہے - اسلئے سلطنت کے باشندوں کی حیثیت سے آپ"
"کو جو ذمہ واریاں پوری کرنی ہیں - ان کی اہمیت سال بسال بڑہتی جاتی ہے"
"مجھے یہ سُنکر بہت خوشی حاصل ہوئی کہ آپ کی تجارت کو برابر وسعت ہوتی"
"جاتی ہے - اور مجھے یقین ہے کہ جو تحقیقاتیں اب درجۂ تکمیل کو پہنچا چاہتی ہیں"
"ان کے سبب سے آپ کو بہت عمدہ اور کافی مقدار کا وہ پانی بہم پہنچ سکیگا -"
"جسپر آپ کی تندرستی منحصر ہے - سمندر کو پاٹ کر جو زمینیں نکالی گئی ہیں"
"اُس سے بندرگاہ کا رقبہ بڑھ جائیگا - جس کی آپکے شہر کو واقعی ضرورت ہے"
"اور مجھے یہ سُنکر بھی خوشی ہوئی کہ ایک اور زمین کا معقول حصہ سیرگاہ کے لئے بھی"
"محفوظ کرنا تجویز کیا گیا ہے" +

"آپ نے جو نیک خواہشیں ظاہر کی ہیں اور ہمارے لئے دعائیں مانگی ہیں"
"ہم اُس کا شکریہ ادا کرتے ہیں - اور آپ اس بات کا یقین رکھیں کہ ہم ہمیشہ"
"آپکی بہبودی و سرسبزی کا خیال رکھتے ہیں" +

معززین کو شرفِ باریابی - اس کے بعد ریزیڈنٹ نے استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر ہرمزجی کاؤس جی ڈنشا اور سات ممبران کمیٹی یعنے مسٹر بینن مناہم مسیا مسٹر عبد اللہ بھائی لالجی - شیخ محمد بزارو - مسٹر ایچ آدم علی - مسٹر میگھ جی پرمانند

خانصاحب بہرام جی سہراب جی مہتہ کو شہنشاہ کے حضور میں باریاب کرایا ❖

عربی لڑکوں کے گیت - اسکے بعد عربی لڑکوں کے ایک گروہ نے اپنا قومی گیت نہایت خوش الحانی سے یونین کلب میں گایا - جس سے شہنشاہ بہت خوش ہوئے ❖

ریزیڈنسی میں رونق افروزی - بعدہٗ ہز میجسٹیز ریزیڈنسی میں تشریف لے گئے - جہاں چائے نوشی کے بعد یہاں کے خاص خاص مشہور باشندوں سے ملاقات فرمائی - جسکے بعد حضور ملکہ محترمہ نے یہودیوں کے سردار مسٹر مناہم میسا سے شترمرغ کے پر اور دیگر پر بطور نذر قبول فرمائے ❖

پرنس اوف ویلز پیرئس پر واپسی - ۵ بجے کے بعد شہنشاہ و شہنشاہ بیگم "پرنس اوف ویلز پیرئس" میں واپس تشریف لائے - جہاں سے ریزیڈنٹ اور اور اُن کا عملہ رخصت ہوگیا ❖

رائل وکٹورین آرڈر - روانگی سے قبل شہنشاہ نے مسٹر ڈنشا اور مسٹر میسا کو رائل وکٹورین آرڈر کا ممبر مقرر فرمایا ❖

روشنی کا نظارہ - شام سے قبل عدن کے تمام مکانات و مناظر اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر روشنی کا نظارہ عجیب دلبستگی پیدا کر رہا تھا ❖

عدن سے روانگی - ۶ بجے شام کے جہاز مدینہ شاہی مسافروں کو لیکر معہ چار ہمراہی جہازوں کے روانہ ہوا - اور جونہیں جہاز مشرقی سرحد عدن پر پہنچا تو ریزیڈنٹ نے ایک الوداعی تار دیا - جسکا جواب لارڈ سٹیمفورڈھم نے ارسال کیا ❖

سلطان لاہج کی یادگار - سلطان لاہج نے شاہی سفر کی یادگار میں ایک مڈلین تعمیر کیا ❖

عدن میں گورنر جنرل ہند اور گورنر بمبئی کیطرف سے خیر مقدم کے تار - عدن پہنچنے پر گورنر جنرل ہند اور گورنر بمبئی کیطرف سے

علیحدہ علیحدہ ہز میجسٹیز کی خدمت میں خیر مقدم کے تار بھیجے - جنکے جوابات بھی شہنشاہ کی طرف سے دیئے گئے ٭

فصلِ ششم

بابُ الہند یعنی بمبئی میں ہز میجسٹیز کی رونق افروزی و شاندار استقبال

شرفِ بمبئی - ہز میجسٹیز کے داخلۂ ہند کا جو اعزاز بمبئی کو دیا گیا تھا۔ دراصل وہ کئی وجوہ سے اِسکی مستحق تھی - کیونکہ اڑہائی سو سال ہوئے - گورنمنٹِ انگریزی کا قبضہ پہلے پہل ہندوستان میں بمبئی پر ہی ہوا تھا۔ مشرق و مغرب کے جہازی سلسلہ کا اختتام اسی پر ہوتا ہے - اٹھارھویں صدی کی اوّل فتوحات کے زمانہ میں "ایسٹ انڈیا کمپنی" کا ہیڈ کوارٹر اسی جگہ تھا - گو پہلے یہاں نہایت معمولی طور پر صرف مچھلی و ناریل کی تجارت ہوتی تھی لیکن اُنیسویں صدی کے درمیان میں ایک تو ہندوستان میں توسیع ریلوے کے باعث بمبئی کی آمدورفت میں ترقی ہوئی - دوسرے مشرق و مغرب کی صنعت کے ملاپ کے باعث بمبئی نے حیرت انگیز ترقی کی - جس سے اُسکی شانداری بہت کچھ بڑھ گئی - گو اِسکی آبادی دس لاکھ کی ہے جو کلکتہ سے دوسرے درجہ پر ہے - مگر کثرتِ تجارت کے باعث بمبئی ہی ہندوستان میں اوّل درجہ کا شہر ہے - اور اسکے بازار ہروقت چلنے پھرنے والوں سے اٹے رہتے ہیں - اس کی شاندار و خوبصورت عمارات اور سمندر کے دلفریب نظارے کی بدولت سینکڑوں متموّل بغرض سیر و تفریح بمبئی آتے جاتے ہیں ٭

یورپین اعلےٰ حکام کے لئے بمبئی کا خیر مقدم بمبئی ایسی جگہ پر واقع ہے۔ جسے نہ صرف ہر یورپ سے آنیوالے مہمان کے خیر مقدم کا موقعہ ملتا ہے۔ بلکہ سرکاری طور پر ہر پانچ سال بعد اُسے ہر نئے لفٹنٹ گورنر۔ گورنر۔ کمینڈر انچیف اور گورنر جنرل بہادر کے استقبال کے موقعے ملتے رہتے ہیں۔ اور گذشتہ نصف صدی میں تو اسے دو شاہی جانشینوں کے خیر مقدم کرنے کا بھی افتخار حاصل ہو چکا ہے ✢

بمبئی میں غیر معمولی ہجوم۔ یوں تو عام طور پر بمبئی میں ہمیشہ کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ لیکن حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ کی آمد کی خوشی کے باعث باشندگان **بیرونی فوجیں** بمبئی کے علاوہ ایک معقول تعداد میں سرکاری فوجیں بھی بیرونی علاقوں سے آکر شاہی جلوس کی شرکت کے لئے بمبئی کے اردگرد کے میدانوں میں خیمہ زن تھیں ✢

بیرونی ہجوم۔ اور بیرونجات سے بذریعہ ریل لاکھوں مرد۔ عورتیں۔ بوڑھے بچے صرف اپنے بادشاہ و ملکہ کے دیدار کے لئے آچکے تھے ✢

۲ دسمبر کا دن۔ چونکہ آج حضور شہنشاہ و ملکہ محترمہ کی تشریف آوری کا دن تھا۔ اسلئے سویرے سے ہی بازاروں میں لوگ زرق برق پوشاکیں پہنے شاہی جلوس دیکھنے کے لئے کسی مناسب موقعہ کی تلاش میں تھے۔ چنانچہ ۸ بجے صبح تک تمام بازاروں میں آمد و رفت بند ہو چکی تھی ✢

شہنشاہ کی آمد کا انتظار۔ لوگ نہایت بیصبری سے شہنشاہ و ملکہ کی آمد کے انتظار میں تھے۔ کہ لائٹ ہاؤس کی نظر سب سے پہلے شاہی جہاز مدینہ پڑا تو توپوں کی سلامی نے تمام شہر کو مطلع کر دیا کہ بادشاہ سلامت آرہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت سے تمام لوگوں کی آنکھیں سمندر کیطرف لگے ہی تھیں ✢

بندرگاہ کی آرایش۔ بندرگاہ میں تمام جہاز جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ شاہی جہاز کی سلامی کے لئے مستعد کھڑے تھے ✢

جہاز مدینہ کا داخلہ۔ ٹھیک ½۹ بجے جہاز مدینہ شاہی مہمانوں کو لئے ہوئے خراماں خراماں سمندر کے کنارے سے ½۲ میل پرے مڈل گروونڈ کے مشرقی طرف لنگر انداز ہوگیا جسکے لنگر انداز ہوتے ہی لوگوں نے زبانِ حال سے کہنا شروع کیا ؎

جو مدّتوں کی تمنّا تھی آج پوری ہوئی
خدا کا شکر مدینہ جہاز آ پہنچا

جنگی جہازوں کی شاہی سلامی۔ اور ہائی فلائر کی سرکردگی میں تمام جنگی جہازوں نے سلامی اُتار کر شاہی بحری سفر کے خاتمہ کا اعلان کیا ✣

جہاز کے لنگر انداز ہوتے ہی چھوٹی چھوٹی کشتیاں جو جہاز کے اردگرد پھر رہی تھیں۔ جہاز کے پاس آگئیں۔ جنمیں بریگیڈ جنرل گرمسٹن معہ اور رسالت افیسروں کے جو بطور ایڈیکانگ شہنشاہ تھے۔ سوار ہوگئے ✣

لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل کی بارگاہِ خسروی میں باریابی — ہزایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر گورنر جنرل و وایسرائے ہند جو گذشتہ شب دہلی سے بمبئی میں شہنشاہ معظّم کے استقبال کیلئے آچکے تھے۔ اپالو بندر پر ٹھیک ½۱۰ بجے معہ بحری کمینڈر انچیف و ڈائرکٹر رائل انڈین میرین کے پہنچ گئے جہاں سے آپ تختہ جہاز پر پہنچکر ٹھیک ¾۱۰ بجے حضور ملک معظّم کی خدمت میں باریاب ہوئے۔ پھر بحری کمینڈر انچیف و ڈائرکٹر رائل انڈین میرین کو شرفِ ملاقات بخشا گیا ✣

لارڈ ہارڈنگ کو شرکتِ لنچ کی عزّت — حضور شہنشاہ نے لارڈ ہارڈنگ بہادر کو اپنے ساتھ شرکتِ لنچ کی عزّت بخشی ✣

حضور گورنر بمبئی اور انکے ہمراہیونکو باریابی — ٹھیک ¼۱۱ بجے ہزایکسیلنسی سرجارج سڈنہم کلارک گورنر بمبئی معہ اپنے چیف سکرٹری۔ ممبران اگزکٹو کونسل و چیف جسٹس بمبئی ہائیکورٹ۔ بشپ آف بمبئی۔ جنرل افیسر کمانڈنگ چھٹی پونہ ڈویژن

تختۂ جہاز پر پہنچے۔ جہاں ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر نے سر جارج سڈنہم کلارک گورنر بمبئی کو شہنشاہ معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ جسکے بعد گورنر بمبئی نے اپنے باقی ہمراہیوں کو درجہ بدرجہ حضور شہنشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ بعد ازاں سب اپنی اپنی کشتیوں میں واپس ہوئے +

اپالوبندر پر شاہی استقبال کے لئے شاندار پنڈال اپالوبندر جہاں آج شاہی مہمانوں نے اُترنا تھا۔ دراصل "باب الہند" یعنے ہندوستان کا دروازہ ہے۔ جہاں گھاٹ کی سیڑھیوں پر عربی نمونہ پر ایک شاندار پنڈال پبلک چندہ سے جسمیں امپیریل اور لوکل گورنمنٹوں نے بھی امداد دی تھی۔ باہتمام مسٹر جی وٹ کنسلٹنگ آرکیٹکٹ گورنمنٹ بمبئی تعمیر کیا گیا تھا اور جسکا ڈیزائن وغیرہ سب انہوں نے بنایا تھا جسے بعد میں شہنشاہ کی مستقل یادگار قرار دیا گیا۔ اُسپر نہایت خوبصورت سنہری گنبدیاں بنائی گئی تھیں

اندرونی شامیانہ کی آرائش وزیبائش اس سے اندر کیطرف ۲۲۵ فٹ کے فاصلہ پر ایک اور خیمہ لگایا گیا تھا۔ جسمیں نیلے رنگ کے شامیانہ پر برٹش علاقوں کے جھنڈے اور شاہی تاج آویزاں تھے۔ آخری خیمہ میں جو خشکی کی طرف نصف دائرہ کی شکل میں تھا۔ تین ہزار نشستوں کا انتظام تھا۔ اور ایک نو فٹ اونچا خوبصورت ڈیس ساگوان کی لکڑی کا بنا کر اُسپر دو تختِ شاہی بچھائے گئے تھے۔ جسکی پشت پر شاہی نشانات ایک زری کے کپڑے پر آویزاں تھے۔ جو سورت میں خاص طور پر بنوایا گیا تھا۔ دربار ہال ۲۴۰ فٹ مربع تھا۔ جو زمین سے ۴۲ فٹ بلند اور اُسپر ۳۳ سیڑھیاں تھیں۔ اسکی دیواروں اور گنبدوں پر سفید روغن کیا گیا تھا۔ اور نشست گاہ پر ہلکے سبز رنگ کا کپڑا لگا ہوا تھا۔ تمام ہال میں پھولوں کی ٹوکریاں اور نارنگیاں رکھی ہی تھے۔ ایک خیمہ سے دوسرے خیمہ تک جانے کے راستہ پر سرخ قالین بچھے تھے اور دونوں طرف کے اونچے اونچے ستونوں پر گلٹ کے شیر بنے ہوئے تھے +

ترتیب نشست ۔ جسکے جنوب میں رائل نیوی کے ایسٹ انڈیا سٹیشن کا جہازی گارڈ آف ونر کھڑا تھا ۔ جسکے پیچھے نارتھ فورک رجمنٹ کا باجہ تھا ۔ اور اسکے مقابل کیطرف رائل سٹینڈرڈ کا فلیگ سٹاف تھا ۔ گورنر جنرل اور دیگر افسران کیلئے تخت کے دائیں طرف اور گورنر بمبئی و ملکہ کی خواتین کے لئے بائیں طرف جگہ تھی ۔ اور شاہی ہمراہیان کے لئے شہنشاہ کے پس پشت جگہ تجویز کی گئی تھی ✣

پنڈال میں داخلہ ۔ ۳ بجے سے پنڈال میں مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ۔ سر جارج کلارک گورنر بمبئی معہ سٹاف ۳½ پہنچے اور ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر ۴ بجے سے کچھ پہلے جہازِ مدینہ پر شہنشاہ کے استقبال کے لئے پہنچ گئے ✣

جہازِ مدینہ سے شاہی پارٹی کی روانگی ۔ ۴½ بجے جہازِ مدینہ سے شہنشاہ معہ پارٹی برآمد ہوئے چنانچہ اس برآمدگی کی خبر جہازی دھویں نے دی ۔ شہنشاہ معظم ایک چھوٹی سی نیلے رنگ کی کشتی میں جسمیں پیتل کے کمرے تھے ۔ سوار ہو کر جسکے اگلے اور پچھلے حصّوں پر جھنڈے لگے تھے ۔ سمندر کے شفاف پانی میں روانہ ہوئے ۔ روانگی پر چھوٹی چھوٹی کشتیوں نے سلامی دی ۔ چنانچہ چند منٹ میں شاہی کشتی گھاٹ پر پہنچ گئی ۔ اور گویا

پہلی مرتبہ سرزمینِ ہند پر بادشاہ کی رونق افروزی ۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ سلطنت برطانیہ کا بادشاہ اور ہندوستان کا شہنشاہ سرزمین ہند میں داخل ہوا یا دوسرے لفظوں میں "چیونٹی کے گھر سلیمان آگیا"

شہنشاہ کا استقبال :۔ گھاٹ کی سیڑھیوں پر لارڈ ہارڈنگ نے ہندوستانی پولیٹیکل سروس کی سفید وردی میں شہنشاہ کا استقبال کیا ۔ چنانچہ سیڑھیوں پر سب سے اول حضور شہنشاہ چڑھے ۔ جنکے بعد ملکہ محترمہ و لارڈ ہارڈنگ اور دوسرے شاہی ہمراہیان ✣

شہنشاہ کا لباس ۔ حضور شہنشاہ معظم ایڈمیرل اوفدی فلیٹ کی سفید

وردی میں تھے اور سٹار آف انڈیا اور سٹار س آف دی گارٹر کے فیتے پہنے تھے اور سینہ پر دوانڈین آرڈر بھی لگائے تھے۔ آپ نہایت بشاش نظر آتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دوبارہ تشریف آوری ہند پر نہایت خوش ہیں +

حضور ملکہ محترمہ کا لباس۔ حضور ملکہ محترمہ قہوہ کے ہم رنگ ریشمین لباس میں ملبوس تھیں۔ جنکے سر کی ٹوپی میں ہلکے رنگ کے گلاب کے پھول لگے تھے اور گلے میں گارٹر کا فیتہ پہنے تھیں +

دربار ہال کی سیڑھیوں پر استقبال۔ دربار ہال کی سیڑھیوں پر ہزایکسلینسی گورنر بمبئی اور انکی لیڈی۔ بحری کمینڈر انچیف۔ لیڈی سلیڈ اور دیگر معزز حکام و ہندوستانی والیان ملک علاقہ بمبئی نے استقبال کیا۔ جنکو گورنر بمبئی نے حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کیا +

دربار ہال میں شہنشاہ کا داخلہ اور تخت پر جلوہ فرمائی۔ گارڈ آف آنر کے ملاحظہ کے بعد حضور شہنشاہ و ملکہ سورج مکھی کے سرخ و سبز رنگوں کے چتر کے نیچے چبوترہ و تخت کی طرف بڑھے۔ اور تخت پر جلوہ فرما ہوکر حاضرین کی پرخلوص تالیوں سے نہایت مسرور ہوئے +

میونسپل کارپوریشن کے ایڈریس کی اجازت۔ میونسپل کارپوریشن کے پریزیڈنٹ سر فیروز شاہ مہتہ نے (جو ۱۹۰۵ء میں بھی حضور کی سیاحت ہند بزمانہ ولیعہدی میں کارپوریشن کے پریزیڈنٹ تھے اور اسی حیثیت سے اُس وقت بھی کارپوریشن کا ایڈریس پیش کیا تھا)۔ نہایت ادب سے تخت کے سامنے بڑھے اور حضور شہنشاہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل ایڈریس خیر مقدم پڑھا +

میونسپل کارپوریشن کا ایڈریس:-

"بعز ملاحظہ یور امپیریل میجسٹی!

"ہم پریسیڈینٹ اور ممبران میونسپل کارپوریشن شہر بمبئی۔ باشندگان شہر بمبئی کیطرف سے،
"اجازت چاہتے ہیں۔ کہ حضور والا کو ہندوستان میں تشریف آوری پر صدق دل"

"فخر اور مسرت سے مبارکباد دیں حضور والا کا ہندوستان میں تشریف لانا"
"صرف ہندوستان کی تاریخ میں بلکہ تمام دنیا کی تواریخ میں عدیم المثال ہے"
"آجتک کوئی یورپین حکمران اپنا دارالخلافہ چھوڑ کر اپنے سمندر پار کے مقبوضات"
"میں نہیں آیا۔ حضور والا کا بنفس نفیس ہندوستان میں رونق افروز ہوکر اپنی"
"تاجپوشی کا اعلان فرمانا اِس امر کو ظاہر کر رہا ہے کہ حضور والا دنیا پر ظاہر کرنا چاہتے"
"ہیں کہ ہندوستان کا سلطنت برطانیہ میں کیسا اعلےٰ درجہ ہے اور شاہی"
"خاندان کو اِس سے کسقدر اُنس ہے۔ نیز یہ کہ شہنشاہ معظم خود بنفس نفیس مختلف"
"فرقہ ہائے مذہبی کے لئے انصاف، صداقت اور ترقی کے ضامن ہیں۔"
"ہمارے شہر کو اِس عزت میں برتری حاصل کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ"
"ہمارا شہر اُس مقام پر واقع ہے جہاں شہنشاہ معظم اور ملکہ محترمہ نے سب سے"
"پہلے قدم خشکی پر رکھا ہے۔ ہمارا علاقہ برطانیہ نے نہ کبھی سردار سے خریدا ہے"
"نہ یہاں سوداگر دوسرے مقاموں سے آکر پناہ کیخاطر آباد ہوئے ہیں۔ بلکہ"
"برطانیہ کو یہ جزیرہ جہیز میں ملا ہوا ہے۔ اس سرزمین کی وقعت اور آیندہ"
"مقبولیت کو مدبروں نے پہلے ہی تاڑ لیا تھا۔ اور یہ پہلا علاقہ ہے۔ جہاں"
"سے گورنمنٹ انگلستان نے اپنی حکومت کا آغاز کیا۔ ہم فخر سے دعوے"
"کرتے ہیں کہ مدبران سلطنت نے اِس جزیرہ کی نسبت جو پیشنگوئی کی"
"تھی۔ وہ ہر طرح سے پوری ہوئی۔ اور آج یہ شہر مشرقی و مغربی سویلیزیشن"
"شہریت کو جوڑنیوالی کڑی بنا ہوا ہے۔ جسکے متعلق گورنمنٹ کی ذاتی خواہش"
"تھی کہ دونوں کو ایک اتحادی سلسلہ میں منسلک کر دیا جائے۔ ہم کو اِس"
"امر کے یاد کرنے میں مسرت حاصل ہوتی ہے کہ حضور والا ہمارے درمیان"
"اجنبی نہیں ہیں۔ چھ سال کا عرصہ ہوا جب حضور والا ہمارے درمیان تشریف فرما"
"تھے تو حضور والا نے ہمارے آدمیوں۔ ہماری طرزِ معاشرت اور ہماری"
"دستکاری سے واقفیت حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا تھا۔"

"ہم کو یہ خیال کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی"
ہوگئی ہے۔ جہاں تجارت اور صنعت کی طرف ترقی ہوئی ہے۔ وہاں اسکے ساتھ"
"ہی غریب باشندوں کا بھی خیال رہا ہے۔ تاکہ اس جزیرے کے قدرتی فوائد بڑھتے"
"رہیں۔ ہم اس امر کا نہایت خوشی سے اظہار کرتے ہیں کہ اہالیان بمبئی کا اتحاد"
"مضبوط بنیاد پر قایم ہے۔ اور جن مختلف اقوام اور مختلف فرقوں کی ہم وکالت"
"کر رہے ہیں۔ اُن میں شہری کہلانے کا احساس موجود ہے۔ حضور ملکہ محترمہ کو"
"خواتین بمبئی سب سے بڑی خاتون خیال کرتی ہیں۔ اور حضور ممدوحہ کے دوبارہ"
"تشریف لانے سے انکی سابقہ مہربانیوں کو یاد کرکے جو انہوں نے مستورات کے"
"متعلق کی ہیں۔ شکریہ ادا کرتی ہیں۔ حضور والا اور ملکہ محترمہ کا تخت شاہی پر"
"قدم رکھنا اور ہندوستان میں تشریف لانا ہمیشہ تک رعایائے ہندوستان"
"کی یاد میں تازہ رہیگا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ حضور والا جو کہ ہندوستانیوں کے"
"حالات سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ ان کے غم و رنج میں ویسی ہی"
"ہمدردی رہیگی۔ جیسی کہ خوشی کے موقعہ پر خوشی۔ اور ہندوستان"
"سے وہی اُلفت رہیگی۔ جو حضور والا کے مرحوم آبا و اجداد یعنی ملکہ وکٹوریہ"
"و شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کو تھی"

ایڈریس کا کاسکیٹ میں رکھکر شہنشاہ کیخدمتمیں پیش کرنا سر فیروزشاہ مہتہ نے ایڈریس مذکور پڑھ کر ایک نفیس چاندی کے کاسکیٹ میں رجو دستکاری کا ایک اعلےٰ نمونہ تھا۔ کیونکہ اسمیں شہر کی جملہ اقوام کے نشانات تھے، رکھکر جیسے مسٹر کیڈل میونسپل کمشنر و مسٹر مسانی سکرٹری کارپوریشن لائے تھے حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کیا۔ جسے شرف قبولیت بخشا گیا

میونسپل کمشنروں کی شہنشاہ کیخدمتمیں باریابی اس کے بعد سر فیروزشاہ مہتہ نے ۷۰ ممبران کارپوریشن کو جو نصف دائرہ کی شکل میں کھڑے تھے شہنشاہ معظم کی خدمت میں پیش کیا

لیڈی مہتہ کا ملکہ محترمہ کی خدمت میں ایک گلدستہ پیش کرنا بعد ازاں لیڈی مہتہ نہایت زرق برق لباس میں آگے بڑھیں۔ اور حضور ملکہ محترمہ کی خدمت میں پھولوں کا ایک خوشنما گلدستہ پیش کیا۔ جسے شرفِ قبولیت بخشا گیا ٭

حضور ملک معظم کا جواب۔ اسکے بعد شہنشاہ معظم نے کھڑے ہوکر نہایت صاف و موثر آواز میں اڈریس مذکور کا مندرجہ ذیل لکھا ہوا جواب پڑھا۔

„آپ نے بالکل سچ کہا ہے کہ میں آپ لوگوں میں اجنبی نہیں ہوں۔ اور میں"
„جذب دل سے جواب دیتا ہوں کہ میں خود کو بھی آپ کے خوبصورت شہر میں"
„اجنبی خیال نہیں کرتا ہوں۔ چھ سال کا عرصہ ہوا کہ میں آپکے شہر میں وارد"
„تھا۔ لیکن اُس وقت کی سچی اور ہمدردانہ تقاریب ابھی تک میری یاد میں تازہ"
„ہیں۔ آپکے ساحلوں پر جو دلکش نظارہ پہلے پہل نظر آتا ہے۔ وہ تاڑ کے درختوں"
„کی خوبصورتی ہے۔ یہ درخت دور سے ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ گویا سمندر کے پیٹ"
„میں کھڑے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ نظارہ ابتک نہیں بھولا تھا۔ میں نے سنہ ۱۹۰۵ع میں"
„بمبئی سے ہوکر اس ملک کی سیر شروع کی تھی اور حتے الوسع کوشش کرتا رہا تھا"
„کہ یہاں کے ہر مذہب کے باشندوں کے متعلق معلومات حاصل کروں اور بلاشبہ"
„ان شہروں کے دیکھنے کے بعد میری ہمدردی یہاں کے باشندوں سے زیادہ"
„بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ جب میرے پیارے والد نے وفات پائی اور میں اپنے"
„آباء و اجداد کے تخت پر بیٹھا تو سب سے پہلے میری دلی خواہش یہ تھی کہ ایکبار"
„پھر ہندوستان کو جاؤں اور وہاں جاکر اپنی عزیز رعایا کو دیکھوں۔ اور آج"
„وہ دن بھی آگیا کہ میں اپنی ملکہ سمیت آپکے درمیان کھڑا ہوں۔ جس سے"
„میری خواہش پوری ہوگئی۔ میں شکریہ سے بھرے ہوئے دل سے آیا ہوں"
„آپکے علاقہ میں جو گرانی غلہ کا خدشہ لگا ہوا تھا۔ شکر ہے کہ باموقعہ بارش"
„ہو جانیسے رفع ہوگیا ہے اور اب قوی امید ہوگئی ہے کہ فصل ربیع نہایت"

"عمدہ ہوگی۔ آپ کے پُرمعنی ایڈریس نے مجھے یاد دلا دیا کہ بمبئی ایک"
"انگریزی ملکہ کو جہیز میں ملا تھا۔ دو سو سال ہوئے کہ اسکو ہمفری کک صاحب"
"نے حاصل کیا تھا۔ اور اسکے بعد پچاس سال تک یہ ماہی گیروں کا گاؤں"
"بنا رہا۔ صاحبان! آپنے اور آپکے پہلے جانیوالے اصحاب نے اس وقت"
"بمبئی کو تاج برطانیہ کا ایک درخشاں جواہر بنا دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ"
"اس شہر کی خوبصورت اور شاہانہ عمارتوں کو انتہائے مسرت کی نگاہ سے"
"دیکھتا ہوں۔ میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپنے اور بھی اسمیں سجاوٹ کی"
"ہے۔ اور سب سے زیادہ جس بات کو میں فخریہ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ"
"یہ ہے کہ آپنے اس جواہر کو امن و مسرت اور ہر جماعت کی بہبودی کی جلا"
"سے اور بھی چمکدار بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے آج جس فیاضانہ طریقے سے میرا اور"
"ملکہ کا استقبال کیا ہے۔ میں اُسپر تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم"
"دونوں خداوند کریم سے دعا مانگتے ہیں کہ ہماری سلطنت ہند پر خدا کی"
"برکتیں نازل ہوں اور اسکے باشندوں کو امن اور فارغ البالی ہمیشہ"
"تک حاصل رہے"۔

جواب ایڈریس کی عمدہ خواندگی ۔ حضور نے ایسے عمدہ طور پر جواب ایڈریس پڑھا کہ دور تک صاف طور پر سُنا گیا۔ چنانچہ حاضرین نے اظہارِ مسرت کے اعتراف میں بار بار شہنشاہ کو سلام کیا۔

شاہی گاڑی ۔ ایڈریس کی کارروائی ختم ہونے کے بعد اُس سڑک پر جو تخت کے پچھلی طرف تھی۔ شاہی گاڑی آئی۔ جسمیں چھ شاندار گھوڑے جتے ہوئے تھے اور اسپر سورج مکھی اور چترِ شاہی رکھے تھے۔

جلوس کا راستہ ۔ شاہی جلوس کا راستہ جو میل بھر سے زیادہ لمبا تھا پہلے سے حسب ذیل مشتہر کیا گیا تھا۔ اپالو بندر سے روانہ ہو کر اسپلینڈ۔ ہرنبائی۔ کروک شنک۔ کالبادیوی۔ پیرل و سینڈ ہرسٹ و کوئنس وغیرہ

کی سڑکوں اور سینٹ ہرسٹ کے پُل و چرچ گیٹ سٹریٹ سے ہو کر اپالو بندر

ترتیب جلوس:- (۱) یورپین پولیس افیسر (۲) دو سو ہندوستانی سوار سپاہی (۳) ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹینٹ جنرل بریگیڈ۔ (۴) میجر ایچ اے ڈی کیومنز کے بعد دو رسالے (۵) ایک نن کمیشنڈ افیسر ساتویں ڈریگون گارڈز جسکے پیچھے (۶) اسی سکواڈرن کا ایک رجمنٹ معہ اپنے باجہ کے (۷) وائی بیٹری اوف رائل ہوس کا مختصر مگر کام کرنیوالا باڈی گارڈ (۸) جنرل کمانڈنگ افیسر بمبئی بریگیڈ معہ اپنے سٹاف (۹) بریگیڈ جنرل جے سی سوان جنکی کمان میں تمام اسکورٹ تھا۔ (۱۰) ہز میجسٹی کی گاڑی (۱۱) گورنر بمبئی کا نصف باڈیگارڈ جو عین شہنشاہی گاڑی کے پیچھے تھا (۱۲) شاہی گاڑی کے دائیں طرف کپتان لیوکس کمان افیسر باڈیگارڈ (۱۳) بائیں طرف میجر سر ہنری پراکٹر کمانڈنگ لائٹ ہارس (۱۴) مسٹر ایس ایم ایڈورڈز کمشنر پولیس۔ (۱۵) ایک ڈپٹی کمشنر پولیس (۱۶) خدّامِ سلطانی (۱۷) باڈی گارڈ۔ پھر آٹھ شاہی گاڑیاں تھیں۔ جنمیں لارڈ ہارڈنگ۔ سر جارج سڈنہم کلارک معہ لیڈی کلارک۔ اور ہز میجسٹیز کے مصاحبین خاص تھے۔ اور سب سے آخر میں چھبیسویں کیولری تھی جو پہلے مدراس لانسرز مشہور تھی۔ جسکے شہنشاہ معظم کرنیل انچیف تھے اور تمام فوجیں سفید وردی میں تھیں +

جلوس کا وقت اور اسکی خصوصیات - جلوس نے تمام راستہ خراماں خراماں ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کیا۔ جلوس کے راستہ میں اِس امر کا لحاظ رکھا گیا تھا کہ حضور شہنشاہ شہر کے تمام بڑے بڑے حصوں میں سے گذر سکیں۔ چنانچہ اول نیا شہر تھا جو سمندر کی چھوڑی ہوئی زمین پر بنایا گیا تھا۔ پھر اصل گنجان شہر جسمیں ہندو مسلمانوں کی نہایت گنجان آبادی تھی۔ آخر میں تمام تجارتی حصّہ +

مختلف فوجیں - تمام راستہ پر دو رویہ مختلف فوجیں کھڑی تھیں +

بمبئی کی خاص آرایش و زیبایش ۔ یوں تو عام طور پر بمبئی کی خوبصورتی مشہور ہے ۔ لیکن اس خاص موقعہ پر شہر کی تزئین و آرایش کا کام مسٹر ونٹ نے اپنے ذمہ لیا تھا ۔ چنانچہ اس آرایش کے اخراجات میں باشندگان شہر کے علاوہ لوکل گورنمنٹ نے مدد دی تھی ۔ اور ہندوستانی طرز پر شہر کی آرایش مختلف قوموں کے نمونہ پر اس خوبصورتی سے کیگئی تھی کہ جس شخص نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی سیاحت ہند میں یعنی آج سے چالیس سال قبل بمبئی کو دیکھا تھا ۔ وہ ہرگز نہ پہچان سکتا تھا کہ یہ وہی بمبئی ہے ۔ شہر کے حصہ اول میں ایک دروازہ خیموں کی طرز کا بنایا گیا تھا ۔ جسکے مینار و گنبد اور سنہری ستون نہایت خوبصورت تھے جسپر پھولوں کی بہار عجیب لطف پیدا کر رہی تھی ۔ ہرنبائی روڈ میں عمارات کی خوبصورتی کے علاوہ کئی مینار بھی خاص طور پر بنائے گئے تھے ۔ پارسی آبادی نے سترھویں صدی کی عمارات کے نمونہ پر برگاؤں واقع فورس آباد کے ایک پُرانے محل کے نمونہ پر پارسی دروازہ بنایا تھا ۔ جسکے اوپر سورج اور نیچے شیر تھے ۔ جینیوں اور ہندوؤں نے چھوٹے چھوٹے ہاتھی بنائے تھے ۔ جو پھولوں سے لدے کھڑے تھے ۔ وکٹوریہ ٹرمینس کی شاندار عمارات کے سامنے جمائی دیوی کا مندر سجا کھڑا تھا ۔ جو بمبئی کے نام کی وجہ تسمیہ ہے ۔ کروک سینک سڑک پر ہزاروں طلبا ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے کھڑے تھے میونسپل عمارات کے سامنے میونسپل کارپوریشن کیطرف سے ایک دروازہ بنایا گیا تھا جسمیں زرد ریشمی کپڑا استعمال کیا گیا تھا ۔ اور تمام مقامی دستکاری نشانات لٹکائے گئے تھے ۔ پھر ہندوستانی حصہ شہر میں جنوبی مرہٹہ سرداروں نے ایک خوبصورت دروازہ بنایا تھا ۔ پائیدھونی بازار میں ہندوؤں نے چار ستونوں کو سجایا تھا ۔ باقی لوگوں نے بطور خود اچھی آرایش کی تھی ۔ بھنڈی بازار میں مسلمانوں نے ایک سبز رنگ کا ریشمی شامیانہ جو حج کا نشان ہے ۔ چار ستونوں پر کھڑا کیا تھا *

روئی کا دروازہ ۔ سینڈہرسٹ روڈ کے کنارے پر کئی مینار دائرہ کی صورت میں لٹک رہے تھے ۔ جو سرتاپا روئی کے تھے ۔ ۲۷ فٹ بلند ایک روئی کا دروازہ بھی تھا ۔ اسکے ستون بھی روئی کے ہی تھے ۔ دروازہ مذکور پر بارہ ہزار روپیہ صرف ہوا تھا ۔ جس سے مقصود یہ تھا کہ بمبئی روئی کی تجارت کا شہر ہے اسکے متصل لاکھوں مزدوری پیشہ لوگ شہنشاہ و ملکہ کے دیدار کے لئے جمے کھڑے تھے ✦

البتہ کوئنس روڈ میں کوئی آرایش نہیں کیگئی تھی ۔ کیونکہ اسکی قدرتی خوبصورتی کو نمایشی آرایش کی ضرورت ہی نہ تھی ✦

غرضکہ عام طور پر گذرگاہوں پر معمولی سجاوٹ کی تو کوئی حد ہی نہیں رہی تھی ۔ لیکن بعض بعض جگہ نقاشی کا ایسا دلفریب کام کیا گیا تھا ۔ جس سے بقول بجان مرے مولف سرکاری کتاب ہسٹوریکل ریکارڈ آف دی امپیریل وزٹ ٹو انڈیا سنہ ۱۹۱۱ء) ولایت والے بھی واقف نہیں ✦

رستے کے تمام مکانات اور خالی میدانوں میں شاہی دیدار کے لئے لاکھوں کی تعداد میں لوگ کھڑے تھے ۔ اگرچہ موسم میں گرمی پیدا ہو جانے اور دیر تک بیٹھے بیٹھے انہیں اکتا جانا چاہئے تھا ۔ مگر شاہی دیدار کی آرزو نے انہیں اسیطرح جمے بیٹھے رہنے پر مجبور کیا ✦

رعایا کی عقیدت کا اظہار مسرت ۔ راستہ بھر رعایا کے پُرجوش سلام اور دعائیہ فقرے سنتے سنتے شہنشاہ معظم و شہنشاہ بیگم نہایت مسرور ہوئے ✦

اپالو بندر پر واپسی ۔ قریب شام جلوس سے فراغت کے بعد اپالو بندر پر رونق افروز ہوکر جلدی جہاز مدینہ میں تشریف لے گئے ۔ چنانچہ داخلہ جہاز کے وقت اتواپ سلامی سر کی گئیں ✦

جہاز مدینہ پر شہنشاہ کیطرف سے دعوت ۔ شب کو جہاز مدینہ پر شہنشاہ کیطرف سے ایک دعوت دیگئی ۔ جسمیں حضور وایسرائے ۔ انکے فوجی سکرٹری ۔ امیر البحر

سرایڈمنڈ سلیڈ کمینڈر انچیف عساکر شرقیہ معہ لیڈی سلیڈ - آنریبل مسٹر ایم بی چوباٹ بیٹن - آنریبل سر نراین گنیش چندرواکر - لیڈی چندرواکر - آنریبل مسٹر جسٹس دادر - آنریبل مسٹر ڈیوڈ - سر وٹھلداس ٹھیکرسی - آنریبل سی ایچ آرمسٹرونگ مسٹر بیٹن - آنریبل مسٹر جسٹس میکلوڈ - مسز آرمسٹرونگ آنریبل مسٹر لیوکس مسٹر ایلڈرسن ریومن کیتھولک آرچ بشپ - قنصل جنرل پرتگال - مسٹر رتن ٹاٹا - مسز ٹاٹا - کرنل آر ڈبلیو ایل ڈنلوپ اور کپتان جہازات ملحقہ سفر شاہی مدعو تھے ❖

چراغان کا دلفریب نظارہ - رات کو چراغان کا نظارہ نہایت دلفریب تھا کیونکہ تمام شہر میں لاکھوں دیسی چراغوں کے علاوہ بجلی کی روشنی بھی تمام بازاروں - شاندار عمارتوں اور جہازوں پر کیگئی تھی - اندازہ کیا گیا ہے کہ شاہی گذرگاہ پر ایک لاکھ برقی لیمپ جل رہے تھے ❖

ہندوستان کے مختلف مقامات سے خیر مقدم کے تار آج شہنشاہ معظم کی خدمت میں مختلف حصص ملک سے خیر مقدم کے تار وغیرہ موصول ہوئے ❖

گورنر مدراس کا تار - چنانچہ ہز ایکسیلنسی گورنر مدراس کیطرف سے مندرجۂ ذیل تار آیا :-

"میں گورنمنٹ اور احاطۂ مدراس کے باشندگان کیطرف سے یور امپیریل مجسٹی"

"و ہر امپیریل مجسٹی ملکہ محترمہ کی خدمت میں وفادارانہ اور دلی خیر مقدم داخلۂ"

"ہند پر پیش کرتا ہوں - اور اس امر پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہوں کہ حضور"

"نے نہایت فیاض دلی سے اپنی مملکت کے اس حصہ کو دوبارہ تشریف آوری"

"سے افتخار بخشا" ❖

حضور ملک معظم کا جواب :- جسکے جواب میں حضور ملک معظم کیطرف سے لکھا گیا

"ملکہ محترمہ اور میں آپکے دلی خیر مقدم کا جو گورنمنٹ اور باشندگان احاطہ مدراس"

"کیطرف سے آپ نے بھیجا ہے - تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں" ❖

آل انڈیا مسلم لیگ کا تار خیر مقدم } آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے مندرجہ ذیل تار خیر مقدم موصول ہوا:-

"آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل، کروڑ مسلمانانِ ہند کی طرف سے نہایت"
"ادب سے حضور شہنشاہ معظم و ملکہ محترمہ کو سرزمین ہند پر رونق افروزی کیلئے"
"دلی خیر مقدم عرض کرتی ہے۔ اور شہنشاہ کی ذاتِ بابرکات کو اسلامی دنیا"
"کے سب سے اعلےٰ فرمانروا کی حیثیت میں اہلاً وسہلاً و مرحباً کہتی ہے۔"
"اور اظہارِ اطاعت و عقیدتمندی کے بعد حضور پُر نور کی سلامتی اقبال و"
"امن اور آسایش کی برکات سے مستفید ہونیوالے عہد ابدقرار کے لئے"
"دعائیں مانگتی ہے"+
"حضور والا کا ورود مسعود مسلمان رعایائے ہند کے لئے دوچند مسرت انگیز ہے"
"کہ ایک تو حضور نے مدینہ جیسے مبارک نام والے جہاز پر سفر فرمایا۔"
"دوسرے عید الضحےٰ کے مبارک دن جو ساری اسلامی دنیا کے لئے خوشی و"
"مسرت کا دن ہے۔ بندرگاہ بمبئی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے فخر بخشا"+

ملک معظم کا جواب - چنانچہ اس تار کے جواب میں بھی حضور ملک معظم کی طرف سے شکریہ کا تار لیگ کے نام روانہ کیا گیا+

بزرگِ ہند دادا بھائی نوروجی کا پیام } اولڈ مین آف انڈیا یعنی بوڑھے پارسی مسٹر دادا بھائی نوروجی نے مندرجہ ذیل پیام شہنشاہ کی خدمت میں بذریعہ گورنر بھیجا:-

"میں جارج چہارم کے عہد میں پیدا ہوا۔ ۸۶ سال کے بعد مجھ کو اپنے عزیز وطن"
"میں یور گریشس مجسٹیز کنگ ایمپرر جارج پنجم اور کوئن امپرس کو مبارکباد"
"و خیر مقدم کہنے کی عزت نصیب ہوئی ہے"+

جواب - اگلے دن اسکے جواب میں پرائیویٹ سکرٹری شہنشاہ کی طرف سے مسٹر دادا بھائی کو مندرجہ ذیل جواب دیا گیا:-

"حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ آپکے پیغام مبارکباد نیئے ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی کے"
"۲۰ نومبر کے خط میں آپکی طرف سے موصول ہوا تھا۔ بیحد خوش ہیں۔ اور مجھکو"
"حکم دیاگیا ہے کہ میں اس حسن وفاداری کے جذبات کا ہز میجسٹیز کیطرف"
"سے بوجہ احسن شکریہ ادا کروں۔ اہالیان بمبئی نے ہز میجسٹیز کا کل جو پرجوش استقبال"
"کیا ہے۔ اس سے وہ بہت مسرور و متاثر ہوئے ہیں۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ"
"امید کرتے ہیں کہ آپکی صحت درست ہوگی۔ اور آپ کی دراز عمر امن و خوشی"
"سے گذرے گی" +

اتوار کی مصروفیت ۔ ۳ دسمبر کو چونکہ اتوار تھی۔ اسلیئے شہنشاہ معظم نے تختہ جہاز پرہی نماز ادا فرمائی +

گورنمنٹ ہوس میں رونق افروزی ۔ ½ ۹ بجے حضور ملک معظم نے معہ میجر جنرل سر سٹوارٹ بٹسن اپالو بندر سے موٹر میں روانہ ہوکر گورنمنٹ ہوس میں رونق افروز ہوکر گورنر بمبئی کی عزت افزائی فرمائی۔ تمام رستہ میں دورویہ فوجیں کھڑی تھیں +

گورنمنٹ ہوس میں تناول لنچ ۔ گورنمنٹ ہوس میں شہنشاہ معظم نے لنچ تناول فرمایا جسمیں سر فیروز شاہ مہتہ ۔ لیڈی مہتہ ۔ مسٹر ڈنشا پٹیٹ ۔ مسٹر و مسز رتن ٹاٹا ۔ مسٹر شاہ پورجی بھروچہ ۔ سر گنیش چندر واکر ۔ سر وٹھلداس ٹھیکرسی ۔ آنریبل مسٹر سیتلواڈ و آنریبل مسٹر ابراھیم رحمت اللہ شریک تھے۔ جہاں سے حضور نے واپس ہوکر جہاز مدینہ پر آرام فرمایا +

سینٹ تھامس کے گرجہ میں رونق افروزی } شام کے ۵ بجے حضور ملک معظم جہاز مدینہ سے آمد ہوکر سینٹ تھامس کے گرجا میں رونق افروز ہوکر دعائے مقدس میں شریک ہوئے۔ جہاں احاطہ بمبئی کے لارڈ بشپ نے نماز شروع کرائی۔ جسکے دوران میں خصوصیت سے فرمایا۔

"خداوند خدا کی بادشاہت اور خوشنودی حاصل کرو۔ انصاف اور حق پرقائم رہو"

"سے کام لو۔ رحم کو دوست رکھو۔ کیونکہ خدا کی خوشنودی اور برکت اسیطرح"
حاصل ہوسکتی ہے"

اتوار کی شام کو جہاز مدینہ پر دعوت۔ گرجا کی نماز سے واپسی پر حضور ملک معظم جہاز پر رونق افروز ہوئے۔ اور آج شام کو جہاز مدینہ پر شہنشاہ کی طرف سے پھر دعوت دیگئی۔ جسمیں دیگر مہمانوں کے علاوہ گورنر بمبئی۔ لیڈی کلارک۔ چیف جسٹس بمبئی و ہز ہائینس سر آغا خان بھی شریک تھے۔

لارڈ ہارڈنگ و بعض ہمراہیان شاہی کی دہلی کو روانگی } آج ۱۱ بجے شب کو ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ اور بعض ہمراہیان شاہی جنھیں داخلۂ شاہی دہلی سے پہلے دہلی پہنچنا تھا۔ روانۂ دہلی ہوئے۔

نمایش کی سیر کیلئے روانگی۔ اگلے روز ۴ دسمبر کو شہنشاہ معظم معہ شہنشاہ بیگم ۹½ بجے صبح خشکی پر اُترے۔ بندر پر پولیٹیکل سکرٹری گورنر بمبئی نے استقبال کیا۔ ۱۲۷ ویں بلوچی کا گارڈ آف آنر موجود تھا۔ وہاں سے بمبئی کی پُرانی نمایش کیطرف روانہ ہوئے۔ جسکا افتتاح کچھ دنوں پہلے سر جارج کلارک گورنر بمبئی فرما چکے تھے۔ جسمیں پُرانے قلعہ کے سامان کے علاوہ دیسی صنعت کے بہت سے اعلےٰ اعلےٰ نمونے موجود تھے۔

شہنشاہ کا استقبال۔ نمایش میں پہنچتے ہی ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی۔ چیف جسٹس صدر نمایش سر فیروز شاہ مہتہ وائس پریزیڈنٹ مسٹر کیڈل جنرل سکرٹری و دیگر ممبران نے استقبال کر کے ہز میجسٹیز کو چبوترہ پر بٹھایا۔

۲۶ ہزار طلبا کیطرف سے استقبال۔ جب حضور شہنشاہ نمایش میں تشریف لائے تو ۲۶ ہزار طلباء نے جو مختلف مذاہب و مختلف رنگوں کے لباس میں تھے اور نمائش کے متصل ایک خاص میدان میں کھڑے کئے گئے تھے نہایت ذوق و شوق سے تالیاں بجائیں۔ قومی گیت گایا اور نیلی جھنڈیاں ہلائیں اور ہز میجسٹیز کے تخت پر رونق افروز ہوتے ہی

مختلف مذاہب کے طلباء کے گیت مختلف مذاہب و ملت کے طلبا نے اپنی اپنی قوموں کے نمائندوں کی حیثیت میں آگے بڑھ کر انگریزی میں قومی گیت گائے ۔ جسکا ترجمہ گجراتی ۔ ہندی اور مرہٹی میں سنایا گیا ۔

بوہرے مسلمان طلبا کا گیت ۔ چنانچہ بوہرہ قوم کے مسلمان طلباء نے جو گیت عربی لہجہ میں گایا ۔ اُسکے اشعار درج ذیل ہیں :-

حمدًا للّٰہ شُکرًا للّٰہ ۔ حمدًا للّٰہ شُکرًا للّٰہ

آج چمن میں بلبل خوش ہے　　ریحاں خوش ہی سنبل خوش ہے
ڈالی ڈالی ہر گُل خوش ہے　　حمدًا للّٰہ شکرًا للّٰہ
اے لو شاہِ عالی آیا　　بھارت کھنڈ کا والی آیا
کیا ے کر خوشحالی آیا　　حمدًا للّٰہ شکرًا للّٰہ
ہند کا راج دُلارا آیا　　اوج حشم کا تارا آیا
شاہنشاہ ہمارا آیا　　حمدًا للّٰہ شکرًا للّٰہ
جارج پنجم جم جم آئے　　لے کر اپنی بیگم آئے
کیا ہی شادو خرّم آئے　　حمدًا للّٰہ شُکرًا للّٰہ
ایک تو یہ تحمید کا دن ہے　　دوسرے ہماری عید کا دن ہے
تیسرے شہ کی دید کا دن ہے　　حمدًا للّٰہ شکرًا للّٰہ
حکم ہے حضرت بدرالدین کا　　بزمِ طرب ہو ہر سُو برپا
سب کے لب پر ہو یہ ترانا　　حمدًا للّٰہ شُکرًا للّٰہ
قوم بوآہر جشن منائے　　اور خوشی کا نغمہ گائے
خوش ہو کر یہ شہ کو سُنائے　　حمدًا للّٰہ شکرًا للّٰہ

چنانچہ اِس گیت سے شاہی جوڑا نہایت مسرور ہوا +

لڑکیوں کا گانا اور ناچ ۔ اس کے بعد ۲۳۰ گجراتی بولنے والی لڑکیوں نے ایک مذہبی گربی گیت گا کر اسکے ساتھ رقص بھی کیا ۔ جو تین مختلف حلقوں میں

ملکر عجیب دل پسند حرکات کرتی تھیں - اسکے بعد باہر کے دروازہ میں ۱۲۰ پارسی لڑکیاں اور سب سے اندر کے حصّہ میں ہندو و پارسی لڑکیاں تھیں - یہ راگ خاص اسوقت کے لئے بنایا گیا تھا جسکا ترجمہ یوں ہے :-

"ملکہ اور بادشاہ! مدتوں آباد رہو، تمہارا آنا مبارک ہو، ہند کے لوگ"
"خوش ہیں، تم مذہب کے سرپرست بہادر ہو، اے قیصر ہند! تم دُنیا"
"میں فتحیاب ہو، اے شاہی حکمران! تم ہمیشہ حکمران رہو، تمام بھارت"
"کی یہی دعا ہے - خدا کرے کہ تمہاری عزّت اسی طرح زیادہ ہو، جیساکہ"
"مادر وکٹوریہ کی، اور امن اسطرح ہو، جیسے بادشاہ ایڈورڈ کے زمانہ"
"میں، ہم ہمیشہ برٹش راج کے زیر سایہ رہیں" +

بچّوں کو ہز میجسٹیز کی تصاویر والے پیالے اور مٹھائی دینا - چنانچہ رخصت کے وقت ہر ایک بچّے کو ایک پیالہ جسپر شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کی تصویر تھی - معہ ایک مٹھائی کی تھیلی کے دیا گیا +

نمایش کی سیر - بچّوں کے گیت سننے کے بعد حضور ملک معظم معہ شہنشاہ بیگم چبوترہ سے اُٹھ کر عوام کے ہجوم اور بچّوں کے نعروں کے درمیان پُرانی نمایش کی طرف گئے - جہاں مسٹر شاہپورجی نے ہز میجسٹیز کو سامان نمایش دکھلایا - جسے آپ نے بیحد پسند فرمایا +

جزائر بمبئی ۱۶۶۲ء و موجودہ نمونہ بمبئی کے ماڈل کی قبولیت - مسٹر وارڈلا ملن نے ہز میجسٹی کی خدمت میں ۱۶۶۲ء کے بمبئی کے سات جزیروں اور موجودہ شہر بمبئی کے نمونہ کا ایک نقرئی گلٹی ماڈل حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کیا - جسے حضور نے پسند فرماکر شرف قبولیت بخشا +

جہاز مدینہ میں واپسی - جہاں سے ۱۱ بجے کے قریب جہاز مدینہ میں واپس تشریف لاکر آرام فرمایا +

دن کو آتشبازی - آج دن کو پبلک کی طرف سے کشتیوں سمندر

اور ایک اور موقعہ پر آتشبازی چلائی گئی۔ جسکو دیکھ کر ہز میجسٹیز نہایت مسرور ہوئے۔ کیونکہ سمندر میں آتشبازی کا چلنا عجیب نظارہ پیدا کر رہا تھا

۵۔ دسمبر کا دن۔ آج کے دن کا ابتدائی حصہ سرکاری کاروبار میں گذرا اور پھر سفر دہلی کے لئے قدرے آرام فرمایا۔

ایلیفنٹا کے غاروں کا معائنہ ۵ دسمبر کی سہ پہر کو حضور شہنشاہ ایلیفنٹا جزیرہ کی غاروں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جو بندرگاہ کے شمالی اختتام کیطرف آٹھویں صدی کے پہاڑی منادر کا نمونہ ہیں۔

دستخطوں کے ساتھ شاہی تصاویر کا عطا پھر اپالو بندر پر واپس ہو کر کچھ عرصہ قیام فرما کر اپنی اُن تصاویر پر دستخط فرمائے۔ جو معزز لوگوں اور تعلیم گاہوں کو عطا کی جاتی تھیں۔

جہاز مدینہ سے روانگی۔ رات کو ½ ۱۰ بجے حضور ملک معظم نے معہ ملکہ معظمہ وجملہ ہمراہیان جہاز مدینہ سے روانگی دہلی سے پہلے ۱۰۴ ویں ولزلی رائفلز کے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمایا۔ جسکے بعد بعزم دہلی گاڑیوں میں سوار ہو کر وکٹوریہ ٹرمنس کو روانہ ہوئے۔ آپ کی اردل میں ساتویں ڈریگون گارڈ اور چھبیسویں کیولری تھی۔ روانگی کے وقت اکتیس توپ سلامی سر ہوئیں

راستہ کا ہجوم و روشنی۔ تمام راستہ پر دو رویہ فوج صف بستہ تھی۔ لوگوں کا بیحد ہجوم تھا۔ اور روشنی بھی نہایت کثرت سے کیگئی تھی۔

وکٹوریہ ٹرمنس کی آرائش۔ وکٹوریہ ٹرمنس کا سٹیشن خاص طور پر سفید اور زرد رنگوں اور اپنی جگمگاہٹ و خوبصورتی کی وجہ سے مثل دلہن بنا ہوا تھا۔

سٹیشن پر استقبال سٹیشن پر شاہی استقبال کے لئے گورنر بمبئی و لیڈی کلارک معہ چیف جسٹس۔ ڈاکٹر پام بشپ بمبئی۔ ممبران اگزیکٹو کونسل۔ میجر جنرل سوان کمانیر بمبئی بریگیڈ معہ سٹاف۔ انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر کیڈل میونسپل کمشنر۔ کمشنر پولیس۔ و شریف بمبئی موجود تھے۔

گارڈ آف آنر کا معائنہ۔ روانگی سے پہلے حضور نے ۹۶ ڈیں برار انفنٹری کے گارد آف اونر کا معائنہ فرمایا ✤

شاہی سپیشل ٹرین۔ شاہی سپیشل ٹرین میں دس گاڑیاں تھیں جنمیں

گاڑیوں کا طول و وزن } ہر ایک گاڑی کا طول ۷۸ فٹ ۸ انچ۔ وزن ۵۴ ٹن اور نو گاڑیوں کی مجموعی لمبائی سوائے بریک والی گاڑی کے ۶۹۹ ۵/۶ فٹ اور وزن ۴۴۷ ٹن تھا ✤

گاڑیوں کا ملاپ۔ یہہ گاڑیاں ایسی خاص طرز سے بنائی گئی تھیں جو آپسمیں ایکدوسرے سے ملجاتی تھیں۔ اور پہلی گاڑی والہ شخص چلتی ٹرین میں بخوبی آخری گاڑی میں پہنچ سکتا تھا ✤

ٹرین کی رنگت۔ رنگت ٹرین سفید تھی جسپر سنہری گلکاری کی ہوئی تھی۔ لیکن اندر لکڑی کا اصل رنگ ہی قایم رکھا گیا تھا ✤

گاڑیومیں داخلہ۔ ان گاڑیوں میں کھلے ہوئے برآمدوں کے ذریعہ داخل ہوتے تھے جنمیں نہایت مضبوط لوہے کے دروازے اور جالیاں لگی ہوئی تھیں

دھوپ کی حفاظت کا سامان۔ ٹرین کی کھڑکیوں اور چھتوں میں ایسے آلات لگائے گئے تھے جو حرارت روکنے کی کافی قوت رکھتے تھے ✤

روشنی اور پنکھوں کا انتظام روشنی اور پنکھوں کا بھی ٹرین میں بہترین انتظام تھا ✤

کورٹ آف آرمس و شاہی معرکے۔ گاڑی کے دونوں رخوں پر کورٹ آف آرمس اور برآمدوں پر شاہی معرکے لگے ہوئے تھے ✤

شاہی گاڑیوں میں رات اور دن کی تخصیص۔ } شاہی گاڑیوں میں ایک گاڑی خاص رات کے اور ایک دن کے استعمال کے لئے بنائی گئی تھی ✤

غسلخانوں کا انتظام۔ شاہی ٹرین میں غسلخانوں وغیرہ کا بھی پورا انتظام تھا

شاہی غسل خانوں کے علاوہ دیگر غسلخانے ۱۱ فٹ طویل و ۶½ فٹ عریض تھے۔ اور بہت ٹھنڈے بنائے گئے تھے۔ تاکہ تازہ ہوا کی آمد و شد رہے ✤

گاڑیوں کا فرنیچر۔ فرش پر ایکس منسٹر کے قالین بچھے تھے۔ اور ہر ایک کمرے میں میز۔ ڈسک۔ گدے۔ مہاگنی۔ پلنگ۔ کپڑے پہننے کی میز۔ الگنی۔ کرسیاں و کوچ وغیرہ نہایت قرینے سے لگے تھے ✤

ترتیب ٹرین۔ ٹرین میں جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے کُل دس گاڑیاں تھیں۔ جنکی ترتیب حسب ذیل تھی:-

پہلی گاڑی افسران ریلوے کی۔

دوسری گاڑی۔ شاہی جماعت معہ ڈیوک آف ٹیک

تیسری گاڑی میں حضور ملکہ محترمہ

چوتھی گاڑی میں حضور ملک معظم

پانچویں گاڑی میں لارڈ کریو۔ لارڈ اسٹمفورڈ ھم اور شاہی جماعت کے تین آدمی

چھٹی گاڑی میں ڈچز آف ڈیون شائر۔ آنریبل ڈیشیا بارنگ۔ ارل آف ڈرہم ارل اور کونٹس آف شیفٹسبری اور پیش خدمتیں ✤

ساتویں گاڑی میں کھانا کھانے کی میز ✤

آٹھویں گاڑی میں باورچیخانہ خاص

نویں گاڑی۔ ملازمین کے کھانے اور سونے کے لئے۔

دسویں بریک والی گاڑی

حاضرین سٹیشن سے رخصتی مصافحہ۔ حضور ملک معظم تمام حضار سٹیشن سے مصافحہ فرما کر ٹرین میں سوار ہو گئے ✤

ٹرین کی روانگی۔ ٹھیک پونے گیارہ بجے شب شاہی ٹرین نعرہ ہائے مسرت میں روانہ ہو کر ناگپور متھرا ریلوے کے ذریعہ دہلی کو روانہ ہوئی ✤

باب چہارم

دھلی کی قدیم و جدید تاجپوشیاں

فصل اوّل

تاریخ دھلی

قدامتِ دہلی:- دھلی کا پُرانا نام "ہستناپور" کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس جگہ واقع تھا؟ مہابھارت کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس شہر کی بنیاد بہت پُرانی ہے۔ ہندوستان تو کجا۔ یہ دُنیا کے پُرانے ممالک ایتھنز (دارالخلافہ یونان)، کیرو (دارالخلافہ مصر) اور کینٹون (چین) وغیرہ سے بھی پُرانا شہر ہے +

اندر پرست۔ پُرانا قلعہ اور اُسکے اندر کے گاؤں "اندر پرست"[1] کہلاتے ہیں

[1] "اندر پرست" کے نام کی وجہ تسمیہ مختلف بیان کیجاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ راجہ اندر نے جو ہندوؤں کے مشہور دیوتا ہیں۔ کسی زمانہ میں یہاں موتیوں کا دان کیا تھا۔ جس سے اسکا نام "اندر پرست" پڑا۔ مگر سر سید مرحوم "آثار الصنادید" میں لکھتے ہیں کہ مہاراجہ یدشٹر نے بطور نیک فال اسکا نام "اندر پرست" رکھا۔ جو عرف عام میں اندرپت مشہور ہوا۔ "اندر پرست" یا

اندر پرست کی بنیاد - جسکی بنیاد مہاراجہ یدھشٹر اور انکے بھائیوں ارجن - بھیم نکل سدیو نے ڈالی تھی - جو صناعی میں بڑے مشہور تھے +

کورو پانڈو کی راجدھانی - لیکن اسمیں شک معلوم نہیں ہوتا کہ کورو پانڈو کی راجدھانی موجودہ دہلی کے ہی آس پاس تھی - ورنہ کورکشیتر کا میدان مہابھارت نہوتا - بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہستنا پور یہاں سے آگرہ کی طرف جمنا کنارے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع تھا - جس کے شمال میں مہاراجہ یدھشٹر نے "اندر پرست" آباد کیا +

اندر پرست کی حکومتیں - کہا جاتا ہے کہ مہاراجہ یدھشٹر کے خاندان کی حکومت تیس پُشت تک رہی - جسکے بعد دوسرے خاندان کے راجوں نے پانسو سال تک حکمرانی کی - بعد ازاں خاندانِ گوتم کا قبضہ ہوا - جسکے پندرہ راجے حکمران رہے - گوتم کے بعد میوروں کا تسلط ہوا - جس خاندان کا آخری حکمران راجہ پال تھا - جسے اُجین کے مہاراجہ بکرماجیت نے شکست دی +

راجہ دلب کا دھلی آباد کرنا - انہیں ایام میں راجہ دلب نے ایک نیا شہر آباد کیا - جس کا نام "دھلی" پڑا +

دھلی کی ویرانی - جسکے بعد قریب آٹھ سو برس تک دہلی ویران پڑی رہی -

بعد کی حکومتیں - بعد ازاں وہاں تومر خاندان کی حکومت قایم ہوئی - جس سے سلطنت چوہانوں کے راجہ بشالدیو نے جو پرتھی راج کا چچا تھا سلطنت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۸) اندرپت سے دہلی کا نام بدلے جانیکے متعلق مختلف روایات ہیں جنمیں سے ایک یہ ہے کہ راجہ دلب نے اپنے نام پر دہلی بسائی - بعض لوگ دہلی کے نام کی یہ وجہ بتاتے ہیں - کہ ہندی میں دہلی نرم زمین کو کہتے ہیں - چونکہ یہ زمین نرم تھی - اسلئے اسکا نام دہلی رکھا گیا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دلو والئے قنوج نے اسے اپنے نام پر بسایا - بہر حال اندر پرست کے ارد گرد مختلف حکومتیں قایم ہوئیں - جو اب شہر دہلی یا دلی میں شامل ہیں - کہتے ہیں کہ دہلی سات مرتبہ آباد ہوئی اور اتنی ہی مرتبہ اُجڑی +

چھینی ـ جسکا نام مینارِ فیروز شاہ میں کندہ ہے ✤

پُرانی دہلی پُرانی دہلی مہاراج پرتھی راج کے ویران قلعہ کے کہیں آس پاس ہی تھی ✤

دہلی کا رقبہ ـ دہلی کے آس پاس بہت سی ویران عمارتیں نظر آتی ہیں جنکا رقبہ کم و بیش ۴۵ مربع میل ہی جسپر سات مختلف شہر آباد تھے ـ جنکی مختلف یادگاریں کھنڈرات کی صورت میں شہادت دے رہی ہیں ✤

دہلی کے سات شہر ـ ان سات شہروں میں ایک شہر کا نام لال کوٹ تھا ـ جسکو راجہ اننگ پال نے آباد کیا تھا ـ دوسرا وہ شہر ہے ـ جہاں ابتک پرتھی راج کا قلعہ موجود ہے ـ جسے ۱۱۸۰ء میں بنایا گیا تھا تیسرا شہر سیری ہے ۱۳۰۴ء میں علاؤ الدین نے آباد کیا تھا ـ چوتھا تغلق آباد ہے ـ جو قطب مینار سے پانچ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہے ـ جسے محمدؐ تغلق شاہ نے ۱۳۲۱ء میں بسایا ـ اور پھر تغلق شاہ کے بیٹے محمدؐ تغلق نے ۱۳۲۵ء میں عادل آباد بسایا ـ پانچواں فیروز آباد ہے جسے فیروز شاہ تغلق نے ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۸ء تک تغلق آباد سے سولہ میل بجانب شمال تعمیر کیا جو ابتک کوٹلہ فیروز شاہ کے نام سے مشہور ہے ـ چھٹا شہر وہ پُرانی ڈہلی ہے ـ جسے شیر شاہ سوری نے آباد کیا تھا ـ جو موجودہ دہلی سے ہمایوں کے مقبرے تک پھیلی ہوئی ہے ـ جسکے محل کے دروازے اور دیواریں ابتک دہلی و متھرا لائن پر دہلی سے دو اڑہائی میل کے فاصلہ پر نمایاں ہیں ـ ساتواں شہر **موجودہ دہلی** ہے ـ جسے شاہجہاں نے **شاہجہان آباد** کے نام سے ۱۶۴۶ء میں آباد کیا ـ جو برٹش حکومت کے قبضہ سے پہلے تک تھا اور ابتک ہے ـ جسمیں اب بہت کچھ ترقیاں ہو رہی ہیں

دہلی پر مسلمانوں کی حکومتیں ـ بارھویں صدی میں سانبھر و اجمیر و دہلی کے راجہ پرتھی راج کی طاقت کو دیکھکر راجہ جے چند والئے قنوج کو اس سے بہت کچھ خوف و حراص پیدا ہوا ـ اور اس نے

اوّل اوّل محمدؐ غوری کا ہندوستان آنا اور دہلی میں اسلامی حکومت کا قایم ہونا محمدؐ غوری کو ہندوستان بُلایا جسے اوّل مرتبہ تو پرتھی راج نے شکست دی ۔ مگر دوسری مرتبہ جبکہ پرتھی راج نے بہت کچھ طیاری بھی کی تھی ۔ پرتھی راج نے سخت شکست کھائی ۔ اور محمدؐ غوری فتحیاب ہوا چنانچہ اسی دن سے دہلی میں مسلمانوں کی حکومت قایم ہوئی ✣

قطب الدین ایبک ۔ محمدؐ غوری اپنے غلام قطب الدین ایبک کو جو اسکا داماد بھی تھا ۔ حاکم دہلی مقرر کر کے چلا گیا ۔ جس سے خاندان غلامان کی بنیاد پڑی ۔ چنانچہ اسکی یادگار قطب صاحب کی لاٹھ اور مسجد ہیں ۔ جسکے ارد گرد اسکی آباد کردہ دہلی کے کھنڈرات نمایاں ہیں ✣

جلال الدین خلجی :- سنہ ۱۲۹۰ء میں سلطنتِ دہلی پر جلال الدین خلجی نے قبضہ کیا ۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد مغلوں نے حملے شروع کر دئے ۔ چنانچہ سنہ ۱۳۲۱ء میں تغلق شاہ نے مغلوں کی حکومت قایم کر دی ۔ جسنے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے تغلق آباد بسایا ۔ جسکے کھنڈرات ابتک نمونۂ عبرت ہیں ۔ کیونکہ قلعہ زمین دوز ہو چکا ہے ۔ صرف محل کی دیواریں کھڑی ہیں ۔ جنمیں سے چوبھی نکل چکا ہے ✣

دہلی کے متعلق مشہور سیّاح ابن بطوطہ کی رائے ۔ تغلّق شاہ کے عہد میں آٹھویں صدی کا مشہور سیاح ابن بطوطہ جو دہلی میں آیا تھا ۔ اپنے سفر نامہ میں یوں لکھتا ہے :-

"یہ ایک عظیم الشان شہر ہے ۔ جسکی عمارات میں خوبصورتی اور مضبوطی دونوں" "پائی جاتی ہیں ۔ اسکی فصیل ایسی مضبوط ہے کہ دنیا بھر میں اسکی نظیر نہیں ۔" "مشرق کا کوئی اسلامی یا غیر اسلامی شہر اسکی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ یہ بڑا" "فراخ اور تمام آباد ہے ۔ یہ در اصل چار شہر ہیں ۔ جو ایک دوسرے کے متصل" "واقع ہیں ۔ (۱) دہلی جو ہندؤں کے وقت کا پُرانا شہر ہے اور سنہ ۵۸۲ھ میں فتح ہوا"

"(۲) شہر سیری - جسکو دار الخلافہ بھی کہتے ہیں - (۳) تغلق آباد (۴) جہان پناہ"

"جسمیں سلطان محمد تغلق شاہ رہتے ہیں" ✤

محمد تغلق - تغلق شاہ کا بیٹا تغلق شاہ کی وفات پر ۱۳۲۵ء میں جانشین ہوا - جس نے عادل آباد بسایا ✤

فیروز شاہ تغلق - اسی خاندان میں فیروز شاہ تغلق بڑی مشہور عمارات بنانے والا بادشاہ گذرا ہے - جس نے موجودہ دہلی سے باہر اور تغلق آباد سے ۱۶ میل بجانب جنوب اپنا قلعہ و محل بناکر شہر آباد کر کے اُسکا نام فیروز آباد رکھا - جو اب تک کوٹلہ فیروز شاہ کے نام سے مشہور ہے - اس قلعہ میں فیروز شاہ کی ایک پتھر کی لاٹھ بھی ہے - جسکا ۱/۲ ۵ فٹ کا ایک ٹکڑا کسی طرح علیحدہ ہوگیا تھا - جو پھر بنوا دیا گیا ✤

دھلی کی بجائے آگرہ دار الخلافہ قرار پانا - جب سلطنت لودھیوں کے قبضہ میں آئی تو انہوں نے دھلی کی بجائے آگرہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا ✤

دھلی پر بابر کا قبضہ - شاہ بابر نے جو تیمور لنگ کی چوتھی پشت میں تھا - جب ۱۵۲۶ء میں دہلی پر حملہ کیا تو وہ فتحیاب ہوکر شہنشاہ دہلی قرار پایا ✤

ہمایوں کا پھر دھلی کو دار الخلافہ بنانا - بابر کے بیٹے ہمایوں نے اوّل تو اپنا دار الخلافہ آگرہ میں ہی رکھا - لیکن بعد میں دہلی کو دار السلطنت بنالیا ✤

دھلی پر شیر شاہ سوری کا قبضہ :- کچھ عرصہ بعد شیر شاہ سوری نے ہمایوں کو شکست دیکر دھلی پر قبضہ کرلیا - اور شہر کی نئی بنیاد ڈالی - جو پُرانی دھلی کے نام سے مشہور ہے ✤

شیر شاہ سوری بڑا بیدار مغز اور مفید خلائق بادشاہ تھا - جس نے اُسوقت کے لحاظ سے سینکڑوں مفید کام کئے - مثلاً کلکتہ سے پشاور تک گرینڈ ٹرنک روڈ یعنے شاہی پختہ سڑک آمد و رفت کے لئے بنوائی - اور جا بجا کنوئیں - سرائیں - مدرسے اور خانقاہیں تعمیر کرائیں اور نہایت عمدہ انتظام کے ساتھ حکومت کی - جس سے چند ہی روز میں تمام سلطنت میں امن و امان ہوگیا - مگر دھلی کے

قسمت میں چونکہ ابھی اور انقلابات لکھے تھے۔ اسلئے اسکی حکومت بھی قایم نہ رہی ✣

ہمایوں کا دوبارہ قبضہ دہلی۔ چنانچہ ہمایوں نے شاہ طہماسپ صفوی شاہ ایران سے مدد لیکر بیرم خان کے زیر کمان جرّار سپاہ کے ساتھ ہندوستان پہنچکر از سر نو پنجاب و دھلی پر قبضہ کر لیا ✣

شہنشاہ اکبر کی حکومت۔ ہمایوں کے انتقال پر جب شہنشاہ اکبر جانشین ہوا تو اُس نے اپنا دار الخلافہ آگرہ بنا کر اُسکا نام اکبر آباد رکھا ✣

جہانگیر کی سیّاحی۔ اکبر کے بیٹے جہانگیر نے تو اپنی عمر کا بیشتر حصّہ سیر و سیاحت میں گذارا۔ کبھی لاہور میں اقامت رکھی اور کہیں کشمیر کے پُرفضا مقامات میں شاندار عمارات بنوائیں ✣

شاہجہان کا دِھلی کو دار الخلافہ قرار دینا۔ جہانگیر کے بیٹے شاہجہاں نے جو ہندوستان میں عالیشان عمارات کی تعمیر کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ موجودہ دھلی کو شاہجہان آباد کے نام سے سنہ ۱۶۳۰ء سے لیکر سنہ ۱۶۵۶ء تک تعمیر کرایا۔ جسمیں لال قلعہ۔ جامع مسجد۔ اور فصیلِ شہر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں (جنکی تفصیل آگے آئیگی۔) اور اسکے مکمل ہونے پر نہایت تزک و احتشام سے آگرہ سے دہلی آکر "جشنِ شاہجہانی" منایا (جسکی تفصیل بھی اپنے موقعہ پر آئیگی)، شاہجہان کو اپنے نو آباد شہر سے بڑی اُلفت تھی۔ مگر افسوس اسکی مٹّی یہاں کی نہ تھی۔ چنانچہ یہ آگرہ میں مدفون ہوا ✣

اورنگزیب کی حکومت۔ اورنگزیب کے زمانۂ حکومت میں دہلی نے بڑی ترقّی کی۔ اور شاہانِ دِھلی کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی ✣

اورنگزیب کے محل کے متعلق ڈاکٹر برنیر کی رائے۔ اورنگزیب کے محل کی نسبت ڈاکٹر برنیر صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"کوئی چیز اسقدر خوبصورت قیاس و وہم میں نہیں آسکتی۔ جسقدر کہ قلعہ "
"دہلی کا بڑا چوک ہوتا تھا۔ جبکہ امراء۔ راجگان منصبداران حاضر حضور ہوتے "
"تھے۔ جو منصبدار ملک کے دوسرے حصص سے آتے تھے۔ اُنمیں سے ہر ایک کے "
"ہمراہ چار ملازم ہوتے تھے جنمیں سے دو آگے آگے بازار کو صاف کرتے جاتے "
"تھے اور دو پیچھے پیچھے چلتے تھے"۔

"امراء و راجگان بالعموم ہاتھی گھوڑوں پر سوار ہوکر آتے تھے بعض قیمتی پالکیوں "
"میں چھ آدمیوں کے کندھوں پر سوار گدیلوں پر تکئے لگائے۔ پان چباتے "
"ہوئے آتے تھے۔ جنکے ادھر اُدھر خادم اُگالدان لئے اور مورچھل سے مکھیاں "
"اُڑاتے اور چار پانچ ملازم آگے آگے ہٹو بچو کی صدا لگاتے اور بعد میں چند "
سوار ہوتے تھے"۔

اورنگزیب کا لباس ۔ یہی صاحب شہنشاہ اورنگزیب کے درباری لباس کے متعلق لکھتے ہیں:-

"بادشاہ نہایت اعلےٰ لباس پہنکر تخت پر جلوس فرماتے۔ تمام کپڑے پھولدار "
"ساٹن کے ہوتے جسمیں ریشمی و طلائی کام ہوتا۔ پگڑی طلائی جسپر بیش بہا "
"و بمیثل جواہرات جگمگایا کرتے۔ گلے میں بہت سے قیمتی موتیوں کی ایک "
لمبی مالا ہوتی۔ جو ناف تک لٹکتی تھی"۔

اورنگزیب کا ہر جمعہ کو مسجد میں جانا۔ بالعموم شہنشاہ اورنگزیب پالکی میں معہ درباریان ہر جمعہ کو جامع مسجد میں جاتے۔ ایک بیٹا گھوڑے پر ہوتا اور باقی سب دربار پیدل۔ لیکن اگر خود کبھی ہاتھی پر جاتے تو امرا گھوڑوں پر ہمیشہ اردل میں پانچسو نیزہ بردار اور چار سو بلم بردار ساتھ ہوتے۔ اور چار ہاتھیوں پر شاہی جھنڈا ہوتا تھا۔

ہوس سلطنت۔ اورنگزیب اگرچہ نہایت دیندار تھا۔ مگر حصول سلطنت کی تمنا ایسی بُری ہوتی ہے۔ کہ اسکے لئے اس نے اپنے باپ شاہجہاں کو

قید کیا۔ اور اپنے بھائی دارا شکوہ کو مفتیوں کے فتوے سے قتل کرادیا۔

بقولیکہ شربتِ سلطنت وجاہ چناں شیریں است

کہ شہاں از پے او خونِ برادر ریزند

دہلی میں حکومت گردی۔ جسطرح اورنگزیب نے بادشاہ کو قید کر کے سلطنت حاصل کی تھی۔ اسیطرح اسکی وفات پر اسکے بیٹوں میں تلوار چلی۔ جس سے محمد اعظم کا خاتمہ ہوکر

محمدؐ معظم کی حکومت ۔ سات سال کے لئے محمد معظم کو حکومتِ دھلی کرنے کا موقعہ ملا۔ اسکی وفات پر اسکے بیٹوں میں بھی تلوار چلی۔ جنمیں سے

معزالدین جہاندار شاہ معزالدین جہاندار شاہ نے سب کو تلوار کے گھاٹ اُتار کر ۱۷۱۲ء میں تخت سنبھالا۔ لیکن صرف سات ماہ کے بعد موت نے اُس کا بھی خاتمہ کردیا*

فرخ سیر ۔ جس کے بعد عظیم الشان کے بیٹے فرخ سیر نے عنانِ حکومت سنبھالی۔ لیکن اسکے عہد میں پنجاب میں سکھوں اور دکن میں مرہٹوں کے زور کے باعث امرائے دربار نے بادشاہ کو کٹھ پتلی بنا کر اسے زندہ درگور کردیا

رفیع الدرجات رفیع الدولہ ۔ اور امرائے سادات بارہہ نے جو بادشاہ گر بنے ہوئے تھے۔ رفیع الدرجات و رفیع الدولہ کو تین مہینے تختِ شاہی کی ہوا کھلاکر قبر میں جا سُلایا*

محمدؐ شاہ کی تخت نشینی ۔ انکے بعد روشن اختر کا ستارۂ اقبال چمکا۔ اور اُس نے محمد شاہ کے نام سے تخت نشین ہوکر نہایت ہوشیاری سے کام شروع کیا۔ مگر جب امرائے دربار کی انکے سامنے پیش نہیں چلی تو پھر انہوں نے اسکو عیش پر لگا دیا۔ چنانچہ جب بادشاہ شراب وکباب میں مست ہوکر دُنیا ومافیہا سے بیخبر ہو گیا۔ تو اہلکار من مانی کارروائیاں کرنے لگے جس سے سلطنت کا کاروبار ابتر ہو گیا*

نادرشاہ ایرانی کا حملہ ۔ ۱۷۳۷ء میں جب نادرشاہ نے دریائے اٹک عبور کرکے پنجاب پر حملہ کردیا ۔ اور گورنر پنجاب نے محمد شاہ کو امداد کے لئے عریضہ بھیجا تو وہاں اسکی بھی شنوائی نہیں ہوئی ۔ بلکہ بادشاہ نے اسے صراحیِ شراب میں ڈبو کر

"این دفتر بمعنی غرق مے ناب اولے تر"

کہدیا ۔ المختصر نادرشاہ پنجاب کو تہس نہس کرتا ہوا دھلی آپہنچا ۔ اور فوج شاہی پر اپنا سکہ جمادیا ۔ جسپر بادشاہ نے نہ صرف صلح کی درخواست کی بلکہ تاوان جنگ کیساتھ تختِ طاؤس اور کوہ نور ہیرا دینے کے علاوہ اپنی ہمشیرہ کی شادی بھی نادرشاہ کے بیٹے کے ساتھ کردی ۔

قتلِ عام ۔ لیکن اسپر بھی نادرشاہ نے بس نہ کرکے قتلِ عام شروع کردیا اور ۱۲ مارچ کی دوپہر تک یہ قتلِ عام اُسوقت تک ختم نہ ہوا ۔ جبتک کہ آصف جاہ نظام الملک نے ننگے سر گلے میں تلوار حمائل کئے ہوئے حاضر ہوکر خواجہ حافظ کا یہ شعر عرض نہ کیا ؎

دگر نماند کسے تا بہ تیغ نازکشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و بازکشی

احمد شاہ کی تخت نشینی ۔ محمد شاہ کے انتقال کے بعد اُسکا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا ۔

معز الدین جہانگیر ثانی ۔ ۱۷۵۴ء میں احمد شاہ کے انتقال پر معز الدین جہانگیر تخت نشین ہوا ۔

مہادجی سندھیا کا دھلی کو فتح کرنا ۔ ۱۷۸۹ء میں مہادجی سندھیا نے دھلی کو فتح کرکے ستمبر ۱۸۰۳ء تک اُسپر قبضہ رکھا ۔

لارڈ لیک کا سندھیا کو شکست دینا ۔ آخرکار ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے مہادجی سندھیا کو دھلی سے بیدخل کرکے

شاہ عالم ثانی } شاہ عالم اور انکے عیال و اطفال کیساتھ ایک معاہدہ بیں مضمون کر لیے کہ بادشاہ "شاہ عالم" کہلائیں اور دیوانی اختیارات ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوں - شاہ عالم کی پنشن مقرر کر دی +

اکبر شاہ ثانی - جسکے بعد شاہ اکبر ثانی برائے نام تخت نشین ہوئے +

ابو ظفر بہادر شاہ - اور بعد ازاں آخری برائے نام بادشاہ ابو ظفر بہادر شاہ غدر ۱۸۵۷ء } دہلی } ہوئے - جنکے وقت بدنصیبی سے غدر دہلی برپا ہو گیا - جسکی پاداش میں بادشاہ کا خاندان تباہ و برباد ہوا - اور خود بادشاہ رنگون بھیجے گئے +

حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا عہد حکومت - غدر ۱۸۵۷ء کے بعد حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے سلطنت ہندوستان براہ راست اپنے تحت میں لے لی +

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم - حضور ملکہ معظمہ کے انتقال پر جنوری ۱۹۰۱ء میں انکے خلف اکبر وارث سلطنت ہند قرار پائے - جنھوں نے ۱۸۷۵ء میں بزمانہ ولیعہدی ہند کی سیاحت بھی فرمائی تھی +

شہنشاہ جارج پنجم کے عہد میں دہلی کا پھر راجدھانی بننا } شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے انتقال پر جب مئی ۱۹۱۰ء میں شہنشاہ جارج پنجم سریر آرائے سلطنت ہوئے تو آپ چونکہ ۱۹۰۵ء میں بزمانہ ولیعہدی ہندوستان کی سیاحت بھی فرما چکے تھے - اسلئے آپنے اپنا دربار تاجپوشی دہلی میں منعقد کرنا تجویز فرمایا - جسکے لئے ، دسمبر ۱۹۱۱ء کو دہلی میں نہایت تزک و احتشام سے داخل ہوئے - چنانچہ آپنے اپنی تشریف آوری ہند کی یادگار میں دہلی کو پھر راجدھانی بننے کی عزت عطا فرمائی - جس کی تفصیل آگے آئے گی +

دہلی کی قابل دید عمارات - دہلی کی گذشتہ تاریخ ختم کرنیسے پہلے دہلی کی قابل دید عمارات - زیارات و مقامات کا نمبروار ذکر کیا جاتا ہے :-

۱ قلعہ شاہجہان آباد۔ شاہجہان نے اس قلعہ کو ۱۶۳۸ء میں بنوانے کا حکم دیا جسے قابل ترین معماروں نے نو برس میں مکمل کیا۔ یہ سرخ پتھر سے بنا ہے۔ اسی لئے اسے لال قلعہ کہتے ہیں۔ ۵ ماہ میں اسکی ۱۵ گز بنیادیں زمین میں کھدی تھیں۔ اور دو برس میں بنیادیں بھری گئیں۔ اور چاروں طرف صرف بارہ بارہ گز دیواریں اٹھائی گئی تھیں آئکی دیواریں ۲۵ گز کی ہیں۔ یعنے ۱۵ گز زمین سے نیچے۔ اور ۱۰ گز زمین سے اوپر۔ طول قلعہ ہزار گز اور عرض ۶ سو گز ہے۔ جسکی کُل زمین چھ لاکھ مربع گز ہوتی ہے۔ عمارتِ قلعہ ہشت پہلو ہے۔ جسکے شرقی جانب جمنا بہتی ہے۔ باقی تین طرف ۲۵ گز چوڑی اور ۱۰ گز گہری پختہ خندق ہے۔ جو نہر کے پانی سے لبریز رہتی ہے۔ قلعہ کے دو دروازے بڑے مشہور ہیں ایک جنوبی جسے دہلی دروازہ کہتے ہیں۔ اور دوسرا لاہوری دروازہ کے نام سے مشہور ہے۔ علاوہ بریں دو اور دروازے اور دو چھوٹی کھڑکیاں ہیں ۲۱ برج ہیں۔ جنمیں ۷ گول اور ۱۴ مثمن ہیں + قلعہ کی لاگت کے متعلق دو بیان ہیں۔ ایک یہ کہ پچاس لاکھ خرچ ہوا۔ اور دوسرا یہ کہ ایک کروڑ لاگت آئی +

۲ - دیوان عام۔ قلعہ میں دیوان عام پر خاص نظر پڑتی ہے۔ جو سنگِ سُرخ کے ستونوں پر کھڑا اور تین طرف سے کھُلا ہے۔ جسمیں سنگِ مرمر کا ۴ گز مربع تختِ شاہی سطحِ زمین سے ۱۰ فٹ اونچا سنگِ مرمر ہی کے ستونوں پر قایم ہے۔ جسپر بادشاہ دربار کے دِن اجلاس کیا کرتے تھے۔ اسکے آگے ایک اور تختِ سنگِ مرمر کا بچھا ہے۔ جسے بادشاہ کے حضور کچھ عرض و معروض کرنا ہوتا تھا۔ وہ اسپر چڑھ کر عرض کرتا تھا۔ تخت کے آگے تہرے دالان ۶۰ گز طویل اور ۲۴ گز عریض ہیں۔ اور ہر دالان میں نو نو در ہیں جو سنگِ سُرخ کے نہایت خوبصورت محرابدار بنے ہیں۔ جنپر سفیدی گھوٹ کر نقاشی کیگئی ہے جنمیں امراء و وزرائے دولت کھڑے ہوتے تھے۔

۳ - گلال باڑی:۔ گلال باڑی ایک چار سو گز طویل اور ۶۰ گز عریض چبوترے

پر ایک دالان کا نام ہے۔ جسمیں شاہی چوبدار نقیب وغیرہ کھڑے رہتے تھے۔ اسکے آگے ایک کشادہ صحن ہے۔ جسکے چاروں طرف خوشنما مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جنمیں بیگمات کی رہایش تھی ✦

۴ - دیوان خاص - دیوان عام سے سو گز جانبِ مشرق دیوان خاص کی خوبصورت عمارت ہے۔ جسمیں وزرا سے امورِ سلطنت کے متعلق خاص خاص مشورے ہوتے تھے۔ اسکی تمام عمارت ایک اونچے چبوترے پر جو ۸۰ گز طویل و ۲۶ گز عریض ہے۔ سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے۔ جسپر اعلےٰ درجہ کی خوشنما پچیکاری کا کام کیا ہوا ہے۔ اس کے درمیان میں چوکور ستون بنا کر ۱۸ گز طویل و ۱۰ گز عریض ایک مکان بنایا گیا ہے جسکے بیچوں بیچ ایک چبوترہ ہے جسپر شاہجہاں کا مشہور تختِ طاؤس رکھا جاتا تھا۔ جسے نادر شاہ ایران لے گیا۔ اور جو ابتک ایران میں ہے ✦

تختِ طاؤس - اسکا نام تختِ طاؤس اسلئے رکھا گیا تھا کہ اسکے پیچھے دو موروں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ صرف پشت کا تخمینہ جسپر بادشاہ تکیہ لگا کر بیٹھتا تھا۔ دس لاکھ روپے کا تھا۔ اسکے پیچھے ایک طلائی درخت تھا۔ جو سبزہ و الماس سے سرسبز اور لعل و یاقوت سے گلرنگ تھا۔ جسمیں ۱۰۸ بڑے بڑے لعل اور ۱۱۶ زمرد تھے۔ اسکے دونوں طرف ایک ایک مور زنگار رنگ کے جواہرات سے مرصع چونچ میں موتیوں کی تسبیح لئے ہوئے کھڑے تھے۔ تخت جو ۶ فٹ لمبا اور ۴ فٹ چوڑا تھا۔ چھ پایوں پر قایم تھا۔ تخت اور اسکے تمام پائے خالص سونے کے تھے۔ اور اسمیں قسم قسم کے جواہرات جڑے تھے۔ اوپر کیطرف بارہ مرصع ستونوں پر مغرق محرابیں اور جڑاؤ میناکاری کی چھت بطور شامیانہ لگی تھی جسمیں کوہ نور ہیرا لٹک رہا تھا۔ تخت کے دونوں طرف ایک ایک شامیانہ تھا۔ جو خالص مخمل سے بنا اور موتیوں سے آراستہ تھا۔ جنکی آٹھ آٹھ فٹ اونچی چوبیں خالص سونے سے بنی اور جواہرات سے جڑی تھیں۔ تخت کے ایک طرف تین سیڑھیاں تھیں۔ جنپر سنہری گدیاں بچھی تھیں۔ اور جنپر

شاہی نشانات عصا - تلوار کمان و ترکش رکھے تھے - اس کی لاگت چھ کروڑ روپیہ تھی ✤

۵ - موتی مسجد - دیوان خاص کے پاس ہی سنگ مرمر کی نہایت خوبصورت موتی مسجد اورنگزیب کی یاد دلا رہی ہے - جسنے شاہی بیگمات کے نماز پڑھنے کے لئے اسے ایک لاکھ ساٹھ ہزار کی لاگت سے تیار کرایا تھا ✤

۶ - جامع مسجد - یہ بھی شاہجہان کی ہی یادگار ہے - جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ روئے زمین کی کوئی مسجد اس سے زیادہ خوبصورت نہیں - اور ایک روایت یوں بھی ہے کہ میر تعمیر کو خواب میں حضرت خضرؑ نے فلکِ چہارم کی مسجد کا نقشہ دکھا دیا تھا - جو اتنا نفیس تھا کہ جب اسے میر عمارت نے بادشاہ کے حضور پیش کیا تو فوراً پسند کر لیا گیا - مسجد کا طول ۲۰۱ فٹ اور عرض ۱۲۰ فٹ ہے جو باہر سے سنگِ سرخ سے بنائی گئی ہے اور اندر سے اجارے تک سنگِ مرمر کی - جابجا سنگِ سرخ میں سنگ مرمر کی دھاریاں اور سنگِ موسٰے کی پچیکاری کی ہوئی ہے - برج سب سنگِ مرمر کے ہیں - جسمیں سنگِ موسٰے کی دھاریاں عجیب بہار دکھاتی ہیں - تمام مسجد کے در و دیوار - طاق و محراب مرغولہ و کنگورے پورے تناسب سے بنائے گئے ہیں - درمیان کا صحن ۴۵۰ مربع فٹ ہے جو سنگِ مرمر کا ہے - صحن کے تین طرف دو رخے کھلے ہوئے دالان ہیں ہر طرف میں ایک ایک دروازہ ہے - مشرقی دروازہ ذرا بڑا ہے - جسکے آگے خوبصورت اور شاندار ۳۴ - ۳۴ زینے ہیں - چوتھی جانب خاص مسجد ہے - جسمیں مغلیہ طرز کے تین گنبد سنگِ مرمر کے نہایت خوبصورت بنے ہیں - ان کے دائیں بائیں ایک ایک مینار ہے - جسپر سے شہر کا خوب نظارہ ہوتا ہے - مسجد میں تین شاندار گنبد، ۷ محرابیں اور صحن کیطرف ۱۱ دروازے ہیں - وسط مسجد میں ایک مربع حوض ہے - جسکے کنارے سنگ مرمر اور سنگِ موسٰے کے ہیں حوض میں ایک فوارہ ہے - مسجد کے شمالی دالان میں کچھ تبرکات رکھے ہیں

جنمیں ایک قرآن شریف حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا - اور ایک قرآن شریف حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے - اور حضرت رسول خدا صلعم کے قدم شریف کفش مبارک اور موئے مطہر رکھے ہوئے ہیں - اِس حصّہ کو آثار شریف کہتے ہیں +

مسجد مذکور کو چھ برسوں میں پانچ ہزار معماروں مزدوروں اور بیلداروں نے ختم کیا - جسپر دس لاکھ روپے صرف ہوئے - تاریخ تعمیر مسجد سنہ ۱۶۵۰ء اور قطعہ تاریخ :- "مسجد شاہجہاں قبلۂ حاجات آمد"

معہ شاہجہاں کی تعمیر کے کتبہ کے درج ہے +

۷ - کالی مسجد یا مسجد کلاں - یہ مسجد بھی قابل ذکر ہے جو شاہجہان کے زمانہ سے پُرانی ہے - کیونکہ اسے فیروز شاہ نے سنہ ۱۳۸۰ء میں تعمیر کیا تھا - گو یہ مسجد اب بوسیدہ ہے مگر کھنڈر نہیں بنی +

۸ - مینار فیروز شاہ - یہ پتھر کا مینار ہے - جو دھلی دروازہ سے باہر سڑک کی بائیں طرف فیروز آباد میں واقع ہے - کہا جاتا ہے کہ اِس مینار کو ہندوؤں نے بنا کر میرٹھ میں کھڑا کیا تھا - فیروز شاہ اپنے زمانۂ حکومت میں اسکے پانچ ٹکڑے کر کے دہلی لایا - اور فیروز آباد بسا کر اسکو اُسمیں کھڑا کیا - اسپر ہندوؤں کے کئی کتبے درج ہیں - جنمیں سب سے پُرانا کتبہ ڈلی زبان میں ہے جسمیں راجہ آسوک نے جو ۲۲۰ سال قبل مسیح ہوا - اسکے قایم کرنے کی وجہ لکھی ہے - جسکے آخری الفاظ حسب ذیل ہیں :-

"ہندوستان کے مختلف حصّوں میں تین مینار کھڑے کئے جائیں - اور ان"

"میناروں پر مذہبی فرمان کندہ کیا جائے - تا کہ ہمیشہ تک بحال رہے"

ایک کتبہ میں بلدیو چوہان کی فتح کا حال ہے - ایک میں راۓ پتھورا کی طرف سے اسکے بزرگوں کے نام ہیں - مینار کی بلندی اب ۳۸ ½ فٹ ہے اور قطر ۳ فٹ - اسکی سنہری چوٹی ٹوٹ گئی جو کہا جاتا ہے کہ سونے کی تھی +

باقی دو مینار اسی قسم کے جنپر راجہ آسوک کے کتبے درج ہیں۔ ایک گورنمنٹ کالج بنارس اور دوسرا قلعہ الہ آباد میں ہے +

۹۔ پرانا قلعہ۔ یہ قدیمی قلعہ شہر کے بائیں طرف دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے جسکی نسبت کہتے ہیں کہ مہاراجہ یدہشٹر نے جو پانچ قلعے دیوردہن سے طلب کئے تھے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے۔ اسے "اندر پرست" کہتے تھے۔ مگر اب اسمیں ہندوؤں کا کوئی نشان باقی نہیں۔ قلعہ اب بہت شکستہ ہے۔ جسکے چار گوشوں پر چار بُرج ہیں۔ اور چار دروازوں میں سے تین بند اور ایک کھُلا ہے اسکے گرد عمیق خندق ہے۔ جسکا کچھ حصّہ مٹّی سے بھر گیا ہے فصیلِ قلعہ بھی شکستہ ہو گئی۔ اب اسکے اندر بہت لوگ کچّے مکانوں میں رہتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کو کرایہ دیتے ہیں +

جب شیر شاہ نے دہلی پر قبضہ کیا تو اُسنے اِس قلعہ کو اپنے نئے شہر کا قلعہ بنا کر اسکا نام شیر گڈھ رکھا۔ جو ۵۰۰ سو گز لمبا اور پونے تین سو گز چوڑا ہے +

۱۰۔ مسجد شیر شاہ۔ ۱۵۳۵ء میں شاہ ہمایوں نے اسکی مرمت کر کے اسکا نام "دین پناہ" رکھا۔ ہمایوں نے بھی ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔ لیکن جب شیر شاہ نے ہمایوں کو شکست دی۔ تو اسنے اِس مسجد کو اپنے نام پر نیلے رنگ کی پختہ مٹّی و سنگِ مرمر سے بنایا۔ جو افغان کاریگروں کی صناعی کا بہترین نمونہ ہے۔ اسکے پانچ محراب گھوڑے کے نعل کی شکل کے ہیں۔ اور اندرونی کام و طاقچے نہایت خوبصورت ہیں۔ درمیانی محراب اوپر سے سنگِ سرخ و سنگِ سیاہ کا اور نیچے سے سفید و سیاہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ نقش و نگار نہایت نفیس ہیں۔ مسجد کا صحن ڈیڑھ سو گز لمبا اور سو گز چوڑا ہے۔ لیکن اندر سے مسجد ۲۴ گز و ۱۷ اگز ہے۔ جسمیں ایک مدوّر حوض ہے۔ جسمیں ایک فوّارہ تھا۔ مگر اب منہدم ہو چکا ہے۔ اب مسجد مذکور بلا مرمّت پڑی ہے۔ اسکے قریب ہی وہ بُرج ہے۔ جہاں ہمایوں گر کر مرا تھا +

۱۱۔ **مقبرۂ ہمایوں** ۔ دہلی سے جانب جنوب ۳½ میل کے فاصلہ پر متصل عرب سرائے ایک پُر فضا باغ میں یہ نفیس مقبرہ واقع ہے ۔ باہر سے مقبرہ ہشت پہلو نظر آتا ہے جسکی چار اطراف بڑی اور چار طرفیں چھوٹی ہیں گنبد سنگ مرمر اور باقی عمارت سنگ سرخ کی ہے ۔ چاروں گوشوں پر چار مینار اور ہر مینار کے پاس ایک ایک سنگ مرمر کی بارہ دری ہے ۔ دو چبوتروں پر مقبرہ ہے ۔ جسکے درمیان شاہ ہمایوں کی قبر ہے ۔ نیچے والا چبوترہ ۳ فٹ بلند اور ۵ ۲ فٹ چوڑا ہے ۔ جسکے اوپر ایک اور محرابدار چبوترہ ۲۰ فٹ سے زیادہ اونچا اور ۳۰ فٹ سے زیادہ چوڑا ہے ۔ جسکے چاروں طرف سنگ مرمر کا جنگلہ تھا ۔ جو بہت جگہ سے شکستہ ہو گیا تھا ۔ مگر حالمیں گورنمنٹ نے اسکے تین طرف جنگلہ لگوا دیا ہے ۔ مقبرہ کے باہر شاہی خاندان کی بہت سی قبریں ہیں ۔ جنمیں ایک قبر اورنگزیب کے بھائی دارا شکوہ کی بھی ہے ۔ آس پاس کے حجروں میں قبریں ہیں ۔ مقبرۂ مذکور کی تعمیر ملکہ حاجی بیگم صاحبہ کی کوشش و ہمت سے سنہ ۹۷۳ھ میں شروع ہوکر سولہ برس میں ختم ہوئی ۔ جسپر پندرہ لاکھ روپیہ صرف آیا ۔

۱۲۔ **مقبرہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ** ۔ تغلق شاہ کے زمانہ سنہ ۱۳۲۱ء میں حضرت نظام الدین اولیاؒ ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں ۔ جنکی ابتک مسلمانوں کے دلمیں خاص عزت ہے ۔ چنانچہ آپکے عرس پر بیحد ہجوم ہوتا ہے ۔ آپ کا مقبرہ ایک وسیع احاطہ میں ہے جسکی تعمیر میں وقتاً فوقتاً تغیر ہوتے رہے ۔ محمد امام الدین حسن المعروف شمس الدین محمد خاں نے اکبر کے عہد میں اسکی چھت کو گنبد کے ساتھ شامل کیا ۔ شاہجہاں کے زمانہ میں عمارت مذکور کی ازسر نو مرمت ہوئی ۔ مقبرہ کے داخلہ پر ایک خوشنما باولی ہے ۔ جسے کہا جاتا ہے کہ سنہ ۱۳۲۲ء میں حضرت خواجہ صاحب نے خود بنوایا تھا ۔ باولی سے آگے بڑھ کر ایک خوشنما مقبرہ ہے ۔ جسکے اردگرد کا برآمدہ سفید سنگ مرمر کا ہے اور حجرۂ قبر

کے گرد سنگ مرمر کی جالیاں ہیں - خاص مزار پر لکڑی کا جالیدار گھیر ہے - اور چاروں گوشوں پر سنگی مینار ہیں - جنپر چوبی چھپر کھٹ لگی ہے - مزار و مینار سفید کپڑے سے ڈھکے رہتے ہیں - حجرہ میں عربی کے اکثر اشعار لکھے ہیں - اور مزار شریف پر ایک جلد قرآن شریف کی رکھی رہتی ہے - ساتھ ہی ایک گنبد تال کٹورے کے نام سے مشہور ہے - جسکے وسط میں ایک سونے کا کٹورہ آویزاں ہے - اور مجاوروں کا بیان ہے کہ ہر چہار طرف اسی قسم کے کٹورے لٹکتے تھے جنھیں سوائے اسکے لوگ اڑا لے گئے +

۱۳ - **جہاں آرا دختر شاہجہان کی قبر** - اس کے ساتھ ہی جہاں آرا دختر شاہجہان کی قبر ہے - جسکو اُسنے اپنے جیتے جی ۱۶۸۱ء میں بنوایا تھا - اسکے مقبرہ کے گرد بھی سنگ مرمر کی جالی آگرہ کی صنّاعی کی داد دے رہی ہے مقبرہ کے حجرہ میں تعویذ قبر کی جگہ خالی ہے اور اُسپر سبزہ اُگا ہے - اور خود شہزادی کی تصنیف سے یہ شعر بھی کندہ ہے ؎

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ سبز پوش غریبان ہمیں گیاہ بس است

۱۴ - **چونسٹھ کھمبا یا کوکلتاش کا مزار** - مقبرہ ہمایوں و نظام الدین اولیاءؒ کے درمیان سنگ مرمر کی یہ مربع عمارت ۶۴ ستونوں پر کھڑی ہے جسکے ۲۵ گنبد ہیں - پہلے زمانہ میں اسکے پنجرے جالیدار تھے - لیکن اب چونکہ وہ بہت کچھ شکستہ ہو گئے تھے - اسلئے اُن کی جگہ لکڑی کے تختے لگائے گئے ہیں - عمارت مذکور ۱۶۲۰ء میں بنی تھی +

۱۵ - **مقبرہ صفدر جنگ** - محمد منصور علیخان المخاطب بہ صفدر جنگ وزیر محمد شاہ کا مقبرہ دھلی سے ۵ میل کے فاصلہ پر قطب والی سڑک کے دائیں طرف واقع ہے مقبرہ مذکور جو تمام و کمال سنگ سُرخ سے بنا ہے - اسکی طرز روضۂ تاج محل آگرہ سے ملتی جلتی ہے - جسکے گرد میں تین سو مربع گز کا ایک باغ ہے - اور اُسکے

چاروں طرف چار بڑے بڑے تالاب ہیں۔ مقبرہ کے چاروں گوشوں پر چار مینار سنگِ سرخ کے اور ایک ایک بارہ دری سنگ سرخ و سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ جسکے اوپر سنگ مرمر کا بلند گنبد ہے۔ مقبرہ ایک چبوترے پر قایم ہے۔ جسکے فرش کے مرکز میں سنگ مرمر کے خوبصورت نقش و نگار سے مزین مزار ہے۔ اسی چبوترے کے نیچے ایک کھلی جگہ میں سادہ مٹی کی قبر ہے۔ جسپر ہر روز پانی چھڑکنے کے علاوہ پھول چڑھائے جاتے ہیں۔ مقبرہ مذکور صفدر جنگ کے بیٹے نواب شجاع الدولہ نے بنوایا تھا۔ لیکن اب یہ بلا مرمت پڑا ہے۔ امید کہ گورنمنٹ جلد اسکی مرمت کرائیگی ✣

مقبرہ کے دروازہ پر مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخ کندہ ہے۔ جو اسکی تاریخِ تعمیر معلوم ہوتی ہے ؎

چو آں صفدر عرصہ مردمی   ز دار فنا گشت رحلت گزیں
چنیں سالِ تاریخ او شد رقم   کہ باو اقیم بہشتِ بریں

۱۶۔ **سکندر لودھی کی قبر**۔ مقبرۂ صفدر جنگ پر چڑھنے سے سامنے سڑک کے بائیں طرف چار قبروں اور ایک مسجد کا مجموعہ نظر آتا ہے جنمیں سے ایک بڑی قبر تو سکندر لودھی کی ہے۔ اور جنوب رُخ کی دو قبریں اور مسجد شاہان سادات کی معلوم ہوتی ہیں ✣

۱۷۔ **قطب مینار**۔ قطب مینار اجمیری دروازہ سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر جہاں پُرانی دہلی تھی۔ واقع ہے۔ اسی کے پاس پرتھی راج کے قلعہ کے نشانات بھی پائے جاتے ہیں۔ آجکل مینار کی پانچ منزلیں ہیں لیکن پہلے زمانہ میں اسکی سات منزلیں تھیں۔ دونوں کی دونوں منزلیں صرف ستونوں پر کھڑی تھیں۔ اور اوپر کی منزل پر ایک سنگین چھتری بنی ہوئی تھی۔ جو اب مینار کے پاس رکھی ہے۔ اوپر کی دونوں منزلیں ۱۸۰۲ء میں کالی آندھی و زلزلہ کے صدمہ سے گر پڑی تھیں۔ مینار کی اول سیڑھی سطح زمین سے دو فٹ

پر شروع ہوتی ہے۔ تمام مینار کی بلندی ۲۳۹ فٹ ہے۔ اور اسمیں چڑھنے کے لئے پانچ منزلوں کی ۳۷۹ سیڑھیاں بنی ہیں۔ پہلی منزل سب سے اونچی ہے نیچے کی سیڑھیاں چوڑی اور اوپر کی منزلوں میں سیڑھیاں کم چوڑی ہیں۔ نچلے حصہ کی تعمیر ہندوانی طرز کی ہے۔ کیونکہ نچلے حصہ پر ہندوؤں کے چوراسی گھنٹے بنے ہوئے ہیں۔ چوتھی اور پانچویں منزل بالکل اسلامی طرز کی معلوم دیتی ہے جسپر عربی الفاظ بھی کندہ ہیں۔ جو اسلامی عمارت ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور چھتری کی برجیاں بھی اسلامی طرز ہی کی ہیں۔ چوتھی پانچویں منزل کی بابت قیاس ہے کہ شاید انہیں قطب الدین ایبک نے بنوایا تھا۔ اسپر سے دھلی کے کھنڈرات ایک عجیب نمونۂ عبرت پیش کرتے ہیں۔ آجکل ساون کے مہینہ میں پھول والوں کی سیر کی تقریب پر وہاں خوب رونق ہوتی ہے۔

۱۸۔ قطب مینار کے پاس پرانی مسجد۔ قطب مینار کے پاس ہی ایک پرانی مسجد ہے۔ جسے ۱۱۹۱ع میں قطب الدین ایبک نے بنوایا تھا۔ جسپر ایک عربی کتبہ درج ہے۔

۱۹۔ ایک لوہے کا ستون۔ مسجد کے قریب ہی ایک ٹھوس لوہے کا ستون رکھا ہے۔ جسکا قطر ۱۶ انچ۔ طول ۲۳ فٹ ۸ انچ اور وزن ۶۰۷ من ہے۔ جسپر ایک سنسکرت کتبہ درج ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ مہاراجہ ڈھونے دریائے سندھ کے قریب رہنے والی قوم بالمیک کو فتح کرکے اسکی یادگار میں اس ستون کو کھڑا کیا تھا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ستون چوتھی صدی عیسوی میں نصب کیا گیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اسے راجہ انندگ پال نے بنوایا تھا۔ کیونکہ اسپر اسکا نام بھی کندہ ہے۔ انگریز مورخوں کے خیال میں اسکی تاریخ ۴۱۵ع ہے۔ مگر جبکہ اسپر چندرگپت وبکرماجیت کی تاریخ کندہ ہے تو یہ ضرور ۴۱۵ع سے قدیم ہے۔ بعض ہندوؤں میں اسکے متعلق یہ روایت

مشہور ہے کہ اسکو رو پانڈو کے بزرگوں نے منتروں کے زور سے شیشناگ ستک پر جمایا تھا - اور خود برہمنوں کی بات پر یقین نہ کرکے اسکو دوبارہ نکلوایا تھا - اور اسے خون میں آلودہ دیکھکر بہت پچھتائے تھے - کہا جاتا ہے کہ جسقدر یہ طول میں باہر ہے - اسیقدر زمین میں ہے - مگر یہ چنداں صحیح معلوم نہیں ہوتا - قیاس چاہتا ہے کہ یہ چار پانچ فٹ زمین میں ہوگا *

۲۰ - **مندر رائے پتھورا** - مندر مذکور قلعہ رائے پتھورا کے پاس تھا - جسکے چاروں طرف دالان اور درمیان میں صحن تھا - مغربی طرف مورت اور باقی تین اطراف میں دروازے تھے - مندر کے باہر کیطرف بھی پرکھا دالان مشہور ہے - ۱۱۴۳ء میں قلعہ کے ساتھ ہی یہ مندر بھی بنائے گئے تھے - جنمیں سنگ تراشوں نے پتھروں پر بڑی صنعتگری سے گلکاری و بنت کاری کی تھی - شرقی حصہ مندر بدستور قایم ہے - عام خیال کے مطابق یہ مندر رشیوں کا ہوگا - کیونکہ اسمیں کرشن مہادیو گنیش و ہنومان وغیرہ کی مورتیں ہیں *

۲۱ - **مقبرۂ سلطان التمش** - قطب شمال کے مغرب میں یہ مقبرہ واقع ہے سلطان التمش پہلے سلطان قطب الدین بادشاہ کا غلام تھا - جسکے بعد اسکا داماد بنا - جو اُسکے بیٹے آرام کو تخت سے اُتار کر خود تخت نشین ہوگیا - جو ۱۲۳۶ء میں فوت ہوا - اسکے بیٹے سلطان رکن الدین اور اسکی بیٹی رضیہ بیگم نے اس مقبرہ کو سنگ سُرخ و سنگ مرمر سے بنوایا - جسکے اوپر چھت نہیں ہے - اندر کا احاطہ جسمیں نہایت خوبصورت بیل بوٹے بنے ہیں ½ ۲۹ فٹ مربع ہے دیواریں ۷ فٹ چوڑی ہیں - اور سلطان کی قبر زرد سنگ مرمر کی ہے *

۲۲ - **دروازہ علاؤ الدین** - علاؤ الدین نے اسے ۱۳۱۰ء میں بنوایا تھا - عمارت مذکور اندر سے ½ ۳۴ فٹ اور باہر سے ½ ۵۶ فٹ مربع ہے - اسکی دیواریں ۱۱ فٹ چوڑی ہیں - ہر ایک طرف اونچا دروازہ ہے - جسپر گھوڑے کی سم کی مانند محراب ہے - اسپر جا بجا سنگ سُرخ و سنگ مرمر کے نقش و نگار ہیں

جو چاروں طرف مربع طاقچوں سے کٹا ہوا ہے۔ اگر ان طاقچوں کو شامل کر لیا جائے تو عمارت ہشت پہلو ہے +

۲۳۔ امام ضامن کی درگاہ۔ دروازہ سے گذر کر امام ضامن کی درگاہ آتی ہے۔ جسکے احاطہ کی چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں اور چبوترہ پر مقبرہ کھڑا ہے۔ قبر سنگِ مرمر کی ہے۔ اور اندرونی فرش بھی اسی پتھر کا ہے۔ امام ضامن نے اسے ۱۵۳۵ء میں بعہد شاہ ہمایوں اپنی زندگی میں بنوایا تھا +

۲۴۔ جنتر منتر۔ قطب سے واپسی پر جنتر منتر کی عمارت ملتی ہے۔ جسے راجہ جے سنگھ والئے جیپور نے محمد شاہی عہد میں بحکم بادشاہ علم نجوم کی واقفیت کی غرض سے بنوایا تھا۔ اب یہ مسمار شدہ حالت میں ہے۔ کسی کسی مقام پر دھوپ گھڑی کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ اسی زمانہ میں راجہ جے سنگھ نے بنارس میں مندر مان اور اسی قسم کی تین عمارتیں متھرا۔ اُجین اور جے پور میں بنوائی تھیں +

۲۵۔ چاندنی چوک۔ دہلی میں چاندنی چوک بھی شاہی وقتوں کی پرانی یادگار ہے۔ اسکا طول ایک میل اور عرض ۱۲۰ گز ہے۔ درمیان میں جمنا کی چھٹی ہوئی نہر۔ اسکے گرد دو رویہ سایہ دار درخت اور انکے ساتھ گاڑیوں وغیرہ کی سڑک۔ نہر پر بھی پیدل چلتے ہیں۔ اور سڑکوں کے کنارے پر دوکانوں کے آگے چلنے کے لئے فٹ پاتھ۔ دو رویہ حلوائیوں۔ سوداگروں اور ہر قسم کا ضروری اسباب بیچنے والوں کی دوکانیں ہیں۔ بادشاہی وقتوں کی رونقوں کا تو کیا ہی کہنا۔ اب بھی تجارتی کاروبار و خوبیٔ عمارات کے سبب دہلی کا چاندنی چوک خاص طور پر مشہور ہے +

۲۶۔ دہلی انسٹیٹیوٹ۔ اس بازار کے شمالی طرف قیصرہ باغ میں دہلی انسٹیٹیوٹ کی خوبصورت عمارت واقع ہے۔ جسے میونسپل کمیٹی نے ایک لاکھ ۳۵ ہزار ۷۵۴ روپے کی لاگت سے تعمیر کرایا ہے۔ اسی عمارت میں ٹون ہال

میونسپلٹی کا دفتر۔ کتب خانہ۔ عجائب گاہ اور آنریری مجسٹریٹوں کی عدالتیں ہیں اور باغ اتنا وسیع ہے کہ دن کے تھکے ماندے کاروباری لوگ اسمیں شام اور بعدِ شام سیر کا بخوبی لطف اُٹھاتے ہیں ✦

۲۷۔ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا سٹیچو۔ ٹون ہال کے سامنے بازار چاندنی چوک کیطرف دہلی انسٹیٹوٹ کی عمارت کے آگے حضور ملکہ معظمہ کا سٹیچو نصب ہے۔ جو سطح زمین سے ۲۸ فٹ بلند ہے جسے مسٹر سکنر نے پیش کیا تھا ✦

۲۸۔ گھنٹہ گھر۔ ملکہ کے سٹیچو کے عین سامنے نئی سڑک کے مقابل ایک خوبصورت گھنٹہ گھر کھڑا ہے جسے ۲۵ ہزار کی لاگت سے میونسپلٹی نے بنوایا ہے ✦

۲۹۔ سنہری مسجد۔ چوک کے وسط میں نارتھ بروک فوارہ کے مقابل سنہری مسجد واقع ہے۔ جسے روشن الدولہ ظفر خان نے ۱۷۲۱ء میں بنوایا تھا گو مسجد چھوٹی ہے۔ مگر نہایت خوبصورت بنی ہے۔ اِسی مسجد میں بیٹھکر نادرشاہ نے قتلِ عام کا حکم دیا تھا ✦

۳۰۔ ریلوے سٹیشن قیصر باغ کے شمالی دروازہ یعنے کلارک گیٹ کے مقابل دہلی کا ریلوے سٹیشن ہے۔ دہلی چونکہ وسط ہند کا ریلوے سٹیشن ہے۔ اسلئے وہ نارتھ ویسٹرن۔ ایسٹ انڈیا۔ بی بی اینڈ سی آئی۔ اودھ روہیلکھنڈ جی آئی پی۔ ریلوں کا بڑا بھاری جنکشن ہے۔ کئی ریلوے ایک طرف سے آکر دوسری طرف کو روانہ ہوجاتی ہیں۔ کئی لائنیں یہیں سے شروع ہوتی اور کئی یہاں آکر ختم ہوجاتی ہیں ✦

چونکہ دہلی کا عظیم الشان ریلوے سٹیشن وسطِ شہر میں ہے۔ اسلئے شہر سے شمالی طرف سٹیشن کے اوپر سے ایک لکڑی کے پُل کے ذریعہ جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ڈفرن برج کے ذریعہ سے آمد و رفت ہوتی ہے ✦

شمالی حصّہ شہر میں ۳۱۔ ڈاکخانہ۔ (۳۲) تار گھر (۳۳) ہائی سکول ریزیڈنسی کی عمارت میں ہیں جو پہلے وزیر کی کچہری بھی ہو چکی ہے

۳۴۔ کچہری ضلع کی عمارات اور سوداگران فرنیچر کی بڑی بڑی دوکانیں اسیطرف ہیں
۳۵۔ سینٹ سٹیفنز کالج ۔ اسیطرف سینٹ سٹیفنز کالج بھی ہے جو ایم اے تک تعلیم دیتا ہے۔ جسکی عمارت سرسونٹن جیکب مشہور انجینئر جیپور نے بنائی تھی۔ جسکے برابر بورڈنگ اور دیگر ضروری عمارتیں بن رہی ہیں ٭

۳۶۔ سینٹ جیمز کا گرجا۔ کشمیری دروازہ کے باہر پروٹسٹنٹوں کا گرجا سینٹ جیمز نامی بنا ہے۔ جسکو کرنل اسکنر نے بنوایا تھا۔ جو لارڈ لیک کے ساتھ محاصرۂ دہلی اور پھر قلعہ بھرت پور کی فتح میں شریک تھے۔ اور جنکو اِن نمایاں خدمات کے صلہ میں ایسٹ انڈیا کمپنی و نیز حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ سے جاگیریں اور دیگر اعزاز ملے تھے ۔ اِس گرجا کی لاگت ڈیڑھ لاکھ روپیہ بیان کیجاتی ہے ٭

۳۹۔ سکنر کی کوٹھی میں ہندو کالج۔ سینٹ سٹفینز کالج کے ساتھ سکنر صاحب کی کوٹھی ہے۔ جو ہندوستانی و فرانسیسی طرز کی مشترکہ ساخت ہے۔ اِس کوٹھی میں آٹھ دس سال سے ہندو کالج چل رہا ہے ٭

۴۰۔ سول لائنز۔ کشمیری دروازہ کے باہر سول لائنز شروع ہوتی ہے جہاں انگریزی آبادی ہے۔ یہی سڑک اب نئی دہلی کو چلی گئی ہے ٭

۴۱۔ بارٹھ ۔ ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر باوٹھ ہے۔ جسپر سے غدر کے زمانہ میں افواجِ انگریزی نے گولہ باری کی تھی۔ باوٹھ سے پہاڑی ہی پہاڑی پر ایک سڑک جنوب سے آتی ہے۔ جسپر پانی کے نلوں کا حوض ہے ٭

دہلی میں اور بھی بہت سی عمارات و مقامات غدر کی یاد کو تازہ کراتے ہیں۔ مثلاً اسلحہ خانہ۔ کشمیری دروازہ۔ قدسیہ باغ۔ قصر لڈلو۔ باڑہ ہندو راؤ وغیرہ۔ مگر یہاں اُنکے تفصیلی ذکر کی ضرورت نہیں ٭

فصل دوم

دہلی میں پہلا جشن شہنشاہی

جشن شاہی منانے کا دستور۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم میں ہندوستان کے راجوں میں سے جو کوئی راجہ باقی سب راجوں کو اپنا مطیع بنا لیتا تھا۔ وہ لقب شہنشاہی اختیار کرنے کے لئے دو جگوں یعنے راجسو اور اشومید جگ میں کوئی ایک منعقد کیا کرتا تھا۔ جنمیں تمام نو مفتوحہ علاقوں کے راجے شریک ہوکر بڑے بڑے نذرانے اور تحفے جگ کرنے والے راجہ کی خدمت میں پیش کرکے اسے اپنا شہنشاہ تسلیم کر لیتے تھے ؂

مہاراجہ یدہشٹر کا خاندان۔ مہاراجہ یدہشٹر کی بابت تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اب سے پانچ ہزار برس پہلے مہاراجہ یدھشٹر نے دو جگ منعقد کئے جسکے جگوں یا جشنوں کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ یدھشٹر کے خاندان کا کچھ ذکر کیا جائے :-

مہاراجہ یدہشٹر چندر بنسی خاندان اور اُمن راجہ بھرت کی نسل سے تھا۔ جسکے نام پر بھارت ورش مشہور ہے۔ اِسی راجہ بھرت کے دو بیٹے دہرتراشٹر اور پانڈو تھے۔ بڑا بیٹا دھرتراشٹر چونکہ جنم کا اندھا تھا۔ اس لئے حکومت اُسنے اپنے چھوٹے بھائی پانڈو کے سپرد کر دی۔ پانڈو کے پانچ بیٹے یدہشٹر۔ بھیم سین۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو تھے۔ اور دھرتراشٹر کے سَو بیٹے تھے۔ جنمیں سب سے بڑا دریودہن تھا۔ جو کورو کہلاتے تھے۔ پانڈو کے انتقال پر دریودہن نے راج گدی خود سنبھال کر پانڈو کے پانچوں بیٹوں کو صرف

پانچ گاؤں دیکر علیحدہ کر دیا تھا - جن میں سے ایک کا نام یدھشٹر نے

ہستنا پور کی آبادی } ہستنا پور قرار دیکر اُسکی تعمیر - آبادی و خوش سوادی میں بڑی بڑی کوششیں کیں ✥

مہاراجہ یدھشٹر اور اسکے بھائیوں کی فتوحات } مہاراجہ یدھشٹر نے ہستنا پور کی آراستگی کے بعد نارد دیورشی اور سری کشن جی والئے دوارکا جی کے مشورہ سے ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے راجوں کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اپنے چاروں نبرد آزما بھائیوں کو پورب پچھم - شمال و جنوب کی ریاستوں میں معہ لاؤ لشکر روانہ کیا جنھیں موافقت تقدیر کے سبب ہر جگہ کامیابی ہوتی چلی گئی - چنانچہ اسی ضمن میں مگدہ دیش کا راجہ جراسندہ بھی جسکے ہاں کئی راجے قید تھے - بھیم سین کے ہاتھوں مارا گیا - اور وہ تمام قیدی راجے آزاد ہو کر بھیم سین کی شجاعت کے قائل ہو کر مہاراجہ یدھشٹر کے اقبال شہنشاہی کے گیت گانے لگے ✥

راجسو جگ یعنی جشن شہنشاہی کی تیاری اسقدر عالمگیر فتوحات کے بعد مہاراجہ یدھشٹر نے سری کشن جی مہاراج کی تحریک پر راجسو جگ (یعنے جشن شہنشاہی) کی تقریب سے ہندوستان بھر کے راجاؤں کو اپنے ہاں شرکت جشن کی دعوت دی - جسمیں دریودھن اور دوسرے ممبران خاندان کو بھی مدعو کیا - چنانچہ ہستنا پور میں ہندوستان کے قریباً سبھی راجے مہاراجہ یدھشٹر کے اقرار و اعتراف شہنشاہی کی غرض سے حاضر ہوئے ✥

راجسو جگ کی تیاری - ہندوستان کے اس سب سے پہلے جشن شہنشاہی کی کیفیت یوں بیان کیجاتی ہے کہ :-

محلات شاہی کی تیاری - سب سے پہلے اسموقعہ پر محلات شاہی نہایت اعلےٰ پیمانہ پر اس خوبصورتی سے تیار کئے گئے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسی بےنظیر تعمیر نہ دیکھی ہوگی ✥

محلات کی آرایش و زیبائیش - جنکے آراستہ و پیراستہ کمروں اور شاندار ہالوں

میں مخملی قالینوں کے فرش فروش اور زردوزی کے طلا کار پردوں کی جگمگاہٹ ناظرین کے دلوں پر خود بخود مہاراجہ کی عظمت و شوکت شاہانہ کا نقش کر رہی تھی

دو خاص حوضوں کی تعمیر ۔ اِس شاندار محل شاہی میں اور ضروریات کے علاوہ دو خاص حوض بھی بنائے گئے تھے +

بلّور کا حوض :۔ ۔ایک حوض خاص بلّور کا بنایا گیا تھا ۔جو دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حوض پانی سے لبریز ہے اور فوارہ چھوٹ رہا ہے ۔لیکن در اصل اسمیں نہ پانی تھا ۔نہ فوّارہ +

دوسرا حوض :۔ دوسرا حوض تھا تو اِسی قسم کا ۔مگر اسمیں فی الحقیقت پانی بھرا تھا ۔اور پانی کا فوّارہ بھی چھوٹ رہا تھا +

یہ حوض اِس خوبصورتی سے بنائے گئے تھے کہ عوام تو کجا خود مہاراجہ کا چچازاد بھائی دریودھن بھی جب سیر کرتا ہوا بلّور کے حوض پر پہنچا تو جھٹ کپڑے اُتار کر اِس نظر فریب حوض میں کود پڑا ۔جسمیں سوائے آبِ ندامت کے کچھ نہ تھا ۔ اور جب گھٹنوں پر چوٹیں کھانیکے بعد کپڑے پہنکر یہاں سے آگے بڑھا ۔ اور اُس حوض پر پہنچا ۔جو واقعی پُر آب تھا ۔ تو اُسکو بھی ویسا ہی نظر فریب سمجھکر کپڑوں سمیت چلنے لگا ۔ جسکے نتیجہ میں پھسل کر حوض میں جا کر چند منٹ تک خوب ڈبکیاں لیتا رہا +

جلسہ گاہ کی عمارات ۔محلات کے علاوہ جلسہ گاہ کی عمارات بھی نہایت شاندار اور ایسی عمدہ ترتیب سے بنائی گئی تھیں کہ جنمیں درجہ بدرجہ برہمن چھتری ۔ دیش اور عام شائقین بخوبی بیٹھکر تمام کارروائی دیکھ سکیں +

مہمانوں کی خاطر و مدارات ۔جسقدر راجے مہاراجے شرکتِ دربار کے لئے آئے تھے ۔سب کو ایسے مکلّف و آراستہ مکانات میں ٹھیرایا گیا تھا ۔جنمیں پھول پھلواڑی و پانی کے کنوئیں جاری تھے ۔ اور کھانے پینے کی ہر ایک چیز بھی قومی مذاق کے مطابق اعلےٰ سے اعلےٰ پیمانہ پر مہیّا تھی ۔ راجاؤں کے علاوہ

برہمن و عالم دین بھی کافی سے زیادہ تعداد میں مدعو تھے۔ جنکی خدمت راجاؤں سے بھی بڑھکر ہوتی تھی۔ سونے کے برتنوں میں کھانا کھلایا جاتا۔ خدمتگاری کیلئے کنیزیں دیجاتیں۔ اور انتظام و تواضع کے لئے راجے بطور منصرم متعین کئے جاتے تھے۔ روایت ہے کہ اس جگ میں ۸۸ ہزار برہمن شریک تھے

انتظامات کا جدا جدا اشخاص کے سپرد کیا جانا۔ انتظام دربار۔ استقبال مہمانان اور دوسرے کاروبار کے لئے بہتری انتظام کے خیال سے بڑے بڑے عظیم الشان اشخاص منتظم مقرر کئے گئے تھے مثلاً انتظام رسد رسانی پر بھیشم۔ پتامہ کھانے پینے کے انتظام پر دوشاشن اگونی در ہایش کے کام پر اشتھاماں۔ برہمنوں کے پاؤں دُھلانے پر سری کشن جی مہاراج اور دکھشنا (نذرانے یا عطیات) دینے پر کرپا اچاریج ایسے ذی رُتبہ لوگ متعین تھے۔ مطیع راجوں سے نذر (بھینٹ) لینے کا کام بڑا ہونے کے سبب دریودھن کے سپرد تھا۔ اور برہمنوں کی سرداری بیاس جی کے سپرد تھی *

جلوس دربار۔ دربار کے تمام دن جملہ راجاؤں۔ رئیسوں اور برہمنوں کے ایک جلوس کے ساتھ مہاراجہ یدھشٹر دربارگاہ میں رونق افروز ہوئے

تاج شہنشاہی کا مہاراجہ یدھشٹر کے سر پر رکھا جانا } جہاں بیاس جی نے برہما بنکر ان کے سر پر تاج (مکٹ) شاہی رکھا اور تلک لگا کر دعا دی *

مبارکباد۔ جسکے بعد چاروں طرف سے مبارکباد کا غلغلہ بلند ہوا *

نذرانے۔ اور راجے مہاراجے مہاراجہ یدھشٹر کو نذرانے دینے لگے۔

مہاراج کی طرف سے برہمنوں کو دکھشنا } بعد ازاں مہاراجہ یدھشٹر کی طرف سے برہمنوں کو دکھشنا دیجانے لگی *

برخواستگی دربار۔ اور آخر کار دربار برخواست ہوا *

تین کھرب روپیہ کا مہاراجہ کو نذرانوں میں وصول ہونا۔ اس بات کا تو کہیں پتہ

نہیں چلتا کہ اسموقعہ پر رعایا کو کیا کیا رعایتیں دیگئیں اور ایسے شاندار جشن پر کس قدر رقم صرف ہوئی۔ البتہ اتنا پتہ چلتا ہے کہ اسموقعہ پر مہاراجہ یدہشٹر کو صرف راجوں مہاراجوں کے نذرانوں سے تین کھرب روپیہ وصول ہوا تھا

قسمت کا پلٹا - اِس جشنِ شہنشاہی کے بعد زمانہ نے ایسا پلٹا کھایا کہ کہ مہاراج ادھیراج یدہشٹر بہادر معہ اپنے چاروں بھائیوں اور رانی دروپدی کے اپنے چچیرے بھائی دریودہن کے ہاتھوں جسنے مارے رشک وحسد کے انکی مال و دولت اور سلطنت سبھی کچھ جوے میں جعلی پانسے پھینک کر خود جیت

مہاراجہ یدہشٹر کا چاروں بھائیوں اور رانی دروپتی سمیت آوارۂ وطن ہونا

لی تھی۔ تنگ ہوکر بارہ برس کے بن باس یعنی آوارۂ وطنی اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ✣

بارہ برس کے بعد دریودہن کا سلطنت دینے سے انکار

جب مہاراجہ یدہشٹر بارہ برس تک بن باس بھگت چکے تو انہوں نے دریودہن سے اپنی سلطنت بدستور واپس مانگی۔ لیکن اُس نے ٹکا سا انکاری جواب دے دیا ✣

میدان کوروچھیتر میں دریودہن کا خاتمہ اور مہاراجہ یدہشٹر کی فتح

آخر الامر مہاراج سری کرشن اور کئی دوسرے راجے مہاراجہ یدہشٹر کی مظلومی اور حق تلفی دیکھکر ان کی حمایت پر آمادہ ہوگئے اور میدان کوروچھیتر یا کروکچھیتر میں اٹھارہ دن کی مہیب لڑائی کے بعد دریودہن کو معہ اسکے حمایتی کوروں کے قتل کرکے پانڈوؤں کی حکومت قایم ہوکر مہاراجہ یدہشٹر راج گدی پر پھر بیٹھ گئے ✣

مہاراجہ یدہشٹر کی پریشانی - باوجودیکہ مہاراجہ یدہشٹر اس مجبورانہ لڑائی کوروچھیتر کے بعد جسمیں دریودہن اور اسکے حمایتی قتل ہوئے۔ تخت نشین ہوگئے۔ مگر باوجود اس غیر مترقبہ فتحمندی کے وہ اکثر اپنے بھائی کوروں کے

قتل پر پشیمان رہنے لگے - اور باوجودیکہ دریودہن سراسر غاصب اور ناحق پر تھا - مگر وہ بسبب اِن قتلوں کے اپنے کو گنہگار ہی سمجھتے رہے ✣

اسومید جگ کی تیاری کا خیال - انہیں خیالات میں ایک دن بیاس جی نے ان سے کہا کہ بجائے اِس فکر و تردّد کے اگر آپ اسومید جگ کی تیاری کریں تو نہ صرف اِس گناہ سے بچ جائینگے بلکہ چھترپتی راجہ رمالک روئے زمین بھی بن جائیں گے ✣

اسومید جگ کے لوازم - جسپر مہاراجہ یدہشٹر نے اسومید جگ کے لوازم و قواعد دریافت کیئے تو بیاس جی نے کہا کہ :-

ایک سفید گھوڑے کا ملک میں گھمایا جانا } ایک سفید گھوڑا جسکا رنگ گائے کے دودھ کے ہم رنگ - چہرہ چودھویں کے چاند کیطرح چمکیلا - کان سیاہ - دُم زرد - چلنے میں ہوا کا ہم رفتار اور خوبصورتی میں یکتائے روزگار ہو - اُسکے ماتھے پر ایک سونے کی تختی جسپر اُس چھترپتی راجہ کا نام و نشان اور تعداد فوج و خزانہ لکھکر بڑے بڑے بہادروں کے ساتھ تمام ملک میں گھمایا جاتا ہے

ملکی راجے اِس گھوڑے کے دیکھتے ہی چھترپتی راجہ کی قدمبوسی کو حاضر ہوں } ملکی راجاؤں میں سے جو اسے دیکھے اُسکا فرض ہے کہ ایسے چھترپتی مہاراجہ کی قدمبوسی کو حاضر ہو - جو انکار کرے - اُسکو جنگ کے ذریعہ زیر کرکے حاضر کیا جائے - اسطرح جب وُہ گھوڑا دنیا کا چکر لگا کر واپس آجائے تو چھترپتی راجہ کو اسومید جگ کرنا چاہئے - جسمیں برہمنوں کو اسقدر دان اور دکھشا دیجائے کہ سب پر فوق لیجائے ✣

ایسے گھوڑے کا راجہ جوبناس کے پاس ہونا - مہاراج نے گھوڑے کی ایسی صفات سُنکر کہا کہ ایسا گھوڑا تو ملنا ہی محال ہے؟ جسپر بیاس جی نے کہا کہ انہیں صفات کا گھوڑا راجہ جوبناس کے پاس ہے - جسے وہ جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے - لیکن اگر آپ ہمّت کریں تو اس سے گھوڑا لے سکتے ہیں

حصول گھوڑے کیلئے حملہ - چنانچہ مہاراجہ نے ایک چیدہ فوج کے ساتھ بھیم سین کو راجہ جوبناس سے گھوڑا لینے کے لئے روانہ فرمایا - کرن کے بیٹے میکھ برن - برکھا اور کبت بھی ساتھ تھے - جب یہ قافلہ معہ فوج وہاں پہنچا تو وہی گھوڑا نہایت اعلےٰ اہتمام سے نہلایا جارہا تھا - چنانچہ بھیم سین نے فوراً جوبناس کے خادموں سے گھوڑا چھین کر میکھ برن کے حوالہ کیا - جو اسکو ہوا

گھوڑے کا ہستناپور پہنچنا } کیطرح اُڑاتا ہوا ہستناپور آپہنچا - ادہر راجہ جوبناس نے گھوڑے کے اُڑجانے پر جنگ چھیڑدی - مگر آخر اسے

راجہ جوبناس کی ملازمت یدہشٹر } بھیم سین سے شکست کھاکر مہاراجہ یدہشٹر کا مطیع اور بھیم سین کے ساتھ ہی حاضر دربار ہوکر ملازمت مہاراجہ سے سرفراز ہونا پڑا ۔

گھوڑے کے ماتھے پر سنہری تختی لگاکر اُسمیں مہاراج یدہشٹر کا نام لکھکر گھوڑے کا ملک میں گشت } چنانچہ بیاسجی کی ہدایت کے مطابق مہاراج یدہشٹر کا نام ایک سنہری تختی پر لکھکر گھوڑے کے ماتھے پر لگادیا گیا - اور اُس کو بڑے بڑے بہادروں کے ساتھ مُلک میں پھرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا ۔

چنانچہ یہ گھوڑا جس جس جگہ گیا - اور جن جن راجاؤں نے اسے اپنے ہاں باندھا - اور جس بہادری سے گھوڑے کو بلاواسطہ محافظوں ارجن میکھبرن اور کبت وغیرہ نے انکو زیروزبر کرکے اسے رہائی دلائی - اُسے طویل سمجھ کر ہم چھوڑتے ہیں ۔

گھوڑے کا ہستناپور واپس پہنچنا - مختصر یہ کہ گھوڑا تمام ملک کا چکر کاٹکر ہستناپور واپس پہنچا ۔

اسومیدھ جگ کی تیاری - کہتے ہیں کہ گھوڑے کے واپس ہونے پر مہاراجہ یدہشٹر و رانی درو پدی نے غسل کرکے اسومیدھ جگ کیلئے اپنے ہاتھ سے ایک

ایک شاندار محل کی تیاری } وسیع قطعۂ اراضی کو صاف کرکے نئے سرے سے ایک شاندار محل تیار کرایا۔ جسمیں آٹھ طلائی ستون اور آٹھ ہی حوض بنائے گئے تھے ✣

پوجا کی آگ ڈالنے کے لئے سونے کے کڑچھے۔ محل بننے پر جب پوجا کے لئے آگ روشن کیگئی تو اسمیں گھی ڈالنے کے لئے سونے کے کڑچھے مہیّا تھے ✣

چوسٹھ مرتاضوں کے گنگا سے لائے ہوئے پانی سے مہاراجہ یدہشٹر کا غسل } باقی سب سامانوں کے مہیّا ہونے پر چوسٹھ رکھشیر دں و مرتاضوں نے گنگا سے پانی لاکر مہاراجہ یدہشٹر کو سونے کی چوکی پر غسل کرایا۔

مذہبی مراسم کی ادائیگی ۔ اور مذہبی مراسم بیاسجی کے ہاتھ سے ادا کرائیں اختتام ہونے پر خوشی کے شادیانے بجنے اور مبارکبادی کی آوازے آسمان تک گونجنے لگے ✣

برہمنوں کو داد دہش ۔ چنانچہ برہمنوں کو ایک بیش بہا جواہرات سے مرصّع بیل گاڑی (رتھ) اور ایک سجا سجایا کوہ نقا ہاتھی۔ دس ہزار گھوڑے۔ چار من سونا اور سو گائیں دیگئیں ✣

راجاؤں کو تحائف ۔ جو راجے اسموقعہ پر آئے تھے۔ اُنہیں علےٰ قدر مراتب ہزار ہاتھی۔ ہزار گھوڑے اور ایک کروڑ نقد کے علاوہ خلعت و زیورات بھی عطا ہوئے ✣

رانیوں اور بہوؤں کی خاطرداری۔ گھر کی رانیوں اور بہوؤں کو بھی اسموقعہ پر حسبِ حیثیت زر و جواہر اور مرصّع زیورات دئے گئے ✣

غرضکہ ہندؤں کے ایک ہی مہاراجہ یدہشٹر نے ہستنا پور میں اپنے چترپتی راج کا جشنِ شاہی دوبارہ پورے اہتمام کیساتھ ادا کیا ✣

فصلِ سوم

جشنِ شاہجہانی

مسلمان شاہان کا دھلی کو پایۂ تخت بنانا۔ سرزمین دہلی اگرچہ قدیمی ہندوستان کی راجدھانی ہونیکا فخر رکھتی ہے۔ لیکن افغان شاہان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مدتوں لاہور دارالسلطنت رہا۔ شہاب الدین غوری نے جب دہلی کو فتح کرکے قطب الدین کو اپنا قایمقام بناکر وہاں چھوڑا تو پھر یہ مستقر الخلافت قرار پائی۔ بعد ازاں غلام۔ خلجی۔ تغلق۔ سید خاندانوں کے تمام شاہان نے اپنی اپنی تعمیرات کی وجہ سے اسکی رونق میں اضافہ فرمایا۔

آگرہ کا پایۂ تخت ہونا۔ لودھیوں کے زمانہ میں آگرہ کی سُنی گئی۔ جسے سکندر لودھی نے اپنا دارالسلطنت قرار دیا۔ لیکن سکندر کے بیٹے ابراہیم لودھی کی جب بابر سے لڑائی ہوئی تو سلطنت ہند افغان بادشاہوں کے قبضہ سے نکلکر مغلیہ خاندان میں آگئی۔

سلطنت کا افغان خاندان سے مغلیہ خاندان میں آنا۔

بابر کا قیام دھلی۔ بابر نے آگرہ چھوڑا تو نہیں لیکن اکثر دہلی میں رہا اور ہمایوں کا تو فتح و شکست کے چکر میں ہی انتقال ہوگیا۔

آگرہ سے اکبرآباد بننا۔ اکبر کو سفر پنجاب میں بمقام کلانور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ہمایوں کے انتقال کی خبر پہنچی۔ جہاں اسکی مراسم جانشینی ادا ہوگئیں۔ اکبر نے آگرہ کو اکبرآباد بنایا۔ مگر خان بابا بیرم سے قطع تعلق کے بعد زیادہ تر عرصہ دہلی میں گذارا۔

اکبر کی اقامتِ دھلی۔

لاہور و دہلی دونوں کا دار السلطنت مشہور ہونا اکبر تو سال میں چند ماہ ضرور لاہور میں گذارتا تھا۔ لیکن جہانگیر کی اقامت زمانۂ ولیعہدی میں یہیں تھی۔ اسلئے دہلی و لاہور دونوں دار السلطنت مشہور ہو گئے۔ اور آگرہ مستقر الخلافت ٭

جہانگیر کی لاہور سے وابستگی۔ جہانگیر کے عہد میں بھی گو یہی طریق رہا۔ مگر یہ لاہور سے زیادہ ملتفت تھا۔ اسکی قبر لاہور کے متصل دریائے راوی کے کنارے ہے۔ جہاں مقبرۂ جہانگیر کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت بنی ہوئی ہے ٭

تاجپوشیِ شاہجہان۔ جہانگیر نے جب سفر کشمیر کے راستہ میں انتقال کیا تو اُسوقت شاہجہاں دکن میں تھا اسلئے اُسے وہاں سے سیدھا آگرہ آنے کے سوا چارہ ہی نہ تھا۔ لہذا اسکی تاجپوشی آگرہ میں ہی ہوئی۔ لیکن بادشاہ بذات خود آگرہ کے نشیب و فراز سے خوش نہ تھا۔ لہذا اس کا میلانِ خاطر زیادہ تر دہلی کیطرف رہا۔

شاہجہان کی پسندیدگی دہلی لاہور و دہلی کیطرف رہا۔ مگر لاہور کے تنگ گلی کوچوں کے مقابل اُسکی نظر نے دہلی کو ترجیح دی جو واقعی اپنے پرانے رتبہ کے لحاظ سے مستحق بھی تھی ٭

شاہجہان آباد کا آباد ہونا۔ چنانچہ شاہجہان نے پرانی دہلی کے کھنڈرات کے پاس ایک وسیع و رفیع شہر "شاہجہان آباد" کے نام سے آباد کر کے اپنے اکیسویں سالِ جلوس یعنے ۱۶۴۶ء میں ایک عالیشان دربار منعقد کیا۔ اور اسکے بعد ۱۸۵۷ء تک یہی مقام دار السلطنت رہا ٭

پس ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان شاہوں میں سے شاہجہان آباد کے بانی کے جشن تاجپوشی اور جشن تبدیلیٔ دار الخلافہ کا کچھ حال مختصراً لکھا جائے:۔

جشنِ تاجپوشیِ آگرہ

شاہجہان کا دکن سے پرشوکت داخلہ آگرہ شاہجہاں[1] جب اپنے والد جہانگیر کی خبر انتقال

[1] شاہجہاں کی عمر باپ کے مرنے پر قمری حساب سے پونے اڑتیس سال اور شمسی حساب سے ۳۶ ½ سال تھی

پا کر دکن سے اپنی آبا کی سلطنت سنبھالنے کے لئے آگرہ کو روانہ ہوا۔ تو فوج شاہی کے علاوہ رستہ کے اکثر روساء۔ باجگذار۔ جاگیردار شاہی استقبال میں شریک ہوکر آگرہ تک ہمرکاب ہے۔ اور رعایا کے بہت سے حصہ نے بھی ہر مقام پر پُرخلوص خیر مقدم کر کے جلوس میں شرکت کی۔ چنانچہ شاہجہان صاحبقران پوری شان و شوکت اور دھوم دھام سے ۲۶ جنوری ۱۶۲۸ء کو مستقر الخلافت اکبرآباد آگرہ میں رونق افروز ہوکر اپنے قدیمی ایوان ولیعہدی میں فروکش ہوا۔

شاندار استقبال اور زر و جواہر کا نچھاور } اس موقعہ پر آگرہ کے کوچہ و بازار بالخصوص گذرگاہ شاہی نہایت تکلف سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اور رعایا کی طرف سے اپنے بادشاہ کے سر پر سے زر و جواہر نچھاور ہوئے جس سے آگرہ کے جمع شدہ غربا نہال ہوگئے ÷

ساعتِ سعید کا انتظار۔ اگرچہ شاہجہان پابند شریعت ہونیکے سبب احکامِ نجوم کا روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ ہندوانہ صحبتوں اور ہندوانہ رشتہ داریوں کے باعث بعض مراسم اکبر کے وقت سے خاندان مغلیہ کی گھٹی میں پڑ چکے تھے ÷ اسلئے بادشاہ کو ساعتِ سعید کے انتظار میں بارہ روز تک رُکنا پڑا ÷

انتظاماتِ دربار۔ چنانچہ اس موقعہ پر جملہ احکام متعلق مہر شاہی و تجویز سکۂ اشرفی و روپیہ وغیرہ منظور ہوکر جلسہ کا اہتمام کیا گیا ÷

ایوان ولیعہدی سے دولتسرائے شاہی کو روانگی } مہورت کے مطابق ۶ فروری ۱۶۲۸ء کو ساڑھے تین گھڑی (ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ) دن چڑھے شاہی سواری نہایت متانت و وقار کیساتھ امراء و روسائے ملک اور شاہی فوج کو ہمرکاب لئے نہایت شان و شوکت سے آہستہ آہستہ روانہ ہوئی۔ شایقین دیدار تمام راستہ دو طرفہ سڑکوں بازاروں اور کوٹھوں پر شاہی دیدار کے منتظر اور اصلی گوٹہ و کناری یا سونے چاندی کے پھول گل افشانی کیواسطے لئے بیٹھے تھے ÷

بادشاہ کا روپے اور اشرفیاں لٹانا شاہجہان صاحبقران جس ہاتھی پر سوار تھے۔ اسکا ہودج روپیوں اور اشرفیوں کی کھچڑی سے بھردیا گیا تھا۔ جسمیں سے آپ دونوں طرف زرافشانی کرتے چلے آتے تھے۔ اور شاہی علم پرچم وماہی مراتب وغیرہ نشانات دورہی سے بادشاہ سلامت کے ہاتھی کی تخصیص کر رہے تھے ✣

قلعہ مبارک میں داخلہ ۔ غرضکہ نہایت شان وشوکت اور دھوم دھام کے ساتھ شاہی سواری قلعۂ مبارک میں داخل ہوئی ✣

دربار ہال ۔ جہاں کا دربار ہال کشمیری وایرانی قالینوں۔ مخمل اور زردوزی کے پردوں اور دوسرے سامان آرایش سے سجا سجایا تختِ شاہی شرفِ قدمبوسی کے لئے بیتابی سے منتظر تھا ✣

تاجپوشی :۔ جونہی شاہجہان صاحبقرآن داخلِ دربار ہوئے۔ تو فوراً تختِ شاہی پر قدمرنجہ فرماکر تاجِ شاہی سرِ مبارک پر رکھا گیا ✣

مبارکباد کا غل ۔ جسپر چاروں طرف سے مبارکباد کا غلغلہ برپا ہوگیا ✣

خطیبِ شاہی کا خطبہ پڑھنا اور ہر نام پر شاہی خلعت چنانچہ تاجپوشی کے بعد خطیب شاہی نے شاہی تخت کے سامنے جو منبر بچھا تھا۔ اسپر چڑھ کر خطبہ پڑھا۔ جسمیں خدا کی حمد اور رسول اللہ صلعم کی نعت کے بعد امیر تیمور سے لیکر نام بنام اُن نو بادشاہوں کے نام پڑھے گئے۔ جو اجدادِ شاہجہان میں ہوگذرے تھے۔ ہر ایک نام پر بادشاہ کیطرف سے خطیب کو ایک عمدہ خلعت عطا کیجاتی تھی اور جب دسویں نمبر پر شاہجہان صاحبقران غازی کا نام آیا تو خطیب کو ایک گراں بہا زرکار خلعت مرحمت ہوا ✣

بادشاہ کے سر پر لاکھوں روپے نچھاور ۔ اور شاہجہان صاحبقران کے سر اقدس پر سے لاکھوں روپے حاضرین نے نچھاور کئے۔ جنکا شاہی قدموں پر ڈھیر لگ گیا۔ جو غربا۔ یتامے اور بیواؤں میں تقسیم کردئے گئے ✣

ازدیادِ عمر و اقبال بادشاہ کی دعا اور حاضرین کیطرف سے آمین ـ پھر جب خطیب نے بادشاہ کی تزائد عمر و اقبال کی دعا کی تو لاکھوں حاضرین نے صدق دل سے آمین کہی *

نئے مضروب سکوں کا اجراء ـ چنانچہ پھر نئے سکے کے مضروب شدہ روپے اور اشرفیاں بادشاہ کے سامنے لائی گئیں ـ تو سب سے پہلے نئے سکہ کا

سکہ کا مصرعہ لکھنے والے شاعر کو ایک لاکھ کا عطیہ ـ ایک لاکھ روپیہ اُس خوش نصیب شاعر سعید گیلانی کو عطا ہوا جس کا مصرعہ ذیل شاہی سکہ پر مسکوک ہوا تھا ـ ع

"جلوس شاہجہاں داد زیب ملت و دیں"

شاہی فرامین پر مہر شاہی کا مستجل ہونا اور بادشاہ سلامت کا دستخط فرمانا ـ اس موقعہ پر منشیان دربار نے جو فرمان شاہی لکھے تھے پہلے تو وہ شاہی مُہر سے مستجل کئے گئے ـ جسکے بعد بادشاہ سلامت نے انہیں اپنے دستخطوں سے مزین فرمایا *

بارہ لاکھ روپے کا اعطاء ـ اسکے بعد علماء و مشایخ اور دوسرے مستحقین کو بارہ لاکھ روپے عطا ہوئے *

جاگیرات و مناصب ـ اور چالیس امراء و اہلکاران کو خلعت و انعام ـ جاگیرات و مناصب بخشے گئے *

مہد علیا ملکہ ممتاز الزمانی بیگم صاحبہ کی نذر ـ نذروں میں سب سے پہلے مہد علیا ملکہ ممتاز الزمانی بیگم صاحبہ کیطرف سے کئی قاب جواہر گرانمایہ دینار و درہم ـ اشرفیوں اور روپیوں سے بھرے ہوئے پیش ہوئے ـ جو شرفِ منظوری حاصل کرنیکے بعد فوراً نجومیوں ـ عالموں اور دوسرے خدام کو بخشد یئے گئے *

برخواستگی دربار اور روانگی محل ـ جس کے بعد دربار برخواست فرماکر

بادشاہ سلامت محلسرائے کو تشریف لے گئے - جہاں حسب قاعدہ پردگیان حرم کی نذریں قبول فرمانے کے بعد اہل خاندان کو بتفاریق مراتب مبلغ ساٹھ لاکھ روپے کا عطا، ساٹھ لاکھ روپیہ عطا فرماکر شہزادوں اور شہزادیوں کی تنخواہات و جاگیرات میں لاکھوں روپے کا اضافہ فرما دیا +

رقص و سرود اور دعوتیں - اس جشن کے کئی دن بعد تک روساء و امراء اور خود بادشاہ کے ہاں رقص و سرود کی مجلسوں کے علاوہ دعوتیں ہوتی رہیں -

خطابات و جاگیرات - اور کئی پرانے نیازمندوں کی عزت افزائی میں خطابات و جاگیرات کے پروانے جاری ہوئے +

مراعات دربار - گو اس دربار پر کسی شاہی تقریر کا پتہ نہیں چلتا - تاہم شاہجہان صاحبقران نے رعایا پر سے کئی قسم کے محصول ہٹا دیے - اور بیشمار عمارات کی تعمیر سے بھی غربا کو خوش حال کر دیا - نیز بادشاہ کو سجدہ کرنے کا جو جاہلانہ دستور پڑا ہوا تھا - اُسکو اپنی تاجپوشی سے پہلے ہی موقوف کر دیا - کہ کوئی شخص حاضری دربار کے وقت بادشاہ سلامت کو سجدہ نہ کیا کرے - گو مہابتخان کی تحریک پر اوّل اوّل "زمین بوسی" منظور ہوئی - مگر بعد میں وُہ بھی موقوف کر دی گئی +

تخت طاؤس :- بعد ازاں شاہجہان نے مشہور تخت طاؤس بنوایا - (جسکی تفصیلی کیفیت اِس سے پہلے درج ہو چکی ہے) تخت طاؤس اور روضہ تاج محل (جو پچاس لاکھ کے صرف سے آگرہ میں بنا اور اب دنیا کی مشہور عمارات میں ہے) کی تیاری کے بعد شاہجہان کو تبدیلی دارالسلطنت کی طرف توجہ ہوئی - چنانچہ ماہرین فن سے مشورہ کرنے کے بعد جیسا کہ پہلے **شاہجہان آباد کی تعمیر** لکھا گیا ہے ۱۶۳۹ء میں پرانی دہلی کے کھنڈرات کے متصل شاہجہان آباد کی تعمیر شروع ہوئی - جو پورے سات سال میں ختم ہوئی چنانچہ قلعہ - جامع مسجد اور دیگر عمارات تعمیر کردہ شاہجہاں کا مفصل ذکر

تاریخ دہلی کے ضمن میں ہو چکا ہے ✣

آگرہ سے دہلی رونق افروز ہونا } آخر ۱۰۴۶ھ میں جبکہ شاہجہان آباد

دہلی کو پایہ تخت بنانا } بن چکا تو شاہجہان صاحبقران آگرہ کی بجائے دہلی کو پایہ تخت بنانے کی غرض سے اس شان وشوکت اور داد دہش کے ساتھ دہلی میں رونق افروز ہوئے کہ راستہ بھر روپے اور اشرفیاں لُٹواتے آئے ✣

دہلی کا جشن

چنانچہ دہلی کو پایہ تخت بنانیکی تقریبِ سعید پر ایک عالیشان جشنِ شاہانہ مرتب فرمایا گیا :-

خیمہ دل بادل میں دربار۔ اس عالیشان دربار کے لئے قلعہ معلّٰے کے وسیع صحن میں خیمہ دَلْ بادل جو ۷۰ گز طویل - ۴۵ گز عریض اور ۲۱۰۰ سو گز زمین پر جسمیں دس ہزار آدمی بیٹھ سکتے تھے - سایہ کناں تھا - لگایا گیا تھا - خیمہ مذکور سورت میں ایک لاکھ کی لاگت سے بنا تھا - اور اسے ۲۲ گز اونچے چاندی کے ستونوں پر ۳ ہزار فراشوں نے کھڑا کیا تھا - جسکے اردگرد بھی زردوزی زربفتی و مخملی سائبان چاندی سونے کے ستونوں پر کھڑے کرکے کشمیری و ایرانی ریشمی قالینوں کا فرش و فروش کرکے زربفت و زردوزی کے پردے چھوڑے گئے تھے - اور ایک مناسب موقعہ پر تختِ طاؤس سجاکر دُور دُور تک اُسکے فرشِ زیریں کو بھی مرصّع بجواہر قالینوں سے مزیّن کیا گیا تھا -

تخت کے اردگرد ایک سونے کا کٹہرا کھڑا کرکے ۲۴ ربیع الاول ۱۰۵۸ھ یوم سہ شنبہ کو بادشاہ نے اسپر جلوسِ اجلال فرماکر دہلی کو پایہ تخت ہونے کی عزت بخشی ✣

تفریحی مشاغل :- اِس تقریب پر بیس دن تک طرح طرح کے کھیل تماشے

وجلسہ ہائے رقص و سرود ہوتے رہے ۔ شعرا نے قصائد اور خطیبوں نے خطبے پڑھے ؛

لاکھوں کا نذرانہ۔ بادشاہ سلامت کو لاکھوں روپے نذرانے میں وصول ہوئے لاکھوں کی داد دہش۔ اور بادشاہ سلامت نے بھی لاکھوں روپے ہی خیرات میں صرف فرمانے کے علاوہ مستحقوں کو جاگیرات اور خدمتگزاروں کو انعامات دیئے ؛

انقلاب زمانہ ۔ زمانہ کی یہ نیرنگیاں عجیب محو حیرت بناتی ہیں کہ شاہجہان نے جس چاؤ سے شاہجہان آباد بسایا تھا ۔ خود اس کو وہاں رہنا ہی نصیب نہ ہوا ۔ اور جس آگرہ سے وہ بھاگتا تھا ۔ اورنگ زیب نے حکومت سنبھالتے ہی ۔ اس کو آخری دم تک وہیں مقید رکھا ؛

پھر ایک ایسا زمانہ آیا کہ ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ بعہد محمد شاہ تخت طاؤس کو بھی شاہجہان آباد سے ایران لے گیا ۔ قلعۂ معلّٰے میں کئی بادشاہ قید و قتل کئے گئے ۔ تیمور ۔ نادر احمد شاہ ابدالی ۔ مرہٹوں اور روہیلوں نے کئی بار دہلی کو لوٹ کر شریفوں اور امیروں کے خون کے دریا بہا دیئے ؛ ؛

فصل چہارم

ہندوستان میں برطانیہ عظمیٰ کا پہلا دربار

(الہ آباد کا دربار ۱۸۵۸ء)

حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا حکومت ہند سنبھالنا ۱۸۵۸ء میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی سے حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔

الہ آباد میں انگریزی دربار تو اس تقریب سعید پر لارڈ کیننگ بہادر وائسرائے وگورنر جنرل ہند نے گنگا جمنا کے سنگم پر یعنی بمقام الہ آباد جہاں وہ مقیم تھے یکم نومبر ۱۸۵۸ء گورنمنٹ انگریزی کا پہلا دربار منعقد فرمایا ✣

دربار کی شان و شوکت۔ گو اس دربار کے لئے بھی اظہار شان و شوکت کیلئے بہت کچھ سامان مہیا کئے گئے تھے۔ مگر پھر بھی اسپر شہنشاہی دربار کا نام مشکل سے عائد ہو سکتا ہے ✣

سرکاری فوج و حکّام کی کثرت دربار مذکور میں اگرچہ ہندوستانی بھی شریک تھے مگر بہت کم۔ لیکن سرکاری افواج و حکّام بکثرت شریک کئے گئے تھے ✣

ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا مشہور و معروف میگنا چارٹا یعنی شہنشاہی اعلان اسی دربار میں لارڈ کیننگ بہادر نے حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی کا وہ مشہور و معروف شاہی اعلان یعنے میگنا چارٹا پڑھا۔ جسپر اہل ہند کی تمام امیدیں وابستہ ہیں۔ اور جسکی تائید و توثیق ملکہ آنجہانی کے بعد اُنکے جانشینوں یعنے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی اور موجودہ ملک معظم جارج پنجم نے بھی فرمائی ہے۔ اعلان مذکور تمام و کمال اس سے قبل حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے حالاتِ زندگی میں درج ہو چکا ہے ✣

فصل پنجم

۱۸۷۷ء کا دربارِ قیصری

ہندوستان کی برٹش حکومت سے وابستگی - جیساکہ پچھلے دربار الہ آباد کے متعلق ذکر ہو چکا ہے - حضورِ ملکہ معظمہ وکٹوریہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء سے ہندوستان کی فرمانروا بن چکی تھیں اور رعایائے ہند بھی پورے طور پر سلطنتِ برطانیہ کے حلقۂ اطاعت میں آچکی تھی ؞

بیس سالہ تجربۂ حکومت اور رعایا کا اظہارِ وفاداری مگر ایک تو بیس سالہ تجربۂ حکومت اور دوسرے ۱۸۷۵ء میں حضورِ پرنس آف ویلز بہادر کے (جو بعد میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ہوئے) بزمانہ ولیعہدی تشریف آوری ہند کے موقعہ پر چونکہ انہوں نے رعایائے ہند کے جذباتِ وفاداری و اظہارِ عقیدتمندی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا - اسلئے ان کی واپسی انگلستان پر حضورِ ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی

تاجدار برطانیہ کے القاب میں قیصرۂ ہند کا اضافہ نے مناسب خیال فرمایا کہ تاجدار برطانیہ کے القابات وخطاب میں قیصرۂ ہند کی ایزادی سے تعلقات رعایا و سلطنت کو اور بھی مستحکم و دیرپا کر دیا جائے ؞

خطابِ قیصرۂ ہند کیلئے دربارِ قیصری کا انعقاد - چنانچہ حضورِ ملکہ معظمہ کے حکم سے ہز ایکسیلنسی لارڈ لٹن بہادر وائسرائے و گورنر جنرل ہند نے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ہندوستان کی پرانی راجدھانی دہلی میں عظیم الشان دربارِ قیصری منعقد کرنے کا اعلان فرمایا - جسے دراصل ہندوستان میں اپنی قسم کا پہلا دربار کہنا چاہئے

با اختیار رؤسا و جاگیرداران کو دعوتِ دربار اس دربار کی شرکت کے لئے تمام صوبوں کے کثیر التعداد جاگیرداران و سرداران کے علاوہ اپنی اپنی وضع د

درسوم کے پابند تریسٹھ ۶۳ والیان ریاست کو بھی جنکی نہ صرف وضع و طرح اور لباس و مراسم ایک دوسرے سے جداگانہ تھے۔ بلکہ زبان بھی اگر ایک کی پنجابی تھی تو دوسرے کی گجراتی۔ مرہٹی۔ بنگالی وغیرہ۔ قیصری جھنڈے تلے جمع کیا گیا تھا*

دربار کے انتظامات۔ چونکہ اتنے بڑے مجمع کا دہلی میں سما جانا ایک مشکل امر تھا۔ اسلئے حکام نے بہت پہلے سے ہی دہلی سے باہر ایک وسیع میدان میں اُن اراضیات کے علاوہ جو گورنمنٹ کے اپنے قبضہ میں تھیں۔ بعض اُن زمینوں کو بھی جو زمینداروں کے قبضہ میں تھیں۔ تھوڑے عرصہ کے لئے عاریتاً کرایہ پر حاصل کر کے اس زمین کو بالکل صاف کرا یا۔ اور ایک خاکہ تیار کر کے نہایت سڑکوں اور گذرگاہوں کا بنانا سلیقہ سے اس تمام زمین میں گذرگاہیں اور سڑکیں بنوا دیں*

علیحدہ علیحدہ خیموں کا انتظام۔ اور حضور وائسرائے۔ حکامِ انگریزی اور ہر ایک والئے ریاست کے خیمہ و خرگاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ تجویز کی گئی*

والیان ریاست کے ٹھہرنے کے رقبے چنانچہ جملہ والیان ریاست کو اطلاع دیدی گئی کہ اتنا اتنا رقبہ اُن کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ جسمیں وہ اپنے خیمے ڈیرے لگوالیں

خیموں کا ایک اُجلا شہر۔ چنانچہ سب رئیسوں نے اپنی اپنی ضرورت و حاجت کے مطابق چند دنوں میں دہلی سے باہر خیموں کا ایک اُجلا اور نفیس شہر تیار کرا دیا*

دو لاکھ وفادار رعایا وغیرہ کا مجمع۔ اور اسطرح وسط دسمبر ۱۹۱۱ء میں دلی مسرت و شادمانی اور امن و فارغ البالی کے ساتھ ہوا خواہانِ دولتِ برطانیہ کا ایک عالیشان شہر جلوہ افروز ہو گیا۔ جسکی تعداد معہ فوج و ہمراہیان قریباً دو لاکھ ہو گی

مہمانوں کا استقبال۔ والیان ریاست یا حکامِ انگریزی میں سے جو صاحب تشریف لاتے۔ اول تو اُنکی شخصیت کے مطابق قلعہ سے توپوں کی سلامی دیجاتی

اور انکے رُتبہ کے لحاظ سے کوئی ایک انگریزی افسر بھی اُن کا ریلوے سٹیشن پر استقبال کرتا۔ اور اسکے بعد انہیں عزت و احترام سے فرودگاہ پر پہنچا کر سامان ضروری کی فراہمی کے انتظامات سے بھی پورے طور پر مطلع کر دیتا تھا

حضور وائیسرائے و گورنر جنرل کا داخلۂ دہلی۔ ۲۲ دسمبر ۱۸۷۶ء تک تمام مدعو شدہ مہمان یعنی سردار۔ جاگیردار۔ با اختیار روساء و حکام۔ دہلی میں رونق افروز ہو چکے تھے۔ جسکے بعد ۲۳ دسمبر کو ہز ایکسیلینسی لارڈ لٹن بہادر بالقابہٗ وائیسرائے و گورنر جنرل ہند بحیثیتِ نائب ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند پوری شان و شوکت سے سپیشل ٹرین کے ذریعہ رونق افروز دہلی ہوئے +

حضور وائیسرائے کا استقبال۔ جنکے استقبال و خوش آمدید کے لئے معمولی درجہ کے روساء و حکام سے لیکر حضور نظام عالیمقام تک موجود تھے۔ جنھوں نے لارڈ لٹن بہادر کا ٹرین سے اُترتے ہی پُرتپاک استقبال کیا +

حضور وائیسرائے کیطرف سے مہمانوں کا خیر مقدم } اور صاحب موصوف نے بھی گاڑی سے اُترتے ہی بڑے بڑے روساء و حکام سے مصافحہ و مزاج پُرسی فرمانیکے بعد راجگان۔ نوابان۔ سرداران و امیران کیطرف مخاطب ہوکر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :۔

"مجھ کو کمال مسرت و خوشی ہے کہ آپ صاحب ہندوستان کے کُل علاقوں"
"سے اِس رسمِ ہمایوں میں شریک ہونے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جس سے"
"امید کیجاتی ہے کہ حضرتِ ملکہ کی گورنمنٹ، اور اس گورنمنٹ کے بڑے بڑے"
"دوستوں اور ماتحت رئیسوں کے درمیان بنائے اتحاد زیادہ تر قایم و مستحکم"
"ہوگی۔ جس دلی محبت سے آپ صاحبوں نے میری دعوت کو قبول کیا ہے"
"میں اُسکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مجھ کو امید ہے کہ ہماری کارروائی کا"
"اختتام بھی ایسا ہی مبارک ہوگا جیسا کہ آج اُسکا آغاز ہوا ہے۔ سب صاحب"
"میری طرف سے خیر مقدم قبول کریں +

شاہی جلوس کی ترتیب و روانگی - پھر ایک جلوس کے ذریعہ جو پورا ایک میل لمبا تھا - اور جسکے پس و پیش انگریزی فوج و باجہ و نفیری نوازوں کا شاندار اور خوش آئند نظارہ تھا حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر ایک کوہ وقار ہاتھی پر سوار ہو کر نکلے - جنکے پیچھے درجہ بدرجہ تمام والیانِ ریاست و حکامِ اعلےٰ اپنے اپنے ہاتھیوں پر جلوہ فرما تھے - اسموقعہ پر ہاتھیوں کے زیورات - انکی عماریوں کی سجاوٹ - نقرئی و طلائی ہودجوں کی جگمگاہٹ - مخملی و زردوزی جھولوں کی جھرجھراہٹ - والیانِ ریاست کی مرصع و مزین پوشاکوں کی زرق برق - اور انکے عصا برداروں کی خوبصورت وردیوں - اور سونے چاندی کے عصاؤں کی بھڑک، اگر ایکطرف پرانے ایشیائی جلوسوں کی زندہ مثال تھی تو دوسریطرف حکامِ انگریزی کی سادگی - انتظام کی برجستگی - حفظ مراتب کی پختگی اور یورپین انتظام کی بہترین نمائش کر رہی تھی +

ہفتہ بھر کی مصروفیت - ۲۴ دسمبر کو اتوار اور ۲۵ دسمبر کو بڑا دن تھا - اسلئے ان دو دنوں کے سوا جنمیں صرف نماز ادا ہوئی باقی ہفتہ بھر دیگر تقاریب و تفریحات میں گذرا

والیانِ ریاست کی ملاقاتیں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر کے تین دن حضور وائسرائے بہادر نے والیان ملک کی ملاقاتِ دید و باز دید میں صرف فرمائے - یہاں جو والیانِ ریاست حضور کی ملاقات کو تشریف لائے تھے - حضور بھی انکی قیامگاہ پر ملاقاتِ باز دید فرمانے کیلئے تشریف لے گئے +

دربار لیوی - ۲۷ و ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب میں دربار لیوی منعقد ہوا +

گورنروں و لفٹنٹ گورنروں کی ملاقاتیں } ۲۹ دسمبر کو با اختیار والیان ملک نے لفٹنٹ گورنروں اور گورنروں سے ملاقات کی +

مختلف ملاقاتیں - ۳۰ دسمبر کو مختلف ملاقاتیں ہوئیں +

انتظامی امور - اسی تاریخ بعض انتظامی امور طے ہوئے +

قطب مینار کی سیر اور معزز مہمانوں کو پارٹی - ۳۱ دسمبر کو حضور وائسرائے

قطب مینار کی سیر کو تشریف لے گئے - جہاں معزز مہمانوں کو گورنمنٹ کیطرف سے ایک پارٹی دی گئی ✣

دربار ہال - بیرون شہر ایک کھلے میدان میں ہلالی صورت کا ایک دربار ہال بنایا گیا تھا - جسمیں داخلہ کیلئے انگریزی حروف ابجد کے لحاظ سے چھبیس (۲۶) بلاک بناکر ہر ایک بلاک پر علیحدہ علیحدہ دروازہ داخلہ بنایا گیا تھا - تاکہ شائقین دربار کو داخلہ میں دقت نہ ہو ✣

دربار ہال فرش فروش چقوں اور کرسیوں کے علاوہ جھنڈیوں اور شاہی نشانات سے عمدہ طور پر آراستہ تھا ✣

درباری چبوترہ اور اسکی آراستگی - اسی ہلالی دربار ہال کے وسط میں جانب شمال ایک فٹ بلند چبوترہ بناکر اسپر نقرئی ستونوں کے سہارے ایک گنبدی چھت ڈالی گئی تھی جسکے ہر ستون اور پیشانی و اطراف میں شاہی علم و پرچم - چاندی کی ڈھالیں اور کلابتو سے کڑھے ہوئے نشانات یونین جیک وغیرہ آویزاں کئے گئے تھے - چبوترہ پر ہلکے نیلے رنگ کا نفیس فرش بچھاکر اسپر حضور وائسرائے اور اُن کی لیڈی صاحبہ کے لئے دو شاندار سنہری کرسیاں بطور تخت رکھی تھیں ✣

فوجی نظارہ - دربار ہال کے مقابل شمال کیطرف پندرہ ہزار گورہ اور دیسی فوج کھڑی تھی - جس کے مقابل والیان ریاست کی فوج بھی ایستادہ تھی

داخلۂ دربار - اگرچہ دربار کا وقت دوپہر کا تھا - مگر صبح سے ہی خلقت دربار کیطرف جانی شروع ہوگئی - چنانچہ وقت مقررہ سے پہلے روساء - جاگیردار اور والیان ریاست اپنے اپنے پُرشان و شوکت جلوسوں کے ساتھ داخل دربار دربار ہوگئے ✣

دربار کی نشست - جہاں والیان ریاست اپنے اپنے پولیٹیکل افسروں کے ساتھ رنگ برنگ کے زرق برق لباسوں میں ملے جلے بیٹھے تھے - چبوترہ کے

عین وسط کے درجہ میں ہندوستان کے تین نابالغ ممتاز رئیس یعنے حضور نظام گیکواڑ بڑودہ و مہاراجہ میسور رونق افروز تھے ۔ جنکے دائیں طرف راجپوتانہ بائیں طرف وسط ہند اور اسکے اگلے صرے پر روسائے پنجاب و مہاراجہ کشمیر کی نشست تھی ۔ باقی درجوں میں ۔ مدراس ۔ بمبئی ۔ بنگال ۔ ممالک مغربی و شمالی اور ممالک متوسط کے چھوٹے چھوٹے رئیس تھے ۔ جو دراصل اپنے اپنے علاقہ کی گورنمنٹ کے ماتحت تھے ۔ جنکی گورنمنٹ ہند حاکم اعلےٰ ہر ہلالی چبوترہ پر ہز ایکسیلینسیز کمینڈر انچیف ہند گورنران مدراس و بمبئی اور لفٹنٹ گورنران پنجاب ۔ بنگال ۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۔ میسور ۔ ممالک متوسط ۔ برہما و آسام کے چیف کمشنر ۔ ممبران کونسل ۔ ججان ہائیکورٹ و سکرٹریان گورنمنٹ رونق افروز تھے ✣

تماشائیوں کے چبوتروں پر جو تختگاہ کی پشت پر تھے ریاستہائے غیر کے ایلچی سفیر و معتمد اور بہت سے یوروپین و لیڈیاں رونق افروز تھیں ۔ اور والیان نیپال و سیام کے سفراء ۔ خان قلات اور علاقہ پرتگال کے گورنر جنرل اور بہت سے ہندوستانی امراء و شرفاء بھی شامل تھے ✣

تخت گاہ کے دونوں طرف ہلالی چبوترہ کے ہر ایک دروازہ پر سلامی اُتارنے کے لئے گارڈ اوف اونر موجود تھا ✣

حضور وئیسرائے کا داخلہ دربار ۔ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کی دوپہر کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہز ایکسیلینسی لارڈ لٹن بہادر بالقابہ وائسرائے و گورنر جنرل نائب السلطنت گرینڈ ماسٹر آف سٹار کا لباس پہنے ہوئے رونق افروز دربار ہوئے ۔ جنکے داخلہ پر ہر ایک درباری نے سرو قد ہو کر تعظیم دی ۔ اور جب حضور معہ اپنی لیڈی صاحبہ و صاحبزادگان کے خراماں خراماں تخت کی طرف بڑھ رہے تھے تو نیشنل انتھم نے قومی راگ گایا اور گارڈ آف آنر نے سلامی دی ✣

خطاب قیصری کے اعلان کی خواندگی

چنانچہ حضور لارڈ لٹن بہادر نے تخت پر جلوہ افروز ہوتے ہی ہیرلڈ (نقیبِ اعلے) کو حکم دیا کہ وہ خطاب قیصری کا اعلان پڑھے - جسپر سب سے اول بارہ ہیرلڈوں (نقیبوں) نے اپنی اپنی ترئی بجائی - جسکے بعد نقیبِ اعلے نے مندرجہ ذیل اعلان نہایت بلند آواز سے سنایا جو بخوبی سُنا گیا :-

اعلان حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ (آنجہانی) دربارہ خطابِ قیصرہ ہند

چونکہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اِس نام کا کہ ایکٹ بمراد اسبات کے کہ جناب مرحمت قباب ملکہ معظمہ اُس خطاب و القابِ شاہی میں جو سلطنتِ متحدہ اور اُسکے تابع ملکوں کی بادشاہی سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں" صادر ہوا ہے - اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالکِ برطانیہ کلاں و آئرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنتِ متحدہ اور اُسکے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب و القاب وہی ہونگے جو بادشاہ اپنے اشتہارِ شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنتِ متحدہ کی مُہر اعظم سے مزین ہو - مقرر فرمائیں - اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حسبِ منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بمہرِ اعظم اور مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۰۱ء ہے - مابدولت کے حال کے خطاب و القاب یہ ہیں :-

وکٹوریہ بفضل خدا سلطنتِ متحدہ برطانیہ کلاں اور آئرلینڈ کی ملکہ حامیٔ دینِ عیسائی - اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت احسن انتظام گورنمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پایا ہے کہ گورنمنٹ ہند جو اسوقت تک مابدولت کیطرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور امانت تھی - مابدولت کے تفویض ہو جائے اور یہ کہ آئندہ کے لئے ہند پر مابدولت کی حکمرانی ہو اور مابدولت کے نام سے اُسپر حکومت کیجائے اور قرین مصلحت یہ ہے کہ نقل و تحویلِ گورنمنٹ جو حسب مذکورہ

کیگئی - اسکی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کیجائے کہ ما بدولت کے خطاب و القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے - اور اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ ما بدولت کو جائز ہوگا کہ نقل و تحویلِ گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اس خطاب و القاب میں جو سلطنتِ متحدہ اور اسکے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ اشتہار مشتہرہ ما بدولت مزین بمہر اعظم سلطنتِ متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں - جو ما بدولت کو مناسب معلوم ہو - لہذا ما بدولت نے حسبِ صلاح مشیرانِ پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا تھا کہ یہ تعیین و اعلان کر دیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس اشتہار کے روسے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے) کہ آئندہ جہانتک بسہولت ہو سکے - تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جنمیں ما بدولت کے خطاب و القاب مستعمل ہوں بجز اور باستثنائے جملہ چارٹر (معاہداتِ ملکی) اور کمیشن (فرامینِ مناصب) اور لیٹرس پیٹینٹ (مکاتبِ عامہ) اور گرانٹ (ہبات و عطایا) اور ریٹ (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقرّرات) اور اسیطرح کی جملہ اور دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر نہوں اس خطاب و القاب میں جو سلطنتِ متحدہ اور اسکے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں - زبانِ لاطینی میں یہ الفاظ "انڈے امپراٹریکس" اور زبانِ انگریزی میں یہ الفاظ "امپرس آف انڈیا" (قیصر ہند) اضافہ کئے جائیں - اسکے سوا ما بدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن - چارٹر - لیٹرس پیٹنٹ - گرانٹ - ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسیطرح کی اور دستاویزات میں جو اوپر بالخصوص مستثنےٰ کیگئی ہیں - وہ اضافہ نہ کیا جائے - اور سوا اسکے ما بدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے - چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج ہیں اور جملہ سونے - چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد ما بدولت کے حکم سے اسیطرح کے نقوش سے مسکوک

ہوں۔ بلا لحاظ اُس اضافہ کے جو ما بدولت کے خطاب و القاب میں کیا گیا ہی سلطنتِ متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں۔ اور سوا اسکے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنتِ متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں۔ اور ما بدولت کے اشتہار کے رو سے اُن تابع ملکوں کے سکہ جاتِ رائج الوقت اور جائز الرواج قرار دئے گئے ہیں اور اُنپر ما بدولت کے خطاب و القاب یا اُنمیں سے کوئی جزو یا اجزاء منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں۔ بلا لحاظ ویسے اضافہ کے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات جائز الرواج اور رائج الوقت رہا کریں۔ تا وقتیکہ ما بدولت کی اور کوئی مرضی اسکی نسبت ظاہر نہ کی جائے ✤

ما بدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ اپریل کو ما بدولت کے جلوس کے ۳۹ سال میں صادر ہوا ✤

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

شاہی علم بلند ہونا۔ اس اعلان کی خواندگی کے بعد ملکہ معظمہ کی تعظیم کے لئے علم شاہی بلند کیا گیا ✤

سلامی اتوا پ - اور توپخانہ سے ۱۰۱ توپ کی سلامی اُتاری گئی۔ اور فوج نے بندوقوں سے خوشی کی باڑ جھاڑی۔ اور باجہ سے قومی گیت گائے گئے جسمیں قریباً بیس منٹ صرف ہوئے ✤

(حضور وائسرائے کی درباری تقریر)

اسکے بعد ہز ایکسیلنسی لارڈ کٹن بہادر نے ایستادہ ہوکر حاضرین دربار کے سامنے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

یکم نومبر ۱۸۵۸ء کو اعلیحضرت ملکہ معظمہ کے حضور سے ایک اشتہار جاری ہوا تھا جسمیں ہند کے رئیسوں اور رعیت کی نسبت حضور ممدوحہ کیطرف سے ایسے شاہانہ

الطاف اور خسروانہ عنایات کے اقرار درج تھے جنھیں وہ لوگ اپنے حق میں آج تک سندِ بے بہا سمجھتے ہیں *

حضرت ملکہ معظمہ کیطرف سے جنکے وعدہ کو کبھی لغزش نہیں ہوئی۔ اُسوقت جو اقرار ہوئے ہیں۔ ہماری زبان سے اُنکے اظہارِ ایفا کی کچھ حاجت نہیں لیکن اٹھارہ برس کی رونق و سرسبزی روز افزوں خود اُن کا ایک ثبوتِ مبرہن اور یہ جلسۂ عظمٰے انکی تکمیل کی دلیلِ روشن ہے *

اس سلطنت کے روسا اور رعایا جو اپنے موروثی اعزاز پر بمزحمت برقرار اور اپنے اپنے مصالحہ داجبی کی پیروی میں محفوظ رہے ہیں۔ ان کیلئے زمانۂ گذشتہ کی یہ سخاوت و معدلت آئندہ کیواسطے پوری کفیل ہے *

حضرت ملکہ معظمہ نے جو خطاب قیصرِ ہند اختیار فرمایا ہے۔ اُسکے اعلان کیلئے آج ہم لوگ جمع ہوئے ہیں۔ اور مجھ کو اس ملک میں حضرت ممدوحہ کے قائممقام ہونے کی حیثیت سے لازم ہے کہ اُن کے کریمانہ الطاف کو جنکے باعث حضرت ممدوحہ نے القاب و منصب موروثی کے اوپر یہ لقب اضافہ فرمایا ہے بیان کروں:-

حضرتِ ممدوحہ اپنے تمام ممالک محروسہ میں سے جو دنیا کے ساتویں حصہ پر مشتمل ہیں اور جنمیں تیس کروڑ آدمی رہتے ہیں۔ کسی ملک پر اس عظیم و قدیم سلطنت سے زیادہ توجہ نہیں رکھتیں *

یوں تو ہمیشہ اور ہر جگہ لائق و کارگذار عہدہ دار سلاطین انگلشیہ کی سرکار میں ہوتے رہے ہیں۔ لیکن جنکی دانائی اور شجاعت سے ہند کی سلطنت دولتِ انگلشیہ کے قبضۂ اقتدار میں آئی اور قایم رکھی گئی۔ اُن سے زیادہ نام آور کبھی نہیں ہوئے۔ اس کارنمایاں میں جسمیں حضرت ملکہ معظمہ کی کل انگریزی اور دیسی رعایا شائستہ طور سے متفق رہی ہے۔ اس طبقہ کے عظیم الشان رئیس جنکے ساتھ ملکہ معظمہ کا اتحاد ہے یا جو انکی سلطنت کے تابع ہیں۔ وہ بھی

ازراہِ ہوا خواہی معین و مددگار ہوئے ہیں۔ انکی سپاہ جنگ کی سختیوں اور فتح کی خوشیوں میں حضرت ممدوحہ کی افواج کے ساتھ شریک رہی ہے۔ اُن کی وفاداری اور دانائی امن و امان کے فوائد قایم رکھنے اور اُسکے شایع کرنے میں دولتِ انگلشیہ کی معاون ہوئی ہے۔ اور آج کے دن کہ حضرتِ ممدوحہ کے خطاب قیصری اختیار فرمانے کا روزِ سعید ہے۔ ان کا شریک ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ انکو حضرتِ موصوفہ کی حکومتِ فیض رسان پر پورا اعتبار ہے۔ اور اس سلطنت کے استحکام میں انکا فائدہ ہے ٭

حضرتِ ممدوحہ اِس سلطنت کو جو ان کے بزرگوں سے حاصل اور انکی ذاتِ مقدس سے استحکام پذیر ہوئی ہے۔ ارثِ جلیل سمجھتی ہیں۔ اور اس قابل جانتی ہیں کہ یہ ہمیشہ برقرار رہے اور جوں کی توں انکی اولاد کو پہنچے۔ اور اسے اپنے قبضۂ اقتدار میں رکھنے سے اپنے اوپر یہ عین فرض جانتی ہیں کہ اِس ملک میں اسطرح حکمرانی فرمائیں کہ یہاں کی رعایا کی رفاہ و بہبود اور روسائے تابعین کے حقوق بڑے احتیاط کیساتھ ملحوظ و مدنظر رہیں۔ اسلئے حضور ممدوحہ کو منظور ہے کہ اپنے القاب پر ایک اور لقب بڑھائیں۔ جو آئندہ سب روسائے اور رعایائے ہند کیواسطے ہمیشہ اس بات کی علامت رہے کہ طرفین کی مصلحتیں واحد ہیں اور اس دولتِ عظمےٰ کی ہوا خواہی اُن پر واجب ٭

جن خاندانوں کی بجائے ہند میں بہتر طرزِ حکومت قایم کرنے کے لئے خداوند کریم نے دولتِ برطانیہ کو مقتدر فرمایا۔ ان کا سلسلہ سلاطین عظام اور ملوکِ نیکنام سے خالی نہ تھا۔ لیکن انکے جانشین اپنی بے تدبیری سے سلطنت میں امن و امان قایم نہ رکھ سکے۔ فتنہ و فساد نے سلطنتِ ہند میں مرضِ کہنہ کی طرح جڑ پکڑی اور بدعملی کا دورہ رہنے لگا۔ کمزور زور آوروں کے شکار اور زبردست اپنی ہوا و ہوس کے پھندے میں گرفتار رہے۔ غرضکہ اِسطرح خاندان عالیشان تیموریہ خونریزی کے متواتر سیلابوں سے کٹ کٹ کر اور اندرونی خصومتوں کے زلزلوں

سے ہل ہل کر آخر کو بیٹھ گیا اور بیٹھنا ہی تھا کہ ممالک مشرقی کی ترقی کا حامی نہ رہا ✣

اب یہ حمایت قوانین جنمیں کسی ملت و مذہب کا فرق نہیں ہے۔ رعایائے حضرت ممدوحہ میں سے ہر ایک متنفس امن و امان کیساتھ گذران کر سکتا ہے۔ اور ہر شخص کو سرکار کی بے تعصبی کے باعث اس بات کی اجازت ہے کہ بلا تعرض اپنے مذہب کے احکام و رسوم کو ادا کرے ✣

قیصری اقتدار کا شہ زور ہاتھ جو دراز کیا جاتا ہے وہ کسی کے برباد کرنے اور دبانے کے لئے نہیں بلکہ حمایت اور ہدایت کیواسطے ہے۔ اور سرکار کے حسن انتظام کا نتیجہ کُل ملک کی ترقی اور صوبوں کی روز افزوں سرسبزی سے ہر جگہ ظاہر و باہر ہے ✣

اے اہل برطانیہ کے منتظمو! اور اے وفادار افسرو!!

یہ فیض اثر نتیجے اکثر آپ ہی صاحبوں کی متواتر کوششوں سے حاصل ہوئے ہیں۔ پس اس سبب سے میں سب سے پہلے آپ ہی لوگوں پر حضرت ممدوحہ کیطرف سے انکی رضامندی و اعتماد کو ظاہر کرتا ہوں۔ جتنے معزز افسر آپ سے پہلے گذرے ہیں۔ اور جس استقلال سے اس سلطنت عظمےٰ کے فائدے کے لئے انہوں نے محنتیں اُٹھائی ہیں۔ اور اس امر میں ایسی ہمت مستمرہ اور حسن صداقت اور جانفشانی کو کام فرمایا ہے جسکی نظیر تواریخ میں نظر نہیں آتی۔ آپ بھی اُنہی کیطرح پیچھے نہیں رہے۔ ناموری کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن نیکوکاری کا موقعہ اُسکے طالب کو ہمیشہ مل سکتا ہے۔ ایسا اتفاق کم ہوتا ہے کہ کوئی حکومت اپنے ملازموں کے منصوبوں کی جلد جلد ترقی کر سکے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ دولت انگلشیہ کی ملازمت میں سرکاری خدمتیں اور ذاتی جانفشانیاں خطابی عزتوں اور ذاتی منفعتوں کی توقع سے بڑھکر ہمیشہ متحرک ہوتی رہینگی۔ ہندوستان کے انتظام میں یہ بات ہمیشہ رہی ہے اور

رہیگی کہ نہایت با نتائج اور مفید کام اکثر اعلے منصبداروں کے حصہ میں نہیں آئینگے۔ بلکہ اُن صاحبانِ اضلاع سے متعلق رہینگے کہ درحقیقت جنکی ہوشیاری اور ہمت پر کل انتظام کا اچھا ہونا منحصر ہے +

حضرتِ ممدوحہ کے ملازمانِ اہل قلم و اہل سیف جس خوبی کے ساتھ سارے ہندوستان میں ایسی نازک اور مشکل خدمتیں بجالائے اور بجالاتے ہیں جو بادشاہ اپنی رعایا میں سے نہایت معتمد کے سپرد کرے۔ اُن کی نسبت ملکہ معظمہ کی تحسین و توصیف کے اظہار میں مجھے مبالغہ کی گنجایش نہیں +

اے اہلِ قلم و اہلِ سیف !

چونکہ تم آغازِ جوانی میں بڑی جوابدہی کے مناصب پر مقرر ہوتے ہو۔ اور خوشی خوشی تندہی کے ساتھ سخت قواعد کی پابندی کرتے ہو۔ اور بذاتِ خاص انتظامِ سلطنت کے بڑے بڑے بھاری کام بجالاتے ہو۔ اور پھر وہ بھی ایسے لوگوں میں رہ کر جنکی زبان، مذہب۔ دستور۔ تمہاری بول چال تمہاری ملت اور رسم و رواج سے مختلف ہے۔ اسلئے میری دعا ہے کہ ہمیشہ مشکل کاموں کو نہایت استقلال اور نرمی کے ساتھ انجام دیتے وقت یہ خیال تمہارا رہنموں ہو کہ جسطرح ہم اپنی قوم کی نیکنامی قایم رکھتے اور اپنے مذہب کے پُر اشفاق احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ اسیطرح اور سب ملتوں اور قوموں کے لوگوں کو جو اِس ملک میں بستے ہیں۔ حسنِ انتظام کے بے بہا فائدوں سے مستفید کرتے رہیں +

لیکن ملکِ ہند میں مغربی شایستگی کے دانشمندانہ اُصول کے برتاؤ سے حصولِ دولت کے وسایل کو جو برابر ترقی ہوتی رہی ہے۔ اس امر میں یہ ملک کچھ سرکاری ملازموں کا ہی ممنون نہیں بلکہ ملکہ معظمہ کی رعایا میں سے اُن اہلِ فرنگ کا بھی شکر گذار ہے۔ جو ہندوستان میں رہتے ہیں اور ملازمتِ سرکاری میں داخل نہیں۔ ان لوگوں کو تختِ انگلستان اور ملکہ معظمہ کی ذاتِ خاص

سے جو دلی ارادت ہے۔ اور جو فوائد انہوں نے اپنی محنت، اپنے حوصلے، اور رفاہ عام کے کاموں میں بڑی تندہی اور اخلاقِ مدنی سے سلطنتِ ہند کو پہنچائے ہیں۔ اُن سے حضرت ممدوحہ بخوبی واقف ہیں۔ اور انکی قدر کرتی ہیں۔ اگر میں آج ایسے موقعہ پر اس امر کا اعتراف کر کے ان کا اطمینان نہ کروں تو حضرتِ موصوفہ کے ارادہ قیصرانہ کے اظہار میں قاصر ہوں +

چونکہ حضرتِ ممدوحہ کی یہ خواہش ہے کہ اُن کی رعایا میں جن لوگوں نے انکی سلطنت کے اس بڑے حصہ میں خدماتِ ملکی اور محاسن ذاتی ظہور میں آئے ہیں۔ انکے اعزاز و امتیاز زیادہ کرنے کے نئے موقعہ حاصل ہو۔ اسلئے حضرتِ ممدوحہ بطیب خاطر صرف طبقۂ اعلائے ستارہ ہند اور طبقۂ برٹش انڈیا کو کسیقدر بڑھانا ہی منظور نہیں فرماتیں بلکہ ایک نیا طبقہ موسوم بہ انڈین ایمپائر مقرر فرماتی ہیں +

اے افواج ہند کے انگریز اور دیسی افسرو اور سپاہیو!

تم نے ملکۂ معظمہ کی فوج کا اعزاز قایم رکھنے کے لئے۔ جو جو بہادریاں ہر موقعہ پر جبکہ تم ساتھ ساتھ میدان جنگ میں گئے ہو۔ دکھائی ہیں۔ حضرت ممدوحہ اُنہیں فخر کے ساتھ یاد رکھتی ہیں۔ اور چونکہ حضرتِ ممدوحہ کو یہ یقین ہے۔ کہ آئندہ بھی آپ ہمیشہ اپنی اُسی وفاداری کے ساتھ متفق ہو کر اس امر اہم کو باحسن وجوہ سرانجام دینگے۔ اسلئے آپ ہی کو یہ بھاری خدمت سپرد کیجاتی ہے کہ آپ حضرتِ ممدوحہ کے ممالکِ محروسۂ ہند میں امن و امان قایم اور رونق برقرار رکھیں +

اے والنٹر سپاہیو!

آپ لوگوں کی کوششیں جو ہوا خواہی اور کامیابی کے ساتھ اس باب میں ظاہر ہوئی ہیں کہ اگر ضرورت پڑے تو افواج سرکاری کے ساتھ شریک ہو کر کام دیں۔ اس لایق ہیں کہ آج کے دن اُن کی دل سے ستایش

کی جائے +

اے اس سلطنت کے روساؤ امراد!

آپکی ارادت استواریٔ سلطنت کی کفیل اور آپکی خوشحالی جلالِ سلطنت کی دلیل ہے۔ حضرتِ ملکہ معظمہ کو بھروسہ ہے کہ اگر خدانخواستہ اس سلطنت کے مصالح پر کوئی حملہ یا تہدید واقع ہو تو آپ لوگ اسکی حفاظت کیواسطے آمادہ ہوجائینگے۔ حضرتِ ممدوحہ اس آمادگی پر آفرین فرماتی ہیں +

میں حضرتِ ملکہ معظمہ کیطرف سے آپ لوگوں کو شہر دہلی میں آنے پر مرحبا کہتا ہوں اور اس جلسۂ عظیم الشان میں آپکے شریک ہونے کو سلطنتِ برطانیہ کی نسبت آپ صاحبوں کی اُس عقیدت اور خیرسگالی کی روشن دلیل جانتا ہوں جسکا اظہار جناب پرنس آف ویلز بہادر کی تشریف آوری کے موقعہ پر بڑے شوق سے ہوا تھا +

حضرتِ ممدوحہ اپنے مصالح کو عین آپکے مصالح تصوّر فرماتی ہیں اور مراسم اتحاد کے استحکام اور اُن روابط کے قیام کیواسطے جو اتفاقِ حسنہ سے دولتِ انگلشیہ اور اسکے متوسلوں اور متعہدوں کے مابین موجود ہیں۔ حضرتِ ممدوحہ نے خسروانہ عنایت سے خطابِ قیصری اختیار فرمایا ہے۔ جس کا ہم آج اعلان کرتے ہیں +

اے دیسی رعایائے حضرتِ قیصرِ ہند!

اِس سلطنت کی موجودہ حالت اور دائمی مصلحتیں اس بات کی مقتضی ہیں کہ اُسکے اعلےٰ درجہ کے حاکم و ناظم خاصکر ایسے انگریز ہوں۔ جنھوں نے اس تدبیر کے اصول کی تعلیم پائی ہو۔ جسپر کاربند ہونا حکومتِ قیصری کے تسلسل کیواسطے لازم ہے +

امورِ تمدّن میں ملکِ ہند کی بہم ترقی جو اُسکی ملکی عظمت کو لازم اور روزافزوں قوت کا سبب ہے۔ اکثر ان ہی مدبّروں کے عاقلانہ اختراعات کا نتیجہ ہے۔ اور ضروری

کہ ابھی مدت تک فنون و علوم اور آداب مغربی جو صلح و جنگ کے موقعوں پر ممالک یورپ کی موجودہ فوقیت کا باعث ہیں - ممالک مشرقی میں فائدہ عام کیواسطے بدستور انہیں کے ذریعہ سے جاری اور مروج رہیں ✤

یہ مسلم ہے کہ آپ صاحب جو ہند کے رہنے والے ہیں - خواہ آپکی قوم و مذہب کچھ ہی کیوں نہو - اس ملک کے انتظام میں اپنی اپنی لیاقت کے موافق انگریزی رعایا کے ساتھ شریک ہونے کا بہت کچھ استحقاق رکھتے ہیں - اس استحقاق کی بنیاد عین انصاف پر مبنی ہے - اور اسکو برطانیہ اور ہند کے بڑے بڑے مدبروں نے بار بار تسلیم کیا ہے - اور یہی شاہی پارلیمنٹ کے ضوابط سے ثابت ہے - اور گورنمنٹ ہند بھی اسکو اپنے اوپر واجب اور اپنی ملکی تدابیر کی کل مصلحتوں کے موافق سمجھتی ہے - اسلئے گورنمنٹ ہند کو بڑی مسرت اور خوشی ہے کہ چند سال سے ہندوستانی ملازمان ملکی اور خاصکر جو لوگ بڑے بڑے منصبوں پر مامور ہیں - انکے اوضاع و اطوار میں نمایاں ترقی ہوئی ہے ✤

اس سلطنت عظمےٰ کا انتظام اس بات کا مقتضی ہے کہ جو لوگ اسمیں شریک ہیں - اُن میں سے بہت سے آدمی نہ صرف لیاقت علمی کے ساتھ موصوف ہوں بلکہ ممتاز اور متصف باخلاق حمیدہ ہوں - اِس سبب سے علے الخصوص جو لوگ خاندانی مرتبہ اور اقتدار موروثی کے باعث آپ لوگوں میں ممتاز ہیں - اُن پر واجب ہے کہ اپنی ذات اور اپنی اولاد کو اس معزز خدمت کے لیے جسکی راہ اُنکے واسطے کھلی ہے - سزاوار بنائیں - اور یہ بات فقط اُس تعلیم کے قبول کرنیسے حاصل ہو سکتی ہے - جس سے آدمی اُن اصولوں کو سمجھنے اور برتنے کے قابل ہو - جنکو ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ نے کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا ✤

آپ صاحبوں کو لازم ہے کہ وفاداری اور دیانت - انصاف اور متانت کو جو سیاست مدن کے اخلاق کی غایت ہے - ہمیشہ مدنظر رکھیں -

اِس صورت میں حضور ممدوحہ کی گورنمنٹ ملکی انتظام میں آپ لوگوں کی اعانت و شرکت بڑی خوشی سے قبول کریگی - کیونکہ گورنمنٹ مذکور دنیا کے ہر ایک حصہ میں جہاں جہاں اسکو اقتدار حاصل ہے - اپنی فوجی طاقت پر اتنا بھروسہ نہیں کرتی - جسقدر اپنی ایسی رضامند رعایا پر رکھتی ہے - جو بالاتفاق و بطیب خاطر اسکی اطاعت کرتی اور تخت کی حفاظت میں جانفشانی دکھاتی ہے - کیونکہ وہ جانتی ہے کہ ہماری دائمی بہبودی اور عافیت اُسی کی سلامتی پر منحصر ہے ❖

حضرتِ ملکہ معظمہ اپنی سلطنتِ ہند کی ترقّی کمزور ریاستوں کے فتح کرنے کے لئے یا آس پاس کے علاقے ملا لینے میں نہیں جانتی ہیں - بلکہ اسمیں سمجھتی ہیں کہ انکی ہندوستانی رعایا بتدریج اور ایک لیاقت کیساتھ اس نرم اور نصفت شعار حکومت میں شریک ہوکر وہ برتاؤ عمل میں لائے جسمیں کسیطرح کی مزاحمت نہ ہو - لیکن حضرتِ ممدوحہ کے اغراض اور فرائض صرف وہی نہیں جو اُنکی سلطنت سے متعلق ہیں - وہ بخلوصِ نیّت یہ بھی خواہش رکھتی ہیں کہ ان ممالک کے حکمرانوں سے جو اس سلطنت کی حدود پر واقع ہیں - اور اسکے ظلِّ حمایت میں مدّتوں سے خود مختار رہے ہیں - بکمال محبّت اور دوستی کا رابطہ قایم و مستحکم رکھیں - ہاں اگر کبھی اس سلطنت کے امن و امان میں کسی بیرونی تہدید سے کچھ خطرہ ہوگا تو قیصرِ ہند اپنے ان ممالکِ موروثی کی حمایت میں کسیطرح کوتاہی نفرمائینگے - بیرونی دشمن کا سلطنتِ ہند پر حملہ آور ہونا گویا تمام ممالکِ شرقیہ کی ترقّی و سرسبزی پر حربہ کرنا ہے - اور حضرتِ ممدوحہ کو اپنے ممالکِ محروسہ کے غیر محدود سرمایہ اور اپنے متعہدوں اور روسائے تابعین کی شجاعت و وفاداری اور اپنی رعایا کی ہوا خواہی و جاں نثاری سے ہر ایک حملہ آور کی مدافعت اور سرکوبی کے لئے کامل قوّت اور پوری قدرت حاصِل ہے ❖

برِ اعظم ایشیا کے ممالکِ بعیدہ کے جن بادشاہوں نے اپنے اپنے سفیر و وکیل تہنیت نامے دیکر بھیجے ہیں۔ اس تقریبِ مبارک میں اُن کا حاضر ہونا اس امر کی شہادت ہے کہ گورنمنٹ ہند کی تدبیر صلح آمیز اور کل ممالکِ قرب و جوار کے فرمانرواؤں کے ساتھ اُسکا ارتباط دوستانہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرتِ ممدوحہ کی گورنمنٹ ہند کیطرف سے اِس جلسۂ قیصریہ میں عالیجناب خانِ قلات اور اُن سفیروں کو جو دور دراز کی مسافت طے کر کے قیصرِ ہند کے ایشیائی متعہدوں کی طرف سے حدودِ انگریزی میں وکالتاً آئے ہیں۔ اور نیز اپنے معزز مہمان نواب گورنر جنرل علاقہ گوا اور صاحبان کانسل دولِ خارجہ کو خیر مقدم کہوں ٭

اے روساء و رعایائے ہند!

اب میں مسرت کیساتھ آپ لوگوں کو یہ فرمانِ والاشان جو آپکی قیصر ملکہ معظمہ نے اپنے شاہی اور قیصری نام سے آپ لوگوں کو بھیجا ہے۔ سناتا ہوں یہ وہ عبارت ہے جو آج صبح کو حضرتِ ممدوحہ کی طرف سے بذریعہ تار میرے پاس پہنچی ہے:۔

فرمانِ قیصری

"مابدولت وکٹوریہ بفضلِ خدا سلطنتِ متحدہ کی ملکہ اور قیصرِ ہند۔"

"اپنے نائب السلطنت کی معرفت اپنے سب سرداران، اہلِ قلم و اہلِ سیف"

"اور کل روساء و امرا اور رعایا کو جو دہلی میں اسوقت مجتمع ہیں۔ اپنی شاہی"

"اور قیصری دعا پہنچاتی اور اپنی توجۂ دلی اور شفقتِ شاہانہ سے ہند کی رعایا کو"

"مطمئن فرماتی ہیں"

"جو تکریم و تواضع رعایائے ہند نے مابدولت کے فرزند دلبند کیساتھ کی۔ اُس سے"

"مابدولت کو دلی مسرت حاصل ہوئی اور مابدولت کے خاندان اور تخت کی نسبت"

"ان کی اس ارادت و عقیدت نے مابدولت کے دل پر بڑا اثر کیا" ٭

"اعلیٰ حضرت کو امید ہے کہ اس روز مبارک کے باعث روابط محبت ہمارے اور"
"ہماری رعایا کے درمیان زیادہ مستحکم ہوں۔ اور ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ اس بات"
"کا یقین کرے۔ کہ ہمارے عہد میں حکومت کے بڑے اصول یعنی آزادی اور"
"عدل و انصاف انکو حاصل ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت کی سلطنت میں انکی خوشی"
"کی افزایش، انکی سرسبزی کی ترقی، اور ان کی بہبودی کی زیادتی مدام نظر ہے"
میں یقین کرتا ہوں کہ آپ لوگ ان الفاظ مرحمت آمیز کو نہایت عزیز رکھینگے
خداوند کریم جناب وکٹوریہ ملکۂ سلطنتِ متحدہ و قیصرِ ہند کو سلامت باکرامت رکھے

والیان ریاست کی نذریں۔ لارڈ ہارڈنگ کی تقریر کے بعد والیان ریاست کیطرف سے نذریں پیش ہوئیں اور بعض حضرات نے اسی ضمن میں اظہار مبارکباد کے کلمات کہے ٭

دربار کی تقریب پر اعزاز و خطابات۔ اس دربار کی تقریب پر جن لوگوں کو جو جو خطاب دئے گئے۔ انکی نام بنام تفصیل تو موجب طوالت ہے۔ صرف انکی تعداد لکھدینے پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ فلاں خطاب کتنے لوگوں کو مرحمت ہوا:۔
مشیر قیصر ہند ۲۰ صاحبان۔ رئیس دلاور اعظم ۴۔ رئیس دلاور ۹۔ مصاحب ۲۶۔ دیسی خطابات مثل اندر مہندر بہادر۔ یا فرزند خاص دولتِ انگلشیہ وغیرہ ۷۔ مہاراجہ ۱۲۔ مہارانی ۳۔ راجہ مشیر خاص بہادر ۱۔ راجہ بہادر ۸ راجہ ۲۴۔ راؤ بہادر ۳۲۔ رائے بہادر ۳۰۔ راؤ صاحب ۸۔ راؤ ۴۔ رائے ۵۔ سردار بہادر ۱۔ سردار ۱۔ ٹھاکر راوت ۱۔ نواب ۵۔ خان بہادر ۱۴۔ خان ۲۔ شیخ المشائخ ۱۔ ملاذ العلما و الفضلا ۱۔ دیوان ۱۔ دیوان بہادر ۱ آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری ۱۳ صاحبان کو ٭

تمغہ ہائے دربار۔ علاوہ ازیں ہر ایک درباری کو ایک ایک تمغہ دربار دیا گیا

فوج کی اعزاز کیساتھ مالی امداد و سرکاری فوج کے اعزاز و خطابات میں بھی مالی امداد بصورت وظایف نیک چلنی و بہتہ گرانی وغیرہ عام کئے گئے

قیدیوں کی رہائی - ہندوستان - پورٹ بلیر - وسٹریٹ سٹلمینٹ کے قیدیوں میں سے بحساب ۱۰ فیصدی ۱۵۹۸۰ قیدی چھوڑکر سرکاری خرچ پر اپنے اپنے گھروں کو پہنچائے گئے۔ جنمیں سو روپیہ سے کم رقم کے قرضہ والے دیوانی قیدی بھی شامل تھے۔ جنکا قرضہ گورنمنٹ نے سرکاری خزانہ سے اُتارا - علاوہ بریں عام قیدیوں کو بحساب فی سال ایکماہ قید کی رعایت کیگئی *

شاہی ڈنر - رات کو درباریوں کو شاندار دعوت دیگئی *

گھوڑ دوڑ - ۲ جنوری کو گھوڑ دوڑ اور

فوجی کرتب - ۳ جنوری کو فوجی کرتب اور

آتشبازی - اسی رات کو آتشبازی کا نظارہ قابل دید تھا *

رخصتانہ ملاقاتیں - ۴ جنوری کو رخصتانہ ملاقاتیں ہوئیں اور

فوجی ریویو - ۵ جنوری کو فوجی ریویو کے بعد

حضور وائسرائے کی روانگی - حضور وائسرائے دہلی سے روانہ ہوئے۔ جسطرح آپ کا پُرشوکت استقبال ہوا تھا۔ اُسیطرح آپکی الوداع بھی نہایت شاندار تھی *

عالمگیر چراغان اور رعایا کیطرف سے اظہار مسرت - دربار کی شب کو تمام ہندوستان میں ہر ایک ضلع و قصبہ میں روشنی ہوئی - اور رعایا کیطرف سے مسرت و شادمانی کا اظہار کیا گیا۔ جس سے حضور ملکہ معظمہ بہت محظوظ ہوئیں *

فصل ششم

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا دربار تاجپوشی ہندوستان

جلسہ تاجپوشی لنڈن :- اگرچہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اپنی والدہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے انتقال پر ہی تخت نشین ہوگئے تھے۔ اور باوجودیکہ لنڈن میں آپ کا دربار تاجپوشی بھی نہایت دھوم دھام سے ۹ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو منعقد ہوچکا تھا۔ جسمیں دیگر ملکوں کے نمائندوں کے علاوہ بالخصوص ہندوستان کے قریباً تمام مشہور صوبوں کے نائب اور چند والیان ریاست بھی شریک ہوکر شہنشاہ کی خدمت میں عزت نیاز حاصل کرچکے تھے ÷

ہندوستان میں جشن تاجپوشی کی تجویز۔ لیکن باوجود ولایت میں دربار تاجپوشی ہوچکنے کے چونکہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم بزمانہ ولیعہدی سیاحت ہند کے دوران میں ہندوستانیوں کی وفاداری وعقیدت کو بچشم خود ملاحظہ فرماچکے تھے۔ اور آپکے دلمیں ہندوستانیوں کی محبت جاگزین ہوچکی تھی۔ اسلئے آپنے حکم دیا کہ ہمارا جشن تاجپوشی ہندوستان میں بھی نہایت اعلےٰ پیمانہ پر منعقد ہو ÷

جشن تاجپوشی کے لئے مقام وتاریخ کا تقرر — چنانچہ لارڈ کرزن بہادر اُسوقت کے وائسرائے وگورنر جنرل کے مشورہ سے دہلی کی پُرانی راجدھانی مقام دربار اور یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء تاریخ دربار قرار پائی ÷

انتظامات دربار کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر — چنانچہ اس عظیم الشان دربار کے انتظامات کے لئے گورنمنٹ ہند کے اعلان اگست سنہ ۱۹۰۲ء کے مطابق

مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی:-

۱- مسٹر بارنس بہادر بالقابہ فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند پریزیڈنٹ
۲- میجر ہڈسن بہادر بالقابہ سکرٹری اور (۳) جنرل ہنری بہادر کوارٹر ماسٹر جنرل (۴) کرنل ہٹسن بہادر بالقابہ انسپکٹر جنرل امپریل سروس ٹروپس (۵) آنریبل کرنل بیرنگ بہادر ملٹری سکرٹری (۶) مسٹر گارڈن واکر بہادر بالقابہ کمشنر دہلی (۷) مسٹر بیکنبن بہادر چیف انجنیئر انہار پنجاب - ممبران +

ضمنی کمیٹی - اس کمیٹی کے ماتحت ایک ورکارکن کمیٹی مقرر کیگئی - جسمیں صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی - مسٹر جارڈن - رائے بہادر لالہ گنگا رام اگزکٹو انجنیئر - بھائی رام سنگھ وائس پرنسپل آرٹس سکول لاہور و مسٹر جیکب اور کئی صاحبان مختلف کاموں کے انچارج مقرر کئے گئے تھے +

حضور وائسرائے کا دربار سے پہلے معائنہ دہلی } باوجودیکہ ہر ایک کام کے لئے مناسب و موزون انتظامات کردئے گئے تھے - تاہم حضور وائسرائے لارڈ کرزن بہادر دربار سے پہلے چھ دفعہ تمام کاموں کی دیکھ بھال کے لئے خود دہلی آئے +

با اختیار والیان ریاست و جاگیرداران کو دعوت } اس دربار کی شرکت کے لئے ۹۰ با اختیار والیان ریاست و جاگیرداران کو دعوت دی گئی تھی +

دربار ہال - دربار ہال کے لئے ابکے بھی وہی دربار قیصری والی جگہ تجویز کی گئی تھی +

بارہ ہزار نشستوں کا انتظام - جسمیں بارہ ہزار درباریوں کی نشست کا انتظام کیا گیا تھا +

دربار ہال کا زمینی نقشہ :- دربار ہال کا زمینی نقشہ نعل کی صورت میں بنایا گیا تھا +

بلوکس یعنے حصّے۔ جسمیں دربار ہال کے ۳۰ بلوکس قایم کئے گئے تھے۔ یعنی چھبیس بلوکس تو حروفِ تہجی کے لحاظ سے اور باقی چار بلوکس دونوں موڑوں پر۔ جنمیں سوائے دو کنارے والے بلوکس کے باقی درباریوں کی نظر تمام کارروائیِ دربار پر پڑتی تھی۔ اسکے درمیانی حصّہ کو خالی چھوڑ کر باقی تمام بلوکوں والے حصّہ پر چھت ڈالی گئی تھی۔ اور بلوکوں کے نیچے گیلری دار سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ جنپر کرسیاں اور گدے دار بنچ بچھائے گئے تھے اندر کی طرف نشستوں کے سامنے زمین سے دو فٹ کی بلندی پر ایک چوڑا راستہ درباریوں کے چلنے پھرنے کے لئے بناکر اُسپر سُرخ بانات کا فرش کرکے اسکے اوپر ایک خوبصورت جنگلہ لگا دیا گیا تھا ✤

دربار ہال کا عمارتی نقشہ۔ بلوکس دار خشتی سیڑھیاں بناکر انمیں مٹی بھر دیگئی تھی۔ پھر چھت کے سہارے لوہے کی مدوّر ریلوں کو باہم وصل کرکے اُن پر بانس کے چھلکے سے گولائی بنائی گئی تھی۔ جو بعد میں پلاسٹر آف پیرس کے استعمال سے بالکل سنگی ستون معلوم ہوتے تھے۔ پھر ان ستونوں پر لوہے کی ریلیں ڈالکر لکڑی سے چھت کو پاٹ دیا گیا تھا۔ اور چھت کے بالائی کنگروں پر جا بجا خوش وضع برجیاں بنائی گئی تھیں۔ جو بظاہر تو سنگ مرمر کی ٹھوس معلوم ہوتی تھیں مگر دراصل وہ بانس کے چھلکوں کی بنی تھیں اور اندر سے خالی تھیں اور پلاسٹر و سفید رنگ و روغن کیوجہ سے بالکل سنگِ مرمر کی معلوم ہوتی تھیں اور کفایت شعاری کا یہ حال تھا کہ اُن پر فی بُرجی ۱۲ر سے زیادہ خرچ نہ پڑا تھا۔ دربار ہال کی چھت زمین سے ۲۴ فٹ بلند محرابی تھی۔ جسمیں بلوکس وار محراب بناکر انکو نہایت نفیس رنگ و روغن سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اور ہر محراب میں سرکاری جھنڈے و نشانات آویزاں تھے ✤

حضور وائسرائے کا چبوترہ۔ حضور وائسرائے کے چبوترہ کا گنبد ۲۴ فٹ سے بھی زیادہ بلند تھا۔ اور انکے چبوترہ پر چڑھنے کے لئے ۵ سیڑھیاں بنائی

گئی تھیں - گنبد چبوترہ بھی نہایت خوشنما تھا - جسپر حضور وائیسرائے کے لئے ایک خوبصورت کرسی دربار ولایت کے نمونہ کی بچھائی گئی تھی - جس کے بازؤں پر شیروں کے چہرے اور پشت پر شاہی نشانات تھے ✤

ڈیوک آف کیناٹ کی نشست اسی خوشنما چبوترہ پر ایک نقرئی کرسی ڈیوک آف کیناٹ بہادر کے لیے بچھائی گئی تھی - جنکے پیچھے ان دونوں صاحبان کی بیگمات کی نشستیں تھیں ✤

حضور وائیسرائے کی قیامگاہ - حضور وائیسرائے کے قیام دہلی کے لئے ایک عالیشان کوٹھی اُسی جگہ بنائی گئی تھی - جہاں ۱۸۷۷ء میں لارڈ لٹن بہادر نے قیام فرمایا تھا ✤

والیان ریاست کے کیمپوں کا انتظام - والیان ریاست کے کیمپوں کیلئے انکے ہمراہیوں کی تعداد معلوم کرنیکے بعد انکی ضرورت کے مطابق زمینیں حاصل کر کے انکے سپرد کر دیگئی تھیں کہ وہ اپنے حسب پسند خیمے و باغیچہ وغیرہ لگوالیں اور قرار دیا تھا کہ اگر زمینیں سرکاری ہوں تو اُن سے کوئی کرایہ نہ لیا جائے لیکن اگر زمین کسی زمیندار کی ہو تو اُسے معاوضہ فصل والیان ریاست سے دلایا جائے ✤

امرائے ہند کے کیمپ - ہر صوبہ سے جو چیدہ چیدہ روساء مدعو کئے گئے تھے اُن کے صوبہ وار یکجائی کیمپ لگائے گئے تھے ✤

مہمانوں کے اقسام - جو مہمان اس دربار پر مدعو ہوئے تھے - وہ تین اقسام میں رکھے گئے تھے - اوّل وہ جنکے کمپ کھانے اور سواری کا خرچ گورنمنٹ نے برداشت کیا تھا - جسمیں حضور وائسرائے کے یورپین مہمانوں کے علاوہ ایڈیٹران اخبارات اور بہادران غدر بھی شامل تھے - دوسرے وہ جنکے کیمپ کا انتظام تو گورنمنٹ کیطرف سے تھا - لیکن خور و نوش اور سواری کا انتظام ان کا اپنا تھا - تیسرے وہ جنکے کمپ کے لئے صرف جگہ تبادینی گورنمنٹ

کا کام تھا - باقی خیمہ وغیرہ لگوانا اور کھانے و سواری کا انتظام انکا اپنا تھا۔

ڈاکخانہ و تار گھروں کا انتظام - ہر ایک کیمپ میں مہمانوں کی آسایش کیلئے جُدا جُدا ڈاکخانے اور تار گھر قایم کئے گئے تھے۔ جنکی وجہ سے گھنٹہ گھنٹہ بعد ڈیلیوری ہوتی تھی +

ہسپتالوں کا انتظام - اسیطرح ہر ایک کیمپ کیساتھ عارضی ہسپتالوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا +

پولیس ایکٹ :- دربار کے دنوں کیلئے گورنمنٹ پنجاب باجلاس کونسل نے ایک پولیس ایکٹ بھی منظور کیا تھا۔ جسمیں کیمپوں کے حدود مختص کر کے ہر ایک کیمپ کیلئے علیحدہ علیحدہ سپیشل مجسٹریٹ مقرر کئے گئے تھے - تاکہ معمولی جرایم کا سرسری طور پر ساتھ ساتھ ہی فیصلہ ہوتا جائے +

اوفیشیل ڈائرکٹری دربار - لوگوں کی واقفیت کیلئے ایک دربار ڈائرکٹری تیار کیگئی تھی۔ جسمیں تمام مہمانوں کی فہرستیں اور انکے جائے قیام کے پتے وغیرہ معہ پروگرام دربار درج تھے۔ جسکی قیمت تین روپیہ فیجلد تھی +

سواری کی گاڑیاں - چونکہ دربار کے لئے اکثر شاملین کو کرایہ کی گاڑیوں کی بھی ضرورت پڑنی تھی - اسلئے حسب ذیل شرح کرایہ مقرر کر دیگئی تھی - درجہ اوّل للعہ روزانہ - درجہ دوم ۳؎ روزانہ اور درجہ سوم ۱۵؎ روزانہ - چنانچہ اس معقول کرایہ پر منافع کی امّید سے اِس کثرت سے دہلی میں دوسرے مقامات سے گاڑیاں پہنچ گئیں۔ کہ بالعموم اس نرخ سے سستے نرخ پر گاڑیاں ملتی رہیں +

ریلوے کا انتظام - چونکہ اِس شاندار دربار کی شرکت کے لئے بیشمار لوگوں نے آنا تھا - اور والیان ریاست کی متعدد سپیشل ٹرینیں آنی تھیں - اسلئے دہلی کا صدر سٹیشن سب ٹرینوں کے ریسیو کرنے کے لئے بالکل ناکافی تھا - اس لئے چند نئے سٹیشن :- کیمپوں کے قریب قریب سرائے روح اللہ - ویسٹ کیمپ

آزادپور - ٹیزی - سنٹرل کیمپ - بادلی پنجابی سرائے اور سبزی منڈی کے نئے سٹیشن قایم کئے گئے تھے - تاکہ جو سٹیشن جس کیمپ کے قریب ہو - آنیوالے وہیں اُتر سکیں +

کرایہ ریلوے میں تخفیف - ہر ایک ریلوے نے اِس موقعہ پر کرایہ میں تخفیف کر دی تھی - یعنے اوّل و دوم درجہ کے واپسی ٹکٹ یکطرفہ کرایہ پر دئے گئے اور درجہ درمیانہ و درجہ سوم کے واپسی ٹکٹ ڈیوڑھے کرایہ پر جاری کئے گئے تھے +

دربار لائٹ ریلوے - لوگوں کی آسانی کے لئے دربار ہال - پولو گراؤنڈ و سنٹرل کیمپ وغیرہ میں جانے کے لئے دربار لائٹ ریلوے بنائی گئی تھی جسکی سڑکوں کی تیاری میں سفرمینا کی پلٹنوں نے مدد دی تھی - اسکا اوّل درجہ کا کرایہ ۸ر اور دوسرے درجہ کا کرایہ ۴ر تھا خواہ کوئی ایک سٹیشن تک جائے - یا آخری سٹیشن تک - اور پورے سشن کا کرایہ عہ۲ تھا +

سامان خورونوش - سامان خورونوش کی فراہمی کا انتظام محکمۂ ٹرنسپورٹ کے سپرد تھا - جو نہایت موزون نرخوں پر اشیا فراہم کرتا تھا +

(- حضور ڈیوک آف کیناٹ و ڈچز آف کیناٹ کی شرکتِ دربار -)

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے نائب السلطنت لارڈ کرزن بہادر اگرچہ صدارتِ دربار کیلئے موجود تھے - تاہم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے اپنے برادرِ خورد ڈیوک آف کیناٹ بہادر کو معہ اُن کی ڈچز صاحبہ کے شرکتِ دربار کے لئے روانہ فرمایا تھا تاکہ شاہی خاندان کا قایممقام بھی شریکِ دربار ہوکر ہندوستانیوں کی محبت و الفت و عقیدت کا بچشمِ خود معائنہ کرسکے +

دہلی سے باہر خیموں کا اُجلا شہر - قریباً اسّی میل کے دور میں شہر سے باہر خیموں کا اُجلا شہر عمدہ سڑکوں اور گذرگاہوں سے مکمل آباد ہوگیا تھا جسمیں رات کو بجلی کی روشنی عجیب بہار پیدا کرتی تھی اور ہندوستان کے مختلف الزبان و مختلف اللباس لوگ چلتے پھرتے خوب نظارہ پیدا کرتے تھے +

ایڈورڈ بازار۔ کشمیری دروازہ سے باہر کیمپوں کیطرف عارضی چھپروں اور کچی دیواروں سے ایک ایڈورڈ بازار قایم کیا گیا تھا۔ جسپر سفیدی کرا دیگئی تھی۔ جس سے بازار خوب پُر رونق ہو گیا تھا۔ اس بازار سے بہ نسبت خرچ کے کرایہ زمین وغیرہ کی بدولت بہت کچھ آمدنی بھی ہو گئی +

حضور وائیسرائے کا کیمپ۔ حضور وائیسرائے کے قیام کے لئے اگرچہ ایک پختہ کوٹھی بنائی گئی تھی جو اب سرکٹ ہوس کے نام سے موسوم ہے۔ لیکن انکے کیمپ میں گورنمنٹِ ہند کے معزز عہدہ داران اور ولایتی مہمانوں کے لئے چودہ سو خیمے نصب تھے کیمپ ہذا کی آراستگی وزیبایش قابل دید تھی +

ڈیوک اوف کیناٹ کا کیمپ۔ وائسرائگل کیمپ کے مقابل ہی ڈیوک اوف کیناٹ بہادر کا کیمپ نصب تھا۔ جو نہایت خوبصورت بنایا گیا تھا۔ جسمیں آٹھ خیمے اُن کے متعلقین کے لئے لگائے گئے تھے۔ سامنے ایک کشادہ میدان میں ایک عمدہ باغیچہ لگایا گیا تھا۔ کیمپ مذکور کا استقبالی شامیانہ نہایت ہی شاندار تھا

لارڈ کچنر کا کیمپ:۔ لارڈ کچنر بہادر بالقابہ کمینڈر انچیف افواج ہند کا کیمپ بھی اُن کی شان کے مطابق تھا +

دیگر حکام کے کیمپ۔ اسیطرح دوسرے صوبوں کے گورنران اور لفٹنٹ گورنروں کے کیمپ بھی نہایت شاندار تھے۔ جنمیں پنجاب گورنمنٹ کا کیمپ بلحاظ آرایش وزیبایش خاص طور پر ممتاز تھا +

والیان ریاست کے کیمپ۔ والیان ریاست کے کیمپ بھی آرایش و زیبایش میں ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر تھے۔ کیونکہ اُنپر لاکھوں روپے نہایت فراخ دلی سے خرچ کیئے گئے تھے۔ جنکے عجیب و غریب آرایشی ساز و سامان۔ نقرئی و طلائی کرسیاں۔ طلاکار مخملی مسندیں۔ نقرئی و سنہری گاڑیاں اور مختلف قسم کے سامان۔ گھوڑوں کے نفیس ساز و عراق دیکھکر عوام محوِ حیرت رہجاتے تھے اور یہ شعر صادق آتا تھا ؎

منعم بہ کوہ و دشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زدو بارگاہ ساخت

صرف ایک مہاراجہ صاحب کشمیر کے اخراجات دربار کی رقم دس لاکھ تھی۔ جس سے دوسرے رئیسوں کے خرچ کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے ؎

حضور نظام۔ اگرچہ عام طور پر تمام والیان ریاست نے اپنے اپنے کیمپ لگوائے تھے۔ مگر مہاراجہ ٹراونکور۔ مہاراجہ اندور و مہاراجہ کپورتھلہ کوٹھیوں میں ٹھیری تھے حضور نظام عالیمقام نے اپنے لئے لیڈ لوکیسل کی کوٹھی معہ متعلقہ تین چار کوٹھیوں کے دو لاکھ روپے کرایہ پر لی تھی۔ اور لیڈلوکیسل کے خانہ باغ کے لئے حیدرآباد سے گملوں اور پودوں کی ایک سپیشل ٹرین لائی گئی تھی۔ اور کوٹھی کی آرایش و زیبایش کا تو کہنا ہی کیا۔ جہاں فرش تک زرین تھا۔ احاطہ کوٹھی سے ملا ہوا ایک اصطبل تھا۔ جسمیں دوسو ابرق شہوار اور اٹھارہ ہاتھی بندھے تھے۔ اور دوسو پیدل و پچاس سوار اردل کے لئے لائے گئے تھے۔ مختصر یہ کہ حضور نظام کے متعلقین نو سپیشل ٹرینوں میں حیدرآباد سے تشریف لائے تھے

والیان ریاست کی آمد۔ تمام والیان ریاست ۲۹ دسمبر ۱۹۰۲ء سے قبل قبل مختلف تاریخوں اور مختلف اوقات میں رونق افروز دہلی ہو کر اپنے اپنے کیمپوں اور قیامگاہوں میں قیام فرما ہو چکے تھے۔ چنانچہ ہر ایک رئیس کی حیثیت کے مطابق گورنمنٹ حکام نے اُن کا استقبال کیا اور اتواپ سلامی سر ہوئیں ؎

دربار کی بھیڑ بھاڑ۔ عام طور پر اندازہ کیا جاتا ہے کہ اِس دربار پر باشندگان دہلی کے علاوہ پانچ لاکھ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ تھی ؎

جلوس دربار کا راستہ۔ ۲۹ دسمبر کو حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ بہادر کی تشریف آوری پر جو عظیم الشان جلوس نکلنا قرار پایا تھا۔ اُسکے لئے مندرجہ ذیل راستہ تجویز کیا گیا تھا۔ جو سات میل لمبا تھا:۔ ریلوے سٹیشن

سے کوئنز روڈ۔ لودھیاں روڈ۔ خاص روڈ۔ جامع مسجد کا چکر۔ ہسپتال کا چکر۔ اسپلینیڈ روڈ۔ چاندنی چوک۔ بازار فتح پوری۔ احمد بائی روڈ۔ ڈفرن برج موری دروازہ۔ راجپور روڈ۔ پہاڑی کی سڑک نہریں۔ اور پھر پہاڑی کی اوپر سے مینار فلیگ سٹاف سے گذر کر حضور وائیسرائے کے کیمپ میں *

جلوس دیکھنے کا سرکاری انتظام۔ تمام راستہ پر دو رویہ کوٹھوں اور سڑکوں کے کناروں پر لوگوں کا بیحد ہجوم تھا۔ لیکن علاوہ بریں اُن مہمانوں کے لئے جنکی شمولیت جلوس ضروری نہ تھی۔ جامع مسجد کے سہ طرفہ دالانوں اور باغ قیصرہ میں حضور ملک معظمہ کے سٹیچو کے پاس شامیانہ کے نیچے کرسیوں کا انتظام تھا۔ اور چاندنی چوک و جامع مسجد کی سیڑھیوں پر عام لوگوں کے لئے بذریعہ ٹکٹ نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔ اگرچہ جلوس ۱۲ بجے نکلنا تھا۔ مگر عوام تو علے الصبح ہی اپنی اپنی جگھوں پر آ بیٹھے اور ٹکٹ والوں کو اپنی جگہ پر ۱۰ بجے سے پیشتر پہنچ جانے کا حکم تھا *

ویلکم و خوش آمدید جلوس کے تمام راستہ میں ویلکم۔ خوش آمدید۔ اور **اور دعائیہ فقرے** "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" اور "خدا وائیسرائے کو خوش و خورم رکھے"، کے کتبے آویزاں تھے۔ اور لوگوں نے اپنے مکانات کی خوب آرایش و زیبائش کی تھی *

ریلوے سٹیشن کی آراستگی۔ ریلوے سٹیشن دہلی کی اُس خاص آرایش و زیبائش کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو اِس موقعہ پر کیگئی تھی۔ تمام سٹیشن کے در و دیوار کو سُرخ و سفید و سبز جھنڈیوں۔ پھریرون۔ شاہی نشانات اور پھول و پھلواری سے مثل دُلہن آراستہ کیا گیا تھا۔ اور بالخصوص وہ اندرونی دروازہ جو توسیع سٹیشن کے باعث دوسرے پلیٹ فارم کے مابین آگیا تھا۔ نہایت اعلےٰ پیمانہ پر سجایا گیا تھا۔ تمام پلیٹ فارم پر سُرخ بانات کا فرش تھا۔ اور مناسب مقامات پر "گاڈ سیو دی کنگ ایمپرر"۔ اُدْرہ

"گاڈ سیو دی وائسراے" کے دعائیہ کلمات مختلف خوبصورت رنگ کے کپڑوں پر سنہری و روپہری حروف میں لکھے ہوئے ایک عجیب و غریب سجاوٹ پیدا کر رہے تھے ✤

گارڈ آف آنر - سٹیشن کے باہر بڑھے ہوئے دروازہ کے مغربی کونہ کیطرف گارڈ آف آنر کا فوجی دستہ متعین ہو چکا تھا ✤

حضور وائسراے و ڈیوک آف کیناٹ کے ہاتھی } اور دروازہ کے مشرقی طرف حضور وائسراے اور ڈیوک آف کیناٹ بہادر کے لئے دو کوہ پیکر فیل نہایت خوبصورت سجے سجائے کھڑے تھے۔ حضور وائسراے کے لئے مہاراجہ بنارس کا چھمن نام ہاتھی آراستہ کیا گیا تھا - جسپر زردوزی کے نہایت مکلف کام کی جھول پڑی ہوئی تھی اور اوپر سے وہ عجیب و غریب نقرئی عماری کسی ہوئی تھی جسپر ۱۸۷۷ء میں لارڈ لٹن بہادر نے نشست فرمائی تھی۔ ڈیوک آف کیناٹ بہادر کے لئے مہاراجہ جیپور کا ہاتھی آراستہ کیا گیا تھا - جسپر حضور وائسراے کے ہاتھی سے بھی زیادہ شاندار جھول پڑی ہوئی تھی اور اسکی بینظیر نقرئی عماری مہاراجہ بلرامپور اودھ کی بھیجی ہوئی تھی - جسکے دونوں بازوؤں پر خوبصورت شیر بنے تھے - اور ان ہاتھیوں کے آگے چلنے کے لئے چاندی کے عصاؤں والے چوبدار فوق البھڑک وردیاں پہنے کھڑے تھے ✤

سٹیشن پر استقبال - ۱۰ بجے سے والیان ریاست حکام اعلےٰ - و معززین کی آمد پلیٹ فارم پر شروع ہو گئی - چنانچہ حکام انگریزی درجہ بدرجہ سب کے سب ۱۱ بجے تک سٹیشن پر پہنچ گئے اور حضور وائسراے کی تشریف آوری سے قبل ایک نہایت عظیم الشان مجمع جسمیں ہندوستانی والیان ریاست و حکام ذیشان پہلو بہ پہلو کھڑے تھے - ریلوے سٹیشن پر موجود تھا ✤

حضور وائسرائے کا داخلہ دہلی چنانچہ ٹھیک ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور وائسرائے کی سپیشل ٹرین جسکا انجن جھنڈیوں اور شاہی نشانات سے آراستہ تھا سٹیشن میں داخل ہوئی۔ جسپر فی الفور قلعہ سے اتواپ سلامی سرہوئیں +

خوش آمدید۔ اور جملہ والیان ریاست و حکام اعلےٰ نے آگے بڑھ کر حضور وائسرائے کو خوش آمدید کہا +

مصافحہ و مزاج پرسی۔ حضور وائسرائے نے بھی گاڑی سے اُتر کر بکمال خندہ پیشانی سب حاضرین کا سلام لینے کے بعد ممتاز والیانِ ریاست و حکام اعلےٰ کی مزاج پرسی فرماکر اُن سے مصافحہ فرمایا +

حضور وائسرائے کی وردی۔ حضور وائسرائے نے نہایت نفیس نیلگوں وردی پہنی ہوئی تھی جسپر ستارہ آف انڈیا کا فیتہ آویزاں تھا۔ لیڈی کرزن صاحبہ بھی نہایت نفیس سفید رنگ کی چمکدار پوشاک میں ملبوس تھیں +

کوئی پندرہ بیس منٹ ان ملاقاتوں و مزاج پرسی میں گذرے ہونگے۔ کہ

ڈیوک آف کیناٹ بہادر کا داخلہ دہلی۔ ٹھیک پونے بارہ بجے ڈیوک آف کیناٹ بہادر کی سپیشل ٹرین داخل سٹیشن ہوئی۔ جسکے داخلہ پر قلعہ سے ۳۱ اتواپ کی سلامی سر ہوئی اور

خوش آمدید حضور وائسرائے نے اُس چیدہ مجمع کیساتھ جو اُن کے استقبال کیلئے موجود تھا۔ آپ کا استقبال فرماکر خوش آمدید کہا +

حکام و والیان ریاست کا انٹرڈوکشن۔ اور بڑے بڑے حکام اور والیان ریاست کو آپکے روبرو نام بنام پیش فرمایا +

ڈیوک کا اخلاق۔ چنانچہ ڈیوک موصوف نے نہایت اخلاق سے ان لوگوں سے جنکو آپکی خدمتمیں پیش کیا گیا۔ گفتگو فرمائی

ڈیوک کا لباس۔ ڈیوک موصوف فیلڈ مارشل کی وردی میں تھے۔ جسپر

ستارۂ ہند کا فیتہ آویزاں تھا۔ اور ڈچز صاحبہ بھی نہایت نفیس و چمکیلے لباس سے ملبوس تھیں ✣

جلوس میں شریک نہونیوالے والیان ریاست و سفرا کی روانگی } ان والیان ریاست اور سفرا وغیرہ کو جو جلوس میں شریک نہو سکتے تھے۔ روانگی کی اجازت دیگئی۔ تاکہ وہ چاندنی چوک یا جامع مسجد میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ سکیں۔ اور شامل جلوس والیان ریاست کو بھی علیحدہ چھوڑ کر کہ وہ اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہو جائیں۔

سٹیشن سے روانگی } حضور وائیسرائے و ڈیوک آف کیناٹ بہادر اپنے اپنے ہاتھیوں پر سواری کے لئے بڑے دروازہ کیطرف بڑھے۔

گارڈ آف آنر کی سلامی ۔ جہاں دروازہ پر گارڈ آف آنر نے سلامی اُتاری

ہاتھیوں پر سواری ۔ چنانچہ حضور وائیسرائے و ڈیوک موصوف معہ اپنی اپنی لیڈیوں کے اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہو گئے۔ جسکے بعد والیان ریاست اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہوئے ✣

روانگی جلوس ۔ چنانچہ حسب ذیل ترتیب سے گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور گاڑیوں کا یہ شاندار جلوس ریلوے سٹیشن سے مقررہ راستوں کو ٹھیک سوا بارہ بجے روانہ ہوا ✣

ترتیب جلوس ۔ (۱) انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب معہ دو نائبوں کے گھوڑوں پر (۲) ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل وائسرائے (۳) چوتھی رائل آئرش ڈریگون گارڈس کا دستہ جسمیں پہلی قطار والوں کے ہاتھ میں سُرخ و سبز جھنڈیاں۔ دوسری قطار والوں کے ہاتھ میں آبدار برہنہ تلواریں اپنی چمک دمک دکھلا رہی تھیں (۴) میجر لیکی کے ماتحت توپ خانہ شاہی (۵) تین دستے چوتھی ڈریگون گارڈس کے (۶) آرڈرلی افیسر اسکورٹ وائسرائے (۷) جنرل کمانڈنگ اسکورٹ وائسرائے (۸) شاندار بینڈ مسرت و شادمانی کے گیت بجاتا

ہوا (۹) کپتان میکسول نقیبِ شاہی۔ جنکے پیچھے دو قطاروں میں بارہ ترمچی و نقارہ نواز جارہے تھے۔ (۱۰) حضور وائسرائے کا باڈی گارڈ۔

انڈین کیڈٹ کور کا ایک مختصر مگر پُرفخر دستہ جو نوجوان خودمختار والیان ریاستہائے ہند یا انکے ولیعہدوں اور جاگیرداروں کے لڑکوں سے مرتب تھا۔ اور جسکی بنا اندازی لارڈ کرزن کے دستِ حکمت سے ہوئی تھی۔ اور جو پولٹیکل اعتبار اور اپنی شانداری کے لحاظ سے ایک قابلِ دید چیز تھی۔ یہ سب صاحب ایک ہی قسم کے سفید ہلکے رنگ کے چمکدار ریشمین لباس میں ملبوس تھے۔ جسکے کناروں پر زرکار لیسیں ٹکی ہوئی تھیں۔ اور کمروں میں کشمیری کام کے پٹکے بندھے ہوئے تھے۔ اور سروں پر جودھپوری فیشن کی طرّہ دار پگڑیاں تھیں۔ اور نہایت اعلےٰ ساز و سامان سے آراستہ مشکی گھوڑوں پر جنکے زیر انداز چیتوں کی کھال کے تھے۔ برہنہ تلواریں لئے ہوئے سوار تھے۔ جو راجپوتانہ کی قدیم وضع کا ایک سُلجھا ہوا نمونہ تھا۔ جسنے تمام ناظرین جلوس کی توجہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا تھا۔

ہاتھیوں کی ترتیب جلوس - پہلا جلوس گھوڑوں پر تھا۔ جسکے بعد مندرجہ ذیل ترتیب سے ہاتھیوں کا جلوس شروع ہوا۔ سڑک میں پہلو بہ پہلو دو دو ہاتھی رکھے گئے تھے :-

دائیں طرف	بائیں طرف
حضور وائسرائے کا اڈیکانگ	حضور وائسرائے کا اڈیکانگ
ڈیوک آف کیناٹ بہادر کا اسٹاف	ڈیوک آف کیناٹ بہادر کا اسٹاف
حضور وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری	سکرٹریان گورنمنٹ ہند صیغہ خارجہ و جنگی

حضور وائسرائے لارڈ کرزن بہادر معہ لیڈی کرزن

ڈیوک آف کیناٹ بہادر معہ ڈچز آف کیناٹ

دائیں طرف	بائیں طرف
ہز ہائینس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ[1]	ہز ہائینس [۵۲] مہاراجہ صاحب بہادر میسور
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر ٹراونکور
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر گوالیار	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر جے پور
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر اندور	ہز ہائینس مہاراؤ راجہ صاحب بہادر بوندی
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر ریواں	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بیکانیر
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر اورچھ	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کوٹہ
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر دتیا	ہز ہائینس مہاراول صاحب بہادر قرولی
ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر دھار	ہز ہائینس مہاراول صاحب بہادر جیسلمیر
ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر دیواس کلاں	ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر الور
ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر دیواس خورد	ہز ہائینس نواب صاحب بہادر ٹونک
ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر سمتھر	ہز ہائینس مہاراؤ صاحب بہادر سروہی

(۱۹ توپ سلامی والے)

(۱۷ توپ سلامی والے)

[1] حضور نظام عالیمقام میر محبوب علیخان (مرحوم) ارغوانی عمامہ زیب سر فرمائے نہایت سادہ پوشاک یعنی سیاہ شیروانی پہنے اپنی ارغوانی ہودج عماری میں رونق افروز تھے! در آپکے فرق اقدس پر جلال شاہانہ نثار ہو رہا تھا۔ ہاتھی کی جھول اور فیلبانونکی وردی وغیرہ سب ارغوانی رنگ کی ہی تھی اور باوجود اپنی سادگی کے تمام جلوس میں ممتاز تھی۔ آپکی خواصی میں مہاراجہ سرکشن بہادر مدار المہام بیٹھے تھے

[2] ۔باقی تمام والیان ملک قیمتی پوشاکیں پہنے نادر جواہرات گلے میں ڈالے پوری شان و شوکت و جاہ و جلال سے متمکن تھے۔ جنکے ہاتھیونکی لمبی لمبی زردوزی جھولیں بعض اوقات زمین بوسی کرتی تھیں۔ اور جنکی ہودونکی بوقلمونی اور ہاتھیوں کے زیورات کی آب و تاب اُنکے جواہرات کی چمک دمک۔ پوشاکوں کی بھڑک انسانی نظر کو چندھیا دیتی تھی ۔ مگر اب زمانہ کا فیشن بالکل بدل گیا ہے اور والیان ریاست میں پُرانی سجاوٹ کے بدلے اب انگریزی سادگی آگئی ہے۔ تاہم پُرانے سامان ریاستونکو وراثتاً ملے ہیں۔ چونکہ اس دربار میں گورنمنٹ کی خواہش ایک شاندار جلوس کی تھی۔ اسلئے والیان ریاست نے بھی اپنے پُرانے پشتینی سامانوں کو نکلوا کر دوبارہ اس قابل کیا کہ وہ اس پُرانی چمک دمک کو پھر پیدا کردیں +

دائیں طرف

رؤسائے وسط ہند [?]
- ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر چرکھاری
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر راجگڑھ
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر نرسنگڑھ

رؤسائے پنجاب [?]
- ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ
- ہز ہائینس نواب صاحب بہادر بہاولپور
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر نابھہ
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر جیند
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر کپورتھلہ
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر ناہن سرمور
- ہز ہائینس نواب صاحب بہادر مالیر کوٹلہ
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر فرید کوٹ

- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر منی پور
- ہز ہائینس ٹھاکر صاحب بہادر لیمڑی

بائیں طرف

راجپوتانہ [?]
- ہز ہائینس راج رانا صاحب بہادر جھالاوار

رؤسائے بمبئی
- ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کولہاپور
- ہز ہائینس راؤ صاحب بہادر کچھ
- ہز ہائینس میر صاحب بہادر خیرپور میرس سندھ
- ہز ہائینس سلطان صاحب بہادر شہر مکلا

رؤسائے بنگال
- ہز ہائینس ولیعہد صاحب بہادر سکم
- ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کوچ بہار
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر ہل ٹپرہ

رؤسائے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ
- ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور
- ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بنارس
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر ٹیہری گڑھوال

رؤسائے بمبئی
- ہز ہائینس ٹھاکر صاحب بہادر موروی
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر بانسدا
- ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر بڑیا

نواب صاحب بہادر والئے ریاست جنجیرہ (بمبئی)

سابوا اکنگ ٹنگ برہما[1]   سابوا وگنائی برہما

گاڑیوں کا جلوس - پہلی گاڑی میں گرینڈ ڈیوک اوف ہیسی معہ سٹاف۔ جنگی اردل میں پندرہویں حصارز کا دستہ تھا (۲) ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر بالقابہ بمبئی معہ سٹاف (۳) ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر بالقابہ مدراس معہ سٹاف جنگی

ل ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ بباعث اپنی دو اگر مہارانی کے انتقال - اور ہز ہائینس مہاراجہ رانا صاحب بہادر بالقابہ والئے اودے پور بباعث اپنے ولیعہد کی علالت کے شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ اسی سے ان کے ہاتھی اُن کے نمبروں پر نہیں دکھائے گئے ✦

گاڑیوں کے ساتھ اعزازی سوار بھی تھے - (۴) ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ پنجاب جنکی اردل میں لائٹ ہارس کا فوجی دستہ تھا + (۵) ہز ایکسیلینسی لارڈ کچنر بہادر بالقابہ معہ سٹاف گھوڑوں پر سوار - آپکی اردل میں والنیٹروں کا ایک فوجی دستہ تھا (۶) ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ برہما (۷) ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ بنگال (۸) ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ صوبجات متحدہ معہ اپنے اپنے سٹافوں اور اعزازی سواروں کے جارہے تھے (۹) جنرل میکلوڈ کمانڈنگ افواج بنگال معہ سٹاف گھوڑوں پر سوار تھے (۱۰) آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل ان بلوچستان دائیں طرف (۱۱) ہز ہائینس آغا خان وخان قلات بائیں طرف گھوڑوں پر سوار تھے - جنکے پیچھے بلوچی سردار اپنی ملکی لباس میں ڈھال تلواریں لگائے تھے - اور اپنے لمبے لمبے بال بڑھائے گھوڑوں پر سوار جارہے تھے - (۱۲) آنریبل کرنل ڈین بہادر چیف کمشنر صوبہ سرحدی - جنکے پیچھے سرحدی روساء گھوڑوں پر سوار تھے (۱۳) آنریبل چیف کمشنر وسط ہند معہ اپنے سٹاف اور اعزازی سواروں کے (۱۴) گیارھویں لانسرز موسومہ پرنس آف ویلز کا فوجی دستہ +

اَوَر ایک سوار سٹھ ہاتھی :- اسکے بعد والیان ریاست کے اہلکاروں کے ایک سو اڑسٹھ سجے سجائے ہاتھی گذرے جنکی آرایش و زیبائیش قابل دید تھی +

ایک مکنا ہاتھی - اس جلوس میں ایک چھوٹے سے مکنے ہاتھی پر ایک چھوٹی عمر کا مسلمان رئیس زادہ مثل گھوڑے کے زین کسے ہوئے اور اسکے دونوں کانوں میں ڈورا ڈالکر اسکو لگام بنائے ہوئے سوار تھا - جسکو لوگوں نے نہایت تعجب و دلچسپی سے دیکھا - ان تمام ہاتھیوں کیساتھ ریاستوں کے پیدل سپاہی بھی دوڑ رہے تھے +

طوالتِ جلوس - یہ تمام جلوس ڈیڑھ میل لمبا تھا - چنانچہ سوا بارہ بجے کا چلا ہوا

جلوس دو بجے کے بعد موری دروازہ سے باہر نکلکر راجپورہ روڈ پر پہنچا جہاں

حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ کا گاڑیوں پر سوار ہونا۔ حضور وائسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ بہادر قدرے توقف فرماکر ہاتھیوں سے اُترکر گاڑیوں میں سوار ہوئے ❖

باقی جلوس کی رخصت۔ اور تمام جلوس و والیان ریاست کو سوائے ہمراہیان کیمپ و انڈین کیڈٹ کور اور وائسرائے بہادر کے باڈی گارڈ کے رخصت کر دیا گیا۔ اور وہیں سے واپسی جلوس کا نظارہ ملاحظہ فرماکر وائسرائیگل کیمپ کو تشریف لے گئے۔ جہاں پہنچتے ہی گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ اور سرکٹ ہوس پر وائسرائیگل جھنڈا لہرانے لگا۔ اور ۳۱۔ اتواپ کی سلامی بھی سر ہوئی ❖

افتتاح نمائش صنعت و حرفت۔ لارڈ کرزن کی جدّت پسند طبیعت نے اس موقعہ پر ایک عظیم الشان صنعتی و حرفتی نمائش کا اہتمام فرمایا تھا۔ جسکے لئے ایک خاص شاندار عمارت بنائی گئی تھی ❖

نمائش کے درجے۔ اس نمائشگاہ کے چار درجے تھے۔ اوّل درجہ میں صنّاعانِ ہند اپنا کام کرتے یعنے کمخواب بُنتے۔ ریشم رنگتے۔ کپڑوں پر ٹھپے جماتے سنہری و روپہری کارچوبی و چکن دوزی ریشمی رومال رنگتے۔ لیس بناتے پشمینہ بُنتے اور اُسپر سوئی سے بیل بوٹے کاڑھتے۔ موم جامہ پر بیل بوٹے بناتے لکڑی و ہاتھی دانت پر کھُدائی کے نقش و نگار کا کام کرتے۔ اور سونے۔ چاندی۔ پیتل پر کھُدائی و نقش و نگار کرتے اور شیشے کی اشیا کو ڈہالتے اور اُنپر پھول پتّی بناتے اور نگینے وغیرہ کو تراشتے ہوئے دکھائے گئے تھے ❖

دوسرے درجہ میں نہایت قیمتی زیورات رکھے ہوئے تھے ❖

تیسرے حصّہ میں وہ مستعار چیزیں تھیں جو یا تو والیان ریاست کی مرسلہ تھیں۔ یا لنڈن کے عجائب خانہ سے طلب کی ہوئی تھیں مگر وہ تھیں در اصل

ہندوستان ہی کی ملکیت +

چوتھے درجہ میں ہندوستان کی تیار کردہ فروختنی اشیاء تھیں۔ جنکی واقفیت کی دراصل ہندوستان کو ضرورت تھی۔ کیونکہ اگر اہل ملک انکی سرپرستی کی طرف متوجہ ہوں تو تبھی کچھ فائدہ ہندوستانیوں کو ہوسکتا تھا

ریاستوں کی امداد۔ ریاستہائے حیدرآباد دکن۔ میسور۔ ٹراونکور کشمیر بڑودہ۔ جودھپور۔ جے پور۔ کچھ۔ بیکانیر۔ اودیپور۔ مرشد آباد۔ الور۔ نیپال نے بھی اپنے اپنے ہاں کی صناعیوں کے نمونے ارسال کئے تھے۔

نمایش کی کلاسیں۔ نمائش پانچ ڈویژن اور دس کلاسوں میں منقسم کیگئی تھی۔ چنانچہ پہلی کلاس میں دہات کی اشیاء جنمیں ٹین لوہے۔ جست کی روغن شدہ چیزیں۔ نیز سونے چاندی پیتل و تانبے کی چیزیں تھیں +

دوسری کلاس میں پتھر کی اشیاء کا کام تھا +

تیسری کلاس میں مٹی اور شیشے کی اشیا تھیں +

چوتھی کلاس میں لکڑی کا کام تھا۔

پانچویں کلاس میں ہاتھی دانت سیپ اور چمڑے کی اشیا تھیں +

چھٹی کلاس میں لاکھ کی بنی ہوئی چیزیں +

ساتویں کلاس میں بُنی ہوئی اشیاء تھیں +

آٹھویں کلاس میں کپڑے پر بنت ونقش ونگار کا کام تھا +

نویں میں دریاں اور قالین اور دسویں میں تصاویر +

نمایش کا ٹکٹ۔ عام طور پر نمایش کے ٹکٹ کی قیمت عہ تھی۔ مگر سیزن بھر کے دیکھنے کے لئے ہ ٹکٹ تھا جس سے معقول آمدنی بھی ہوئی +

داخلہ نمایش۔ ۳۰ دسمبر کو ۱۰ بجے دن سے وزیٹروں و عام مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ ۱۱ بجے تک تمام حکام و والیان ریاست پہنچ گئے۔ اور ۱۱ بجے کے بعد حضور نظام رونق افروز ہوئے +

حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ کا داخلۂ نمائش چنانچہ ٹھیک ۱۱ بجے حضور وائسرائے معہ ڈیوک آف کیناٹ بہادر رونق افروز نمائش ہوئے۔ جنکا ڈاکٹر سر جارج وائٹ و مسٹر پرسی براؤن پرنسپل میو سکول آف آرٹس و ممبران کمیٹی نے استقبال کیا۔ اور تمام حاضرین پئے تعظیم سرو قد کھڑے ہوگئے +

افتتاح نمائش کی درخواست:- ڈاکٹر سر جان وائٹ نے حضور وائسرائے سے افتتاح نمائش کی درخواست کی جسپر

حضور وائسرائے کی سپیچ حضور وائسرائے نے ایستادہ ہوکر صرف چند لکھے ہوئے نوٹوں پر ایک گھنٹہ تک ایک معرکتہ الآرا تقریر فرمائی۔ جسمیں ہندوستان و ہندوستانیوں کو ملکی اشیاء کی قدردانی و سرپرستی کیطرف نہایت زور سے توجہ دلائی +

نمائش کی سیر۔ ۱۲ بجے یہ سپیچ ختم ہوئی۔ تو حضور وائسرائے نے معہ ڈیوک آف کیناٹ بہادر و دیگر معززز و الیان ریاست ایک چکر لگایا اور قریب ایک بجے کے روانہ ہوگئے +

نمائش کے تمغے:- نمائش میں اشیاء پیش کرنے والوں کو ۱۹ طلائی۔ ۵۰ نقرئی اور ۹۰ برنجی تمغے معہ بیشمار سرٹیفکٹوں کے دئے گئے +

حضور نظام کی سرپرستی نمائش۔ بہت سے والیان ریاست نے نمائش سے اشیاء خریدیں۔ مگر سب سے زیادہ حضور نظام نے خریداری فرمائی یعنی تین لاکھ روپے کی اشیائے نمائش خرید کر نمائش کی سرپرستی فرمائی +

دربار کا روشن یکم جنوری ۱۹۰۳ء

یوم دربار اور عید الفطر۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو جو وقعت اس عظیم الشان دربار کی وجہ سے حاصل تھی۔ وہ اسی دن مسلمانوں کی عید الفطر ہو جانے کے باعث اور بڑھ گئی۔ کیونکہ جشن سلطنت کی عید کے ساتھ سات کروڑ مسلمانان ہند کی عید نے بلکہ اس عظیم الشان جشن کے لطف کو اور دوبالا کر دیا تھا +

دربار کا وقت۔ اگرچہ دربار کا وقت ۱۲ بجے مقرر تھا۔ مگر لارڈ کرزن بہادر نے مسلمانوں کی نماز عید کی مصروفیت کا خیال کر کے اُسے آدھا گھنٹہ اور بڑھا دیا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کو اس ایزادیٔ وقت کی اطلاع نہ مل سکی۔ اسلئے وہ اسی پہلے وقت پر دربار میں پہنچ گئے تھے +

دربار میں درباریوں کی آمد۔ اگرچہ داخلہ دربار کا وقت ۱۰ بجے سے شروع ہوتا تھا۔ مگر لوگ ۸ بجے صبح سے ہی آنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ ۱۲ بجے سے قبل تمام درباری۔ والیان ریاست اور حکام ذیشان دربار میں پہنچکر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے +

باجہ نواز۔ دربار ہال کا وسیع میدان دو ہزار باجہ نوازوں سے بھرا ہوا تھا۔

دربار کی ترتیب نشست۔ حضور وائسرائے کے چبوترہ کے پیچھے بلوک اے اور زنڈ میں سفرائے دول خارجہ اور گورنمنٹ ہند کے بڑے بڑے ممبران۔ ہز ایکسیلنسی کمینڈر انچیف و لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ فورس ور حضور وائسرائے کے یورپین مہمانان۔ گورنران لفٹنٹ گورنران صوبجات ہند تشریف فرما تھے۔ اور حضور وائسرائے کے دائیں طرف کی اول قطار میں سب سے اول حضور نظام ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بڑودہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسور اور پھر درجہ بدرجہ والیان ریاستہائے راجپوتانہ۔ مدراس۔ پنجاب و ممالک متحدہ آگرہ کے

روسا بیٹھے تھے ۔ اور بائیں طرف سب سے پہلے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر تھے جنکے بعد درجہ بدرجہ بلوچستان ۔ آسام ۔ بمبئی ۔ ممالک وسطی ۔ بنگال اور برہما کے والیان ریاست کی نشستیں تھیں ۔ اور انکی پچھلی قطاروں میں سرداران صوبہ سرحدی ۔ بلوچی سردار و سنٹرل انڈیا کے رئیس بٹھلائے گئے تھے ۔ ایڈیٹران اخبارات کے لئے بلوک ایچ مخصوص تھا ✢

والیان ریاست کی سج دھج ۔ والیان ریاست آج نہایت شاندار لباسوں میں بالعموم جواہرات کے کنٹھے پہنے اپنے مشرقی لباسوں میں جلوہ فرما تھے ۔ لیکن حضور نظام آج بھی سادہ لباس میں تھے ۔ البتہ چند نایاب جواہرات آپنے بھی آج پہنے ہوئے تھے ✢

پردہ کا انتظام ۔ ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی تحریک پر ایک بلوک میں بیگمات کے لئے پردہ کا انتظام بھی تھا ✢

داخلۂ دربار کا راستہ ۔ داخلۂ دربار کے لئے دربار ہال کی بیرونی سیڑھیوں کا راستہ تجویز کیا گیا تھا ۔ جس سے تمام درباری داخل ہوئے ✢

اتواپ کی بجائے اسلحہ سے سلامی ۔ چونکہ اسقدر اتواپ کی سلامیاں جنمیں قریباً اڑھائی ہزار فیر کی ضرورت ہو ۔ ایک تو یقیناً کانوں کو ناگوار ہوتیں دوسرے اُنپر کسی حالت میں دو گھنٹے سے کم وقت صرف نہوتا ۔ اسلئے قرار دیا گیا کہ آج والیان ریاست چیف کمشنروں ۔ لفٹنٹ گورنروں و گورنروں کو اتواپ کی سلامی کی بجائے صرف گارڈ آف اونر کا فوجی دستہ جنگی وضع پر اسلحہ پیش کرے ✢

بہادران غدر کا داخلۂ دربار ۔ بہادران غدر کا گروہ ٹھیک ۱۲ بجے داخلِ دربار ہوا ۔ جنکی آمد کا نظارہ بڑا دلچسپ تھا ۔ جنکا استقبال گورہ فوج نے باجہ کے ساتھ آگے بڑھکر کیا ۔ چنانچہ جو نہایت بڈھے پنشنر دوسروں کے قدم بقدم نہ چل سکتے تھے ۔ اُنکو گورہ فوج کے سپاہیوں نے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر

اُن کی نشستوں پر پہنچا کر آرام سے بٹھلا دیا۔ اور اُنکی آمد پر حاضرین دربار نے بڑے جوش سے چیرز دئیے ✤

دربار ہال کے سامنے ۳۵ ہزار فوج۔ ۳۵ ہزار انگریزی فوج پُرجلال پرا باندھے دروازۂ دربار ہال کے مقابل کھڑی تھی۔ جنکی وردیوں کی بوقلمونی۔ قدوں کی موزونی۔ اسلحہ کی چمک دمک اور افسران کی پُرجوش کڑک ایک عجیب باہیبت و پُرشوکت نظارہ ناظرین کے روبرو پیش کر رہی تھی۔

ڈیوک آف کیناٹ بہادر کا داخلۂ دربار۔ ٹھیک ۱۲ ½ بجے ڈیوک اوف کیناٹ بہادر معہ ڈچز صاحبہ پوری شان و شوکت سے بسواری گاڑی رونق افروز دربار ہوئے۔ جنکی اردل میں ایک دستہ ہندوستانی اور ایک دستہ گورہ فوج کا تھا۔ جنکے داخلہ پر فوجی سلامی کے علاوہ ۳۱۔ اتواپ کی سلامی بھی دی گئی۔ چنانچہ آپ گاڑی سے اُتر کر معہ ڈچز صاحبہ چبوترہ کی سیٹوں پر نشست فرما ہو گئے ✤

حضور وائیسرائے کا داخلۂ دربار۔ بارہ بجکر ۴ منٹ پر حضور وائیسرائے لارڈ کرزن بہادر زرّین وردی میں معہ لیڈی کرزن صاحبہ جو نہایت شاندار لباس میں ملبوس تھیں۔ نہایت شان و شوکت سے داخلِ دربار ہوئے۔ آپکی جلو میں ایک رجمنٹ پلٹن گورہ فوج اور ایک پلٹن ہندوستانی فوج کے علاوہ باڈی گارڈ اور امپیرئل کیڈٹ کور کے دستے بھی تھے۔ چنانچہ گاڑی کے دربار ہال کی سڑک پر پہنچتے ہی تمام سپاہ نے شاہی سلامی اُتاری۔ جسکے بعد آپ سوائے امپیرئل کیڈٹ کور کے دستہ کے باقی اردل فوج کو باہر چھوڑ کر اپنی گاڑی میں دربار کی طرف بڑھے تو تمام حاضرین نے سرو قد کھڑے ہو کر تعظیم دی۔ اور ہر طرف سے پرزور چیرز دئیے گئے۔ اسکے بعد آپ چبوترہ پر رونق افروز ہوئے۔ چنانچہ تخت پر بیٹھتے ہی

سلامی اتواپ اور وائیسرائگل علم کا بلند ہونا۔ ۳۱۔ اتواپ کی سلامی سر کیگئی اور

عَلمِ وائسرائے فوراً بلند کیا گیا +

افتتاح دربار کی اجازت ۔ مسٹر بارنس فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند نے نہایت مودبانہ طریق پر آگے بڑھ کر حضور وائسرائے سے افتتاح دربار کی اجازت طلب کی ۔ جو بخوشی دیگئی ۔ جسپر باجہ بجنے لگا ۔ اور اسکی آواز سنتے ہی

نقیب شاہی کا بگل ۔ نقیبِ شاہی کپتان میکسول معہ اپنے بارہ ساتھیوں کے فوق البھڑک وردیوں میں سیاہ گھوڑوں پر چڑھے ہوئے نہایت طمطراق سے نقارے اور بگل بجاتے ہوئے تخت کے روبرو حاضر ہو کر بگل بجانے لگے ۔ جسکے بعد حضور وائسرائے کے حکم سے کپتان میکسول نے مندرجہ ذیل شاہی اعلان زبان انگریزی نہایت بلند آواز سے پڑھا ۔ جسے حاضرین نے بخوبی سُنا +

اعلان شاہی } چونکہ ہماری سابق مبارک ملکہ قیصرہ وکٹوریہ مرحومہ کی وفات ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد ہم بفضلِ خدا تختِ شاہی پر "ایڈورڈ ہفتم شاہ برطانیہ و آئرلینڈ محافظ مذہب اور شہنشاہِ ہندوستان" کے خطاب سے رونق افروز ہوئے +

اور چونکہ ہمارے اعلان شاہی سے جو ۲۶ جون اور ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو صادر کئے گئے ۔ ہم نے خداوند کریم کی برکتوں اور توکل پر اپنا شاہی ارادہ ظاہر کیا کہ ہماری رسوم تاجپوشی ۲۶ جون کو ادا کیجائیں ۔ اور چونکہ قادر مطلق کی عنایات سے ہماری مذکورہ رسوم ۹ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو بروزِ ہفتہ ادا ہوئیں ۔ اور چونکہ یہہ ہماری مرضی اور خواہش ہے کہ کارونیشن کے انعقاد کا واقعہ ہماری رعایا کو جو ہندوستان میں آباد ہے ۔ عام طور پر معلوم ہو جائے ۔ اور ہمارے گورنروں لفٹننٹ گورنروں منتظموں ۔ حکمرانوں ۔ والیان ریاستہائے دیسی ۔ روسا اور عمائد کو (جو ہماری حفاظت میں ہیں) موقعہ دیا جائے کہ وہ مذکورہ بالا رسم میں شریک ہو سکیں ۔ لہٰذا ہم اِس اعلانِ شاہی کے ذریعہ سے اپنے معزز معتمد اور پیارے مشیر جارج نتھیعل لارڈ کرزن آف کڈلسٹن وائسرائے و گورنر جنرل

کشور ہند کو حکم اور اجازت دیتے ہیں کہ وہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو دہلی میں امپیریل دربار منعقد کر کے ظاہر کر دیں کہ رسم تاجپوشی مکمل ہو گئی۔ اور ہم ہدایت کرتے ہیں کہ دربار مذکورہ میں یہ اعلان اُن لوگوں کی اطلاع کے لئے جن کا اس سے تعلق ہے پڑھا جائے *

ہمارے دربار لنڈن میں یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو لکھا گیا۔

"خدا تعالےٰ شہنشاہ معظم کو سلامت باکرامت رکھے"

شاہی جھنڈے کا بلند ہونا } خاتمۂ اعلان پر نقیب شاہی نے پھر بگل بجایا۔
اور نیشنل انتھم کا بجنا } جسکے بعد دربار ہال کے وسط میں شاہی جھنڈا بلند کیا گیا۔ اور باجہ نے نیشنل انتھم یعنے قومی گیت بجائے *

شاہی سلامی - پھر ایک سو ایک توپ کی شاہی سلامی سر کیگئی۔ جسکے ساتھ انگریزی فوج نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ اور ساتھ ہی ہزاروں بندوقوں کے ایک ساتھ چھٹنے کی آواز آئی *

—) حضور وائسرائے کی درباری سپیچ (—

اسکے بعد ہز ایکسیلنسی لارڈ کرزن بہادر بالقابہ وائسرائے و گورنر جنرل ہند نے تخت سے اُٹھ کر نہایت بلند آواز سے جو تمام ہال میں بخوبی سنی جاتی تھی بمندرجہ ذیل تقریر انگریزی میں فرمائی۔ جسکا ترجمہ چھپا ہوا ہندوستان کی لنگوا فرینکا زبان اردو میں حاضرین دربار کو تقسیم کیا گیا *

"اب سے پانچ مہینے پیشتر اعلیحضرت ملک ایڈورڈ ہفتم ملک معظم انگلستان و قیصر ہند کو شاہان انگلشیہ کا تاج و عصا عطا کیا گیا تھا * سلطنتِ ہند کے صرف معدودے چند رئیسوں کو اس تقریب میں شریک ہونے کا فخر حاصل ہوا آج کے دن حضور ملک معظم نے اپنی عنایاتِ خسروانہ سے اپنی تمام رعایائے ہند کو اُسی قسم کی خوشیوں میں شریک ہونے کا موقعہ دیا ہے۔ اور یہاں تمام مقاماتِ ہندوستان میں اس مبارک جشن کے موقعہ پر خواہ راجگان

ونوابان ورئیسان وسرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون ہیں۔ خواہ یورپین اور ہندوستانی حکام جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام بحسن وخوبی تمام وجانفشانی مالاکلام بجالاتے ہیں۔ خواہ انگریزی وہندوستانی افواج جو اسقدر نمایاں بہادری کے ساتھ حضور عالی کی حدود ممالک کی حفاظت ونگہبانی کرتی اور حضور ممدوح کیطرف سے میدان جنگ میں جان فدا کرتی ہیں۔ خواہ ہندوستان کی تمام اقوام کے وفادار باشندوں کی ایک جماعت بیشمار۔ جو باوجود ہزاروں قسم کے اختلافات حالات وخیالات وعادات کے، بطیب خاطر سلطنت عظمےٰ کی اطاعت میں متحد ومتفق ہیں سب کے سب بیک جا مجتمع ہیں ✤ اپنی تاجپوشی کی تقریب کو اسطور پر ہندوستان میں انجام دینے کی غرض خاص سے ملک معظم نے مجھے بحیثیت نائب السلطنت ہونیکے۔ اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے۔ اور خاصکر اس جشن کی عظمت ووقعت کے اظہار کی غرض سے اعلیحضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والاتبار عالیجناب ڈیوک آف کیناٹ کو اس تقریب میں شریک ہونے کا ارشاد فرماکر ہم لوگوں کی عزت افزائی فرمائی ہے ✤

اب سے پچیس برس پیشتر اسی مہینے کے اسی دن میں اسی قدیم شہر میں جو یادگار شاہان نام آور کار ہائے قابل الذکر کا ہے۔ اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ اول قیصرۂ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کیگئی تھیں۔ یہ کام حضور ممدوحہ کی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل ہیں۔ اور اُن کے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت وانقیاد متفق ہونے کے ثبوت میں کیا گیا تھا۔ اُس سے ربع صدی یعنی پچیس برس بعد۔ آج کے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد میں کچھ کمی نہیں بلکہ زیادتی ہوگئی ہے۔ وہ بادشاہ جسکی اطاعت اظہار کیواسطے ہم لوگ مجتمع ہوئے ہیں۔ اپنی رعایائے ہند کے درمیان کچھ کم ہردلعزیز نہیں ہے۔ کیونکہ

انہوں نے اسکی شکل اپنی آنکھوں دیکھی اور اُسکی آواز اپنے کانوں سُنی ہی وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہے جو دنیا میں نہ صرف سب سے زیادہ نامی گرامی ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ محکم و پائدار بھی ہے۔ اور وہ نکتہ چین جنھیں اِس بات کی تصدیق سے انکار ہو کہ سلطنتِ ہند کا قبضہ اور حضور ملک معظم کی رعایائے ہند کا وفادارانہ تعلّق اور خدمت اُس تخت کے استحکام کے لئے ادنےٰ بُنیادوں میں سے نہیں ہے۔ غلط خبریں سُنے ہوئے ہونگے۔ بلکہ میری دانست میں یہ باتیں اسکے استحکام کی شروطِ لازمی ہیں سی ہیں۔ جسطرح ہندوستان اپنے ذاتی اور موروثی فخر سے مملو ہے۔ اُسیطرح اُس وفاداری اور نمک حلالی کی روشنی سے منوّر ہے۔ جسکی از سرِ نو جانبِ غرب سے افزایش کیگئی ہے۔ اپنے اولوالعزم طالبوں کی بڑی جماعت میں سے جو قرناً بعد قرنٍ اسی کی طلب و تلاش میں آتے گئے۔ اس نے صرف اسی ہی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ جسنے اسکے نزدیک اپنا اعتبار بھی پیدا کیا +

دُنیا کے کسی دوسرے حصّہ میں ممکن نہیں ہے کہ ایک ایسا منظر۔ جسکا ہم آج یہاں مشاہدہ کر رہے ہیں دیکھنے میں آئے۔ میں اِس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہیں کرتا۔ ہرچند کہ مجھے اُسکے لاثانی ہونیکا یقین ہے۔ میں اس حقیقت کیطرف جسکا یہ مجمع گویا مجاز ہے۔ اور لوگوں کی طرف جنکی کیفیاتِ قلبی کا یہ مجمع اظہار کرتا ہے۔ اشارہ کرتا ہوں۔ مختلف ریاستوں کے سو سے زیادہ والی۔ جنکی مجموعی آبادی چھ کروڑ آدمیوں کی ہے۔ اور جنکے ممالک ۵۵ درجہ طول تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اپنے مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ہم انکے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہیں۔ جو انہیں اِس اِس قدر فاصلوں سے دہلی تک کھینچ لایا ہے۔ اور جسکے لئے اکثر کو بہت کچھ تکلیف اور اخراجات بھی برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اور ابھی تھوڑی دیر میں مجھے اُن کی خاص زبانوں سے حضور ملک معظم تک

انکی طرف سے مبارکباد پہنچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی۔ وہ عہدہ دار اور سپاہی جو یہاں موجود ہیں ہندوستان کے قریب قریب ۲۳۰۰۰۰ جوانوں میں سے منتخب کر کے بلائے گئے ہیں۔ اور انہیں خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہیں۔ سر برآوردگان جماعتہائے ہند۔ عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جو یہاں موجود ہیں۔ ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیوں کی جماعت کے وکالت کرنیوالے ہیں۔ اسلئے حقیقت میں اس بات کا دعوےٰ کیا جاسکتا ہے کہ اس تماشہ گاہ میں روحانی طور پر۔ بلکہ حکمرانوں اور نائبوں کے اعتبار سے جسمانی طور پر بھی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہاں موجود ہے۔ سب کے سب میں ایک ہی جوشِ دِل کی روح پھونکی گئی ہے۔ اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد اور منتشر جماعتوں کو ایک جگہ کھینچ بلایا۔ اور انہیں متحد کر دیا ہے۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری اور اُسکے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد، دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ یہ نہ صرف دلی جوش کا اظہار ہے بلکہ ایک تجربہ کی گویا لوح منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہے۔ اسلئے کہ ان کروڑوں آدمیوں میں سے اکثر کو حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے بعضوں کو اُنکے حقوق و اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے۔ بعضوں کے لئے باعزت مشغولیوں کی راہیں فراخ وکشادہ کر دی ہیں۔ عامہ خلایق کے حال پر مصیبت کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے۔ اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتنے۔ اُنہیں ظلم و ستم سے نجات دینے۔ اور تربیت و تعلیم اور امن وامان کے فیوضات عطا کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے۔ ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا بہت بڑی کامیابی ہے۔ عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ سے اس ملک پر قبضہ

قایم رکھنا اس سے بھی بڑھکر کامیابی ہے۔ عاقلانہ تدابیر ملکی سے اسکے اجزائے منتشرہ کو ایک مجموعۂ مستحکم بناکر برقرار رکھنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ کہ اس تاجپوشی کے دربار کے یہی اغراض و مقاصد ہیں ✦

اب میرا یہ فرض ہے کہ حضور ملک معظم کے اُس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایائے ہند کو پہنچانے کی فرمایش کی ہے۔ آپ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سناؤں :۔

حضور ملک معظم و قیصر ہند شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا پیغام مُبارکباد

"مجھے نہایت خوشی ہے کہ اس پُرشوکت موقعہ پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری تاجپوشی کی خوشیاں کر رہی ہے۔ میں اُنہیں خوشنودی و مبارکبادی کا پیغام بھیجتا ہوں۔ اُس تقریب میں جو لنڈن میں انجام پائی۔ صرف معدودے چند والیان ریاست و وکلائے ہند شریک ہوسکے۔ اسلئے میں نے اپنے نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی کہ وہ دہلی میں ایک بڑا دربار منعقد کریں۔ تاکہ تمام والیان ریاست۔ باشندگان ہند اور سرکاری حکام اس مبارک موقعہ پر خوشیاں مناسکیں ✦ جب میں ۱۸۷۵ء میں ہندوستان کی سیر کو گیا تھا۔ تب سے اُس ملک اور اُسکے باشندوں کی محبت میرے دلنشین ہوگئی ہے۔ اور میرے خاندان اور تخت کی اُن میں جو دلی اور وفادارانہ ہواخواہی ہے۔ اُس سے میں پوری طرح باخبر ہوں۔ گذشتہ چند برسوں میں اُن کی محبت و وفاداری کی بہت سی دلیلیں ظہور میں آچکی ہیں۔ اور میری سلطنت وسیع کے محاربات و فتوحات میں میری ہندوستانی افواج نے نمایاں خدمتیں کی ہیں ✦

مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز بہمراہی پرنسس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملکِ ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل

کر سکینگے - جسکی نسبت ہمیشہ سے میری یہ خواہش رہی ہے - کہ وہ اسے دیکھتے اور خود بھی اُسکی سیر کے اسی درجہ مشتاق ہیں - اگر ممکن ہوتا تو میں اِس مہتم بالشان موقعہ پر بخوشی خود بنفس نفیس ہندوستان آتا - بہرکیف میں نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کینناٹ بہادر کو جو ہندوستان میں بہت کچھ شہرت حاصل کر چکے ہیں بھیجا ہے - تاکہ اِس جشن میں جو میری تاجپوشی کی خوشیاں منانے کو انجام دیا جائے - میرے خاندان کیطرف سے کوئی شخص موجود رہے +

جب سے میں اپنی والدہٗ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ مرحومہ اوّل قیصرۂ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہوں - میری یہی خواہش رہی ہے کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اُصول جنھوں نے ایک تعجب خیز طور پر رعایائے ہند کے دلوں میں جناب ملکہ معظمہ کی عظمت و محبت پیدا کردی تھی - بے کم و کاست برقرار رہیں تمام باشندگانِ ہند کو خواہ وہ رئیس معاون یا رعیت مطیع ہیں میں پھر از سر نو یقین دلاتا ہوں کہ میں انکی آزادیوں کا خیال رکھونگا - انکے مدارج اور حقوق کا لحاظ کرونگا - انکی ترقی مدِّ نظر رکھونگا - اور انکے فلاح و بہبودی میں کوشاں رہونگا - اور میری حکومت کے یہی اعلےٰ اغراض و مقاصد ہیں - اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالےٰ میری ہندوستان کی سلطنتِ وسیع کی روز افزوں مرفعہ الحالی اور اسکے باشندوں کی مزید شادمانی و کامرانی کا باعث ہونگے

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! یہ اُس شہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہیں - جسکی تاجپوشی کی خوشیاں منانے کے لئے ہم لوگ جمع ہوئے ہیں یہ اُن افسروں کے دلوں میں جو اُسکی خدمت بجالاتے ہیں - تحریک پیدا کرتے اور اُن کے لئے آوازِ غیب کا کام دیتے ہیں - اور عامہ رعایا کے روبرو اولوالعزمی اور شفقتِ خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہیں +

اور ہم میں سے اُن لوگوں کے دلوں میں جو میری اور میرے ہم منصبوں کی طرح حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدارِ سیاست ہیں - ایسی نیت پیدا کرتے

ہیں۔جس کو ہماری حرکات و سکنات کا راہنما اور ہماری سیاستِ ملکی کا دستور العمل ہونا چاہئے۔ ایسا زمانہ کبھی نہیں گذرا کہ ہمیں اِس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی اور نرم دلی کو اُس سیاستِ ملکی کے اوصاف ضروریہ میں سے ہونا چاہئے جنھوں نے زیادہ تکلیفیں سہی ہیں۔ وہی عنایت و کرم کے بھی زیادہ مستحق ہیں جنھوں نے پوری طرح سے خدمتگذاری کی ہے۔ وہی انعام و صلہ کے بھی پوری طرح سے سزاوار ہیں۔ اِس سلطنتِ وسیع کی کی پچھلی لڑائیوں میں والیان ریاستہائے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلواریں ہماری تائید و تقویت کے لئے پیش کی ہیں۔ اور دوسری مشکلوں میں بھی۔ مثلاً جو خشک سالی اور قحط کے مقابلہ میں اُٹھانی پڑیں۔ انہوں نے اپنی کارروائیوں میں اسی قسم کی شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ جو آرام اور سہولتیں انہیں اِسوقت حاصل ہیں اُنمیں اضافہ کرنا مشکل ہے۔ اور اُس سلامتی میں جسکے استحکام میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا۔ زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہے۔ بایں ہمہ ہم اِس بات کے بیان کرنیسے خوش ہیں کہ گذشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضے دیسی ریاستوں کو دئے ہیں۔ یا انکی ذمہ داری کی ہے۔ سرکار دولتمدار تین برس تک اُن کا سود لینے سے باز رہیگی۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وُہ ریاستیں جنپر یہ عنایت کیجاتی ہے۔ اس سے بخوشی تمام استفادہ حاصل کرینگی۔ اِس بڑے ملک میں اور بھی زیادہ کثیر التعداد جماعتیں ہیں۔ جنکے حق میں امداد کو وسعت دینے سے ہمیں خوشی حاصل ہوگی۔ اور ہمیں امّید ہے کہ عنقریب ہم اُنکی عافیت و بہبودی میں کچھ اضافہ کا اعلان کرسکینگے۔ سال حسابی کے درمیان ارادوں کا اظہار قرین مصلحت اور حسابوں کے نقشوں کا تیار کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بہرکیف اگر موجودہ صورتِ حال قایم رہی۔ اور اگر ہمیں ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا۔ جسکے ہاتھ آنے کی ہمیں بوجوہ امید ہے۔ تو میں قوی امید رکھتا ہوں

کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہائے اولین گذرنے نہ پائینگے - کہ گورنمنٹ ہند کچھ مالی امداد کے ذریعہ سے اُنکے ساتھ اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کر سکیگی - اُن کا وفادارانہ صبر سالہائے تکلیف و عسرت میں اسقدر نمایاں ہوا ہے - کہ میں نہایت ہی خوشی کیساتھ اس امداد کو پیش نظر رکھتا ہوں اب میں عنایت و مہربانی کی اُن دوسری کارروائیوں کا ذکر کرنا - جنھیں ہمنے موجودہ تقریب کیساتھ وابستہ کیا ہے - ضروری نہیں سمجھتا - اسلئے کہ - وُہ باتیں اور جگہ مندرج ہیں لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق میں اِس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آئندہ سے "انڈین اسٹاف" کور کا لقب منسوخ ہو جائیگا - اور کہ وہ حضور ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقہ میں شمار کئے جائینگے ✦

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند ! اگر ہم ایک لحظہ کے لئے زمانہ مستقبل کیطرف نظر اُٹھا کر دیکھیں - تو بلاشبہ اِس ملک کیواسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے - ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہیں - خواہ وہ آبادی - تعلیم - اسباب روزگار یا معیشت کے خصوص میں ہو جسکا حل تدبیر ملکی کی طاقت کسے باہر ہو - اُنمیں سے بہتیروں کا حل اِن دنوں ہماری نگاہوں کے سامنے کیا جا رہا ہے - اگر برطانیہ عظمےٰ اور ہندوستان دونوں کی مجموعی قوت سے ہماری سرحدوں پر امن و امان برقرار رہے - اگر انکے درمیان - رئیسوں اور رعایا کے درمیان - فرنگیوں اور ہندوستانیوں کے درمیان اور حاکم و محکوم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط و محکم رہے - اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیوں میں کوتاہی نہ کریں تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز روک نہیں سکتی - اگر خداوند تعالےٰ نے چاہا - تو ہندوستان آئندہ زمانہ میں وہ ہندوستان نہوگا جسکی ترقی روبتنزل ہو - جسکی آئندہ امیدیں مفقود ہوں - یا جسمیں بجا شکایت یا ناراضی کی بو پائی جائے بلکہ

یہ وہ ہندوستان ہوگا۔ جسمیں جدوجہد کو وسعت ہوگی۔ قابلیتیں عالمِ خواب سے بیداری کی حالت میں ہونگی۔ بہبودی و مرفہ الحالی روبترقی ہوگی۔ اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائیگی مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوصِ نیت پر اعتمادِ کُلّی ہے۔ اور اِس ملکِ ہند کی نامحدود قابلیتوں پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ لیکن آئندہ صورتوں کے ظہور میں آنے کیواسطے ایک شرط لازم ہے۔ یعنی کہ دولتِ عظمےٰ کے اختیار و تسلط میں کسی کو اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔ اور یہ صورتِ حال سوائے دولتِ فخیمۂ برطانیہ کے اور کسی کی سرداری میں پائدار و برقرار نہیں رہ سکتی ✦

اَب میں اِن بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میری دِلی خواہش ہے کہ باشندگانِ ہند اِس بڑے اجتماع کو برتوں یاد رکھینگے۔ کہ اِس کے ذریعہ ایک نہایت پُرشوکت موقعہ پر انہیں اپنے شہنشاہِ عالیجاہ کے خصائل ذاتی کو دریافت کرنے اور انکے نیک خیالات کے سُننے کی عزت حاصل ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسکی یاد خوشی اور مسرّت کا باعث ہوگی۔ اور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا عہدِ حکومت جو ایسے سعید و مُبارک طور پر شروع ہوا ہے۔ ہندوستان کے صفحاتِ تاریخ اور اُسکے باشندوں کے صفحاتِ دل پر تاابد باقی اور منقش رہیگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اِس قادرِ مطلق مالکِ ارض و سما کے فضل و کرم سے شہنشاہ ممدوح کی سلطنت اور حکومت سالہا سال قایم رہے آپ کی رعایا کو روز افزوں بہبودی اور ترقیٔ خیالات ہو۔ آپکے عہدِ دولت کے نظم و نسقِ ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مُہر ثبت رہے۔ اور آپکی سلطنت کی سلامتی اور برکتیں تاابد قائم رہیں ✦

"حضورِ ملک معظم قیصرِ ہند کی عمر دراز ہو" ✦

نعرہ ہائے مسرّت ۔ خاتمۂ تقریر پر کپتان میکسول نقیب شاہی نے چبوترہ کے سامنے آکر پھر بگل بجائے اور سر سے ٹوپی اُتار کر تین دفعہ نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔

جسمیں تمام اہلِ دربار بھی انکے ساتھ شریک تھے ۔ اور جنکے جواب میں بیرونی سپاہ نے بھی ویسے ہی پُرجوش اور پُرخلوص نعروں کا تین دفعہ اعادہ کیا۔ جسپر باجہ نے پھر فوجی راگ چھیڑا۔ اور نقیب صاحب اپنا ایکٹ تمام کرکے معہ اپنی جماعت کے رخصت ہوگئے +

والیان ریاست کا حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ بہادر کی خدمت میں پیش ہونا } خاتمہ تقریر پر فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند نے والیان ریاست کو حضور ممدوحین کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت چاہی جسپر حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ بہادر چبوترہ کے کنارے پر کھڑے ہوگئے چنانچہ سب سے پہلے حضور نظام نے آگے بڑھکر حضور وائسرائے و ڈیوک موصوف سے ہاتھ ملایا۔ اور چند مناسب فقرات میں اظہار مبارکباد کیا۔ اسیطرح دیگر ممتاز والیان ملک کو نام بنام پیش کیا جاتا رہا۔ جنھوں نے ہاتھ ملاکر مبارکباد کے فقرے عرض کئے ۔ اور اِس اظہار مبارکباد کو شہنشاہ کے حضور پہنچادینے کا وعدہ کیا گیا + البتہ ہر ہائینس بیگم صاحبہ بالقابہ والیۂ بھوپال نے شہنشاہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ایک اڈریس طلائی کاسکیٹ میں رکھکر پیش کیا۔ اور بوجہ فرقۂ نسوان سے ہونے کے ہر ہائینس نے بجائے حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ کے لیڈی کرزن و ڈچز صاحبہ سے مصافحہ فرمایا +

برخواستگی دربار۔ اسکے بعد فارن سکرٹری نے حضور وائسرائے کی اجازت پر برخواستگی دربار کا اعلان کیا +

خاتمۂ دربار۔ چنانچہ سب سے پہلے حضور وائسرائے پھر ڈیوک آف کیناٹ بہادر اور اسیطرح دیگر حکام و والیان ریاست جس شان وشوکت سے آئے تھے اسی طرح روانہ ہوئے +

جشن تاجپوشی کے اعزاز۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی و کلکتہ میں ایک ہی وقت فہرست خطابات و اعزازات شایع کیگئی ۔ جس کے مطابق ایک رئیس کو

گیارہ توپوں اور ایک رئیس کو نو توپوں کی مستقل سلامی اور تین رئیسوں کو نو نو توپوں کی ذاتی سلامی کا اعزاز دیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل خطاب اِس تعداد میں دئیے گئے۔ جو انکے مقابل درج ہے :۔

جی سی بی ۔ حضور نظام عالیمقام کو
کے سی بی ۔ دو یوریین صاحبان کو
جی سی ایس آئی ۔ دو صاحبان کو
کے سی ایس آئی ۔ ۱۱ صاحبان کو
سی ایس آئی ۔ ۱۲ صاحبان کو
جی سی ایس آئی ۔ دو صاحبان کو
کے سی ایس ای ۔ ۱۱ صاحبان کو
سی ایس آئی ۔ ۱۶ صاحبان کو
جی سی آئی ای ۔ صرف مہاراجہ ٹراونکور کو
کے سی آئی ای ۔ ۱۴ صاحبان کو
سی آئی ای ۔ ۴۱ صاحبان کو
نائٹ ھڈ ۔ ۸ صاحبان کو
طلائی تمغۂ قیصر ہند درجہ اول ۵ صاحبان کو
نقرئی تمغۂ قیصر ہند درجہ دوم ۱۹ صاحبان کو
مہاراج ادھیراج ۔ مہاراجہ بردوان کو
مہاراجہ ۔ صرف ایک کو
مہارانی ۔ رانی وکٹوریہ بڑ دائی کو

نواب بہادر ۔ نواب خواجہ سلیم اللہ خان ڈھاکہ کو
راجہ ۔ چار روساء کو
نواب ۔ دو روساء کو
نواب بیگم ۔ ایک بیگم کو
شمس العلماء ۔ تین عالموں کو
مہامہو پادھیائے ۔ ایک سنسکرت عالم کو
دیوان بہادر دو صاحبوں کو
سردار بہادر " "
دیوان صرف ایک کو
خان بہادر ۔ ۱۰ صاحبان کو
راؤ بہادر ۔ ۱۹ صاحبان کو
رائے بہادر ۔ ۱۳ صاحبوں کو
خان صاحب ۔ ۹ صاحبان کو
رائے صاحب ۔ ۱۷ صاحبان کو
جاگیرات ۔ چار صاحبوں کو ۱۰ ہزار ۴ سو سالانہ کی
مربعے ۔ تین صاحبوں کو ۵۰ مربعے زمین
۳۰ ہزار روپے کے +

فوجی اعزاز و انعام ۔ علاوہ بریں فوجیوں کے نئے قواعد کے مطابق کئی ایک کے درجوں میں ترقی ہوئی ۔ اور کئی ایک کیلئے انعام تجویز ہوا +

قیدیوں کی رہائی ۔ اس مبارک تقریب پر قریباً ۲۵ ہزار قیدی ہندوستان

ہیں رہا کئے گئے۔ جنمیں چارسو کے قریب دایم الحبس جزیرۂ انڈمان کے قیدی بھی تھے +

سٹیٹ ڈنر - یکم جنوری کی شب کو حضور وایسرائے کی فرودگاہ پر ڈیوک اینڈ ڈچز آف کیناٹ اور دیگر یورپین مہمانوں و افسران گورنمنٹ کو ایک پُرتکلف ڈنر دیا گیا۔ چنانچہ اسموقعہ پر حضور وائسرائے نے دو فصیح و بلیغ سپیچوں میں حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم و ملکہ ایلگزنڈرا۔ اور ڈیوک اینڈ ڈچز آف کیناٹ کا جامِ صحت تجویز کیا +

ڈیوک آف کیناٹ کی تقریر - جسکے بعد ڈیوک اف کیناٹ بہادر نے کھڑے ہوکر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

یور ایکسیلنسیز - یور رائل ہائینس - مائی لارڈ و جنٹلمین!

یہ امر میرے نہایت دلنشین ہوا ہے کہ آپنے اِس بہت ہی مبارک موقعہ پر میرا جامِ تندرستی کسطرح تجویز کیا۔ اور وہ بہت ہی قابلِ شکریہ ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب ہز میجسٹی شاہ و شہنشاہ نے مجھ کو اطلاع دی کہ انکی یہ خواہش ہی کہ وہ مجھ کو اپنے خاندان کیطرف سے دربار تاجپوشی دہلی میں بھیجیں تو مجھے نہایت ہی مسرت و شادمانی حاصل ہوئی تھی (نعرۂ خوشی) کیونکہ مجھ کو یہ امید کبھی نہ تھی کہ یہ خوش نصیبی مجھ کو حاصل ہوگی۔ اسلئے کہ اب میری سپاہانہ خدمات اور ہی ملک میں ہیں۔ اور وہ یہاں کی نسبت اور ہی طرح کی ہیں۔ جیساکہ ڈبلن دہلی کی نسبت اور ہی قسم کا مقام ہے (قہقہہ) پس جب مجھ سے یہ کہا گیا کہ پھر مجھے ہندوستان آنا پڑے گا تو مجھ کو نہایت ہی حیرت ہوئی۔ بہرکیف یہاں آنے سے مجھ کو نہایت مسرّت حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ جس شخص کو اِس ملک سے کچھ بھی دلآویزی ہویا جو اس ملک میں رہچکا ہو۔ اُسکو اس سے بہت ہی محبت ہوجاتی ہے۔ میرے خیالات کچھ اور بھی ہیں اور وہ یہ کہ جب میں پہلے یہاں تھا تو مجھ کو یہ خوش نصیبی حاصل تھی کہ میں نے تین وائیسرائوں اور

کمینڈر انچیفوں کی ماتحتی میں کام کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اب ہندوستان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اس سے میرے دل کو ایک قسم کا تعلق ضرور ہے (زور سے نعرہ ہائے خوشی) اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس بات کا اطمینان دلانے کی مجھ کو بہت کم حاجت ہے کہ مجھ کو ہر ایسے معاملہ میں ہمیشہ دلچسپی رہی ہے جسکا ہز میجسٹی کی ہندوستانی سلطنت کی خوشی و خورمی اور سرسبزی و عظمت وشان سے تعلق ہوتا ہے (نعرۂ خوشی) جنکی تندرستی و ترقی کا مشاہدہ میری رضامندی کا باعث ہے۔ چنانچہ مجھ کو اس امر سے نہایت مسرت ہوئی کہ میں نے ہندوستانی فوج کا پھر معائنہ کیا (نعرۂ خوشی)، آپ حضرات واقف ہونگے کہ میرا پہلا تعلق فوج بنگال سے تھا۔ کیونکہ وہ اس زمانہ میں اس ڈویژن کی کمان میں تھی۔ اسکے بعد چار سال تک میں کمان بمبئی پر رہا۔ ہنذا مجھ کو کسی ایک پریسیڈنسی سے نہیں بلکہ تمام ہندوستان سے برابر دلچسپی ہے۔ بارہ برس اُدھر جب میں ہندوستان میں تھا تو تمام سرحدی فوج ہمارے نزدیکے سمندر کے تعلقات کی حفاظت میں باری باری شریک ہوئی۔ اور میں خوشی کے ساتھ خیال کرتا ہوں کہ جنوبی افریقہ۔ چین یا سرحدات ہند پر جہاں کہیں فوج ہند کی حاجت ہوئی۔ وہاں اسنے جاکر اپنی ناموری بخوبی قائم رکھی۔ اور میں باطمینان تمام کہتا ہوں کہ اور سلطنتوں کی تمام فوجیں بھی ہندوستانی فوج کی عزت و توقیر کرتی ہیں (زور سے نعرہ ہائے خوشی) یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اگر کسی فوج کو میدانِ جنگ میں جانے کا موقعہ نہیں ملتا۔ تو اسمیں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ خصوصاً ہندوستانی فوج سالہا سال سے ہندوستان ہی میں رہے تو اسکے لئے بُرا ہے +

اب میں ڈچز کیطرف سے بیان کرتا ہوں کہ وہ ہندوستان میں اپنے دوبارہ آنیسے نہایت محظوظ و مسرور ہوئیں۔ اور نیز اس امر پر بھی بہت نازاں ہیں کہ وہ آج کی مبارک رسم میں موجود تھیں +

اب میں اُس بیان کے متعلّق جو یور ایکسیلنسی نے میرے بھیجنے کی نسبت کیا ہے یہ کہتا ہوں کہ وہ اس خوشی کی نہایت قدر و منزلت کرتے ہیں۔ جو اُن کو ہندوستان میں آنے اور آپ کا مہمان ہونے سے ہوئی۔ اور میں اس نئے سال کے روز آپ یعنے لارڈ کرزن سے یہ کہتا ہوں کہ ہم سب آپکی مہماں نوازی اور استقبال کے تہ دل سے ممنون اور شکر گذار ہیں۔ اور آپ سب جنٹلمینوں کا شکریہ اِس امر کیلئے ادا کرتا ہوں کہ آپ سب نے کسطرح میرا جام تندرستی نوش فرمایا۔ (نعرۂ خوشی)

قدسیہ باغ میں روساو امرا کو گارڈن پارٹی } جسطرح یکم جنوری کی شب کو ولائیتی مہمانوں کو ڈنر دیا گیا تھا۔ اُسیطرح حضور وایسرائے کیطرف سے ۲ جنوری کی سہ پہر کو قدسیہ باغ میں روسا و امرائے ہند کو ایک شاندار گارڈن پارٹی دیگئی۔ جسمیں حضور وائیسرائے و ڈیوک آف کناٹ بہادر کی خدمتمیں صوبوں کے افسرانِ اعلےٰ نے روساء کو پیش کیا۔ علاوہ بریں کئی حکام کی طرف سے بھی اِسی طرح کی پارٹیاں دیگئیں +

روشنی۔ ۲ جنوری کی شام کو دھلی کے بازاروں۔ قلعہ معلےٰ۔ ریلوے سٹیشن۔ جامع مسجد۔ سنٹرل کیمپ اور دوسرے مشہور مقامات پر برقی روشنی عجیب دلفریب نظارہ پیدا کر رہی تھی۔ جسکا ٹھیکہ ایک انگریزی کمپنی کو دیا گیا تھا +

آتشبازی۔ تیس ہزار روپے کی نہایت نفیس۔ ۴ نمونوں کی آتشبازی ولایت سے منگوائی گئی تھی جو فی الواقعہ نہایت عجیب تھی۔ جو قلعہ معلےٰ کے میدان میں جامع مسجد کے سامنے چلائی گئی۔ جسکے دیکھنے کیلئے حضور وائیسرائے۔ ڈیوک آف کناٹ بہادر و دیگر حکام ذیشان جامع مسجد کے دالانوں میں تشریف فرما تھے۔ اور عام لوگ جامع مسجد کی سیڑھیوں پر ٹکٹ دیکر بیٹھے تھے +

انگریز بہادران غدر کو دعوت ۲ جون کی شب کو ۳۲۔ انگریز بہادران غدر کو انہیں کے خیمہ میں ایک شاہی دعوت دیگئی۔ جنھوں نے کھانے پر غدر کے فسانے سنائے۔

بہادرانِ غدر کی ملاقات ۔ ۳ جنوری کی صبح کو ۲۷ انگریز اور ۳ سو بہادران غدر حضور وائسرائے کے کیمپ میں بغرض ملاقات طلب کئے گئے۔ جہاں ڈیوک آف کیناٹ اور لیڈی کرزن نے اس نظارہ کو نہایت دلچسپی سے دیکھا چنانچہ بہادرانِ غدر نے ایک ایڈریس حضور وائسرائے کی خدمتمیں بدیں غرض پیش کیا۔ کہ اُسے شہنشاہ معظم کی خدمتمیں پہنچا دیا جائے جسکے متعلق حضور وائسرائے نے انکی خدمات کا اعتراف کر کے بہادرانِ غدر کا ایڈریس شہنشاہ کی خدمت میں پہنچا دینے کا وعدہ فرمایا ✦

دربار میں اخبارات کے نمائندے ۔ لارڈ کرزن بہادر کی گورنمنٹ نے ہندوستان کے ۴۲ اُردو انگریزی اخبارات کے ایڈیٹروں کو بھی مہمانِ دربار بنایا تھا۔ جنکے اخراجاتِ اکل و شرب اور قیام و کرایہ ریلوے وغیرہ سب گورنمنٹ کے ذمہ تھے ہر ایک اخبار کیطرف سے دو نائب بھی جاسکتے تھے۔ چنانچہ لارڈ کرزن کو ان کی خاطرداری یہانتک منظور رہی کہ آپ نے والیانِ ریاست سے تو بوجہ عدیم الفرصتی ملاقاتِ بازدید نہ فرمائی۔ لیکن اخبارات کے کیمپ میں آپ خود بنفس نفیس تشریف لائے۔ چنانچہ آپ کو اخبارات کیطرف سے ایک ایڈریس دیا گیا۔ جسکے جواب میں آپنے یہاں بھی ایک تقریر فرمائی ✦

دربار عطائے تمغہ جات ۔ ۳ جنوری کی شب کو دربار عطائے تمغہ جات بھی دیوان عام میں نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ جسمیں حضور وائسرائے ڈیوک آف کیناٹ اور دیگر افسران گورنمنٹ و والیانِ ریاست شریک تھے جہاں حضور وائسرائے نے انڈین آرڈر کے خطابی گرینڈ ماسٹر ہونیکی حیثیت سے تختِ طاؤس کے نچلے حصہ کے چبوترہ پر رونق افروز ہو کر خطابات کے تمغہ جات عطا فرمائے ✦

نماز و دُعا ۔ نماز و دعا کے لئے اتوار یعنے ۴ جنوری کا دن اور کیمپ کے مشرقی پولو گراونڈ کا میدان تجویز ہوا تھا۔ جسکے لئے ۱۱ بجے سے پہلے تمام فوج اور

حکام وغیرہ مع بہت سے پادریوں کے پہنچ گئے تھے۔ سب کے جمع ہوجانے کے بعد حضور وایسرائے و ڈیوک آف کیناٹ بہادر معہ اپنی اپنی بیگمات کے تشریف لائے۔ چنانچہ انکے پہنچنے پر پادری ڈاکٹر کاپلسٹن بہادر بشپ آف کلکتہ نے جو ہندوستان و سیلون کے اسقفِ اعظم ہیں شاندار نمازِ شاہی ادا فرمائی ✤

حضور نظام کی گارڈن پارٹی۔ حضور نظام عالیمقام نے ۵ جنوری کو ایوانِ لیڈ لوکیسل میں حکامِ گورنمنٹ اور چیدہ والیان ریاست کو نہایت اعلےٰ پیمانہ پر ایک گارڈن پارٹی دی۔ گو حضور اپنی عادتِ مستمرہ کے مطابق سادہ لباس میں تھے۔ مگر اُن کی اردلی سپاہ اور نیزہ بردار عربوں کی جماعت کی وردیاں نہایت زرق برق تھیں ✤

سٹیٹ بال و سٹیٹ ڈنر۔ ۶ جنوری کی شب کو دہلی کے قلعہ میں سٹیٹ بال اور دعوت کا جلسہ تھا۔ جسمیں معزز ترین یوروپین مہمانوں کے علاوہ چیدہ چیدہ والیان ریاست بھی شامل تھے۔ گو شاہی زمانہ میں قلعۂ دہلی میں سینکڑوں جلسہ ہائے رقص ہوئے ہونگے۔ لیکن ایسا کوئی جلسۂ رقص نہوا ہوگا جسمیں معزز عہدہ داران اور انکی خاتونیں رقص میں خود حصہ لیں۔ دیوان خاص میں حضور وائسرائے۔ ڈیوک آف کیناٹ۔ لارڈ کچنر اور دیگر معزز حکام کے کھانے کی میزیں چنی گئی تھیں اور ایکدوسرے کمرے میں دوسرے یورپینز کے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ اور دیوان عام میں جلسۂ رقص وسرود تجویز ہوا تھا۔ جسکے لئے بالخصوص یورپین خاتونیں نہایت فوق البھڑک لباس پہنے ہوئے تھیں۔ ۸ بجے شام سے ۳ بجے صبح تک یہ پُرلطف جلسہ رہا۔ لیکن ڈیوک آف کیناٹ بہادر کوئی ۱۲½ بجے (شب) چلے گئے اور حضور وائسرائے ایک بجے کے بعد ✤

والیان ریاست کا جلوس علیحدہ۔ چونکہ جلوس کے دن والیان ریاست کی قطار میں ہر والئے ریاست کیلئے صرف ایک ہاتھی تجویز کیا گیا تھا۔ اور بعد میں اُنکے ہاتھیوں پر اُنکے اہلکار وغیرہ گذرے تھے۔ اور اسطرح اُنکی شان و شوکت

کا اظہار نہ ہوسکا تھا۔ اس لئے ۶ جنوری کی تاریخ اِس غرض کے لئے مقرر کی گئی کہ دربار ہال کے سامنے ہر ایک والئے ریاست جو جلوس میں شریک تھا۔ اپنی پوری شان و شوکت سے نکلے۔ جسکے لئے کوئی دس ہزار درباری وقت مقررہ سے پہلے دربار ہال میں پہنچ گئے تھے۔ ۳ ہزار جوان امپیرئل ہروس کے دربار ہال کے سامنے پرا جمائے کھڑے تھے۔ ٹھیک ½ ۱۱ بجے حضور وائسرائے معہ لیڈی کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ بہادر معہ ڈچز صاحبہ رونق افروز ہوکر اپنی اپنی سیٹوں پر جلوہ افروز ہوئے تو باجہ نے سلامی دی۔ اور ۴۰ والیان ریاست کے جلوس درجہ وار نکلنے شروع ہوئے۔ جو پوری شان و شوکت سے تین گھنٹے میں گذرے۔ ہاتھی۔ گھوڑوں۔ اونٹوں کے زیورات۔ طلائی و نقرئی ہودوں۔ عماریوں۔ جھولوں کی سجاوٹ۔ سواروں کی زرق برق پوشش۔ پلٹنوں کی شاندار وردیاں۔ سجی ہوئی گاڑیاں اور پالکیاں عجیب لطف پیدا کر رہی تھیں۔ ایک گاڑی کے آگے چار ہاتھی جُتے ہوئے تھے۔ مہاراجہ بنارس کے پندرہ کے پندرہ ہاتھی خوب سجے ہوئے تھے۔ مہاراجہ نابھہ کے ایک ہاتھی کے بڑے بڑے دانتوں پر کئی فانوس لگے ہوئے تھے جو اگر رات کا وقت ہوتا تو روشن ہوکر خوب لُطف پیدا کرتے۔ مہاراجہ بڑودہ کی سونے چاندی کی توپیں قابل دید تھیں۔ غرضکہ ہر ایک ریاست کے پُرانے نشانات امارت مثلاً ماہی مراتب اور علم و نقارہ بھی عجیب نظارہ پیدا کر رہے تھے۔ کشنگڑھ کے سوار گھوڑوں پر بیٹھنے کی بجائے کھڑے تھے۔ کشمیر کے جلوس میں دو نہایت طویل القامت شخص تھے۔ جنکا قد قریب آٹھ آٹھ فٹ کے تھا۔ اسیطرح مہاراجہ نابھہ کے جلوس کیساتھ ایک پستہ قد آدمی تھا +

فوجی ریویو۔ ۸ جنوری کو پوپو گراونڈ میں فوجی ریویو نہایت شانداری سے ہوا جسمیں ۲۰ ہزار پیدل۔ ۱۰ ہزار سواران رسالہ۔ ۱۲۴ توپیں۔ ۹۰۹۶ گھوڑے ۲۷۶ خچر۔ ۳۴ ۷ ۴ بیل۔ اور ۴ ۷۷ ر انگریزی افسران تھے۔ جو انگریزی حکومت

کے جلال و جبروت کا ایک اعلےٰ نمونہ تھا۔ یہ جلوس قریباً تین گھنٹے میں گذرا جسمیں حضور وائسرائے و ڈیوک آف کیناٹ بہادر معہ اپنی بیگمات کے شریک تھے۔ اور آخر میں لارڈ کچنر کمینڈر انچیف کو اس کامیابی پر حضور وائسرائے نے مبارکباد دی۔ اور افسران و سپاہیانِ فوج کو اپنی طرف سے پیامِ خوشنودی کے اعلان کی اجازت دی جسمیں ڈیوک آف کیناٹ بہادر نے بھی اپنا نام پیامِ خوشنودی میں ایزاد کرنے کی ہدایت فرمائی +

راجپوت ایٹ ہوم - ۹ جنوری کی سہ پہر کو پولو گراؤنڈ میں راجپوت ایٹ ہوم منعقد ہوا - جہاں پولو اور فٹ بال کا انتظام بھی تھا۔ جسمیں حضور وائسرائے - و ڈیوک آف کیناٹ مع لیڈی کرزن و ڈچز آف کیناٹ شریک تھے۔ چنانچہ کامیاب ٹیموں کو ڈچز صاحبہ نے انعام تقسیم فرمائے +

ایوننگ پارٹی میں عطائے تمغہ جات ۹ جنوری کو گورنمنٹ کیطرف سے ایک ایوننگ پارٹی کا وائسرائگل کیمپ میں انتظام کیا گیا تھا۔ جسمیں ایک تو یہ مقصد تھا کہ مہمانوں سے الوداعی ملاقات ہوسکے۔ اور دوسرے یہ کہ دربار کی تقریب پر جن صاحبوں کو انڈین آرڈر کے خطابات ملے تھے۔ انکو تو حضور وائسرائے نے ۳ جنوری کی شب کو تمغہ جات عطا فرمادئے تھے۔ لیکن جو تمغے اُس روز تقسیم کرنے سے رہ گئے تھے۔ انکے علاوہ جن معزّزترین اصحاب کو شاہی برطانوی خطابات عطا ہوئے تھے۔ اُنہیں اِس پارٹی میں تمغے دئے جانے - اور شاہی خطابات کے تمغہ جات کی تقسیم کے لئے حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے برادر اصغر ڈیوک آف کیناٹ بہادر تجویز کئے گئے تھے۔ چنانچہ ۹ بجے شب وائسرائگل کیمپ میں ایک عجیب چہل پہل تھی - جہاں برقی روشنی خوب لطف دکھا رہی تھی - اور حکامِ گورنمنٹ اور والیانِ مُلک کا پُررونق مجمع موجود تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے ڈیوک آف کیناٹ بہادر نے حضور نظام کو "جی سی بی" کا تمغہ پہنایا۔ جنکے بعد "کے سی بی" کا تمغہ میجر جنرل سی سی ایجرٹن بہادر و میجر جنرل ای ایل ایلیٹ بہادر کو نذران بعد

حضورِ وائسرائے نے ڈاکٹر جارج وائٹ ۔ ہر کشنداس نروتم داس بمبئی ۔ آنریبل مسٹر ولیم کلارک جج چیفکورٹ پنجاب ۔ لفٹنٹ کرنل جیمز واکر کو نائٹ ہڈ کے تمغے عطا فرمائے ۔ بعد ازاں ڈیوک آف کیناٹ بہادر نے مہاراجہ کولہاپور کو جی سی وی او کا تمغہ عطا فرمایا ۔ اور آخر میں ڈیوک موصوف نے ہز ہائینس آغا خان ۔ مہاراجہ پرتاب سنگھ آف ایڈر و مہاراجہ کوچ بہار کو جشن تاجپوشی لنڈن کے سنہری تمغے مرحمت فرمائے ۔ کیونکہ یہ تینوں صاحب اُس جشن میں شریک ہوئے تھے ۔ جنکے لئے یہ تمغے ڈیوک موصوف کے سپرد کئے گئے تھے ۔ بعد ازاں آپس میں ملاقات کے بعد پارٹی بخیر وخوبی ختم ہوئی ❊

درباری خدمات کا شکریہ ۔ روانگیٔ دہلی سے پیشتر حضور وائسرائے نے ایک اعلان میں اُن تمام افسران جنگی و ملکی کا شکریہ ادا کرکے انہیں مبارکباد دی ۔ جنھوں نے دربار میں نہایت تندہی سے اپنی خدمات انجام دیں ۔ ڈیوک آف کیناٹ بہادر نے بھی ادائے شکریہ و مبارکباد میں اپنے نام کے اندراج کی اجازت دی ❊

سٹیٹ روانگی ۔ ۱۰ جنوری کو ۱۱ بجے قبل دوپہر روانگی کا وقت مقرر ہوچکا تھا جسکے لئے وائسرایگل کیمپ سے سٹیشن تک دورویہ فوج کھڑی کردیگئی تھی ۔ ۱۰ بجے سے جملہ حکّام و والیان ریاست و جاگیردار وغیرہ جمع ہونے شروع ہوگئے ۔ جنکے بعد اپنے وقتِ مقررّہ پر حضورِ وائسرائے معہ لیڈی کرزن و ڈیوک اینڈ ڈچز آف کیناٹ اپنے مقررہ باڈیگارڈ و امپیرئل کیڈٹ کور کے شاندار دستہ کیساتھ تشریف لائے تو فوجی دستہ نے سلامی دی ۔ اور آتے ہی حاضرین سے گفت وشنید میں مشغول ہوگئے ❊

ڈیوک آف کیناٹ کی روانگی ۔ چونکہ آپنے پشاور کیطرف تشریف لیجانا تھا ۔ اسلئے سب سے پہلے آپ حاضرین سے رخصت ہوکر اپنی سپیشل ٹرین میں معہ ڈچز صاحبہ سوار ہوکر روانہ ہوئے ۔ جسپر باجہ نے نیشنل اینتھم بجایا اور حاضرین

نے پُرزور چیرز دئے اور رومال ہلائے ❖

حضور وائسرائے کی روانگی۔ پندرہ منٹ بعد حضور وائسرائے حضور نظام اور دیگر معززین سے ہاتھ ملانے کے بعد اپنی سپیشل ٹرین میں سوار ہوئے۔ جسپر حاضرین نے زور سے چیرز دئے اور نیشنل انیتھم بجا ❖

لیڈی کرزن کی روانگی۔ آپکے ۵ منٹ بعد لیڈی کرزن صاحبہ سپیشل ٹرین سے ڈیرہ دون کی جانب روانہ ہوئیں ❖

والیان ریاست کی روانگی۔ ازاں بعد والیان ریاست بھی مختلف تاریخوں میں اپنے اپنے دارالریاستوں کو روانہ ہوئے ❖

عالمگیر جشن مسرت۔ اس عظیم الشان جشن کو دہلی کے علاوہ ہندوستان کے قریباً ہر تحصیل و ضلع اور مشہور قصبات میں اس دن بطور ایک عام جشن مسرت منایا گیا جسمیں روشنی و آتشبازی کے علاوہ لڑکوں کو مٹھائی تقسیم کیگئی۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور پبلک چندوں سے پارچات بھی دئے گئے ❖

اخراجاتِ دربار۔ اگرچہ اخراجاتِ دربار کا اندازہ چھبیس لاکھ روپیہ کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں خریدشدہ سامان کی فروخت کے بعد جو رقم گورنمنٹ کو دینی پڑی وہ بارہ لاکھ سے زیادہ نہ تھی۔ جسمیں نمایش و فوجی ریویو کے اخراجات شامل نہیں ❖

والیان ریاست کے اخراجات کا اندازہ چار پانچ کروڑ کیا جاتا ہے۔ اور اِس موقعہ پر رعایا کے اخراجات کا اندازہ بھی کسی حالت میں پندرہ بیس لاکھ سے کم نہیں ہوسکتا ❖

نتائجِ دربار۔ دربار تو نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ جسنے برٹش حکومت کے جلال و جبروت کا پورا سکہ ہندوستانی رعایا۔ اور سفرائے دول غیر پر بٹھا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اِس عظیم الشان دربار سے رعایا کے لئے کیا نتائج پیدا ہوئے۔ ہمارے خیالمیں

۱۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی بادشاہ پرستی و وفاداری کا ثبوت پورے طور پر گورنمنٹ کو مل گیا۔ کیونکہ اِس سخت سردی کے موسم میں رعایا نے نہایت شوق و ذوق سے معقول خرچ برداشت کر کے شاہی دربار میں شرکت کی +

۲۔ والیان ریاست کو اِس دربار کی یادگار میں سنہری تمغے دئے گئے +

۳۔ جن والیان ریاست نے قحط کے زمانہ میں گورنمنٹ سے بیشقرار رقوم بطور قرض لی تھیں۔ اُن کو تین سال کا سود بالکل معاف کیا گیا۔ جسکی مقدار ساٹھ لاکھ تک پہنچتی ہے +

۴۔ شہنشاہ کی اردل کے لئے آئندہ ہندوستانی فوج سے منتخب کیا جانا قرار دیا گیا۔ جو ہندوستانی فوجیوں کے لئے ایک اعلےٰ اعزاز ہے +

دربار ی سپیچ میں حضور وایسرائے نے بجٹ کے موقعہ پر اہلِ ہند کو جو اور مراعات دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اُسکے مطابق یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے

(۵) انکم ٹکس جو پانسو روپے سالانہ آمدنی پر لگایا جاتا تھا۔ آئندہ سے ایک ہزار روپیہ سالانہ آمدنی پر لگایا جانا تجویز ہوا +

۶۔ محصولِ نمک میں ۸/ من کی رعایت کیگئی +

اِن دونوں تخفیفوں سے رعایا کو دو کروڑ دس لاکھ سالانہ کی رعایت ہوگئی +

۷۔ حضور وایسرائے نے اپنی طرف سے سوائے اپنے پرائیوٹ مہمانوں کے باقی تمام مہمانوں اور منتظمین دربار کو اڑھائی ہزار تمغے دینے تجویز کئے +

باب پنجم

دربارِ تاجپوشی ہندوستان ۱۹۱۱ء

فصل اوّل

دربار کے ابتدائی انتظامات

دربار تاجپوشی ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ ہند کا اعلان } پچھلے ابواب میں حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم کے وہ اعلانات درج ہو چکے ہیں جنکے مطابق حضور نے گورنر جنرل ہند کو دھلی میں دربار تاجپوشی منعقد فرمانے کا حکم دیتے ہوئے اسمیں خود بنفس نفیس ہندوستان رونق افروز ہوکر شرکت دربار کا وعدہ فرمایا تھا - اب ان اعلانات کے مطابق ہندوستان میں دربار تاجپوشی منعقد کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند کیطرف سے ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کو جو اعلان مسٹر اے اول سکرٹری گورنمنٹ ہند کے دستخطوں سے جاری ہوا - اُسے آگاہی ناظرین کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل حکم دیتے ہیں کہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء روز پنجشنبہ کو ہز میجسٹیز شاہانہ حیثیت سے دہلی میں داخل ہونگے اور ۱۲ دسمبر روز سہ شنبہ

شاہی دربار کی تاریخ قرار دیگئی ہے ۔ اور ان تاریخوں پر ایکٹ دستاویزات قابل بیع و شرے کے بموجب ہندوستان بھر میں تعطیل ہو گی ۔ بلحاظ اس امر کے کہ بڑے دن کی تعطیلات جو ۲۳ ر دسمبر سے یکم جنوری تک ہوتی ہیں ۔ دہلی کی تقریبات کے زمانہ میں نہ پڑینگی ۔ اور ہز میجسٹیز جب بمبئی اور کلکتہ میں رونق افروز ہونگے تو دوسری تاریخوں میں تعطیل کر کے وہاں یہ جشن منایا جائیگا گورنمنٹ ہند کے تمام ماتحت دفاتر علاوہ اُن دفتروں کے جنکو تجارتی معاملات کے مناسب طریقہ سے انجام پانے کے لئے کھُلا رہنا لازم ہے ۔ ہز میجسٹیز کے شاہانہ داخلۂ دہلی اور شہنشاہی دربار کے انعقاد کی تاریخوں کے مابین یعنی ۸ سے ۱۱ دسمبر تک بشمول ہر دو تاریخ بند رہینگے ۔ اور لوکل گورنمنٹ و نظامتیں اپنے اپنے دفاتر کے نام اسیطرح کے احکام جاری کر دیں ۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاسِ کونسل چاہتے ہیں ۔ کہ ہز میجسٹیز کے دورۂ ہندوستان کے مبارک موقعہ کی یہ تقریبات سب کی سب دربارِ شہنشاہی کی تاریخ پر یعنی ۱۲ دسمبر کو عمل میں لائی جائیں ۔ اور اِس ہنیظیر موقعہ پر جہاں تک ممکن ہو ۔ سلطنتِ ہندوستان کے ہر گاؤں میں باضابطہ طور سے کوئی نہ کوئی خوشی کیجاوے ۔ اور اِس غرض سے ہدایت کیجاتی ہے کہ شاہی اعلان جو شہنشاہی دربار دہلی میں پڑھا جائیگا ۔ اور جو مناسب زمانہ میں لوکل گورنمنٹ اور نظامتوں کے نام بھیجدیا جائیگا ۔ اور ہر لوکل گورنمنٹ و نظامت کے صدر مقام پر ہی نہیں بلکہ ہر سب ڈویژن اور تحصیل و تعلقہ اور حتے الامکان ہندوستان کے ہر گاؤں میں پڑھکر سنایا جائیگا +

اعلان انگریزی اور دیسی زبان میں ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بوقتِ دوپہر ہر لوکل گورنمنٹ اور نظامت کے صدر مقام میں موجودہ سینئر سول افسر پڑھ کر سنائیگا ۔ اور ہر تعلقہ اور تحصیل میں وہاں کا افسر دیسی زبان میں پڑھکر سنائیگا ۔ گاؤں میں پٹواری یا وہ مُقدم موضع جسکو لوکل حکّام اِس کام کیلئے تجویز کریں ۔ پڑھ کر سنائیگا +

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اِس بارہ میں یہ پیش کرنا چاہتے ہیں

کہ ہر گاؤں میں جو شخص اعلان کو پڑھے۔ اُسکو اعلیٰ حضرت کی ایک تصویر دیجاوے اور ہدایت کیجاوے کہ وہ اِس تصویر کو اُن لوگوں میں جو جمع ہوں۔ نمایاں کردے اور لوکل گورنمنٹوں و اضلاع کے صدر مقامات میں جہاں کہیں آسانی کیساتھ انتظام ہو سکے۔ سب ڈویژنوں کے صدر مقامات اور بعض تحصیلات و تعلقہ جات میں بھی کیا جائے۔ اعلان ایک باضابطہ دربار میں پڑھا جائیگا۔ اور باشندگان مقامِ مذکور کو جو کوئی اعزاز اعلیحضرت ملک قیصر یا ہز ایکسیلنسی وایسرائے و گورنر جنرل نے عطا فرمایا ہو۔ اسکا اعلان بھی اِس دربار میں کر دیا جائے۔ یہہ بھی خواہش ہی کہ اِس موقعہ کی یادگار میں ایسے دربار کے انعقاد کے وقت لوکل گورنمنٹین اعزازی سرٹیفکیٹ ممتاز ہندوستانی جنٹلمینوں کو ادا کریں۔ یہ سرٹیفکیٹ سابق کے تین مواقع کی طرح جب وہ عطا کئے گئے تھے۔ امتیاز کیساتھ دئے جائیں اور ان لوگوں کیلئے محفوظ رکھے جائیں۔ جنھوں نے درحقیقت ایسی خدمات انجام دی ہوں۔ جو لایقِ اعترافِ گورنمنٹ ہوں۔ اور اس قابل پائی جاتی ہوں کہ اس سرٹیفکیٹ میں خاص طور سے اُن کا ذکر کیا جائے۔ جہاں جہاں ممکن ہو یہ اعلان پڑھے جانیکے وقت ایک سو ایک ضرب توپ سلامی سر کی جائے +

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت فرماتے ہیں کہ ۱۲ دسمبر کی شام کو ضلع اور عدالت کی کچہریوں۔ تارگھروں۔ ڈاکخانجات اور جہانتک ممکن ہو تمام ہندوستان بھر کی سرکاری عمارتوں میں روشنی کیجائے۔ اور تمام لوکل جماعتوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی پبلک عمارتوں میں روشنی کریں۔ اور اسی کے ساتھ ہز ایکسیلنسی کو یقین ہے کہ غربا کو کھانا کھلانے اور ورزشی کھیلوں۔ آتشبازی اور اس قسم کی دوسری باتوں کا بندوبست جو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کے دربار کے موقعہ پر ہوئی تھیں۔ اِس موقعہ پر بھی شاندار طریقہ سے اور وسیع پیمانہ کے مطابق عمل میں لائی جائینگی۔ کہ حتے الامکان ہندوستان بھر میں اعلیحضرت

کی رعایا کے ہر جوان و بوڑھے اور امیر و غریب کو اچھی طرح سے اس بات کی آگاہی ہو جائیگی کہ اس موقعہ پر پہلے پہل ایک ملک قیصرا ور اسکی ملکہ بنفس نفیس اس غرض سے یہاں رونق افروز ہوئے ہیں کہ اپنی تاجپوشی کے عمل میں آنے کی اطلاع دیں اور اس خیال سے یہ امر خاص طور سے مطلوب ہے کہ اطفالِ سکول کی خاطر و مدارات کا اہتمام لوکل تقریبات کے متعلق مقدم سمجھا جائے۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ یہ ریزولیوشن بمبئی۔ بنگال۔ ممالکِ متحدہ۔ پنجاب۔ برہما۔ مشرقی بنگال و آسام ممالکِ متوسط۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور کورگ کی لوکل گورنمنٹوں و نظامتوں اور پورٹ بلیئر کے سپرنٹنڈنٹ کے نام اطلاعاً روانہ کیا جائے۔ اور عام اطلاع کے لئے گزٹ آف انڈیا کے ضمیمہ میں مشتہر کیا جائے ؞

(دستخط) اے اول۔ سکرٹری گورنمنٹ ہند

انتظاماتِ دربار کے لئے ایک تجربہ کار کمیٹی کی قائمی چونکہ اس عظیم الشان دربار کے لئے بہ نسبت سابقہ درباروں کے زیادہ وسیع انتظامات کی ضرورت تھی۔ کیونکہ ایک تو اسمیں حضور شہنشاہ نے معہ ملکہ محترمہ تشریف لاکر رونق افروز ہونا تھا۔ دوسرے سابقہ درباروں کی نسبت مہمان۔ فوج اور تماشائی بھی زیادہ شریک ہونے تھے۔ اسلئے اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے کہ ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر وائسرائے و گورنر جنرل ہند ابھی نئے نئے تشریف لائے تھے۔ جنکو گذشتہ درباروں کے متعلق کوئی ذاتی تجربہ نہ تھا۔ حضور ملک معظم کے ایماء سے لارڈ ہارڈنگ بہادر کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل تجربہ کار حکام کی جنکو گذشتہ درباروں کا بخوبی تجربہ تھا ایک زبردست کمیٹی بصدارت ہز آنر سر جے پی، ہیوٹ بہادر لفٹنٹ گورنر یوپی قایم کیگئی ؞

ممبران و عہدہ داران دربار کمیٹی ۔ (۱) پریزیڈنٹ ہز آنر سر جے پی ہیوٹ بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر یوپی ۔ (۲) سکرٹری مسٹر وی گبیرل سی وی او سی ایس آئی

ممبران :- (۳) ہز ہائینس ہیجر مہاراجہ سندھیا راؤ بہادر بالقابہ والئے گوالیار۔

۲- کرنل ہز ہائینس مہاراجہ سر گنگا سنگھ بہادر بالقابہ والئے بیکانیر
۳- ہز ہائینس مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگھ بہادر آف ایڈر نائب الریاست جودھپور۔
۴- کرنل ہز ہائینس نواب سر محمد حامد علیخان بہادر بالقابہ والئے رام پور۔
۵- آنریبل سر ٹی رِن بہادر بالقابہ پریزیڈنٹ ریلوے بورڈ
۶- آنریبل سر اے ہنری میکمہن بہادر فارین سکرٹری گورنمنٹ ہند
۷- لفٹنٹ کرنل سی ایم ڈالس بہادر کمشنر قسمتِ دہلی
۸- کرنل ایچ ڈی کاکس بہادر انڈین آرمی ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل ہند
۹- کرنل سی جے بمبر بہادر انڈین میڈیکل سروس انسپکٹر جنرل سول ہوسپٹلز پنجاب
۱۰- کرنل آر ایس میکلگن بہادر ای آر سپرنٹنڈنگ انجنیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب
۱۱- لفٹنٹ کرنل ایف اے میکسول بہادر ڈی سی ڈی انڈین آرمی ملٹری سکرٹری گورنمنٹ ہند
۱۲- مسٹر ڈبلیو ایم ہیلی انڈین سول سروس ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند محکمہ فنانس حال چیف کمشنر دہلی
۱۳- لفٹنٹ کرنل آر ای گرمسٹن سی آئی ای اکسٹرا اکواٹری بادشاہ سلامت۔
۱۴- لفٹنٹ کرنل سی ایف مرے سپلائی اینڈ ٹرنسپورٹ کورپس

دربار کمیٹی کے ماتحت ۴۰ سب کمیٹیاں اس بڑی کمیٹی کے ماتحت مختلف کاموں کی انجام دہی کے متعلق مختلف قسم کی ۴۰ سب کمیٹیاں قایم کیگئی تھیں۔ جنمیں ہر ایک کمیٹی کے تین تین چار چار ممبر قرار دئے گئے +

دربار کمیٹی کے اجلاس اور تجاویز دربار کمیٹی کے اجلاس قریباً ہفتہ وار ہوتے تھے جنمیں تقریباً سات سو تجاویز انتظاماتِ دربار کے متعلق کی گئیں +

رقبۂ دربار کیمپ۔ دہلی کے جس رقبہ میں لارڈ لٹن و لارڈ کرزن نے دربار منعقد کئے تھے۔ اُسی طرف اب کے بھی ۴۵ میل مربع کے رقبہ میں دربار کے لئے کیمپ وغیرہ لگانے کی تجویز قرار پائی۔ رقبۂ مذکور میں جنگل لق و دق میدان اور اور دلدلوں کی درستگی ماتحت افسران نے نہایت محنت و جانفشانی سے کی۔ چنانچہ خود سر جان ہیوٹ بہادر بنفس نفیس ہر موقعہ پر پہنچکر ہدایات دیتے تھے۔

اور اِس خوبصورتی سے انہوں نے اور انکے ماتحت افسروں نے کام کیا کہ دربار سے پہلے وہ لق ودق میدان جنگل اور دلدل کا رقبہ ایک نہایت خوبصورت خیموں کا شہر، ہر قسم کی عمدہ سڑکات اور نفیس باغیچوں سے آراستہ و پیراستہ تھا +

نقشہ دربار کیمپ - دربار کے لئے کیمپوں کا نقشہ ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا رئیس والئے گوالیار نے پیش کیا تھا جو پسند کیا گیا +

کیمپوں کی زمین کی درستگی و تقسیم - لق ودق میدانوں کی صفائی کے بعد اس تمام زمین کو ۲۰۵ کیمپوں میں تقسیم کیا گیا۔ جنمیں قریباً ۴۰ ہزار خیمے لگائے گئے تھے +

والیان ریاست کو دعوت - اِس موقعہ پر ۱۰۴ خود مختار والیان ریاست کو دعوت دیگئی اور انکے حسب حیثیت سو سے پانچسو تک ہمراہیوں کے لئے اپنا اپنا کیمپ لگانے کی اُنکو اجازت دیگئی۔ چنانچہ اس جگہ کو انہوں نے اپنی خرچ سے درست کرکے اسپر کیمپ لگوائے گئے تھے +

دیگر مدعو شدہ جاگیر - ممبران کونسلز۔ مقامی روساء اور دیگر معززین کے علاوہ اِس موقعہ پر ۲۹۴ جاگیرداروں کو دعوت دیگئی تھی +

صوبہ وار کیمپ - صوبوں کے وہ روساء۔ حکام و ممبران کونسلز جو انگریزی طریق پر رہتے تھے۔ اپنی اپنی گورنمنٹوں کے کیمپوں میں مقیم تھے۔ لیکن صوبہ وار اُن لوگوں کے لئے جو دیسی طرز کی رہایش پسند کرتے تھے علیحدہ کیمپ لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ جنپر ایک ایک افسر جداگانہ بطور انچارج مقرر تھا +

کیمپوں کی سڑکیں - تقسیم زمین کے بعد شہر سے کیمپوں کو جاتے کے لئے اور پھر کیمپوں کے درمیانی حصوں میں چلنے کے لئے عمدہ سڑکیں بنائی گئی تھیں۔ جنکا دور ۴۳ میل تھا۔ اور اگر کیمپوں کی اندرونی سڑکوں کو بھی اسمیں شامل کیا جائے۔ تو اسکا دور ۸۰ میل بنتا ہے +

سڑکوں پر گرد دبانے کیلئے تیل کا چھڑکاؤ } سڑکوں پر چونکہ بیشمار آمد و رفت ہونی تھی جسکی وجہ سے گرد کا اُڑنا یقینی تھا۔ اسلئے ایکی دفعہ سڑکوں پر مٹی کے تیل کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ چنانچہ ۵۰ ہزار ٹن مٹی کا تیل خرچ ہوا جسکی وجہ سے دربار کے زمانہ میں سڑکوں پر گرد کا نام تک نہ تھا ❊

سڑکوں پر پولیس کا حسن انتظام ۔ چونکہ سڑکوں پر بیشمار موٹروں۔ گھوڑا گاڑیوں۔ بیل و اونٹ گاڑیوں کی آمدورفت کے سبب حادثات واقع ہوجانے کا بھی احتمال تھا۔ اسلئے مسٹر ایل فرنچ بہادر، انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کے ماتحت ۳۰ ڈپٹی انسپکٹر جنرل۔ ۱۳ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ۱۵ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۶۰ یورپین انسپکٹر۔ ۱۰ دیسی انسپکٹر۔ ۷۰ سب انسپکٹر۔ ۶۰ انگریزی سارجنٹ ۲۸۵ ہیڈ کانسٹبل۔ ۱۵۰ ٹریفک پولیس۔ ۵۰ سوار اور ۲۸۵۰ کانسٹبل متعین کیے گئے تھے ❊

بجلی کی روشنی ۔ کیمپوں کی زمینوں کی تقسیم اور سڑکوں کی تکمیل کے بعد کیمپوں میں بجلی کی روشنی پہنچانے کے لئے کنگس وے اور دربار پوسٹ آفس متصل بہت بڑا کارخانہ بجلی کا قایم کیا گیا تھا۔ جسکی تاروں کے لئے دس ہزار ستون لگانے پڑے۔ اور لاکھوں لمپ سڑکوں اور کیمپوں میں روشن ہوکر عجیب دلفریب بہار پیدا کرتے تھے ❊

پانی کی بہم رسانی ۔ پانی کی فراہمی بھی نہایت فیاضی سے کیگئی تھی۔ کیونکہ قریباً تیس ہزار گیلن روزانہ پانی آدمیوں کے لئے فراہم کرکے تقسیم کیا جاتا تھا۔ انسانوں کے علاوہ باغیچوں کی نشوونما کے لئے چھ ماہ تک فی گھنٹہ گیلن پانی روزانہ بہم پہنچایا جاتا رہا ❊

پولیس ایکٹ ۔ دربار سے چار ماہ پہلے رقبۂ دربار کے لئے ایک پولیس ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔ جسکے لئے کیمپ ۱۱ر جُدا جُدا مجسٹریٹ مقرر تھے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ایسے ملزموں کو مجسٹریٹوں نے جو انکے روبرو پیش ہوئے ۔ ۳۰۰ مقدمات میں

سزا دی ٭

اشیائے خوردنی کی بہم رسانی - چونکہ اس عظیم الشان موقعہ پر حکام گورنمنٹ اور ۵۰ ہزار سرکاری فوج کے لئے اشیائے خوردنی کی بھی سخت ضرورت تھی - اسلئے سپلائی ٹرنسپورٹ کے محکمہ نے نوّے ہزار من غلہ - ستر ہزار من ایندھن اور بیشمار گھاس کا انتظام کیا تھا - اور محکمہ مذکور ہر روز ۲۰ ہزار ڈبل روٹی ۱۸ ہزار پونڈ گوشت تقسیم کرتا تھا - علاوہ بریں دیگر مہمانوں کے واسطے فروختگی اشیاء کے لئے ایک منڈی قایم کرکے پرائیویٹ لوگوں کو انکے ٹھیکے دیدئے گئے تھے - چنانچہ ہر کیمپ میں فروختگی اشیاء کی دوکانات لگی ہوئی تھیں ٭

ڈایری کا انتظام - حکام و فوج کے لئے ایک ڈایری کا بھی انتظام کیا گیا تھا جسمیں دو ہزار دودھ دینے والے جانور مہیا کئے گئے تھے - چنانچہ یہ ڈایری روزانہ ۵ لاکھ پونڈ دودھ - ۶۰ ہزار پونڈ مکھن اور ۱۲ ہزار پونڈ بالائی تقسیم کرتی تھی ٭

بسکٹوں کا ٹھیکہ - اسموقعہ پر بسکٹوں کا ٹھیکہ ایک ہندوستانی کمپنی کو دیا گیا تھا

حفظان صحت کا انتظام - چونکہ اتنے بڑے مجمع کے لئے ہسپتالوں کی بھی ضرورت محسوس ہوتی تھی - اسلئے ایک سنٹرل ہسپتال قایم کیا گیا - اور تین چھوٹے چھوٹے ہسپتال بنائے گئے - جنمیں مہمان مریضوں کی آسایش بہم رسانی ادویات و تشخیص و علاج کے لئے اعلےٰ ڈاکٹروں کا انتظام کیا گیا تھا ٭

زخمیوں کے لئے امداد - سینٹ جان ایمبولنس کی کارکن جماعت نے علاوہ سرکاری انتظامات کے حادثات میں زخمی ہوجانے والوں کے لئے معقول انتظامات کئے تھے ٭

شفاخانہ حیوانات - چونکہ اس دربار میں گھوڑے - ہاتھی - بیل بھینسے - گائیں اور بھینسیں بھی معقول تعداد میں جمع ہوئی تھیں - اسلئے انکے علاج کے لئے بھی ایک شفاخانہ حیوانات کھولا گیا تھا ٭

فائر بریگیڈ کا انتظام - چونکہ کیمپوں میں خیمے ہی خیمے تھے - جنمیں آتشزدگی کا اندیشہ ہوسکتا تھا - لہذا ایک سنٹرل سٹیشن فائر بریگیڈ قایم کیا گیا تھا - جسکے ماتحت ہر کیمپ میں جداگانہ انکا اپنا فائر بریگیڈ کا انتظام تھا - اور ہر کیمپ میں ایک مینارہ بنا دیا گیا تھا - تاکہ ٹیلیفون پہنچتے ہی فوراً سنٹرل سٹیشن سے بھی مدد پہنچ سکے +

ٹیلیفون کا انتظام بھی نہایت وسیع پیمانہ پر تمام کیمپوں میں تھا - جس سے ایک دوسرے کیمپ میں گفتگو کرنے کے لئے نہایت سہولت تھی +

دربار پوسٹ اوفس - مہمانانِ دربار کی سہولیت کے لئے کنگس وے سٹیشن کے قریب بنام دربار پوسٹ آفس ایک پختہ مگر نہایت شاندار عمارت بنائی گئی تھی - جسکے آگے ایک پُر فضا باغیچہ بھی لگایا گیا تھا - یہ عمارت ۲۰۰ فٹ طویل تھی - اسمیں ہر کام کے لئے علیحدہ علیحدہ کھڑکیاں بناکر انکے آگے روغنی جنگلہ لگایا گیا تھا اور ہر کھڑکی پر اُس کام کی تفصیل کا بورڈ لگا ہوا تھا - جو اُسمیں ہوتا تھا - اور اسکے اوپر شاہی تاج آویزاں تھا - علاوہ بریں مختلف کیمپوں میں ایک ایک گول عمارت کی صورت میں ۳۴ سب آفس تھے - اور ہر کیمپ میں پوسٹ بکس لگا تھا - ڈاک کے محکمہ میں ۷۰۰ افسر تھے - چنانچہ دربار کے ایام میں ڈاکخانہ کی معرفت ۵۰ لاکھ ۷۵ ہزار اشیاء تقسیم ہوئیں - اور زمانہ دربار میں ایک کروڑ کے صرف ٹکٹ ڈاک فروخت ہوئے +

ٹیلیگراف اوفس - امپریل کیمپ و پریس کیمپ کے درمیان ٹیلیگراف اوفس قایم کیا گیا تھا - جسکے کئی سب آفس تھے - اس کام کی اہمیت کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ صرف ۱۲ دسمبر کو محکمہ تار نے ۹ ہزار پیغامات مبارکباد ریسیو کئے - اِس محکمہ میں ۴۵۰ افسر کام کرتے تھے +

ریلوے کے بہترین انتظامات - ریلوے نے اِس عظیم الشان ہجوم کے موقعہ پر نہایت اعلےٰ درجہ کا انتظام کیا تھا جسکی تعریف نہیں ہوسکتی - کیونکہ یہ اسیکی برکت تھی کہ اسنے بیشمار حکام و سرکاری فوج کے علاوہ سینکڑوں والیان ریاست

کو معہ خدم وحشم - ہزاروں روساء و جاگیرداروں کو معہ ملازمین و مصاحبین اور دیگر مہمانوں کو معہ ہمراہیان اور لاکھوں تماشائیوں کو معہ اسباب نہایت آسایش سے دربار کے موقعہ پر لاکر پہنچایا اور پھر بعد ہٗ بابعافیت انکے وطنوں کو واپس پہنچا دیا - اور ۵۰ ہزار فوج کو لے بھی آئی اور پہنچا بھی آئی - اور کوئی حادثہ وقوع میں نہیں آیا +

چونکہ سنٹرل سٹیشن پر والیان ریاست کی سینکڑوں سپیشل ٹرینوں کو ریسیو کرنا مشکل تھا - اسلئے والیان ریاست کے لئے کنگس دے ٹرمنس سٹیشن قایم کیا گیا - جسکا پلیٹ فارم بہت وسیع تھا - اور جسکے باہر ایک شاندار دروازہ تھا - اور قریباً پچیس چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں کے علاوہ آرمی کیمپ سٹیشن اسکے شمال و مشرق میں - اور ملٹری کیمپ سٹیشن اسکے شمال و مغرب میں - امپیریل سروس ٹروپس سٹیشن اسکے جنوب میں بنائے گئے تھے - جنپر آرمی ملٹری و امپیریل سروس ٹروپس اُتری +

سپیشل ٹرینوں اور اسباب کی تعداد - صرف چار دِن میں ۲۵۶ معمولی ٹرینوں کے علاوہ (۰ ۴۹) سپیشل ٹرینیں ریسیو کی گئیں - اسکے سوا ریلوے بورڈ کے ذریعہ + ، کروڑ ٹن اسباب ایک لاکھ پارسلوں میں آیا +

دربار ہال اور کیمپوں تک بڑی پٹڑی کی ریل } سنٹرل سٹیشن سے کیمپوں اور دربار ہال تک لوگوں کو لانے لیجانے کے لئے ۴۴ میل بڑی پٹڑی کی ریلوے لائن جاری کیگئی تھی - جسمیں کیمپوں پر اُترنے چڑھنے کے لئے بہت سے سٹیشن بھی قایم کئے گئے تھے - اسموقعہ پر ۶۴ ہموار کراسنگ ۱۴ پل اور ۲۹ سٹیشن خاص طور پر بنائے گئے تھے - جنپر ۸۰ افسر اور ۸۰۰ ملازم روزانہ کام کرتے تھے - دربار کے دن اِس ریلوے نے درباریوں کو دربار ہال تک لیجانے اور واپس لانے میں بڑی مدد دی - اِس تمام انتظام کی خوبی کا سہرا آنریبل سر ٹی وِن بہادر پریزیڈنٹ ریلوے بورڈ کے سر ہے - جنکی محنت د

نگرانی کی ہرطرف تعریف ہوئی +

دربار لائٹ ریلوے۔ پچھلے دربار کیطرح اب کے بھی موری دروازہ کے باہر تیسہزاری سٹیشن سے دربار ہال اور دیگر کمپوں کے مختلف مقامات تک دس میل لمبی بنائی گئی تھی۔ جسکے اٹھارہ سٹیشن نہایت خوبصورت بنے تھے۔ اسپر صرف ۱۲ دسمبر کو تیس ہزار آدمیوں نے سفر کیا۔ اور دربار کے دن تو یہ ہر پانچ پانچ منٹ بعد چھوٹتی تھی۔ اسکی تیاری میں مہاراجہ گوالیار۔ جے پور اور اندور کے قریباً ۳۵ ہزار آدمیوں نے کافی مدد دی۔ اس کا ٹکٹ درجہ اول ۸/ اور درجہ دوم ۴/ تھا +

موٹر دربار۔ چونکہ اس دربار میں قریباً دو ہزار موٹریں آئی تھیں۔ اسلئے جس طرح لارڈ کرزن کا دربار بسبب ہاتھیوں کے جلوس کے ہاتھیوں کا دربار کہلاتا تھا۔ اُسی طرح یہ دربار موٹروں کی کثرت کے باعث "موٹر دربار" مشہور ہو گیا +

پولو گراؤنڈ۔ چونکہ ایسے موقعہ پر کھیل تماشے بھی جزو لاینفک ہوگئے ہیں اسلئے برٹش گورنروں کے کمپوں کے درمیان اتنا بڑا وسیع پولو گراؤنڈ بنایا گیا جس میں دس ہزار آدمیوں کی نشست کا انتظام تھا۔ اور جسکے گرد ایک فصیل بنا کر درمیان میں نہایت خوبصورت گھاس لگایا گیا تھا جسمیں فلیگ سٹاف ٹاور کے مقابل کے خط میں شاہی کیمپ سے ایک میل کے فاصلہ پر حضور شہنشاہ و ملکہ کی نشست کے لئے ایک خیمہ نما بنگلہ بنایا گیا تھا۔ جس کی دیواریں پختہ اور چھت سرخ ٹائل کی تھی۔ اسکے اردگرد ریفرشمنٹ کے کمرے تھے +

گراؤنڈ کی مشرقی و مغربی اطراف میں ہینڈ۔ فٹ بال و ہاکی کے لئے جگہ تجویز کی گئی تھی۔ جن کے دیکھنے کے لئے فصیل کی دیواروں پر نشست کا انتظام تھا +

فوجی ریویو گراؤنڈ۔ اسیطرح فوجی ریویو کے لئے جو گراؤنڈ بنائی گئی تھی۔ وہ دو میل لمبی اور ایک میل چوڑی تھی۔ اسمیں بھی بارہ ہزار نشستوں کا انتظام تھا۔ اور ہز امپیریل میجسٹیز کے لئے اُسی طرح کا ایک مکان بطور نشست گاہ بنا تھا +

سڑکوں کی آراستگی۔ چونکہ سڑکوں پر آمد و رفت زیادہ ہونی تھی۔ نیز جلوس وغیرہ بھی گذرنے تھے۔ اسلیئے سوائے اسکے کہ بہت اونچی اونچی محرابیں بنائی جائیں۔ اور اونچی ہی جھنڈیاں لگائی جائیں۔ پبلک کو اور کسی قسم کی آرایش کی اجازت نہ تھی۔ لیکن پھر بھی پبلک نے دلی جوش سے حتی المقدور تمام جلوسی سڑکوں پر محرابیں بنائی اور جھنڈیاں لگائی تھیں

ڈائرکٹری دربار۔ پچھلے دربار کی طرح اِس موقعہ پر بھی انگریزی میں ایک دربار ڈائرکٹری شایع کیگئی تھی۔ جسکی قیمت بلحاظ کاغذ و جلد عہ/ و عہ تھی۔ جسمیں تمام کیمپوں کی تفصیل۔ مہمانوں کے نام اور پروگرام دربار درج تھا۔ یہ ڈائرکٹری اختتام دربار سے پہلے ہی فروخت ہوگئی +

فصل دوم

شاہی کیمپ اور دوسرے سرکاری کیمپ

والیان ریاست کے کیمپ پچھلے دربار تاجپوشی (سنہ ۱۹۰۳ء) کے موقعہ پر اگرچہ **شاہی کیمپ کے قریب** گورنمنٹ ہند کے کیمپوں کے ساتھ ہی گورنروں لفٹنٹ گورنروں اور دیگر حکّام کے کیمپ تھے۔ مگر والیان ریاست کے کیمپ دُور جا پڑے تھے۔ کیونکہ اُس دربار میں لارڈ کرزن کی مصروفیت کی وجہ سے والیانِ ریاست کی ملاقاتِ بازدید نہ ہو سکی تھی۔ لیکن ابکی مرتبہ چونکہ حضور ملک معظم نے والیانِ ریاست کو باریابی کا موقعہ دینا تھا۔ اور حضور ملک معظم کی طرف سے والیسرائے بہادر نے ملاقاتِ بازدید بھی کرنی تھی۔ اس لئے ہز مجسٹی کا ایما تھا کہ والیانِ ریاست کے کیمپ بھی شاہی کیمپ کے قریب ہی لگائے جائیں +

شاہی کیمپ کی جگہ:- چنانچہ لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ اور دوسرے ممبران دربار کمیٹی نے شاہی کیمپ کی جگہ کے متعلق بہت کچھ سوچ بچار کے بعد یہی فیصلہ کیا۔ کہ سابقہ سرکٹ ہوس کے آس پاس ہی کافی جگہ حاصل کر کے شاہی کیمپ نصب کیا جائے۔ اور اسکے قریب ہی والیان ریاست کے کیمپوں کے لئے جگہ تجویز کی گئی تھی +

سرکٹ ہوس کی متصلہ زمین کا حصول و درستگی الغرض سرکٹ ہوس کے پاس بہت سی زمین جسکے ایک حصّہ پر افسران چھاونی کے مکانات بنے ہوئے تھے۔ اور ایک حصّہ پر فصل کھڑی تھی۔ اور ایک حصّہ زمین

دریائے جمنا کی رَو کے باعث دلدل بنا ہوا تھا۔ حاصل کر کے فصلوں کو معاوضہ دیکر کٹوا دیا۔ اور مکانوں کو بھی معاوضہ دیکر گرا دیا۔ اور دلدل والی زمین کو بصد مشکل درست کرایا +

کمپوں کیلئے زمینوں کی تقسیم۔ جس کے بعد ہر ایک کمپ کیلئے اسکی ضرورت کے مطابق زمین تقسیم کردی گئی +

پُرانی سڑکوں کی درستی اور نئی سڑکوں کی قایمی چنانچہ اس علاقہ میں جو پُرانی سڑکیں تھیں۔ اُن کو ازسرنو مرمّت کرایا۔ اور بہت سی نئی سڑکیں آمد و رفت کے لئے بنائی گئیں +

کمپوں میں باغیچوں اور سبزہ کا انتظام۔ پھر ہر کمپ میں عمدہ سڑکیں قائم کی گئیں۔ اور عام سبزہ اُگانے کے علاوہ نہایت خوبصورت باغیچے بھی لگائے گئے

شاہی کمپ کی زمین کا رقبہ اور خیموں کی تعداد سرکٹ ہوس میں شاہی کمپ کیلئے ۲۰۷ ایکڑ زمین وقف کیگئی۔ جسمیں دو ہزار خیمے نصب کیے گئے تھے اور ۲۱۴۰ مہمانوں کے فروکش ہونے کا انتظام تھا +

سرکٹ ہوس کی آراستگی۔ اگرچہ شہنشاہ و ملکہ نے خیموں میں قیام فرمانا تھا مگر تاہم اس خیال سے کہ مبادا موسم کی سردی خیموں میں قیام کو ناگزیر کردے احتیاطاً سرکٹ ہوس کو بھی شہنشاہ کی رہایش کے لحاظ سے خوب آراستہ و پیراستہ کر رکھا تھا +

خاص شاہی خیمے۔ چونکہ شہنشاہ کی خواہش تھی کہ اُن کے خیمے اردگرد کے خیموں سے مختلف نہوں۔ اسلئے شاہی قیام کے لئے حضور وایسرائے نے اپنے دو چھ خیمے سرکٹ ہوس کے سامنے دو مختلف قطاروں میں لگوا دئے جنکو وہ اپنے دورہ میں استعمال کرتے تھے +

درباری شامیانہ۔ سرکٹ ہوس کے مقابل ایک بڑا درباری شامیانہ لگایا گیا تھا۔ اسکا ابتدائی رُخ ۱۶۰ فٹ طویل اور ۹۰ فٹ عریض تھا۔

اور ابتدائی حصہ ۱۸ فٹ بلند تھا۔ جو ۸۰ سفید و سُرخ یعنے چاندی سونے کے منڈھے ہوئے ستونوں پر کھڑا تھا جسکے باہر کی طرف گلٹ شدہ برجیاں نظر آرہی تھیں۔ اِس خیمہ کو سنہری جھالر لگائی گئی تھی۔ اور باہر کی طرف لمبائی میں خوشنما قندیلیں لٹک رہی تھیں۔ یہ خیمہ دربار کے دنوں میں تختگاہ کا کام دیتا تھا۔ جسمیں سٹار آف انڈیا کی نیلی دھاریاں عجیب سماں پیدا کر رہی تھیں اور فرش فروش بھی نہایت مکلف تھا +

عقب کا خیمہ۔ اسکے عقب میں جو خیمہ لگا تھا۔ اُسکی چوڑائی بھی اسیقدر تھی۔ لیکن اسکی اونچائی ۲۴ فٹ اور لمبائی ۵۰ فٹ تھی۔ یہ خیمہ مختلف قسم کے اسلحہ سے آراستہ تھا۔ جسکے سامنے کی سڑک پر جانے کے لئے ۱۲ چوڑی سیڑھیاں بنائی گئی تھیں +

درمیانی قطعہ پر سبزہ زار اور شاہی جھنڈے کا مستول۔ اِن سیڑھیوں کے مقابل کی سڑک پر ۳۵ فٹ قطر کے ایک دائرہ کی شکل میں سبزہ زار لگایا گیا تھا۔ جسکے درمیان شاہی جھنڈے کا مستول لگا تھا +

شہنشاہ کا گارڈ آف آنر۔ اور اِسی سبزہ زار میں بادشاہ سلامت کا گارڈ آف آنر کھڑا رہتا تھا +

شاہی شامیانہ۔ میں داخلہ کے لئے تخت کے سامنے ۱۰۰ فٹ چوڑی مسلسل سیڑھیاں تھیں۔ جنکے سامنے ۱۸۲ فٹ چوڑا راستہ تھا +

کھانے کا کمرہ۔ اسکے پیچھے ایک ۱۹۸ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا خیمہ کھانے کے لئے لگایا گیا تھا۔ جسمیں اکثر دعوتیں ہوتی تھیں

خوبصورت سڑکیں اور باغیچے۔ سبزہ زار کے درمیان میں تین نہایت خوبصورت سڑکیں بنائی گئی تھیں۔ جنکے مرکز میں نہایت خوشنما باغیچے لگائے گئے تھے +

شہنشاہ معظم کے خیمے۔ شاہی شامیانہ کے ساتھ ہی حضور شہنشاہ کے قیام کے لئے نشست۔ دفتر۔ خوابگاہ و دیگر ضروریات کے خیمے نصب تھے

جسمیں شہنشاہ کی پوزیشن کے مطابق نہایت اعلےٰ درجہ کا سامان مہیا کیا گیا تھا۔ شہنشاہ کے خیموں میں ہلکے اور گہرے نیلے رنگ کا ریشم استعمال کیا گیا تھا۔ اور کمروں میں بیکانیر کی ساخت کے زرد و خاکستری رنگ کے قالین بچھے تھے۔ جنکی جھالریں ہلکے و گہرے نیلے رنگ کی تھیں۔ اور کھانے کے کمرہ میں آگرہ کی ساخت کے قالین بچھے تھے +

ملکہ محترمہ کے خیمے۔ مقابل کی روش کے تین خیمے حضور ملکہ محترمہ کے لئے آراستہ کئے گئے تھے۔ جنمیں ہلکے و گہرے گلابی ریشم کا استعمال کیا گیا تھا۔ اور نہایت مکلّف قالین بچھے تھے۔ جنکی جھالریں بھی ہلکے اور گہرے گلابی رنگ کی تھیں۔ اور ہاتھی دانت کے دروازے لگے تھے +

باغیچہ۔ حضور ملکہ محترمہ کے خیموں اور سرکٹ ہوس کے درمیان ایک خوبصورت باغیچہ گلاب کے پھولوں کا نہایت نفیس لگایا گیا تھا +

کمپوں میں شیشوں کی کھڑکیاں۔ شاہی کمپ میں روشنی کے لئے بڑی بڑی شیشے دار کھڑکیاں لگائی گئی تھیں۔ تاکہ کمروں میں بخوبی روشنی پہنچ سکے +

برقی روشنی۔ شاہی کمپ میں برقی روشنی اس کثرت سے لگائی گئی تھی کہ رات کو شاہی خیموں کی جگمگاہٹ نظر کو خیرہ کر دیتی تھی +

خیموں کے گرم کرنیکی انگیٹھیاں۔ خیموں کی انگیٹھیوں کو بجائے لکڑی یا کوئلہ سے گرم کرنے کے بجلی کے ذریعہ گرم کیا جاتا تھا۔ تاکہ دھواں نہو +

شاہی خیموں کی آرایش و زیبایش۔ شاہی خیموں کی آرایش کا کام یو نتو لفٹنٹ کرنل ایف میکسول ملٹری سکرٹری حضور وائسرائے کے سپرد تھا۔ مگر ان کی آرایش و زیبایش کے متعلق لارڈ ہارڈنگ و لیڈی ہارڈنگ نے نہایت دلچسپی لیکر خود ہدایات دی تھیں +

گورنر جنرل ہند کا خیمہ۔ حضور ملک معظم کی بائیں طرف لارڈ ہارڈنگ بہادر

گورنر جنرل کا خیمہ نصب تھا ✦

سر جان ہیوٹ اور دیگر مہمانانِ شاہی کے خیمے ۔ سر جان ہیوٹ اور دیگر ذی وقار مہمانوں کے خیمے شہنشاہ کے مقابل کی طرف نصب تھے ✦

شاہی ہمراہیوں کے خیمے ۔ شاہی خیموں کے عقب میں شاہی ہمراہیوں کے خیمے لگائے گئے تھے جو نہایت مکلّف تھے ✦

ہمراہیانِ شاہی حضور شہنشاہ کے ہمراہ ولایت سے آئے ہوئے مندرجۂ ذیل صاحبان کیمپوں میں مقیم تھے :-

۱۔ حضور ملکہ معظمہ کوئن میری (۲) میجر ایچ ایچ ڈیوک آف ٹک بہادر بالقابہ ایڈیکانگ وعصابردار شہنشاہ (۳) رائٹ آنریبل مارکوئس آف کریو بہادر بالقابہ سکرٹری آف سٹیٹ (وزیر ہند) (۴) مارشینس آف کریو (۵) ڈچز آف ڈیون شائر مسٹرس آف دی روبز (منتظم توشک خانہ)۔ (۶) کونٹ آف شیفٹسبری لیڈی اِن ویٹنگ ۔ (پیش خدمت) (۷) دی آنریبل وینیشیا بیرنگ میڈ آف آنرز (مصاحب اعزازات) (۸) ارل آف ڈرہم بالقابہ لارڈ ہائی سٹوارڈ (افسر باورچیخانہ) (۹) ارل آف شیفٹسبری لارڈ چیمبرلین (میر حاجب) (۱۰) لارڈ ایٹلے بالقابہ لارڈ اِن ویٹنگ (۱۱) رائٹ آنریبل لارڈ سٹمفورڈھم پرائیویٹ سکرٹری شہنشاہ (۱۲) لفٹنٹ جنرل سر ایچ ایل سمتھ ڈورین ایڈیکانگ جنرل (۱۳) میجر جنرل سٹوارٹ بیٹن اکسٹرا ایکواری میر اصطبل و پرائیویٹ سکرٹری ملکہ معظمہ (۱۴) ریر ایڈمرل سر سی آر کیپل اکسٹرا ایکواری (۱۵) سر آر ای ہنری اکسٹرا ایکواری ۔ (۱۶) لفٹنٹ کرنل سر جے ڈنلوپ سمتھ پولیٹیکل سکرٹری وزیر ہند (۱۷) کمانڈر سر سی بریوٹ کسٹ ایکواری (۱۸) آنریبل لفٹنٹ کرنل ڈی ڈبلیو جی کیپل ایکواری (۱۹) لفٹنٹ کرنل سر ایف ای جی پنسبائی اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری شہنشاہ (۲۰) میجر لارڈ چارلس فٹز موریس ایکواری (۲۱) میجر کلایو وگرام اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری شہنشاہ ۔ (۲۲) لفٹنٹ کرنل چارلس آر مر میولاک سرجینٹ سرجن شہنشاہ (۲۳) مسٹر ایف

ایچ لیوکس پرائیوٹ سکرٹری وزیر ہند (۲۴) آنریبل جے ڈبلیو فورٹسکیو آفیشیل
ہسٹورین مورّخ شاہی (۲۵) مسٹر جی پی جیکومب ہڈ آرٹس (صنّاع) (۲۶)
بریگیڈ جنرل آر ای گرمسٹن بہادر ملٹری سکرٹری شہنشاہ +

ہندوستان سے شرکائے سٹافِ شاہی } (۲۷) میجر ایچ آر سٹاکلے بہادر
(۲۸) میجر ای ڈی مونی اوّل گورکھا رائفلز (۲۹) کپتان آر ای ٹی ہاگ (۳۰)
لفٹننٹ کرنل ایچ ڈی واٹسن ۹ گورکھا رائفلز اسسٹنٹ ملٹری سکرٹریان شہنشاہ
(۳۱) بریگیڈ جنرل ڈبلیو آر برڈوڈ سی بی (۳۲) بریگیڈ جنرل ایچ ڈی یوکیری۔
ڈی ایس او (۳۳) بریگیڈ جنرل سر جے میلس (۳۴) کرنل جے ایم سٹوارٹ سی
بی ۵ گورکھا رائفلز (۳۵) کرنل ایف گوڈان ریلوے والنٹیرز (۳۶) بریوٹ
کرنل ایچ ای سٹین ایڈیکانگان شہنشاہ (۳۷) آنریری میجر کیڈوگن (۳۸) کپتان
ایچ ایل ایم وی او (۳۹) کپتان آر بی ریبن اکسٹرا ایڈیکانگان شہنشاہ (۴۰)
میجر ہزہائینس سر مادہوراؤ سندہیا بہادر بالقابہ والئے گوالیار (۴۱) میجر
جنرل ہزہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر بالقابہ نائب الریاست جودھپور
(۴۲) آنریری کرنل نواب سر محمد اسلم خان بہادر (مرحوم) (۴۳) کرنل ہزہائینس
نواب سر محمد حامد علی خاں بہادر بالقابہ والئے رام پور (۴۴) کرنل ہزہائینس مہاراجہ
سر گنگا سنگھ بہادر بالقابہ والئے بیکانیر آنریری ایڈیکانگان شہنشاہ (۴۵)
لفٹننٹ کرنل آر برڈسی آئی ای - آئی ایم ایس اکسٹرا سرجن شہنشاہ (۴۶)
میجر ایف جی سمال ووڈ انچارج کیمپ حضورِ شہنشاہ (۴۷) مسز سمال ووڈ۔

علاوہ بریں شاہی کیمپ میں مندرجہ ذیل حکّامِ گورنمنٹ ہند و منتظمان دربار
کمیٹی اور ولائتی مہمانِ حضورِ وائسرائے ٹھہرائے گئے تھے :-

وائسرائیگل و گورنر جنرل } (۴۸) لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ وائسرائے
سٹاف بطور مہمانِ شاہی } و گورنر جنرل ہند (۴۹) لیڈی ہارڈنگ (۵۰)
آنریبل اے ہارڈنگ (۵۱) آنریبل ڈائمنڈ ہارڈنگ (۵۲) آنریبل لفٹننٹ

ای ہارڈنگ (۵۳) لفٹنٹ کرنل وسکونٹ ہارڈنگ (۵۴) وسکونٹ ہارڈنگ
(۵۵) سر اے ہنری میکمہن فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند و ماسٹر آف سریمونیز (افسر
تقریبات شاہی) (۵۶) لیڈی میکمہن (۵۷) مس میکمہن (۵۸) لفٹنٹ کرنل ایف
اے میکسول ملٹری سکرٹری (۵۹) مسٹر آر پارسن اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری (۶۰) مسز پارسن
(۶۱) مسٹر جے ایچ ڈیوبلے بالقابہ پرائیویٹ سکرٹری (۶۲) مسز ڈیوبلے (۶۳) مسٹر
بی سکاٹ اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری (۶۴) لفٹنٹ کرنل او کانلے آئی ایم ایس
سرجن (۶۵) مسز کانلے (۶۶) ایل اے اے کلارک اسسٹنٹ سرجن (۶۷) لفٹنٹ
جی گلبن کیمپ سٹاف افیسر (۶۸) آنریبل لفٹنٹ ای او ڈونلڈ اسسٹنٹ کیمپ سٹاف
آفیسر (۶۹) مسٹر سی گلاکس سپرنٹنڈنٹ پولیس (۷۰) مسٹر ایف ایچ آئی پی ملی اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ پولیس (۷۱) مسٹر بی ایل جے پی آرڈر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس
(۷۲) مسٹر ایچ ای بچز ڈائرکٹر بینڈ اکسٹرا ایڈیکانگان گورنر جنرل - ۷۳) لفٹنٹ ماسٹر
جے جے (۷۴) آنریبل لفٹنٹ جے این بگ (۷۵) کپتان ایچ بی برن (۷۶) آنریبل
مسٹر ایچ آئی فریزر (۷۷) کپتان اے ایس ہارٹلے (۷۸) میجر آر جی جلف (۷۹) صوبیدار
میجر میت سنگھ سردار بہادر (۸۰) کرنل ڈبلیو ڈبلیو میور (۸۱) کپتان ایف اے نکلسن
(۸۲) کپتان اے اے ٹاڈ (۸۳) آنریری کپتان اے او ڈبلیو ولڈ فاسٹر آنریری ایڈیکانگان
گورنر جنرل (۸۴) سردار بہادر عبدالعزیز خان آنریری کپتان رسالدار میجر (۸۵) خان بہادر
عبدالکریم خان رسالدار میجر (۸۶) آنریری کپتان رسالدار میجر حکم سنگھ سردار بہادر۔
(۸۷) کپتان صوبیدار میجر مادہو سنگھ رانا سردار بہادر (۸۸) آنریری کپتان رسالدار میجر
ولی محمد خان سردار بہادر (باڈیگارڈ گورنر جنرل) (۸۹) کپتان اے ایس ریگیلے کمانڈنٹ
باڈیگارڈ (۹۰) مسز ریگیلے (۹۱) لفٹنٹ وی سی بی ہاٹس ایڈجوسٹ باڈیگارڈ
(۹۲) جمعدار رہجان سنگھ (۹۳) سردار ابن علی (۹۴) جمعدار جعفر حسین (۹۵) سالدار
کبیر سنگھ +

سر جان ہیوٹ معہ سٹاف بطور مہمان شاہی۔ (۹۶) ہز آنر سر جے پی ہیوٹ بہادر

بالقابہ پریزیڈنٹ دربار کمیٹی (۹۷) لیڈی ہیوٹ (۹۸) مس ہیوٹ (۹۹) لفٹنٹ کرنل ایف سی گارڈن پرائیوٹ سکرٹری پریزیڈنٹ دربار کمیٹی (۱۰۰) کپتان آر دی پالک ایڈیکانگ پریزیڈنٹ دربار کمیٹی +

دیگر مہمانان شاہی کیمپ - مندرجہ بالا سو حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل صاحبان بھی شاہی کیمپ میں مہمان تھے :-

(۱۰۱) آنریبل سر آرتھر لالی جی سی آئی ای - کے سی ایم جی - (۱۰۲) لیڈی لالی - (۱۰۳) مس لالی (۱۰۴) مسز ایم لالی (۱۰۵) ارل اوف مار اینڈ کیلی (۱۰۶) کونٹس آف مار اینڈ کیلی (۱۰۷) ایڈمرل آنریبل سر ایچ سیمیٹن لیوکس (۱۰۸) لیڈی لیوکس - (۱۰۹) لارڈ چارلس مانٹیگو سی وی او (۱۱۰) ارل آف پی سفسٹن (۱۱۱) کونٹس آف سفسٹن (۱۱۲) مس سینڈ فورڈ (۱۱۳) کپتان جے میکنزی ایجنٹ گورنر جنرل -

(۱۱۴) مسز میکنزی (۱۱۵) مس اوسٹل +

شاہی کیمپ کے متصل { شاہی کیمپ کے سامنے ہر دو جانب لوکل گورنمنٹوں کے کیمپ اور دوسری گورنمنٹوں کے کیمپ } کی قطار تھی - جو پولو گراؤنڈ تک پھیلی ہوئی تھی - اور پھر ایک دائرہ کی شکل میں ہو کر والیان ریاست کے خیموں اور ٹھنڈی سڑک کے پرے تک چلی گئی تھی +

کمینڈر انچیف کیمپ - سرکٹ ہوس سے نکلتے ہی دائیں طرف ایک بڑے احاطہ میں کمینڈر انچیف کا کیمپ نصب تھا - جسمیں ایک بڑا لمبا خیموں کا بازار چلا گیا تھا - جسکے اندرونی اختتام پر ملاقاتی خیمے تھے - اور درمیانی باغیچہ میں پیتل کی توپیں اور کئی کوٹریاں پام کے درخت لگے ہوئے تھے - جسمیں قریباً سو مہمان تھے +

گورنمنٹ پنجاب کیمپ - اسکے عین مقابل گورنمنٹ پنجاب کا نہایت خوبصورت کیمپ تھا - جسکے سرے پر ایک خوبصورت ہلکا دروازہ سردار بہادر بھائی رام سنگھ پرنسپل میو آف آرٹ سکول لاہور کا تیار کردہ لگا تھا - اسکے آگے قریباً ۵۰۰ گز تک رنگارنگ کے پھولوں اور خوبصورت جھاڑیوں کی قطار چلی گئی تھی -

اسکے آگے ایک نہایت وسیع ملاقاتی خیمہ تھا۔ جسمیں قریباً ایکہزار آدمیوں کی گنجائش تھی۔ جسکے فرش پر سُرخ گوٹ کے عمدہ قالین بچھے تھے۔ اور دیواروں پر نہایت نفیس کام تھا۔ اور چھت پر پنجاب کے ہتھیار زرہ بکتر نقش کئے ہوئے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ درباری خیمہ ۳ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بجلی کی ایک تار کے پھٹ جانے سے جلکر خاکستر ہو گیا۔ اِس آتشزدگی نے ہز آنر سر لوئی ڈین اور لیڈی ڈین کے ذاتی کمروں کو بھی نقصان پہنچایا۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کیا گیا۔ مگر چونکہ خیمہ بیمہ شدہ تھا۔ اسلئے بیمہ کمپنی نے نقصان کی رقم فوراً بھر دی۔ مگر آفرین ہے ہز آنر کی چستی و مُستعدی پر کہ آپنے بہت جلد انتظام فرما کر فوراً نئے خیمہ جات لگوا دئے۔ اِس کیمپ میں قریباً ۷۰ مہمان تھے ؛

گورنمنٹ بمبئی کیمپ ۔ کمینڈر انچیف کیمپ کیساتھ ایک درمیانی سڑک چھوڑکر ۲۷ ایکڑ زمین میں گورنر بمبئی کا کیمپ نہایت سادہ نمونہ پر بنا تھا۔ جسمیں ایک سبزہ زار کا بازار تھا۔ جو سیاہ درختوں اور رنگا رنگ خیموں کے سبب اَور بھی خوشنما منظر پیش کرتا تھا۔ اسمیں ایک نہایت خوبصورت قیامگاہ گورنر بمبئی نے اپنے اور اپنے دفتر کی اقامت کیلئے بنوائی تھی جو واقعی قابل دید تھی۔ اسمیں سَو کے قریب مہمان تھے۔ اور لارڈ ہیرس سابق گورنر بمبئی بھی بطور مہمان مقیم تھے۔

گورنمنٹِ مدراس کیمپ ۔ بمبئی کیمپ کیساتھ نجف گڑھ کے راجباہا کی نہر چھوڑکر گورنمنٹِ مدراس کا کیمپ سڑک کے موڑ پر واقع تھا۔ جسکے سامنے نہایت شاندار سبزہ زار لگایا گیا تھا۔ اور اگرچہ اسمیں کوئی خاص سجاوٹ نہ تھی۔ مگر پھر بھی نمعلوم کیوں یہ کیمپ اپنی شانداری میں بڑھا ہوا تھا۔ اسمیں قریباً اسّی (۸۰) مہمان تھے ؛

گورنمنٹِ برما کیمپ :۔ مدراس کیمپ کے مقابل برما کیمپ تھا جو سرکاری کیمپوں میں خاص طرز کا تھا اور ایک عجیب نظارہ پیش کر رہا تھا۔ خیمے سڑک سے فاصلہ پر لگائے گئے تھے۔ جسکے درمیان ایک اونچی جگہ پر ملاقاتی خیمہ نصب تھا

اور سامنے ایک سفید دیوار تھی - جسپر کچھ کچھ فاصلہ سے خوبصورت منقش چنتھ لگائے گئے تھے - دروازہ کے شامیانہ پر ایک شیشہ کا مور تھا - جو مہاراجگانِ برما کا شاہی نشان ہے - ہر رات کو بجلی کی روشنی میں اسکی دُم عجیب بہار دکھلاتی تھی - اصل دروازہ پر بہت سے چنتھ لگائے گئے تھے - جو اُس حیوان کی شکل ہے جو رنگون میں شوڈاگن پگوڈا کے محافظ بنے ہوئے ہیں - ان کی آنکھیں جنمیں ایک سُرخ اور ایک سبز تھی - اندھیرے میں جب روشن کیجاتی تھیں تو اُن سے بخوبی راستہ معلوم ہوتا تھا - یہ جانور برما میں گو خاص طور پر مشہور ہیں مگر دھلی کے سرکاری کیمپوں میں عجائبات میں سے تھے - چنانچہ انکی وجہ سے برما کیمپ کا نام دلی کیمپ مشہور ہو گیا ✦

تقسیم سڑکات :- اِس کیمپ کے مقابل کی سڑک ایک قریب فوارہ سے تقسیم ہو جاتی تھی - جو ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا نے اپنے محل واقع گوالیار سے منگواکر لگوایا تھا - پرنسس روڈ مغرب کی طرف جاتی ہوئی پولو گراؤنڈ سے گذرتی تھی - جو کہ برما کیمپ کے پرے تک تھی - اور کنگس وے کی سڑک بطرفِ شمال والیان ریاست کے کیمپ کو جاتی تھی ✦

گورنمنٹِ ایسٹرن بنگال کیمپ - ان دونوں سڑکوں کے درمیانی زاویہ پر ایک شاندار مقامِ اتصال تھا - جسپر ایسٹرن بنگال کیمپ واقع تھا - جسمیں قریباً ۸۰ مہمان تھے - اسکے اصل خیمے نہایت عمدگی سے اوپر کو اُٹھے ہوئے تھے جنکے سُرخ جھالردار گوشے خیموں کی سفیدی کو اور چمکاتے تھے - یہ کیمپ سب کیمپوں سے فوقیت لے گیا تھا - کیونکہ سامانِ آراستگی اور طریقِ نصب نہایت ہی مناسب تھا - اور اسکے خیموں میں ایک مصنوعی جھیل عجیب لطف پیدا کر رہی تھی ✦

گورنمنٹ یو پی کیمپ کنگس وے کیطرف اگلا کیمپ صوبجات متحدہ آگرہ واودھ کی گورنمنٹ کا تھا جو ٹھنڈی سڑک کی تمام زمین تک ہمہ گیر تھا - کیمپ کے

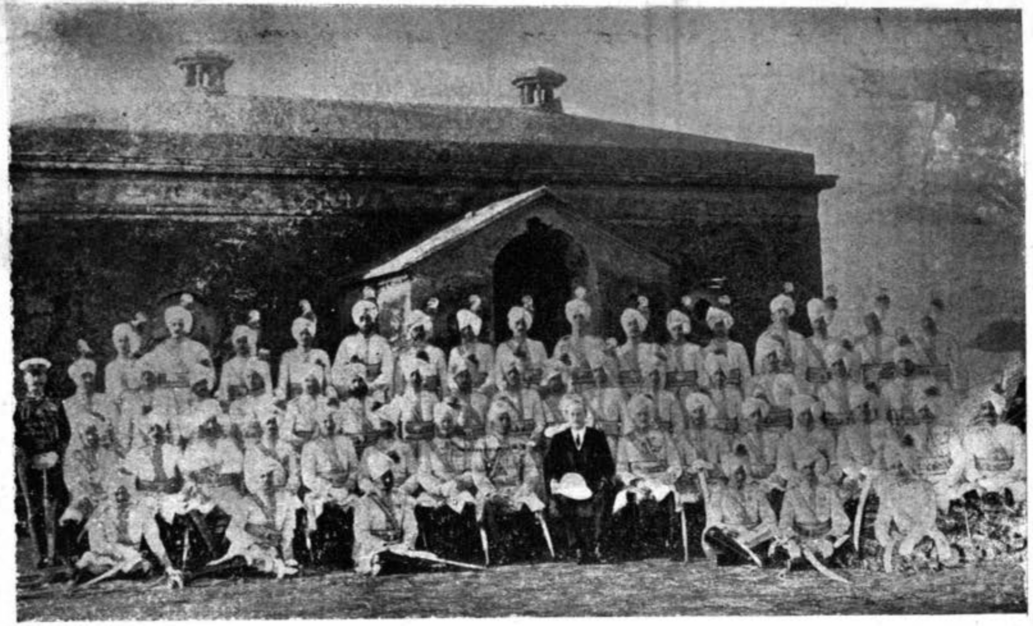
بہت سادہ تھا۔ اور اسمیں بھی ۸۰ کے قریب مہمان تھے ✢

گورنمنٹ بنگال کا کمپ۔ انکے سامنے اور مدراس گورنمنٹ کمپ سے ملحق لفٹنٹ گورنر بنگال کا کمپ تھا۔ جو سایہ دار درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ جسمیں اندرونی آرایش اعلےٰ درجہ کی تھی اور انتظام بھی نہایت عمدہ تھا۔ اسمیں قریباً ۸۰ مہمان تھے۔ جنمیں کلکتہ کے مشہور تجار خاندانوں کے نمائندے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ کے تجار شہزادگان کی اولاد احفاد شامل تھے ✢

انڈین فارن ڈیپارٹمنٹ و دربار ایڈمنسٹریشن کمپ پرنسس روڈ کے ساتھ ساتھ پولو گراؤنڈ کے سامنے اور مشرقی بنگال و آسام کمپ کے عقب میں شاہی کمپ سے تو چھوٹا۔ مگر دوسرے سب کمپوں سے بڑا کمپ تھا۔ جسکے خیمے و عمارات ٹھنڈی سڑک پر بنی تھیں۔ دراصل اسی کمپ کو دربار کا دماغ کہنا چاہئیے کیونکہ اسمیں ٹھیرے ہوئے ممبران دربار کمیٹی نے رات دن کی مصروفیت سے تمام دربار کے انتظامات مکمل کرکے آج اس ویران رقبہ کو اپنی سوئے تدبیری سے رشکِ گلزار بنا دیا تھا۔ اس کمپ میں ایشیائی سرکاری آبادیوں کے گورنران اور انکے سٹاف۔ بیرونی قنصلوں کے نمائندگان اور دیگر اعلےٰ افسران صیغہ خارجہ مقیم تھے کمپ گو سادہ تھا۔ مگر اسکا سامنے کا حصہ شاندار تھا۔ اس سے پرے ٹھنڈی سڑک کے موڑ پر چھوٹے چھوٹے کمپوں کا گروپ تھا۔ جنمیں مقامی حکومت کے وہ لوگ مقیم تھے جنکو صیغۂ خارجہ سے خاص تعلق تھا۔ اور جنھیں راستہ کو سجانے اور خوبصورت بنانے کے لئے یہاں جگہ دیگئی تھی ✢

گورنمنٹ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کمپ۔ فارن اوفس کمپ سے پرے مال کی حد تک شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی گورنمنٹ کا سادہ کمپ تھا۔ جسمیں خوانینِ سرحد مقیم تھے ✢

ایجنٹانِ گورنر جنرل کے کمپ۔ اسکے مقابل ایک اونچی جگہ کی زمین کے آگے ایجنٹانِ گورنر جنرل راجپوتانہ و بلوچستان کے کمپ تھے۔ جنکے آگے باغات تھے



گروپ امپیریئل انڈین کیڈٹ کور

ریزیڈنٹ کشمیر کیمپ:- ان کیمپوں کے پچھلی طرف ریزیڈنٹ کشمیر کا کیمپ تھا۔ جسپر اخروٹ کی لکڑی کے دو منقش ستون بطور دروازہ داخلہ کھڑے تھے۔

آرچ دے ان کیمپ۔ مال کے گوشہ پر سرکاری کیمپ کے احاطہ میں ایک خوبصورت دروازہ مسٹر پرسی برون پرنسپل سکول آف آرٹ کلکتہ کے زیر نگرانی خالص دیسی نمونہ پر تیار ہوا تھا۔ جسپر دربار کمیٹی کے انجنیروں نے سفید پلاسٹر کیا تھا۔ جسکی گیلریاں دکونے رات کو برقی روشنی سے خوب جگمگا اُٹھتے تھے۔ یہ دروازہ سڑک اور خیموں سے ۵۰ فٹ اونچا تھا۔ علاوہ بریں اور بھی جتنے دروازہ بنے تھے سب مسٹر موصوف ہی کی نگرانی میں تیار ہوئے تھے۔ جو عام پسند اور مقبول طرز پر بنائے گئے تھے +

امپیریل کیڈٹ کور۔ بوجہ قلتِ زمین باقی کیمپ اِن سڑکوں پر نہیں لگائے جا سکے چنانچہ امپیریل اور گورنمنٹ ہند کے کیمپوں کی جنوبی طرف امپیریل کیڈٹس کے لئے جو ہندوستانی راجوں مہاراجوں۔ نوابوں۔ جاگیرداروں و خاندانی رئیسوں کی اولاد میں سے خاص شاہی اردل کیلئے منتخب کئے گئے تھے۔ ایک شاندار کیمپ لگایا گیا تھا۔ جسمیں دربار کے دنوں میں مندرجہ ذیل صاحبان کیڈٹ کیمپ میں تھے:-

۱- نواب عبدالمجید خان سوانور- ۲ سردار اوتار سنگھ بھنگا- ۳ ٹھاکر زپت سنگھ راجپورہ- ۴ شیخ امتیاز رسول خان جہانگیر آباد- ۵ کنور کیشری دت- ۶ بالا صاحب ترمبکا راؤ خان ولکار کوہاپور- ۷ کنور سوائی سنگھ جامنگر- ۸ کنور واجی راج جام نگر- ۹ کنور جوریوا سنگھ لاٹھی- ۱۰ کنور سلطان نملیکار کوہاپور- ۱۱ رانا جودھا جنگ الہ آباد- ۱۲ نانا صاحب گوپال کوہاپور- ۱۳ راجا صاحب راجہ جام جندر راؤ کوہاپور- ۱۴ کنور ہیرا سنگھ پنا- ۱۵ صاحبزادہ حاجی خان بہاولپور (۱۶) راجہ حیدر زمان خان خانپور- ۱۷ راجہ فتح سنگھ راؤ اکالی کوٹ (۱۸) ہزہائینس مہاراج رانا دھولپور- ۱۹ ٹھاکر دلیپ سنگھ راہت- ۲۰ کنور گھمبیر سنگھ والا کاٹھیاواڑ

جنکے علاوہ مندرجہ ذیل سابق کیڈٹ کور بھی اِسی کیمپ میں تھے۔
۱۔ ہز ہائینس مہاراجہ کشنگڈھ۔ ۲ ہز ہائینس نواب جاورہ۔ ۳ ہز ہائینس راجہ رتلام۔ ۴ صاحبزادہ طالع محمد خان پالن پور۔ ۵ کنور بھارت سنگھ الاتا۔ ۶۔ مہاراج رکھائی سنگھ جودھپور۔ ۷ راجہ پرتاب سنگھ کاما۔ ۸ لفٹننٹ پرتھی سنگھ کوٹہ۔ ۹ راجہ بڑیا۔ ۱۰ کنور ناہر سنگھ بڑیہ۔ ۱۱ مہاراج کنور بجے سنگھ راج پیپلہ ۱۲۔ لفٹننٹ بالا صاحب ڈفلی۔ ۱۳ کنور رام سنگھ نرسنگڈھ۔ ۱۴ ٹھاکر صاحب راجکوٹ ۱۵۔ لفٹننٹ امر سنگھ۔ ۱۶ لفٹننٹ زدآور سنگھ۔ ۱۷ کنور پرتم سنگھ راج پیپلہ۔ (۱۸) مادھو راؤ کدام گوالیار۔ ۱۹ سردار ہرنراین سنگھ تھولی۔ ۲۰ نواب ٹیمس یار جنگ حیدرآباد ۲۱ نواب نرگس جنگ حیدرآباد۔ ۲۲ آغا مرتضیٰ خاں بمبئی۔ ۲۳ خان فتح دین خان منادادر۔ ۲۴ میر غلام رضا خان خیرپور۔ ۲۵ لفٹننٹ آغا قاسم شاہ ۲۶ شیخ غلام جیلانی دائی۔ ۲۷ شیخ عبدالوہاب حضرت جی۔ ۲۸ نواب خسرو جنگ حیدرآباد۔ ۲۹ لفٹننٹ محمد اکبر خان۔ ۳۰ نواب سچین ✤ ان سب کا ایک گروپ درج کتاب ہے
سنٹرل ٹیلیگراف آفس۔ امپیریل کیڈٹ کور و گورنر جنرل باڈی گارڈ ز کیمپ کے درمیان مرکزی تار گھر تھا۔ جسمیں ایسا معقول انتظام تھا کہ پبلک اور پریس کے سب تار سما سکتے تھے ✤

پریس کیمپ۔ پریس کیمپ میں ۹۰ مہمان گورنمنٹ ہند کے تھے جنمیں ۵۰ یورپین اور اسیقدر ہندوستانی صاحبان تھے۔ یورپین مہمانوں کا انتخاب انڈیا آفس کیطرف سے ہوا تھا۔ اور ہندوستانیوں کا لوکل گورنمنٹوں کیطرف سے۔ کیمپ نہایت شاندار تھا۔ اور لارڈ ہارڈنگ بہادر کے زیر ہدایت حضور ملک معظم کے ایما پر انکی خاطر و مدارات کا بھی اعلےٰ پیمانہ پر انتظام تھا۔ کیونکہ اخبارات ہی دربار تاجپوشی کی خبریں تمام دُنیا میں سب سے پہلے پہُنچانیوالے تھے۔ ان کی سواری کے لئے ہر وقت موٹریں اور دیگر سواریاں موجود رہتی تھیں۔ تمام ولایتی تار اور تازہ اخبارات بھی موجود ہوتے تھے اور شامیانہ کے درمیانی دروازہ

ہر روز زنانہ سرکاری پروگرام لگائے جاتے تھے۔ اخبار نویسوں میں ایک پیرس (فرانس) ایک جرمنی اور دو آسٹریلیا سے آئے تھے ❖

پولیس ہیڈکوارٹرس - پریس کیمپ کے عقب میں پولیس ہیڈکوارٹرز تھے۔ جنمیں افواج متعینہ دہلی کا اکثر حصہ بھی رہتا تھا - اس میں ۵۶ - اعلےٰ افسران تھے۔

چیف کمشنر صوبجات متوسط کا کیمپ - گورنمنٹ ہند کے کیمپ کے ساتھ ہی شاہی ومرکزی سبزہ زار کے اتصال پر چیف کمشنر ممالک متوسط کا کیمپ تھا جسمیں ۴۶ - افسران ونمائندگان تھے ❖

کمان افسر جنوبی افواج وشمالی افواج کے کیمپ } سابقہ کیمپ کے پرے سڑک کی جنوبی طرف جنوبی افواج کا کیمپ ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے تھا - اور مغربی طرف شمالی افواج کا خوبصورت کیمپ - جہاں سابقہ درختوں اور سبزہ زار نے کیمپ کی رونق بڑھا رکھی تھی ❖

والنیٹر افواج کے کیمپ - اسکے ساتھ ہی کنگس وے کے درمیان بہت سے افسران فوج کی والنیٹر جماعت کا کیمپ تھا - کیونکہ یہ اپنے دربار میں ادا کرنیوالے فرائض کی وجہ سے کمینڈر انچیف یا آرمی کے کمان افسروں کے باقاعدہ کیمپ میں نہ ٹھہر سکتے تھے ❖

پنجاب کمیشن کے سول افسران کا کیمپ - پولو گراؤنڈ کے عقب میں پنجاب کمیشن کے افسروں کا ایک بڑا کیمپ تھا جو انہوں نے خود تیار کرایا تھا - اور انہیں گورنمنٹ نے صرف زمین دی تھی ❖

ایجنٹ گورنر جنرل ممالک متوسط کا کیمپ } اسکے آگے درختوں کے جھنڈ میں ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ وسط ہند کا کیمپ ذرا اونچی جگہ پر تھا - جو شہنشاہ کی آمد سے پہلے طغیانی کیوجہ سے نقصان اُٹھا چکا تھا ❖

ریزیڈنٹ بڑودہ کیمپ } اس سے کچھ پرے ریزیڈنٹ بڑودہ کا نہایت خوبصورت کیمپ سبزہ زار میں تھا - اسکو بھی طغیانی سے نقصان اُٹھانا پڑا ❖

نیپال کمپ۔ کمپ مذکور کے متصل ہی مہاراجہ نیپال کے وزیر اعظم کا کمپ تھا جسکے قریب ہی بغداد کے دو نمائندے نواب صفت علی خاں و محمد تقی خان بھی مدعو تھے ✢

پراونشیل کمپ۔ اِسی طرف کچھ آگے پولو گراؤنڈ کے جنوب میں پراونشل کمپ لگائے گئے تھے۔ جنمیں تمام صوبوں کے وہ سرکاری مہمان تھے جو ہندوستانی طریق پر زندگی بسر کرتے ہیں ✢

پنجاب پراونشل کمپ۔ یہ کمپ دوسرے کمپوں سے بڑا تھا۔ جسمیں صوبہ کے سو سے زائد مہمان تھے۔ اور ایک مغلئی باغ میں لگایا گیا تھا۔ باغ کا ایک گنبد دروازہ کی شان کو بڑھا رہا تھا ✢

مدراس پراونشل کمپ۔ اس سے آگے مدراس کمپ تھا۔ جسمیں بُعدِ مسافت کے باعث صرف ۳۴ مہمان آئے ✢

شمالی مغربی سرحدی صوبہ:۔ مدراس کمپ کے مقابل سرحدی کمپ تھا۔ جسمیں ۵۰ جنگجو سرحدی مہمان تھے ✢

برما پراونشل کمپ۔ اِس سے آگے برما کمپ تھا جسمیں ۴۰ مہمان تھے جنمیں چھ شان کے راجگان بھی تھے جنکا اپنا شاندار لباس اور جنکے خدام کا فوق البھڑک لباس لوگوں کو متعجب کرتا تھا۔ انکے لئے والیان ملک کے کمپوں میں جگہ تجویز کیگئی تھی۔ مگر انہوں نے کمپ لگوانے کی تکلیف سے بچنے کی خاطر پراونشل کمپ میں ہی گذارہ کرنا مناسب سمجھا ✢

بمبئی چیفیس کمپ۔ یہاں سے ایک نئی سڑک وزیر پور روڈ کو بمبیاری پُل تک بطرف مغرب دو میل لمبی بنی تھی۔ جسپر آمنے سامنے ایک ایک میل لمبے دو بڑے کمپ تھے۔ جنمیں صوبہ بمبئی کے چھوٹے چھوٹے راجے مقیم تھے ✢

عدن کمپ۔ اسی سڑک کے ایک طرف عدن کمپ تھا۔ جسمیں ہزار ہا میل کا بحری سفر طے کر کے عبد علی سلطان جو ایک نہایت مہذب و با اقتدار علاقہ کے

سردار تھے۔ تشریف لائے تھے۔ اور دوسرے فتح علی سلطان امیر وتھالہ تھے تیسرے سلطان شہر و مکلہ۔ جو شہر میں ٹھیرے تھے ✦

وسطِ ہند کا پراونشل کمپ۔ اِس سے آگے کی طرف وسطِ ہند کا پراونشل کمپ تھا جسمیں وسطِ ہند کی ریاستوں کے ٹھاکر راجپوت و زمیندار تھے۔

بلوچستان پراونشل کمپ۔ اِسی لائن پر بلوچستان پراونشل کمپ تھا۔ جسمیں ۹۰ مہمانِ بلوچستان تھے ✦

صوبجات متوسط پراونشل کمپ۔ اِسی سڑک پر صوبجاتِ متوسط کا پراونشل کمپ تھا۔ جس میں ۵۰ مہمان تھے ✦

بمبئی پراونشل کمپ۔ اِس کے ساتھ پراونشل کمپ صوبۂ بمبئی تھا۔ جسمیں ۷۰ مہمان تھے ✦

یو پی پراونشل کمپ۔ اِس سے آگے یو پی پراونشل کمپ تھا جسمیں سو کے قریب مہمان تھے ✦

مشرقی بنگال و آسام پراونشل کمپ۔ اس سے اگلا کمپ مشرقی بنگال و و آسام کا پراونشل کمپ تھا۔ جسمیں ۷۰ مہمان تھے ✦

بنگال پراونشل کمپ۔ اِس لائن کے اخیر میں آزادپور کے قریب بنگال پراونشل کمپ تھا۔ جسمیں ۶۰ کے قریب مہمان تھے ✦

ملٹری کمپ۔ کارونیشن روڈ کے شمالی طرف ملٹری کمپ دو میل لمبا تھا۔ جس میں سادگی سے فوجیوں کے لئے خیمے لگوائے گئے تھے ✦

بہادرانِ غدر کا کمپ:۔ اِس کمپ کے غربی طرف بہادرانِ غدر کے لئے جداگانہ کمپ تھا۔ جسمیں ۲ سو تیئس ایسے بہادرانِ غدر شاہی مہمان قرار دئے گئے تھے۔ جنمیں ۱۳۱ یورپین اور باقی ہندوستانی نن کمیشنڈ افسران و سپاہیان جنمیں امپیریل سروس ٹروپس کے افسر و سپاہی بھی شامل تھے۔ ان میں سکھوں کی لڑائی۔ جنگِ کریمیا۔ جنگِ فارس۔ محاصرہ دہلی و محاصرہ لکھنؤ کے

تمغہ یافتہ تھے زیادہ وہ لوگ جنھوں نے سینٹ جیمز کے دربار میں ادائیگی فرائض کے لئے سفر کیا۔ یا وکٹورین آرڈر یا کسی اور ہندوستانی آرڈر کے تمغہ یافتہ تھے بہادران غدر کو دربار کی رسومات کے موقعہ پر ممتاز جگہ دیگئی۔ اور انکی ہر جگہ عزّت و توقیر ہوئی۔ چنانچہ خود حضور ملک معظم نے انکا استقبال کر کے قدر افزائی کا ثبوت دیا۔ اور عام اعزاز و اکرام کیلئے سپاہیوں کے نام ہز ایکسلنسی کمینڈر انچیف بہادر نے مندرجہ ذیل اعلان آرمی آرڈرز میں جاری کیا تھا۔

"اطلاع عام کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بہادران غدر کے پُرانے سپاہی جو دربار"
"تاجپوشی میں بحیثیت مہمان گورنمنٹ شریک ہونگے۔ ایک سُرخ ریشمی پٹکہ"
"جسپر کانسی کا لفظ ▽ لکھا ہوگا پہنے ہوئے ہونگے۔ کمینڈر انچیف کو امید ہے"
"کہ جہاں کہیں یہ صاحبان اس نشان کے ساتھ ملینگے۔ انکو بصد عزت و"
"احترام لایا جائے اور انکی عزّت کیجائے۔ کیونکہ وہ مشہور و معروف بہادر سپاہی"
"اور گورنمنٹ کے مہمان ہیں +

دیگر کمپ۔ علاوہ ان سرکاری کمپوں کے دربار کمیٹی نے اُن یورپین افسران کیلئے بھی چار کمپ لگوائے تھے۔ جو مدعو تو نہ تھے مگر شوقیہ دربار دیکھنے کے لئے آئے تھے انکے لئے کھانے پینے اور جملہ آسائش کا سامان موجود تھا۔ اور روزانہ فیس کی شرح حسب حیثیت ۳۰ سے لیکر ۱۱۰ تک تھی +

کرزن ہوس و قدسیہ باغ کے کمپ۔ ان دونوں جگھوں میں بھی معزز یورپین مہمانوں کے لئے قیام کی جگہ تجویز کیگئی تھی۔ کرزن ہوس میں تو کمرے تھے مگر قدسیہ باغ میں خیمے لگے تھے۔ جنمیں ۵۷ ہندوستان کے یورپینز کے علاوہ ولایت سے آئے ہوئے یورپین بھی ٹھیرے تھے +

فصل سوم

خیموں کا شہر

یعنی والیانِ ریاست کے کمپ اور اُنکی آرایش و زیبایش

جملہ والیان ریاست جو اِس عظیم الشان دربار پر مدعو ہوئے تھے۔ اُنکی تعداد چونکہ بہت زیادہ تھی۔ جو کافی جگہ چاہتی تھی۔ اسلئے ہر ایک کے حسب حیثیت ایک سو سے پانچ سو تک ہمراہیان کی تعداد مقرر کردیگئی۔ اور ہر ایک والیء ریاست کے لئے اُسکی حیثیت کے مطابق ۱۰ ہزار گز سے ۲۵ ہزار گز تک کمپ کے لئے زمین دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور چونکہ حضور ملک معظم کی خواہش تھی کہ شاہی کمپ کے پاس ہی اُنکے کمپ لگائے جائیں۔ جو ایک سڑک پر بن سکنے ناممکن تھے۔ لہذا ٹھنڈی سڑک سے شمال کیطرف تین سڑکیں ایک دوسرے کے پیچھے بنام کارونیشن روڈ۔ کنگس وے اور پرنسس روڈ قایم کرکے اِن سڑکوں پر دو رویہ کمپوں کے لئے جگہ دیگئی۔ چونکہ والیانِ ریاست کے کمپوں میں حضور ملک معظم کیطرف سے گورنر جنرل بہادر نے ملاقات بازدید کے لئے رونق افروز ہونا تھا۔ اور حضور ملک معظم نے بھی درباری تقریبات کے دوران میں ان سڑکوں پر سے گذر کر والیانِ ریاست کے کمپوں کی بیرونی آرایش و زیبایش دیکھکر انکی وفادارانہ سپرٹ و اظہارِ عقیدت کا بچشم خود معائنہ فرمانا تھا۔ اسلئے والیانِ ریاست نے مہینوں پیشتر اپنے اپنے طریق پر اپنے کمپوں کی آرایش و زیبایش کے لئے اپنے اعلےٰ افسران مقرر کرکے ہزاروں اور لاکھوں روپے پانی کی طرح بہادئے تھے۔ ہر کمپ مین عمدہ

سڑکیں جھنڈیوں سے آراستہ۔ سبزہ زار و پُربہار باغیچے۔ سجا سجایا درباری شامیانہ اور اسکے اردگرد ہمراہیان کے خیمے نصب تھے۔ چونکہ انسانی طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ اسلئے قریباً ہر کمپ کی وضع و قطع۔ تراش و خراش آرائش و زیبائش مختلف نمونہ کی تھی۔ کسی کمپ میں تو بالکل مشرقی نمونہ کی فوق البھڑک آرائش تھی۔ اور کسی کمپ میں مشرقی و یورپی آرائش نے ملکر ایک جداگانہ رنگ پیدا کردیا تھا۔ اور کسی کمپ میں بالکل انگریزی سادگی تھی +

دراصل کمپوں کی آرائش و زیبائش کی پوری کیفیت درج کرنے کی نہ تو اس کتاب میں گنجائش اور نہ قلم میں طاقت ہے۔ لہذا نہایت اختصار سے ہر سڑک کے کمپوں کا قطار وار جستہ جستہ ذکر کیا جاتا ہے :-

کارونیشن روڈ کے کمپس

کارونیشن روڈ کی پہلی دائیں قطار میں حسب ذیل ترتیب سے کمپ لگے تھے۔

حضور نظام کمپ۔ سب کمپوں میں وسیع کمپ حضور نظام کا تھا۔ جسمیں اگرچہ حضور نظام خود نہیں ٹھیرے۔ کیونکہ آپنے سول سٹیشن میں چھ بنگلے اپنی سکونت کے لئے کرایہ پر لئے تھے۔ مگر پھر بھی اسکی تیاری پر بے شبہ لاکھوں روپے خرچ ہو گئے ہونگے۔ اس عظیم الشان کمپ کی آرائش و زیبائش کا کام نواب سر فریدون جنگ بہادر جیسے ذی شعور اور پسند ممتاز افسر کے سپرد تھا۔ کمپ کے شروع میں ایک وسیع خوبصورت باغیچہ لگایا گیا تھا۔ جو برسوں کا لگا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ دوسرے اہلکاروں کے خیموں کے علاوہ جو اعلےٰ ساز و سامان سے آراستہ تھے۔ ایک بڑے درباری شامیانے میں دو سنہری تخت بچھے تھے۔ جو نہایت اعلےٰ درجہ کے سنہری و روپہلی سامان سے آراستہ تھا۔ اس کا فرش کشمیری قالینوں کا تھا۔ جسپر شیر اور چیتے کی کھالیں بھی بکثرت بچھی تھیں۔ جو حضور نظام کے شیر کے اعلےٰ شکاری ہونیکا ثبوت تھیں اور دیگر مہجسٹر کی روغنی تصاویر آویزاں تھیں۔ شامیانے کا استر اعلےٰ ارغوانی ریشم کا تھا۔ چونکہ حضور نظام

کی رنگت ارغوانی تھی اسلئے کمپ میں ہرچیز ارغوانی رنگ کی تھی +

پٹیالہ کمپ۔ نظام کمپ کیساتھ پٹیالہ کا کمپ تھا جسکے دروازہ کے ستون سفید و سنہری تھے۔ چنانچہ ایک برج پر ایک چھوٹی سی سنہری توپ رکھی ہوئی تھی کمپ کے آگے نہایت عمدہ باغیچہ تھا۔ جسمیں فوارے چل رہے تھے اور ایک چاندی کی نہایت نفیس بارہ دری کھڑی کی ہوئی تھی۔ جسکے اندر قرمزی ریشم کا استر تھا۔ اسکے آگے درباری شامیانہ بھی قرمزی رنگ کا تھا جسمیں دو سنہری طلائی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ فرش پر قرمزی رنگ کے قالینوں اور سنہری زردوزی کام کا فرش کیا گیا تھا۔ اور دیواروں پر ہز ہائینس کے بزرگوں کی روغنی تصاویر آویزاں تھیں۔ اور بہت سے جھاڑ فانوس شامیانہ کی زینت بڑھا رہے تھے۔ جنمیں بجلی کی روشنی رات کو عجیب بہار دیتی تھی۔ ہز ہائینس کا ذاتی خیمہ فرانسیسی طرز پر آراستہ پیراستہ تھا۔ کہانے کے کمرے میں وہ تمام نشانات آویزاں تھے۔ جو ہز ہائینس نے مردانہ کھیلوں میں جیتے تھے۔ روزانہ گرنتھ سننے کے لئے ایک علیحدہ خیمہ تھا۔ تمام خیموں میں سکھ مت کے بزرگوں کی تصاویر لگی تھیں۔ مہارانی صاحبہ بھی معہ اپنی دختر کے کمپ میں ہی قیام فرما تھیں۔ جنکے لئے پردے کا بہت اچھا انتظام تھا +

بھاولپور کمپ۔ پٹیالہ کمپ کے دیوار بدیوار نوجوان نواب بھاولپور کا کمپ تھا جسکا دروازہ پرانے مغل نمونہ کا تھا جسپر ریاست کے پرانے ہتھیار لگے ہوئے تھے۔ کمپ مستطیل کے تین اضلاع پر آراستہ کیا گیا تھا۔ ہر ایک پہلو کے سامنے منقش سرخ فرش نہایت موزون معلوم ہوتا تھا۔ اسکی آرایش میں متانت و ثقاہت برستی تھی۔ جو مولوی حاجی رحیم بخش خانصاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ کونسل کے حسن انتظام کا بہترین نمونہ تھا +

جیند کمپ۔ جیند کمپ کا دروازہ لکڑی کا پرانی وضع کا نہایت خوبصورت بنایا گیا تھا جسمیں کھڑکیاں رکھی گئی تھیں۔ اور گیلرئیوں میں آمد و رفت کے

لئے لوہے کی سیڑھیاں لگی تھیں۔ کیمپ کی رنگت سُرخ تھی۔ اور درباری شامیانہ نہایت وسیع اور آراستہ تھا +

نابھہ کیمپ :- اِس کیمپ کا دروازہ بھی جیند کی طرح شاندار تھا۔ جسپر سنہری مینار بھی لگائے گئے تھے۔ اور گیلری کے دروازہ پر گرنتھ صاحب رکھا گیا تھا +

کپورتھلہ کیمپ :- اسکے ساتھ ہی کپورتھلہ کیمپ تھا۔ جسکے خیمے سفید اور گہری نیلی دھاریوں کی رنگت کے تھے۔ اور اگرچہ کیمپ میں سادگی نمایاں تھی۔ مگر باغیچہ نفیس تھا۔ دروازہ پر کپورتھلہ امپیریل سروس انفنٹری کا پہرہ تھا +

سرمور کیمپ - سرمور کیمپ میں بہت سے ستون تھے۔ جنمیں ہر ایک پر یونانی لباس اور نقرئی نقش و نگار کے عورتوں کے عجیب بُت آویزاں تھے +

منڈی کیمپ - منڈی کیمپ کے دروازہ پر ایک زرنگار پردہ لگا ہوا تھا۔ کیمپ کے سنہری ستون تھے۔ اور وہ اپنے منقش فرش کیوجہ سے جو درباری شامیانہ کے سامنے تھا۔ نہایت خوبصورت معلوم ہوتا تھا +

فریدکوٹ کیمپ - فریدکوٹ کیمپ اپنے بڑے محرابی و گیلریدار دروازہ کی وجہ سے جو ہلکا سبز تھا۔ اور جسپر زرد گنبد تھے۔ لوگوں کی توجہ کو خود بخود اپنی طرف منعطف کر رہا تھا +

کشمیر کیمپ کشمیر کیمپ اپنی وضع میں لاثانی تھا۔ جو ۲۶۰ فٹ چوڑا تھا۔ اسکی ایک سرے سے دوسرے سرے تک اخروٹ کی لکڑی کی ایک دیوار جو ۳ فٹ چوڑی اور ۷ فٹ اونچی کھڑی تھی۔ بظاہر تو یہ کالی لکڑی کی ایک معمولی دیوار معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اگر اُسے ذرا نظرِ تعمّق سے دیکھا جاتا تو معلوم ہوتا تھا۔ کہ کاریگروں نے کس محنت سے اِس لکڑی کی دیوار میں مختلف قسم کے پھول پتّے تراشے ہیں کہیں انگور کی بیلیں تھیں۔ کہیں انار کی۔ اور کہیں گُلِ نیلوفر بنے تھے۔ ہر ایک تختہ اپنی وضع میں لاثانی تھا۔ گویا ع

"قصر در گلزار، اندر قصر گلزارِ دگر"

کا مصداق تھا۔ اِسکا عالیشان دروازہ جو عین وسط میں تھا۔ اسی اخروٹ کی لکڑی کا تھا۔ جسکے مینارہ ۳۰ فٹ اونچے تھے۔ اور اسکی چھت تانبے کی تھی۔ اور ایک گنبد پر سنہری گولہ لگا تھا۔ دروازہ پر بت کاری کا کام تھا۔ دیوار کے ہر گوشہ و ہر کونے پر عجیب کنگرے بنائے گئے تھے۔ درصل یہ کشمیری صناعی کا ایک اعلےٰ نمونہ تھا۔ جسے بہت سے کاریگروں نے پانچ ماہ میں تیار کیا تھا۔ رات کو برقی قنادیل اِس لکڑی کے کام کو خوب نمایاں کرتی تھیں۔ جو دن کو غائب کردی جاتی تھیں۔ چنانچہ اختتامِ دربار پر اسے ہزہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر نے حضور ملک معظم کی نذر فرما دیا۔ جنھوں نے اِس لاجواب تحفہ کو شکریہ سے شرفِ قبولیت بخشا۔ درباری شامیانہ بھی کشمیر کی دستکاری کا ایک عجیب نمونہ تھا۔ جس کی چوبیں ٹھوس چاندی کی تھیں جسمیں نہایت مکلف کشمیر کی بنی ہوئی نفیس کام کی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ فرش پر بھی نہایت اعلےٰ درجہ کے کشمیری قالین بچھے تھے۔ کمرۂ ملاقات بھی بیحد خوبصورت تھا۔ باغیچہ میں عجیب وغریب گلاب کے پھول تھے۔ گرداگرد اہلکاروں کے خیمے بھی خوب آراستہ تھے۔ غرضکہ بحیثیتِ مجموعی کشمیر کیمپ تمام کیمپوں سے فوقیت لے گیا تھا۔ اِس کیمپ کا انتظام رائے بہادر دیوان بشنداس صاحب سی آئی ای حال ہوم منسٹر کے سپرد تھا۔ جنھوں نے بلاشبہ اِس کیمپ کو تمام کیمپوں سے ممتاز کر دکھایا +

رامپور کیمپ۔ کشمیر کیمپ کے ساتھ رامپور کیمپ تھا۔ ہزہائینس تو بوجہ شاہی اڈیکانگ ہونے کے شاہی کیمپ میں ہی رہتے تھے۔ اور ذاتی قیام کے لئے آپنے مٹکاف ہوس کرایہ پر لیا تھا۔ لیکن یہاں بھی باضابطہ کیمپ لگایا گیا تھا جسکا دروازہ گلابی رنگ کے سنگِ خارا کا مغل نمونہ اور قلعۂ رامپور کی نقل تھا۔ جسپر کہیں کہیں سیاہ رنگ کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے +

بنارس کیمپ۔ بنارس کیمپ اگرچہ سادہ تھا۔ لیکن اسکی آراستگی یورپین طرز پر تھی۔ اور دورویہ خیموں کے آگے باغیچہ میں فوارے چل رہے تھے۔ اور بڑے بڑے

تانبے کے برتنوں میں پام کے درخت لگے ہوئے تھے +

ٹیرہی کیمپ - یہ کیمپ بھی معمولی طور پر آراستہ تھا +

ٹراونکور و کوچین کیمپس - یہ دونوں کیمپ بالکل سادہ تھے - البتہ انکے گرد کا جھنجری دار جنگلہ مزیدار تھا - یہ دونوں رئیس خود توکوٹھیوں میں ٹھہرے تھے +

بھوٹان کیمپ - بھوٹان کیمپ اپنی وضع میں بالکل نرالا تھا - درباری خیمہ پر اژدہا کی تصویر تھی - اور کیمپ مشرقی رنگوں کی عجیب وغریب آمیزش کا نمونہ تھا - جسکے ارد گرد مختلف رنگوں کے بھوٹانی جھنڈے آویزاں تھے - ایک خیمہ کی چھت پر ایک بڑے مور کی تصویر تھی - اسکے اندر بدھ کی زندگی کے واقعات کی تصویریں تھیں - اور باہر مختلف رنگوں کی دیویاں منقوش تھیں +

پولٹیکل افسر کیمپ :- اسکے ساتھ پولٹیکل افسر کیمپ تھا +

سکم کیمپ - اور اسکے ساتھ ہی سکم کیمپ تھا - جسکے خیموں کی چھت پر گرودہ جانور بنا تھا - جسے وہ لوگ پرندوں کا بادشاہ خیال کرتے ہیں - اور تمام انسانی امیدوں سے بہتر خوشی کی نشانی سمجھا جاتا ہے - جسکے ارد گرد آٹھ بدھ مت کے نشان تھے - خیمہ کی بیرونی دیواروں پر ہما کے نقش بنائے گئے تھے - اور اندر پرانی چینی مٹی کا کام تھا - داخلہ کے دروازہ پر نہایت شاندار کھدائی کا کام تھا - اور اسطرح رنگا گیا تھا کہ وہ نہایت قیمتی ریشمی کپڑوں کا معلوم ہوتا تھا - کیمپ کے اندر کے کمرے میں بہت سے نرالی وضع کے چاندی کے بت اور ایک چاندی کی قربانگاہ تھی - اور کئی چاندی کے پیالے اور اسی دھات کے چراغ اور دیگر برتن بھی تھے - جنمیں سات طلائی نشانات شہنشاہ عالم کے تھے - جسمیں ایک ملکہ بھی تھی - جسکو چھو لینا خوش قسمتی خیال کرتے ہیں - ہزار تاڑیوں والا ایک پھیّہ تھا - جو بیٹھنے والے کو اڑا لیجا سکتا تھا - اور ساتھ ہی وہ جواہر بھی تھا - جو ہر ایک خواہش کو پورا کر دیوالا کہا جاتا ہے - قربان گاہ کے پاس کنچنجنگا دیوی کا پردہ ریشمی ناچنے کی پوشاک میں تھا - جسکے ساتھ ایک انسانی پنجر بھی تھا - دالان میں سات چھوٹے چھوٹے

منقش جواہرات تھے۔ اور اُس کمرہ میں جہاں یہ سامان رکھا تھا۔ ۲۵ جھاڑ لٹک رہے تھے۔ جو بدھ کی زندگی کے سینکڑوں واقعات پر روشنی ڈالتے تھے۔ باہر فتح کے جھنڈے تھے۔ جو جنگ کے دیوتا کو ہنس رہے تھے۔ اور دُعا کے جھنڈے ایک قطار میں اُڑ رہے تھے +

بلاسپور کیمپ۔ بلاسپور کیمپ میں کوئی خاص بات نہ تھی +

مالیر کوٹلہ کیمپ۔ مالیر کوٹلہ کیمپ کا دو منزلہ دروازہ نہایت شاندار تھا۔ جسمیں مغل نمونہ کی ڈیوڑھی پر چار مینار تھے۔ جو اس ریاست کی کاریگری کا بہترین نمونہ تھا۔ جسپر شیشہ کا بھی نفیس کام کیا ہوا تھا دروازہ کی بالائی منزل پر نوبت خانہ تھا۔ اور رات کو بجلی کی روشنی بھی عجیب بہار دیتی تھی۔ اندر سے بھی اِس کیمپ کا باغیچہ قابلِ تعریف اور درباری شامیانہ کی آرائش و زیبایش عمدہ تھی +

چمبہ کیمپ۔ چمبہ کیمپ معمولی طرز کا تھا۔ جسکے دروازہ پر مصنوعی عقاب اپنے پر کھولے ہوئے تھا۔ اور کئی ہتھیار بھی لگے تھے +

کلسیہ۔ کیونتھل۔ ہنڈوورم و سبیلہ کیمپس } اسی لائن پر ریاستہائے کلسیہ۔ کیونتھل۔ ہنڈور اور سبیلہ کے کیمپ تھے۔ جو نہایت سادہ تھے لیکن انمیں بھی پھول پھلواری ضرور تھی +

کارونیشن روڈ کی دوسری قطار پر حسب ذیل کیمپ تھے:۔

میسور کیمپ۔ چونکہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسو ہوٹل میں قیام فرما تھے۔ اور دوسرے وہ بطور خود انگریزی سادہ روش کو پسند کرتے تھے۔ اسلئے یہاں سادہ طور پر کیمپ لگایا گیا تھا۔ جسمیں انگریزی فیشن کا باغیچہ تھا۔ اور ایک بڑا درباری شامیانہ بھی تھا

گوالیار کیمپ۔ گوالیار کیمپ کے دروازہ پر دو شیر بنے ہوئے تھے۔ اور خاندانی نشان کوبرا بھی نمایاں تھا۔ جسکی بابت روایت ہے کہ ایک دفعہ جب مہاراجہ سندھیا بحالتِ شیرخوارگی کھلی جگہ میں سو رہے تھے تو انکو تمازتِ آفتاب سے

بچانے کے لئے ایک پھندار سانپ نے اپنا پھن کھولکر سایہ کیا ہوا تھا۔ اس کمپ میں نہایت وسیع خیمے اہلکاروں کے لئے اور بڑے بڑے درباری شامیانے اعلےٰ قیمتی سامان آرایش سے مزین تھے۔ اور باغیچہ وغیرہ بھی خوب تھا۔ مگر ہزہائینس کا اکثر قیام شاہی کمپ میں شاہی ایڈیکانگ ہونے کی حیثیت سے ہوتا تھا ✤

اندور کمپ - اندور کمپ نصف دایرہ کی شکل میں تھا۔ جسکے سامنے ایک سبز قطعہ گھاس کا تھا۔ جسکے وسط میں ایک سفید چوبی گنبددار مکان تھا۔ جسکے چاروںطرف کھڑکیاں تھیں۔ اور جسکے اوپر سفید کرمچ کی چھت تھی۔ اور آس پاس اہلکاروں کے خیمے تھے۔ باہر کیطرف امپیریل سروس ٹروپس کے سپاہیوں کے نشانات آویزاں تھے۔ بظاہر یہ کمپ کسی افسر کا میدانی خیمہ معلوم ہوتا تھا ✤

بھوپال کمپ - بھوپال کمپ ایک مستطیل شکل میں تھا۔ جسکے درمیان میں سبزہ اور دونوں طرف اہلکاروں کے خیمے۔ دور جاکر وسط میں درباری شامیانہ چوڑی چوڑی سرخ دھاریوں سے منقوش اور قیمتی سامان آرایش سے مزین تھا

ریواں کمپ - ریواں کمپ پر شیروں کے مجسمے بنے تھے۔ اور کمپ اچھی طرح سے آراستہ تھا ✤

اورچھ کمپ - اس کمپ کا درمیانی شامیانہ قدرے بلند جگہ پر تھا۔ جس پر سرخ و سنہری جھنڈے آویزاں تھے ✤

دتیا کمپ - دتیا کمپ بھی اسی لائن میں تھا۔ اور معمولی طور پر آراستہ تھا ✤

دھار کمپ - دھار کمپ کے دروازہ کی محراب بنی ہوئی تھی۔ اور معمولی طور پر آراستہ تھا ✤

دیواس کلاں و خورد کمپس - دیواس کلاں و دیواس خورد کے کمپ بھی معمولی طور پر آراستہ تھے ✤

سمتھر کمپ - سمتھر کمپ کی آرایش بھی معمولی تھی ✤

جاورہ ورتلام کیمپس۔ جاورہ ورتلام کے کیمپ قریباً ایک ہی نمونہ کے تھے۔ جنپر ستھری وضع کے دو شاندار دروازے لگے تھے +

پنا کیمپ ۔ پنا کیمپ پر بھی مقامی نمونہ کا دروازہ تھا جسپر بندھیلہ بہادروں کی شکلیں بنی تھیں +

چرکھاری کیمپ۔ چرکھاری کیمپ میں بھی داخلہ کے دروازے بنے تھے۔ جنکے اندر جاکر ایک بڑا شامیانہ تھا۔ جسمیں سفید ورُوپہری رنگ کا مکلّف سامان تھا

بجاور وچھتر پور کیمپس ۔ بجاور وچھتر پور کے کیمپ ایک ہی نمونہ کے تھے جنمیں انکی ملکی ہندوانہ وضع کے دروازے تھے ۔ اور قناتوں پر انگریزی وضع کے سپاہیوں کی سُرخ وردیوں میں تصویریں منقش تھیں ۔ اور کچھ قطعات و پھول وغیرہ بھی دروازوں پر منقوش تھے +

بُشہر کیمپ ۔ پہاڑی وضع کا سیدھا سادھا کیمپ لگا تھا +

پاٹودی ۔ لوہارو دوجانہ کیمپس } تینوں ریاستوں کے کیمپ ساتھ ساتھ قایم تھے۔ جو اگرچہ سادہ تھے ۔ مگر نہایت خوش سلیقگی سے لگے تھے +

جوبل کیمپ۔ جوبل کا کیمپ بھی گو سادہ تھا۔ مگر معقول تھا۔ اور انتظام بھی خوب تھا +

خان قلات کیمپ سب کے آخر میں خان قلات کا کیمپ تھا۔ جو بالکل سادہ تھا۔ اور ا[illegible]ن بھی نہایت سادہ تھے ۔ مگر صفائی خوب تھی +

کنگس دے کیمپس

"کنگس دے" پر پہلی قطار میں حسب ذیل ترتیب سے کیمپ لگے تھے۔ اور ان کیمپوں کے شروع ہونے سے پہلے راجپوتانہ اور صوبہ بمبئی کے والیان کیطرف سے مشترکہ طور پر ایک خوشنما دروازہ "کنگس دے" کے نام سے بنایا گیا تھا۔ جسپر خوشنما طرز میں "ویلکم" لکھا تھا +

بڑودہ کیمپ۔ کنگس دے سٹیشن کے سامنے بڑودہ کیمپ تھا جسکا شاندار دروازہ

گجراتی نمونہ کا نہایت مکلّف بنا تھا۔ جسپر سبز و سنہری کام خوب بہار پیدا کر رہا تھا اور جورات کو بجلی کی روشنی میں خوب ہی نمایاں ہوتا تھا۔ دروازہ کے سامنے نہایت مکلّف رنگ برنگ کے پھولوں کا باغیچہ لگایا گیا تھا۔ جسپر ۲۵ ہزار روپے صرف ہوئے تھے۔ دائیں ہاتھ اہلکاروں کے لئے مکلّف خیمے تھے۔ سامنے ایکطرف پرائیویٹ سکرٹری کا کمپ تھا۔ جس خدمت پر دربار کے دنوں میں ہمارے پنجاب کے ہر دلعزیز ڈپٹی کمشنر دیوان ٹیک چند صاحب بی اے۔ آئی سی ایس ممتاز تھے۔ باغیچہ کے مقابل ہز ہائینس کا درباری خیمہ تھا۔ جو نہایت سادگی سے اعلےٰ سامانِ آرایش سے آراستہ تھا۔ خیموں کے اندر نفیس ریشم کا استر تھا۔ اور رنگت نہایت نفیس پیازی مٹیالی تھی۔ تمام سامان گو انگریزی وضع کا تھا۔ مگر بڑودہ ہی کا ساختہ تھا۔ ہز ہائینس کی رہائیش کا کمرہ بیحد سادہ تھا۔ زنانہ کمرے بالکل علیحدہ تھے۔ جنکے درمیان چوکٹوں پر خوبصورت پردے پڑے ہوئے تھے۔ ہر خیمہ میں کافی کھڑکیاں موجود تھیں۔ کمپ کا اہتمام ہز ہائینس کے برادر سمپت راؤ گیکواڑ کے سپرد تھا۔ جنھوں نے نہایت دلچسپی سے اسمیں حصّہ لیا تھا۔

اودے پور کمپ ۔ اِس کمپ کا دروازہ ہلکے نیلے رنگ کا تھا۔ جسپر گلٹ کا کام کیا ہوا تھا اور ٹھاکروں کی تصویریں بنی تھیں۔ دروازہ کے اندر جا کر ہز ہائینس کا ایک وسیع خیمہ تھا۔ جسکے بڑے دروازے پر نوبت خانہ تھا۔ اور گرداگرد تین ہاتھ اونچی قناتیں کمپ کا احاطہ لئے ہوئے تھیں۔ جنکے اوپر کی پٹی سفید تھی۔ یہ کمپ پانسو برس پہلے کا نمونہ معلوم ہوتا تھا۔ اسکے ارد گرد شہزادوں بہادر ٹھاکروں اور اہلکاروں کے خیمے لگے ہوئے تھے *

ڈونگر پور کمپ ۔ ڈونگر پور کمپ کا مقامی وضع کا بڑا دروازہ تھا۔ جس کے ستونوں پر بہادروں کی تصاویر منقوش تھیں۔ اور اوپر کے حصہ میں اُڑتے ہوئے عقاب کی شکل بنی تھی *

بیکانیر کمپ ۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اگرچہ قیام دہلی کے زمانہ میں بہت سا

حصہ حضور شہنشاہ کے ایڈیکانگ ہونیکی حیثیت سے شاہی کمپ میں صرف کرتے تھے - لیکن آپنے اپنے قیام کے لئے شہر میں انتظام فرمایا تھا - مگر پھر بھی کمپ کی آرایش و زیبائیش قابل تعریف تھی - جسمیں سُرخ پتھر کے نمونے کے دو خوبصورت دروازے تھے - جنپر دیر مجیسٹیز کی قدِ آدم تصاویر آویزاں تھیں - جنکے ایکطرف ایک سکاچ مین اور دوسری طرف ایک ملاح کھڑا تھا ایک دروازہ اندر کی طرف بھی تھا جسپر سفید و سنہری کام تھا +

جیسلمیر کمپ یو تو معمولی تھا - مگر اسکا باغیچہ قابلِ تعریف تھا +

سروہی کمپ - اس کمپ کے دروازہ پر جو مغل وضع کا تھا چھوٹی کاٹ یعنی شب کے لباس میں انگریزی خواتین کی تصویریں تھیں جو شہنشاہ معظم کے حضور میں لباس پیش کر رہی تھیں +

جودھپور کمپ - اسکے داخلہ کے دروازے نہایت خوبصورت ہندوانی وضع کے تھے - خیمے بھی نہایت خوش سلیقگی سے لگے تھے - درمیان میں ایک خوبصورت باغیچہ تھا - جسمیں فوارے لگے تھے +

جیپور کمپ - ہز ہائینس چونکہ چندربنسی خاندان سے ہیں - اسلئے انکے کمپ کے ہر دروازے پر سورج کے سنہرے چہرہ سے روشنی کی شعاعیں نکلتی دکھائی گئی تھیں اور دونوں دروازے جیپور کی وضع کے تھے - جنپر نقشی کام کیا ہوا تھا

کشنگڑھ کمپ - ایک بڑا دروازہ اور اندر قطار در قطار دروازے تھے +

ٹونک کمپ - سبز رنگ کے دو بڑے دروازے تھے - جسپر ریاست کے شاہی نشانات آویزاں تھے - بڑے درباری شامیانہ کی پشت پر اہلکاروں اور اہل خاندان کے خیمے تھے +

بوندی کمپ - بوندی کمپ میں دو عمدہ دروازے تھے جنمیں سے ایک ہز ہائینس کے داخلہ کے لئے مختص تھا - اور دوسرا اہلکاروں کیلئے +

کوٹہ کمپ - کوٹہ کمپ کی کوئی محراب نہ تھی - صرف ستون تھے - اس میں

شاہجہاں کی طرز عمارات پر منزلیں اور بالاخانے بنے تھے اور باغیچہ نفیس تھا +

جھالاوار کمپ - جھالاوار کمپ کا دروازہ خوشنما اور خیمے سُرخ دھاریدار تھے +

قرولی کمپ - دو دروازے تھے - اور سُرخ قنات کی دیوار - مگر ہز ہائینس بوجہ علالت خود نہیں آسکے تھے +

الور کمپ :- دو ہندوانی وضع کے شاندار دروازے تھے - درمیان میں ہز ہائینس کی قیامگاہ کے لئے ایک پختہ کوٹھی غالباً لکڑی کی بنائی گئی تھی - جسمیں ستون و دالان اور کمرے نہایت آراستہ و پیراستہ تھے - کمپ پر منڈیرا اور مینار بھی تھے - اور کمپ کے گرد عمدہ فصیل تھی - بائیں طرف اہلکاروں کے خیمے تھے دیوانِ عام کی آراستگی قابل دید تھی +

دھولپور کمپ - دھولپور کا کمپ خوب آراستہ اور اسکا باغیچہ اچھا تھا +

بھرتپور کمپ - بھرتپور کے کمپ کے گرد خوبصورت جنگلا اور درمیان میں دو خوبصورت دروازے تھے +

پرتاب گڑھ - شاہپورہ - لاوا و خوشحال گڑھ کمپ } آخری کمپ کے شمالی موڑ پر یہ چاروں کمپ تھے جو معمولی طور پر آراستہ تھے +

منی پور کمپ - انکے ساتھ ملا ہوا منی پور کمپ تھا - جو اچھا خاصہ وسیع تھا +

کنگس وے کی دوسری قطار میں حسب ذیل کمپ ترتیب وار لگے تھے -

ایڈر کمپ - اِس کمپ میں مختلف رنگوں کے بیشمار جھنڈے لگے تھے - اور کمپ مثلث شکل میں تھا جسکے پیچھے سفید و سنہری ستون تھے - درباری شامیانے کے کنارے پر ایک نگدار پٹی لگی - جسپر جی آر کے حروف کے مونوگرام بنے تھے -

کولہاپور کمپ - دو بڑے بڑے کولہاپوری نمونہ کے دروازہ تھے - درمیان میں دربار ہال کا شامیانہ تھا - ہر ایک محراب پر ایک ہندوستانی عورت کی تصویر تھی - اور انکے اوپر مندروں کے نقشے بنے تھے +

کچھ کمپ - زرد ہندی رنگ کے پر اگین نمونہ کے دو بڑے بڑے دروازے تھے

جنپر بہادروں کی تصاویر منقوش تھیں۔ اور دروازے تلواروں۔ ڈھالوں اور بھالوں سے آراستہ تھے +

خیرپور کیمپ ۔ دو نہایت نفیس دروازے تھے۔ اور سامنے آراستہ و پیراستہ درباری شامیانہ۔ درمیان میں باغیچہ۔ اور آخر میں اہلکاروں و ہمراہیوں اور ممبران خاندان کے خیمے لگے تھے +

پالن پور کیمپ ۔ آگرہ کے ثمن برج کے نمونہ پر ایک شاندار سفید نقشی دیوار تھی۔ کیمپ میں داخلہ کے لئے دو خوشنما منقش دروازے تھے۔ اس کیمپ کو آتشزدگی سے قدرے نقصان بھی پہنچا لیکن پھر تمام سامان اسطرح لیس کر دیا گیا کہ آتشزدگی کی کوئی علامت دکھائی نہ دیتی تھی +

رادھن پور کیمپ ۔ مغل نمونہ کا شاندار دروازہ تھا۔ جسکے اندر باغیچہ اور درباری شامیانہ آراستہ تھا۔ اور اندر کی طرف ہمراہیوں کے خیمے لگے تھے +

پولیٹیکل افسر کیمپ ۔ اسکے ساتھ ہی نہایت سادہ کیمپ پولیٹیکل افسروں کے لگے تھے

نوانگر کیمپ ۔ سبز مکلف دروازہ دیر امپیریل میجسٹیز کی تصاویر سے مزین تھا محراب پر ویلکم بھی لگا تھا۔ کیمپ میں ایک باغیچہ تھا جسمیں فوارے بھی تھے۔ آخر میں درباری شامیانہ اور بہت سے خیمے لگے تھے۔ کیونکہ ہز ہائینس نے اپنے بہت سے معزز یورپین مہمانوں کو بھی کیمپ میں ٹھیرانے کا انتظام کیا تھا +

بھاؤنگر کیمپ ۔ نرالی وضع کی سُرخ رنگت کی پسندیدہ محراب۔ جسپر بہت سے پیتل کے استعمالی برتن آویزاں تھے۔ دروازے پر قرمزی رنگ کی کھدائی کا کام تھا۔ اور کئی ہتھیار آویزاں کرنے کے علاوہ ایک جہاز کا نقشہ بھی بنا تھا۔ کیمپ میں ایک مستول بھی تھا۔ جس سے اسکی بحری عظمت نمایاں ہوتی تھی۔

دھرنگدرا کیمپ ۔ دو نوکدار سبز رنگ کے دروازے تھے۔ جنپر ریاست کے ہتھیار اور جھنڈے آویزاں تھے +

موروی کیمپ ۔ چھوٹے چھوٹے بیشمار نیلے و گلابی رنگ کے جھنڈوں نے اس

کمپ کی آرایش وزیبائش دوبالاکر دی تھی *
گونڈل کمپ۔ کمپ خوبصورت تھا۔ اندر کی طرف گجراتی وضع کے دروازے اور اُن پر سنہری کلسیاں لگی تھیں *
راج پیپلہ کمپ ۔ وسطِ کمپ میں یونانی مندر کی وضع کا شامیانہ تھا۔جسمیں ترکی سُرخ قالینوں کا نفیس فرش تھا *
کیمبے کمپ ۔ گنبددار دروازے نہایت اچھے معلوم ہوتے تھے *
جنجیرہ کمپ ۔ نئے طرز کی محرابوں میں خوشنما طرز کے دروازے لگائے گئے تھے اور بہت سے وفادارانہ فقرے بھی اُنپر مختلف رنگوں میں نمایاں تھے ۔ اور خیمے بھی مختلف عمدہ وضعوں کے لگے تھے *

پرنسس روڈ کے کمپس

پرنسس لائن پر دوطرفہ قطار مسلسل نہ تھی۔ کیونکہ بعض زمینیں سخت نشیبی تھیں ۔ اسلئے ایک ہی قطار میں چھوٹے چھوٹے رئیسوں کے زیادہ کمپ تھے۔ البتہ دوسری قطار میں چار خیمے یوپی کے تھے ۔ اِن کمپوں کی آرایش چونکہ معمولی تھی اسلئے انکے تفصیلی تذکرہ کی ضرورت نہیں ۔ صرف ان کمپوں کے ترتیب وار نام درج کردئے جاتے ہیں :۔

پہلی قطار

مدراس:
- جیساپور کمپ
- پولیٹیکل افسر کمپ
- بنگناپلی کمپ

پنجاب:
- ونکانہ کمپ
- سوہن پور کمپ
- بامرا کمپ
- مہربھج کمپ

پہلی قطار

بمبئی:
- پیپلودہ کمپ
- راجگڑھ کمپ
- علی پور کمپ
- بردوان کمپ

بہار:
- راجپور کمپ
- پولیٹیکل افسر کمپ
- سیتامئو کمپ

پہلی قطار

- سیلانہ کمپ
- نرسنگھ گڑھ کمپ

دوسری قطار

یوپی:
- رائیگڑھ کمپ
- میکرائی کمپ
- کھیرونڈ کمپ
- کنکر کمپ

فصل چہارم

والیانِ ریاست و حکّامِ عالیمقام کی آمد تقریباتِ دربار کی ریہرسل اور آپس کی دعوتیں

والیانِ ریاست اور انکا استقبال } چونکہ تمام والیان ریاست کے استقبال کی کیفیت درج کرنی باعثِ طوالت ہوگی۔ اسلئے ہم صرف حضور نظام کے استقبال کی کیفیت لکھکر بعد میں عام استقبالی طریق درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ جسکے مطابق تمام والیان ریاست کا استقبال کیا گیا *

حضور نظام کا استقبال حضور نظام کی سپیشل ٹرین کنگس وے ریلوے سٹیشن پر پہنچنے سے پہلے پلیٹ فارم سُرخ بانات کے فرش سے آراستہ تھا۔ اور گارڈ آف آنر معہ بینڈ اور معہ گورنمنٹِ ہند کے ایک استقبالی افسر کے موجود تھا سپیشل کے پہنچتے ہی اتواپ سلامی سر ہونے لگیں۔ جب ہز ہائینس نظام ماتمی لباس میں حیدر آبادی پگڑی زیب سر فرمائے ہوئے معہ آنریبل کرنیل اے ایف پنہے ریزیڈنٹ۔ میجر اے بی مینچن۔ مسٹر گلینسی۔ ہز ایکسیلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد یمین السلطنت مدار المہام۔ نواب فریدون جنگ بہادر سی ایس آئی پولیٹیکل سکرٹری و دیگر ممبران سٹاف پلیٹ فارم پر رونق افروز ہوئے تو بینڈ اور گارڈ آف آنر نے سلامی اُتاری۔ اور گورنمنٹ ہند کے ایک مقتدر افسر نے استقبال کیا۔ چنانچہ ہز ہائینس گارڈ آف آنر کے ملاحظہ کے بعد پلیٹ فارم سے باہر تشریف لاکر موٹر کار کے ذریعہ قیامگاہ کو تشریف لے گئے۔ جسکے بعد دیگر ہمراہیان بھی سٹیشن سے روانہ ہوئے۔ بعد ازاں پلیٹ فارم پر پردہ

کا انتظام ہوا۔ اور حضور نظام کی سپیشل سے معزز خواتین بھی قیام گاہ کو جانے کے لئے سوار ہوگئیں ✣

والیانِ ریاست کے استقبال کا طریق

جملہ والیان ریاست بذریعہ سپیشل تشریف لاتے تھے۔ جنکی سلامی اتواپ و گارڈ آف انر اور بعض حالتوں میں صرف بینڈ سے ہوتی۔ اور ہر ایک والئے ریاست کا استقبال اُسکا ریزیڈنٹ یا پولٹیکل افسر اور یا کوئی دوسرا گورنمنٹ ہند کا عہدہ دار کرتا تھا۔ پلیٹ فارم پر سُرخ بانات کا فرش کیا جاتا۔ اور جس وقت کسی والئے ریاست کی سپیشل پہنچتی۔ اُسی وقت ایک سپاہی سٹیشن کی چھت پر ایک جھنڈا بطور نشان ہلا دیتا۔ جو کسی والئے ریاست کے پہنچنے کی نشانی تھی۔ جسپر فوراً اتواپ سلامی سر ہونے لگتیں۔ اسکے بعد والئے ریاست سپیشل سے اُتر کر گارڈ آف آنر کے معائنہ اور استقبالی افسر سے ملاقات کرنیکے بعد پلیٹ فارم کے باہر سے اپنی سواریوں میں سوار ہوجاتے تھے۔ جنکے بعد اُنکے ہمراہی بالترتیب روانہ ہوتے۔ اگر کسی والئے ریاست کے ساتھ زنانہ ہوتا تھا۔ تو مرد ہمراہیوں کے اُتر چکنے کے بعد پردہ ہوتا۔ اور پھر کوئی یورپین لیڈی انکا استقبال کرکے اُنہیں پورے پردہ سے سوار کرادیتی تھی ✣

والیانِ ریاست کے کمپوں کی چہل پہل، دعوتیں اور ملاقاتیں

والیان ریاست کے کمپوں میں اُنکی آمد سے پہلے ہی ہر وقت دیکھنے والوں کا ایک ہجوم لگا رہتا تھا۔ اور مہتمان کمپ اکثر خوش اخلاقی سے لوگوں کو کمپ دیکھنے کی اجازت دیدیتے تھے۔ مگر جب والیان ریاست آچکے تو عوام کے لئے کمپوں میں آمد و رفت بند ہوگئی۔ تاہم رات کو برقی روشنی کا نظارہ باہر سے بھی اچھا ہوجاتا تھا۔ والیان ریاست کی آمد پر آپس کی ملاقاتوں اور دعوتوں کا سلسلہ بھی عام طور پر حضور شہنشاہ کی تشریف آوری کے پہلے تک جاری رہا۔ غرضکہ بہت سے رؤساء کو ایک دوسرے سے میل ملاپ کا اچھا خاصہ موقعہ ملگیا تھا

یورپین حکام عالیمقام کی آمد - تمام یورپین حکام - ممبرانِ اگزیکٹو کونسلِ گورنر جنرل - صوبوں کے چیف کمشنر لفٹنٹ گورنر و گورنر - ہزایکسیلنسی کمینڈر انچیف - و معزز یورپین مہمان ۴ دسمبر سے پہلے پہلے دہلی پہنچکر اپنی اپنی قیامگاہوں میں فروکش ہو چکے تھے - ہر حاکم و افسر کے رتبہ کے مطابق اتواپ و گارڈ آف آنر وغیرہ سے اُنکی سلامی اُتاری گئی - اور اُنکے شایانِ شان استقبال کیا گیا ٭

ہزایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر کئی مرتبہ دربار کے انتظامات دیکھنے کی غرض سے دہلی تشریف لائے - مگر آخری مرتبہ جب آپ حضورِ ملک معظم کا بمبئی میں استقبال کرنیکے بعد ۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ۱۰ بجے بذریعہ سپیشل ٹرین رونق افروزِ دہلی ہوئے تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا - اور اتواپ سلامی سر ہوئیں ٭

جلوس کی ریہرسل - چونکہ اسی روز جلوسِ شاہی کی ریہرسل یعنی مشقِ آخری قرار پائی تھی - اسلئے حضور و ائسرائے قلعۂ سلیم گڑھ پر اُترکر والیانِ ریاست کی ملاقات کے بعد شہنشاہ معظم کی بجائے اُسی جلوس کیساتھ جسکے ساتھ حضورِ ملک معظم نے رونق افروز ہونا تھا، تمام راستۂ جلوس پر سے گذرے - اور پشتے پر جاکر آپ کی خدمت میں ایڈریس بھی پیش کیا گیا ٭

دیگر تقریبوں کی ریہرسل - اسیطرح جہاں جہاں حضورِ ملک معظم نے کسی تقریب کی ادائیگی کے لئے تشریف لیجانا تھا - ان سب مراسم کی کئی کئی مرتبہ مشق کیگئی - تاکہ وقت پر کسی قسم کی غلطی واقع نہو سکے ٭

بابِ ششم

تقریباتِ دربارِ تاجپوشی سنہ ۱۹۱۱ء

فصلِ اوّل

پروگرام مصروفیتِ شاہی

دربار کمیٹی نے حضور ملک معظم کی رونق افروزی سے پہلے حسبِ ذیل پروگرام شہنشاہ کے مشورہ سے ترتیب دیا تھا *

۷ دسمبر (پنجشنبہ) داخلہ شاہی ریلوے سٹیشن سلیم گڑھ پر بذریعہ سپیشل ٹرین۔ گورنر جنرل کا معہ دیگر گورنمنٹ حکام کے استقبال کر کے حکّام کو پیش کرنا۔ والیان ریاست کا شاہی شامیانہ میں پیش کیا جانا * جلوسِ شاہی کا قلعہ سے نکلکر جامع مسجد کا چکر کاٹتا ہوا، چاندنی چوک۔ فتحپوری وغیرہ سے نکلتا ہوا۔ مقررہ سڑکوں پر سے گذر کر رج پر پہنچنا * امپیریل لیجسلیٹو کونسل کیطرف سے رج پر ایک شامیانہ کے نیچے ایڈریسِ خیر مقدم پیش ہونا * شہنشاہ معظم کا ایڈریس خیر مقدم کے جواب میں تقریر فرمانا * شاہی کیمپ میں داخل ہو کر تہوڑی دیر آرام فرمانا * والیان ریاست کی بارگاہ شہنشاہ میں باریابی ۲ بجے سے ۵ بجے سہ پہر تک *

۸ دسمبر (جمعہ) والیانِ ریاست کی شہنشاہ کی بارگاہ میں باریابی ۱۰½ بجے سے ۱½ بجے دوپہر تک + افتتاح ایڈورڈ میموریل ۳ بجکر ۴۰ منٹ + ڈنر پارٹی میں شرکت ۸ بجے شب +

۹ دسمبر (شنبہ) والیان ریاست کی شہنشاہ کی بارگاہ میں باریابی ۱۱½ بجے سے ۱½ بجے تک + پولو ٹورنمنٹ و فٹ بال کی ٹیموں کی قطعی بازیوں میں شرکت ۳½ بجے سہ پہر +

۱۰ دسمبر (اتوار) فوجی کیمپ میں شرکتِ نماز ۱۰½ بجے صبح +

۱۱ دسمبر (دوشنبہ) پولو میدان میں جھنڈوں کی تقسیم ۱۱ بجے صبح - پولو کی قطعی بازیوں میں شرکت ۳½ بجے سہ پہر +

۱۲ دسمبر (سہ شنبہ) - دربار تاجپوشی میں رونق افروزی ۱۲ بجے دوپہر + اندرونی دربار ہال میں والیان ریاست و حکام کی اطاعت کی قبولیت + شاہی تقریر شاہی پویلین میں رونق افروز ہوکر نشست فرمانا + ہیرلڈوں کا شاہی اعلان پڑھنا + شاہی مراعات کا لارڈ ہارڈنگ کی زبان سے اعلان ہونا + پھر دربار ہال میں تشریف لیجا کر ایک مختصر تقریر فرمانا + برخواستگی دربار + شاہی کیمپ میں دعوت اور ملاقات ۸ بجے شب +

۱۳ دسمبر (چہار شنبہ) - والنٹیر افسران اور ملک معظم کے کیمپ کے ہندوستانی افسروں کی باریابی ۱۰¾ بجے صبح + سرکاری گارڈن پارٹی قلعہ میں شرکت ۳½ بجے سہ پہر قلعہ میں بیٹھکر شاہی میلہ کی سیر اور عوام کو دیدار شاہی سے مشرف فرمانا - ممتاز محل میں تاریخی نمائش - شام کو قلعہ و میلہ میں چراغان و آتشبازی + دعوت میں شرکت ۸ بجے شب (۱۴ دسمبر پنجشنبہ) ۵۰ ہزار فوج کا ریویو ۱۰½ بجے صبح - ہاکی کی قطعی بازیاں ۳½ بجے - شاہی کیمپ میں دربار تقسیم اعزازات و تمغہ جات شبکو ۹½ بجے

۱۵ دسمبر (جمعہ) ملٹری پولیس کا ریویو ۱۱½ بجے صبح - فوجی ٹورنمنٹ و گھوڑ دوڑ میں شرکت ۳ بجے

۱۶ دسمبر (شنبہ) - سلیم گڑھ شاہی سٹیشن سے شہنشاہ و ملکہ کی روانگی باضابطہ طور پر ایک بجے دن +

فصلِ دوم

شاہی داخلۂ دہلی، پُرتپاک استقبال اور شاندار جلوس

۷ دسمبر کے دن کی خصوصیت :- یوں تو پُرانے شاہی وقتوں میں دہلی پر بہت سے جوبن گذر چکے ہیں۔ اور برٹش حکومت کے زمانہ میں بھی دہلی ۱۸۷۷ء میں لارڈ لٹن اور ۱۹۰۳ء میں لارڈ کرزن کے عہد میں ہاتھیوں کے مشہور جلوس دیکھ چکی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج دہلی کو حضور ملک معظم جارج پنجم اور ملکہ محترمہ میری کے قدوم میمنت لزوم کے شرفِ باریابی کا جو افتخار حاصل ہوا اُسنے اِسے اوجِ آسمان پر پہنچادیا۔

شاہی دیدار کے لئے لاکھوں رعایا کا دہلی میں مجتمع ہونا چونکہ ہندوستانی رعایا فطرتاً بادشاہ پرست واقع ہوئی ہے۔ مگر اسے باوجود اس بادشاہ پرستی کے برٹش عہدِ حکومت کی ابتدا سے لیکر ۷ دسمبر سے پہلے تک اپنے شہنشاہ کو ہندوستان میں اپنی آنکھوں دیکھنے کا افتخار حاصل نہوا تھا۔ اسلئے رعایا کے قریباً دس لاکھ آدمی دسمبر کی سخت سردی کے زمانہ میں صعوباتِ سفر اُٹھانے کے علاوہ زرِ کثیر خرچ کر کے صرف شہنشاہ کے دیدارِ فرحت آثار کے لئے دہلی میں مجتمع تھے۔ چنانچہ سوائے والیانِ ریاست اور اُن حکّام کے جنکو ریلوے سٹیشن یا قلعہ کے شامیانہ میں پہنچنے کی ہدایت تھی۔ عوام میں سے بعض تو جلوس دیکھنے کے لئے رات کو ہی اپنی اپنی نشستوں پر جا سوئے تھے! اور بہت سے مُنہ اندھیرے اُٹھ کر اپنی اپنی سیٹوں پر جم گئے۔ اور باقیماندہ ۸ بجے صبح سے پہلے اپنی اپنی سیٹوں پر آ بیٹھے تھے۔ کیونکہ اُن نشستوں پر داخلہ کا

آخری وقت ۸ بجے صبح ہی تھا۔ اسکے بعد بھی جو لوگ پہنچے۔ انہیں جگہ تو ملگئی مگر راستہ کی فوجِ متعینہ نے انہیں بمشکل اپنی سیٹوں تک پہنچنے دیا ٭

ایک عجیب شاندار مجمع۔ جلوس دیکھنے والے شاندار مجمع میں دُنیا کے ہر ملک کے مختلف الزبان باشندے جُدا جُدا وضع قطع۔ تراش خراش اور رنگ برنگ کے لباسوں میں موجود تھے۔ جو بلاشبہ اس سے پہلے دہلی کو دیکھنا نصیب نہوا تھا ٭

شاہی رونق افروزی کے لئے قلعہ سلیم گڑھ اسٹیشن کی تجویز اگرچہ دہلی کا صدر سٹیشن نہایت وسیع تھا۔ مگر دیر امپیرئل میجسٹیز کی رونق افروزی کیلئے قلعہ سلیم گڑھ کے باہر ایک طویل فلیٹ فارم بنایا گیا تھا۔ جسپر حکّام گورنمنٹ نے شہنشاہ کا استقبال کرنا تھا۔ جو ۹ بجے تک سٹیشن پر پہنچ گئے تھے ٭

قلعہ میں والیان ریاست کی ملاقات کے لئے شامیانہ شہنشاہ معظم نے پلیٹ فارم سے نکلکر اور خندق کے پُل سے گذر کر ۹۰ گز طویل اور ۶۰ گز عریض شامیانہ کے مقابل گلابی رنگ کے ایک خاص شاہی شامیانہ میں جو سرخ پتھر کے چھ سو فٹ طویل چبوترہ پر لگا تھا۔ اور جسمیں مکلّف فرش اور دو طلائی کرسیاں رکھی تھیں۔ رونق افروز ہوکر والیانِ ریاست کو عزّتِ باریابی بخشنی تھی۔ جسکے لئے شامیانہ میں والیان ریاست ۹ بجے تک داخل ہو چکے تھے ٭

راستۂ جلوس۔ شاہی جلوس قلعہ کے دہلی دروازہ سے نکلکر جامع مسجد کا چکّر کاٹتا ہوا۔ اسپلینڈ روڈ۔ چاندنی چوک۔ گھنٹہ گھر۔ بازار فتحپوری۔ کوئنس روڈ۔ ڈفرن برج۔ موری دروازہ۔ بولیور روڈ۔ راجپورہ روڈ۔ چوبرجا روڈ رج شامیانہ سے ہوتا ہوا شاہی کمپ میں داخل ہونا قرار پایا تھا ٭

راستۂ جلوس پر نشستوں کا انتظام۔ جلوس کا تمام راستہ ۵ $\frac{1}{2}$ میل لمبا تھا۔ جسمیں شہر کے تمام کوٹھوں۔ بالاخانوں اور دوکانوں پر بیشمار شائقین کے علاوہ میونسپلٹی کیطرف سے جلوس دیکھنے کیلئے قلعہ کے متصل۔ چاندنی چوک کی چھتی ہوئی نہر۔ ٹون ہال کے سامنے۔ کوئنس روڈ کے بائیں طرف۔ راجپورہ

روڈ اور چوبرجا روڈ پر بیشمار نشستیں بنائی گئی تھیں۔ جنپر بیٹھنے کے لئے قیمتاً ٹکٹ ملتا تھا۔ جامع مسجد کے دالانوں میں مسلمان طلبا کو بٹھلانے کے علاوہ سہ طرفہ سیڑھیوں پر بنچوں کی نشستیں قایم کی گئی تھیں۔ جنکے لئے بھی قیمتاً ٹکٹ ملتا تھا ٭

راستۂ جلوس پر دورویہ فوج۔ قلعہ میں رائیل برکشایر کی دو کمپنیاں تھیں۔ اور سامنے کی طرف اٹھارھویں لانسرز اور سی فورتھ ہائی لینڈرس۔ ۳۴ویں پائنیرز ۳۳ویں پنجابیز۔ ۱۰۷ویں و ۱۰۸ویں پائنیرز تیسری بٹالین کنگس رائفلز ۱۸ویں ٹوانا لانسرز اور ۱۶ویں راجپوت دہلی دروازہ تک دو طرفہ پھیلی ہوئی تھیں۔ دہلی دروازہ سے جامع مسجد کے تینوں طرف دورویہ کیولری ڈویژن کی رجمنٹ استادہ تھی۔ چاندنی چوک میں فیلڈ ہارس کا ایک توپ خانہ اور ماؤنٹس آرٹیلری کھڑی تھی۔ بازار فتحپوری سے موری دروازہ تک ساتویں تیسری کمپوزٹ انفنٹری ڈویژن تعینات تھی فصیل شہر سے باہر امپیرئل سروس ماؤنٹڈ ٹروپس موجود تھی۔ راجپورہ روڈ پر امپیرئل سروس انفنٹری اور سفرمینا لگی ہوئی تھی۔ اور رج تک دو لمبی قطاروں میں والنٹیر مسلسل کھڑے تھے۔ رج سے شاہی کمپ تک سفرمینا مائنرز ڈویژن سنگل کمپنیاں۔ رائل فیسلیرز اور ۱۳۰ویں بلوچی استادہ تھیں۔ اور شاہی کمپ کے دروازہ سے لیکر شاہی خیموں تک بحری کنٹنجنٹ کے آدمی کھڑے تھے۔ غرضکہ آج کُل ۵۰ ہزار فوج مختلف رنگ کی وردیوں میں اپنی اپنی ڈیوٹی پر متعین ہوکر برٹش عظمت کا اظہار کر رہی تھی

خفیہ پولیس کی تعیناتی۔ چونکہ شاہی جلوس کے بخیریت گذر جانے کی ذمہ واری بھی بہت بڑی تھی۔ اسلئے بیشمار خفیہ پولیس کے آدمی دور دیہ راستوں نشستوں دوکانوں اور بالاخانوں پر موجود تھے ٭

راستۂ جلوس کی آرایش وزیبایش۔ اگرچہ راستۂ جلوس ۵½ میل لمبا تھا مگر پھر بھی باشندگان دہلی نے تمام راستوں کو پھولوں۔ سبزہ۔ جھنڈیوں تعالینوں

شالوں اور طلائی کپڑوں سے دُلہن کی طرح آراستہ کیا ہوا تھا۔ جامع مسجد میں مسلمانوں کی وفاداری کے کتبے آویزاں تھے +

شاہی دیدار کے اشتیاق میں اضطراب۔ چونکہ شاہی داخلہ کا وقت ۱۰ بجے مقرر تھا۔ اسلئے نو بجے کے بعد ایکطرف جلوس دیکھنے والوں میں۔ دوسری طرف والیان ریاست میں اور تیسری طرف پلیٹ فارم پر جمع شدہ حکام کے مجمع میں شاہی رونق افروزی کے لئے ایک عجیب اضطراب آمیز شوق پیدا ہونے لگا۔ چنانچہ ۹ سے ۱۰ بجے تک کا وقت منٹ منٹ اور سیکنڈ سیکنڈ گن گن کر گذارا گیا جسکے لئے ایک مشہور شاعر کا شعر بتغیر الفاظ یوں مطابق ہوتا تھا۔ ؎

وعدۂ دید چوں شود نزدیک　　جذبۂ شوق تیز تر گردد

شاہی سپیشل ٹرین کی آمد۔ جونہی ۱۰ بجے تو سفید رنگ کی شاہی سپیشل ٹرین دریائے جمنا کے پُل کو عبور کرتی ہوئی سلیم گڑھ کے سٹیشن پر رونق افروز ہوگئی۔ جسکا انجن شاہی ہتھیاروں سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ چنانچہ شہنشاہ معظم گاڑی کے دروازہ میں نہایت ہشاش و بشاش جوش بھری امنگوں کے ساتھ فیلڈ مارشل کی سفید وردی میں ستارۂ ہند کا تمغہ و ربن سینہ پر آویزاں فرمائے ہوئے استادہ تھے۔ اور دوسری طرف ملکہ محترمہ کرم سفید اطلس کے لباس سے جسپر گلاب کے پھول اور نیلی کمانیں بنی تھیں۔ ملبوس، اور گارٹر کے ربن ستارۂ ہند کے آرڈر اور ایک مرصع بجواہرات کالر اور نیلے پروں والی سٹرا ہیٹ سے مزین تھیں +

گارڈ آف آنر کی سلامی۔ چنانچہ ٹرین کے ٹہرتے ہی گارڈ آف آنر کی سلامی قبول فرمائی +

اتواپ کی سلامی۔ اور شاہی توپخانہ سے ایک سو ایک اتواپ کی سلامی نے ۳۴-۳۳-۳۴و۳۴ کے گردیوں میں چلکر تمام دہلی میں شاہی داخلہ کا باآواز بلند اعلان کر دیا +

فوجی بندوقوں کی باڑ سلامی۔ اسکے ساتھ ہی تمام فوجیوں نے بندوقوں

کی باڑ چھوڑی جس سے قریباً دس میل میدان گونج اُٹھا *

ہز ایکسیلنسیز لارڈ و لیڈی ہارڈنگ کا استقبال ہز امپیریل میجسٹیز کے گاڑی سے اُترتے ہی حضور لارڈ ہارڈنگ نے جو انڈین پولیٹیکل سروس کا شاندار سادا گہرے نیلے رنگ کا فراک کوٹ پہنے اور گرینڈ ماسٹر آف دی سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے ہوئے تھے۔ اور لیڈی ہارڈنگ نے جو شاندار پوشاک پہنے ہوئے تھیں دلی تپاک سے شاہی جوڑے کا خیر مقدم کیا *

دختر گورنر جنرل کا ملکہ محترمہ کو گلدستہ پیش کرنا۔ شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کے استقبال کے ساتھ ہی اونربل ڈائمنڈ ہارڈنگ دختر گورنر جنرل نے حضور ملکہ محترمہ کی خدمت میں سفید پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔ جسے شرفِ قبولیت بخشا گیا

جزائر برطانیہ و آیرلینڈ کے جھنڈے کا لہرانا شہنشاہ کے رونق افروز ہوتے ہی پہلی مرتبہ ہندوستان میں جزائر برطانیہ و آئرلینڈ کا شاہی جھنڈا قلعۂ دہلی کے دروازہ پر اُڑایا گیا *

پلیٹ فارم پر حکامِ گورنمنٹ اور فوجی جمعیت کی ترتیب پلیٹ فارم پر بسر کردگی گورنر جنرل دیگر حکام گورنمنٹ کھڑے تھے۔ سیڑھیوں پر چھٹی فسکلنگ ڈریگونس ڈسمونٹیڈ آدمی بھالے لئے کھڑے تھے۔ اور اس سے آگے ہتھیاربند جنٹلمین اور دو ممبران رائل کمپنی آف آرچرس حسب الہدایت شہنشاہ معظم موجود تھے۔ جنکے سبب نظارہ نہایت دلکش تھا۔ کیونکہ اپنی افواج سلطنت متحدہ سے نہ تو یہ باہر آئے تھے۔ اور نہ انہوں نے کبھی اس قسم کے فرایض انجام دئے تھے۔ سیڑھیوں کے نیچے ایک وسیع میدان تھا۔ جسکے سامنے ۲۸ ویں پاونیر کی سُرخ قطار تھی۔ اور انکی ہی گارد گاڑی کے دوسری طرف تھی۔ دوسرے پہلوؤں پر دہلی کی موجودہ افواج میں سے ہر ایک کے دو دو آدمی تھے۔ اس قسم کے احاطہ میں دوسری بٹالین برکشائر رجمنٹ کا گارڈ آف آنر کھڑا تھا۔ جسنے محافظِ قلعہ ہونے کا فخر حاصل کیا۔ پندرہ قدم کے فاصلہ پر اور قطاریں تھیں۔ جنمیں تیسری ڈویژن

کے مختلف حصّوں میں سولہ سو نہ آدمی اور دو نن کمیشنڈ افیسر تھے۔ کمپوزٹ ڈویژن کیولری ڈویژن اور امپیریل سروس ٹروپس۔ سوار اور پیادہ فوج کے پیچھے دائیں طرف باجے تھے۔ جنکے سامنے ہیرلڈ اور دوسرے ڈھول بجانے اور ہراول تھی فوج کے بائیں طرف ساتویں ڈویژن کے نمائندے تھے۔ جنمیں دہلی گریزن شامل تھی بہادران غدر۔ انکے پیچھے آٹھ سو سے زائد بہادران غدر حسب الہدایت شہنشاہ معظم موجود تھے۔ انکے پیچھے فصیل پر تیسویں لینسرز کے پیادہ و سوار تھے۔ جنکے جھنڈے صبح کی ہوا سے لہرا رہے تھے۔ اور تمام مجمع کے گرد خوبصورت دائرہ بنائے ہوئے تھے۔ یہ تمام افواج لفٹنٹ کرنل پی ڈبلیو ڈریک بروکمین ۸ ادیں انفنٹری کے زیر کمان تھیں ✣

پلیٹ فارم پر حکام گورنمنٹ اور شہنشاہ کے ایڈیکانگوں کی باریابی } جب تمام فوج اور حکام عالیمقام اپنے شہنشاہ اور فوجی کمانڈر کے دیدار فیض آثار سے مسرت اندوز ہو چکے تو گورنر جنرل بہادر نے مندرجہ ذیل ترتیب سے پلیٹ فارم کے موجودہ حکّام وغیرہ کو شہنشاہ کے حضور میں نام بنام پیش کیا۔

۱۔ ہز ہائینس مہارانا سر فتح سنگھ بہادر بالقابہ والئے اودیپور (آپ کو اعلےٰ خاندانی و ذاتی قابلیتوں کی وجہ سے خاص طور پر والیان ریاستہائے ہند کے کمرۂ انتظار سے علیحدہ غیر معمولی اعزاز دیا گیا تھا)

(ایڈیکانگان شاہی) ۲ میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو راؤ بہادر بالقابہ والئے سندھیا گوالیار۔ ۳ کرنل ہز ہائینس مہاراجہ سر گنگا سنگھ بہادر بالقابہ والئے بیکانیر۔ ۴ میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر بالقابہ ریجنٹ مہاراجہ جودھپور۔ ۵ کرنل نواب سر محمد حامد علی خاں بہادر بالقابہ والئے رامپور ✣✣ ۶ ہز آنر سر جان ہیوٹ بہادر بالقابہ ریزیڈنٹ دربار کمیٹی

(زائد ایڈیکانگان شاہی) ۷ سر ہنری میکمہن ماسٹر اف سیرمونیز (مالک رسومات دربار) ۸۔ بریگیڈ جنرل ڈبلیو آر برڈوڈ۔ ۹ ایچ ڈی یوبری۔ ۱۰ اسی جی جیلس

۱۱- کرنل ایچ ای سٹنٹن - ۱۲ وسکونٹ ہارڈنگ - ۱۳، ایف گوڈون -
(بہادران غدر میں سے) ۱۴ نواب لفٹنٹ کرنل سر محمّد اسلم خاں محافظ خیبر -
۱۵- لفٹنٹ کرنل نواب سر حافظ محمّد عبداللہ خان آنریری کمانڈر ۱۵ اوین لانسرز
صوبہ سرحدی - ۱۶ لفٹنٹ کرنل ایچ ڈی واٹسن - ۱۷، میجر آنریبل کیڈوگن -
۱۸ کپتان ایل ایف آش برنر - ۱۹، ایچ ہل - ۲۰، آر بی سی را.ن
یہ تمام صاحبان اُن رجمنٹوں سے تعلّق رکھتے تھے - جنکے ملک معظم کرنل انچیف ہیں -
۲۱- ہز ایکسیلینسی سر جارج سیڈنہم کلارک بہادر بالقابہ گورنر بمبئی -
۲۲- ہز ایکسیلینسی سر تھامس گبسن کارمائیکل بہادر بالقابہ سابق گورنر مدراس حال
گورنر بنگال - ۲۳ ہز آنر سر لوئی ڈین بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر پنجاب -
۲۴- ہز ایکسیلینسی جنرل سر امور کریگ بہادر بالقابہ کمینڈر انچیف افواج ہند
۲۵- ہز آنر ایف ایل ڈیوک بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر بنگال -
۲۶- ہز آنر سر ایچ ایڈمسن بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر برما - ۲۷ ہز آنر سر سٹی پیس
بیلی بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام حال بہار و اڑیسہ - ۲۸
ہز آنر مسٹر لزلی پورٹر بہادر بالقابہ قایمقام لفٹنٹ گورنر یوپی - ۲۹، آنریبل
سر ایل جنکسن چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ

(ممبران اگزکٹو کونسل گورنر گورنر جنرل) ۳۰، آنریبل سر گائی فلیٹ
وڈ ولسن بہادر - ۳۱، آنریبل جے ایل جنکسن - (۳۲) مسٹر ڈبلیو آر کارلائل (۳۳)
سر ہارکورٹ بٹلر - ۳۴، سر سید علی امام قانونی ممبر - ۳۵ مسٹر ڈبلیو ایچ کلارک
۳۶- ہز ایکسیلنسی ریر ایڈمرل سر ای جے سلیڈ بحری کمینڈر انچیف - ۳۷، لفٹنٹ
کرنل سر ای بارو کمان افسر افواج جنوبی ایڈیکانگ جنرل شہنشاہ معظم -
۳۸ لفٹنٹ کرنل سر جے ولکاکس کمانڈر افواج شمالی - ۳۹ لفٹنٹ جنرل سر ڈگلس
ہیگ چیف جنرل سٹاف اوف دی آرمی - ۴۰، آنریبل مسٹر ای کالون ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ - ۴۱، آنریبل مسٹر ایس ایم فریزر ریزیڈنٹ کشمیر - ۴۲

آنریبل مسٹر آر کریڈک چیف کمشنر صوبجاتِ متوسط - ۴۳ر آنریبل سرجارج روس کیپل چیف کمشنر صوبۂ سرحدی شمالی مغربی - ۴۴ر آنریبل لفٹننٹ کرنل جے رمزے ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر بلوچستان - (۴۵) آنریبل مسٹر (حال سر) ایم ایف او ڈوایر ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند (حال لفٹننٹ گورنر پنجاب) ۴۶- آنریبل لفٹننٹ کرنل سر اے پنہے ریزیڈنٹ حیدر آباد - ۴۷ لفٹننٹ جنرل سر پی لیک کمانڈنگ ساتویں میرٹھ ڈویژن - ۴۸ر آنریبل سر ٹی رِ ن پریذیڈنٹ ریلوے بورڈ - ۴۹ میجر جنرل سر اے بارٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ہند - ۵۰ آنریبل میجر جنرل ایم گروور سکرٹری گورنمنٹ ہند صیغۂ فوج (۵۱) آنریبل میجر جنرل جی سی کٹشن کوارٹر ماسٹر جنرل آف دی آرمی (۵۲) لفٹنٹ کرنل سی ایم ڈالس کمشنر دہلی ڈویژن

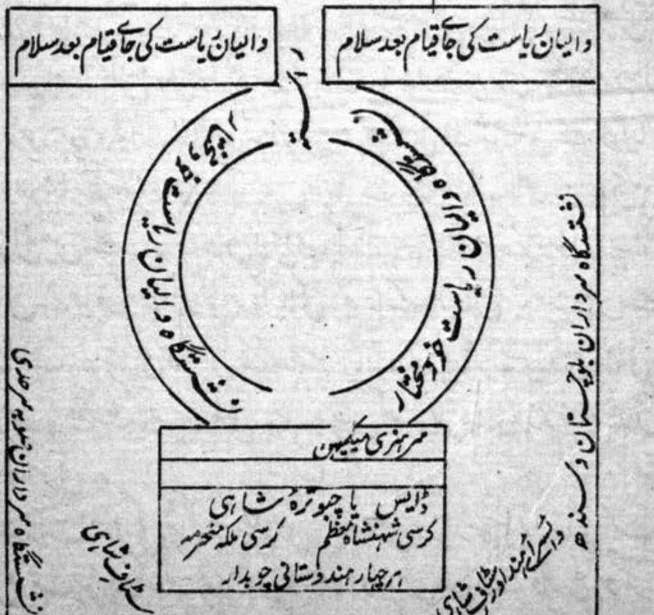
پلیٹ فارم سے قلعہ کی طرف روانگی — اس ملاقات سے فارغ ہوکر حضور شہنشاہ پلیٹ فارم کی سیڑھیوں سے اُتر کر بمعیتِ گورنر جنرل و کمینڈر انچیف گارڈ آف آنر کے ملاحظہ کے لئے تشریف لے گئے +

بہادرانِ غدر کے تین آدمیوں کو شرفِ ہمکلامی - اسکے بعد جب شہنشاہ بہادرانِ غدر میں سے نکلے تو آپ نے اُن میں سے مندرجہ ذیل تین اصحاب کو شرفِ ہمکلامی بخشا + (۱) میجر الم آف بنگال ہارس آرٹلری جنھوں نے سنہ ۱۸۳۹ء کی لڑائیوں میں فوجی خدمات میں شامل ہوکر جنگِ مہاراجسور سنہ ۱۸۴۳ء - اور سنہ ۱۸۴۵ء کی لڑائی مدکی سبراؤں و فیروز شاہ اور سنہ ۱۸۴۹ء کی لڑائی رامنگر چیلیانوالہ و گجرات اور سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں بمقام میرٹھ کارہائے نمایاں کئے تھے (۲) صوبیدار میجر آنریری کپتان میراں بخش سردار بہادر ۵۶ ویں پنجاب انفنٹری جنھوں نے سنہ ۱۸۵۷ء میں محاصرۂ دہلی و لکھنو کے موقعہ پر نمایاں خدمات انجام دی تھیں (۳) رسالدار میجر آنریری کپتان جگت سنگھ سردار بہادر - جنھوں نے جنگِ افغانستان و بھوٹان میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں +

خندق کے پُل سے عبور - بعد ازاں ہز میجسٹیز خندق کے پُل پر سے خراماں

داخلہ قلعہ و شامیانہ ملاقات والیانِ ریاست خراماں گذر کر داخلِ قلعہ ہوئے تو وہاں گنگس اون رجمنٹ کھڑی تھی۔ اور پُل کے نزدیک سڑک کے دائیں طرف سُرخ پتھر کے چبوترے پر ایک خوبصورت رنگ کا رشیمی خیمہ والیانِ ریاست کی ملاقات کی غرض سے استادہ تھا۔ جو افسوس ہے کہ باوجود ہر قسم کی احتیاطوں کے شہنشاہ کی آمد سے ۴۸ گھنٹے پیشتر جلکر راکھ ہو گیا۔ لیکن حکام نے بہ عجلت تمام اسے پھر مہاراجگان کشمیر و جودھپور و نواب رامپور کے خیموں سے بدستور آراستہ کر دیا تھا۔ چنانچہ داخلہ پر کشمیری شال کے دو خیمے نہایت علےٰ شان پیدا کر رہے تھے۔ چار خیموں کو جوڑ کر ایک بڑا ہال ۱۶۰ فٹ طویل اور ۱۰۰ فٹ چوڑا بن گیا تھا۔ جو ۲۰ نقرئی ستونوں پر کھڑا تھا۔ داخلہ کے دروازہ پر ۱۶ ویں راجپوت کا گارڈ آف آنر کھڑا تھا جسکے ارد گرد دوسری فوجی جماعتیں کھڑی تھیں۔

شامیانہ کا نقشہ تفہیم ناظرین کیلئے شامیانہ ملاقات کا زمینی نقشہ درج ذیل کیا جاتا ہے



چبوترۂ شاہی پر دو سنہری تخت ذی میجسٹیز کے لئے بچھے تھے۔ جنکے پیچھے نشاناتِ شاہی مورچھل۔ چنور و سورج مکھی۔ معزز پنشنر افسران و نن کمیشنڈ افسران اُٹھائے ہوئے تھے ✤

شامیانہ میں دربار ملاقات ۔ داخلۂ شاہی پر باجہ نے خوشی کا گیت گایا۔ اور تمام دربار کا دربار شہنشاہ کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ذی میجسٹیز اپنی نشستوں کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ مگر چونکہ والیان ریاست شہنشاہ کو دیکھنے کی مسرت میں اپنی جگہوں پر بیٹھ نہ سکے۔ اسلئے شہنشاہ نے بھی ازراہ اخلاقِ حمیدہ بیٹھنا مناسب نہ سمجھا اور کھڑے ہی رہے۔ سر ہنری میکمہن ماسٹر رسومات نے والیانِ ریاست کو جنمیں حضور نظام دکن سے لیکر برہما کے والیان ریاست تک شامل تھے شاہی حضور میں پیش کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ہر والئے ریاست حاضر ہو کر اول آدابِ شاہی بجالاتا۔ اور کلماتِ دعائیہ کہنے کے بعد دوسرا اسلام ملکہ کے حضور کرکے ڈایس کے گرد گھومتا ہوا اُس مقام پر آجاتا۔ جو جلوسِ شاہی کی شمولیت کے لئے بغرضِ انتظار مقرر ہو چکا تھا۔ سب والیان ریاست کی نام بنام تفصیل تو یہاں اسلئے نہیں دیجاتی کہ جلوس میں انکا تفصیلی ذکر ہو جائیگا۔ مگر اتنا تذکرہ ضروری ہے کہ خورد سال مہاراجہ جودھپور و نواب بھاولپور نے اس رسم کو ایسی اعلےٰ شایستگی سے ادا کیا کہ دربار بھر نہایت مسرور ہوا۔ والیان ریاست اپنے مختلف الالوان زرق برق لباسوں میں تھے۔ اور سلطان لاہج تو ایک تہ بند باندھے ہوئے چوغہ اوڑھے تھے جنھوں نے صرف "سلام علیکم" پر اکتفا کی۔ برہما کے والیانِ ریاست میں سے ایک صاحب نے شاہی قدموں کے سامنے ایک چادر بچھا کر ایسی وضع بنائی۔ جسکو سجدہ سے تشبیہ دیجا سکتی ہے۔ بہر حال گھنٹہ بھر تک یہ رسم نہایت خوش اسلوبی سے ادا ہوئی ✤

حضور ملکِ معظم کی شرکتِ جلوس ۔ جبکہ ابھی دربار ہو ہی رہا تھا تو ایک جلوس مرتب ہو کر قلعہ سے روانہ ہو چکا تھا۔ اور اس دربار سے فارغ ہو کر

گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور ملک معظم تو ایک مشکی رنگ کے اکبر گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اور ملکہ محترمہ ایک چھ اسپہ کھلی لینڈو میں سوار ہوئیں۔ چنانچہ دوسرا حصہ جلوس بھی روانہ ہوا۔

شاہی جلوس کی روانگیٔ قلعہ پر سلامی:- ور میجسٹیز کی اس روانگیٔ قلعہ پر بھی ۱۰۱ توپوں کی سلامی چھ توپوں نے اکٹھی اُتاری۔ جس سے تمام شہر کو خبر ہوگئی کہ اب شاہی جوڑے کا جلوس قلعہ سے روانہ ہوا۔

جلوس کا حصہ اول:- (۱) لفٹننٹ کرنل ڈینس ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب (۲) سر جان ہیوٹ بالقابہ پریزیڈنٹ دربار کمیٹی معہ سٹاف (۳) جنرل سر جیمس ولکاکس بہادر بالقابہ معہ سٹاف (۴) چیف کمشنر صوبجات متوسط معہ اسکورٹ (۵) ہز آنر لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ معہ اسکورٹ (۶) ہز آنر لفٹننٹ گورنر ایسٹرن بنگال و آسام معہ اسکورٹ (۷) ہز آنر لفٹننٹ گورنر برما معہ اسکورٹ (۸) ہز آنر لفٹننٹ گورنر بنگال معہ اسکورٹ (۹) ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب معہ اسکورٹ (۱۰) ہز ایکسیلینسی گورنر مدراس معہ سٹاف و باڈی گارڈ (۱۱) ہز ایکسیلینسی گورنر بمبئی معہ سٹاف و باڈیگارڈ۔

شاہی جلوس حصہ دوم شاہی جلوس کا تھا جسکی ترتیب حسب ذیل تھی:-
۱- انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب (۲) آرمی ہیڈ کوارٹرس کا ایک افسر اعلےٰ (۳) برٹش کیولری رجمنٹ اسکورٹ (۴) رائل ہارس آرٹیلری بیٹری آف اسکورٹ (۵) اسکورٹ سٹاف (۶) آرمی ہیڈ کوارٹر سٹاف (۷) ہز ایکسیلینسی دی کمانڈر انچیف اسٹاف (۸) ہندوستانی ٹرمپٹر (بگلچی) (۹) اسسٹنٹ ہیرلڈ یعنے آنریبل ملک عمر حیات خان ٹوانہ بالقابہ (۱۰) برٹش ٹرمپٹر (بگلچی) (۱۱) دہلی ہیرلڈ یعنے بریگیڈیر جنرل ہیٹسن (۱۲) باڈی گارڈ (۱۳) سٹاف گورنر جنرل (۱۴) ہز امپیریل میجسٹی کا حسب ذیل اسٹاف:- (۱۵) اکسٹرا ایڈیکانگ (۱۶) اکسٹرا ایڈی کانگ (۱۷) اکسٹرا ایڈیکانگ (۱۸) اسسٹنٹ فوجی سکرٹری (۱۹) اکسٹرا ایڈ کانگ۔

۲۰- اسسٹنٹ فوجی سکرٹری (۲۱) آنریبل کرنل نواب سر محمد اسلم خان (۲۲)
اسسٹنٹ فوجی سکرٹری (۲۳) ایڈی کانگ (۲۴) ایڈی کانگ (۲۵)
اڈی کانگ (۲۶) اکوایری ایڈیکانگ (۲۷) اکوایری ایڈیکانگ (۲۸)
اکوایری ایڈی کانگ (۲۹) بریگیڈیر جنرل آر ای گرمسٹن (۳۰) لفٹنٹ جنرل
سر ہورس سمتھ ڈورین (۳۱) سر ہنری میکیہن (۳۲) لارڈ اینلے لارڈ ان
ویٹنگ (۳۳) لارڈ اسٹمفورڈہم پرائیویٹ سکرٹری (۳۴) ویز ہائینس مہاراجہ
گوالیار- (۳۵) بیکانیر (۳۶) نواب رامپور بسواری اسپ بطور آنریری ہندوستانی
ایڈی کانگ (۳۷) باڈی گارڈ (۳۸) پرائیویٹ سالہ کے اردلی (۳۹)
ڈیوک آف ٹک (۴۰) ہز ایکسیلنسی دی کمینڈر انچیف (۴۱) اکوایری ان ویٹنگ
(۴۲) اکوایری ان ویٹنگ (۴۳) حضور شہنشاہ[۱] (۴۴) مارکوئس آف
کریو وزیر ہند (۴۵) ہز ایکسیلنسی دی گورنر جنرل بہادر ہند-
(۴۶) رائل گروم (شاہی سائیس) (۴۷) رائل گروم
(۴۸) حضور ملکہ[۲] محترمہ (شاہی گاڑی میں جسپر سنہری چھت کے دو چتر تھے
اور اسی گاڑی میں (۴۹) ڈچز آف ڈیون شائر اور (۵۰) ارل آف ڈرہم
لارڈ ہائی سٹوارڈ بیٹھے تھے +
(۵۲) بائیں طرف کپتن کیگھلے کمانڈنٹ باڈی گارڈ (۵۳) دائیں طرف مہاراجہ سر
پرتاب سنگھ آنریری امپیریل کمانڈنٹ کیڈٹکور (۵۴) امپیریل کیڈٹکور جسمیں بعض والیان ریاست

---

[۱] حضور ملک معظم چونکہ اکبر گھوڑے پر سوار تھے اور آپکی ریش مبارک ٹوپی کی زنجیر میں دب گئی تھی- اسلئے مشتاقین جلوس میں سے بہت کم لوگوں نے آپکو پہچان کر سلام کیا- البتہ جب آپکی سواری ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے سٹیچو کے پاس پہنچی تو آپنے اسکی تعظیم ادا کی اسلئے اسوقت اس حلقہ کے لوگوں نے آپ کو پہچان کر نہایت پُر اشتیاق چیرز دئے + مولف

[۲] البتہ حضور ملکہ کو شاہی چتر کے سبب لوگوں نے فوراً پہچان لیا- اور پُر مسرت چیرز دئے- جنکے جواب میں آپ بھی تبسم کناں چہرے سے سلاموں کے جواب میں ہاتھ اُٹھاتی رہیں + (مولف)

انکے لڑکے اور شرفاء زادگان زرق برق لباسوں میں گھوڑوں کی پشتوں پر چیتوں کی کھالیں ڈالے سوار تھے +

۵۵۔ ایک گاڑی میں ہر ایکسیلنسی لیڈی ہارڈنگ (۵۶) دوگاڑیوں میں کونٹس شیفٹسبری۔ آنریبل ڈینیشیا بیرنگ۔ ارل آف شیفٹسبری۔ ریر ایڈمرل کالن کیمپل

۵۷۔ تیسری گاڑی میں لفٹنٹ سر جیمیس ڈنلوپ اسمتھ۔ لفٹنٹ کرنل سر آر میولاک چارلس۔ مسٹر ڈوبلے۔ لفٹنٹ کرنل بڑفوڈ سوار تھے +

(۵۸) اسکورٹ کی ہندوستانی کیولری رجمنٹ +

والیانِ ریاست کا جلوس۔ اسکے بعد تیسرے نمبر پر والیان ریاست کا جلوس تھا جسمیں قریباً ۸۶ گاڑیاں اور دس ہزار آدمی شامل تھے۔ جسکی بوقلمونی اور مختلف قسم کے زرق برق لباس و تکلفات کی پوری کیفیت تو قلمبند ہونی نہایت طوالت کا باعث ہوگی۔ اسلئے ہر ایک والئے ریاست کے جلوس و سواری کا جستہ جستہ ذکر کیا جاتا ہے :۔

۱۔ **حضور نظام دکن**۔ ہز ہائینس چار گھوڑوں کی مکلف شاہی ارغوانی گاڑی میں سوار تھے۔ جسکے سائیس بھی ارغوانی رنگ کی ہی زرق برق وردیاں پہنے نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔ ہز ہائینس کے ساتھ اسی گاڑی میں لفٹنٹ کرنل اے ایف پنہے ریزیڈنٹ۔ یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن بہادر مدار المہام۔ نواب سر افسر الملک بہادر کمان افسر افواج نظام و لفٹنٹ کرنل افواجِ برٹش بیٹھے تھے پچھلی تین گاڑیوں میں دکن کے دیگر امراء و معزز عہدہ داران سوار تھے ہز ہائینس کے باڈیگارڈ میں عرب سواروں کے ایک دستہ کے علاوہ حیدرآباد امپیریل لانسرز کا بھی ایک دستہ نہایت نفیس وردی میں ساتھ تھا۔ سواروں کے گھوڑوں کی پشتوں پر چیتے کی کھالیں اور سبز رنگ کی وردیاں عجیب دلفریب نظارہ پیدا کر رہی تھیں۔ ہر شخص نے موجودہ نظام کو دیکھکر انکی درازیٔ عمر کی دعا کی اور مرحوم نظام کی یاد کو ایک دفعہ پھر تازہ کیا +

۲۔ ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ۔ ہز ہائینس کے جلوس کے آگے بہت سے آدمی ریاست کے نشان۔ اور بہت سے سنہری و روپہلی عصا لئے ہوئے قدیم مرہٹہ فیشن میں چل رہے تھے۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں آرڈر سٹار آف انڈیا کا تمغہ لگائے معہ آنریبل مسٹر ایچ دی کاب بہادر ریزیڈنٹ و دیوان مسٹر سی این سیڈن رونق افروز تھے۔ انکی اردل میں ایک دستہ بڑودہ کیولری کا سرخ رنگ کی وردیوں میں کل پرانی وضع کا تھا۔ مہارانی اور راجکماری صاحبہ نے دہلی دروازہ کے اوپر سے جلوس ملاحظہ فرمایا ✚

۳۔ ہز ہائینس مہاراجہ میسور۔ ہز ہائینس آسمانی رنگ کا لباس پہنے شاہی گاڑی میں معہ لفٹننٹ کرنل ہیوڈاے اور مسٹر ٹی انندراؤ دیوان و سردار گوپال راج ارس ذاتی ایڈیکانگ ہز ہائینس سوار تھے۔ آپکی اردل میں صرف چار شخص پیدل چنور شاہی اٹھائے ہوئے تھے۔ جسکے بعد باقاعدہ فوج امپیریل سروس کور تھا ✚

۴۔ ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر۔ ہز ہائینس کے جلوس میں پہلے باجہ۔ پھر بھالہ برداروں کا گروہ سرخ وردی میں تھا۔ اسکے بعد ہز ہائینس آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا تمغہ لگائے سیاہ کوٹ پہنے اور سفید صافہ باندھے معہ آنریبل مسٹر ایس ایم فریزر ریزیڈنٹ و راجکمار ہری سنگھ و رائے صاحب دیوان امرناتھ بہادر سی آئی ای چیف منسٹر سوار تھے۔ آپکے اسکورٹ میں ایک سکواڈرن امپیریل سروس لانسرز کا تھا۔ جو نہایت عمدہ حالت میں تھا۔ اس جلوس میں ۳۰ بندوقچی۔ ۴ ایڈیکانگ۔ چوبداروں کا ایک گروہ چوری اور چتر شاہی اٹھائے تھا۔ ملازمان ریاست کے بہادر چہرے اور انپر سفید پوشینیں ایک اچھا نظارہ تھا

لہ۔ چونکہ آجکے جلوس شاہی میں چتر شاہی بادشاہ سلامت کے سر پر نہ تھا۔ اسلئے جن والیان ریاست کے ساتھ چتر شاہی تھے۔ انہوں نے اُس وقت تک بند رکھے۔ جب تک شہنشاہ معظم جلوس میں شریک رہے۔ جب شاہی جلوس کیمپ میں داخل ہوگیا تو اُسوقت چتر کھولے گئے۔ مولف

جسکے بعد تین گاڑیوں میں دوسرے منسٹر اور معزز اہلکار تھے *

راجپوتانہ:- ۵۔ ہز ہائینس مہارانا اودیپور۔ ہز ہائینس کو چونکہ پلیٹ فارم پر ہی شہنشاہ کی عزتِ ملاقات حاصل ہو چکی تھی۔ اسلئے ان کو شرکتِ جلوس سے معافی دیدی گئی تھی *

۵۔ ہز ہائینس مہاراجہ جے پور۔ ہز ہائینس رائل وکٹورین آرڈر زیب تن فرمائے اپنی شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ای جی کالون بہادر ریزیڈنٹ و آنریبل نواب سر فیاض علیخان رئیس پہاسو اور راو راجہ سیکر سوار تھے۔ جنکے پیچھے جیپور کیولری کا ایک دستہ اور ایک دستہ مسلح سواروں کا تھا۔ جسکے بعد ڈھول نقارے۔ سجے ہوئے گھوڑے اور سونے چاندی کے عصا بردار۔ ڈھال بردار۔ آفتابہ بردار پنکھا بردار۔ چتر۔ چنور و مورچھل بردار اور محافظِ خوابگاہ تلواریں لگائے۔ ہتھیاروں سے مسلح چل رہے تھے *

۶۔ ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور۔ ہز ہائینس جنکی عمر گیارہ سال کی تھی۔ معہ مسٹر سی جے ونڈھم ریزیڈنٹ اور اپنے دونوں چچاؤں کے سوار تھے۔ جنکے پیچھے جودھپور امپیریل سروس کا دستہ اور شہر کے سردار رسالہ تھا۔ پھر موروثی اہلکاروں میں سے کئی مہاراج کی تلوار اور مورچھل اٹھائے تھے۔ پھر دوسرے ملازم چتر شاہی۔ چنور اور سونے چاندی کے عصا لئے جارہے تھے ہز ہائینس کے تین ایڈیکانگ گھوڑوں پر سوار تھے۔ جسکے بعد اعلےٰ امرا گھوڑوں پر اور دو گاڑیوں میں ہز ہائینس کے باجگذار رئیس بیٹھے تھے *

۷۔ ہز ہائینس مہاراؤ راجہ بوندی۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ میجر ایچ بی کاک پولیٹیکل ایجنٹ سوار تھے۔ جنکے ہمراہ ایک خوبصورت گروہ راجپوت سرداروں کا تھا۔ اور بوندی پلٹن کے دستے سرخ وردی میں تھے۔ آگے آگے گھوڑوں پر دھونسے رکھے ہوئے تھے۔ پھر شاہی نشانات جنمیں نو نیزے۔ چنور و مورچھل ملازم اٹھائے ہوئے تھے۔ جلوسی گھوڑوں پر سنہری اور پدہلی

جھولیں تھیں۔ شاہی گاڑی کے ارد گرد بہت سے پاسبان۔ چوبدار۔ میردہا اور ہرکارے تھے۔ جسکے بعد امرائے ریاست ✤

۸۔ ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر۔ چونکہ ہز ہائینس آج بحیثیتِ ایڈیکانگِ شاہی شہنشاہ کے آگے آگے چل رہے تھے۔ اسلئے اِس ریاست کا جلوس شامل نہ تھا

۹۔ ہز ہائینس مہاراؤ کوٹہ۔ ہز ہائینس کے جلوس کے آگے چار افسران مختلف نشانات مثلاً سونے چاندی کے عصا۔ مورچھل۔ بندوقیں اور چاندی کے بھالے اُٹھائے ہوئے تھے۔ چار گھوڑوں پر سونے چاندی کی جھولیں تھیں۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ لفٹننٹ کرنل بگلے پولیٹیکل ایجنٹ متمکن تھے۔ جن کے بعد کوٹہ کیولری تھی ✤

۱۰۔ ہز ہائینس مہاراجہ بھرت پور۔ ہز ہائینس معہ مسٹر آر ای ہالینڈ پولیٹیکل ایجنٹ مشرقی ریاستہائے راجپوتانہ دمحافظ شاہی گاڑی میں سوار تھے جنکے پیچھے تین گاڑیوں میں ریاست کے رشتہ دار اور دیگر امراء و اہلکار تھے۔ اور انکے بعد ایک رسالہ سُرخ و سیاہ وردیوں میں تھا۔ ایک گاڑی میں چنور وچتر شاہی رکھا ہوا تھا ✤

۱۱۔ ہز ہائینس مہاراول جیسلمیر۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ کپتان جنسن اسسٹنٹ ریزیڈنٹ اور دو سرداروں کے سوار تھے۔ گاڑی کے پیچھے مورچھل اور ارد گرد بہت سے نوکر سونے چاندی کے عصا اُٹھائے ہوئے تھے۔ گاڑی کے دائیں بائیں سنہری چنور تھے۔ بہت سے پیادے لڑائی کے کوہاڑے۔ بھالے اور تلواریں لئے ہوئے تھے۔ اور کئی توپیں بھی ساتھ تھیں۔ جنکے پیچھے تین گاڑیوں میں اہلکاران ریاست تھے ✤

۱۲۔ ہز ہائینس نواب ٹونک بوجہ علالت شریک جلوس نہو سکے ✤

۱۳۔ ہز ہائینس مہاراجہ الور۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ڈبلیو ایچ ولکنسن پولیٹیکل افسر اور دو معزز عہدیداروں کے بیٹھے تھے۔ جنپر خدام چنور اور مورچھل

لئے ہوئے کھڑے تھے۔ اور امپیریل سروس کی ایک سکواڈرن ہمراہ تھی +

۱۴۔ **ہز ہائینس مہاراجہ سروہی**۔ ہز ہائینس معہ کپتان ایچ آر این پریچرڈ اور مہاراجکمار سروپ سنگھ شاہی گاڑی میں سوار تھے۔ بعد میں دو گاڑیوں میں ریاست کے امرا و اہلکار تھے۔ بہت سے ملازم شاہی نشانات ڈھول جھنڈے۔ نشان ماہی مراتب۔ قرینہ۔ مگدیہر۔ چنور۔ مورچھل اور سونے چاندی کے عصا اٹھائے چل رہے تھے۔ سروہی کیولری کا ایک دستہ اور امپیریل انفنٹری بھی ہمراہ تھی +

۱۵۔ **ہز ہائینس مہاراول ڈونگرپور**۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ میجر ایف پریڈیوکس پولیٹیکل ایجنٹ اور دو دوسرے سرداروں کے سوار تھے۔ ریاست کا ایک سردار ایک خوبصورت جھول والے گھوڑے پر سوار تھا۔ اپنی کیولری اور پیادہ فوج زرد و نیلے رنگ کی وردیوں میں ہمراہ تھی۔ شاہی نشانات اور بہت سے گھوڑے بھی جلوس میں تھے +

۱۶۔ **ہز ہائینس مہاراج رانا جھالاواڑ**۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ کپتان جی ایچ اینڈرسن و اپنے فرزند خورد سوار تھے۔ آپ کے ساتھ بھی شاہی نشان چنور۔ بھالے اور سونے چاندی کے عصا اور فوج کا ایک دستہ تھا +

۱۷ و ۱۸۔ **راجگان پرتاب گڑھ و بانسواڑہ**:۔ یہ دونوں رئیس دہلی میں نہ آسکے تھے۔ اسلئے ان کے راجکمار شاہی جلوس میں معہ خدم و حشم شریک تھے +

۱۹۔ **راج ادھیراج شاہ پورہ**۔ ہز ہائینس کے ہمراہ شاہی گاڑی میں دونوں بیٹے اور کامدار ساتھ بیٹھے تھے۔ نشاناتِ شاہی یعنے چنور۔ مورچھل۔ مگدیہر۔ قرینہ۔ چھڑیاں ہمراہ تھیں +

۲۰۔ **راؤ خوشحالگڑھ**۔ راؤ صاحب کا جلوس تین گاڑیوں میں تھا +

۹ **(وسطِ ھند)** ۲۱۔ سب سے پہلے آنریبل مسٹر (سر) فرانسس مائیکل اُڈوائر ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا (موجودہ لفٹننٹ گورنر پنجاب) معہ سٹاف تھے +

جنکے بعد (۲۲) ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا گوالیار کی باری تھی۔ لیکن چونکہ وہ شہنشاہ کے ایڈیکانگ کی حیثیت سے قبل ازیں شریکِ جلوس ہو چکے تھے۔ اسلئے انکے بجائے (۲۳) ہز ہائینس مہاراجہ ہلکر اندور سفید لباس میں سرخ مرہٹی پگڑی زیب سر کئے شاہی مکلف گاڑی میں معہ مسٹر سی ایل ایس رسل ریزیڈنٹ و رائے بہادر نانک چند وزیر ریاست و ایڈیکانگ کے سوار تھے۔ جنکی اردل میں اندور کیولری تھی۔ بہاوں پر زرد و سفید جھنڈیاں تھیں۔ اور بہت سے چوبدار سوار و پیادے جھنڈے عصا۔ آفتابہ۔ چتر۔ چنور اُٹھائے ہوئے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ یہ تمام سامان گو گذشتہ زمانہ کی یادگار تھا۔ مگر اسے تازہ رنگ ڈھنگ دیا گیا تھا۔ جسکے بعد چار گاڑیوں میں اہلکاران ریاست تھے۔

۲۴ - ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال۔ ہر ہائینس شاہی گاڑی میں ہلکے نیلے رنگ کا ریشمین برقعہ اوڑھے اور ایک جواہرات کا تاج زیب سر فرمائے معہ میجر پی سپنس پولیٹیکل ایجنٹ اور اپنے چھوٹے صاحبزادے نوابزادہ حمید اللہ خان (جو ۱۹۱۵ء میں امتحان بی اے میں کامیاب ہو چکے ہیں) سوار تھیں۔ کوچ بکس پر ایک راجپوت خادم طلائی عصا لئے بیٹھا تھا۔ ہر ہائینس کے پیچھے کی سیٹ پر دو حبشی چنور اُٹھائے ہوئے تھے۔ بھوپال وکٹوریہ لانسرز کا ایک دستہ ہمراہ تھا۔ انکے آگے وہ جھنڈا تھا۔ جو ملکہ وکٹوریہ نے نواب صاحب کو ۱۸۷۷ء میں دیا تھا۔ تین اور گاڑیاں جلوس میں تھیں۔ جنمیں سے پہلی گاڑی میں نواب نصر اللہ خان ولیعہد ریاست اور جنرل نوابزادہ حافظ عبید اللہ خان ہز ہائینس کے فرزند دوم بیٹھے تھے ؛

۲۵ ہز ہائینس مہاراجہ ریواں۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ لفٹنٹ کرنل گاڈفری پولیٹیکل ایجنٹ اور دو سرداروں کے بیٹھے تھے۔ جنکے ہمراہ ایک دستہ فوج تھا۔ اور سوائے چھڑیوں کے کوئی اور نشان اپنے ساتھ نہ رکھا تھا ؛

۲۶ ہز ہائینس مہاراجہ اوچھہ کے جلوس میں قدیم زمانہ کے نشاناتِ شاہی جھول دار

گھوڑے اور ایک سونے چاندی کی پالکی بھی تھی۔ اور مختلف ملازم زردوزی لباس میں بھالے۔ عصا۔ چنور۔ مورچھل۔ پاندان عطردان اور دیگر نشاناتِ شاہی اُٹھائے تھے۔ ہز ہائینس ایک شاہی گاڑی میں معہ لفٹنٹ کرنل پریچرڈ پولیٹیکل ایجنٹ اور اپنے چھوٹے صاحبزادے خان بہادر محمد زمان خاں مدار المہام سوار تھے۔

۲۷۔ ہز ہائینس راجہ دہار۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ لفٹنٹ کرنل بیولی اور دیوان ریاست اور ایک اور سردار حاضر باش کے سوار تھے۔ آپکے ساتھ پچھلے زمانہ کے اسباب نئے فیشن میں تھے جسکے بعد آٹھ سردار گھوڑوں پر اور ایک پیادوں کی جماعت ہمراہ تھی۔ ریاست کا جھنڈا بھی ساتھ تھا۔ اور بہت سے گھوڑے سنہری روپہری جھولوں سے آراستہ تھے۔ پیادے اور اونٹ سواروں کے علاوہ ہز ہائینس کا باڈیگارڈ بھی تھا۔ کوچ بکس پر چنور اور مورچھل بردار تھے۔ اور ہز ہائینس کی گاڑی کے پیچھے چتر بردار۔ آٹھ راجپوتی سردار بعد کی گاڑیوں میں سوار تھے +

۲۸۔ راجہ سنتھر انکے جلوس میں ریاستی جھنڈا آگے آگے دو ڈھول گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور خدام سُرخ و زرد وردیوں میں سنہری عصا اور سونے چاندی کے بھالے اُٹھائے ہوئے تھے۔ پہلی گاڑی میں راجہ صاحب معہ دو اہلکاروں کے سوار تھے۔ دو اور گاڑیوں میں اہلکار وغیرہ تھے +

۲۹۔ ہز ہائینس راجہ چنبا۔ ہز ہائینس گھوڑے پر سوار تھے۔ جنکے ہمراہ دوسرے گھوڑوں پر کپتان آر جے میکناب دیوان ریاست تھے۔ جنکے پیچھے خدام سونے چاندی کے عصا۔ سنہری روپہلی بھالے و دیگر نشانات مثلاً ریاستی جھنڈا و سورج مکھی اُٹھائے ہوئے تھے۔ جسکے بعد بقاعدہ پیادوں کا ایک دستہ بھی تھا۔ اور مقامی نمونہ کی چند توپیں بھی ساتھ تھیں +

۳۰۔ ہز ہائینس مہاراجہ چرکھاری۔ ہز ہائینس ایک سونے چاندی کی گاڑی میں معہ دو اہلکاروں کے سوار تھے۔ جلوس کے ساتھ ہز ہائینس کی پالکی۔ سورج مکھی۔ چنور

مورچھل - پنکھا - چاندی کی دیگر اشیاء اُٹھائے ہوئے تھے - خاص بند ہیلی لباس میں سپاہی بندوقیں اور تلواریں بھی اُٹھائے تھے - اور پیادوں کے علاوہ کئی شتر سوار بھی تھے +

۳۱ - ہز ہائینس راجہ بجاور - ہز ہائینس چاندی کی گلٹ شدہ گاڑی میں معہ وزیر اور ایک سردار کے سوار تھے - آگے آگے گوتیے ہز ہائینس کی شان میں اشعار پڑھتے جاتے تھے - سونے چاندی کی پالکی اور جلوسی گھوڑوں کے سوار فوق البھڑک لباس میں تھے - ریاست کی بیقاعدہ فوج کے ہاتھوں میں ڈھالیں - بندوقیں اور بارود کے کیس تھے - جنکے بعد بھالہ وعصا بردار تھے - چتر - سورج مکھی اور دوسرے نشانات بھی تھے - دو گاڑیوں میں ریاست کے امرا و اہلکار تھے -

۳۲ - ہز ہائینس مہاراجہ چھتر پور - آگے آگے شاہی جھنڈا تھا - اور خاص بردار چتر سورج مکھی اور پنکھا لئے تھے - ہز ہائینس معہ میجر ہوگ ایجنسی سرجن و دو افسروں کے سوار تھے - جنکے اردگرد چوریاں - کئی قسم کی برچھیاں عصا او سونٹے کئی ملازم لئے ہوئے تھے - جسکے بعد چھتر پور کیولری کا ایک چھوٹا سا دستہ تھا - اور دو گاڑیوں میں امرا و اہلکاران تھے +

۳۳ - راجہ سیتامئو - راجہ سیتامئو بھی شاہی نشانات کے ساتھ ایک گاڑی میں معہ اہلکاران سوار تھے +

۳۴ - راجہ سیلانہ - راجہ صاحب شاہی گاڑی میں معہ چار فرزندوں کے سوار تھے جنپر چار چنور اور مورچھل بردار تھے - جلوس کے آگے آگے خدام عصا - چتر - آفتابہ و دیگر نشانات اُٹھائے ہوئے تھے - ایک دستہ سواروں کا بھی تھا - باقی دو گاڑیوں میں امراء و اہلکار تھے +

۳۵ - ہز ہائینس راجہ راجگڑھ عصا بردار گھوڑوں پر سوار تھے - اور دیگر خدام نشانات آفتابہ - پنکھا - گھوٹے بلم - چتر اٹھائے تھے - راجہ صاحب شاہی گاڑی میں معہ اپنے صاحبزادے و دیوان کے سوار تھے - جنپر خدام مورچھل اور چنور لگائے تھے +

۳۶ - ہز ہائینس راجہ نرسنگ گڈھ کے جلوس میں ابداگیری چتر - چنور و مورچھل اور عصا تھے - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں سوار تھے - اور بھی دو گاڑیاں اہلکاروں کی تھیں - ہز ہائینس کے باڈیگارڈ کے سردار گھوڑوں پر سوار تھے ؀

۳۷ - رانائے بڑوانی - ان کا جلوس بھی اسیطرح آراستہ تھا ؀

۳۸ - راجہ علی راج پور - شاہی گاڑی میں راجہ صاحب معہ اہلکاران سوار تھے ایک اور گاڑی اہلکاروں کی تھی - انکے خدام بھڑک دار نیلے اور پیلے رنگ کی وردیوں میں چتر مورچھل چنور و آفتابہ اُٹھائے تھے - اور کچھ سوار بھی ساتھ تھے (مدراس) ۳۹ - ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر اے ٹی فوربس ریزیڈنٹ سوار تھے - جنکے کوچ بکس پر ایک خادم مکلف وردی میں سنہری عصا لئے تھا - اور ہز ہائینس سنہری منقش والے گہرے نارنجی رنگ کے مخملی لباس میں دو عظیم وکٹورین آرڈر زیب تن فرمائے تھے - پگڑی پر جواہرات اور طائر بہشت نما کی کلغی تھی ؀

۴۰ - ہز ہائینس راجہ کوچین - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے سوار تھے - ملازمان نارنجی و سنہری وردیوں میں ملبوس تھے - کئی خاکی گھوڑے ساتھ تھے - دوسری گاڑی میں امرا و اہلکاران ریاست تھے ؀

۴۱ - ہز ہائینس راجہ پدوکوٹہ - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں سوار تھے - دو اور گاڑیوں میں اہلکار و امرائے ریاست تھے - خدام سنہری عصا اُٹھائے پیدل چل رہے تھے - شاہی چتر و چنور ساتھ تھا - اور انڈین آرمی کور کا ایک دستہ بھی اردل میں تھا ؀

۴۲ - نواب بنگنا پلی :- نواب صاحب ایک گاڑی میں سوار تھے ؀

۴۳ - راجہ سندور - راجہ سندور بھی ایک گاڑی میں سوار تھے ؀

۴۴ - (بمبئی) ہز ہائینس مہاراجہ کولہاپور - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں ریشمی لباس پہنے جواہرات لگائے اور رائل وکٹورین کا آرڈر زیب تن فرمائے معہ لفٹننٹ کرنل

وڈ ہاؤس پولٹیکل ایجنٹ اور دو باجگذار کاگل کے رئیسوں کے سوار تھے۔ جنکے پیچھے کولہاپور انفنٹری کا ایک دستہ تھا اور اسکے پیچھے بھی سواروں کا ایک دستہ تھا۔ تین اور گاڑیاں تھیں۔ جنمیں جاگیرداران وشلگڈھ و اچالکرنجی اور دیگر روساء و اہلکاران بیٹھے تھے۔

۴۵۔ **ہز ہائینس راؤ کچھ**۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ اپنے صاحبزادوں اور لفٹننٹ کرنل ایوبر پولیٹیکل ایجنٹ کے سوار تھے۔ جنکی اردلی میں کیولری کا ایک دستہ ہمراہ تھا۔ تین گاڑیوں میں دیگر روساء و امراء تھے۔

(کاٹھیاواڑ) ۴۶۔ **ہز ہائینس جام نوانگر**۔ ہز ہائینس جو کرکٹ کھیلنے کے یورپ بھر میں مشہور ہیں۔ سنہری روپہری گاڑی میں معہ مسٹر سی ایچ اے ہل ایجنٹ گورنر بمبئی۔ اپنے برادر دیوان ریاست کے سوار تھے۔ ریاستی جھنڈا اور دیگر نشانات زینت جلوس تھے۔ آپکے پیچھے نوانگر امپیریل سروس لانسرز کا ایک دستہ گہرے سبز لباس میں تھا۔ اور دو گاڑیوں میں ایڈیکانگ اور خاص امرا و اہلکار تھے۔

۴۷۔ **ہز ہائینس مہاراجہ ایڈر**۔ ہز ہائینس ایک شاہی گاڑی میں معہ دو اہلکاران کے سوار تھے جو مورچھل لئے ہوئے تھے اور پیچھے دو چنور بردار کھڑے تھے۔ آٹھ عصا بردار و دیگر خدام چتر شاہی۔ ریاستی جھنڈا اور دیگر نشانات لئے تھے۔ جودھپور کیولری کے سو آدمی ہمرکاب تھے۔ دو اور گاڑیوں میں ریاست کے ولیعہد مہاراجکمار ہمت سنگھ و دیگر امراء و روسا تھے۔

۴۸۔ **ہز ہائینس میر خیرپور**۔ ہز ہائینس کے آگے آگے امپیریل سروس کیمل کور پیدل شاہی جھنڈا اٹھائے تھی جسے ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے ریاست کو عطا کیا تھا۔ پھر بلوچ سوار کیولری اور ریاست کی پولیس تھی۔ جسکے بعد ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ کرنل پرائس پولیٹیکل ایجنٹ و دو صاحبزادگان سوار تھے۔ وزیر و دیگر امراء و اہلکار دو گاڑیوں میں تھے۔

۴۹ - ہزہائینس نواب پالن پور - ہزہائینس ایک شاہی گاڑی میں معہ دو صاحبزادوں کے سوار تھے - جنکے جلوس میں تین گاڑیاں اور ایک باڈیگارڈ تھا

۵۰ - ہزہائینس مہاراجہ بھاؤنگر - ہزہائینس شاہی گاڑی میں دو سرداروں سمیت سوار تھے پھر دو اور گاڑیاں تھیں - جنکے پیچھے امپیریل سروس لانسرز کا ایک دستہ تھا +

۵۱ - راجہ دھرنگدرا - ہزہائینس چاندی کی گاڑی میں سوار تھے - جنکے بعد دو گاڑیوں میں اور امراء و اہلکار تھے +

۵۲ - راجہ راج پیپلہ - ہزہائینس معہ دونوں بھائیوں اور مسٹر جے گھوسال پولیٹیکل ایجنٹ سوار تھے - جنکے پیچھے انکے اپنے سوار تھے - اور ایک اور گاڑی میں اہلکاران و امرائے ریاست بیٹھے تھے +

۵۳ ہزہائینس نواب کیمبے - آگے آگے نواب صاحب کے پیدل گارد کا دستہ سرخ کوٹ اور فیض کیپ پہنے تلوار و بھالے اُٹھائے تھے - پہلی شاہی گاڑی میں ہزہائینس معہ صاحبزادہ و دیوان کے سوار تھے - اور تین اور گاڑیوں میں امراء و اہلکاران ریاست تھے +

۵۴ - ہزہائینس نواب رادھن پور - ہزہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر جے نوٹیتھ سوار تھے - جنکے بہت سے سوار و پیادے معہ ریاستی جھنڈے کے بینڈ لئے ہوئے ہمرکاب تھے +

۵۵ - ہزہائینس ٹھاکر گونڈل - ہزہائینس معمولی نشانات کے ساتھ شاہی گاڑی میں اپنے صاحبزادے سمیت سوار تھے - نویں ہڈسن ہارس اور گونڈل پولیس کے دستے ہمرکاب تھے - دو اور گاڑیوں میں امرا و اہلکاران ریاست تھیں +

۵۶ - ہزہائینس نواب جنجیرہ - نوابصاحب و گھوڑوں کی گاڑی میں معہ دو سرداروں کے سوار تھے - جنکے پیچھے انڈین آرمی کے باقاعدہ سوار اور چند سوار مہاراجہ سندھیا کے بھی تھے جو انہوں نے دوستانہ طور پر بھیجے تھے +

عرب سرداران) ۵۷۔ عبد العلی سلطان لاہج نہایت قیمتی عربی لباس و مرصع بجواہر خنجر کمر میں لگائے ہوئے گذرے ✤

۵۸۔ **سلطان شہر و مکلہ** سلطان شہر و مکلہ ایک شاہی گاڑی میں عربی قیمتی لباس پہنے اور مرصع بجواہر خنجر لگائے گذرے۔ جنکے ہمراہ سُرخ و سفید وردی والے سوار بھی تھے ✤

۵۹۔ **فتح علی سلطان** بھی قیمتی عربی لباس میں مرصع بجواہر خنجر کمر میں لگائے نہایت شان و شوکت سے گذرے ✤

۶۰۔ **راجہ دھرمپور**۔ انکے آگے آگے باجہ اور پولیس کا ایک دستہ تھا۔ اور معمولی نشانات تھے۔ ایک گاڑی میں راجہ معہ مصاحبین سوار تھے۔ اور دوسری میں بعض امراء و اہلکاران۔ کچھ سوار بھی ہمرکاب تھے ✤

۶۱۔ **راجہ بانسدہ**۔ راجہ صاحب شاہی گاڑی میں معہ اپنے بھائی کے سوار تھے۔ جنکے کچھ سوار بھی ہمرکاب تھے۔ دوسری گاڑی میں دیوان ریاست اور دوسرے اہلکار بیٹھے تھے ✤

۶۲۔ **چھوٹا اودیپور**۔ ۶۳۔ **ونکانیر** ۶۴۔ **بیمرڑی**۔ ۶۵۔ **بھور**۔ ۶۶۔ **مدھول** } ایک ایک گاڑی میں معمولی نشانات کے ساتھ روسائے چھوٹا اودیپور۔ ونکانیر۔ بیمرڑی۔ بھور و مدھول سوار تھے۔ جنکے ہمراہ کچھ کچھ آدمی بھی تھے

پنجاب) ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ:۔ ہز ہائینس کے جلوس کے آگے آگے سنہری روپہری جھولوں والے دس جلوسی گھوڑے۔ پھر سوار۔ دو کے ہاتھ میں سورج مکھی اور پھر کئی چوبدار سونے چاندی کے عصا اُٹھائے ہوئے۔ پھر گھوڑوں پر دھونسے اور ریاستی نشان و جھنڈا ریاست جو ملکہ معظمہ نے عطا کیا تھا۔ ہز ہائینس سونے چاندی کی گاڑی میں معہ مسٹر سی ایچ اٹکنس پولیٹیکل ایجنٹ و نواب ذو الفقار علیخان چیف منسٹر و سردار جوگندر سنگھ ہوم منسٹر کے سوار تھے۔ امپیریل سروس لانسرز کا ایک دستہ ہمرکاب تھا۔ جلوس میں امراء

و اہلکاران کی تین اور گاڑیاں تھیں ÷

۶۸- ہز ہائینس نواب بہاول پور- بہاولپور کے جلوس کے شروع میں دو سوار تھے- ایک ریاستی جھنڈا اُٹھائے اور ہتھیار لئے- دوسرا دھونسہ بجاتا جاتا تھا- انکے پیچھے باڈی گارڈ اور ۱۴ امپیریل سروس کے سپاہی خاکی وردی میں اونٹوں پر سوار تھے- پھر سونے چاندی کی جھولوں والے اونٹ گذرے- جنکے بعد پیدل سپاہی سبز و پیازی لباس میں ہز ہائینس کی گاڑی کے آگے آگے چتر شاہی- چاندی کے بھالے- و نقرئی عصا لئے ہوئے اور سولہ آدمی سونے کی پالکی اُٹھائے ہوئے گذرے- ہز ہائینس شاہی گاڑی میں (جسکی کاٹھی سنہری تھی اور جسکے کوچ بکس پر ایک شخص سنہری عصا لئے اور پیچھے خادم چتر اور مورچھل لئے ہوئے تھے) معہ مسٹر ایچ اے ایف مٹکاف پولیٹیکل افسر- و مولوی حاجی رحیم بخش خاں صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ کونسل سوار تھے- بعد میں سبز- نیلے اور سنہری لباس میں باڈیگارڈ تھا- جسکے بعد تین گاڑیوں میں صاحبزادگان و معزز اہلکاران ریاست تھے ÷

۶۹- ہز ہائینس راجہ نابھہ- آپ کا جلوس بھی اسیطرح نہایت شاندار ہوتا لیکن آپ بوجہ کبر سنی صرف سٹیشن پر حاضری کے بعد شمولیت جلوس سے معاف کئے گئے-

۷۰- ہز ہائینس مہاراجہ جیند- ہز ہائینس چاندی کی شاہی گاڑی میں جو سنہری ساز و سامان سے آراستہ تھی- معہ مسٹر آر آر میکوناکی- سردار بہادر سردار شمشیر سنگھ چیف منسٹر اور ایک اور منسٹر کے سوار تھے- پیچھے دو ملازم مورچھل کر رہے تھے جلوس کیساتھ گھوڑے- گوٹے- رسمی باجے وغیرہ اور بہت سے آدمی سنہری برچھیاں اور سونے چاندی کے عصا اُٹھائے تھے- چتر شاہی و پنکھا بھی ہمراہ تھا- اور پیچھے کیولری کا ایک دستہ تھا ÷

۷۱- ہز ہائینس مہاراجہ کپورتھلہ- جلوس کے آگے آگے پیدل عصا بردار تھے

ہز ہائینس شاہی گاڑی میں میجر گولڈ سٹریم پولیٹیکل افسر اور دو ممبران عملہ کیساتھ سوار تھے - گاڑی کے آگے پیچھے باڈی گارڈ کا ایک دستہ تھا - ہمراہیوں کی وردیاں نیلی اور سنہری تھیں - تین گاڑیوں میں دیگر رشتہ دار - امراء و اہلکار صاحبان سوار تھے *

۲ ، ہز ہائینس راجہ منڈی - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر اے گارڈن واکر پولیٹیکل افسر و وزیر سوار تھے - پیچھے چنور اور مورچھل بردار کھڑے تھے - انکے ساتھ چتر - نقرئی و طلائی عصا - سونے کا شیر مکھنی - چاندی کا شیر مکھنی - سنہری و روپہری بھالے - اور دیگر نشانات ملازم اُٹھائے ہوئے تھے - ریاست کے پیدل و سواروں کے علاوہ گورنمنٹ کیطرف سے بھی ایک دستہ عطا ہوا تھا جو ہمراہ تھا

۳ ، ہز ہائینس راجہ سرمور - ہز ہائینس کے جلوس میں گو جھنڈے و دیگر نشانات نہ تھے - مگر نمایاں سادگی بطور خود ایک خوبصورتی تھی - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر اے جے ڈبلیو ٹالیٹ پولیٹیکل ایجنٹ سوار تھے - اور تین گاڑیوں میں اعزا و معززز اہلکاران تھے - انکے اپنے باڈی گارڈ کا دستہ نیلی وردی سفید دستانوں اور گلوبندوں سے مزین تھا *

۴ ، ہز ہائینس نواب مالیر کوٹلہ - ہز ہائینس کے آگے پیچھے باڈی گارڈ کے دستے آگے ریاست کا نشان اور شاہی گاڑی کے پیچھے چنور چتر تھا - جسمیں ہز ہائینس معہ مسٹر جی ایف ڈی موٹ مورنس و ایک منسٹر سوار تھے - پیچھے دو گاڑیوں میں دیگر اعزا و اہلکاران سوار تھے *

۵ ، - راجہ بلاسپور - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر اے بی کیٹلول سپرنٹنڈنٹ پہاڑی ریاستہائے سملہ سوار تھے - معمولی نشانات جنمیں ریاستی جھنڈا چتر اور پنکھا تھا - ہمراہ تھے - اور ایک چھوٹا سا دستہ بھی ساتھ تھا *

۶ ، ہز ہائینس راجہ فرید کوٹ - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ایم ایم ایل گری پولیٹیکل افسر و کنور صاحب و سردار بہادر سردار دیال سنگھ مان پریزیڈنٹ کونسل کے

سوار تھے ۔ کوچ بکس پر سنہری عصا ۔ اور مورچھل وچنور بردار گاڑی کے پیچھے تھے۔ دو گاڑیوں میں ریاست کے دوسرے اہلکار تھے ۔ نیلے اور سیاہ رنگ کی وردیوں میں بہت سے سوار گھوڑوں پر تھے *

۷۷ ۔ ہز ہائینس راجہ چمبہ ۔ جلوس میں ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا عطا کردہ جھنڈا ۔ چتر پنکھا و دیگر نشانات تھے ۔ جنہیں ملازم گہری سُرخ و سبز وردیوں میں اُٹھائے ہوئے تھے ۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ایف ڈبلیو کینوے و دو اہلکاران کے سوار تھے ۔ دو اور گاڑیوں میں اہلکار تھے ۔ ریاست کے گوٹے معہ سامان گدیوں کی ایک فوج اور ریاست کے چند سوار ہمراہ تھے *

۷۸ ۔ ہز ہائینس راجہ سکیت ۔ انکے جلوس میں جلوسی گھوڑے سونے چاندی کے سامان سے آراستہ تھے ۔ معمولی نشانات اور چاندی کے عصا اور باڈیگارڈ کا ایک دستہ بھی تھا ۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ مسٹر جی سی ہاول پولیٹیکل ایجنٹ اور ایڈی کانگ کے سوار تھے ۔ دو اور گاڑیوں میں اہلکار تھے ۔ ملازم گہری سبز اور قرمزی وردیوں میں تھے *

۷۹ ۔ نواب لوہارو ۔ نواب صاحب کا جلوس دو گاڑیوں اور چند سواروں پر مشتمل تھا ۔ پہلی گاڑی میں آپ معہ دیگر اعزہ سوار تھے اور دوسری میں اہلکاران

۸۰ ۔ سردار کلسیہ ۔ کلسیہ کے جلوس میں کچھ سوار اور پیدل تھے ۔ کئی ملازم سونے چاندی کے ہتھیار اُٹھائے ہوئے تھے ۔ پہلی گاڑی میں نوعمر سردار صاحب خود معہ پریزیڈنٹ کونسل سوار تھے ۔ اور دوسری میں دیگر ممبران کونسل و اہلکار

۸۱ ۔ نواب پاٹودی ۔ نوابصاحب پاٹودی سادہ طور پر ریاستی گاڑی میں معہ اعزہ و دیگر اہلکاران سوار تھے *

۸۲ ۔ نواب دوجانہ ۔ نواب صاحب دوجانہ سونے چاندی کی شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ٹریوالکس پولیٹیکل افسر سوار تھے *

۸۳ ۔ رانا بگھاٹ ۔ رانا صاحب بگھاٹ لینڈو میں تھے ۔ جنکے ہمراہ سونے

چاندی کے عصا چنور اور مورچھل تھے *
۸۴ - رانا جوبل - رانائے جوبل معہ مسٹر گولڈ سٹریم شاہی گاڑی میں سوار تھے۔ سونے چاندی کے عصا و مورچھل انکے بھی ساتھ تھے *
۸۵ - راجہ کیونٹھل - دراصل کیونٹھل کے بعد نوہارو کا نمبر تھا۔ مگر ایک حادثہ کی وجہ سے یہ تبادلہ کرنا پڑا - راجہ صاحب شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ایم ہیرسن پولیٹیکل افسر سوار تھے - اور نشانات معہ چتر ساتھ تھے *
(بلوچستان) ۸۶ لیفٹنٹ کرنل جے ریمزے ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر بلوچستان معہ اسکورٹ گے تھے *
۸۷ - خان قلات - پہلی شاہی گاڑی میں خان قلات معہ میجر آر اے ای بن پولیٹیکل ایجنٹ اور اپنے بھائی میر بہرام خان و خان بہادر قاضی جلال الدین مشیر خاص سوار تھے۔ اور دو اور گاڑیوں میں عزیز و اہلکار تھے *
۸۸ - جام لس بیلہ - جام لسبیلہ معہ اپنے صاحبزادے غلام محمد کے شاہی گاڑی میں سوار تھے۔ دوسری گاڑی میں اہلکاران ریاست تھے *
بلوچی سرداروں کا گروہ گھوڑوں پر :- یہ ۱۵ سردار تھے جنمیں ۸۹ - سردار غوث بخش رائسانی - ۹۰ نواب سیر مہراللہ خاں - (کوئٹہ کے چار سردار جنکے آگے) ۹۱ لفٹنٹ کرنل مکو نجھے پولیٹیکل ایجنٹ تھے - (سیبی کے چار سردار) بسرکردگی ۹۲ مسٹر ایچ آر سی ڈوبسن تھے - جنمیں ۹۳ - نواب سر شہباز خاں سردار بگٹی (تین سرداران ژوب) بسرکردگی ۹۴ میجر ایچ اے کے گف آئے تھے - دو سردار لورالائی اور دو چگائی سے آئے تھے *
شمالمشرقی سرحد تبت کا گروہ - انکے لباس سفید اور رہال گھنگریالے تھے *
۹۵ - راجہ یوگن - پہلی گاڑی میں راجہ یوگن لاج معہ مسٹر بیل پولیٹیکل ایجنٹ سوار تھے *
۹۶ - مہاراجہ بھوٹان - مہاراجہ بھوٹان شاہی گاڑی میں سوار تھے - جنکے اردگرد

بھوٹانی سپاہی اور باڈیگارڈ گہری نیلی وسبز وردیاں اور ریشمی کلٹ گول ٹوپیوں پر پہنے جارہے تھے۔ کئی لوگ چوڑی چوڑی تلواریں وبندوقیں اُٹھائے ساتھ تھے۔ یہ نظارہ اسلئے عجیب تھا کہ ہندوستانیوں نے پہلے نہ دیکھا تھا۔

۹۷ مہاراجہ سکم۔ مہاراجہ سکم شاہی گاڑی میں معہ کپتان ویر اور اپنے صاحبزادے کے سوار تھے۔ انکے ساتھ بھی اگرچہ اسی قسم کا سامان تھا۔ مگر ذرا تہذیب یافتہ تھا۔ گاڑی کے اردگرد اور پیچھے بیجا سپاہی ریناکی قاضی کے ماتحت عجیب وغریب لباس سفید دھاریدار کوٹ نیلے اور دھاریدار کلٹ گملوں کی شکل کی ٹوپیاں جنپر مور کے پر لگے تھے۔ پہنے تھے۔ جنکے بال کمر تک لٹک رہے تھے۔ مہاراجہ کے سپاہی اسی لباس میں بندوقیں اُٹھائے ہوئے تھے۔

صوبہ سرحدی:- ۹۸۔ کرنل سر جارج روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی معہ پانچ دیگر افسران کے تھے۔ ۹۹ ہز ہائینس مہتر چترال۔ ۱۰۰ نواب دیر ۱۰۱۔ خان نواگئی۔ ۱۰۲ خان عبد اللہ خاں آف خٹک۔ ۱۰۳ خان بہادر صاحبزادہ عبد القیوم سی آئی ای پولیٹیکل افسر خیبر۔ ۱۰۴ خان بہادر ارباب محمد اعظم خاں رئیس کوٹلہ پشاور۔ ۱۰۵ خان بہادر ارباب دوست محمد خاں رئیس تہکال بالا۔ ۱۰۶ خان بہادر ملک میاں خاں کیانی نہایت شاندار گھوڑوں پر سوار تھے۔

(یوپی) ۱۰۷ ہز ہائینس مہاراجہ بنارس۔ اس جلوس میں ریاست کے بہت سے نشان ماہی مراتب۔ جھنڈا۔ سورج مکھی۔ مورچھل۔ دھونسے اور چنور تھے۔ ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ اپنے کنور و مسٹر ایچ ڈی نوٹ ایجنٹ لفٹنٹ گورنر کے سوار تھے۔

۱۰۸۔ ہز ہائینس نواب رام پور۔ چونکہ ہز ہائینس شاہی جلوس میں بحیثیت ایڈیکانگ شہنشاہ شریک تھے۔ اسلئے ریاست کا جلوس ہمراہ نہ تھا۔

۱۰۹۔ راجہ ٹہری گڑھوال۔ ہز ہائینس اپنی شاہی گاڑی میں معہ مسٹر ڈی کلن پولیٹیکل ایجنٹ کے سوار تھے۔ جنکے پیچھے پیچھے فوج کا ایک دستہ تھا۔

(بنگال) ۱۱۰ ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار - نوجوان ہز ہائینس کے ساتھ شاہی گاڑی میں مسٹر اے آر ڈی نیتھ سپرنٹنڈنٹ اور ایڈیکانگ سوار تھے - پیچھے پیچھے سنہری عصا دچوب بردار و انڈین کیولری کا ایک باقاعدہ دستہ تھا *

۱۱۱ راجہ میہر بھج - ۱۱۲ راجہ سونپور - ۱۱۳ راجہ کالاہانڈی - ۱۱۴ - راجہ بامرا - ۱۱۵ راجہ وینکانل - یہ پانچوں راجگان علی الترتیب گاڑیوں میں سوار تھے *

(مشرقی بنگال و آسام) ۱۱۶ - ہز ہائینس راجہ ٹپرا - آگے آگے عصا بردار اور دیگر ملازم شاہی نشانات لئے ہوئے تھے - اور دو سفید جھنڈے بھی ہمراہ تھے - ہز ہائینس شاہی گاڑی میں معہ اپنے بھائی و مسٹر ایچ ایچ مرے پولیٹیکل ایجنٹ کے سوار تھے - دوسری گاڑی میں دوسرے بھائی اور تین ایڈیکانگ تھے

(برما و چین) ۱۱۷ ہز ہائینس راجہ منی پور - ہز ہائینس اپنی شاہی گاڑی میں معہ لفٹننٹ کرنل جے شکسپیر پولیٹیکل ایجنٹ سوار تھے *

۱۱۸ - راجہ ہناپتی - اسکے بعد راجہ ہناپتی گاڑی میں تھے *

(ممالک متوسط کے چھوٹے راجگان) ۱۱۹ - راجہ کنکر اپنی گاڑی میں معہ مسٹر ای ایچ بلیکسلی پولیٹیکل ایجنٹ کے سوار تھے *

۱۲۰ - راجہ سرگوجہ - ۱۲۱ راجہ سرن گڑھ - ۱۲۲ راجہ مکرائی - یہ تینوں راجے اپنے اپنے دیوانوں سمیت گاڑیوں میں سوار تھے *

(شان کے راجگان) ۱۲۳ سابواس کینگ ٹنگ - ۱۲۴ ہسپیا ۱۲۵ یانگھوی - ۱۲۶ میکا - ۱۲۷ رئیس ہیولنی - ۱۲۸ ٹانگ پنگ یہ چھٹوں رئیس نہایت نفیس ریشمی لباسوں میں سنہری ٹوپیاں اور چادریں اوڑھے تھے - اور چونکہ یہ بہت سے دور سے آئے تھے - اسلئے اپنی اپنی گاڑیاں نہ لا سکے - اور کرایہ کی فٹنوں پر سوار ہوئے - ان میں سے سابواس کینگ ٹنگ معہ مسٹر سٹرلنگ سپرنٹنڈنٹ جنوبی ریاستہائے شان کے اور سابواس ٹانگ پنگ

مسٹر سی ای براؤن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے ہمراہ سوار تھے۔ ہر ایک رئیس کے ساتھ چینی لباس میں بہت سے خدّام درہے۔ برچھیاں چتر اور جلوسی سامان اُٹھائے جا رہے تھے +

۱۲۹۔ آخر میں انڈین آرمی کی اٹھارہویں لانسرز کے سواروں کی رجمنٹ تھی جسکے بعد جلوس کا خاتمہ ہوا +

چنانچہ یہ شاندار جلوس کوئی تین گھنٹے میں بخیریت تمام گذرا۔ جس سے ناظرین کے دل پر برٹش گورنمنٹ کی سطوت کا پورا اسکہ جم گیا +

فصلِ دوم

حضور شہنشاہ و ملکہ محترمہ کی خدمت میں

ممبران امپیرئل لیجسلیٹو کونسل کا ایڈریس و شہنشاہ کا جواب

رج یعنی بادشاہ پر ایڈریس پیش کرنے کا انتظام جلوس سے فراغت کے بعد رج پر دیر مجسٹیز کی رونق افروزی پر ممبرانِ امپیرئل لیجسلیٹو کونسل کیطرف سے ایڈریس خیر مقدم پیش ہونا تھا۔ جسکے لئے پانچ ہزار نشستوں کا انتظام کرکے ڈائس پر حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ کے متمکن ہونے کا انتظام تھا۔

اوّل حصّہ جلوس کا رج پہنچکر اپنی سیٹیں سنبھالنا جب اوّل حصّہ جلوس جسمیں لوکل گورنمنٹوں کے حکّام تھے۔ رج پر پہنچا تو باجہ نے قومی گیت گایا اور حکّام اپنی سواریوں سے اُتر کر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھکر دیر مجسٹیز کا انتظار کرنے لگے +

ہزمیجسٹیز کی رونق افروزی۔ ہز میجسٹیز کی رونق افروزی سے پہلے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب رج پر پہنچے۔ جنھوں نے شاہی رونق افروزی کا اعلان کیا۔ چنانچہ فوراً چاندی کے نقاروں پر چوب پڑنے پڑ کر آواز دہل شاہی آمد کا غلغلہ بلند کیا۔ جسکے بعد حضور شہنشاہ گھوڑے سے اترے۔ بعد ازاں ملکہ محترمہ کی گاڑی آگے بڑھی۔ اور وہ گاڑی سے رج ریسپشن پر رونق افروز ہوئیں۔ جسکے بعد لیڈی ہارڈنگ آئیں +

چبوترہ پر رونق افروزی۔ چنانچہ شہنشاہ معظم معہ ملکہ محترمہ و لارڈ ہارڈنگ و مارکوئیس آف کریو چبوترہ شاہی پر رونق افروز ہوئے تو حاضرین نے سر و قد تعظیم دینے کے بعد آداب عرض کیا۔ جسپر آپ نے تبسم کناں تمام طرف نظر دوڑا کر سلاموں کا جواب دیا +

سر لارنس جنکسن کا ایڈریس پڑھنے کے لئے کھڑا ہونا اسکے بعد سر لارنس جنکسن وائس پریزیڈنٹ امپیریل لیجسلیٹو کونسل نے پلیٹ فارم پر آکر پہلے تو شاہی جوڑہ کی خدمت میں کورنش ادا کی۔ جسکے بعد انہوں نے نہایت معقول طور پر مندرجہ ذیل ایڈریس خیر مقدم ممبران امپیریل لیجسلیٹو کونسل کیطرف سے پڑھا۔

ایڈریس:- بعز ملاحظہ امپیریل میجسٹیز!

ہم ممبران لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل باشندگان ہند برطانیہ کی جانب سے کمال ادب سے سچے دل کیساتھ یور امپیریل میجسٹیز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

ہم یور امپیریل میجسٹیز کا خیر مقدم کُل ہند کی طرف سے اس اوّل فرمانروا کی حیثیت سے کر رہے ہیں۔ جسنے سرزمین ہندوستان قدم رنجہ فرمایا ہے۔ اس قدیم شہر میں جو تاریخی یادگاروں سے مالا مال ہے۔ بہتیرے نامی بادشاہ اور شہنشاہ سلطنت کر چکے ہیں۔ جنکی قدیم شان و شکوہ کی بلند پایہ یادگاریں ابتک انکی عظمت کی تصدیق کر رہی ہیں۔ لیکن انمیں سے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ نے بھی اپنے کمال عروج کے زمانہ میں ایسی وسیع سلطنت پر اسطرح

تنہا بلا شرکتِ غیرے کبھی حکومت نہیں کی۔ جیسے کہ یہ وسیع سلطنت اس وقت یور امپیریل میجسٹیز کے زیر فرمان ہے۔ پس اس لحاظ سے تاریخ ہندوستان کے گوناگوں مناظر میں یور امپیریل میجسٹیز کی تشریف آوری ایسی عدیم المثال ہے کہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی ❊

یور میجسٹیز! فرمانروائے وقت کی خیر خواہی ہندوستان میں ہمیشہ سب سے بڑا وصف سمجھی جاتی رہی ہے جسکی تعلیم زمانہ سلف سے ہی یہاں کے دانشمند اور مذہبی پیشوا برابر دیتے آئے ہیں۔ اور اسی لئے ہم بوثوق عرض کرسکتے ہیں کہ یور امپیریل میجسٹی کی وسیع و رفیع سلطنت میں یور امپیریل میجسٹی کی کہیں کی رعایا بھی باشندگانِ ہند برطانیہ سے زیادہ خیر خواہ اور وفادار نہوگی۔ سلطنتِ ہند میں مختلف اقوام کے بیشمار لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو مختلف زبانوں میں کلام کرتے اور مختلف مذاہب کے معتقد ہیں۔ لیکن کوہستانِ ہمالیہ کی برفستان بلندیوں سے راس کماری تک جسکا بیان قصص و حکایات میں آیا ہے۔ اور مغرب کی کوہستانی سرحدات سے لیکر حدودِ چین و آسام تک سب کے سب یور امپیریل میجسٹی کے تاج اور ذاتِ والا صفات کی خیر خواہی اور عقیدت میں برابر متحد و متفق ہیں۔ اور گو یور امپیریل میجسٹیز کے پُرشفقت سفر کے اِس بہت ہی مختصر زمانہ میں اُس مسرت و فخر کا خیال آج یہاں ہم لوگ بڑی مستعدی کے ساتھ ظاہر کرنے کی کوشش میں ہیں۔ مگر بلاخوفِ تردید عرض کیا جاتا ہے کہ اس ملک کے ہر شہر و قصبہ اور گاؤں میں دھوم دھام اور چہل پہل کے اعتبار سے خواہ یہاں سے کمتر درجہ میں ہی ہو۔ لیکن گرمجوشی کے اعتبار سے ہرگز کم نہ ہوگا ❊

یور امپیریل میجسٹیکے ورود سے ہم لوگوں کو جو مسرت ہوئی ہے۔ اسمیں ہر امپیریل میجسٹی ملکہ محترمہ کی رونق افروزی سے اور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ جنکا خیر مقدم نہ صرف ایک اپنی فرمانروائی شہنشاہ بیگم کی حیثیت سے ہی۔ بلکہ ایک ایسی

جامع الصفات خاتون کی حیثیت سے بھی کرتے ہیں جسکی ہندوستان میں سب سے زیادہ قدر کی جاتی ہے۔ اور جو تمام ہندوستانی قلوب کی پیاری ہے"۔

ہماری دعا ہے کہ یور امپیریل میجسٹیز کو تندرستی۔ عافیت اور طول عمر نصیب ہو۔ اور ہماری خواہش ہے کہ یور امپیریل میجسٹیز کے فیض رسان عہد حکومت میں ہم لوگوں کو امن وامان اور سرسبزی وخوشحالی کے اعتبار سے برابر ترقی حاصل ہوتی رہے۔ کیونکہ ہمیں اس بات کا بخوبی یقین ہے کہ یور امپیریل میجسٹیز کے دل میں اس سے بڑھکر اور کوئی خواہش نہوگی۔

شہنشاہ معظم کا جواب۔ اس کے جواب میں حضور ملک معظم نے نہایت موثر لہجہ میں دھلی میں رونق افروزی کے بعد مندرجہ ذیل شاہی تقریر فرمائی:-

"میں قیصرہ ہند کیطرف سے اور خود اپنی جانب سے آپکے خیر خواہانہ ومعتقدانہ ایڈریس کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جسکے الفاظ کا ہم پر بڑا گہرا اثر پڑا ہے یہ الفاظ محبت آمیز عقیدتمندی کے اُن بیشمار پیاموں کو یاد دلا رہے ہیں۔ جنکے ذریعہ سے ہماری سلطنت ہندوستان نے تمام دوسرے حصص کیساتھ ہماری تاجپوشی انگلستان کے موقعہ پر بھی ہمارا خیر مقدم کیا ہے۔ اور نیز آپکے ملک میں ہمارے داخلہ کے بعد سے ہر طبقہ اور ہر مذہب کی رعایائے ہندوستان نے بہت سی تار برقیاں بھیجیں۔

مجھی اپنے گورنر جنرل کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ انہیں اپنی ریپریزنٹیٹو کونسل ہند اور برطانیہ کے چیدہ قایممقاموں کے دانشمندانہ تجربہ سے بیش بہا تقویت اور تائید پہنچتی ہے۔ پس آپ نے جو اُسکے باشندوں کیطرف سے ہمارا خیر مقدم کیا ہے۔ اُسکی میں بڑی قدر کرتا ہوں۔ آپ یقین جانئے کہ ہمارے دلوں میں اس سے بڑھ کر کوئی خواہش نہیں ہے کہ آپکے الفاظ کے مطابق جو آپنے اپنے ایڈریس میں بیان کئے ہیں کہ سلطنت ہندوستان کو امن وامان اور سرسبزی

اور خوشحالی کے اعتبار سے بڑی ترقی حاصل ہوتی رہے"*

گاڈ سیو دی کنگ وکوئن ۔ جسکے بعد حاضرین نے دلی جوش وخروش سے "گاڈ سیو دی کنگ وکوئن" یعنے "خدا بادشاہ وملکہ کو سلامت رکھے!" کے نعرے لگائے *

ہز میجسٹیز کا داخلہ کیمپ شاہی ۔ یہاں سے فارغ ہوکر ہز میجسٹیز شاہی کیمپ میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر تک تکان سفر اُتارا *

فصل سوم

شہنشاہ کی خدمت میں والیان ریاست کی باریابی

چونکہ والیان ریاست کی تعداد زیادہ تھی ۔ اسلئے یہ قرار دیا گیا ۔ کہ جن والیان ریاست کی سلامی ۹ توپ یا اس سے زیادہ ہے ۔ صرف انکو حضور شرف باریابی بخشیں ۔ لیکن پھر بھی دہلی میں ایسے والیان کی تعداد بہت زیادہ تھی لہذا حضور ملک معظم نے تین دنوں میں بہت سا وقت والیان ریاست کی ملاقات کے لئے دینا منظور فرمایا تھا ۔ چنانچہ رونق افروزی دہلی کے دن یعنے ۷ دسمبر کو ۳ سے ۵ بجے تک اور پھر ۸ و ۹ دسمبر کا ابتدائی وقت رکھا گیا تھا۔

والیان ریاست کے وقت ملاقات کی تعین ۔ چونکہ بہت سے والیان ریاست کو شرف باریابی بخشنا تھا ۔ اسلئے ہر والئے ریاست کے لئے ۱۰ منٹ وقت ملاقات مقرر کیا گیا ۔ گو شہنشاہ کے بعض پُرانے ملاقاتیوں نے زیادہ وقت بھی لیا۔

شاہی خیمہ میں استقبالی گارڈ آف آنر ۔ شاہی خیمہ کے عین مقابل رائل کنشاٹ رجمنٹ اور آٹھویں راجپوت کا گارڈ آف آنر گھوڑوں پر سوار تھا *

والیان ریاست کا استقبال - جسوقت استقبالی خیمہ کے مقابل والیان ریاست معہ اپنے چیدہ اہلکاروں کے پہنچتے تو گاڑی پر ایک نمائندۂ شہنشاہ استقبال کرکے اور ہاتھ ملاکر شاہی خیمہ تک پہنچا آتا ✤

حضور ملک معظم کی خدمتمیں والیان ریاست کی باریابی :- تخت گاہ کے خیمہ میں جہاں حضور ملک معظم بکمال رعب شاہی جلوہ فرما تھے - آنریبل سر ہنری میکیہن ہر والئے ریاست کو نام بنام حضور کی خدمتِ عالی میں پیش فرماتے - جسپر حضورِ شہنشاہ کمالِ اخلاق اور خندہ پیشانی سے والئے ریاست کا کھڑے ہوکر استقبال کرتے ہوئے ہاتھ ملاتے اور بجائے بائیں طرف بٹھلانیکے دائیں پہلو میں بٹھاکر کچھ گفتگو فرماتے ✤

اعلےٰ اہلکاروں کی پیشی - جسکے بعد والیان ریاست کے چیدہ اہلکار حاضر ہوکر کورنش بجالاکر سفید ریشمی رومال میں نذر پیش کرتے - جو چھوکر معاف کی جاتی - سر ہنری میکیہن ہر اہلکار کا نام پکارتے جاتے تھے ✤

شہنشاہ کی طرف سے عطر و پان حضور کے اعلےٰ مصاحبین حضوری ہر ایک والئے ریاست کو عطر و پان پیش کرتے جو کھڑے ہوکر لیا جاتا ✤

شوقیہ گفت گو - پھر ہر والئے ریاست حضور ملک معظم سے شوقیہ گفتگو کرتا - چنانچہ حضورِ ممدوح نہایت فراخدلی سے ہمکلام ہوتے رہا اور بعض ایسے والیان ریاست تو جنسے حضور کی پہلے سے ملاقات تھی - زیادہ وقت بھی لے لیتے تھے ✤

رخصت کے وقت والیان ریاست کے گلے میں ریشمی ہار ڈالنا } رخصت کے وقت حضور ملک معظم خود ہر ایک والئے ریاست کے گلے میں ریشمی ہار ڈالکر اپنی نوازشِ شاہانہ کا ثبوت دیتے - چنانچہ حضور کے اس اخلاقِ حمیدہ کے تمام والیان ریاست مداح و ثناخوان ہوگئے ✤

والیان ریاست کی رخصت - اسکے بعد ہر والئے ریاست کو شہنشاہ کا نمائندہ گاڑی تک مشایعت کرکے ہاتھ ملاکر سوار کراتا ✤

سلامی اتواپ کا التوا - اگرچہ ہر والئے ریاست کی حاضری پر اتواپ سلامی
سر ہونے کا دستور تھا - مگر اسوقت اسے بدینوجہ ملتوی کر دیا گیا کہ رسومات
ملاقات کی ادائیگی میں خلل نہ پڑے +

۷ دسمبر (پنجشنبہ) کو ۳ بجے سے ۵ بجے شام تک مندرجہ ذیل والیان ریاست نے
مذکورہ بالا مراسم کے ساتھ شہنشاہ کی خدمت میں عزت باریابی حاصل کی -
ہزہائینسز (۱) نظام دکن معہ مہاراجہ سرکشن پرشاد مدار المہام (۲) مہاراجہ
بڑودہ - ۳ مہاراجہ میسور - ۴ مہارانا اودے پور - ۵ مہاراجہ جیپور -
۶ مہاراجہ جودھپور - ۷ مہاراجہ بوندی - ۸ مہاراجہ بیکانیر - ۹ مہاراؤ کوٹہ - (۱۰)
مہاراجہ کشنگڈھ - ۱۱ مہاراجہ بھرت پور - ۱۲ مہاراول جیسلمیر - ۱۳ مہاراجہ
الور - ۱۴ مہاراج رانا دھولپور - ۱۵ مہاراؤ سروہی - ۱۶ مہاراول ڈونگر پور
۱۷ - مہاراجہ کوٹہا پور - ۱۸ راؤ صاحب کچھ - ۱۹ مہاراجہ ایڈر - ۲۰ میر خیرپور
آج حضور ملک معظم کی خدمت میں ان ملاقاتوں کے وقت ہزہائینس مہارانا
صاحب اودے پور ہز میجسٹی کے عملہ رولنگ چیف ان ویٹنگ اور کرنل نواب
سر حافظ محمد عبداللہ خان و نواب سر محمد اسلم خان بالقابہ بطور آنریری ایڈیکانگ
شہنشاہ معظم موجود تھے +

۸ دسمبر (جمعہ) آج ½ ۱۰ بجے سے ½ ۱ بجے تک مندرجہ ذیل والیان ریاست
حضور شہنشاہ کی خدمت میں باضابطہ مراسم کے ساتھ پیش ہوئے :-
ہزہائینسز ۱ مہاراجہ ٹراونکور - ۲ راجہ کوچین - ۳ مہاراجہ جموں کشمیر
۴ - مہاراجہ سندھیا گوالیار - ۵ مہاراجہ ہلکر اندور - ۶ بیگم صاحبہ بھوپال - (۷)
مہاراجہ ریواں - ۸ مہاراجہ اورچھ - ۹ راجہ دھار - ۱۰ راجہ دیواس کلاں -
۱۱ - راجہ دیواس خورد - ۱۲ مہاراجہ پٹیالہ - ۱۳ نواب بھاولپور - ۱۴ راجہ نابھہ
۱۵ مہاراجہ بھوٹان - ۱۶ مہاراجہ سکم - ۱۷ خان قلات +
آجکی ملاقات میں حضور ملک معظم کیخدمت میں لارڈ ان ویٹنگ ایکوائریز ان ویٹنگ

بریگیڈ جنرل سی جے میلیسی - کرنل گورڈون میجر کیٹ ورگن اور کپتان رابم حاضر تھے اور کنگس رائیل رائفل کورس اور کنگس اون سفرمینا کا گارڈ آف آنر شاہی خیمہ کے باہر ایستادہ تھا ؛

۹ دسمبر پنجشنبہ آج شہنشاہ نے ۱۰ ½ بجے سے ۱۱ ½ بجے تک مندرجہ ذیل والیان ریاست کو باضابطہ رسومات کیساتھ شرف باریابی بخشا ؛

ہزہائینسز (۱) نواب پالن پور - ۲ جام نواں نگر - ۳ مہاراجہ بھاؤنگر - ۴ - راجہ دھرنگدرا - ۵ راجہ راج پیپلہ - ۶ نواب کیمبے - ۷ نواب رادھن پور ۸ ٹھاکر گونڈل - ۹ نواب جنجیرہ - ۱۰ سلطان لاہج - ۱۱ سلطان شہر و مکلہ - ۱۲ - فتح علی سلطان - ۱۳ راجہ دھرمپور - ۱۴ راجہ بانسدہ - ۱۵ راجہ چھوٹا اودے پور ۱۶ - راجہ بڑیا - ۱۷ نواب سچین - ۱۸ راجہ وانکانیر - ۱۹ ٹھاکر پالیتانہ - (۲۰) ٹھاکر ببیرڑی - ۲۱ سردار بھوبر - ۲۲ سردار مدھول - ۲۳ راجہ سمتھر - (۲۴) نواب جاورہ - ۲۵ راجہ رتلام - ۲۶ مہاراجہ پنّا - ۲۷ مہاراجہ چرکھاری ۲۸ - مہاراجہ بجاور - ۲۹ مہاراجہ چھتر پور - ۳۰ راجہ سیتامئو - ۳۱ راجہ سیلانہ - ۳۲ راجہ راجگڑھ - ۳۳ راجہ نرسنگ گڑھ - ۳۴ رانا برڑوانی - ۳۵ رانا علی راج پور - ۳۶ راج رانا جھالاواڑ - ۳۷ نواب رامپور - ۳۸ مہاراجہ بنارس - ۳۹ راجہ ٹیرھی گڑھوال - ۴۰ مہاراجہ کوچ بہار - ۴۱ راجہ کھرونڈ - ۴۲ مہاراجہ جیند - ۴۳ مہاراجہ کپورتھلہ - ۴۴ راجہ منڈی - ۴۵ راجہ سرمور ۴۶ راجہ بلاسپور - ۴۷ نواب مالیر کوٹلہ - ۴۸ راجہ فرید کوٹ - ۴۹ راجہ چمبہ - ۵۰ راجہ سکیت - ۵۱ نواب لوہارو - ۵۲ راجہ پدوکوٹہ - ۵۳ راجہ ہل پرٹہ - ۵۴ راجہ منی پور - ۵۵ راجہ سابواس کنگتنگ - ۵۶ سابواس نانگ پنگ ۵۷ سابواس ہیپا - ۵۸ جام لسبیلہ ؛

آجکی ملاقات کے وقت حضور ملک معظم کیخدمتمیں لارڈ ان ویٹنگ لفٹنٹ جنرل سر ایچ سمتھ ڈورین میجر لارڈ سی فٹز موریس اور کپتان بی گاڈفری فوسٹ

ایکوائریز ان ویٹنگ - بریگیڈ جنرل برڈووڈ - بریگیڈ جنرل مورس - کرنل وسکونٹ ہارڈنگ - کپتان آشر بنر اور کپتان ہل حاضر تھے ✣

استقبال کے بعد شہنشاہ معظم نے اول بٹالین فار تھمبرلینڈ فوسلیرز اور اول بٹالین کنگ جارج اون گورکھا رائیفلز کے گارڈ آف آنر کا نہیمہ استقبال کے سامنے معائنہ فرمایا ✣

فصلِ چہارم

گورنر جنرل کی منجانب شہنشاہ والیان ریاست سے ملاقاتِ بازدید

سنہ ۱۹۰۳ء کے دربار تاجپوشی میں لارڈ کرزن والیان ریاست سے بوجہ عدم فرصت ملاقات نہ کر سکے تھے - لیکن شہنشاہِ معظم نے کمالِ مراحم خسروانہ سے ابکی دفعہ اس امر کا فیصلہ فرما دیا تھا کہ جن والیان ریاست کو ملاقات بازدید کا حق حاصل ہے - اُنکے کیمپوں میں گورنر جنرل بہادر شہنشاہ کیطرف سے ملاقاتِ بازدید فرما دیں چنانچہ جسطرح تین روز میں شہنشاہ نے والیان ریاست کو شرف ملاقات بخشا - اُسیطرح گورنر جنرل بھی اُنکے کیمپوں میں جاجا کر ملاقاتِ بازدید فرماتے رہے -

گورنر جنرل بہادر کا جلوس کیساتھ والیان ریاست کے کیمپوں میں جانا

چنانچہ گورنر جنرل بہادر شاہانہ جلوس کیساتھ معہ فارن سکرٹری اور دوسرے چیدہ افسروں کے والیانِ ریاست کے کیمپوں میں تشریف لیجاتے تھے ✣

استقبال :- جب گورنر جنرل بہادر معہ فارن سکرٹری و دیگر ضروری افسروں کے باضابطہ جلوس کیساتھ والیان ریاست کے کیمپوں میں تشریف لےگئے تو ہر والئے ریاست ، ریاست کے دستور کے مطابق نہایت شانداری سے

گورنر جنرل بہادر کا استقبال کرکے آپکو درباری شامیانہ میں اپنے پاس ایک مکلف زرین کرسی پر جگہ دیتے ✣

عطر و پان - پھر طلائی طشتری میں نہایت تکلف سے عطر و پان پیش کئے جاتے

شوقیہ گفتگو - جسکے بعد شوقیہ گفت گو ہوتی ✣

اہلکاروں کی پیشی - اور بعد ازاں اعلےٰ اہلکاروں کے پیش کرنے کی اجازت طلب کرکے درجہ بدرجہ ہر ریاست کے اہلکار پیش ہوتے۔ جو جھک کر نذر پیش کرتے - جو چھو کر معاف کیجاتی ✣

مشایعت - اسیطرح مشایعت کے لئے رسومات ادا ہوئیں ✣

۷ دسمبر کی ملاقات ہائے بازدید - چنانچہ ۷ دسمبر کی سہ پہر کو ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے مندرجہ ذیل والیان ریاست کے کیمپوں میں جاکر ملاقات بازدید فرمائی ✣

ڈیر ہائینسز - ۱ حضور نظام دکن - ۲ مہاراجہ میسور - ۳ مہاراجہ بڑودہ - ۴ - مہارانا اودے پور - ۵ مہاراجہ بیکانیر - ۶ مہاراجہ جے پور - ۷ مہاراجہ کشنگڑھ ۸ - نواب ٹونک - ۹ مہاراؤ راجہ بوندی - ۱۰ مہاراؤ کوٹہ -

۱۲ - مہاراجہ الور - ۱۳ مہاراؤ سروہی - ۱۴ مہاراول جیسلمیر - ۱۵ مہاراول ڈونگرپور

۸ دسمبر کی ملاقات ہائے بازدید - ۸ دسمبر کو ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے مندرجہ ذیل والیان ریاست کے کیمپوں میں تشریف لیجا کر ملاقات بازدید فرمائی :-

ڈیر ہائینسز - ۱ مہاراجہ کوہلاپور - ۲ راؤ کچھ - ۳ میر خیرپور - ۴ مہاراجہ ایڈر ۵ مہاراجہ سندھیا گوالیار - ۶ مہاراجہ ہلکر اندور - ۷ بیگم بھوپال - ۸ مہاراجہ ریواں ۹ - مہاراجہ اورچھ - ۱۰ راجہ دھار - ۱۱ راجہ دیواس کلاں - ۱۲ راجہ دیواس خورد ۱۳ - خان قلات - ۱۴ مہاراجہ سکم - ۱۵ مہاراجہ بھوٹان - ۱۶ مہاراجہ ٹراونکور ۱۷ راجہ کوچین - ۱۸ مہاراجہ جموں و کشمیر - ۱۹ راجہ نابھہ - ۲۰ مہاراجہ پٹیالہ -

۹ دسمبر کی ملاقات ہائے بازدید: - ۹ دسمبر کو ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل بہادر نے مندرجہ ذیل والیان ریاست کے کیمپوں میں تشریف لے جا کر ملاقات بازدید فرمائی :-

ڈیر ہائینسز (۱) نواب پالن پور - ۲ نواب ادہن پور - ۳ جام نوان نگر ۴ مہاراجہ بھاؤنگر - ۵ راجہ دھرنگدرا - ۶ ٹھاکر گونڈل - ۷ راجہ راج پیپلہ ۸ نواب کمبے - ۹ نواب جنجیرہ - ۱۰ راج رانا جھالاواڑ - ۱۱ راجہ سمتھر - (۱۲) نواب جاورہ - ۱۳ راجہ رتلام - ۱۴ مہاراجہ چرکھاری - ۱۵ مہاراجہ بجاور - ۱۶ مہاراجہ چھترپور *

آخری گروپ کی ملاقات بازدید ۱۱ دسمبر :- ۱۱ دسمبر کو باقیماندہ مندرجہ ذیل والیان ریاست کے کیمپوں میں ہز ایکسیلینسی نے تشریف لیجا کر ملاقات بازدید فرمائی :-

ڈیر ہائینسز (۱) مہاراجہ بنارس - ۲ راجہ منڈی - (۳) راجہ سرمور - (۴) مہاراجہ کپورتھلہ - ۵ مہاراجہ جیند - ۶ مہاراجہ ریجنٹ آف جودہپور *

فصل پنجم

حضور ملکہ محترمہ کیخدمت میں خواتین ہند کی طرف سے

یادگاری تحفہ پیش کرنے کیلئے ایک ڈیپوٹیشن کی باریابی

منتظمہ کمیٹی کی قایمی :- حضور ملکہ محترمہ کیخدمت میں ہندوستانی خواتین نے رونق افروزئی ہند کی یادگار میں پبلک چندہ سے دو جواہرات کے زیور بطور نذر پیش کرنے کی تجویز کی تھی - چنانچہ اس کام کی تکمیل کے لئے ممتاز

خواتین ہند کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ جس نے چندہ وصول کر کے ایک بڑا زمرد جو شاہانِ مغلیہ کے زمانہ کا تھا ایک خوبصورت بروچ کی صورت میں تیار کرایا۔ اور دوسرے ایک جواہرات کی مالا تیار کرائی۔ جسمیں ایک بڑا بھاری زمرد بطور نام لگایا گیا تھا ✣

یادگاری تحفہ کی پیشی کے لئے خواتین ہند کا ایک ڈیپوٹیشن چنانچہ ۹ دسمبر کو ۲ بجے دن کے شاہی کیمپ میں کمرۂ تخت گاہ کے سامنے ہندوستان کے جملہ صوبوں کی ۴۰ معزز خواتین کا ایک ڈیپوٹیشن بسر کردگی مہارانی صاحبہ پٹیالہ حاضر ہوا ✣

ڈیپوٹیشن کا استقبال خواتین کے اِس ڈیپوٹیشن کا کمرۂ تخت گاہ کے باہر حضور ملکہ محترمہ کی معزز خدام لیڈیوں نے استقبال کر کے اُن کو تخت گاہ کے کمرے میں لیجاکر شاہی تخت کے چبوترہ کے سامنے نصف دائرہ کی شکل میں بٹھلا دیا۔

حضور ملکہ کی رونق افروزی جسپر حضور ملکہ محترمہ ٹھیک ڈہائی بجے خاص راستہ سے کمرۂ تخت گاہ میں نہایت پرتکلف لباس میں لیڈی ہارڈنگ اور لیڈیز اِن ویٹنگ کے ہمراہ رونق افروز ہوئیں ✣

ڈیپوٹیشن کیطرف سے خیر مقدم ۔ چنانچہ ڈیپوٹیشن نے آپ کا دلی تپاک سے خیر مقدم کیا۔ جسے آپ قبول فرما کر تخت پر جلوہ افروز ہو گئیں ✣

لیڈی ہارڈنگ کا ایڈریس پیش کرنا ۔ خواتین کی درخواست پر لیڈی ہارڈنگ نے کھڑے ہو کر ہر مجسٹی سے حصول اجازت کے بعد مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا:۔

خواتین ہند کا ایڈریس ۔ بعز ملاحظہ یور امپیریل مجسٹی!

"ہم نمائندگانِ خواتینِ ہند جو اِس وسیع سلطنت کے مختلف صوبجات سے حاضر"
"ہوئی ہیں۔ حضور کو تہہ دل سے خیر مقدم کہتی اور حضور کیخدمتمیں نہایت عجز. گر"
"صد قدل سے کورنش بجالاتی ہیں۔ اور حضور نے کمال مہربانی سے ہم کو اپنی لاکھوں"

"بہنوں کے جذبات کے اظہار کی جو اجازت دی ہے۔ اس لاثانی اعزاز کا اعتراف"
"کرتی ہیں"+

"حضور نے اس ملک میں تشریف لا کر اس بات کا عملی ثبوت دیا ہے کہ حضور کو اپنی ہندوستانی"
"رعایا کے سود و بہبود کا کسقدر فیاضدلی سے خیال ہے۔ جسکا حضور نے ہمیشہ نئے طریقوں"
"سے اظہار فرمایا ہے"+

"اگرچہ یہ بالکل صحیح نہیں۔ تاہم عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ پردہ دار مستورات اُن"
"واقعات سے جو حدود چار دیواری کے باہر ہوتے ہیں بیخبر ہوتی ہیں۔ لیکن ہم حضور"
"کو یقین دلاتی ہیں کہ برٹش قوم کی مہذب و عمدہ حکومت نے پردہ کے اندر بھی ہندوستانی"
"عورتوں کے دلوں میں اعلےٰ خیالات پیدا کر دئیے ہیں۔ اور اس قدیم سرزمین میں برٹش"
"حکومت کے امن و اقبال نے ہماری بہنوں میں انصاف و عزت پیدا کر کے ثابت"
"کر دیا ہے۔ کہ پرانے زمانہ کے مطابق سچائی و انصاف کے خیالات ہی اصل بنیاد ہیں"
"جن پر مملکتوں اور لوگوں کی عام بہبودی کا انحصار ہے"+

"آخر میں ہم نہایت عجز سے حضور اور حضور کے شوہر نامدار یعنے حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم کو"
"دربار تاجپوشی منعقد کرنے کے لئے نہایت صدقدل سے مبارکباد عرض کرتی اور خلوص"
"سے دعا کرتی ہیں کہ خدائے برتر اس عالیشان سلطنت کو جسکی حضور زندہ مثال ہیں"
"دن دونی رات چوگنی ترقی و طاقت بخشے۔ اور اسمیں جملہ بنی نوع انسان کی بہبودی"
"کے لئے اتفاق و اتحاد پیدا کرے"+

ملکہ محترمہ کی خدمت میں ایڈریس کی پیشی۔ اسکے بعد لیڈی ہارڈنگ نے حضور ملکہ محترمہ کی خدمت میں وہی ایڈریس جو ابھی پڑھا تھا۔ سنہری حروف میں ریشمی ساٹن پر چھپا ہوا پیش کیا۔ جسے قبول فرمایا گیا+

مہارانی پٹیالہ کا خواتین ہند کی طرف سے جواہراتی زیورات پیش کرنا بعد ازاں مہارانی پٹیالہ نے مندرجہ بالا دونوں جواہراتی زیور جو حضور ملکہ محترمہ کی خدمت میں خواتین ہند کیطرف سے بطور نذر پیش کرنے قرار پائے تھے پیش کر دئے

جن کو شرفِ قبولیت بخشا گیا *

حضور ملکہ کیطرف سے جواب ایڈریس } حضور ملکہ محترمہ نے ایڈریس مذکور کے جواب میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

"آپکے خیر مقدم کے الفاظ نے مجھ پر بڑا اثر کیا ہے - اور میں یقین کرتی ہوں کہ آج جو خواتین مجھسے ملی ہیں - وہ خود میری جانب سے میرا شکریہ قبول کرینگی - اور اس بڑی سلطنت کی تمام نسوانی جماعت کو جنکی طرف سے آج خیر مقدم کیا گیا ہی میرا شکریہ پہنچا دینگی - میں باور کرانا چاہتی ہوں کہ میری خیر طلبی انکے واسطے بھی ہمیشہ روبترقی ہی - جو پسِ پردہ چار دیواریوں میں رہتی ہیں - صفحاتِ تاریخ میں بخوبی روشن ہی کہ ہندوستان کی عورتیں کسقدر فلاح و بہبودی کا سامان اپنے گھر پر کرسکتی ہیں - ہندوستان کے کارناموں میں اسکی شریف قوموں کے وفادار اور بینظیر خدمات کا ذکر کثرت سے ہی - اور یہ ہندوستان کے بچوں کے وہ کارنامے ہیں جو ہندوستانی ماؤں نے اپنے بچوں کے دلوں میں اچھے سبق جاگزین کرنے سے پیدا کئے ہیں - میں نے نہایت طمانیت کیساتھ اِس بات کو سُنا کہ پردہ نشینوں میں ایک ارتقائی اور درجہ بدرجہ ترقی کے آثار نمایاں ہیں - اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ اپنے بچوں میں ترقی تعلیم کا بہت زیادہ خیال رکھینگی - تاکہ آئندہ وہ لڑکیاں اپنے شوہروں کیواسطے بہترین تربیت یافتہ ساتھی اور کارآمد ہمدم ثابت ہوں" *

"آپنے جو زیور مجھے نذر کیا ہے - وہ میری نگاہوں میں ہمیشہ قیمتی رہیگا - اور جب میں اسکو زیب تن کرونگی تو خواہ ہزاروں میل کا بری بحری فاصلہ ہوگا - لیکن میرا خیال فوراً ہندوستانی گھروں کیطرف مائل ہوگا - اور جس محبت و خلوص کا آپ لوگوں نے اظہار کیا ہے - وہ تازہ ہوجائیگا - اسکے سوا آپ کا نذر کردہ زیور آئندہ نسلوں کی طرف شاہی ترکہ کی طرح منتقل ہوگا اور یہ ایک نشانی سمجھا جائیگا - جسکو ہندوستانی خواتین نے اول اول ایک ملکہ کیلئے یادگار میں پیش کیا تھا - میں آپ لوگوں کی ممنون ہوں کہ آپنے میرا اور شہنشاہ کا خیر مقدم کیا - اور میں بھی آپکی اس دعائے خیر میں

شرکت کرتی ہوں - جو آپ لوگ سلطنت کے استحکام اور بقا کے لئے کرتی ہیں *

ملکہ محترمہ کی تقریر کا اردو ترجمہ - ملکہ محترمہ کی تقریر کا مسز گرانٹ نے اردو میں ترجمہ سنایا *

شوقیہ گفتگو بعد میں شوقیہ گفتگو سے جملہ خواتین نہایت مسرور ہوئیں *

مشایعت - آخر کار جس اعزاز سے خواتین ہند کا استقبال کیا گیا - اسی اعزاز سے خوش خوش رخصت ہوئیں *

فصل ششم

ملکہ محترمہ کیطرف سے خواتینِ ہند کو ایک پردہ پارٹی

۱۳ دسمبر کو سرکٹ ہوس میں ملکہ محترمہ کیطرف سے قریباً ایک سو خواتین ہند کو جنمیں زیادہ تر والیان ریاست کی بیگمات تھیں - ایک پردہ پارٹی کی دعوت دی گئی

پردہ کا مکمل انتظام - چنانچہ اس دن پردہ و دیگر امور کے انتظامات سرکٹ ہوس میں لیڈی ہیوٹ اور دیگر خواتین کے سپرد تھے جنھوں نے نہایت اعلےٰ انتظام کیا تھا *

استقبال - بیگمات کے سرکٹ ہوس پہنچتے ہی درباری شامیانہ کے دروازہ پر ملکہ محترمہ کی معزز ترین لیڈیاں انکا استقبال کرکے انہیں کمرۂ ملاقات میں پہنچا دیتیں درباری شامیانہ میں ملکہ محترمہ کی جلوہ فرمائی } جہاں حضور ملکہ محترمہ نہایت نفیس و قیمتی سفید ڈریس میں دیگر زیورات کے علاوہ خواتین ہند کا نذر کردہ زیور بھی پہنے ہوئے ایک شاہی مکلف کرسی پر نشست فرما تھیں - جنکے پاس ہی لیڈی ہارڈنگ سفید و سیاہ قیمتی ملبوس میں اور ڈچز آف ڈیون شائر سفید و

آسمانی لباس میں موجود تھیں ٭

خواتین ہند کی حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں باریابی - چنانچہ مندرجہ ذیل ۶۲ خواتین ہند کو لیڈی میکیہن نے نام بنام حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں پیش کیا - جن سے حضور ملکہ نے ہاتھ ملایا اور شوقیہ گفتگو فرمائی ٭

۱- ہر ہائینس بیگم بھوپال - ۲ صاحبزادی بر جیس قدر بیگم پوتی ہر ہائینس بھوپال - ۳ - ہر ہائینس مہارانی بڑودہ معہ اپنی دختر (۴) شریمتی راجکماری اندرا - ۵ مسز تار بھائی گھاٹج ۶ مسز گجرا بائی مانے - ۷ مس رتنا پربہا رگیکواڑ - ۸ ہر ہائینس مہارانی میسور - ۹ ہر ہائینس (بڑی) مہارانی بیکانیر - ۱۰ چھوٹی رانی بیکانیر ۱۱ - مہاراجکماری بیکانیر - ۱۲ بڑی مہارانی ڈوگر - ۱۳ چھوٹی رانی ڈوگر - (۱۴) مہارانی رماجی (بھرتپور) - ۱۵ دادی جی رانی - ۱۶ رانی راؤ راجہ رگناتھ سنگھ عم مہاراجہ بھرتپور - ۱۷ ہر ہائینس مہارانی سن ہیا گوالیار معہ ۱۸ - ہر ہائینس ڈوگر مہارانی - ۱۹ - سریمتی مانو راجہ سٹوبی - ۲۰ کنونتی بائی صاحبہ انگرائی - ۲۱ گدا بائی انگلے - ۲۲ ہر ہائینس مہارانی ہلکر اندور معہ ۲۳ مہارانی ڈوگر اور ۲۴ سریمتی سوتری بائی ۲۵ سریمتی بھمبا بائی - ۲۶ ہر ہائینس رانی دہار معہ ۲۷ سریمتی سیتا راجہ و ۲۸ سریمتی پروتی آبائی - ۲۹ ہر ہائینس رانی دیواس کلاں معہ ۳۰ سریمتی رکن بائی - ۳۱ ڈوگر رانی دیواس خورد معہ ۳۲ سریمتی چھبی پواڑ - ۳۳ ہر ہائینس مہارانی و ۳۴ ڈوگر مہارانی چھتر پور - ۳۵ رانی و ۳۶ ڈوگر رانی بڑوانی - ۳۷ ہر ہائینس مہارانی بھاؤنگر معہ ۳۸ دختر - مہاراجہ - ۳۹ ہمشیرہ مہاراجہ - ۴۰ ہر ہائینس مہارانی کشنگڑھ - ۴۱ ہر ہائینس بیگم جنجیرہ - ۴۲ و ۴۳ دو ہمشیرگان و ۴۴ ہمشیرہ زادی نواب - ۴۵ رانی بڑیہ - (۴۶) معہ اپنی ہمشیرہ - ۴۷ ساونگ نے وجہ سابوا یانگہو ۴۸ ننگ سنگ نونے وجہ سابوا کنگٹنگ معہ اپنی دختر (۴۹) ٹمپیٹی منی - ۵۰ ہر ہائینس رانی منی پور - ۵۱ ہر ہائینس مہارانی پٹیالہ - ۵۲ سردارنی جیون سنگھ (۵۳) سردارنی گورنام سنگھ - ۵۴ ہر ہائینس سنیئر رانی کپورتھلہ معہ ۵۵ ٹکا رانی صاحبہ (۵۶)

ہرہائینس رانی سرمور ۔ معہ راجکماری بیر بکرم سنگھ ۔ ۵۸ میسرز نرا اندرا شمشیر جنگ آف نیپال ۔ ۵۹ ہرہائینس نواب دلہن بیگم ۔ ۶۰ نواب ملکہ زمانی بیگم مالیر کوٹلہ ۔ ۶۱ رانی ورزیانگرم ✤

مشایعت ۔ چنانچہ کوئی دو گھنٹے آپس کی ملاقاتوں کے لطف کے بعد جس اعزاز سے خواتین کا استقبال کیا گیا تھا ۔ اسی اعزاز سے انکی مشایعت کیگئی ✤

فصل ہفتم

حضور ملک معظم جارج پنجم کے دست مبارک سے

آل انڈیا کنگ ایڈورڈ ہفتم میموریل کا سنگ بنیاد

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی یادگار میں پبلک چندہ ۔ ہر دلعزیز شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے انتقال پُرملال پر ہندوستان میں انکی قایمی یادگار کے لئے مختلف صوبوں میں قریباً اسی ہزار اشخاص نے جنمیں والیان ریاست ۔ حکام ۔ امرا و شرفا سب شامل تھے ۔ تقریباً ایک کروڑ روپیہ جمع کیا تھا ✤

آل انڈیا کنگ ایڈورڈ ہفتم میموریل کمیٹی ۔ چنانچہ گورنر جنرل بہادر کی پریزیڈنٹی میں ایک کمیٹی بنام "آل انڈیا کنگ ایڈورڈ ہفتم میموریل" قایم ہوئی ۔ جسنے تمام وصول شدہ چندہ کو دو مدوں میں تقسیم کیا ✤

مقامی یادگاریں ۔ چنانچہ قریباً ۵۵ لاکھ روپے تو پنجاب ۔ مدراس و بنگال میں مختلف مفید یادگاریں قایم کرنے کے لئے الگ کر دئے گئے ۔ جس سے پنجاب میں لاکھوں روپے کے صرف سے میو ہسپتال کی توسیع کیگئی ✤

آل انڈیا کنگ ایڈورڈ ہفتم میموریل۔ باقی ۴۵ لاکھ روپے کے صرف سے دہلی میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا ایک کانسی کا بنا ہوا گھوڑے پر سوار بُت نصب کرنا قرار پایا۔ جسکے لئے مسٹر طامس بروک کو آرڈر دیا گیا ؛

بُت کے موقعہ کا انتخاب۔ قلعہ کے دھلی دروازہ اور جامع مسجد کے درمیانی جنوبی میدان میں اِس بُت کو ایک وسیع قطعہ کے باغیچہ میں نصب کرنے کا کمیٹی نے فیصلہ کیا ؛

شہنشاہ جارج پنجم سے بُت کا سنگِ بنیاد رکھوانے کی تجویز۔ اگرچہ روپیہ جمع ہو چکا تھا مگر دربار اور دوسری مصروفیتوں کے سبب چونکہ پہلے سے بُت مذکور کا سنگِ بنیاد نہ رکھا جا سکا تھا۔ اسلئے میموریل مذکور کی کمیٹی نے شہنشاہ جارج پنجم سے درخواست کی کہ وہی اپنے ہر دلعزیز نیکنام والد کے بُت کا سنگِ بنیاد رکھیں۔ چنانچہ آپنے بخوشی خاطر اِس رسم کی ادائیگی کے لئے ۸ دسمبر کی تاریخ اور سہ پہر کا وقت مقرر فرمایا ؛

موقعہ کی درستگی۔ گورنر جنرل بہادر نے ذاتی طور پر اِس موقعہ کے متعلق دلچسپی لیکر دربار کمیٹی سے بہت جلد اس اُفتادہ زمین کو درست کرا کے اسکے ارد گرد جنگلہ لگوا کر اسکے اندر سبزہ لگوا دیا۔ اور بُت کے کھڑے کئے جانے کے لئے ۲۷ فٹ بنیادیں کھُدوا کر اسکے ارد گرد ایک چھوٹا سا خوبصورت باغیچہ لگوا کر ارد گرد سیڑھیاں بنوا دیں۔ اور ایک چبوترہ قایم کر کے زمین سے ۵ افٹ اونچا سنگِ بنیاد معلق کھڑا کرا دیا ؛

مہمانوں کی آمد۔ جملہ والیان ریاست کو معہ انکے پولٹیکل افسران چیدہ سٹاف اور حکام والا مقام کو معہ انکی محترم لیڈیوں اور دیگر معززین کے نام انویٹیشن کارڈ جاری کئے گئے۔ چنانچہ ۲½ بجے سے پیشتر جملہ مہمان زرق برق لباسوں میں بُت والی جگہ کے ارد گرد شامیانوں میں جلوہ افروز ہو گئے ؛

فوجی انتظام و امپیریل کیڈٹ کور کی موجودگی۔ جن افواج کے شہنشاہ معظم کرنل

انچیف تھے۔ انکی حاضری اس جگہ قرار پائی تھی۔ چنانچہ ہر فوج کے ڈیپوٹیشن میں سے دو افسران۔ ایک سینٹرن کمیشنڈ اوفیسر اور دو سپاہی لئے گئے تھے۔ جو بنیاد رکھنے کی جگہ کے نیچے کھڑے تھے۔ ۱۰ ویں حصارز اور ۱۱ ویں کنگ ایڈورڈز اون لانسرز کے سپاہی زیادہ تھے۔ شاہی چبوترہ کے پیچھے گورنر جنرل باڈیگارڈ ایستادہ تھا اور پاس ہی ممبران امپیرئل کیڈٹ کور اور آسٹریلین کیڈٹ بھوری رنگ کی خوشنما وردیوں میں موجود تھے۔ جنکے ارد گرد سنہری عصا بردار کھڑے تھے *

گورنر جنرل کا استقبال - ۳ ۱/۲ بجے جب سب مہمان آچکے تو ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل بہادر معہ لیڈی ہارڈنگ رونق افروز ہوئے۔ جنکا تمام حاضرین نے پرتپاک استقبال کیا *

ہز میجسٹیز کی آمد کا راستہ :- ہز میجسٹیز کی آمد کے لئے شاہی کیمپ سے علی پور روڈ کشمیری دروازہ۔ ایلگن روڈ۔ قلعہ کی دیوار کے ساتھ ساتھ میموریل تک پہنچنے کے لئے راستہ تجویز کیا گیا تھا *

راستہ کا ہجوم اور فوجی انتظام - تمام راستہ میں دو رویہ دہلی گریزن ۲۷ ویں انفنٹری ڈویژن سواروں کے دستے اور ۳ ہزار سے زیادہ امپیرئل سروس کورس کے سپاہی صف بستہ تھے۔ اور لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ شاہی دیدار کے اشتیاق میں جمع کھڑے تھے۔ کیونکہ کل کے جلوس میں لوگ غلط فہمی کی وجہ سے پورے طور پر شہنشاہ کے دیدار سے فیضیاب نہو سکے تھے *

ہز میجسٹیز کی کیمپ سے روانگی حضور ملک معظم ٹھیک ۳ ۱/۲ بجے شاہی کیمپ سے فیلڈ مارشل کی وردی میں سینہ پر سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے اور ملکہ محترمہ ہلکے قرمزی رنگ کی نفیس پوشاک میں جسکے ہر طرف خوبصورت جالیاں اور پہلوؤں میں جھالریں لٹک رہی تھیں۔ خوبصورت دھاریدار ٹوپی اوڑھے پہلی شاہی چار گھوڑوں کی کھلی لینڈو میں سوار جنکے سر پر چتر شاہی لگا تھا۔ روانہ ہوئے۔ آپکی اردل میں برٹش کیولری کا ایک دستہ تھا۔ اور

دسویں رائل حصار زادر گیارھویں کنگ ایڈورڈز اون لانسرز ہمرکاب تھی۔ دوسری گاڑی میں ڈچز آف ڈیون شائر معہ مارکوئس آف کریو۔ ملکہ محترمہ کے دو مصاحب اور خانگی افسر کے سوار تھیں تیسری گاڑی میں ڈچز آف شیفنسبری ڈیوک آف ٹک۔ سرجان ہیوٹ دلارڈ سٹمفورڈھم سوار تھے ٭ چوتھی گاڑی میں آنربیل ڈینئیل ہرنگ۔ لارڈ ہائی سٹلوارڈ۔ سرایچ سمتھ ڈورین۔ سرایڈ نرڈ ہنری سوار تھے۔ اور پانچویں گاڑی میں ہز ایکسیلنسی سراومور کریگ جنرل ایڈ نٹنڈ گریز سرسٹوارٹ بیٹسن اور کرنل ڈنلوپ سمتھ رہتے ٭

ویر میجیسٹیز کا استقبال۔ ایلگن روڈ کے احاطہ کے دروازہ پر گورنر جنرل بہادر نے معہ لیڈی ہارڈنگ دیر میجیسٹیز کا استقبال کیا جھکے بعد

ممبران اگزکٹو کمیٹی میموریل کی باریابی } ہز ایکسیلنسی نے مندرجہ ذیل ممبران اگزکٹو کمیٹی آل انڈیا کنگ ایڈورڈ میموریل کو شہنشاہ معظم کی خدمت میں نام بنام پیش کیا:-

۱۔ آنربیل سر ہربرٹ کارلائل۔ ۲۔ آنربیل جسٹس مکرجی (۳) آنربیل مسٹر بی ڈبرٹسن سی ایس آئی (۴) آنربیل سرہنری میکیہن (۵) آنربیل مسٹر ڈبلیو بی گارڈن سی آئی ای۔ (۶) آنربیل مسٹر ڈبلیو این گریہم (۷) آنربیل خان ذوالفقار علیخاں (۸) آنربیل کیپٹن ملک عمر حیات خان ٹوانہ سی آئی ای (۹) راجہ سرہرنام سنگھ اہلوو الیہ۔ (۱۰) مسٹر جے ایچ ڈ وبلے سی آئی ای (۱۱) کرنل سی ایم ڈ راسس (۱۲) کیپٹن جے میکنزی آنریری سکرٹری ٭

قلعہ کے دہلی دروازہ پر شاہی جھنڈے کا اُڑنا:- چنانچہ فوراً قلعہ کے دہلی دروازہ پر شاہی جھنڈا لہرانے لگا ٭

نیشنل انتھم۔ اور شاہی باجہ نے قومی راگ گانا شروع کیا ٭

جلوسی داخلہ۔ پھر شہنشاہ معظم گورنر جنرل ہوس ہولڈ کے اعلےٰ افسران اور ممبران اگزکٹو کمیٹی کے ساتھ ساتھ آگے کی طرف بڑھ کر شمالی طرف کے چبوترہ پر

شامیانہ کے نیچے شاہی کرسیوں پر متمکن ہوئے ✣

گارڈ آف آنر کی سلامی۔ راستہ میں دوسری بٹالین گورڈن ہائی لینڈرس دوسری بٹالین گورکھا رائفلز دہلی رجمنٹس (جنکے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کرنل انچیف تھے) نے سلامی دی ✣

شاہی ڈھول۔ دروازہ کے مقابل شاہی ڈھولچی کھڑے تھے۔ جنھوں نے فوراً ڈھول بجا کر شاہی داخلہ کا اعلان کیا ✣

گورنر جنرل کا ممبران اگزکٹو کمیٹی کی طرف سے ایڈریس پڑھنا } چنانچہ گورنر جنرل بہادر نے ممبران اگزکٹو کمیٹی کی طرف سے شاہی ڈائیس پر آکر حضور شہنشاہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا:-

"میں آل انڈیا کنگ ایڈورڈ میموریل کمیٹی کے قایممقام کی حیثیت سے جو آپ کے"
"عالیقدر اور عزیز الوجود بزرگوار ایڈورڈ ہفتم کی یادگار سرزمین ہند میں قایم کرنیکی"
"غرض سے بنائی گئی ہے۔ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور اُن کے بُت"
"کے بُنیادی پتھر کو اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائیں۔ اس یادگار کے قایم کرنے"
"میں ہزاروں وفادار اور جاں نثار ہندوستانی رعایا نے چندہ دیا ہے۔ اور"
"امیر و غریب دونوں نے ایسی محبت و احترام کا اظہار کیا ہے کہ جس سے اِس نامور حکمران"
"کا نام ہمیشہ تک یادگار رہیگا۔ اِس بُت سے جو اس پیلپائے کی سجاوٹ کا باعث"
"ہوگا۔ حضور کی کروڑہا رعایا کی شکر گذاری کا وہ نادار عہد وابستہ ہوگا۔ جس سے اِس"
"امن و انصاف اور فارغ البالی کا پتہ چلتا ہے۔ جو شہنشاہ مرحوم کے مختصر مگر قابلِ"
"یادگار عہد میں اہل ہند کو نصیب ہوئی۔ اور جس سے انہوں نے امن کی شاندار"
"فتوح حاصل کیں۔ اِس تاریخی شہر دلی اور بہادری کی سرزمین میں ہمارے"
"عظیم محترم شہنشاہ معظم کا بُت نہ صرف رعایائے ہند کے جذباتِ ارادتمندی اور"
"راسخ الاعتقادی کے نشان کے طور پر کھڑا رہیگا۔ بلکہ یہ بُت ہمیشہ اِس امر کی شہادت"
"دیتا رہیگا کہ شاہان انگلستان کا دبدبہ و جلال کس قسم کا ہے۔ اور ہم انہیں اپنی"

"ہندی رعایا سے کسقدر محبت و شفقت ہے اور کسطرح وہ اہل ہند کی شریفانہ آرزوؤں"
"اور نیک تمناؤں کی رہنمائی کر رہے ہیں" ٭

"اب ہم ممبران میموریل ہذا حضور سے اِس بنیادی پتھر کو نصب فرمانے کی درخواست"
"کرتے ہوئے یقین رکھتے ہیں کہ یہ متبرک یادگار جو ایک مقدس اور نیکدل تاجدار کی"
"یاد میں تعمیر کیجارہی ہے۔ آیندہ نسلوں کی ارادتمندی کی محرک ہوگی۔ اور حضور"
"کی ہندوستانی رعایا وفادارانہ جذبات کیساتھ اسکی نگہداشت کریگی" ٭

حضور ملک معظم کا جواب۔ اسکے جواب میں شہنشاہ معظم نے نہایت موثر لہجہ میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

"آپنے جو ایڈریس ابھی پڑھا ہے۔ اُسنے میرے دل پر اثر کرکے ان احسانات کی"
"یاد کو جگا دیا ہے۔ جنکے لئے ہم سب اور سب سے بڑھکر میں اپنے پیارے والد مرحوم"
"شاہ قیصر (ایڈورڈ ہفتم) کو عزیز رکھتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ میرے والد ہی انگلستان کے"
"بادشاہوں میں وہ پہلے تاجدار تھے۔ جنھوں نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا تھا۔"
"پھر آج سے چھ سال قبل میں خود اس عظیم الشان سفر اور عجائب و غرائب سے بھری"
"ہوئی سرزمین میں آیا۔ مگر افسوس، ہمیں اُسوقت معلوم نہ تھا کہ کسقدر جلد"
"ہم کو اس جلیل القدر شہنشاہ کا ماتم کرنا پڑے گا۔ آپ لوگوں نے اپنے ایڈریس"
"میں بیان کیا ہے کہ یہ یادگار صرف ان چند اشخاص کے فیاضانہ عطیوں سے"
"ہی تیار نہیں ہوئی۔ جنھیں ہمارے شہنشاہ مرحوم سے ذاتی طور پر نیاز حاصل تھا۔"
"بلکہ اسکی تیاری میں ہماری اور شہنشاہ مرحوم کی ہزارہا غریب ہندوستانی رعایا نے"
"بھی بذریعہ چندہ حصہ لیا ہے۔ اور مجھے اسکی بڑی خوشی ہے کہ شہنشاہ مرحوم کی گہری"
"اور دائمی محبت کا جواب جو انہیں ہندوستانیوں سے تھی۔ فرزندانِ ہندوستان"
"نے نہایت گرمجوشی سے دیا ہے۔ میں اس بات پر بھی مسرور ہوں کہ یہ متبرک"
"سٹیچو (مجسمہ) نہایت خوبصورت اور تاریخی موقعہ پر نصب ہوا ہے۔ جو کہ زمانہ مستقبل"
"میں پیدا ہونے والی نسلوں کو اس امر کی شہادت دیگا کہ اہل ہند کو شہنشاہ"

"مرحوم سے کسدرجہ عقیدتمندی اور شہنشاہ موصوف کو اپنی ہندوستانی رعایا سے کس"
"درجہ ہمدردی تھی - اور یہ ایسے جذبات ہیں جو بفضل خدا ہندوستان کی نسبت"
"میری ذات خاص اور میرے خاندان میں بطور ترکہ کے نسلاً بعد نسلاً چلے جائینگے -"

سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے شہنشاہ کا اُٹھنا - تقریر فرمانے کے بعد شہنشاہ معظم معہ گورنر جنرل بہادر شاہی چبوترہ سے اُٹھ کر اُن سیڑھیوں کے ذریعہ اُس چھوٹے سے چبوترہ پر تشریف لیگئے - جہاں سنگِ بنیاد رکھا جاتا تھا - چنانچہ سونے چاندی کے اوزاروں سے آپنے اڑہائی ٹن کے سُرخ پتھر کو - جو زنجیروں کیساتھ ۵ افٹ اونچا معلق تھا - اور اسوقت پیچ گھما کر نیچے کردیا گیا تھا - مصالحہ لگا کر آویزاں فرمایا -

سلامی - جسپر فوجی بندوقوں کی باڑہ اور قلعہ کے واٹر گیٹ سے ایک سو ایک اتواپ کی شاہی سلامی سر ہوئی +

چاندی کے نمونہ بُت کی قبولیت - جسکے بعد ہز ایکسیلنسی نے شہنشاہ معظم کی خدمت میں اُسی بُت کا جو یہاں کھڑا کیا جائیگا - ایک چاندی کا نمونہ پیش کیا - جسے شہنشاہ نے شرفِ قبولیت بخشا +

عام حاضرین کا سلام لیا جانا - پھر شہنشاہ معظم نے اونچے چبوترے پر کھڑے ہوکر تمام حاضرین کے پُر اشتیاق سلام لئے - یہاں تمام حاضرین کے علاوہ میدان کے لوگ بھی حضور کو بخوبی دیکھ سکتے تھے +

سنگِ بنیاد کے چاروں طرف کتبے - اس سنگ بنیاد کے پہلی شمالی طرف شاہی تاج اور عصا تھا - جسپر یہ الفاظ کندہ تھے :-

"اس بُت کو بادشاہ جارج پنجم نے ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء کو نصب کیا" + جسپر شہنشاہ کے دستخط مرقوم تھے

دوسری جنوبی طرف کے پتھر پر شاہی ہتھیار کندہ تھے +

تیسری مشرقی طرف مسٹر ہل کا انگریزی میں لکھا ہوا کتبہ تھا +

چوتھی مغربی طرف اُردو زبان میں مسٹر ہل کے لکھے ہوئے الفاظ کا ترجمہ تھا جسکی عبارت درج ذیل کیجاتی ہے :-

„یہ یادگار اس کی ہزاروں لاکھوں رعایا نے اپنی خوشی سے تمام اطراف ہند"
„کیطرف سے چندہ دیکر ایستادہ کی ہے۔ امیروں نے بڑی رقمیں اور غریبوں"
„نے حسب مقدور دیکر اسکی محبت و اقتدار کی شکر گذارانہ یاد کی شہادت"
„دی ہے۔ وہ اپنی رعایا کا باپ تھا۔ جنکے مختلف مذہب اور رسم ورواج کو"
„اُس نے بے رو رعایتی کیساتھ برقرار رکھا ہے۔ دنیا کی نسلوں میں اُسکی"
„آواز ہمیشہ دانائی کو ظاہر کرتی ہے۔ اسکی مثال اسکے وائسرایوں۔ گورنروں"
„کپتانوں اور عاجز سے عاجز فردِ رعایا کے لئے ایک نمونہ تھا۔ اس کا عصا"
„پانچ باشندگان روئے زمین پر حکمرانی کرتا تھا۔ اسکا انصاف کمزوروں کی"
„حفاظت کرتا۔ قابلِ انعام کو انعام دیتا۔ اور ناہنجاروں کو سزا دیتا تھا۔"
„اسکے رحم نے بیماروں کے لئے شفاخانے مہیا کئے۔ قحط زدوں کیلئے خوراک"
„پیاسی زمین کے لئے پانی اور طالب علموں کے لئے علم۔ اسکی تلوار ہمیشہ"
„فتحمند تھی۔ بہت سی قوموں کے سپاہی اسکی عظیم الشان فوج میں مامور"
„تھے۔ اور اسکے متبرک حکم کو مانتے تھے۔ اسکے جہازوں نے سمندر کے راستوں"
„کو مصئون کیا۔ اور اسکی وسیع سلطنت کی خشکی اور تری میں حفاظت"
„ادا کی۔ اسنے دنیا کی قوموں سے دوستی پیدا کی۔ اور اپنی وسیع سلطنت"
„کے باشندوں کو امن کی نعمت سے مالامال کیا۔ اسکا عہدِ حکومت اسکے"
„پیارے ملک ہندوستان کے لئے ایک برکت تھا۔ بڑے آدمیوں کے لئے"
„ایک نمونہ اور چھوٹوں کے لئے حوصلہ افزا تھا۔ اور اسکا نام نسلاً بعد نسلاً تمام"
„زمانوں میں بطور ایک زبردست شہنشاہ اور رحم دل حاکم اور بطور ایک بڑے"
„انگریز کے مشہور رہیگا +

روانگی ۔ اسکے بعد شاہی جلوس جس شان و شوکت سے آیا تھا۔ اُسیطرح بخیر و عافیت واپس روانہ ہوا۔ اور یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی +

فصل ہشتم

حضور ملک معظم کی طرف سے شاہی ڈنر

۸ دسمبر کی شب کو شاہی کیمپ میں حضور ملک معظم کیطرف سے مندرجہ ذیل قریباً ایک سو صاحبوں کی جنمیں حکام ـ روسا اور بعض غیر سرکاری ممبران امپیریل کونسل بھی تھے ـ ایک ڈنر دینے سے عزت افزائی فرمائی گئی :-

۱ـ ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل ـ ۲ لیڈی ہارڈنگ ـ ۳ سر آرتھر لالی ـ (۴) لیڈی لالی (۵) ارل سفٹن ـ ۶ کونٹس سفٹن ـ ۷ لارڈ ایلنگٹن ـ (۸) ہز ہائینس جام نواں نگر ـ ۹ راجہ دھرنگدرا ـ ۱۰ راجہ پٹرا (۱۱) نواب ادہن پور ـ ۱۲ ٹھاکر گونڈل ـ ۱۳ ٹھکرانی گونڈل ـ ۱۴ نواب جنجیرہ ـ ۱۵ آنریبل راجہ سر علی محمد خاں آف محمود آباد (۱۶) آنریبل مسٹر مظہر الحق (۱۷) آنریبل مسٹر مونگباہو ۱۸ مسز مونگ باہو (۱۹) آنریبل مسٹر ایم بی دادا بھائی ـ ۲۰ مسز دادا بھائی ـ ۲۱ ـ آنریبل مسٹر جی ایم چٹنویس ـ (۲۲) آنریبل سر وٹھلداس ٹھیکرسی بمبئی ـ ۲۳ ـ آنریبل مسٹر جی کے گوکھلے ـ (۲۴) آنریبل مسٹر محمد علی جناح (۲۵) آنریبل نواب عبد المجید ـ ۲۶ مسٹر ایف سی گنیش ـ ۲۷ مسز گنیش ـ ۲۸ مسٹر ایف ٹی فلپس ـ ۲۹ مسز فلپس ـ (۳۰) آنریبل سر سیسون ڈیوڈ (۳۱) آنریبل سر ٹی ڈن ۳۲ ـ آنریبل سر جیمیس مسٹن ـ ۳۳ لیڈی مسٹن ـ ۳۴ آنریبل مسٹر جے بی بیرو دناٹ ۳۵ مسز بیرو ـ ۳۶ آنریبل مسٹر سی سٹوارٹ ولسن ـ ۳۷ آنریبل راؤ بہادر آر این مدھولکر ۳۸ ـ آنریبل مسٹر پی رو برٹسن ـ ۳۹ مسز روبرٹسن ـ ۴۰ آنریبل مسٹر ایل سی پورٹر (۴۱) آنریبل میجر جنرل ایم ایچ ایچ گرڈ وڈ ـ ۴۲ مسز گرڈ وڈ ـ ۴۳ آنریبل مسٹر ایچ آر مسٹر ونگ ـ ۴۴ مسز آرمسٹرونگ

۴۵ - آنریبل مسٹر غلام محمد بھرگری (۴۶) آنریبل مسٹر ڈبلیو اے ونسنٹ - ۴۷ مسز
ونسنٹ - ۴۸ رائٹ ریورنڈ آئر چیٹرٹن - ۴۹ مسز چیٹرٹن - ۵۰ رائٹ ریورنڈ
آر ایس ایف فائف (۵۱) رائٹ ریورنڈ جے ایچ وسٹکاک - ۵۲ مسٹر ڈبلیو
ایچ وڈ - ۵۳ مسز وڈ - ۵۴ مسٹر ایس ایف فنی - ۵۵ مسز فنی - ۵۶ مسٹر
ڈبلیو جی شا - (۵۷) آنریبل مسٹر جسٹس ایس ایس ہارٹنول - ۵۸ مسز ہارٹنول
۵۹ - آنریبل مسٹر جسٹس آرمنڈ - ۶۰ مسز آرمنڈ - ۶۱ مسٹر ڈبلیو ڈبلیو ڈرو - (۶۲)
مسز ڈرو - ۶۳ سر جان ہٹیسن - ۶۴ لیڈی ہٹیسن - ۶۵ سر جان جنرل ایف
ڈبلیو ٹریور - ۶۶ مسز ٹریور - ۶۷ میجر جنرل بی ٹی میہن - ۶۸ میجر جنرل سر اے
اے برٹ ۶۹ مسز برٹ - ۷۰ مسٹر کلاڈ ہل - ۷۱ مسز ہل (۷۲) آنریبل سرجن
جنرل ایچ ڈبلیو سٹیونس (۷۳) آنریبل مسٹر ڈی ڈوبلے (۷۴) آنریبل مسٹر
جی اے ٹوڈی - ۷۵ کرنل پی زیڈ کاکس - ۷۶ مسز کاکس - ۷۷ راجہ
چھوٹا اودے پور - ۷۸ راجہ بڑیا - ۷۹ راجہ ونکانیر - ۸۰ نواب سچین ۸۱
ٹھاکر بنائی - ۸۲ ٹھاکر راجکوٹ - ۸۳ بریگیڈیر جنرل ڈبلیو اے پیٹن - ۸۴
مسز پیٹن - ۸۵ بریگیڈیر جنرل ایچ ای کاکس - ۸۶ مسز کاکس - ۸۷ لفٹنٹ
کرنل ایف اے میکسول - (۸۸) ایڈیکانگ ان ویٹنگ گورنر جنرل -
ہز میجسٹیز کے ہوس ہولڈ کی لیڈیاں اور جنٹلمین +

فصل نہم

الف

ہز میجسٹیز کی پولو ٹورنیمنٹ میں رونق افروزی

شرکتِ پولو ٹورنیمنٹ - ۹ دسمبر کی سہ پہر کو ہز میجسٹیز پولو ٹورنیمنٹ ملاحظہ فرمانے کے لئے مندرجہ ذیل جلوس کیساتھ تشریف لے گئے :-

ترتیب جلوس - پہلی گاڑی میں حضور ملک معظم معہ ملکہ محترمہ - جنکے ساتھ چتر طلائی سورج مکھی - مورچھل و چنور شاہی موجود تھے - دوسری گاڑی میں ڈیوک آف ٹک ڈچز آف ڈیون شایر - کپتان بی گاڈفری فوسٹ - تیسری میں مارکوئس آف کریو - لارڈ ہائی سٹواَرڈ - میجر لینڈسی - فٹز ہوریس - گھوڑوں پر میجر سٹاکلے و کپتان ہوگ اور ۱۳ ویں لانسرز اور تیسری سکھ ہارس ساتھ ساتھ گھوڑوں پر سوار تھے -

لارڈ و لیڈی ہارڈنگ کیطرف سے استقبال } جب ہز میجسٹی خاکی وردی میں ٹورنیمنٹ میں رونق افروز ہوئے تو لوگوں نے آپکی تشریف آوری کی خوشی میں کھیل بند کردیا - جو اُسوقت کنگز ڈریگون اور بھوپال ٹیم میں ہو رہا تھا - اور بادشاہ و ملکہ کو دیکھکر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے - اور لارڈ و لیڈی ہارڈنگ نے استقبال کر کے شاہی شامیانہ میں جو خاص طور پر آپکے لئے بنایا گیا تھا - لیجاکر بٹھلایا +

کھیل کا ملاحظہ - چنانچہ شاہی شامیانہ میں رونق افروز ہو کر حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ نے نہایت دلچسپی سے کھیل کو ملاحظہ فرمایا +

پولو کے ایک ناگہانی حادثہ پر ملک معظم کی ہمدردی } جبکہ السکلنگ ڈریگونز اور کشنگڑھ ٹیم میں میچ ہو رہا تھا تو کشنگڑھ کے نامور کھلاڑی رسالدار

موتی لال کا گھوڑا مسٹر رسٹن کے گھوڑے سے ٹکرا گیا۔ جس سے دونوں سوار زمین پر آرہے اور رسالدار موتی لال کو سخت چوٹ آئی۔ جس سے وہ بیہوش ہو گیا۔ اختتام کھیل پر حضور ملک معظم خود بنفس نفیس اسکے پاس تشریف لے گئے۔ اور اور کئی منٹ تک حالات کا استفسار فرماتے رہے۔ حضور کے اس ترحم خسروانہ سے حاضرین بڑے ہی متاثر ہوئے ✤

۱۱ دسمبر کو پولو ٹورنیمنٹ میں حضور ملک معظم کی رونق افروزی — اسیطرح ۱۱ دسمبر کی سہ پہر کو حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ پولو ٹورنیمنٹ میں رونق افروز ہوئی جنکا حسب سابق پرتپاک استقبال کیا گیا۔ آج حضور ملکہ نے بازی جیتنے والی ٹیموں کو کپ بطور انعام تقسیم فرمائے ✤

پولو ٹورنیمنٹ میں "سٹوارڈ"۔ جنرل ڈی ہوگ کے سی بی او سی بی۔ (۲) بریگیڈیر جنرل گگسن سی بی۔ (۳) لفٹننٹ کرنل آر بینٹ (۴) مسٹر سی لیکی متعلق گھوڑ چڑھا شاہی توپ خانہ سٹوارڈ مقرر تھے ✤

ٹیم کیپر کپتان جڈیر فشر حصار زر رجمنٹ نمبر ۱۳ تھے ✤

آنریری سکرٹری لفٹننٹ کرنل آر سینٹ لیکی مقرر تھے ✤

اور مقام کیمپ فارن آفس قرار پایا تھا۔ جسکے مقابل کے میدان پولو گراؤنڈ میں پولو ہو رہی تھی ✤

پولو ٹورنیمنٹ دہلی کا پروگرام۔ پولو کا پروگرام حسب ذیل تھا:-

گولکنڈہ اور حصار زر رجمنٹ نمبر ۱۳	۲۷ نومبر	۴ دسمبر	۹ دسمبر
حصار زر رجمنٹ نمبر ۱۰ اور کے ڈی جی	۲۸ نومبر		
بھوپال اور رسالہ نمبر ۱۷	۲۹ نومبر	۵ دسمبر	
آئی سی سی اور رسالہ ہڈسن نمبر ۹	۳۰ نومبر		

لانسرز رجمنٹ نمبر ۱۷ - اور سکوٹس یکم دسمبر } ۶ دسمبر
انسکلنگ اور پالن پور ۲ دسمبر } ۹ دسمبر
کشنگڑھ اور سٹاف گورنرجنرل پائی پائی ۷ دسمبر

ٹیموں کے نام

حصارز رجمنٹ نمبر ۱۰
۱- کپتان آنربیل اے اینلی
۲- کپتان ڈبلیو- او گیس
۳- مسٹر اے ڈبلیو پامز
۴- مسٹر ڈبلیو ایل پامر

(انسکلنگ)
۱- کپتان نکسن
۲- مسٹر کول مور
۳- کپتان فارٹسن
۴- مسٹر بوٹن

(رسالہ نمبر ۱۷)
۱- مسٹر گرگ وڈ - ۲ کپتان ولسن
۳- کپتان ہنڈرسن - ۴ کپتان اٹکنسن

(آئی - سی - سی)
۱- نواب سرانور - ۲ ہزہائینس نواب جاورہ
۳ مہاراجہ اکل سنگھ - ۴ " راجہ رتلام

(گولکنڈہ)
۱- مسٹر سی گرین - ۲ کپتان شاہ مرزا بیگ
۳ حمید یار جنگ - ۴ مسٹر قادر بیگ

لانسرز رجمنٹ نمبر ۱۷
۱- کپتان بروس
۲- کپتان ملول
۳- مسٹر ایچ ٹرنر
۴- کپتان دی این لاکلٹ

(کے - ڈی - جی)
۱- کپتان ریس یوتھم
۲- مسٹر وائن ہولٹ
۳- کپتان ایل چیٹ
۴- میجر وکھم

(سکوٹس)
۱- مسٹر ہائمز - ۲ کپتان اسٹوارٹ
۳ کپتان بیرٹ - ۴ کرنل چندا سنگھ

(سٹاف گورنرجنرل)
۱- کپتان بارٹلی - ۲ کرنل میکسول
۳- کپتان اسٹیو - ۴ کپتان دی کیلی

(کشنگڑھ)
۱- کے رتن سنگھ - ۲ ہزہائینس مہاراجہ صاحب
۳ ٹھاکر بینی سنگھ - ۴ رسالدار موتی لال

(پالن پور)

۱- دیوی سنگھ - ۲ نوابزادہ پالن پور
۳- بھیردن سنگھ - ۴ کپتان ای جی ایل اسٹلی

(رسالہ ہڈسن نمبر ۹)

۱ کپتان فرزیر - ۲ کپتان ڈیی پرگ
۳- کورٹ دفعدار فتح محمد - ۴ کپتان اٹکنسن

(حصار زر رجمنٹ نمبر ۱۳)

۱- مسٹر ٹی ای لاسن اسمتھ - ۲ مسٹر سی اے واٹک
۳ میجر جے جی رچرڈسن - ۴ مسٹر جی ایم ہنٹ

(بھوپال)

۱- جمعدار غلام احمد - ۲ کپتان عبدالواحد
۳- امتیاز علی - ۴ کپتان جی ایف ٹاڈ

(ب)

فٹبال ٹورنمنٹ میں ہز میجسٹیز کی رونق افروزی

فٹ بال میں رونق افروزی - ۹ دسمبر کو جب پولو کا کھیل ختم ہو چکا - تو حضور ملک معظم فٹ بال کا کھیل دیکھنے کے لئے پولو کے میدان سے گذر کر تشریف لے گئے جہاں ہزارہا لوگوں نے بادشاہ و ملکہ کی رونق افروزی پر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے کھیل کا معائنہ - چنانچہ ہز میجسٹیز نے شاہی شامیانہ میں رونق افروز ہو کر لنکا شائر فیلڈ پر اور بارڈر رجمنٹ کا مقابلہ ملاحظہ فرمایا ×

چائے نوشی - اسی جگہ آپ نے چائے نوش فرمائی - جسکا انتظام پہلے سے کیا گیا تھا

رخصت - فٹ بال کا کھیل ملاحظہ فرما کر ہز میجسٹی پولو ٹورنمنٹ میں حضور ملکہ محترمہ سے آملے - جہاں ہر میجسٹی لیڈی ہارڈنگ لیڈی ہیوٹ - حضور نظام اور مہاراجہ پٹیالہ سے گفتگو فرما رہی تھیں ×

پولو گراونڈ سے روانگی - ۵ بجے کے بعد ہز میجسٹیز اسی باقاعدہ جلوس کیساتھ واپس تشریف لائے جسطرح کہ تشریف لے گئے تھے - راستہ میں دو طرفہ لوگوں کا ہجوم تھا جو نہایت مسرت سے بادشاہ و ملکہ کو سلام کر رہا تھا ×

(ج)
رات کو پولو گراؤنڈ میں باجہ سننے کیلئے ہز میجسٹی کی رونق افروزی

پولو گراونڈ میں ہر روز رات کو مختلف قسم کے بینڈ طرح طرح کے دلاویز ترانے بجاکر دربار کیمپ کو محظوظ کیا کرتے تھے۔ ۹ دسمبر کی شب کو ہز میجسٹیز بھی اس گراونڈ میں رونق افروز ہوئے تو مختلف باجہ نوازوں نے عجیب عجیب دلکش طرزوں میں باجے بجائے جنمیں کئی ہندوستانی طرزیں بھی تھیں۔ جس سے آپ بہت محظوظ ہوئے +

پھر مصنوعی جنگ ہوئی جسمیں نقلی بمبے اور رائفلز چلائے گئے۔ توپیں چلنے کی آواز اور آتشباری سے اصل جنگ کا نظارہ معلوم ہوتا تھا +

شایقین نے تو ان دلچسپ نظاروں کو آخر تک ملاحظہ کیا لیکن ہز میجسٹیز کوئی دو گھنٹہ تک شرکت کے بعد واپس تشریف لے آئے +

فصل دہم
نماز و دُعا

۱۰ دسمبر یعنی اتوار کو دُنیاوی کاروبار سے فرصت تھی اور آج حضور شہنشاہ معظم نے معہ ملکہ محترمہ جگت پور کے ٹاپو میں جو دہلی گریزن ٹروپس کیمپ کے مقابل واقع تھا۔ نماز و دُعا کے لئے رونق افروز ہوناتھا +

کھلے میدان میں شامیانے۔ جہاں دو شامیانے تو حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ کے لئے لگائے گئے تھے۔ اور ایک شامیانہ پادری صاحبان کے لئے۔ اور باقی کھلا میدان دیگر حاضرین کے لئے تھا۔ پادری صاحبان کے پاس گانے والے

سپاہیوں کی نشست تھی۔ جنکے پاس باجہ والے کھڑے تھے۔ شاہی ہمراہیوں کے پیچھے معززین کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا *

جمعیت نماز و دعا۔ اِس موقعہ پر پندرہ سو سویلینوں کے علاوہ آٹھ ہزار فوج تھی *

ہز میجسٹیز کی رونق افروزی۔ ٹھیک ۱۰ ½ بجے حضور شہنشاہ معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں گہرا نیلا فراک کوٹ پہنے معہ حضورِ ملکہ محترمہ جو سفید رنگ کا سادہ جھالردار گون پہنے اور سادہ ٹوپی زیبِ سر فرمائے تھیں۔ جسمیں گلاب کے پھولوں کا ایک ہار لگا ہوا تھا۔ رونق افروز ہوئے *

ترتیب جلوس۔ پہلی گاڑی میں حضور ملک معظم معہ ملکہ محترمہ۔ دوسری گاڑی میں ڈچز آف ڈیون شائر۔ لارڈ ہائی سٹوارڈ۔ مارکوئس کریو۔ لارڈ شیفٹسبری تیسری گاڑی میں ڈیوک آف ٹک۔ کونٹس آف شیفٹسبری۔ لارڈ اِن ویٹنگ لارڈ سٹمفورڈھم اور میجر لارڈ فٹز موریس۔ میجر کلایو وگرام گھوڑوں پر سوار تھے۔ چھٹی انسکلنگ ڈریگونز اور نویں ہڈسن ہارس ہمراہ تھی *

راستہ جلوس۔ مندرجہ بالا جلوس شاہراہ ٹھنڈی سڑک کنگس وے۔ دربار روڈ۔ مکنزی روڈ سے گذر کر آیا۔ جسکے دورویہ برٹش ہندوستانی سپاہ اور امپیریل سروس ٹروپس کھڑی تھی *

شہنشاہ کا استقبال۔ گورنر جنرل بہادر نے ہز میجسٹیز کا استقبال کر کے بشپوں کو حضور ممدوحین کی خدمت میں پیش کرنیکے بعد حسب ذیل جلوس ترتیب دیا:۔

جلوس۔ سب سے اوّل (۱) ریورنڈ کے سی فوسٹر معہ عصائے صلیبی (۲) آنریبل جی ای نکولس آرچڈکن آف لاہور (۳) آنریبل ایل کلو آرچڈکن آف لکھنو ۴۔ ریورنڈ جی بے کری پریزیڈنسی سنیر چیپلین آف دی چرچ آف سکاٹلینڈ متعینہ کلکتہ۔ ۵ رائٹ ریورنڈ جی ایچ ویسٹکوٹ بشپ آف لکھنو۔ ۶ رائٹ ریورنڈ آر ایس فائف بشپ آف رنگون۔ ۷ رائٹ ریورنڈ آئر چیٹرٹن بشپ آف ناگپور

۸۔ رائٹ ریورنڈ فوس وسٹکوٹ بشپ آف چھوٹا ناگپور۔ ۹ رائٹ ریورنڈ جے پامر بشپ آف بمبئی۔ ۱۰ رائٹ ریورنڈ ایچ وائٹ ہیڈ بشپ آف مدراس۔ ہز میجسٹیز کے آگے آگے بشپ آف لاہور تھے۔ جنکے آگے چیپلین تھا۔ جو پسٹورل سٹاف اُٹھائے تھا۔ لارڈ و لیڈی ہارڈنگ ہز میجسٹیز کے پیچھے پیچھے تھے ٭

جلوس کا گیت۔ جب جلوس قربانگاہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تو سب لوگ مکر یہ گا رہے تھے "اب ہم خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں" "آپ اللہ پر دھیان لگائیں"

بینڈ کا گیت۔ چنانچہ بینڈ بھی یہی گیت گا رہا تھا ٭

ہز میجسٹیز کا ڈائس پر رونق افروز ہونا۔ اسکے بعد ہز میجسٹیز شامیانہ میں ڈائس پر رونق افروز ہوگئے ٭

دعاؤں کا انتخاب۔ آجکے وعظ میں خاص طور پر خداوند جلّ وعلےٰ کی عبادت کی دعائیں سینٹ چرچ نے شہنشاہ کی تاجپوشی کے لئے منتخب کی تھیں ٭

دُعا۔ سب سے پہلے آرچڈکس نکولس اور ریورنڈ کے سی فوسٹر نے انجیل کی مندرجہ ذیل آیت پڑھی :-

"حضرت عیسےٰ اپنے مقدس معبد میں موجود ہیں۔ تمام دُنیا کو انکے سامنے رہنا چاہئے"

پھر مشترک باجوں نے اِس موثر گیت کو گایا :-

"آسمانی آقا کی تعریف کرو۔ اور اُسکی حمد و ثنا کرو"

جسکے ساتھ مجمع کی آوازیں بھی ملی ہوئی تھیں ٭

اسکے بعد ریورنڈ جی جے کری نے نہایت صاف آواز میں سینٹ پٹرس کی انجیل کے باب دوم سے آیت ۱۳ الغایت ۱۷ پڑھی جسکی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے

"حضرت عیسےٰ کی خاطر ہر انسانی حکم کی پابندی کرو" ٭

بشپ لاہور کی دعا۔ اسکے بعد بشپ آف لاہور نے خاندان شاہی۔ گورنر جنرل گورنمنٹ ہند۔ راجگان ہند و رعایائے ہند کے لئے خاص طور پر دُعا مانگی۔ اور آخر میں اتحاد و اتفاق کے لئے دعا کی ٭

جس کے بعد ترانہ بجا ❖

بشپ آف مدراس کا وعظ۔ آخر میں بشپ آف مدراس نے مندرجہ ذیل وعظ کہا

"آج صبح کی دعا جو ہم مانگتے ہیں۔ وہ اس بڑے واقعہ کا ایک جزو ہے۔ جسے گورنمنٹ انگلشیہ کی تاریخ ہند میں ایک بےنظیر واقعہ کہنا چاہیئے۔ اور یہ موقعہ اسلئے اور بھی زیادہ موثر ہے کہ صرف یہی مجمع اسمیں شریک نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے لاکھوں یورپین اور ہندوستانی بھائی بھی بخلوص دل اسمیں شامل ہیں۔ جو دعائیں ہم نے اپنی نمازیں مانگی ہیں۔ وہی آج صبح تمام شہروں اور دیہاتوں کے کلیساؤں اور پھوس کے معبدگاہوں میں بیس مختلف زبانوں میں ادا کیگئی ہیں۔ پس یہ اتحاد دعائیہ اُس مذہبی اور روحانی حق پرستی کو بتاتا ہے۔ جو دربار تاجپوشی میں مضمر ہے ہمارا ایمان ہے کہ تمام حکومتیں اور اختیارات خدا کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔ اور جس شان و شوکت کیساتھ ہمارے شہنشاہ کی تاجپوشی ہوئی ہے۔ وہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ واقعی ظل اللہ ہے۔ اِس دربار کی شان و شکوہ کے پس پردہ خدا کی مرضی اور بادشاہت کا یہ کھلا راز موجود ہے۔ کہ ہمارے شہنشاہ کو خدا کیطرف سے سلطنت برطانیہ کا تاج عطا ہوا ہے اور روح القدس نے ہمارے شہنشاہ کو برکت دیکر تقویت اور دانائی بخشی ہے" ❖

"آج میں گو ہندوستان کی مسیحی جماعت کیطرف سے قایممقام ہوکر اس خیال کا اظہار کررہا ہوں۔ لیکن ہماری غیر مسیحی رعایا بھی اسکو مانتی ہے۔ کہ ہمارا شہنشاہ ظل اللہ ہے۔ اور اسکو منجانب اللہ اختیارات ملے ہیں۔ چنانچہ جس غیر معمولی اظہار وفاداری سے شہنشاہ کا خیر مقدم ہوا ہے۔ وہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستان کی رعایا شہنشاہ کو خدا کی مرضی اور احکامِ قدرت کا عامل تسلیم کرتی ہے۔ آج کی نماز اور دعا سلطنت عظمےٰ کی ذمہ واریوں کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ چونکہ تمام حکومتیں خدا کیطرف سے دیجاتی ہیں۔ اسلئے اگر دُنیا کی تاریخ پر غور کیا جائے۔ تو وہ خدا کی ہی مرضی کی درجہ بدرجہ تکمیل و ترتیب سے لبریز ملیجائیگی۔ گو وہ بذریعہ انسانی جذبات اور ارادوں

"کے ظاہر ہو - جو کچھ اللہ کی مرضی کے خلاف پڑتا ہے - وہ آخر میں نابود ہو کے رہتا
"ہے - دُنیا کی سلطنت آخرکار خدا کی سلطنت اور اسکے مسیح کی بادشاہت ہو کے رہیگی"
"اور یہ وہ بادشاہت ہوگی جسمیں خدا کی بزرگی اور برادری انسان کی اخوت"
"حکمران ہوگی - بظاہر تو یہ آخری منزل بہت دُور نظر آتی ہے - لیکن اس آخری منزل"
"کیطرف تمام مخلوق کی رہنمائی منجانبِ خدا ہو رہی ہے - اور مستقل قدر و قیمت"
"ہر سلطنت اور ملت کی اسی راز پر ہے کہ اس سے حضرتِ انسان خدا کے قریب ہوگا"
"یعنے انسانی برادری کے بھائی چارہ کو نہایت با اثر اور کا مدار بنایا جائے - یہی کام"
"ہماری سلطنت کو آئندہ کرنا ہے - اور ہمکو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ بڑا کام محض مدبروں"
"اور حکمتِ عملی کے اشاروں پر ہی منحصر نہیں - بلکہ زیادہ تر عام لوگوں پر ہے - جو"
"روزانہ زندگی میں اسکا خیال رکھیں - سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ایسی"
"تنگ خیالیاں اور غیر مسیحی جذبات دور کردئیے جائیں - جنسے قوتِ عامہ کے کاموں"
"میں رکاوٹ ہوتی ہے - اور خلوص کیساتھ ایسی کوششیں کیجائیں - جنسے ہم"
"زندگی کے علم و عمل میں مسیح کی طرح ہر قوم کے ساتھ محبت و بھائی چارہ کا برتاؤ"
"کر سکیں - ہمیں اپنے پیش نظر حضرت مسیح کا معیار رکھکر ہندوستان میں پوری طرح"
"انصاف - حق اور فرض پرستی کو سامنے رکھنا چاہئے - خدا نے جو عظیم الشان کام"
"ہمارے سپرد کیا ہے - اسکے لحاظ سے ہمیں حضرت مسیح کیطرح ایثار علی النفس اور محبت"
"برتنی چاہئے"

"ہماری سلطنت میں اقوامِ مختلفہ کے درمیان ایسے اختلاف کے میدان حائل ہیں"
"جنسے ایک دوسرے سے علیحدگی واقع ہوتی ہے - اور دنیا میں جو قوت ان اختلافات کو مٹا سکتی"
"ہے - وہ صرف خدا کی مرضی اور محبت ہے - اور حضرت مسیح کی عمدہ مثال ہے - خدا"
"ہمیں قوت عطا کرے - خدا کرے کہ یہ عظیم الشان مجمع جو دہلی میں جمع ہے - اور جسمیں"
"صدہا قومیں اور صدہا مذاہب یکدل ہو کر شہنشاہ معظم کی ذات کیساتھ وفاداری"
"اور عقیدت نہایت گرمجوشی سے ظاہر کر رہے ہیں - زمانہ مستقبل کیلئے فالِ نیک ثابت ہو"

"اور بُرے و بھلے میں ایثار و محبت کیساتھ ہم اخوت و یکجہتی کیطرف بڑہتے جائیں۔"
"یہانتک کہ ہمارا قیاس ذہنی و عملی صورت میں جلوہ گر ہوجائے۔ اور خدا کی بادشاہت"
"اور اُسکے مسیح کی حکومت پوری ہو" +

روانگی۔ اسکے بعد حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ معہ جلوس شاہی کیمپ کو ملٹری روڈ۔ پرنسس روڈ و پریڈ روڈ سے ہوتے ہوئے واپس تشریف لے گئے +

انگلستان میں خاص دعائیں حضورؐ کے رخصت ہونے سے پیشتر کنٹربری کے لاٹ پادری نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ انگلستان کے گرجوں میں حضورؐ کی غیر حاضری میں خاص دعائیں مانگی جائیں۔ چنانچہ ۱۰ دسمبر کو دہلی کی نماز و دعا سے چند گھنٹہ بعد انگلستان والوں نے بھی سنڈرنگھم و نارفوک کے گرجوں میں دیر میجسٹیز کے سفر اور مع الخیر واپس تشریف آوری کے لئے بیوہ ملکہ الیگزنڈرہ پرنس آف ویلز اور دیر اپیریل میجسٹیز کے چھوٹے چھوٹے بچوں کیساتھ ملکر دعائیں مانگیں۔ جنھیں تمام جزائر برطانیہ کے بچوّں نے دُھرایا +

ہز ہائینس مہاراجہ نابھہ کا عطیہ۔ آج ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نابھہ نے ایک چٹھی کیساتھ گیارہ اشرفیاں گرجہ کی نذر کے لئے اور پچیس روپیہ ملازمانِ گرجہ کے لئے بشپ اوف لاہور کے نام بھیجے +

فصل یازدہم

(الف)

حضور ملک معظم کا انگریزی فوجوں کو نئے جھنڈے تقسیم کرنا

پولو گراؤنڈ میں ۱۱ دسمبر کا دن فوج کو نئے جھنڈے تقسیم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا چنانچہ سات انگریزی رجمنٹوں کو مغربی گراونڈ میں اور تین ہندوستانی رجمنٹوں کو

مشرقی گراونڈ میں جھنڈے تقسیم کرنے کی تجویز قرار پائی - جو دیگر رسومات سے نہایت شاندار اور دلکش تھی +

ہجوم - اگرچہ ۱۱ بجے ہز امپیریل میجسٹیز نے رونق افروز ہونا تھا - مگر سویرے سے ہی رنگ برنگ کی پوشاکوں میں حاضرین جمع ہونے لگے +

ترتیب میدانِ پولو - ساتوں انگریزی رجمنٹوں کو کھلے مربع کی شکل میں کھڑا کیا گیا تھا - نارتھمبرلینڈ فیسلرز اور ڈرہم لائٹ انفنٹری دائیں طرف - ہائی لینڈ لائٹ انفنٹری اور کیناٹ رینجر بائیں طرف - اور تین کلٹ افواج رائل ہائی لینڈر (بلیک واچ)، سی فورتھ اور گورڈن ہائی لینڈرس درمیان میں کھڑی تھیں جنکے پیچھے باجے نفیریاں - ڈھول اور بگل تھے - میجر جے سی ینگ پریڈ کے کمان افیسر تھے - چوتھی بٹالین ووسسٹر شائر رجمنٹ اور تیسویں پائنیر کے گارڈ اوف آنر تھے - کنگ اون سکاٹش بورڈر کو بھی جھنڈا ملنا تھا - لیکن وہ ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے دہلی نہ آسکی - مربع کے دائیں طرف چیپلن چرچ انگلستان - اسکے اسسٹنٹ پادری پرسٹیرین چیپلن اور رومن کیتھولک عابد تھے +

ہز میجسٹیز کی رونق افروزی - ٹھیک ۱۱ بجے حضور ملک معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں سٹار آف انڈیا کا ربن لگائے گھوڑے پر سوار معہ ہمراہی عملہ کے جسمیں گورنر جنرل - کمینڈر انچیف - مہاراجہ گوالیار اور مہاراجہ بیکانیر بھی تھے - اور اردل میں تیرہویں حصارز اور ۳۶ ویں جیکب ہارس تھی - (معہ ملکہ محترمہ کے جو ایک گاڑی میں سوار تھیں اور شاہی شامیانہ کے نیچے رونق افروز ہوگئیں) رونق افروز ہوئے - چنانچہ تمام حاضرین نے سلام کیا - اور شاہی سلامی اُتار دیگئی - پہلے آپنے پریڈ گراونڈ میں گشت فرماکر گھوڑے پر سوار ہی فوج کا معائنہ فرمایا - جسکے بعد گھوڑے سے اُتر پڑے +

جھنڈوں کی تقسیم کیجگہ ملک معظم کا کھڑا ہونا ڈھول پھر کھلے مربع میں لائے گئے - جہاں انپر جھنڈے لپیٹے گئے - چنانچہ اس مثلث نما موقعہ پر بادشاہ سلامت

کھڑے ہوئے۔ جنکے ساتھ گورنر جنرل و کمینڈر انچیف تھے ✣

جھنڈوں کی مذہبی رسومات بشپ آف لاہور آگے بڑھے اور انہوں نے دو انگریزی رجمنٹوں کے جھنڈوں کو پاک کرکے برکت دی اور یہ دعا کی کہ۔

"ہمیں یہ خیال کرنا چاہئے کہ ہم ملک اور بادشاہ کی خدمت کا ذریعہ بنیں"۔

پھر سکاٹ لینڈ چرچ کے وزیر ریورنڈ جی جے کری معہ ریورنڈ اے میکفرلین ریورنڈ جی سی میکفرسن۔ ریورنڈ جے ایچ مارٹن۔ ریورنڈ اے ایم نیلسن بشپ کیجگہ پر آئے اور سکاٹ لینڈ کی فوج کے جھنڈوں کے لئے دعائے برکت کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ "ہمیں یہ خیال ہونا چاہئے کہ ہم خدا کی نظر میں بادشاہ اور ملک کے اُس فرض کا نشان ہوں۔ جو ہمارے ذمہ ہے" ✣

پھر رومن کیتھولک کے بشپ فیٹلی آگرہ معہ اسسٹنٹ پادری ریورنڈ فادر گوفلیموانوئس کیرول جو لیسدار لباس پہنے تھے۔ معہ آرچ بشپ کے جو پادریانہ لباس میں ملبس تھے۔ جو سابقہ پیشیروں کی نسبت بہت سادہ تھا۔ آگے بڑھے اور چند آیاتِ مغفرت پڑھ کر جھنڈوں پر پانی چھڑک کے چلے گئے ✣

بادشاہ کو نئے جھنڈے بغرض تقسیم ملنا اور بادشاہ کا تقسیم فرما دینا پھر دو سینئر میجر نے جھنڈے اُٹھائے اور دو سینئر سب آلٹرن ہر ایک بٹالین کے ہمراہ آہستہ آہستہ بادشاہ سلامت کیطرف بڑھے۔ اور سینئر میجر نے بادشاہ کا جھنڈا حضور بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور سینئر سب آلٹرن نے دائیں گھنٹوں کے بل جھک کر بادشاہ سے لیا۔ چنانچہ دوسری رجمنٹیں بھی اسی طریق پر آئیں اور جھنڈی لیتی گئیں ✣

بادشاہ سے ایڈریس لینے کے لئے ہر رجمنٹ کے افسروں کا آنا۔ جب جھنڈے مل چکے تو جملہ کمان افسر یعنے (۱) لفٹنٹ کرنل ڈی سپٹے نارتھمبر لینڈ فسیلر ز۔ ۲۔ میجر سی سی لوارڈ ڈرہم لائٹ انفنٹری۔ ۳ لفٹنٹ کرنل ڈبلیو ایم کیمبل (بلیک واچ) ۴۔ لفٹنٹ کرنل ای اے گووتس سیفورتھ ہائی لینڈرس۔ ۵ لفٹنٹ کرنل جی

سٹونٹن گارڈن ہائی لینڈرس - ۶ لفٹننٹ کرنل رونیلڈسن ہائی لینڈ لائٹ انفنٹری ۷ لفٹننٹ کرنل فورڈ ہچنسن کیناٹ رینجرز - ایک صف باندھ کر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے آگے بڑھتے گئے - اور حضور ملک معظم کے دستِ مبارک سے ایک ایک ایڈریس جسپر بادشاہ سلامت کے دستخط مزین تھے - لیتے گئے +

انگریزی رجمنٹوں کو ملک معظم کا ایڈریس - ہر ایڈریس کے شروع میں یہ عبارت مرقوم تھی :-

"میں تمہاری بٹالین کو نیا جھنڈا دیتے ہوئے نہایت خوش ہوں - جھنڈے کا عطا"
"ہونا ایک رجمنٹ کی تاریخ میں ایک سنجیدہ موقعہ ہوتا ہے - کیونکہ اس موقعہ پر"
"تم لوگ پرانے جھنڈے کو خیرباد کہتے ہو - جسپر تمہارے گذشتہ کارنامے درج ہیں"
"انکے عوض جو نئے جھنڈے تمہیں دئے جاتے ہیں - اُنپر اپنے آئندہ کارناموں"
"کا منقوش کرنا تمہارا اپنا کام ہے" +

"زمانہ گذشتہ کے بہادر سپاہیوں کے قابل فخر کارناموں کو یاد کرکے پُر امید مستقبل"
"پر نگاہ رکھو - اور یاد رکھو کہ یہ جھنڈا جو تمہیں سونپتا ہوں - کوئی معمولی جھنڈا"
"نہیں ہے - بلکہ یہ جھنڈا تحریکِ ولولہ کا ایک پاک نشان ہے - گو اسے اب"
"کسی لڑائی میں اجتماعی نشان کی صورت میں ظاہر ہونیکے بہت کم موقعے ملتے ہیں"
"مگر پھر بھی وہ ادائے فرائض اور تمہارے اپنے فرمانروا کی بیرونی حفاظت کا"
"نشان معظم ضرور سمجھا جاتا ہے (جھنڈے کی بلندی کیطرف اشارہ کرکے) جس کا"
"مدعا یہ ہے کہ پورے احترام کیساتھ اور عمدہ کارناموں کے ساتھ اسے آئندہ"
"نسلوں کو دو"

اسکے آخر میں ہر ایک بٹالین کے کارہائے نمایاں کا فرداً فرداً ذکر تھا +

اول بٹالین نارتھمبرلینڈ فسیلرز کو فرمایا :-

"سینٹ لوشیا کے مقام پر ۱۷۷۸ء میں تمہاری فوج ایک صدی کی تھی - تم نے"
"اپنی سنگینوں سے بیحد فوج کا مقابلہ کیا - حالانکہ تمہاری بارود ختم ہو گئی تھی -"

"لیکن آخر کار تم فتحیاب ہو گئے۔ گذشتہ کی طرح آئندہ بھی اس عزت کو قایم رکھنا"
"اور نہایت جانفشانی سے کام کرنا۔ کیونکہ یہ تمہارے جھنڈے پر تحریر کیا جاتا ہے"

ڈرہم لائٹ انفنٹری کو فرمایا:-

"صرف سو سال کا عرصہ گذرا جب تم پرتگال گئے تھے۔ اور اپنے قابل فخر کارناموں"
"کا آغاز سلمانکا، انکرمان سے کیا۔ اور وال کرائٹز پر بھی وہی عزت حاصل کی"
"یاد رکھو کہ اگرچہ تم میدانِ جنگ میں انکو ہمراہ نہیں لیجاتے۔ تاہم یہ جھنڈے"
"اور انپر اپنے باعزت نام تحریر کرنا تمہارے قبضہ میں ہوتا ہے" ✤

۳۔ بلیک واچ سے یوں گویا ہوئے:-

"۴۲ ویں کیطرح سے تم نے اپنا نام ہندوستان میں پیدا کیا۔ لہذا ضروری"
"ہے اور درست بھی یہی ہے کہ ہندوستان ہی میں تم کو جھنڈا ملے۔ تم نے یورپ"
"اور افریقہ میں اپنے نام کی عزت خوب قایم رکھی۔ سنہ ۱۸۱۵ء کی طرح کی قربانی"
"کی اگر پھر ضرورت آپڑے تو مجھ کو یقین ہے کہ اگر پہلے حملے میں تمہارے نصف سے"
"آدمی زیادہ جاتے رہیں تو باقی نصف واٹرلو کی طرح میدان میں جمے رہینگے"

۴۔ سی فورتھ ہائی لینڈرز سے اسطرح مخاطب ہوئے:-

"تمہارا پرانا نمبر ۷۲ ویں ظاہر کرتا ہے کہ تم ہندوستان کیلئے بنائے گئے تھے۔ اور"
"یہ وہ خدمت ہے جسکے لئے اٹھارھویں صدی میں سکاٹ لینڈ والوں کو"
"خاص جگہ دی جاتی تھی۔ تمہارے مقابلہ میں ہندوستان میں شرکت جنگ اور"
"بہادریوں کے لئے بہت کم فوجیں ہونگی۔ جب ہند میں امن ہو گیا تو تم ہندوستان"
"کے لئے راس امید اور مصر میں لڑتے رہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم ہمیشہ یہ ظاہر کئے"
"جاؤ کہ سکاٹ لینڈ والے صرف ہند کی ملازمت کیلئے برتر نہیں بلکہ دنیا کے کل"
"ملکوں کے واسطے بہتر ہیں" ✤

۵۔ ہائی لینڈ لائٹ انفنٹری کو ارشاد فرمایا:-

"چند ہفتے گذرے۔ جب جبل الطارق سے میرا گذر ہوا تو تم لوگ یاد آگئے۔ آج"

"بھی یہ یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر تم لوگ سر آئر کوٹ کے ہمراہ پورٹو نسووو"
"کے مقام پر ایک سو تیس سال پیشتر نہ ہوتے۔ تو میں آج تم کو یہ قیصری ایڈریس"
"نہ دے سکتا۔ اُس زمانہ سے تم نے کئی میدانوں میں اپنی عزت رکھی ہے۔"
"تم دکھلا دو کہ تم لوگ وہی ہو۔ جنکو کوٹ اور ولنگٹن مدت مدید گذری۔ سمجھا کرتے تھے۔"

۶۔ گورڈن ہائی لینڈرز سے اسطرح خطاب کیا:۔

"تمہاری شہرت تو تمام ملک کو معلوم ہے۔ اور تمہارے کارنامے اظہر من الشمس ہیں"
"خاصکر مجھ کو اچھی طرح معلوم ہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار تمہارے کرنیل تھے"
"کسی رجمنٹ کو تمہاری نسبت زیادہ مشکل کے کام پیش نہیں آئے۔ کیونکہ تم نے ان"
"اعلےٰ باتوں اور ان خیالات کو پورا کرنا ہے۔ جو تمہارے مدنظر ہیں۔ مجھ کو یقین ہے"
"کہ تم ضرور کرو گے کیونکہ تم "گورڈن ہائی لینڈرز" ہو" +

۷۔ کیناٹ رینجرز کو ارشاد فرمایا:۔

"بارہ سال گذرے کہ تم نے بخوبی ثبوت دیا ہے کہ ۹۰ سال کے عرصہ میں تمہارے"
"جنگی جوش میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ جنگ میں زمانہ نے بہت تبدیلیاں کر دیں"
"اور تم کو پھر میدان میں ایسی فوج سے مقابلہ نہ پڑیگا۔ جو جنکلنگ جھونی کو میدان"
"میں لائے۔ لیکن مجھ کو یقین ہے کہ غنیم کوئی بھی ہو۔ تم اسیطرح اعزاز و شرف"
"حاصل کرو گے جیسا کہ تم نے پنیشولا۔ کریمیا اور جنوبی افریقہ میں حاصل کیا"

مجمع کا انتشار۔ آخر میں ڈھول بجے اور جملہ جماعتیں آہستہ آہستہ اپنی رجمنٹوں کیطرف بڑھیں

اسلحہ کی پیشی۔ پھر گارڈ آف آنر نے ہتھیار پیش کئے +

پُرانے جھنڈوں کی روانگی۔ بعد ازاں پُرانے جھنڈے فوج کے پچھلے حصوں میں بھیجے گئے۔ جنھیں "اولڈ لنگ سین" کے نغموں کیساتھ بند کیا گیا +

نئے جھنڈوں کا لہرانا۔ پھر قومی راگ کیساتھ نئے جھنڈے اُڑائے گئے +

تھری چیرز پر کارروائی کا خاتمہ۔ پھر بادشاہ سلامت کے لئے تھری چیرز ہو کر اس کارروائی کا خاتمہ ہوا +

(ب)

حضور ملک معظم کا ہندوستانی فوجوں کو جھنڈے تقسیم کرنا

مغربی گراؤنڈ میں حضور ملک معظم کی رونق افروزی۔ مشرقی گراؤنڈ میں انگریزی رجمنٹوں کو جھنڈے تقسیم فرمانیکے بعد حضور ملک معظم مغربی گراونڈ میں رونق افروز ہوئے جہاں ہندوستانی افواج کو جھنڈے تقسیم فرمانے تھے:-

جھنڈوں کی تقسیم۔ یہاں جھنڈوں کی تقسیم میں مذہبی رسوم کی ضرورت نہیں سمجھی گئی چنانچہ یہاں کے پریڈ کمان افسر بریگیڈیر جنرل ایچ او ڈرانل تھے۔ اور تین ہندوستانی رجمنٹوں یعنی ۱۸ انفنٹری - ۱۰۲ ویں گرینڈیرز - اور ۹۰ ویں پنجابی کو جھنڈے دیئے جانے تھے۔ اسلئے ان رجمنٹوں میں سے

ایڈریس لینے کے لئے نمائندوں کا بڑھنا { ۱۸ ویں انفنٹری کیطرف سے لفٹنٹ کرنل پی سی ڈی ریک براکمین - ۹۰ ویں پنجابی کیطرف سے لفٹنٹ کرنل جی اے وارڈ - اور ۱۰۲ ویں گرینڈیرز کی طرف سے لفٹنٹ کرنل ایل ایس ایڈورڈز حضور شہنشاہ کی خدمتمیں آگے بڑھے۔ جنھیں مندرجہ ذیل مضمون کے ایڈریس حضور ملک معظم نے عطا فرمائے:-

ہندوستانی رجمنٹوں کو حضور ملک معظم کا ایڈریس:-

"پہلے زمانہ میں جھنڈے مواقعاتِ جنگ کا نشان سمجھے جاتے تھے۔ لیکن آج یہ سلطنت"
"و خداوند کریم کی اطاعت میں ادائے فرض کا نشان ہیں۔ اور گذشتہ کارناموں کی"
"تاریخ ہیں۔ چنانچہ اسی حیثیت سے ان نئے جھنڈوں کو تمہاری حفاظت میں سپرد کرتا"
"ہوں کہ یہ تمہیں گذشتہ بہادروں کے کارنامے یاد دلائیں۔ اور تم میں سرگرمی اور"
"نئی فتوحات کا ولولہ اور تاج کی جاں نثارانہ خدمات کا جوش پیدا کریں۔"
"چونکہ تم کو پیدایشی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اسلئے تم جسطرح چاہو ان جھنڈوں"
"کو مقدس بناؤ۔ جو واقعی ایک قابلِ اعتماد امانت ہیں۔ ان جذبات و اثرات"
"کے زیر سایہ مجھے امید ہے کہ تم گذشتہ جانبازوں کے قدم بقدم چلکر انکے فخر و اعزاز"

-کو قایم رکھو گے" +

بہادران غدر کے پاس شہنشاہ کا تشریف لیجانا۔ جھنڈوں کی تقسیم کے بعد حضور ملک معظم معہ گورنر جنرل بہادر اور ملکہ معظمہ کے جو گاڑی میں سوار تھیں۔ پُرانے بہادرانِ غدر کی جماعت کے پاس تشریف لے گئے۔ جو قریب ہی آٹھ سو کی تعداد میں موجود تھے۔ جنمیں ۳۳ یورپین اور ۷۶۷ ہندوستانی تھے +

بہادرانِ غدر کو ہمکلامی کا شرف حضور ملک معظم بہادرانِ غدر کی صفوں کے سامنے سے پیدل گذرے۔ اور بہتوں کو شرفِ ہمکلامی بخشا۔ اور سینٹ جیمز کے دربار پر جن افسروں نے اردلی افسروں کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ اُن سے خاص طور پر گفتگو فرمائی۔ جو بہادر گذشتہ جنگوں میں خاص طور پر نیکنام رہے تھے اُن کو حضور کی خدمتمیں خاص طور پر پیش کیا گیا +

حضور ملکہ محترمہ کی دلچسپی۔ حضور ملکہ محترمہ کو بھی چونکہ بہادران غدر سے خاص دلچسپی تھی۔ اسلئے آپنے بھی بعض افسروں کو اپنی گاڑی کے پاس بُلا کر شرفِ ہمکلامی بخشا

بہادران غدر کا ہز میجسٹیز کو تھری چیرز دینا۔ بہادرانِ غدر نے ہز میجسٹیز کی اِس مہربانی سے متاثر ہو کر دلی خوشی سے تھری چیرز دئے +

ہز میجسٹیز کی واپسی۔ سات انگریزی اور تین ہندوستانی رجمنٹوں کو نئے جھنڈے تقسیم اور بہادرانِ غدر کو شرفِ ہمکلامی بخشنے کے بعد ہز میجسٹیز شاہی کیمپ میں واپس تشریف لائے +

بہادرانِ غدر کا ایڈریس

اِسی دِن بہادران غدر کیطرف سے حضور ملک معظم کی خدمتمیں میجر جنرل اے ایس ہنٹر اانکے سینئر افسر نے ایڈریس بھیجا جو حسب ذیل تھا:-

بخدمت ہز موسٹ ایکسیلنٹ اینڈ امپیریل میجسٹی کنگ جارج پنجم شہنشاہ سلطنتہائے متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و برٹش مقبوضات ماورا البحر محافظ دین شہنشاہ ہند

ہز موسٹ ایکسیلنٹ اینڈ امپیریل میجسٹی دی کوئن ایمپرس!

"ہم انگریز۔ یوریشین اور ہندوستانی سب یکزبان ہوکر حضور کی اس دعوت دربار"
"کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ حضور نے ہم سرفروشوں کو ایسے موقعہ پر یاد"
"دکھا ہے

دیر باش اے وقت تو خوشوقت ما خوش کردۂ
شاد ذی چند آنکہ بہ پزیرد ز ما خالق دُعا

"چونکہ حضور والا دنیا کے قوی ترین شہنشاہوں میں ہیں۔ اور حضور کے ہاتھ میں"
"کروڑوں بندگانِ خدا کی قسمتیں ہیں۔ اسلئے ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ خداوند"
"تعالےٰ حضور کی اس اہم و نازک کام میں پوری اعانت فرمائے"۔
"ہماری دلی آرزو ہے کہ ملک معظم کی سلطنت طویل۔ خوش اور پُرشان رہے۔"
"اور خود ملک معظم کو اپنی کوششوں میں وہ کامیابی نصیب ہو کہ حضور کی رعایا حضور"
"پر دل سے فریفتہ رہے"۔
"آخر میں ہم غریبوں کی طرف بھی عنایت ہو جائے کہ ہم حضور ملکہ معظمہ آنجہانی اور"
"ملک معظم آنجہانی کے سپاہی اور غدر ۱۸۵۷ء کے جاں نثاروں میں سے ہیں"
"مثل اور رعایا کے ہم بھی ایک نظر لطف کے مشتاق ہیں"۔ ے

"گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی"
"اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو اِدھر بھی"

"حضور اس بات کا یقین فرمالیں کہ ہماری دعائیں ہمیشہ ترقی جاہ و دولت حضور"
"شاہ کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتیں"۔

"دیر امپیریل میجسٹیز کے دل سے مطیع و منقاد رہنے والے۔ غدر کے جانباز لے ایس"
"ہنٹر اور میجر جنرل آر اے بوڑھے جانبازوں کے قائممقام"

حضور ملک معظم کا جواب۔ جسکا حضور ملک معظم کے پرائیویٹ سکرٹری نے مندرجہ ذیل جواب دیا:۔ "کنگ ایمپرر کیمپ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء

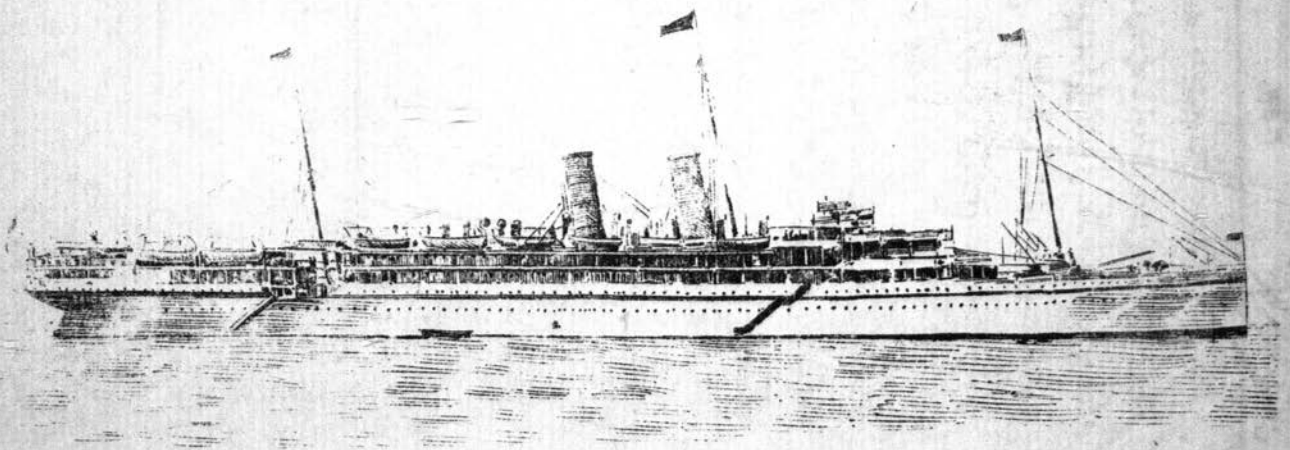
"پیارے صاحب آپنے جانبازان غدر کیطرف سے۔ جو سپاسنامہ بدولت و اقبال"

"کو روانہ کیا ہے - اُس سے مابدولت بہت محظوظ ہوئے - آج پریڈ پر اتنے "
"جانبازوں کی صف بندی کو دیکھ کے مابدولت کے دل پر بہت اثر ہوا - کیونکہ "
"ان بہادر صورتوں سے قدیم زمانہ کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ انہوں نے ہی مصیبت کے "
"وقت ہمیں مدد دی تھی - اور تاج برطانیہ کے ساتھ استواری سے وفادار رہے "
"تھے - مابدولت کو امید ہے کہ اب بھی اسی گرمجوشی سے ملک وسلطنت کی "
محفاظت میں آپ لوگ تیار ہونگے " +

"آپ دونوں صاحب - ان بوڑھے جانبازوں اور سپاہیوں کے گو ملکہ معظمہ "
" آنجہانی کے سپاہی ہیں - مگر موجودہ شاہ بھی تمہیں کبھی دل سے نہیں بھلائے گا - "
"اور مابدولت کی دل سے یہ دعا ہے کہ تمہاری عمر کے آخری دن امن اور خوشی "
سے بسر ہوں " +

(میں ہوں آپ کا سچا دوست - دستخط سٹمفورڈہم)

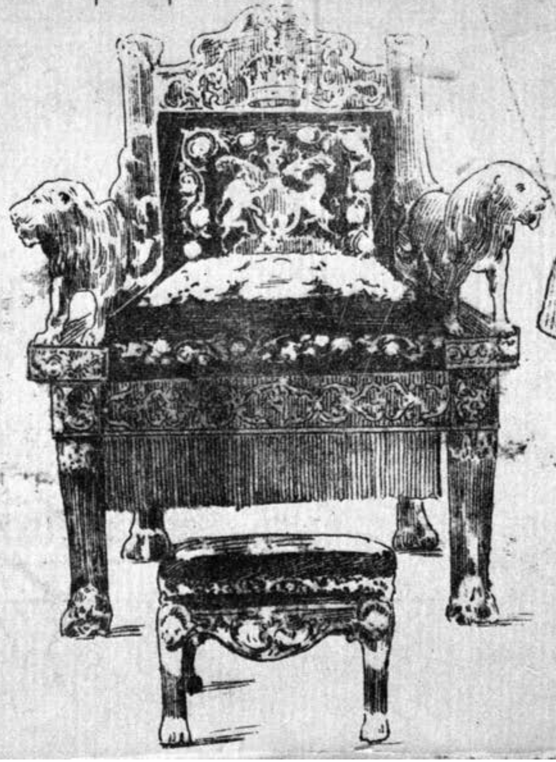
جہاز مدینہ ۔۔ جسمیں ہِز امپیریل میجسٹیز انگلستان سے شرکتِ دربارِ تاجپوشی ہندوستان کیلئے تشریف لائے



آرڈر برٹش انڈیا

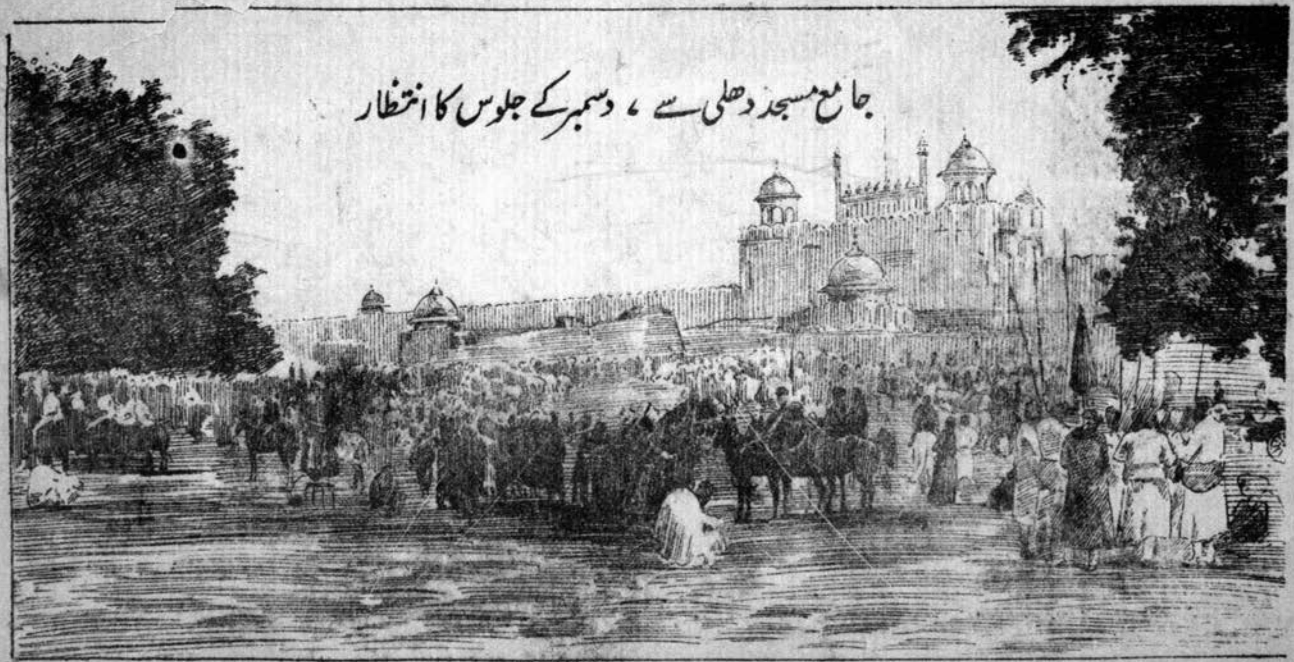


تخت دہلی برائے حضور ملک معظم جارج پنجم



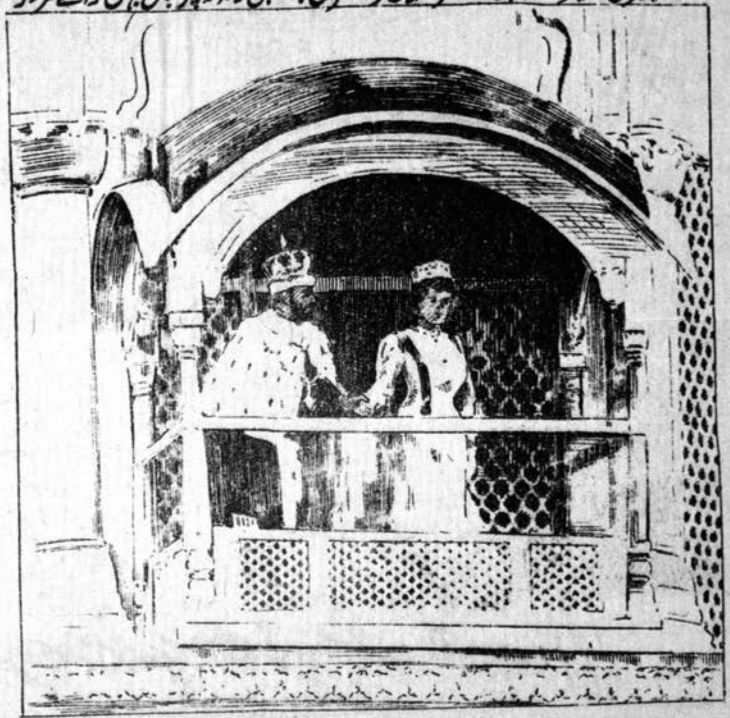
تخت دہلی برائے حضور ملکہ معظمہ میری





جامع مسجد دھلی سے ، دسمبر کے جلوس کا انتظار

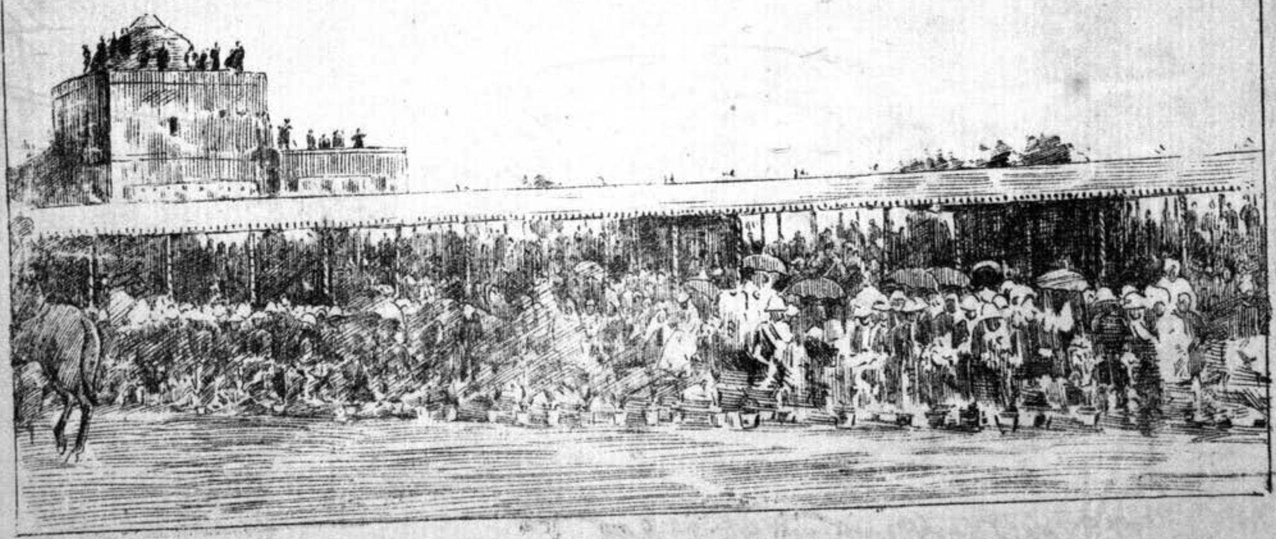
دیرا امپیریل میجسٹیز کا قلعۂ دہلی کے جھروکہ میں سے حاضرین بادشاہی میلہ کو اپنی جمال جہاں آرا سے مسرور کرنا



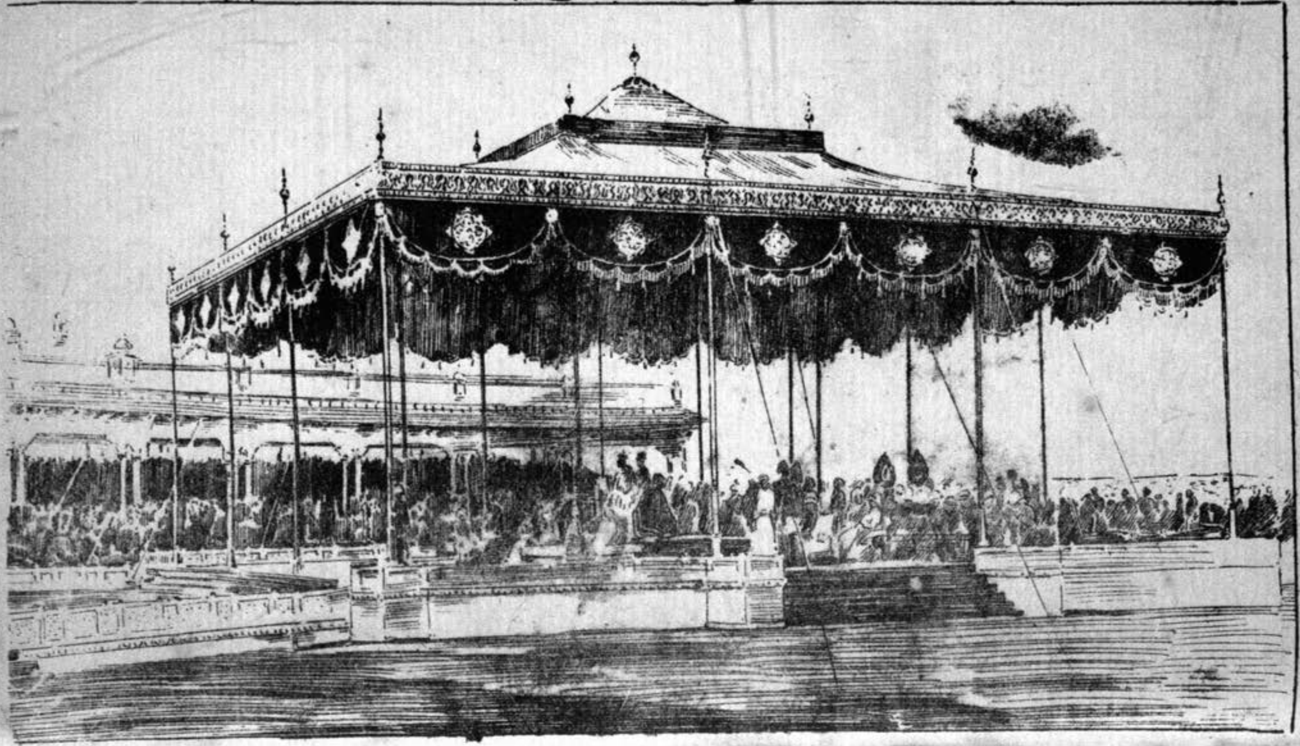
مرکزی پویلین جسپر کھڑے ہو کر گورنر جنرل نے اعلان شاہی پڑھا

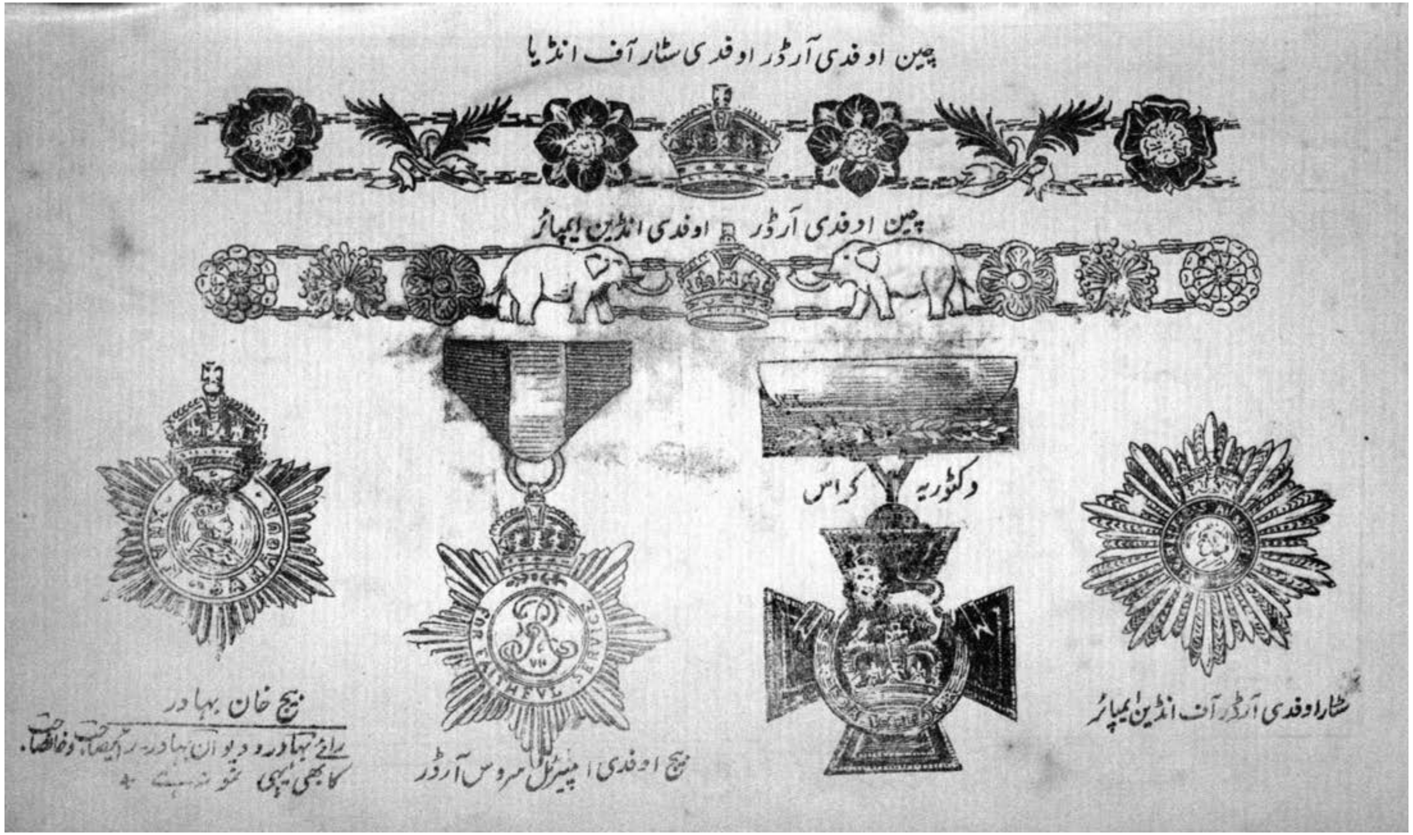


نظارۂ برج - جہاں تمام ریپریزینٹیٹو دیر امپیریل میجسٹیز کے منتظر ہیں -



افتتاح دربار کا نظارہ




چین او فدی آرڈر او فدی سٹار آف انڈیا
چین او فدی آرڈر او فدی انڈین ایمپائر
وکٹوریہ کراس
سٹار او فدی آرڈر آف انڈین ایمپائر
بیج او فدی امپیریل سروس آرڈر
بیج خان بہادر
رائے بہادر و دیوان بہادر و راجہ صاحب و خانصاحب
کا بھی یہی نمونہ ہے ۔

فصل دوازدہم

شہنشاہ جارج پنجم کا دربار تاجپوشی (دہلی ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء)

دربار ہال کی جائے وقوع۔ جس مقام پر ۱۸۷۷ء میں دربار قیصری" اور ۱۹۰۳ء میں دربار تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم منعقد ہوا تھا۔ وہی مقام اِس دربار کے لئے بھی تجویز کیا گیا۔ مگر ۱۹۰۳ء کا دربار ہال نعل کی شکل میں تھا جسمیں ۱۶ ہزار سیٹوں کی گنجایش تھی۔ اور ابکے اسکو نصف دائرہ کی شکل میں بنانا قرار پایا ۞

بوجہ کثرت شاملین دربار ہال کے لئے وسیع رقبہ کی ضرورت چونکہ ابکے دربار میں حضور ملک معظم معہ ملکہ محترمہ بنفس نفیس تشریف لائے تھے۔ اسلئے قدرتی طور پر بہت زیادہ شاملین دربار نے آنا تھا۔ چنانچہ حضور ملک معظم کے ایماد سے قرار پایا کہ ایک دربار ہال تو ۱۹۰۳ء کے دربار کی طرح مسقف بنایا جائے جسمیں حضور ملک معظم جلوہ افروز ہوکر حکام گورنمنٹ اور والیان ریاست کی اطاعت قبول فرماسکیں اور معزز ترین حضرات کی نشست کا انتظام ہو۔ چنانچہ ارشاد خسروی کے مطابق اسمیں ۱۲۲۵۶ سیٹوں کا انتظام کیا گیا ۞

اور ایک دوسرا مونٹ مسقف دربار ہال کے بالمقابل شمالی طرف بنایا جائے جسمیں ۵۰ ہزار آدمی بیٹھ کر ہز میجسٹیز کی سواری کا نظارہ دیکھ سکیں۔ دربار ہال اور مونٹ کے عین وسط میں ایک شاہی پویلین تعمیر کیا جائے۔ جسمیں ہز میجسٹیز جلوہ افروز ہوکر تمام شاملین دربار کو اپنا دیدار کرا سکیں۔ اور اسی جگہ اعلان شاہی شاہی ہیرلڈ سنائیں۔ اور گورنر جنرل بھی شاہی مراعات کا اپنی زبانِ مبارک سے

اعلان فرمائیں۔ جسے حاضرین دربار بخوبی سن سکیں ✦

دربار ہال۔ مونٹ اور پویلین کا نقشہ۔ چنانچہ دربار ہال۔ مونٹ اور شاہی پویلین کے نقشے شامل کتاب کئے جاتے ہیں ✦

دربار ہال کی ترکیب۔ غرضکہ ایک دربار ہال نصف دائرہ کی شکل میں ۳۰۰ فٹ لمبا اور ۱۳۴ فٹ چوڑا بنایا گیا تھا۔ جو عام طور پر زمین سے ۱۵ فٹ اونچا تھا جسکے اندر کا سلوب ۱۱ درجہ اور باہر کا ۲۰ درجہ تھا۔ جسپر ۳۶ فٹ اونچی چھت ڈالکر اسمیں ۲۸ سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ اندر کی طرف دربار ہال کی پہلی روش زمین سے ۲½ فٹ اونچی اور ۹ فٹ چوڑی بنائی گئی تھی۔ جسپر قرمزی رنگ کے قالینوں کا فرش تھا ✦

بلوکس مسقف دربار ہال میں حروف تہجی کے لحاظ سے ۲۶ بلوکس بنا کر ایک طرف سے شروع کرکے ان کو دوسری طرف تک ختم کیا گیا تھا ✦

پردہ دار خواتین کیلئے نشستوں کا انتظام پردہ دار خواتین کے دربار دیکھنے کے لئے درمیانی چھ بلوکس کے عقب میں ۳۲ کمرے بنائے گئے تھے۔ جن کے آگے پردے پڑے ہوئے تھے ✦

داخلہ دربار کا راستہ۔ دربار ہال کے بیرونی طرف ہر ایک بلوک کے لئے راستہ داخلہ تجویز کیا گیا تھا ✦

ویز مجسٹیز کے خاصہ لوگوں کے لئے ویٹنگ روم۔ دربار ہال کے جنوبی طرف سڑک سے ملی ہوئی ویز مجسٹیز کے خاصہ لوگوں کے لئے بطور ویٹنگ روم ایک مرکزی عمارت بنائی گئی تھی ✦

دربار ہال کا عمارتی نقشہ۔ بلوکس دار خشتی سیڑھیاں بنا کر انمیں مٹی بھر دیگئی تھی پھر چھت کے سہارے دو دو ریلوں کو باہم وصل کرکے اونپر غالباً بانس کے چھلکوں سے دربار ۱۹۰۳ء کیطرح گولائی بنائی گئی تھی۔ جو بعد میں پلاسٹر آف پیرس کے استعمال سے بالکل سنگی ستون معلوم ہوتے تھے۔ پھر ان ستونوں پر لوہے کی ریلیں ڈالکر چھت

کو لکڑی سے پاٹ دیا گیا تھا - اور چھت کے بالائی کنگروں پر جابجا خوشنما سنہری برجیاں نہایت محنت و عمدگی سے بنائی گئی تھیں ؞

غرضکہ نہایت خوش اسلوبی سے تمام دربار ہال کو نفیس رنگ و روغن سی خوب آراستہ و پیراستہ کر دیا گیا تھا ؞

درمیان میں ہز میجسٹیز کی نشست کے اوپر ایک ۴۲ فٹ اونچا سنہری گنبد تھا

دربار ہال کی آرایش و زیبایش - دربار ہال کو بقول مولف سرکاری کتاب کارونیشن ہندوانی طرز پر سجایا گیا تھا - اور جابجا شاہی تاج - نشانات اور جھنڈے آویزاں تھے ؞

دربار ہال کا اندرونی پویلین - دربار ہال کی اندرونی طرف سے ۲ فٹ اونچا احاطہ کیطرف ملا ہوا ایک ۶۰ فٹ مربع چبوترہ بنایا گیا تھا - جسکے اردگرد نہایت خوبصورت کام کیا ہوا تھا - جسپر ۱۲ سنہری گلٹ کے ستونوں پر ایک قرمزی رنگ کا شامیانہ لگا تھا جسپر کریم رنگ کا ریشمی کام کیا ہوا تھا - اس پلیٹ فارم کے اوپر ایک چھوٹا پلیٹ فارم ۲۶ فٹ مربع تھا - جسپر ایک اور ۸ فٹ مربع چبوترہ تھا - جسپر سنہری زردوزی کی مسند پر دو طلائی کرسیاں رکھی تھیں - جو ٹھوس چاندی کی تھیں اور انپر سنہری ملمع تھا - یہ کلکتہ کی شاہی ٹکسال میں ۱۸۷۵ء کی اُس شاہی کرسی کے نمونہ پر بنی تھیں - جسے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے بزمانہ ولیعہدی سیاحت ہند کے موقعہ پر استعمال کیا تھا - ان کو ۱۹۱۱ پونڈ چاندی لگی تھی - اسپر نہایت خوبصورت سنہری منقش شامیانہ لگا تھا - اور اسکے نیچے اردگرد مختلف رنگوں کے نہایت خوشنما پُرانے زمانے کے قالین بچھے تھے - اور ۱۳۰۰ مکلف کرسیاں شاہی خاصہ کے لوگوں کے لئے بچھی تھیں - جنکا رُخ ہز میجسٹیز کیطرف تھا - پہلی قطار ہز میجسٹیز کے ذرا پیچھے کو تھی - دوسیڑھیاں ۵۰ فٹ کے فاصلہ پر ملی ہوئی تھیں - جنپر انڈین آرڈر کا ایک مشہور بیضوی قالین بچھا تھا ؞

دربار ہال کے اندرونی احاطہ کے اندر کی سڑک - دربار ہال کے اندرونی

احاطہ کی سڑک ۴۰ فٹ چوڑی اور ۱۵۰۰ - ۱۵۰۰ فٹ ہر طرف سے طویل تھی۔ جسکے اردگرد چھوٹے چھوٹے گروپوں میں کئی جگہ تو سبز گھاس لگا تھا۔ اور باقی خالی جگہ فوج کے قیام کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ اور دربار ہال کے مشرقی طرف سے مغربی کونہ تک ایک ۵۰ فٹ چوڑی سڑک تھی۔ چنانچہ مشرقی طرف سے داخل ہوکر احاطۂ دربار میں ہر میجسٹیز نے مرکزی پویلین کے پاس سے رونق افروز ہونا تھا۔ اور اختتامِ دربار پر مرکزی پویلین سے نکلکر شاہی کیمپ کو تشریف لیجانا تھا۔ تاکہ تمام شاملین دربار آپکا بخوبی دیدار کر سکیں ٭

اندرونی پویلین سے بیرونی پویلین کا راستہ } دربار ہال کے وسط سے ایک راستہ زمین سے دو فٹ اونچا ۲۱ فٹ چوڑا اور ۱۵۰ فٹ طویل مرکزی پویلین تک جانے کے لئے بنایا گیا تھا۔ جسکے ہر طرف گلٹ دار جنگلہ تھا۔ جسپر قالینوں کا فرش تھا ٭

مرکزی شاہی پویلین - دو نصف دائروں کے مرکز میں جہاں سے ایک ۵۰ فٹ چوڑی سڑک مشرق سے مغرب کیطرف گذرتی تھی۔ اور دوسری ۴۰ فٹ چوڑی سڑک دربار ہال کے احاطہ میں چبوترے کے دائیں اور بائیں جاتی تھی۔ ایک شاہی چبوترہ زمین سے ۵۰ فٹ اونچا بنایا گیا تھا۔ جسکے اوپر ایک سنہری گنبد ۶۸ فٹ بلند تھا۔ اسکے درمیان میں ۲۰ فٹ کا ایک ہشت پہلو چبوترہ تھا۔ جسپر ۱۸ فٹ مربع اور ۷ فٹ اونچا ایک اور چبوترہ تھا۔ جسکے ہر کنارے پر ایک ہشت ضلع گوشہ تھا۔ جسکی دہلیزوں پر کنول کے پھول کھدے ہوئے تھے۔ جسپر ایک چھوٹا سا چبوترہ ۳½ فٹ اونچا اور ۱۵ فٹ مربع سنگ مرمر کا تھا۔ جسکے گرد ایک نہایت نازک و نفیس جالیدار سفید کٹہرہ لگایا گیا تھا۔ اس چبوترہ میں مختلف قسم کے شاہی نشانات منقش تھے۔ جسکی اگلی سیڑہی ۲۱ فٹ مربع تھی۔ جسپر سنہری زردوزی کا فرش تھا۔ اور سب سے اونچا ایک ۸ فٹ کا چبوترہ تھا۔ جسپر ایک شاندار زردوزی مسند پر دو تخت نما کرسیاں جیسی کہ دربار ہال کے اندر تھیں ہر میجسٹیز کے لئے رکھی تھیں۔

اس مرکزی پویلین پر چڑھنے کے لئے ۲۶ سیڑھیاں تھیں ✣

مرکزی پویلین کی چھت - مرکزی پویلین کی چھت ۳۳ فٹ مربع تھی۔ چونکہ دسمبر میں سورج کی اونچائی کم ہوتی ہے - اسلئے یہ چھت دھوپ کے بچاؤ کے لئے کافی نہ تھی - لہٰذا اسکے اردگرد چبوترے پر ۱۲ سونے کے مڑھے ہوئے ستونوں پر ایک قرمزی رنگ کی مخمل کا شامیانہ ۵۱ فٹ مربع لگایا گیا تھا - جسکے اردگرد خوبصورت جھالر تھی - جو سورج کی روشنی میں ایک عجیب سماں پیدا کر رہی تھی - مرکزی سنہری گنبد کے اندر شاہی کرسیوں کے اوپر ایک سنہری کام کا نہایت نفیس شامیانہ تھا - یہ گنبد کئی میلوں تک ایک شاندار نظارہ پیدا کرتا تھا ✣

مونٹ - مرکزی گنبد کے سامنے ۵۰ فٹ چوڑی گول سڑک کے سامنے ۵۰ ہزار آدمیوں کی نشست کے لئے ایک مونٹ نصف دائرہ کی شکل میں ڈیڑھ میل لمبا بنایا گیا تھا - جسکا نصف قطر ۹۰۰ فٹ تھا - اسکے لئے ایک مٹی کی فصیل ۵۰ فٹ چوڑی اور ۱۵ فٹ اونچی بنائی گئی تھی - جسکا اندرونی سلوب ۱۰ درجہ اور بیرونی سلوب ۲۱ درجہ تھا - تاکہ پیچھے والوں کو بخوبی نظر آسکے - اور اسکو ۴۴ بلوکس میں تقسیم کیا گیا تھا - ۱۰ بلوکوں میں تو معززین کے لئے بنچوں کا انتظام تھا - اور باقی بلوکوں میں خالی زمین تھی - ان میں سے ۶ بلوک صرف طلبائے مدارس کے لئے مخصوص تھے - جنمیں قریباً ۸ ہزار طلبا بیٹھے تھے - جو مختلف قسم کی رنگ برنگ پگڑیوں سے عجیب رنگ برنگی نظارہ پیش کر رہے تھے ✣

آس پاس کی سڑکیں - مونٹ کی پشت پر ایک ۵۰ فٹ چوڑی سڑک تھی جسکے مشرقی کنارہ پر لائٹ ریلوے کا سٹیشن تھا - اور مغربی کنارے بڑی ٹپری کی ریل کا سٹیشن تھا - جسکے ذریعہ مونٹ والوں کے آنے جانے میں بڑی سہولیت ہوگئی - اور مسقف دربار ہال کے عقب میں لمبی چوڑی سڑکیں تھیں جنکے ایک طرف معزز مہمانانِ دربار کی گاڑیوں کے ٹھہرنے کے لئے جگہ بنائی گئی تھی ✣

فوج کی قیام گاہ :- بڑے گردے جو پبلک اور مرکزی پویلین کے درمیان تھے -

۲۰ ہزار آراستہ و پیراستہ فوج کے لئے مختص تھے۔ جنمیں ہر ایک میں دو حصے اس ترکیب سے بنائے گئے تھے۔ کہ اندرونی احاطہ کے گرداگرد کی سڑک کا ایک دائرہ بنجاتا تھا۔ اور چار لمبے سکوٹروں کے ذریعہ سے مل جاتے تھے۔ ان فوجوں کا مُنہ مرکز کی طرف تھا +

شاہی جھنڈے کا مستول۔ مرکزی پویلین سے ۵۰ افٹ کے فاصلہ پر سنٹرل روڈ وے کے درمیان ایک بڑا اسفید مستول ۱۳۰ فٹ اونچا تھا جسے بمبئی کی رائل انڈین میرین ڈکیارڈ میں شاہی جھنڈے کے لہرانے کے لئے تیار کیا گیا تھا +

بینڈ۔ ایکطرف دُور جاکر بینڈ کھڑا کیا گیا تھا۔ جسمیں ۱۶۰۰ باجہ نواز ۔ ۱۶ انگریزی اور ۲۶ ہندوستانی رجمنٹوں سے لئے گئے۔ مگر دور ہونے کے سبب باجہ اچھی طرح نہیں سُنا گیا۔ باجے کی کمان کرنل سمرویل ملٹری میوزک سکول کے سپرد تھی۔ جنکے ماتحت میجر سٹرٹن تھے۔ یہ دونوں صاحب خاص اسی مقصد کے لئے ولایت سے آئے تھے +

دربار ہال کی تعمیر و زیبایش کا کام۔ دربار ہال کی اصلی تعمیر کا کام زیر نگرانی کرنل ایس میکلگن آر ای کے میجر ایس ڈی کروک شینک اور سردار بہادر رام سنگھ کے اہتمام سے ہوا۔ جنکے ماتحت لاہور میو آف آرٹ سکول کے پُرانے کارکنوں میں سے، ماسٹر میراں بخش صاحب نے نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ تمام تفصیلات کی ذمہ واری سردار بہادر پر تھی۔ اور الحمدللہ کہ لاہور کے ان افراد کے متعلق دربار کی تعمیر اور زیبایش و آرایش کا جو کام سپرد کیا گیا تھا۔ وہ بوجہ احسن پورا ہوا دربار کے احاطہ اور مونٹ کی کھدائی کا کام ۳۲ ویں۔ ۳۴ ویں۔ ۴۸ ویں اور ۱۰۷ ویں پاینر نے نہایت محنت سے انجام دیا تھا +

دربار کا پُر انتظار دن۔ بالآخر ۱۲ دسمبر کا دن جسکے لئے قریباً دس لاکھ آدمی دہلی میں نہایت اشتیاق سے منتظر تھے۔ اور تمام ہندوستان کے شہری قصباتی اور دیہاتی بھی اس دن کی کارروائی سننے کے لئے چشم براہ تھے۔ آپہنچا۔

علے الصبح مبارکباد کی توپیں چلنے لگیں - اگرچہ داخلہ دربار کا وقت ۱۰ بجے سے شروع ہوتا تھا - مگر باوجود سردی کے موسم کے بھی لوگ اشتیاق دربار میں سویرے سے ہی اپنی اپنی قیامگاہوں سے نکل کھڑے ہوئے - اُدھر باجوں اور ڈھولوں کی آوازیں بھی ایک عجیب پُر مسرت سماں پیش کر رہی تھیں ✤

دربار ہال کے دونوں بازوؤں پر ۴، ویں پنجابی اور ۵، ویں سکھ پلٹن ایستادہ تھی ✤

مونٹ پر بیٹھنے والے تو ۸ بجے سے ہی پہنچنے شروع ہو گئے اور قریباً مونٹ کا دو تہائی حصہ ۹ بجے سے پہلے اپنی سیٹیں سنبھال چکا تھا - باقیماندہ بھی ۱۰ - ۱۰½ بجے تک پہنچ گئے - ہر بلاک پر جلی انگریزی حروف میں نمبر لکھا ہوا تھا - جسکو دیکھکر شائقین اپنے ٹکٹ کے بلوک نمبر کے مطابق اپنی نشستوں پر جا بیٹھتے تھے ✤

مسقّف دربار ہال کے معززین کی آمد - ۹ بجے کے بعد حکام گورنمنٹ والیان ریاست اور دوسرے معززین کی زرق برق لباسوں میں آمد شروع ہو گئی - چنانچہ سب ۱۰½ بجے تک پہنچ گئے - جنہیں حسب ذیل ترتیب سے بٹھلانے کا انتظام شروع ہوا :- والیان ریاست سے شروع کر کے صوبجات کو نمبروار جگہ دیگئی جنمیں ممبران کونسلز اور گورنمنٹ ہند کے حکام بھی شامل تھے ✤

مشرقی طرف (۱) مدراس (۲) حیدرآباد - ۳ بنگال - ۴ میسور - ۵ پنجاب - ۶ - راجپوتانہ کی ریاستوں کے رئیس - (۷) مشرقی بنگال و آسام - ۸ بلوچستان -

مغربی طرف (۱) بمبئی - ۲ بڑودہ - ۳ - اضلاع متحدہ - ۴ کشمیر - ۵ برما - (۶) وسط ہند کی ریاستیں - ۷ صوبجات متوسط - ۸ شمالمغربی سرحدی صوبہ - (۹) سکم و بھوٹان ✤

درمیان میں جہاں جہاں جگہ کی گنجایش تھی - وہاں وہاں دیگر معزز گروہ کے لوگ بھی بٹھلا دئیے گئے ✤

مشرقی کونہ میں سٹینڈ کے پاس پریس کے نمائندوں کے لئے بھی خاصی آرام دہ جگہ

تجویز کیگئی تھی۔ انکے متصل ہی بہادران غدر اور ممبران ملٹری آرڈر تھے۔ مغربی طرف ملٹری پنشنران اور وزیٹر کیمپ کے مہمان۔ اور ایک خاص جگہ اُن پرنس اور پرنسس کے لئے وقف کیگئی تھی۔ جو یورپ سے آئے تھے علی ہذا بیرونجات کی قنصلوں افسران آرمی۔ امپیریل سروس ٹروپس کو جو ڈیوٹی پر تھے۔ نیز ڈیوٹی والے افسران کے خاندانوں۔ ریلوے افسران۔ تاجران بحری۔ پیروان مذہب۔ جنمیں سے ہندو اور سکھ ایکطرف اور مسلمان دوسری طرف تھے۔ جنمیں سے بعض کو برکت دینے کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ ہر گروہ کا اندرونی انتظام مقامی افسروں کے سپرد تھا۔

اطاعت کرنیوالوں کے لئے علیحدہ نشست کا انتظام } مسقف دربار ہال میں یوں تو ۱۲۲۵۶ اشخاص کے لئے نشست کا انتظام تھا۔ مگر ۳۱۵ والیان ریاست۔ افسران گورنمنٹ۔ ممبران اگزکٹو امپیریل و پراونشل کونسلرز نے چونکہ بادشاہ کی اطاعت کرنی تھی۔ اسلئے انکو علیحدہ تین قطاروں میں پہلے سے بٹھلا دیا گیا تھا۔ چنانچہ اول قطار میں وہ والیان ریاست تھے۔ جنکی ۱۵ یا ۱۵ اتواپ سے زیادہ سلامی ہے۔ نیز برٹش گورنمنٹ کے گورنران لیفٹنٹ گورنران ممبران اگزکٹو کونسل۔ چارٹرڈ ہائیکورٹوں کے چیف جسٹس اور خاص پولیٹیکل افسران گورنمنٹ ہند تھے۔

دوسری قطار میں وہ راجگان تھے جنکی ۱۵ یا ۱۵ ارا توپ سے کم کی سلامی ہے۔ نیز ججان چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ کے پیشین جج۔ پولٹیکل افسران اور خاص سرداران دھراہیان والیان ریاست تھے۔

تیسری قطار میں وہ والیان ریاست تھے جنکی سلامی نہ تھی۔

درمیانی بلوک۔ درمیانی بلوک میں گورنران سیلون۔ سٹریٹ سٹلمنٹ معہ کمینڈر انچیف۔ ممبران کونسل گورنر جنرل۔ جنرل کمینڈر انچیف۔ کمان افسران شمالی افواج۔ افسران آرمی سٹاف۔ چیف جسٹس و پیشین جج ہائیکورٹ فورٹ ولیم

موجود تھے - ہرحالت میں اعلےٰ افسران کی لیڈیوں کی نشستیں انکے شوہروں کے قریب تر رکھی گئی تھیں +

دربار کا عجیب وغریب نظارہ - اسوقت دربار میں ایک عجیب دلفریب نظارہ تھا - کہ مختلف وضع - مختلف ملکوں اور جداگانہ طرز کے - سادہ وشاندار جواہرات سے مزین روسا اپنی نئی شان اور نئی آن وبان سے موجود تھے +

تخت کے متصل گارڈ آف آنر - تخت کے پاس چار گارڈ آف آنرز تھے - اول مشرقی بجانب مرکزی پویلین رائل ہائی لینڈرس زیر کمان میجر ایچ ایچ سدرلینڈ - دوم مغربی بجانب مرکزی پویلین ۵۳ ویں سکھ زیر کمان میجر اے ایف فرگوسن ڈاوی - سوم سنٹرل روڈ کے مشرقی طرف بالمقابل خیمہ گاہ - چوتھا مغربی طرف رائل میرین - ہر ایک گارڈ میں ۹۰ سے ۱۲۰ - آدمی تھے - جنمیں افسران ونن کمیشنڈ افسران بھی تھے +

ہندوستانی وانگریزی فیلڈوں کے ہسپتال - ہندوستانی وانگریزی فیلڈوں کے متعدد ہسپتال خیموں میں دربار کے عقب بالکل لیس تھے - تاکہ وقت پر فوراً امداد دے سکیں +

امپیرئل سروس ٹروپس - ریاستہائے الور - بھاؤنگر - بھرتپور - بھوپال - بیکانیر فرید کوٹ - گوالیار - حیدرآباد - اندور - جے پور - جیند - جودھپور - کپورتھلہ - کشمیر - خیرپور - مالیر کوٹلہ - میسور - نواں نگر - پٹیالہ - رام پور - سرمور اور ٹہری کی امپیرئل سروس ٹروپس بھی دربار میں ایکطرف کھڑی تھیں +

والنٹیرز - ۹ سو کے قریب فوجوں اور مختلف ریلوے کمپنیوں کے والنٹیر بھی مشرقی طرف موجود تھے +

سڑکوں پر اژدہام - آج دربار کو آنے جانے والی سڑکوں پر گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں کا بیحد ہجوم تھا - سڑکوں پر دورویہ فوج صف بستہ کھڑی تھی - مگر آفرین ہے انتظام پر کہ بفضلہ تعالےٰ لاکھوں آدمیوں کے ہجوم کے باوجود

کوئی حادثہ نہیں ہوا +

فوج کا جماؤ۔ آج دھلی میں قریباً ۵۰ ہزار فوج تھی جسمیں سے ۲۰ ہزار تو احاطۂ دربار میں کھڑی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اور باقی ۳۰ ہزار فوج کی مختلف سڑکوں اور دربار کے کناروں وغیرہ پر ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ چنانچہ ۲۰ ہزار فوج کو حسب ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا:۔

اوّل حصّہ فوج جو احاطۂ دربار پر متعیّن تھا۔ زیر کمان میجر جنرل سی ایم بمفلیڈ تھا جسمیں دہلی کی متعینہ رجمنٹوں میں سے دو رجمنٹیں بھی شامل تھیں۔ جنکے کرنل اعلیٰحضرت ملک معظم تھے۔ یہ رجمنٹیں سڑک پر کنگس وے تک دورویہ صف بستہ کھڑی تھیں۔ جنکے علاوہ اور فوجیں وستا روڈ پر تھیں۔ سنٹرل روڈ پر چوتھی بٹالین کنگس رائل رائفلز کورپس۔ دوسری بٹالین پہلی گورکھا رائفلز۔ اندرونی احاطہ کے سامنے ۱۳۰ ویں بلوچی دوسری بٹالین۔ دوسری گورکھا رائفلز۔ پہلی سپر اور مائنرس اور دوسری بٹالین رائل فیوسیلیرز۔ جسکے علاوہ دوسری فوجوں کے بھی خاص دستے تھے۔ جنکو سڑکوں پر کھڑے رہنے کا اعزاز حاصل تھا۔ علاوہ بریں دوسری بٹالین ہائی لینڈرس مونٹ کے سامنے کی سڑکوں کے پہلے حصہ پر اور دوسری بٹالین نارتھمبرلینڈ فیوسیلیرز۔ دوسری بٹالین گارڈن ہائی لینڈرس درمیان میں تھیں ۱۱۶ ویں مرہٹہ اول بٹالین ڈرہم لائٹ انفنٹری۔ ۹۰ ویں پنجابیز نصف دائرہ کو پورا کرتی تھیں چھٹی انسکلنگ ڈریگونز۔ ۱۰ ویں و ۱۷ ویں کیولری۔ تیسری ساتویں اور کمپوزٹ کیولری بریگیڈ پر سیکشن میں انفنٹری کے پیچھے سڑکوں پر کھڑی تھیں۔ پہلی بٹالین ہائی لینڈرس انفنٹری۔ ۳۶ ویں سکھ۔ ۴۱ ویں ڈوگرا۔ ۴۸ ویں پائنرز دربار ہال کے باہر تھیں۔ سلامی کی بیٹریز میں بطرف شمال ۳۰۰ فٹ تک سنٹرل روڈ پر دسویں پانچویں بریگیڈس دائیں۔ رائل ہارس آرٹیلری بطرف مغرب وستا روڈ سے ۵۰۰ فٹ تک چوتھی اور سولھویں بریگیڈ پر رائل فیلڈ آرٹیلری مشرقی طرف تیسری اور ساتویں مونٹین آرٹیلری +

دوسرا حصّہ فوج جو کنگس وے پر زیر کمان جنرل سر اے ای پٹرسن متعین تھا - اسمیں اول بٹالین کیناٹ رینجرز - ۵۷ ویں وائلڈز رائفلز ۱۰۸ ویں انفنٹری ۲۵ ویں پنجابیز - پہلی بٹالین مانچسٹر رجمنٹ - ۵۳ ویں سکھ - ۴۷ ویں سکھ - ۲۹ ویں پائنرز - پہلی بٹالین ویسٹ رائڈنگ رجمنٹ - دوسری بٹالین چوتھی گورکھا رائفلز اور ۳۱ ویں پائنرز شامل تھیں *

تیسرا حصّہ فوج جو بادشاہ کے کیمپ پر زیر کمان جنرل سر پی این ایچ لیک متعین تھا - اسمیں دوسری بٹالین ۹ ویں گورکھا رائفلز - پہلی بٹالین - جنوبی ویلز شائر رجمنٹ پہلی اور دوسری بٹالین تیسری گورکھا رائفلز پہلی و دوسری بٹالین ۳۹ ویں گڑھوال رائفلز تھیں *

چوتھا حصّہ فوج جو بادشاہ کی واپسی کے لئے زیر کمان میجر جنرل بی جے ماہون سنٹرل کیمپ پر متعین تھا - اسمیں امپیریل سروس ٹروپس کی وہ تمام فوج سوائے حاطہ والی فوج کے شامل تھی جسمیں الور انفنٹری وکیولری - بھرتپور - بیکانیر - گوالیار جیند - کپورتھلہ - کشمیر - نابھہ - پٹیالہ - رامپور - چار سفر مینا کورپس سرمور - ٹیڑھی - مالیر کوٹلہ - فریدکوٹ - بھاؤنگر - بھوپال - گوالیار - حیدرآباد - جودھپور - کشمیر - میسور - نواں نگر - پٹیالہ - رام پور - کیمل کورپس - بیکانیر و بھرتپور کی چار ٹرانسپورٹ کورپس گوالیار - اندور - جے پور زیر کمان میجر جنرل ایف ایچ آر ڈرمنڈ ایستادہ تھیں *

تمام فوجیں اس شاندار طریق پر کھڑی کیگئی تھیں کہ ہز میجسٹیز اپنی عظیم الشان فوج کے تمام نمائندوں کو بخوبی ملاحظہ فرماسکیں *

دربار میں بہادرانِ غدر کی آمد - جب سب فوجیں اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر رنگ برنگ کی وردیوں میں پرا باندھ کر کھڑی ہوگئیں تو بہادران غدر مغربی احاطہ سے داخلِ دربار ہوئے - جسپر باجہ نے انکی سلامی اُتاری - اور تمام فوج نے انکو سلام کیا - پھر بہادرانِ غدر " بہادروں کو آتا دیکھو " کے مشہور گت

کے ساتھ قدم بقدم احاطہ میں داخل ہو کر اپنی سیٹوں پر متمکن ہوئے تو دربار میں انکے آنے پر خاموشی چھا گئی - پھر لوگوں نے پُرمسرت نعرے لگائے - پھر مشرقی کونہ کے باجہ نے اولڈ ہینگ مین کی گت بجائی ✤

شاہی کمپ میں پریوی کونسل کا اجلاس ۔ ٹھیک ۱ بجے حضور ملک معظم نے شاہی کمپ میں پریوی کونسل کا اجلاس منعقد فرمایا۔ جسمیں شہنشاہ معظم کے علاوہ گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ - مارکوئس آف کریو - لارڈ سٹمفورڈ ھم - میجر کلایو وگرام (بطور کلرکِ کونسل) موجود تھے - یہ پہلا موقعہ تھا کہ انگلستان سے باہر ہندوستان میں پریوی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا - اِس اجلاس کا مقصد یہ تھا کہ دہلی دربار میں پڑہے جانے کے لئے اعلان مرتب کیا جائے چنانچہ اعلان مرتّب کیا گیا ✤

گورنر جنرل کا داخلۂ دربار - چند منٹوں بعد بگل بجا جسپر تمام فوجیں آراستہ ہوگئیں اور مشرقی طرف کے جھنڈے ہلے جسپر گورنر جنرل کے داخلہ کا اعلان ہوا جسکے آگے آگے اول کنگ ڈریگون گارڈ تھے - لارڈ و لیڈی ہارڈنگ - ملٹری سکرٹری - کپتان آنریبل ای ہارڈنگ ایک گاڑی میں سوار تھے - جنکے پیچھے گیارہویں کنگ ایڈورڈ ز اون لانسرز زیرکمان لفٹنٹ کرنل ای ایچ کول تھی - تمام جلوس کنگس وے کے بیرونی نصف دائرہ سے گذر کر وسطی راستہ تک جاکر پھر مرکزی پویلین سے جنوبی طرف دربار ہال کیجانب فوجوں کے آگے سے گذر کر اندرونی دربار ہال کیطرف آیا - چنانچہ جب لارڈ و لیڈی ہارڈنگ گاڑی سے اُتر کر داخلِ دربار ہوئے تو جملہ حاضرین برائے تعظیم کھڑے ہوگئے - اور جبتک کہ گورنر جنرل بیٹھ نہ گئے - کھڑے رہے ✤

گورنر جنرل کا استقبال - تمام دربار کے علاوہ سر ہنری میکمین ماسٹر رسومات دربار اور ممبران گورنر جنرل سٹاف نے استقبال کیا - اور آپکو ڈائیس کے دائیں طرف لے گئے - جہاں آپکے پیج یعنے خدا مان گرز شب اندر سنگھ فرید کوٹ مہاراجکمار سرن سنگھ (اورچھ) اور لیڈی ہارڈنگ کے پیج صاحبزادہ رفیق الزمان خاں

بھوپال موجود تھے ❖

سپسو کا مارچ بینڈ بجنا - اس عرصہ میں سپسو کا مارچ بینڈ بجایا گیا ❖

گورنر جنرل کی وردی - لارڈ ہارڈنگ بہادر نے اعلےٰ درجہ کی خاص وردی پہنی ہوئی تھی - جسپر سٹار آف انڈیا کا ربن لگا ہوا تھا اور متعدد تمغے سینہ پر آویزاں تھے

لیڈی ہارڈنگ کا ڈریس - لیڈی ہارڈنگ نے اپنے قیمتی لباس پر آرڈر کراؤن آف انڈیا کے علاوہ ملکہ وکٹوریہ کی دوسری جوبلی اور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کے تمغے لگائے ہوئے تھے ❖

ہز میجسٹیز کا شاہی کیمپ سے شرکت دربار کیلئے روانہ ہونا - ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ہز میجسٹیز اپنے اپنے تاج شاہی پہنکر دربار تاجپوشی کی شرکت کے لئے شاہی کیمپ سے ایک شاہانہ جلوس کے ساتھ روانہ ہوئے - جسکی ترتیب حسب ذیل تھی :-

شاہی جلوس - دوسری بٹالین رائل فیوسیلیرز کا گارڈ آف آنر زیر کمان کپتان پی ولبر اسٹوارٹ - اور ۱۰۳ ویں بلوچی زیر کمان لفٹنٹ کرنل جے اڈمینی - کیمپ سے باہر گھوڑوں پر سوار کھڑا تھا - جلوس شاہی تین حصوں میں منقسم تھا جسکے پہلے سرے پر کرنل ڈبلیو اے واٹسن اور ۱۰ ویں رائل حصارز کی ایک سکواڈرن رائل ہارس آرٹیلری کی ایک این بٹیری - ۱۰ ویں حصارز کے باقی سپاہی - گورنر جنرل کا باڈی گارڈ - بادشاہ سلامت کے ہوس ہولڈ کیولری کے تین افسران اور دو سوار درمیان میں تھے - شاہی درباری کھلی لینڈو میں ہز میجسٹیز سوار تھے - جسمیں شہنشاہ و ملکہ کو دھوپ سے بچانے کے لئے چتر اور سورج مکھی بھی لگے تھے - شاہی گاڑی میں چار مشکی گھوڑے جتے تھے - گھوڑوں کی تعداد عمداً کم رکھنی مناسب خیال کیگئی تھی - شاہی گاڑی کے دائیں طرف اسکورٹ کے کمان افسر میجر جنرل ایم ریمنگٹن تھے - جو معہ کپتان کیگھے باڈی گارڈ چل رہے تھے - اور بائیں طرف میجر جنرل سر مہاراجہ پرتاب سنگھ ریجنٹ جودھپور - شاہی گاڑی

کے عقب میں میجر لارڈ چارلس فٹز موریس و میجر کلایو وگرم ایکوائریز ان ویٹنگ تھے۔ جنکے پیچھے کپتان پیڑ و کپتان فل بارہویں کیولری کے جنرل رمینگٹن کے سٹاف افسران میں سے گھوڑوں پر سوار تھے۔ امپیریل کیڈٹس کور کا شاندار دستہ۔ آخر میں اوپین ٹوانہ لانسرز کی پوری رجمنٹ تھی *

جلوس کے راستہ پر ڈیر میجسٹیز کا استقبال جبتک کہ جلوس دربار ہال کے دروازہ تک نہ پہنچ گیا۔ تمام لوگوں نے جو دورویہ راستوں پر کھڑے تھے۔ ڈیر میجسٹیز کا دلی تپاک سے استقبال کیا۔ اور عام نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ بالخصوص دہیرپور کے گاؤں سے جب ڈیر میجسٹیز گذرے تو فوج ایک عجیب منتظرانہ جوش میں تھی۔ جسنے سلام کرنے کے بعد ہتھیاروں سے سلامی دی اور اپنے جھنڈوں کو جھکا دیا۔ دربار میں داخلہ کے وقت جلوس آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ اور گورنر جنرل کے داخلۂ دربار سے ٹھیک ۲۰ منٹ بعد شاہی سلامی کی پہلی توپ چلنے نے ڈیر میجسٹیز کے جلوس کے آنیکی خبر دی۔ چنانچہ داخلۂ دربار تک ایکسو ایک توپوں کی سلامی پوری ہوگئی *

کارونیشن مارچ کا گت بجانا۔ جسوقت مونٹ کے سامنے شاہی جلوس نمودار ہوا تو مائمہ بیر کے کارونیشن مارچ نے لے پروفیٹ میں سے بینڈ بجانا شروع کیا۔ جو عجیب پُرمسرّت نغمہ تھا *

شاملین دربار کی مسرّت۔ اسوقت شاملین دربار کی مسرّت کا اندازہ کرنا قریباً ناممکن تھا۔ غالباً یورپین حضرات نے بھی اِس سے پہلے ڈیر میجسٹیز کو شاہی تاج پہنے نہ دیکھا تھا۔ چنانچہ ڈیر میجسٹیز کے داخلہ پر لوگوں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کرنے کے علاوہ دلی شوق سے چیرز دئے *

دربار میں جلوس کا راستہ۔ جس راستہ سے گورنر جنرل بہادر تشریف لائے تھے۔ اُسی راستہ سے ڈیر میجسٹیز کا جلوس آہستہ آہستہ داخل ہوا۔ باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کورس سنٹرل وسٹار روڈ کے گذرنے تک ہمراہ رہے۔ اندرونی

پویلین کی سیڑھیوں پر ڈیر میجسٹیز گاڑی سے اُترے اور تمام جلوس مشرقی و سٹارڈ سے گھوم کر افواج کے پیچھے سامنے کیطرف منہ کرکے کھڑا ہوگیا۔ اسوقت تین خانگی اردلیوں نے سنٹرل پویلین کے تین بیرونی اطراف میں اقامت اختیار کر کے شمال کیطرف مُنہ کیا۔ اور تمام حاضرین دربار تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور اُسوقت تک نہ بیٹھے۔ جب تک کہ ڈیر میجسٹیز اپنے اپنے تخت پر جلوہ فرمانہ ہوگئے ٭

ڈیر میجسٹیز کا استقبال۔ سیڑھیوں کے نیچے گورنر جنرل بہادر ڈیر میجسٹیز کا استقبال کرنے کے بعد ہمراہ ہوگئے۔ لارڈ ہائی سٹیوارڈ اور لارڈ چیمبرلین ملکہ معہ اپنے عصائے عہدہ کے ہمراہ تھے ٭

سلامی۔ گارڈ آف آنر کے علاوہ تمام افواج موجودہ دربار نے سلامی دی ٭

شاہی جھنڈے کا بلند ہونا۔ جب ڈیر میجسٹیز نے سیڑھیوں پر قدم رکھا۔ فوراً شاہی جھنڈا وسط دربار ہال کے مستول پر بلند کیا گیا۔ اور شاہی کیمپ کا جھنڈا نیچے کر دیا گیا

بینڈ کا قومی راگ گانا۔ بینڈ نے بھی قومی راگ بجانا شروع کیا۔ جو ڈیر میجسٹیز کے اپنی جگہ متمکن ہو جانے تک برابر بجتا رہا ٭

ملک معظم کے پیج۔ چھ شاہی پیج (خدام) جنمیں ۱ چودہ سالہ مہاراجہ جودھپور۔ ۲ مہاراجہ بھرتپور۔ ٹھاکر پالیتانہ۔ ۴ مہاراجکمار سدول سنگھ ولیعہد بیکانیر۔ ۵ مہاراجکمار گلاب سنگھ ولیعہد ریواں۔ ۶ مہاراجکمار ہمت سنگھ ولیعہد ایڈر شامل تھے حضور ملک معظم کا دامن اُٹھا کر پویلین کیطرف چلے ٭

ملکہ محترمہ کے پیج۔ اسیطرح چار شاہی پیجز جنمیں (۱) مہاراجکمار بیر سنگھ نبیرہ مہاراجہ اورچھہ۔ ۲ صاحبزادہ حمید الظفر خان نبیرہ بیگم بھوپال۔ ۳ راجکمار مندھاتا سنگھ۔ ۴۔ راجکمار رام چندر سنگھ فرزند راجہ سیلانہ شامل تھے۔ ملکہ محترمہ کا دامن اُٹھا کر پویلین کی طرف چلے ٭

پیجوں کا لباس۔ دسوں پیج سفید و سنہری لباسوں میں اپنی اپنی قوم کے نمونے پیش کر رہے تھے۔ ہر ایک کے پاس مرصع بجواہر خنجر یا تلوار تھی۔ پگڑیوں

پر بھی جواہرات کے علاوہ ایک ہیرے کا نشان تھا جسمیں عصا اور تاج بنا تھا۔ حضور ملک معظم کیطرف سے انکو تمغے بھی دیئے گئے تھے۔ چنانچہ اس اعزاز سے نہ صرف بیبج ہی خوش تھے۔ بلکہ انکے والدین بھی اس اعزاز پر نہایت نازاں تھے۔

حضور ملک معظم کا لباس حضور ملک معظم نے اس موقعہ پر وہی ارغوانی لباس پہنا ہوا تھا۔ جو گذشتہ تاجپوشی لنڈن کے موقعہ پر چند ماہ پیشتر زیب تن فرمایا تھا۔ بادشاہ سلامت کا لباس ۱۸ فٹ لمبا تھا۔ جسکے اوپر آپ نے ایک گہری ٹوپی ار مائن کی پہنی ہوئی تھی۔ جسپر کالر اور قیصر جارج کا گارٹر اور نشانِ قیصر ستارۂ ہند زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ نیچے شہنشاہ نے نارنجی سرکوٹ پہنا ہوا تھا۔ جسکے ارد گرد چوڑا طلائی کام تھا۔ گارٹر کے ہمراہ سفید ساٹن کی بریجز اور جراب تھیں۔ اور سونے کے بکلس والی شو پہنی تھی ✤

تاج شاہی (ہند)۔ حضور ملک معظم نے اسوقت نیا تاجِ شاہی ہند زیب سر فرمایا ہوا تھا۔ جسے اس موقعہ کے لئے خالص طور پر ولایت کی میسرز گرارڈ کمپنی جواہریان نے شاہی تاجِ انگلستان کی طرز پر بنایا تھا۔ مگر اسمیں بجائے چار کے آٹھ محراب بنے تھے۔ اور ایک پٹی پونے دو انچ چوڑی لگی تھی۔ چار زمرد کے دانے اور چار بڑے بڑے یاقوت تھے۔ پٹی کے اوپر کی طرف چار صلیب بنی تھیں جنمیں ہر ایک کے مرکز میں ایک ایک لعل تھا۔ اور چار ہی فرانس کے شاہی نشانوں کی شکلیں تھیں۔ جنمیں ہر ایک کے مرکز میں زمرد مزین تھے۔ ہر ایک محراب کے اختتام پر ایک ایک کرہ بنا ہوا تھا۔ جسپر ہر ایک میں جواہرات سے مرصع صلیب تھی۔ اور مرکز میں ایک بڑا سا زمرد لگا تھا۔ ۶۱۷۰ ہیرے علاوہ زمرد۔ لعل اور موتیوں کے لگے تھے۔ اِس تاج کا وزن معہ مخملی ٹوپی کے کل ۱۹½ اونس تھا۔ اندرونی ٹوپی ارغوانی رنگ کے مخمل کی تھی۔ جس کے کناروں پر قاقم کی پشم لگی تھی۔ تاج مذکور شہنشاہ معظم جہاز مدینہ پر اپنے ساتھ لائے اور ساتھ ہی لے گئے۔ جو وہاں کے ٹاور میں معہ دیگر نشاناتِ سلطنتِ برطانیہ

موجود ہے ✤

شہنشاہ کے خدام - اس موقعہ پر شہنشاہ کے آٹھ خادم تھے جنمیں چھ بوڑھے تھے۔

حضور ملکہ محترمہ کا لباس - ملکہ محترمہ کا لباس سفید اطلس کا تھا جسپر سنہری بیل بوٹے کاڑھے ہوئے تھے۔ گردے پر جھاڑوں اور کنول کے پھولوں کی خوبصورت بیل بنی تھی۔ سینے پر سنہری تاروں سے کڑھا ہوا اسٹار آف انڈیا لگا تھا۔ اور اوپر والی پوشاک ارغوانی مخمل کی تھی۔ جسکے حاشیہ پر پشم قاقم اور طلائی تار کی گندھی ہوئی پٹی لگی تھی اور گارٹر اور ہندوستانی تاج کے نشان بنے تھے۔ حضور ملکہ کے سر پر ہیروں اور زمردوں سے مرصع ایک عالیشان مکٹ تھا۔ اور گلے میں بہت سے موتیوں کے ہار اور بروچ بھی لگے تھے ✤

دیر میجسٹیز کی نشستِ دربار - چنانچہ دیر میجسٹیز اپنے شاہی تختوں پر جلوہ فرما ہوئے۔ جنکے ساتھ ہی تمام حاضرین دربار بھی بیٹھ گئے ✤

ماسٹر رسومات اور دیگر افسروں کا اپنے اپنے مقامات پر آنا - جسکے بعد ماسٹر رسومات بادشاہ سلامت کے دائیں طرف چبوترہ پر آئے۔ اور رسومات کی اُس کھلی ہوئی جگہ۔ اور پویلین و جمع شدہ جماعت کی نشستگاہوں کے درمیان میں نمائندگان کور پس جنٹلمین ان آرمز اور رائل کمپنی آف آرچرز کے ممبران ایستادہ ہوگئے۔ جنکے متعلق خود بادشاہ سلامت نے حکم جاری فرمایا تھا۔ اور بہت سے دیگر فسران صیغہ خارجہ سونے کی شام والے چھوٹے چھوٹے عصاؤں کو لیکر کھڑے ہوگئے ✤

دربار کی نشستوں کا انتظام - دیر میجسٹیز کے عقب میں خدام رسومات اعلےٰ دیسی افسران۔ جنکو خاص اعزاز بخشا گیا تھا۔ چتر۔ مورچھل۔ چنور۔ اور سورج مکھی لئے ایستادہ تھے۔ شاہی خاصہ کے لوگ اِدہر اُدھر سنہری کرسیوں پر تھے۔ دیر میجسٹیز کے دائیں طرف اوّل قطار میں گورنر جنرل۔ لیڈی ہارڈنگ معہ لارڈ ہائی سٹوارڈ کے۔ جنکے عقب کی قطاروں میں مہاراجہ سر پرتاب سنگھ

ریجنٹ جودہپور - مہاراجہ بیکانیر - سر جان ہیوٹ - سر ای ہنری ایڈمرل کیمپل - سر جے ڈی سمتھ - سر ڈیرک کیپل - لارڈ چارلس فٹز موریس - پرنس جارج بیٹنبرگ کرنل ایچ ڈی واٹسن - بریگیڈیر جنرل کیری - لارڈ ہیرس - کرنل ایف گڈون بریگیڈیر جنرل ایف مرکر - نواب سر حافظ عبد اللہ خان - میجر ایچ آر سٹاکلے آنریبل جان ڈوریسکو - لفٹننٹ کرنل آر برڈ - کپتان ایل آر شبورن - کپتان رابن - اور ۹ ممبرانِ گورنر جنرل سٹاف تھے ❖

ہز میجسٹی کے بائیں طرف پہلی قطار میں ڈیوک آف ٹیک - ڈچز آف ڈیون شایر - مارکویس آف کریو - لارڈ چیمبرلین ملکہ - جنکے عقب میں کونٹس آف شیفٹسبری - آنریبل وینیٹا بیرنگ - مہاراجہ سندہیا - نواب رام پور - لارڈ ایملے - لارڈ سٹمفورڈہم - جنرل سر ایچ سمتھ ڈورین - جنرل سر سٹوارٹ بٹسن بریگیڈیر جنرل گرمسٹن - سر چارلس کسٹ - کپتان گاڈفری فوسٹ - میجر سی ڈگرام سر آر - ایچ چارلس - بریگیڈیر جنرل ڈبلیو آر برڈووڈ - بریگیڈیر جنرل میلس - وسکونٹ ہارڈنگ - کرنل سٹینٹن - نواب سر محمد اسلم خان - میجر جونی - مسٹر ایف ایچ لیوکس - کپتان ہوگ - میجر آنریبل کیڈوگن - کپتان ایچ ہل - اور آٹھ ممبران گورنر جنرل سٹاف - (مہارانا اودیپور بوجہ بیماری شریک نہو سکے) سب سے پیچھے شاہی عصا بردار ❖

امپیریل کیڈٹ کورپس - امپیریل کیڈٹ کورپس کے ممبران دربار ہال کی پچھلی طرف سے آکر شاہی چبوترے کے اردگرد کھڑے ہو گئے ❖

افتتاح دربار - جسوقت ہز میجسٹیز والیان ریاست اور ملک کے دوسرے نمائندگان کیطرف رُخ فرما کر اس عظیم الشان مجمع میں نہایت عز و شان سے جلوہ فرما ہو گئے - اُس وقت کا نظارہ ایسا دلکش تھا - جو ہندوستان نے برٹش حکومت کے زمانہ میں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا - جو محض حضور ملک معظم جارج پنجم کی وجہ سے دیکھنا نصیب ہوا ❖

سب سے پہلے سر ہنری میکمہن ماسٹر رسومات نے نہایت ادب سے حضور ملک معظم کی خدمتمیں آگے بڑھکر افتتاح دربار کی اجازت طلب کی۔ جو دی گئی چنانچہ افتتاح دربار کا اعلان صحن کے باجے کے ڈہل و قرنا بجانے سے ہوگیا *

حضور ملک معظم کی تقریر چنانچہ دربار میجیسٹیز اپنے تختوں سے اُٹھے اور حضور ملک معظم جارج پنجم نے نہایت موثر آواز میں جو تمام اندرون احاطہ میں بخوبی سُنی جاتی تھی۔ مندرجہ ذیل شاہی تقریر فرمائی :-

آج میں آپ لوگوں کے سامنے سچے جذباتِ امتنان اور طمانیت کیساتھ کھڑا ہوں۔ یہ سال ملکہ معظمہ کیلئے اور میرے لئے غیر معمولی رسومات کی بجاآوری کے لحاظ سے خوش آئند اور مُبارک سال ہے لیکن باوجود بُعدِ مکانی و بُعدِ زمانی کے ہندوستان کی گذشتہ سیر کی خوش آئند یاد نے ہم کو اس سرزمین کیطرف بلایا۔ جسکو ہم اُسیوقت سے بہت عزیز جانتے ہیں۔ چنانچہ ہم نہایت روشن امیدوں کیساتھ اپنے دُور دراز سفر کیلئے راہی ہوئے۔ کہ اب اِس مُلک کو پھر دیکھیں۔ جہاں ہمیں گذشتہ سفر میں گھر کی طرح لُطف و آرام ملا تھا۔ اِسطرح گویا ہم نے وہ خواہش پوری کی جو اپنی گذشتہ جولائی کے مراسلہ میں ظاہر کیگئی تھی یعنی یہ کہ ہم بذاتِ خاص اپنی اِس رسمِ تاجپوشی کا اعلان کرینگے۔ جو ۲۲ جون کو ویسٹ منسٹر ایبی میں ادا ہوئی تھی۔ جہاں میرے آباء واجداد کا تاج میرے سر پر نہایت اہتمام اور قدیم رسم کے موافق رکھا گیا تھا۔ میں اپنی موجودگی اور ملکہ معظمہ

کی ہمراہی سے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ میں اپنی وفادار والیان ریاست کو اور ہندوستان کی رعایا کو کسدرجہ عزیز جانتا ہوں - اور سلطنت ہند کی فلاح میری دل کو کسدرجہ محبوب ہے اسکے علاوہ مجھے یہ بھی منظور تھا کہ جو لوگ رسم تاجپوشی لنڈن کی باقاعدہ انجام دہی میں موجود تھی وہ اسکے اعلان کے وقت دہلی میں شریک ہوسکیں حقیقت میں میرے لئے اور ملکہ معظمہ کیلئے یہ سچی خوشی اور اطمینان کا باعث ہی کہ ہم اس مجمع عظیم الشان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں اور اس مجمع میں اپنی گورنروں معتمد حکام - اپنی والیان ریاست - رعایا کے قائممقام اور سلطنت ہند کی افواج کے وفد کو بھی ملاحظہ کر رہی ہیں ؛

میں بذات خاص انکے اظہار خلوص اور عقیدت کو قبول کرونگا جسکو وہ نہایت اخلاص و وفاداری کیساتھ پیش کرنا چاہتی ہیں - میں اس بات سے نہایت متاثر ہوں کہ اس تاریخی موقعہ پر میرے والیان ریاست اور میری رعایا میری ذات سے نہایت محبت اور اطاعت کیساتھ ہمدردی و وابستگی ظاہر کر رہی ہی - ان خیالات و جذبات کی یادگار میں چند خاص رعایتیں اور مہربانیاں کرنا چاہتا ہوں - جنکا اعلان میری جانب سے میرے نائب السلطنت ابھی آگے چلکر کرینگے - آخر میں میں نہایت خوشی سے اسکا اظہار کرتا ہوں کہ مجھے بذات خاص اسکا موقعہ ملا کہ میرے محترم پیشرو جو اطمینان آپکے حقوق و مراعات کیطرف سے آپکو دے گئے تھے - میں نے اسکی تجدید کی اور اپنا ذاتی خیال بھی آپکی

سود و بہبود اور امن و امان کیواسطے ظاہر کیا۔ خدا کی رحمت و مہربانی میری رعایا کی نگہبان ہو اور خدا مجھے توفیق دے کہ میں اسکی حفاظت۔ سرسبزی و کامرانی میں کوشاں رہوں۔ جملہ حاضرین باجگذار والیان ریاست اور رعایا کو میں اپنا محبت آمیز سلام پہنچاتا ہوں" +

خاتمۂ تقریر پر ہز میجسٹی اپنے اپنے تخت پر رونق افروز ہوگئے +

حکّام گورنمنٹ اور والیان ریاست کی اطاعت حضور ملک معظم ۔ } یورپین اعلے حکام ۔ والیان ملک اور ممبران کونسلز کے قریباً ۳۳۵ نمائندگان نے حضور ملک معظم کی خدمت میں اظہار اطاعت کیلئے مختلف ملکوں کے رسم و رواج کے مطابق طریق اطاعت مختلف قسم کا تھا۔ لہذا رسم اطاعت کی قدرے تفصیل دیجانی ضروری معلوم ہوتی ہے :-

سب سے اوّل لارڈ ہارڈنگ بہادر گورنر جنرل خود بطور لیڈر و نمائندہ ہندوستان آگے بڑھے۔ اور نہایت ادب و احترام کیساتھ چبوترہ پر گئے۔ اور حضور ملک معظم کے ہاتھ کو بوسہ دیکر واپس ہوئے +

اسکے بعد اگزکٹو کونسل گورنر جنرل کے ممبران ذیل پیش ہوئے :-

(ممبران اگزکٹو کونسل گورنر جنرل) ۱- ہز اکسیلنسی سر امور کریگ بالقابہ کمینڈر انچیف (۲) آنریبل سر گائی فلیٹ وڈ ولسن بالقابہ (۳) آنریبل جے ایل جنکسن بہادر بالقابہ (۴) آنریبل مسٹر ڈبلیو آر کارلائل بہادر بالقابہ (۵) آنریبل سر ہارکورٹ بٹلر بہادر بالقابہ (۶) آنریبل سر سید علی امام بہادر بالقابہ (۷) آنریبل مسٹر ڈبلیو کلارک بہادر بالقابہ اپنی اپنی جگہوں سے جو پویلین کے عین سامنے تھیں۔ دائیں سے بائیں طرف کو بڑھے۔ جنکے چند قدم آگے آگے کمینڈر انچیف تھے جنہوں نے اردلی کی مسند پر جو چبوترہ کے سامنے سیڑھیوں پر بچھی تھی۔ سیڑھیوں پر پہنچکر جھک کے سلام کیا اور

واپس ہوئے۔ کمینڈر انچیف نے اس موقعہ پر فوجی سلام کیا تھا +

ممبران اگزکٹو کونسل گورنر جنرل کے بعد والیان ریاستہائے ہند گورنمنٹ ہند کے تعلق کے لحاظ سے خاص اُن پولیٹیکل افسروں یا ریزیڈنٹوں کے ساتھ جو گورنر جنرل کیطرف سے ریاستوں میں مامور ہیں۔ اظہار اطاعت کے لئے آئے۔ اور بعض حالتوں میں اپنے اپنے گروہ کی اطاعت بجالانے تک پلیٹ فارم پر کھڑے رہے۔ اور خود پہلے یا بعد میں جیسا موقعہ ہوا۔ ہز میجسٹیز کے سامنے زردوزی کی مسند تک گئے اور آداب بجالاکر واپس ہوئے +

۱۔ **حضور نظام کی اطاعت**۔ حضور نظام سیاہ کوٹ اور حیدرآبادی ارغوانی عمامہ باندھے جسپر سنہری کلغی مزین تھی۔ اور ایک تکلف چھڑی ہاتھ میں لئے ہوئے آگے بڑھے۔ اور اسلامی طریقہ پر قدرے جُھک کر دائیں ہاتھ کو سینہ پر رکھا اور واپس ہوئے +

۲۔ **مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ**۔ ہز ہائینس سادے سفید لباس میں سادی سُرخ پگڑی پہنے اور چھڑی[1] ہاتھ میں ہلاتے آگے بڑھے اور ہز میجسٹیز کے سامنے جھکے

۳۔ **مہاراجہ میسور**۔ ہز ہائینس استبرق کا کوٹ پہنے۔ سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے اور ہیروں کی مالا گلے میں ڈالے ہاتھ میں چھڑی لئے جھک کر آداب بجالائے

۴۔ **مہاراجہ جموں وکشمیر**۔ ہز ہائینس نہایت سادہ لباس میں سفید صافہ باندھے آرڈر سٹار آف انڈیا پہنے۔ ہاتھ میں تلوار لئے تشریف لائے اور دونوں ہاتھوں سے پہلے بادشاہ سلامت اور پھر ملکہ محترمہ کو سلام کیا +

راجپوتانہ کے والیان ریاست۔ بعدازاں راجپوتانہ کے والیان ریاست آئے۔ جنکے آگے آنریبل سر الیٹ کالون بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ تھے۔

[1] آپکے اس چھڑی ہلانے کی لغزش پر اخبارات میں بہت لے دے ہوئی۔ اور انکے متعلق مختلف افواہیں اُڑیں۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ اس لغزش پر گورنر جنرل بہادر اور حضور ملک معظم نے گائیکواڑ کے اظہار افسوس پر درگذر فرمایا +

جنھوں نے پہلے خود اطاعت کی ٭

مہاراجہ جے پور سیاہ لباس میں تھے جسپر سنہری کام کیا ہوا تھا۔ تمغہ جات سٹار آف انڈیا اور انڈین وکٹوریہ آرڈر لگائے ہوئے تھے۔ سنہری پگڑی پر سرپیچ اور موتیوں زمرد اور ہیروں کی لڑیاں آویزاں تھیں۔ آپ نہایت ادب سے شاہی چبوترہ کی طرف بڑھے۔ قدموں پر تلوار رکھ کے پہلے بادشاہ سلامت اور پھر ملکہ محترمہ کو جھک کر سلام کیا ٭

نوعمر مہاراجہ جودھ پور خدام کے حلقہ سے نکلکر آگے بڑھے اور انہوں نے بھی تلوار قدموں میں رکھ کر مہاراجہ جیپور کیطرح بادشاہ و ملکہ کو جھک کر سلام کیا ٭

مہاراؤ راجہ بوندی سفید ململ کے پرانے طرز کے لباس میں تھے۔ جنکی پگڑی زرد رنگ کی تھی۔ اور دو انڈین آرڈر سینہ پر لگائے تھے۔ جنھوں نے بادشاہ و ملکہ کو جھک کر سلام کیا ٭

مہاراؤ کوٹہ ہلکے گلابی رنگ کے استبرق کا لباس پہنے اور انڈین آرڈر کا ربن زیب بر کئے آگے بڑھے اور بادشاہ و ملکہ کو جھک کر سلام کیا ٭

مہاراجہ کشنگڑھ اپنے امپیریل کیڈٹ کور کے حلقہ سے نکلکر آگے بڑھے۔ اور فوجی طریق پر سلام کیا ٭

نوعمر مہاراجہ بھرتپور نے بھی خدام کے حلقہ سے نکلکر اپنے قومی طریق پر تلوار قدموں میں رکھ کر بادشاہ و ملکہ کو جھک کر سلام کیا ٭

مہاراجہ جیسلمیر نے بھی اسیطرح تلوار قدموں پر رکھ کر بادشاہ و ملکہ کو جھک کے سلام کیا

مہاراؤ راجہ سروہی۔ گلابی رنگ کا سنہری لباس پہنے اور انڈین ایمپائر کا ربن لگائے آگے بڑھے اور جھک کر دست بستہ سلام کیا ٭

مہاراول ڈونگرپور ہلکے گلابی اور نیلے استبرق کے لباس میں تھے۔ جنھوں نے نہایت خمیدہ ہوکر دو دفعہ تلوار قدموں میں رکھ کر سلام کیا ٭

مہاراجہ الور گلابی سنہری لباس میں تھے۔ جسپر موتی جڑے ہوئے تھے۔ آپ نے

بادشاہ سلامت کو جھک کر سلام کیا ✣

راج رانا جھالاوار نے بھی بادشاہ کو حسب معمول سلام کیا ✣

والیانِ ریاستہائے وسط ہند۔ اسکے بعد والیانِ ریاستہائے وسط ہند کا گروہ بسرکردگی آنریبل (حال سر) مسٹر ایم ایف اوڈائیر (جو آجکل پنجاب کے لفٹنٹ گورنر ہیں) آگے بڑھا۔ اور سب سے پہلے آنریبل ممدوح نے اطاعت کی ✣

مہاراجہ سندھیا چونکہ بادشاہ سلامت کی خدمتمیں موجود تھے۔ اسلئے اُن کو اِس وقت اظہار اطاعت سے معافی تھی ✣

مہاراجہ ہلکر اندور ہلکے اسبرق کے لباس میں آگے بڑھے۔ اور جُھک کر آداب بجالائے ✣

بیگم بھوپال۔ زرد نیلے رنگ کا ریشمین برقعہ اوڑھے تھیں۔ جسپر جواہرات کا ایک حلقہ اور گلوبند تھا۔ اور سٹار آف انڈیا کا ربن لگائے تھیں۔ آپنے جُھک کر سلام کیا اور حاضرین دربار نے آپ کو ہندوستان میں یگانہ زنانہ حکمران ہونے کی وجہ سے نہایت تعجب سے دیکھا ✣

مہاراجہ ریواں استبرق کا کوٹ پہنے جسپر سنہری کمربند تھا۔ اور آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا لگا تھا آگے بڑھے۔ اور تکمیل طریقہ پر تین دفعہ جُھک کر دونوں ہاتھوں سے سلام کیا ✣

مہاراجہ اورچھہ بندھیلہ گلابی سنہری لباس میں تھے۔ سنہری پگڑی پر ہیرے کا سرپیچ اور دونوں انڈین آرڈر اور تین درباروں کے تمغے لگائے پہلے تو آگے بڑھکر جھکے اور پھر ہر مجسٹیز کو نمبروار تین سلام کئے ✣

راجہ دھار۔ راجہ دیواس کلاں }
راجہ دیواس خورد۔ راجہ سمتھر } نے بھی اسیطرح جُھک کے مقامی طریق پر سلام کئے ✣

نواب جاورہ }
و راجہ رتلام } نے جو امپیریل کیڈٹ کور سے نکلکر آئے تھے فوجی طریق پر سلام کیا ✣

مہاراجہ پنا نیلے مخمل کے لباس میں گلابی استرق کا کوٹ پہنے - جسپر طلائی کام تھا اور ہیرے موتی جڑے تھے - آگے بڑھے اور قومی رسم کے مطابق بائیں ہاتھ میں تلوار لیکر دائیں ہاتھ سے سلام کیا ٭

مہاراجہ چرکھاری خاص خاندانی لباس میں جواہرات کی پگڑی پہنے آئے اور آگے بڑھ کر نہایت ادب سے سلام کیا ٭

مہاراجہ بجاور سنہری لیسدار لباس میں جسپر جواہرات اور سنہری پٹکہ بندھا تھا - آرڈر آف انڈین امپائر لگائے - جواہرات سے مرصع تلوار ہاتھ میں لئے آگے بڑھے اور جھک کر سلام کیا ٭

مہاراجہ چھترپور سنہری مکلف لباس میں جواہرات پہنے ہوئے آگے بڑھے اور جھک کر ادب سے سلام کیا ٭

راجگان بیتامؤ - بیلانہ راجگڑھ } نے آگے بڑھ کر مقامی رسم کے مطابق کچھ
رانائے بڑوانی و علی راج پور } کچھ الفاظ کہنے کے بعد تین تین دفعہ جھک جھک کر سلام کئے ٭

سرداران بلوچستان - بعدازاں سرداران بلوچستان بسر کردگی آنریبل کرنل (سر) جے ریمزے ایجنٹ گورنر جنرل آگے بڑھے اور سب سے پہلے آنریبل موصوف نے اظہار اطاعت کیا ٭ اور بلوچستان کے نمائندگان کی حیثیت سے مندرجہ ذیل بارہ صاحبان نے اطاعت کی :-

۱ لیفٹنٹ کرنل آرچر ریونیو کمشنر - ۲ کرنل جی ولیمس سکرٹری ایجنٹ گورنر جنرل - ۳ گنپت رائے سینئر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - ۴ سر غوث بخش خان رئیس رائی سینی - ۵ سردار حبیب اللہ خان نوشیروانی رئیس غارانی - ۶ سردار خان محمد زیرکزئی رئیس جھلاوان - ۷ خان بہادر غلام حیدر خاں - ۸ نواب خان خیر بخش خاں نواب مانڈہی - ۹ نواب سر شہباز خان چیف بگٹی - ۱۰ سردار محمد خاں جوگزئی ۱۱ - خان بہادر نواب خاں لونی - ۱۲ سیٹھ خوب چند

خان قلات مخمل کا سنہری کامدار کوٹ پہنے اور اونچے کلاہ والی پگڑی پہنے جسکے ارد گرد سونے اور ہیروں کا حلقہ تھا۔ سینہ پر ہاتھ رکھے بادشاہ سلامت کے آگے جھکے
جام لسبیلہ نے بھی اسیطرح جُھک کر سلام کیا ✣

راجہ بھوٹان چبوترہ کی سیڑھیوں کے آگے جھکے اور اپنا ریشمین دوپٹہ بادشاہ کے قدموں پر ڈالا۔ پھر ٹوپی اُتار کر سجدہ کیا۔ اور ٹوپی پہن لی۔ پھر ٹوپی اُتاری اور دوسرا دوپٹہ ملکہ کے قدموں کے آگے بچھاکر ملکہ کو سلام کیا۔ انکی رسم کے مطابق دوپٹہ اپنے سے کم درجہ کے گلے میں۔ برابر والے کے ہاتھ میں اور اپنے سے معزز کے قدموں میں ڈالا جاتا ہے ✣

راجہ سکم نے بھی اسی طرح کیا۔ لیکن وہ پہلے جھکے نہیں ✣

ججانِ ہائیکورٹ کلکتہ۔ جب اُن والیان ریاست کا سلسلہ ختم ہوا۔ جو براہ راست گورنمنٹ ہند سے تعلق رکھتے تھے۔ تو پھر چیف جسٹس ہائیکورٹ فورٹ ولیم بنگال اور دوسرے ججانِ ہائیکورٹ کلکتہ نے آکر اظہارِ اطاعت کیا ✣

غیر سرکاری ممبران لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل } اسکے بعد گورنر جنرل کی لیجسلیٹو کونسل کے مندرجہ ذیل غیر سرکاری ممبران نے آگے بڑھکر اطاعت کی :- دی آنریبلز (۱) مسٹر ایس سنہا۔ ۲ سر سیبون ڈیوڈ۔ ۳ راجہ ویر یاچارلا رضو کورد پام۔ ۴ راجہ پرمدا ناتھ رائے ڈگھاپٹیہ۔ ۵ مسٹر ایم بی دادابھائی۔ ۶ سر وٹھلداس ٹھیکرسی۔ ۷ مسٹر سی ڈبلیو ایم گریہم۔ ۸ خان ذوالفقار علیخان۔ ۹ مسٹر محمد علی جناح۔ ۱۰ مسٹر آر این مدہولکار۔ ۱۱ مسٹر جے کے گوکھلے۔ ۱۲ سر جی ایم چٹنویس۔ ۱۳ بابو بھوپندرو ناتھ باسو۔ ۱۴ مہاراج ادہیراج سر بجے چند مہتاب بہادر بردوان ۱۵۔ پنڈت مدن موہن مالوی۔ ۱۶ مونگ با ہو۔ ۱۷ نواب سید محمد۔ ۱۸ ملک عمر حیات خاں ٹوانہ۔ ۱۹ مسٹر این صوبہ راؤ۔ ۲۰ مسٹر مظہر الحق۔ ۲۱ راجہ سر علی محمد خان محمود آباد۔ ۲۲ نواب عبدالمجید۔ ۲۳ راجہ پرتاب بہادر سنگھ۔ ۲۴ سید شمس الہدے۔ ۲۵ کنور سر رنبیر سنگھ۔ ۲۶ پرنس ارکاٹ۔ ۲۷ مسٹر سی ایچ آرمسٹرونگ ۲۸ مسٹر غلام محمد بھرگری

(صوبہ مدراس) گورنر مدراس - ازاں بعد ہز ایکسیلنسی گورنر مدراس نے آگے بڑھ کر اظہارِ اطاعت کیا ✣ پھر انکے بعد دو ممبرانِ اگزکٹو کونسل مدراس نے اطاعت کی جنمیں ایک یورپین اور ایک ہندوستانی تھا ✣

احاطۂ مدراس کے والیانِ ریاست :- اسکے بعد مہاراجہ ٹراونکور - راجہ کوچین - اور راجہ پدوکوٹہ اسی لباس میں آگے بڑھے جو انہوں نے جلوس کے دن پہنا ہوا تھا - اور نہایت ادب سے جھک کر سلام کیا ✣

ججان ہائیکورٹ - پھر چیف جسٹس اور ججان ہائیکورٹ مدراس نے آگے بڑھکر اطاعت کی

ممبران لیجسلیٹو کونسل مدراس - جسکے بعد مدراس کے نمائندگان کی حیثیت سے مندرجہ ذیل ۲۵ صاحبان نے اطاعت کی :-

دی آنریبلز - ۱ سر مرے ہمک - ۲ سر آرنلڈ وائٹ - ۳ سر رالف بنسن - ۴ مسٹر جسٹس جے - ای پی والس - ۵ مسٹر جسٹس سنکرن نائر - ۶ مسٹر جسٹس عبدالرحیم - ۷ - مہاراجہ سری راؤ سر دی رنگا راؤ بہادر بوبلی - ۸ مہاراج سری وکرما دیوگرو جیپور - ۹ مسٹر پی کساوا پلائی - ۱۰ راجہ سری مدن موہن سنہا دیوگرو دہارا کوٹہ - ۱۱ - راجہ راجیسوارہ سیتھو پاتھی عرف منتھورا مائنگا رام ند - ۱۲ پی ایس سوا سوامی آئیر - ۱۳ مسٹر ایچ ایس فریزر - ۱۴ مسٹر ای ڈبلیو اور - ۱۵ راجہ دی داسو دیوا راجہ آور گال نامبیڈری آف کولنگوڈ - ۱۶ راؤ بہادر دی راما بھدرا نیڈو گارو زمیندار ڈوڈا پانایا کنور - ۱۷ ٹی دی سیشا گری آئر - ۱۸ مسٹر محمد عبدالقدوس بادشاہ - ۱۹ راؤ بہادر پی تہیا گا راؤ چیٹی گورو - ۲۰ خان بہادر محمد حبیب اللہ - ۲۱ مسٹر جی رگھیوا راؤ - ۲۲ مسٹر ایس ایم راما سوامی چیٹی - ۲۳ مسٹر ٹی رجمیڈ - ۲۴ مسٹر بی ایف ایکس سلڈانہ - ۲۵ مسٹر اے ای بون

(صوبہ بمبئی) ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی اور ممبران اگزکٹو کونسل نے آگے بڑھکر اطاعت کی ✣

مہاراجہ کولہاپور سرخ ریشمی لباس پہنے ہوئے جسپر زردوزی کا کام تھا اور

سٹار آف انڈیا اور رائل وکٹورین آرڈر لگائے آگے بڑھکر جھکے۔ اپنی تلوار شہنشاہ کے قدموں میں رکھی اور جھک کر تین دفعہ آداب بجالائے۔ اور اپنی پیشانی کو دائیں ہاتھ سے چھوا۔ پھر تلوار اُٹھائی اور اسیطرح ملکہ کو بھی جھک کر تین سلام کئے ✤

راؤ کچھ نے جو انڈین امپائر۔ جوبلی ۱۸۸۷ء اور دربار ۱۹۰۳ء کے تمغے لگائے تھے نہایت ادب سے دونوں ہاتھوں سے سلام کیا ✤

مہاراجا ایڈر نے مہاراجہ جودھپور کی طرح سلام کیا ✤

میر خیرپور سندھ نے سنہری مخملی زری کے لباس میں چوڑی سبز کامدار ٹوپی پہنے جسپر سرپیچ بھی تھا۔ آگے بڑھکر اسلامی طریق پر سلام کیا ✤

نواب پالن پور سفید لباس میں رنگدار پگڑی پہنے۔ جسپر جواہرات و ہیرے لگے تھے۔ انڈین امپائر کی ربن اور جواہرات سے مرصّع تلوار لئے ہوئے۔ جو انکے آباء و اجداد کو شہنشاہ اکبر سے ملی تھی۔ آگے بڑھے اور تین دفعہ جھک کر ہز میجسٹیز کو سلام کیا ✤

جام نوان نگر۔ سفید و سنہری مرصّع بجواہرات لباس میں سرخ پگڑی پہنے جسپر ہیرے کی کلغی اور موتی لگے تھے۔ آگے بڑھے۔ پہلے جھک کر بادشاہ کو اور پھر ملکہ کو سلام کیا ✤

مہاراجہ بھاؤنگر سفید لباس میں جسپر موتی لگے تھے۔ سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے آگے بڑھے۔ اور صرف جھکے ✤

راجہ دھرنگدرہ سنہری و زرد لباس میں آئے اور جھک کر ہز میجسٹیز کو سلام کیا

راجہ راجپیپلہ زری کے کام کا کوٹ۔ ہیروں سے مرصّع پگڑی اور کارونیشن میڈل لگائے آگے بڑھے اور بہت دفعہ جھک کر ہز میجسٹیز کو سلام کیا ✤

نواب کھمبے۔ سیاہ کوٹ پہنے جسپر سنہری پیٹی لگی تھی۔ سر پر سفید عمامہ باندھے آگے بڑھے اور جھک کر دائیں ہاتھ سے نمبروار ہر دو میجسٹیز کو سلام کیا ✤

نواب ادھن پور سفید لباس میں موتی و جواہرات لگائے ہوئے تھے۔ آگے بڑھکر جھکے اور دائیں ہاتھ سے تین دفعہ ہز میجسٹیز کو جھک کر سلام کیا۔ اور تعظیم کے متعلق چند الفاظ بھی کہے +

ٹھاکر گونڈل سیاہ مخمل کے لباس میں تھے جسپر زری کا کام تھا۔ اور انڈین امپائر کا رِبن پہنے تھے۔ اور دربار کارونیشن ۱۹۰۳ء کا تمغہ بھی لگائے ہوئے تھے۔ آپنے تین دفعہ جھک کر سلام کیا +

نواب جنجیرہ سفید زری کے لباس میں انڈین امپائر کا رِبن لگائے تھے۔ چبوترہ کے نزدیک پہنچکر جھکے اور دائیں ہاتھ سے تین بار سلام کیا +

سلطان لاہج نے قومی سلام کیا +

فتح علی سلطان نے دونوں ہاتھ پیشانی تک اُٹھائے۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھلیاں اوپر کو تھیں۔ اور بہت احترام سے جُھکے +

سلطان شہر و مکلہ سیاہ مخمل کا لباس اور زری کی ٹوپی پہنے آگے بڑھے اور دایاں ہاتھ چھاتی پر رکھکر جُھکے +

راجہ دھرمپورہ سفید ریشمی لباس میں جسپر زری کا کام تھا۔ زرد پگڑی پہنے آئے اور جُھک کر کورنش بجالائے +

راجہ بانسدہ سیاہ مخمل کے لباس میں جو جواہرات سے مرصّع تھا۔ زیورات پہنے آگے بڑھ کر کورنش بجا لائے +

راجہ چھوٹا اودے پور زرد زری لباس میں جو جواہرات سے مرصّع تھا۔ آگے بڑھ کر جھکے اور ہز میجسٹیز کو سلام کیا +

راجہ بڑیا نے امپیریل کیڈٹ کور سے نکلکر فوجی سلام کیا +

نواب سچین نے بھی امپیریل کیڈٹ کور سے نکلکر پہلے فوجی سلام کیا۔ جسکے بعد بادشاہ کے قدموں پر تلوار رکھی۔ اور تین دفعہ جھک کر ہز میجسٹیز کو سلام کیا +

راجہ ونکانیر جُھک کر آداب بجالائے +

ٹھاکر پالیتانہ پادشاہ کے خدام میں سے نکلکر آگے بڑہے اور بادشاہ کے قدموں پر تلوار رکھی - اور ہز مجسٹیز کو جھک کر تین بار سلام کیا ٭

ٹھاکر لیمڑی ہز مجسٹیز کے آگے جھکے ٭

ٹھاکر راجکوٹ جو زرد وزی لباس میں موتی و جواہرات سے آراستہ تھے - آگے بڑھکر جھکے - اور سلام کرکے پھر جھکے ٭

پینٹ سپاچیو آف بوہر پیشوا کے اُس لباس میں آئے جو اسنے اپنے قایممقام کو دیا تھا - انہوں نے ہز مجسٹیز کے سامنے پانچ دفعہ سلام کیا ٭

سردار ڈھول نے جو سفید و سنہری لباس میں تھے اور موتیوں و ہیروں کے زیورات پہنے تھے اور سر پر سرخ پگڑی تھی - آگے بڑھے اور تلوار بادشاہ کے قدموں میں رکھکر تین بار دائیں ہاتھ سے سلام کیا ٭

نمائندگان بمبئی - اسکے بعد صوبہ بمبئی کے ۲۲ نمائندگان یعنے ممبران کونسل - چیف جسٹس و تین ججان ہائیکورٹ آگے بڑھے اور اطاعت کی - ان میں ہز ہائینس سر آغا خان بھی تھے - جو ہلکے رنگ کی ایرانی پوشاک میں انڈین امپائر کا ربن لگائے ہوئے تھے ٭

نمائندگان بمبئی کے نام حسب ذیل ہیں :-

۱- آنریبل چیف جسٹس سر باسل سکاٹ - ۲ بشپ بمبئی - ۳ - آنریبل سر جی نرائن چندر وارکر - (۴) آنریبل سر ڈنشاجی داور (۵) آنریبل مسٹر جے ہیٹن - جوڈیشل کمشنر سندھ (۶) سر ایس بروچہ شریف بمبئی (۷) سر دوراب جی ٹاٹا - (۸) آنریبل سر پی مہتہ (۹) آنریبل مسٹر فضل بھائی کریم بھائی ابراہیم (۱۰) آنریبل میجر سر ایچ پراکٹر (۱۱) سر چند بھائی مادھو لال - (۱۲) سردار سید علی آل ادروس (۱۳) سردار مالیگاؤں کار - ۱۴ سردار جی ایم وینچور کار - ۱۵ - آنریبل مسٹر منموہن داس راجی - ۱۶ ہز ہائینس سر میر نور محمد خان - ۱۷ - آنریبل مسٹر ہرچند رائے وشنداس ۱۸ - آنریبل خان بہادر وکیل - ۱۹ - آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ - ۲۰ - آنریبل مسٹر

للوبھائی سانولداس۔ ۲۱ سردار سی موٹو بیار ۔

(صوبہ بنگال) بعدازاں بنگال کے **لفٹننٹ گورنر** معہ اپنی اگزیکٹو کونسل کے ممبران کے آئے اور اطاعت کی ۔

مہاراجہ کوچ بہار استبرق کا کوٹ پہنے جسپر جواہرات لگے تھے۔ آگے آئے۔ اور نہایت ادب سے جُھک کر سلام کیا ۔

راجہ کروند نے بھی اسی طرح جُھک کر سلام کیا ۔

نمائندگان بنگال۔ جسکے بعد مندرجہ ذیل ۲۰ نمائندگان بنگال معہ ممبران کونسل آئے اور انہوں نے اطاعت کی :۔

۱۔ نواب سر واصف علی مرزا مرشدآباد ۲۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو جے بریڈشا۔ ۳ مہاراجہ سر رادی نیشور پرشاد سنگھ گدہور۔ ۴ مہاراجہ سر رامیشور سنگھ دربھنگہ۔ ۵ مسٹر آر این مکرجی شریف کلکتہ ۶۔ آنریبل لفٹننٹ کرنل جی جی گارڈن۔ ۷۔ آنریبل مسٹر ایف ایچ سٹوارٹ۔ ۸۔ آنریبل سر ایف جی ڈیو مانٹی۔ ۹۔ آنریبل مہاراجہ یمندر و چندر نندی۔ (۱۰) آنریبل ہریش کیش لاہا۔ ۱۱۔ آنریبل رائے بہادر بیکنٹا ناتھ سین ۱۲۔ آنریبل رائے بہادر شوشنکر سہائے مینیجر راج بنیلی ۱۳۔ آنریبل خان بہادر مولوی سرفراز حسین خان ۱۴۔ آنریبل مولوی سید فخرالدین۔ ۱۵ راجہ رنجیت سنہا ناشی پور۔ ۱۶ نواب سید شمس الہدٰے۔ ۱۷ اسید حسن امام۔ (۱۸) آنریبل مسٹر ٹی ایم فلیگسٹ۔ (۱۹) آنریبل بابو دیب پرشاد سر بھادیکاری (۲۰) آنریبل راجہ راجندر نراین بھنجہ دیو کنیکا۔ ۲۱ خان بہادر مولوی سراج الاسلام ۔

(صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ) ہز آنر لفٹننٹ گورنر یوپی آگے بڑھے۔ اور اطاعت کی۔ جس کے بعد

مہاراجہ بنارس و راجہ ٹیڑھی آئے۔ جنھوں نے قدرے خمیدہ ہوکر اطاعت کی

نمائندگان۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل نمائندگان و ممبران کونسل نے حاضر ہوکر اطاعت کی :۔ (۱) آنریبل چیف جسٹس ایچ جی رچرڈس (۲) آنریبل مسٹر ڈی سی بائل۔

(۳) آنریبل مسٹر جی اے گوکھلے (۴) آنریبل مہاراجہ سر بھگوتی پرشاد سنگھ بلرامپور
(۵) آنریبل راجہ سر محمد تصدق رسول خان جہانگیر آباد (۶) آنریبل ممتاز الدولہ
نواب سر فیاض علیخان پہاسو (۷) آنریبل راجہ فرانسس شیام رکھ تاجپور۔
(۸) آنریبل راجہ رامپال سنگھ کوری سدہولی - ۹ راجہ دت پرشاد سنگھ مرساں -
۱۰ راجہ شیو منگل سنگھ مین پوری - ۱۱ راجہ اودے راج سنگھ کاشی پور - ۱۲ راجہ رام
پرتاب سنگھ مانڈہ - ۱۳ راجہ رام سنگھ راجپورہ - ۱۴ راجہ بھوپندر بہادر سنگھ بنتیت
۱۵- راجہ محمد مہدی علی خان حسن پور - (۱۶) آنریبل رائے بہادر سندر لال الہ آباد
۱۷- آنریبل خان بہادر سید آل نبی آگرہ - (۱۸) آنریبل مسٹر ڈبلیو جی بیوس -
۱۹- آنریبل پنڈت موتی لال نہرو الہ آباد - (۲۰) آنریبل مسٹر جسٹس کنوکس -
۲۱- آنریبل مسٹر جسٹس بنیرجی (۲۲) آنریبل مسٹر جسٹس گریفن ✤

صوبۂ پنجاب سب سے اوّل ہز آنر سر لوئی ڈین بہادر لفٹننٹ گورنر پنجاب آگے بڑھے - اور آپنے اطاعت کی - بعدہٗ

مہاراجہ پٹیالہ ہلکے نیلے ریشمی لباس میں جسپر بیشمار ہیرے و موتی لگے تھے - آگے بڑھے - اور اپنی قومی رسم کے مطابق سلام کیا ✤

خوردسال نواب بھاول پور نیلے مخملی لباس میں جسپر زردوزی کا کام تھا اور سر پر جواہرات کا ایک حلقہ تھا - معہ پریزیڈنٹ کونسل مولوی حاجی رحیم بخش خاں صاحب سی آئی ای پلیٹ فارم پر آئے - جہاں سے نواب اکیلے چبوترہ کی طرف بڑھے - اور نہایت ادب سے جُھک کر آداب بجالائے جس سے حاضرین نے مسرور ہوکر چیرز دئیے ✤

مہاراجہ جیند قرمزی زردوزی لباس میں آئے جنکی پگڑی پر مرصع بجواہرات کلغی لگی تھی - آپنے بادشاہ سلامت کو مودبانہ سلام کیا ✤

مہاراجہ نابہہ جلوس دربار میں بوجہ علالت شریک نہ ہو سکے ✤

راجہ کپورتھلہ گہری نیلی زردوزی وردی میں آگے بڑھے اور اظہار اطاعت کیا

راجہ سرمور نے زردوز سیاہ وردی میں آگے بڑھکر اطاعت کی +

راجہ منڈی. جواہرات سے مزین لباس پہنے آئے اور اطاعت کی +

راجہ بلاسپور کوٹ پہنے اور جواہرات سے مرصع پیٹی و تلوار لگائے جو انکے دادا کو دربار قیصری (۱۸۷۷ء) پر ملی تھی آئے اور ہز میجسٹیز کو سلام کیا +

نواب مالیر کوٹلہ ہلکے گلابی زردوزی لباس میں جسکے اوپر ہلکے رنگ کی مخمل کا ایک چوغہ بھی پہنا تھا۔ اور قیمتی موتی و اعلے جواہرات بھی زیب تن تھے۔ آگے بڑھے اور نہایت ادب سے اظہار اطاعت کیا +

راجہ فریدکوٹ سبز ریشمی کوٹ اور نیلا مخملی چوغہ پہنے۔ سبز پگڑی باندھے جسپر بہت سے موتی اور جواہرات لگے تھے۔ آگے بڑھے اور اطاعت کی +

راجہ چمبہ نے بھی مکلف لباس میں آگے بڑھکر اظہار اطاعت کیا +

راجہ سکیت نے بھی فوق البھڑک پوشاک پہنے آگے بڑھکر اطاعت کی +

نواب لوہارو پرانے فیشن کے ہلکے سبز زردوزی لباس میں تاج جیسی ٹوپی پہنے۔ جسپر موتیوں سے پر کلغی لگی تھی۔ آگے بڑھکر پیشانی تک ہاتھ لیجا کر سلام کیا۔ اور پھر واپسی پر بھی اسیطرح سلام کیا +

پنجاب کے نمائندگان کی حیثیت سے مندرجہ ذیل ۱۹ صاحبان نے اطاعت کی (۱) آنریبل سر لوئے رینڈ چیف جج (۲) آنریبل مسٹر ڈوٹی فنانشل کمشنر (۳) آنریبل مسٹر برٹ مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے (۴) دیوان بہادر دیوان نرانداس رناتھ ایم اے ڈپٹی کمشنر (۴) ڈاکٹر یونگ وایس چانسلر پنجاب یونیورسٹی (۵) آنریبل رائے بہادر جسٹس شادی لال (۶) آنریبل خواجہ احد شاہ لدہیانہ (۷) آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ امرتسر (۸) آنریبل خان بہادر سیٹھ آدمجی ماموجی راولپنڈی (۹) آنریبل مسٹر جے کری پنجاب چیمبر آف کامرس (۱۰) آنریبل نواب بہرام خان مزاری (۱۱) آنریبل کیپٹن (نواب) ملک مبارز خان ٹوانہ (۱۲) آنریبل خان بہادر

میاں محمد شفیع -(۱۳) آنریبل لالہ سلطان سنگھ دھلی (۱۴) آنریبل سردار سندر سنگھ مجیٹھ - ۱۵ راجہ نریندر وچندر نادون - ۱۶ راجہ سر ہرنام سنگھ - ۱۷ نواب فتح علیخان قزلباش سی آئی ای (۱۸) آنریبل باوا گوربخش سنگھ بیدی - سی آئی ای راولپنڈی - ۱۹ مسٹر ہرکشنلال بیرسٹرایٹ لا ❊

(برھما) پھر لفٹننٹ گورنر برہما نے آگے بڑھکر اظہار اطاعت کیا بعدہٗ

(شان کے راجگان) سابواس کنگ ٹنگ - بانگھوی ہسپیا آئے - جو تمام عجیب لباس میں سنہری وپگوڈا رشکل کی ٹوپیاں پہنے تھے - انہوں نے نہایت ادب سے بادشاہ وملکہ معظمہ کو علیحدہ علیحدہ سلام کئے -

نمائندگان - جسکے بعد مندرجہ ذیل ۲۰ نمائندگان وممبران کونسل صوبہ برہما پیش ہوئے :-

(۱) آنریبل سر چارلس فوکس چیف جج (۲) مسٹر جی وی شاہ جوڈیشل کمشنر - (۳) آنریبل مسٹر ایف سی گیٹ (۴) آنریبل مسٹر ڈبلیو آر شکمین (۵) آنریبل مسٹر سی فنلے (۶) آنریبل مونگ کیٹ (۷) آنریبل مسٹر مرزا عبدالحسین (۸) آنریبل مسٹر مرد انجی کاؤسجی (۹) آنریبل مسٹر لمچن لٹونگ (۱۰) آنریبل مسٹر مونگمو ۱۱ مسٹر جے ولکاکس (۱۲) مسٹر جے ڈبلیو وارڈ (۱۳) مونگ میاٹ ٹن اونگ ۱۴ مونگ ٹن سن - ۱۵ مونگ پومرچنٹ (۱۶) مونگ تھون میات - ۱۷ مونگ نندن - ۱۸ مونگ پوسی - ۱۹ مونگ ٹھونگ چن - (۲۰) مونگ ٹن ہونگ ❊

(مشرقی بنگال وآسام) پھر مشرقی بنگال کے لفٹننٹ گورنر نے آگے آکر اطاعت کی - جن کے بعد

راجہ ہٹر اسفید زردوزی لباس پہنے اور اصلی موتیوں کے زیورات زیب تن فرمائے اور ہاتھ میں تلوار لئے آگے بڑھے اور جھک کر سلام کیا ❊

راجہ منی پور سیاہ مخمل پر سنہری بیس کا کوٹ پہنے اور جواہرات کی کلغی لگائے

آگے بڑھے اور جھک کر سلام کیا ؛
نمائندگان جسکے بعد مندرجۂ ذیل نمائندگان اور ممبرانِ کونسل صوبۂ مذکور پیش ہوئے ؛
(۱) آنریبل پی جی میٹس (۲) آنریبل مسٹر جے سی آر تھبناٹ (۳) آنریبل مسٹر پی لائن (۴) آنریبل مہاراجہ گرجاناتھ رائے بہادر دیناجپور (۵) آنریبل نواب خواجہ سر سلیم اللہ بہادر ڈھاکہ (۶) آنریبل مسٹر ایف جے موناہن (۷) آنریبل مسٹر آر ایچ ہینڈرسن (۸) آنریبل مسٹر جے مارگن (۹) آنریبل خان بہادر سید نواب علی چوہدری (۱۰) آنریبل خان بہادر سید حسین حیدر چوہدری (۱۱) آنریبل کمار مہندر رنجن رائے چوہدری (۱۲) آنریبل رائے بہادر سیتا ناتھ رائے (۱۳) آنریبل مانک چندر بارو (۱۴) مہاراج سموڈ چندر سنگھ سسنگ (۱۵) مہاراج جگدندر ناتھ رائے ناٹور (۱۶) راجہ شاشی شکر سورائے بہادر طاہرپور (۱۷) راجہ بھوبن موہن رائے رئیس چکمہ (۱۸) چولا پھر وچوہدری بھوموڈنگ (۱۹) راجہ منماتھاناتھ رائے چوہدری سنتوشن (۲۰) بوڈکھور سنگھ سیام کھیا

صوبجاتِ متوسط پھر چیف کمشنر صوبجات متوسط نے معہ مندرجہ ذیل بارہ نمائندوں کے ساتھ حاضر ہو کر اطاعت کی :-
۱ مسٹر ایچ دی ڈایک بروگمین جوڈیشل کمشنر (۲) مسٹر ایچ اے کرمپ فنانشل کمشنر - ۳ راجہ بہادر راگھوجی راؤ بھونسلہ ناگپور - ۴ دیوان بہادر سیٹھ کنور چند ڈاگہ کاپٹی - ۵ رگھوناتھ راؤ اباصاحب جبلپور - ۶ راجہ وشوا ناتھ سنگھ املائی ضلع جبلپور - ۷ راجہ تخت سنگھ فتحپور ہوشنگ آباد (۸) خان بہادر علی رضا خان چھندوارہ - ۹ لال بربجرم دیو زمیندار کھریار ضلع رائے پور - ۱۰ - لالہ اندرشاہ زمیندار امباگڑھ چوکی ضلع ڈرگ (۱۱) خان بہادر نواب سلام اللہ خان بلڈانہ (۱۲) راؤ بہادر دیوراؤ دیناک ضلع اکولہ

صوبہ سرحدی - سب سے آخر میں سر جارج روس کیپل چیف کمشنر

صوبہ سرحدی نے حسب مندرجہ ذیل ۱۰ سرحدی نمائندوں کے آگے بڑھ کر اظہار اطاعت کیا:-

۱۔ مسٹر ڈبلیو بارٹن جوڈیشل کمشنر - ۲ مسٹر جے ایس ڈونلڈ ریزیڈنٹ بلوچستان ۳ مسٹر اے ایل پی ٹکر ریونیو کمشنر - ۴ خان بہادر صاحبزادہ عبد القیوم - ۵ نواب احمد نواز خان سدوزئی ڈیرہ اسمٰعیلخاں - ۶ نواب غلام قاسم خان کٹی خیل ٹانک - ۷ خان بہادر ارباب محمد حسین خان مہمند - ۸ خان محمد حسین خان گڑھی حبیب اللہ ضلع ہزارہ - ۹ خانصاحب خوشدل خان بنگش کوہاٹ - ۱۰ - خان بہادر میاں رحیم شاہ کاکاخیل پشاور *

رسم اطاعت کا اختتام - آخر کار اطاعت کی رسم ۴۵ منٹ میں ختم ہوگئی اور سر ہنری میکمہن نے آگے بڑھ کر رسم اطاعت کے اختتام کا اعلان کیا۔ اطاعت کے موقعہ پر بینڈ بجنا - جبتک کہ اطاعت ہوتی رہی - باجہ نہایت منتخب گتیں بجاتا رہا *

اندرونی درباری شامیانہ سے ہز میجسٹیز کا جلوس مرکزی بیرونی پویلین کیطرف

اظہار اطاعت کے بعد جب ہز میجسٹیز اپنے تختوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے تو پھر تمام دربار بھی تعظیم کے لئے سروقد کھڑا ہوگیا۔ جسکے بعد ہز میجسٹیز ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے پویلین کی سیڑھیوں سے نیچے اُتر کر بیرونی پویلین کیطرف کو مارچ کاروینشن بینڈ کے راگ کے مطابق قدم بقدم چلے - ہز میجسٹیز کے دامنوں کو خدام نے اُٹھایا ہوا تھا - اور جلوس کی ترتیب حسب ذیل تھی:-

ترتیب جلوس - اوّل لارڈ ہائی سٹوارڈ اور ملکہ کے لارڈ چیمبرلین ہز میجسٹیز کی طرف منہ کئے اُلٹے پیروں چل رہے تھے۔ پھر ہز میجسٹیز - انکے عقب میں شاہی خدام دو قطاروں میں شاہی نشانات اُٹھائے ہوئے تھے - جنکے ۱۰ گز فاصلہ پر لارڈ و لیڈی ہارڈنگ اپنے خدام سے اپنے دامنوں کو اُٹھوائے

چل رہے تھے۔ جنکے پیچھے شاہی خاصہ کے ممبران مارکوئس ڈچز آف ڈیون شائر ڈیوک آف ٹیک اور ۱۰ ممبران سٹاف گورنر جنرل ۷ اقطاروں میں تھے جنکے بعد چوبدار تاج شاہی والے بھاری طلائی عصا لئے ہوئے تھے ÷

گارڈ اوف آنرز۔ پویلین کے نیچے اسطرح اندر کیطرف مُنہ کئے ہوئے ایستادہ تھا کہ جب بادشاہ سلامت اندرونی پویلین سے اُترے۔ تو تمام فوج نے سلوپ آف آرمز کیا ÷

مرکزی پویلین کی سیڑھیوں پر چڑھنا۔ اور پھر ہز میجسٹیز آہستہ آہستہ مرکزی پویلین کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اپنے اپنے تخت پر متمکن ہو گئے۔

اس وقت تمام مونٹ اور فوج کا نظارہ ہز میجسٹیز کی نظر تلے بخوبی پھر گیا۔ اور اِدھر ہزار مخلوق بھی اپنے شاہ ذیجاہ کے دیدار سے بخوبی فیضیاب ہو رہی تھی ÷

متعلقین کا قیام۔ لارڈ و لیڈی ہارڈنگ معہ وزیر قرب لارڈ ہائی سٹوارڈ بادشاہ کے دائیں طرف ذرا نچلے چبوترہ پر جاگزین ہوئے۔ اور بائیں طرف ڈیوک آف ٹیک۔ لارڈ چیمبرلین ملکہ۔ مسٹرس آف دی روبس۔ اور دیگر خواتین قرب ملکہ۔ خاصہ کے باقیماندہ ممبر نچلے چبوترہ کے اِدھر اُدھر تھے۔ اور خدام رسومات سیڑھیوں کی طرف مُنہ کئے ہوئے کھڑے تھے ÷

ہراول کی آمد۔ ہز میجسٹیز کے متمکن ہونے کے چند منٹ بعد بائیں طرف کے بینڈ نے ہراولوں کی طلبی کی گت بجائی۔ چنانچہ اسی وقت سو فٹ کے فاصلہ سے ہراول سوار گھوڑوں پر چڑھے ہوئے اور عجیب شاندار وردیاں پہنے۔ خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے پویلین کیطرف بڑھے۔ اور جلد دائیں بائیں گھوم کر جلوس کی سڑک کے سامنے سے پویلین کے سامنے آکر قطار در قطار کھڑے ہو گئے۔ اور نمبر وار ہندوستانی و انگریزی ہراولوں نے اپنا مُنہ بادشاہ سلامت کی طرف کیا ÷

یورپین ہیرلڈ کا اعلان شاہی سنانا - چنانچہ یورپین ہیرلڈ میجر جنرل بیٹن ہیرلڈ دربار دہلی، کو اعلان شاہی پڑھ کر سنانے کا ارشاد ہوا۔ جنھوں نے گھوڑے پر سوار ہی مونٹ کی طرف منہ کرکے اعلان شاہی کو جو سفید ساٹن پر سنہری حروف میں لکھا ہوا تھا۔ اور اسکے اردگرد جھالر تھی۔ بزبان انگریزی نہایت بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔ جسکی آواز ۳۰۰ گز پرے تک بخوبی سنی جاتی تھی ✣

ہندوستانی ہیرلڈ کا اعلان شاہی سنانا - یورپین ہیرلڈ کے اعلان شاہی سنا کر چلے جانے کے بعد آنریبل کیپٹن ملک عمر حیات خاں صاحب ٹوانہ سی آئی ای ہندوستانی ہیرلڈ گھوڑے پر سوار بڑھے۔ اور انہوں نے میجر جنرل بیٹن سے بھی زیادہ بلند آواز سے اعلانِ شاہی بزبان اردو سنایا۔ جو حسب ذیل تھا۔ اور جسکی اردو انگریزی نقلیں اسی وقت تقسیم کردیگئیں۔

اعلانِ شاہی منجانب شہنشاہِ معظّم

شاہی اعلان برائے آگاہی مملکت ہز میجسٹی بر موقعہ جشن تاجپوشی شاہِ عالیمقام

"چونکہ ما بدولت اقبال نے بذریعہ اپنے شاہی اعلانات مورخہ ۱۹ ماہ جولائی"
"سنہ ۱۹۱۰ء و ۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء اپنے جلوس کے پہلے سال میں اپنے شہنشاہی"
"ارادہ کا اعلان و اظہار فرمایا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنی"
"شاہی تاجپوشی کی رسم ماہ جون سنہ ۱۹۱۱ء کی ۲۲ تاریخ کو ادا فرمائینگے ✣

"اور چونکہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جمعرات کے دن گذشتہ جون"
"کی ۲۲ تاریخ کو ہمیں اس رسم کے ادا کرنے کی توفیق دی ✣

"اور چونکہ بذریعہ اپنے شاہی اعلان مورخہ ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء اپنے جلوس کے"
"پہلے سال میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ ہمارا ارادہ و منشا ہے کہ ہم اپنی مملکت"

"ہندوستان کی عزیز رعایا کو بذاتِ خاص مطلع فرمائیں کہ رسم مذکور حسبِ مدعا"
"ادا ہو چکی ہے - اور اپنے گورنروں - لفٹنٹ گورنروں - دیگر افسروں"
"اور اپنے زیر حمایت دیسی ریاستوں کے والیان و امراء - نیز سلطنتِ"
"ہندوستان کے تمام صوبجات کے عمایدین کو اپنے حضور میں طلب فرمادیں"
"لہذا اب اِس فرمانِ شاہی کے ذریعہ سے ہم اسکا اعلان فرماتے ہیں -"
"اور اپنے تمام عہدہ داران اور تمام والیان ریاست اور اپنی رعایا کو - جو"
"اس موقعہ پر دہلی میں جمع ہے - اپنا شاہی اور قیصری سلام ابلاغ فرماتے اور"
"مطمئن کرتے ہیں کہ ہم کو اپنی سلطنتِ ہندوستان سے دلی اُنس ہے"
"اور اسکی صلاح وفلاح ہمارے مدِنظر ہے اور ہمیشہ مدِنظر رہیگی - یہ"
"اعلان ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ہمارے جلوس کے دوسرے سال میں ہمارے"
"دربار دہلی سے صادر ہوا ❊

"خدا بادشاہ کو سلامت رکھے"

بینڈ - سلامی اتواپ - نعرہ ہاء { خاتمۂ اعلان پر پہلے تو باجہ نے مسرت و مسرت اور قومی گیت } شادمانی کی گتیں بجائیں - پھر "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کا گیت گایا - جسپر تمام حاضرین سرو قد کھڑے ہو گئے - اور بادشاہ سلامت و ملکہ محترمہ اپنے اپنے تخت پر متمکن رہے - افواج نے ہتھیار پیش کئے - اور بیٹری نے شمال کیطرف سے ۱۰۱ توپوں کی سلامی کی پہلی قسط ۳۴ توپوں کی چھوڑنی شروع کی - جسکے بعد ایک طرف سے دوسری طرف خوشی کے نعرے گونج گئے - پھر قومی گیت کے چھ شعر گائے گئے - جسکے بعد مشرقی بیٹری سے ۳۴ اتواپ (دوسری قسط) چھوٹنی شروع ہوئیں اسکے بعد پھر خوشی کے نعرے لگائے گئے - اور چھ دفعہ قومی گیت گائے جانے کے بعد پھر ۳۳ اتواپ سلامی کی چھوڑیگئیں - اور احاطہ دربار کے باہر کی فوجوں نے بھی بندوق کی باڑھ سے سلامی دی ❊

گورنر جنرل کا بادشاہ سلامت سے اعلانِ مراعات لینے کیلئے آگے بڑھنا } بعد ازاں گورنر جنرل بہادر نہایت ادب سے چبوترہ شاہی پر آ کر جھک کر آداب بجا لائے۔ اور حضور ملک معظم سے مراعاتِ شاہی کا خاص اعلان حاصل کیا ✣

گورنر جنرل کا مراعاتِ شاہی کا اعلان پڑھنا } چنانچہ لارڈ ہارڈنگ بہادر نے حضور شہنشاہ معظم سے اعلانِ مراعاتِ شاہی حاصل کر کے مونٹ اور افواج کی طرف رُخ فرما کر اعلان نہایت بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا۔ جسکی اردو و انگریزی نقلیں اسی وقت تقسیم کر دیگئیں۔ اعلان حسبِ ذیل تھا:۔

اعلانِ مراعاتِ شاہی

تمام اُن لوگوں کو جنسے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں۔ واضح و لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسیلینٹ میجسٹی جارج پنجم بفضلِ ایزدی بادشاہ ممالکِ متحدہ برطانیہ اعظم و آئرلینڈ و برٹش ممالکِ بحری و محافظ دین و قیصر ہند، مَیں اعلیحضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعہ سے اُن عطایا و مراعات اور ایزادیوں و احسانات کا اظہار کرتا اور اسکی اطلاع دیتا ہوں۔ جو ہز امپیریئل میجسٹی نے براہ نوازشِ خسروانہ اِس عالیشان اور یادگاری موقعہ پر عطا فرمائے ہیں:۔

تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو مودبانہ طور پر ملک معظم کی مرضی و خوشی پر عمل کرتی ہی باجازتِ سکرٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے۔ اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہی کہ کوشش کر کے ہند میں تعلیم کو جسقدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کر دیوے۔ اِس مقصد

کے لئے اسکا ارادہ ہے کہ فوراً سچی عام تعلیم کی ترقی کے لئے پچاس لاکھ روپے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آئندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے ✣

فوج ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کیساتھ تسلیم کرکے مجھی حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نن کمیشنڈ آفیسران و ہند کی برٹش افواج اور ہندوستانی افواج کے کل درجہ کے اُن ملازمین کو اور اسی درجہ کے رائل انڈیا میرین افواج اور فوج کے کل محکمہ جات کے مستقل ملازمین کو جنھیں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زاید نہیں عطا ہو۔ مزید براں ملک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسوقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران و ریزرو فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے لئے تمغہ "وکٹوریہ کراس" پانے کے مستحق قرار دئے جاویں۔ اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اسطرح اضافہ کیاجاوے کہ اول درجہ میں ۵۲ تقرریاں ہوں ماوہ ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجہ میں ۱۵ انئی تقرریاں۔ اور درجہ دوم میں ۱۹ انئی تقرریاں اسوقت سے کیجائیں۔ اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کورپس و فوجی پولیس کو مذکورہ بالا آرڈر میں داخل ہونے کے قابل سمجھا جائے۔ اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو۔ خاص عطیہ جات اراضی یا معافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دئے جائینگی جنہوں نے طویل و قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو۔ اور وہ خاص پنشن جو اب صرف تین سال کے لئے انڈین آرڈر آف میرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دیجاتی ہے۔ اس دربار کی تاریخ سے ان بیوگان کو تاعمر یا جسوقت تک وہ دوسری شادی نہ کریں عطا کیجائے ✣

سول سروس - مہربانی کیساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی و محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے - کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہو - نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے ❊

ہندوستانی خطابات کے تمغے - مزید برآں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کُل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر - سردار بہادر - رائے بہادر خانصاحب - رائیصاحب یا راؤصاحب عطا ہوئے ہوں - یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم انکو "بیج" عطا کئے جائیں ❊

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن - اور یہ کہ اُن کُل معزز اصحاب کو جنھیں "مہامہو پادھیائے" و "شمس العلما" کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں - یا آئندہ عطا ہوں - قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ پرورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن کے[1] عطا کی جائے ❊

پبلک سروس - مزید برآں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کیجاویں اور یہ بطور معافی کے پانیوالے کی حین حیات تک کے لئے ہوں - یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ کے شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد کے حین حیات تک کے لئے عطا کیجاویںگی

والیان ریاست ہند - اپنے والیان ریاست ہند کی بہبودی کے لئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں میں گدی نشینی کے موقعہ پر کوئی نذرانہ نہ لیا جاوے - اور متفرق قرضے جو ریاستہائے کاٹھیاواڑ و گجرات و بھومیاں و والیان ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں - پورے طور پر یا انکا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے ❊

[1] - چنانچہ بعد میں ان دونوں خطابوں کے لئے سو سو روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا ❊

افواج امپیریل سروس - افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقرریوں کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جاوے *

قیدیوں[1] کی رہائی - اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی یہ بھی حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اسوقت بباعث جرایم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہی ہیں رہائی دیجاوے - اور جو کل سول قرضداران جو جیلخانوں میں ہیں اور جنکے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قیدیں نہوں - بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں - رہا کردئے جاویں اور اُن کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کردئے جاویں *

"خدا ملک معظم کو سلامت و برقرار رکھے"

خاتمہ اعلان ہزایکسیلنسی دیہ امپیجسٹیز کی خدمت میں آداب بجا لاکر اپنی جگہ پر آگئے اور بینڈ نے مسرت کی گیتیں بجائیں - نیز

ملک معظم کے لئے چیرز - میجر جنرل بیٹن بوپین ہیرلڈ نے اپنی ٹوپی اُٹھاکر حضور ملک معظم کے لئے تین چیرز دئے - جنکے ساتھ تمام پنڈال اور باہر کی افواج نے بھی شرکت کی *

ملکہ محترمہ کیلئے چیرز - جسکے بعد آنریبل کپتان ملک حیات خان ٹوانہ انڈین ہیرلڈ نے تین چیرز ملکہ معظمہ کے لئے دئے - جنمیں بھی تمام پنڈال اور فوجوں نے شرکت کی - جنکی آواز دور تک گونجتی رہی *

دیہ مجسٹیز کا اُسی جلوس کے ساتھ پھر دیہ مجسٹیز مرکزی پویلین سے اسی اندرونی پویلین کیطرف مراجعت فرماتا جلوس کیساتھ جسطرح تشریف لائے تھے - رونق افروز ہوئے - اور دربار ہال کے اندرونی پویلین میں پہنچکر اپنے تخت ول

---

[1] اس شاہی رحم کے بموجب کل جیلخانجات ہند سے ۷۶۲ ۱۱ قیدی رہا ہوئے - اور جن قیدیوں کا چال چلن اچھا تھا - ان کی قید معینہ میں فی سال ایک ماہ کی معافی دیگئی - اور ۹۰ دیوانی قیدی رہا ہوئے - اور جنکا قرضہ سو روپیہ سے کم تھا - وہ بھی سرکار نے خود ادا کیا *

پر رونق افروز ہوگئے ٭

ترانۂ مسرت - اسوقت بینڈ اول جرمن کارونیشن مارچ بجا رہا تھا۔ جسکے بعد بینڈ نے شادیانہ کی گتیں بجائیں - اور باجہ نواز ہر اولوں کے ساتھ پنڈال سے باہر گئے ٭

دہلی کو پایہ تخت بنائے جانے کا اعلان اور تقسیم بنگال کی از سر نو منسوخی

جب ہز میجسٹیز مرکزی پولین سے تشریف بجا کر شاہی تختوں پر رونق افروز ہوگئے تو سب حاضرین کا یہی خیال تھا کہ اب دربار ختم ہوگیا لیکن حاضرین دربار کے تعجب و حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جبکہ انہوں نے دیکھا کہ ہز میجسٹیز اپنی جگہوں پر کھڑے ہوگئے - اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لیکر نہایت صاف آواز میں پڑھنا شروع فرمایا - جو اندرونی ہال میں بخوبی سناجاتا تھا اور اسکا مضمون حسب ذیل تھا:-

"ہم خوشی کیساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزراء کے جو"
"بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ دینے کی گئی - ہم نے فیصلہ کیا ہی"
"کہ گورنمنٹ ہند کا دار السلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے -"
"جو زمانہ قدیم میں رہا ہے - اور بباعث اس تبدیلی کے جسقدر جلد ممکن ہو"
"صوبہ بنگال کے لئے ایک گورنری قایم کیجاوے - اور علاقہ ہائے بہار - چھوٹا"
"ناگپور و اڑیسہ کے لئے نئی لفٹننٹ گورنری اور آسام کے لئے"
"چیف کمشنری قایم ہو اور ان صوبجات کی حلقہ بندی از سر نو اسطرح پر اور"
"ایسے تغیرات کیساتھ کی جاوے جیساکہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بہ"
"پسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں - ہماری یہ دلی خواہش ہے"
"کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائیگا اور"
"ہماری عزیز رعایا کی سرسبزی و راحت بڑھ جائیگی - "

اعلان ختم ہونے پر دیر مجیٹیز اپنے تختوں پر متمکن ہو گئے ✣

واقعی اِس اعلانِ شاہی کو لوگوں نے نہایت حیرت سے سنا۔ کیونکہ کسی کو اسکا شان وگمان بھی نہ تھا۔ بہت سے لوگ دہلی کو سابقہ عظمت یعنے پایۂ تخت کا درجہ ملجانے پر مسرور تھے۔ اور بعض دم بخود۔ مگر بہر حال سب نے اِس فرمانِ شاہی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا۔ کیونکہ یہ تبادلہ خود حضور ملک معظم کی زبانِ مبارک سے ہوا تھا ✣

خاتمۂ دربار کی اجازت۔ اسکے بعد سر ہنری میکمہن چبوترہ کے سامنے آئے اور خاتمۂ دربار کی اجازت طلب کی۔ جو فوراً دیگئی ✣

بینڈ کا خاتمۂ دربار کی گت بجانا۔ چنانچہ باجہ نے بھی خاتمۂ دربار کی گت بجائی ✣ اور

دیر مجیٹیز کی روانگی:۔ دیر مجیٹیز اپنی جگہوں سے روانگی کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جسپر حاضرین دربار بھی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ دیر مجیٹیز تمام حاضرین کے آگے سے مغربی پویلین کی سیڑھیوں کیطرف چلے۔ جنکے آگے آگے لارڈ ہائی سٹوارڈ۔ لارڈ چیمبرلین ملکہ۔ وگورنر جنرل تھے۔ سیڑھیوں پر گارڈ ہی اور باقی ہمراہیان وامپیریل کیڈٹ کور کے ممبران ایستادہ تھے۔ جب دیر مجیٹیز گاڑی میں سوار ہو کر جلوس کیساتھ احاطہ سے مغرب کیطرف سے نکلے۔ تاکہ بقیہ شاملین مغربی حصّہ دربار بھی جلوس دیکھ لیں تو باجہ نے سلامی دی اور فوجوں نے آرمز پیش کئے۔ شاہی سواری پرنسز روڈ کی طرف سے شاہی کیمپ کو روانہ ہوئی۔ راستہ میں لوگوں نے پُر مسرّت نعروں سے سلام کیا۔ اور ڈہائی بجے دیر مجیٹیز شاہی کیمپ میں پہنچ گئے ✣

اتواپ کی سلامی۔ دربار سے واپسی پر بھی ۱۰۱ توپوں کی سلامی سر ہوئی شاہی جھنڈے کا دربار ہال سے } فوراً شاہی جھنڈا دربار ہال سے اُتار اُتار کر شاہی کیمپ پر چڑہانا } گیا۔ اور شاہی کیمپ پر چڑہایا گیا ✣

گورنر جنرل کی روانگی - تہوڑی دیر بعد گورنر جنرل بہادر بھی معہ جلوس رخصت ہوئے ؁

حضور ملک معظم کی طرف سے گورنر جنرل کی خدمات کا اعتراف } شاہی کیمپ میں گورنر جنرل کے پہنچتے ہی حضور ملک معظم نے اس عظیم الشان رسم کی بکامیابی تکمیل پر گورنر جنرل بہادر کی خدمات کا نہایت گرمجوشی سے اعتراف کرتے ہوئے انکی کوششوں کا شکریہ ادا فرمایا ؁

شاملین دربار کی روانگی - اسکے بعد جلد جلد حکام گورنمنٹ - والیان ریاست دیگر عمائدین و عام شرفا روانہ ہوئے - اور قریباً گھنٹہ بھر میں دربار ہال خالی ہو گیا - موٹر والوں کو بڑی پٹری کی ریل اور لائٹ ریلوے نے جلسہ گاہ سے انکی قیامگاہوں پر بھی جلد سے جلد پہنچا دیا ؁

عوام کا دربار ہال میں گھسنا - جسکے بعد قریباً دو لاکھ آدمی دربار ہال کو دیکھنے کے لئے اندر گھس آئے - جنکے لئے بمشکل آنے جانے کے رستے بنائے گئے

دہلی دربار کا بکامیابی اختتام - الحمد للہ کہ ۱۲ دسمبر کو دہلی میں یہ عظیم الشان شاہی دربار نہایت رونق و کامیابی سے انجام پذیر ہوا ؁

واقعی ہندوستانیوں کی بڑی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے اپنے درمیان شہنشاہ و ملکہ کو تقریبات دربار انجام دیتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا - اور والیان ریاست و دیگر نمائندگان ملک نے حضور ملک معظم کی خدمت میں شرف باریابی کی عزت حاصل کی - جس سے سلطنتی تعلقات بفضلہ تعالے اور بھی مستحکم ہو گئے ؁

فصل سیزدہم (۱۳)

ہندوستان بھر میں جشنِ تاجپوشی کا پُر مسرّت دِن

حضورِ ملک معظم جارج پنجم کا جشنِ تاجپوشی نہ صرف دِہلی میں نہایت پُر مسرت طریقہ پر انجام پایا - بلکہ ہندوستان کے ہر ضلع - ہر تحصیل - ہر قصبہ اور ہر دیہہ میں ۱۲ دسمبر کا یوم سعید اور عظیم الشان دِن نہایت مسرّت و شادمانی اور دھوم دھام سے منایا گیا - ہر جگہ ہندو مسلمانوں - سکھوں اور عیسائیوں نے اپنی اپنی عقاید کے مطابق معبدوں میں دعائیں مانگیں - اور ہر جگہ دربار منعقد کر کے اعلانِ شاہی سُنایا گیا - اضلاع میں توپیں چھوڑی گئیں - اور جہاں توپیں نہ تھیں وہاں گولے ہی چلائے گئے - علاوہ بریں ہر جگہ روشنی اور آتشبازی کا معقول انتظام تھا - بہت جگہ بچّوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی - غربا کو پبلک چندوں سے دعوتیں دی گئیں - غریبوں کو کمبل تقسیم کئے گئے - کھیل تماشے ہوئے - بہت سے امرا نے صرف اپنی ذاتی فیاضی سے غربا کو کھانے کھلائے - اور کمبل تقسیم کئے - کئی جگہ مدرسے کتب خانے و شفاخانے اس مبارک تقریب کی یادگار میں قایم کئے گئے - کئی جگہ اس روز شاندار جلوس نکالے گئے اور لوگوں میں شہنشاہ معظم کی تصاویر مفت بانٹی گئیں اور طلبا کو تمغہ ملے دربار بھی دیے گئے اور قیدی چھوڑے گئے ✦

ہندوستانی ریاستوں میں جشنِ تاجپوشی :- اگرچہ جملہ دالیان ریاست اس تقریب سعید پر خود دہلی میں موجود تھے - مگر تاہم اُن کی ریاستوں میں بھی ہندوستان کے دیگر مقامات کی طرح اعلانِ شاہی پڑھا گیا - غربا کو کھانے کھلائے گئے - بچوں کو مٹھائی اور تمغے تقسیم ہوئے - اور معبدوں میں

دعائیں مانگی گئیں ❖

علاوہ بریں مہارانا صاحب اودیپور نے اِس موقعہ پر رعایا کو دو لاکھ روپے کے قریب قرضہ معاف کر دیا۔ مہاراجہ جے پور نے پچاس لاکھ روپے کے قریب کاشتکاروں کو لگان معاف فرمایا۔ راجہ راجگڑھ نے آٹھ لاکھ روپیہ بقایا معاف کیا۔ نواب جاورہ نے چار لاکھ روپیہ بقایا معاف کر دیا۔ اسیطرح اور ریاستوں نے بھی معقول قرضے چھوڑ دئیے اور لگان معاف کر دئیے۔ مہاراجہ پٹیالہ و جیند نے اِس دربار کی یادگار میں امپیریل سروس کی تنخواہ میں اضافہ کیا۔ اور ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر نے اپنے ہاں لوکل سیلف گورنمنٹ یعنے میونسپلٹیوں کو بذریعہ الیکشن ممبر منتخب کرنے کا حق دیا

فصل (۱۴) چہاردہم

فہرستِ اعزاز و خطاباتِ تاجپوشی

اِس مبارک تاجپوشی کی تقریب سعید پر (۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء) کو ہی دہلی و کلکتہ میں ایک ہی وقت لمبی فہرست اعزاز و خطابات شایع کی گئی۔ جو مکمل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ذاتی اتواپ سلامی

مہاراجہ سندھیا بالقابہ والئی گوالیار ۲۱ ضرب
میجر جنرل بہادر سر چندر شمشیر جنگ بہادر وزیر اعظم نیپال } ۱۹ "
رانا رنجیت سنگھ واسیے بڑدانی ۱۱ "
سلطان شہر و مکلہ ۱۱ "
شنکر راؤ چمناجی بھور ۱۱ "
مہاراجہ اُدہیراج نر ہردیو سیس کانگر ۹ "

امپیریل آرڈر کورون آف انڈیا
مارشنس آف کریو
بیگم صاحبہ بھوپال
مہارانی مسز ی میکنارا (اہلیہ مہاراجہ بھاونگر) بیرونٹ
آنریبل مسز سیسون جیکب ڈیوڈ
آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا
بذریعہ اعلان کے ذریعہ مشتہر کیا گیا کہ آرڈر

آف دی سٹار آف انڈیا کے اول اور دوسرے
اور تیسرے درجہ کے ممبروں کی مقبولہ تعداد میں
مندرجہ ذیل اضافہ کیا جائے۔ آیندہ سے زیادہ
سے زیادہ تعداد یہ رہے گی:-
صاحبان نائٹ گرینڈ کمانڈر ۴۴
جنمیں ۲۲ دیسی روساء و والیان ملک ہندوستان
اور ۲۲ برٹش رعایا کے لوگ ہونگے۔
نائٹ کمانڈر ۱۰۰ - اور کمپینین ۲۰۰
اور بڑہائے جائینگے۔
آرڈر آف سٹار آف انڈیا کے اول، دوم
و سوم درجہ کے ممبروں کی تعداد میں عارضی اضافہ
کا اعلان کیا گیا۔

جی - سی - ایس - آئی

سر جارج سڈنہم کلارک گورنر بمبئی
سر آرتھر لالی سابق گورنر مدراس
سر جان ہیوٹ پریزیڈنٹ دربار کمیٹی
مہاراجہ بیکانیر مہاراؤ کوٹہ
سر او مور کریگ کمانڈر انچیف
مہاراجہ کپورتھلہ ہزہائینس نظام دکن
سر آغا خان

کے - سی - ایس - آئی

مسٹر لسلی پورٹر قایممقام لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ
مسٹر جے این جنکسن ممبر امپیریل لجسلیٹو کونسل
مسٹر ایس ایچ بٹلر " "
مسٹر آر ڈبلیو کار لائل " "
مہاراجہ کشنگڑھ
مسٹر آر ایچ کریڈک چیف کمشنر ممالک متوسط
مسٹر جیمس ایم ڈوی اول فنانشل کمشنر پنجاب
مسٹر جے ایس مسٹن فنانشل سکرٹری گورنمنٹ ہند
مسٹر بی روبرٹسن سکرٹری محکمہ تجارت " "
آنریبل مسٹر آر اے لیمب ممبر کونسل گورنر بمبئی
مہاراجہ بردوان
مسٹر اے جی کالون ایجنٹ گورنر جنرل در راجپوتانہ
مسٹر ٹی آر ون چیرمین ریلوے بورڈ سیس
سر جنرل لیوکس ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سرو

مسٹر ایس سمی چیف جسٹس میسور
مسٹر جی سی داگر فنانشل ایڈوائزر گورنمنٹ نظام
مسٹر اے اے ابکار متعلقہ مسٹرس ابکار کمپنی کلکتہ
راجہ دھار راجہ دیواس کلاں
سر جن جنرل ٹریور پی - ایم - او - ہندوستان
مہاراجہ بھوٹان
سردار پرتاب سنگھ اہلووالیہ آف جالندھر جو کہ قبل
انعقاد دربار سے پہلے ہی انتقال کرگئے تھے۔
مگر یہ خطاب انکے لئے بھی تجویز ہو چکا تھا۔

سی - ایس - آئی

مسٹر آر ڈبلیو گیلن کنٹرولر جنرل ہند
مسٹر جے ڈبلیو ہوز چیف سکرٹری صوبہ متحدہ
مسٹر ہی ای دی گومنٹ چیف انجنیر " "
مسٹر ایچ ری بوٹ کمشنر بنارس
مسٹر ایچ ایل ایز جوڈیشل کمشنر بالائے برہما
مسٹر جی جی برائٹ چیف انجنیر " "
کرنل ایس جی برارڈ شاہی انجنیر سرویر جنرل
مسٹر ایف بیڈن برائنٹ انسپکٹر جنرل جنگلات
لفٹنٹ کرنل ایچ ایل شاورس ریزیڈنٹ جیپور
مسٹر جی ایم ہیریٹ چیف انجنیر ممالک متوسط
مسٹر ایف اے جی سلائی کمشنر برار
مسٹر ای سی ایچ والس کمشنر بھاگلپور
مسٹر ای دی لوبخ کمشنر اڑیسہ
مسٹر ارمیتہن کمشنر مشرقی بنگال
مسٹر اے میرید تھ فنانشل کمشنر پنجاب
لفٹنٹ کرنل آرچر " بلوچستان
مسٹر جی بی آر سیفر کلکٹر بمبئی
مسٹر ایچ اے کیسن ڈپٹی کمشنر پنجاب
مسٹر ڈبلیو اے ہرٹز " منٹگمری
مسٹر ایچ پی جوبال ممبر لجسلیٹو کونسل بمبئی
مسٹر جے ایس کرٹس کمشنر قسمت بمبئی
مسٹر سید علی امام ممبر لجسلیٹو کونسل گورنر جنرل
مسٹر ڈبلیو ایچ کلارک "
میجر ڈگرم اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری ملک معظم
لفٹنٹ کرنل میکسول ملٹری سکرٹری گورنر جنرل

مسٹر ایچ ٹامسن چیف سکرٹری برہما
تانک چند ممبر کونسل اندور
سر جن جنرل بینرمین مدراس
لفٹننٹ کرنل ریمزے چیف کمشنر بلوچستان
مسٹر ایس ایل میڈاک چیرمین کلکتہ کارپوریشن
ڈاکٹر گلبرٹ واکر ڈائرکٹر جنرل رصد خانجات
مسٹر وی کرشن سوامی آئر ممبر اگزیکٹو کونسل مدراس
لفٹننٹ کرنل پی آر گرڈن ڈپٹی کمشنر ضلع (آسام)
خان ذو الفقار علیخان (مالیر کوٹلہ)
لفٹننٹ کرنل جی ایف اے ہیرس انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات بنگال
مسٹر ایف بی جبریل سکرٹری دربار کمیٹی
مسٹر جے ایس ڈانلڈ متعلقہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ
مسٹر ایچ ایم ایس میتھوز کمشنر بندوبست برہما
مسٹر اے سی ہینکن متعلقہ انڈین پولیس
نواب فریدون جنگ بہادر حیدرآباد دکن
مولوی احمد حسین چیف سکرٹری نظام
مسٹر ایچ سی میولر کلکٹر کراچی
راجہ صاحب بلاسپور
لفٹننٹ کرنل اے آر۔ آلڈرچ رائل آرمی میڈیکل کور
لفٹننٹ کرنل ایم آر آے ڈسن متعلقہ حصار زرجنرل اسٹاف
مسٹر جے سی برنہم متعلقہ کارخانہ تیاری کارڈائٹ بارود کوہ نیلگری
لفٹننٹ کرنل جے ای ایف بی رینی ٹیلر شاہی انجنیئر
مسٹر کنیڈی متعلقہ انڈین پولیس بمبئی
رئیس لخترو اقع کاٹھیاواڑ
مسٹر ایم ایم جے این ٹمبلکار رئیس غلستان
لفٹننٹ کرنل اے سی ڈی جو لوٹ بنیر شاہی انجنیئر (مقام کشمیر)
بریگیڈیر جنرل ڈی کاکس متعلقہ فوج بحری ہند
لفٹننٹ کرنل آر ایس میکلگن شاہی انجنیئر سپرنٹنڈنٹ انجنیئر پنجاب
لفٹننٹ کرنل ایم ڈاس کمشنر دہلی
مسٹر ای ایچ ایس کلارک ڈپٹی سکرٹری فارن آفس
ڈاکٹر جے . بوس پریزیڈنسی کالج کلکتہ

نواب الہداد خاں صلدو زئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زندہ ہوتے تو انہیں بھی سی ایس آئی کا خطاب دیا جاتا +

جی - سی - آئی - ای

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر
سر لوئس ڈین لفٹننٹ گورنر پنجاب
ہز ہائینس مہاراجہ کولہاپور
مہاراجہ سری ادہیر ڈنکتا سوئیا چلا پتھی رنگاراؤ (وینلی)
کرنل سر آرتھر جان بیگی سٹمفورڈہیم
آنریبل سر گائی فلیٹ وڈولس ممبر اگزیکٹو کونسل گورنر جنرل
سر جان جول جارڈن سفیر باحیار (پیکنگ)
مہاراجہ سر فتح سنگھ بہادر اودے پور
ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ
ہز ہائینس میر امام بخش خان خیرپور میرس سندھ
راجہ سر ییام ورما کوچین
نواب سر خواجہ سلیم اللہ خان (ڈھاکہ)

کے - سی - آئی - ای

مسٹر فریڈرک ولیم ڈیوک قائمقام لفٹننٹ گورنر بنگال
مسٹر آرچ ڈیل ارل ہوم سکرٹری
مسٹر چارلس سٹوارٹ ولسن ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ
میجر جنرل ہنری اسٹینلی گروور سکرٹری محکمہ فوج
مسٹر چارلس ہیٹ کلیولینڈ ڈائرکٹر محکمہ سراغرسانی
لفٹننٹ جنرل سر ڈگلس ہیگ اعلیٰ افسر جنرل سٹاف
سری کنٹ راؤ نند البنا راجہ و دیار بہادر میسور
لفٹننٹ کرنل ہف ڈالی ریزیڈنٹ میسور
مسٹر ہنری پی برٹ منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے
مسٹر جیمس ہوسین ڈیوبنے پرائیویٹ سکرٹری مدراس
ہز ہائینس مہاراج ادہیراج چرکھاری
مسٹر راجندر ناتھ مکرجی متعلقہ میسرز مارٹن کمپنی کلکتہ
لفٹننٹ کرنل ہنری بوفائے تھارن ہل انسپکٹر سرحیادنی
مسٹر گنگادھر مادہو چیتنویس ایڈیشنل ممبر امپیریل کونسل
ہز ہائینس نواب جاورہ
راجہ رام سنگھ سیتامئو
مارنہ جی نہی سنودھی بیکانیر

ڈاکٹر رام کرشن گوپال بہادر پونا
مسٹر میکول فیلوز سکرٹری مہاراجہ گوالیار
ریرایڈمرل سر کالن کیپل - شاہی نیوی
سرجن جنرل آر تھر مج برنفورٹ پنشنر
سرجان سٹینلی سابق چیف جسٹس الہ آباد
مسٹر سینٹ ہل اردلی ولٹ سابق انسپکٹر جنرل جنگلات
لفٹننٹ کرنل پرسی زچاریہ کاکس
پولیٹیکل ایجنٹ خلیج فارس
مسٹر فرانسس ایڈورڈ اسپرنگ پنشنر
مسٹر ولیم آرتھر ڈرنگ ایجنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے
مہاراجہ سری وکھما دیو جیپور (مدراس)
مہاراجہ تھاتب نیگو - سکم
راناشیوراج سنگھ رائے بریلی
راجہ شعبان علیخاں سلیم پور (اودھ)
مہاراجہ سرجے سنگھ بہادر - الور
مہاراجہ رگھوناتھ سنگھ بہادر پرتابگڈھ راجپوتانہ
راجہ راج پیپلا
دیوان بہادر سیٹھ کستور چند در گابنکر (ممالک متوسط)
مہاراجہ سوائی سکنت سنگھ - بجاور
جنرل موبرے ٹامسن (سابق فوج پیادہ بنگالہ)
آنریری کے سی - آئی - اے
جنرل ایسٹ ہائم اسکنڈلر (سابق محکمہ خارجہ ایران)
شیخ بہادر بن حلباج والئے قدبت
سی - آئی - ای
مسٹر جے ایچ سی بروک - انڈیا دفتر
مسٹر ڈبلیو سی ہیچ کلکتہ
لفٹننٹ کرنل ڈبلیو سی آر اسٹرٹن - پولیٹیکل
مسٹر جیمس سکاٹ اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے
میجر ای سی بیلی پرائیوٹ سکرٹری لفٹننٹ گورنر پنجاب
لالہ شیو پرشاد دہلی
مسٹر ایف ڈبلیو جانسن چیف سکرٹری
گورنمنٹ صوبہ سرحدی
میجر اے ایل بکفورڈ متعلقہ فوج بری ہند
مسٹر ای جی گرگس متعلقہ پولیس ہند
خان بہادر میاں رحیم شاہ کاکاخیل

مسٹر ڈبلیو ایم ہیلی سکرٹری محکمہ مال
کرنل جی ڈبلیو مارلو ملٹری اکونٹنٹ جنرل
مسٹر ایچ ٹاکنس - فنانس
مسٹر ایچ ڈبلیو سمتھ انڈو یوروپین ٹیلیگراف
میجر ایف جی برنارڈ (پولیٹیکل)
میجر اے پی ٹرپور " "
لفٹننٹ کرنل آر ایف سی گارڈن سفیر فوج ہند
لفٹننٹ کرنل سی لیک ٹیگرٹ انڈین میڈیکل سروس
نواب مرزا مہدی حسن لکھنو
رائے کرشنا شاہ - نینی تال
مسٹر ایچ جی سٹوکس ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند
میجر ایل راجرس آنڈین میڈیکل سروس کلکتہ
نواب عبدالمجید بیرسٹرایٹ لا
مسٹر ایل سی پورٹر ایجوکیشن سکرٹری گورنمنٹ ہند
مسٹر ایس شارپ جائنٹ " " " "
مسٹر اے ڈینس بنارس
مسٹر ہر پرشاد شاستری آنریری مجسٹریٹ بنگال
لفٹننٹ کرنل اے میکانگی - پولٹیکل
نواب خاور خاں بلوچستان
دیوان جمیعت رائے " "
مسٹر آر سی ایف والکرس (ریلوے بورڈ)
مسٹر ایچ ایس ہیڈن (جیالوجیکل سروے)
مسٹر اے میورہیڈ ایجنٹ ساوتھ انڈین ریلوے
مہاراجکمار سدرکیونگ تلکو سکم -
لفٹننٹ کرنل ای بی فرنجین پنشنر
مسٹر اے ای انگلش سی ایس برہما
مسٹر جی ایف آرنولڈ سکرٹری محکمہ مال برما
مونگمیاٹ ٹونٹنگ متعلقہ کمیشن برما
مسٹر جی سی پوجانن - پورٹ ٹرسٹ رنگون
مسٹر ڈبلیو آر سٹاپک مین - ایوان تجارت کرا
مسٹر ای آر کے میکناب سی ایس ممالک متوسط
مسٹر جی ایس ہارٹ (جنگلات)
نواب محمد سلام اللہ خاں - دیولگھاٹ
مسٹر ٹی - ایچ - کر - سی ایس بنگال
لفٹننٹ کرنل جی ایچ ایواس سول وٹرنری ڈیپارٹمنٹ

میجر ایچ برون - ریزیڈنسی سرجن نیپال
مہاراجہ رگھوناتھ دھسکس
مسٹر جی ڈبلیو کچلر (سررشتہ تعلیم بنگال)
مسٹر جے جی کیومنگ سی ایس ″
ریورنڈ جے ایم گریہم (لیبونگ)
مسٹر ایف ایچ سٹوارٹ متعلقہ میسرز گلیڈسٹون وائلی کمپنی کلکتہ
مولوی سید نصیر الدین پنشنر بنگال
مسٹر ڈبلیو ٹی کیتھ کارٹ ″
مسٹر ایم بی دادابھائی ممبر امپیرئل کونسل
مسٹر ایچ مرے (جنگلات بمبئی)
سوڈھی راؤ راجہ رگھوناتھ راؤ نہرو پولیٹیکل سکرٹری مہاراجہ گوالیار گوالیار
پنڈت کیلاش نراین پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ
کپتان آر ای ٹی ہاگ (رسالہ ۳۸ سنٹرل انڈیا)
میجر ای ڈی منی (اول گورکھا رجمنٹ)
میجر ایچ آر سٹاکنی (اول سفر مینا ″)
موکشیون ڈین دیوسوریا (میسور)
لفٹنٹ کرنل آر گاڈفری ″
زمیندار جوسراج کمانڈنٹ ″
میجر اے بی ڈیو - پولیٹیکل ایجنٹ گلگت
رائے صاحب دیوان امرناتھ (کشمیر)
لفٹنٹ کرنل رابرٹس ریزیڈنسی سرجن اندور
لفٹنٹ کرنل امسے پولیٹیکل ایجنٹ بندیلکھنڈ
راجہ اودھندر بہادر سنگھ مقام کوٹھی
کرشن راؤ واسودیو مولی اندور
کرنل اے ڈبلیو لیکرٹی والنٹیر رائفل ملیبار
مسٹر اے ای لانس ایڈیٹر مدراس میل
دشریف مدراس
راجکمار بنرجی سی ایس کوچین
میجر ایف ایف الوس - میڈیکل سروس مدراس
کرنل ڈبلیو بی رائٹ ٹریفک مینجر مدراس
مسٹر سی اے اسمتھ چیف انجنیئر ″
سردار بہادر شمشیر سنگھ جیند
بادا گوربخش سنگھ بیدی راولپنڈی

کرنل جی ڈبلیو پالن (فوج ہند)
لفٹنٹ کرنل آر ای پی بگٹ والنٹیر این بی سی آئی ریلوے
میجر ڈبلیو ڈی ہنری - متعلقہ والنٹیران شملہ
مسٹر کننگ سی ایس بمبئی
میجر جے سی گریگ ملٹری سکرٹری گورنمنٹ بمبئی
سردار نوروزجی پدمجی پونہ
والا ٹیکمان میران جب پور (بمبئی)
مسٹر سی اے برو - سی ایس دہلی
مسٹر ایل ایم رینالڈس (پولیٹیکل)
میجر ایم سائکس قنصل جنرل خراسان
مسٹر سی اے ڈبلیو روز قنصل تنگویہ
میجر اے ڈی ایس ریمزے (پولیٹیکل)
کپتان جے میکنزی کنٹرولر ہوس ہولڈ وائسرائے

شاہی وکٹورین آرڈر

(یعنے جی - سی - وی - او -)

لفٹنٹ کرنل سر ہنری میکمیہن فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند
مہاراجہ سر پرتاب سنگھ جودھپور
ہز ہائینس نواب رامپور

(کے - سی - وی - او)

مسٹر ای بی فرخ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب
بریگیڈیر جنرل آر ایف گرمسٹن ملٹری سکرٹری ملک معظم
نواب سر فیاض علی خان - پہاسو
کرنل سر محمد اسلم خان
ایڈمرل ایڈمنڈ اسلیڈ

(سی - وی - او)

میجر جنرل ڈبلیو ای بیٹن دہلی ہیرلڈ (نقیب شاہی)
کرنل سونٹن جیکب
لفٹنٹ کرنل اے ڈی جی بینرمین (پولیٹیکل)
مسٹر جے سی لائل (ریلویجات ہند)
مسٹر ایم ایس ڈی بٹلر (ہوم ڈیپارٹمنٹ)
مسٹر سی اے کنکیڈ جوڈیشل سکرٹری گورنمنٹ بمبئی
میجر فرینک سمال ووڈ (توپخانہ شاہی)
بلونت راؤ بھیا سندھیا گوالیار

مسٹر جے ایس پٹ کیٹلنی ہمتی انجنیر ممالک متحدہ
منشی عزیز الدین
کپتان ڈبلیو لمسڈن آر این پنشنر
لفٹنٹ کرنل جیمز سمتھ ریزیڈنٹ نیپال

مجلو وکٹورین آرڈر درجۂ چہارم

مسٹر ٹی آر جے وارڈ سپرٹنڈنٹ انجنیر پنجاب
کرنل جے ہمبر سینٹری کمشنر ״
میجر ایس ڈی کروک ٹیننگ شاہی انجنیر
میجر ڈبلیو بی جیمس لانسرز رجمنٹ ۲/
لفٹنٹ کرنل ٹی سی ایف سومرویل
کمانڈنٹ شاہی ملٹری سکول موسیقی }
لفٹنٹ کرنل جے ایف مرے رسد و باربرداری کلم
میجر جے میکسول پوسٹماسٹر جنرل
میجر سی ڈی میرز رسالہ ہشتم
کپتان ایس بارکر شاہی انجنیر کوئٹہ
لفٹنٹ کرنل سی جی کارنیگی۔ پاینر رجمنٹ ۱۰۷/
لفٹنٹ کرنل جی ایس ہالینڈ ״ ״ ۲۳/
لفٹنٹ کرنل سی ڈبلیو سومرسٹ ״ ״ ۴۸/
میجر ای ایچ ایس گلن ״ ״ ۳۲/
میجر ایچ ایف ای فریلینڈ (سرکاری ملبوجات)
رائے بہادر گنگا رام اگزکٹو انجنیر۔ پنجاب
محمد علی گوالیار
لفٹنٹ کرنل اے ایچ وی کریک پاینر رجمنٹ ۱۲۸/
لفٹنٹ کرنل پی جے ٹوننگ سفر مینار رجمنٹ ۱/
میر اے ایم کریم (شملہ)
کپتان جی ایچ ولس شاہی انجنیر ٹکسال کلکتہ
آنریبل کپتان ملک عمر حیات خاں ٹوانہ
انڈین ہیرلڈ }
مسٹر آئی سی ٹامس ٹیلیگراف ادفس
مسٹر اے سی سٹوارٹ انسپکٹر جنرل
پولیس پنجاب }
میجر اسٹرینن ڈائرکٹر موسیقی

مجو وکٹورین آرڈر درجہ پنجم

مسٹر ایل سی گلا سکاک متعلقہ پولیس
مسٹر ٹی سی جوس اسسٹنٹ انجنیر۔ یوپی

بھائی رام سنگھ لاہور
علی حسین پیدل رجمنٹ گوالیار ۲/

نائٹ ہڈ

مسٹر جے ایم میکفرسن ممبر امپیریل لیجسلیٹو کونسل
مسٹر جسٹس ملی ایم ڈبلیو برٹ کلکتہ
مسٹر جسٹس آسوتوش مکرجی ״
مسٹر جسٹس ایچ جی رچرڈس الہ آباد
مسٹر جسٹس ایچ ڈی گرفن ״
مسٹر آر بی لشٹن پریسیڈنٹ مائننگ
وجیالوجیکل انسٹیٹوٹ کلکتہ }
خان بہادر بی ڈبلیو مٹھا۔ ناگپور
مسٹر سیسل ڈبلیو این گریہم کلکتہ
لفٹنٹ کرنل سی ایچ بڈ فورڈ انڈین میڈیکل سروس
مسٹر ایچ ایس فریزر (مدراس)
مسٹر جسٹس ڈی ڈی دادر بمبئی
مسٹر شاپور جی برجور جی بھروچ (بمبئی)
راؤ صاحب وسنجی تربھم جی مولجی بمبئی
مسٹر ابراہیم رحمت اللہ ״
مسٹر جیمس جگیائی۔ بنگ سٹی

قیصر ہند کا طلائی میڈل

لیڈی ہارڈنگ کف پنشرسٹ
میجر اے ای والٹر انڈین میڈیکل سروس
مسٹر جے ٹی آر اسٹارک رجسٹرار ریلوے
مسٹر ایم ایم بونگ (جنگلات انڈمان)
رام بھان میگھا شام جوسی۔ چاندا
مسٹر ایچ ایف بی ہال سابق ڈپٹی کمشنر برما
مسٹر جے اے ڈربورن میونسپلٹی رنگون
مسٹر ایف ایف لائل سی ایس بنگال
میجر اے گوینتھر انڈین میڈیکل سروس ہوڑہ
مسٹر ڈی لنڈسے جوائنٹ سکرٹری کلکتہ کلب
رائے ہری موہن چندر آنریری
مجسٹریٹ دارجلنگ }
مسٹر ای جی بارٹن ڈسٹرکٹ انجنیر دربھنگہ
ڈاکٹر ٹی جے اڈوانل سمولا
ریورینڈ سی آئی ٹنڈیل بشپ کشمیر

کپتان جے آر جے ٹاٹرل بھوپاور
میجر ڈبلیو ایچ ٹلکر کوئمبٹور
ڈاکٹر ایچ ایف ایل ٹیلر - جلالپور پنجاب
مسٹر جے ولسن جانسٹن سی ایس "
مسٹر اے براڈوے ینگل ریبرنس "
مسٹر ای ایم ہاجسن (جنگلات)
مسٹر جی آر مرے - سی ایس
ریورنڈ جی پی ٹیلر احمد آباد
راجی شمبھو سنگھ امر سنگھ جدھورا ورراجی - مالیگاؤں
ریورنڈ جے سی ینگ عدن
مسٹر جے ایف برڈین - کراچی
جہانگیر ہرمزجی کوٹری (کراچی)
ڈاکٹر راچھوندر راؤ بمبئی
مسٹر بک سکرٹری نیشنل انڈین ایسوسی ایشن

نقرئی میڈل

مسٹر پی ایچ کلٹربک - (جنگلات)
مسٹر پی ای اوکا نر بیرسٹر الہ آباد
مسٹر بی سی برٹ کانپور
مسٹر اے اینڈرسن کوٹہ
یوکو آف لیجن
تونگ پوتوک تھر ددی
مسٹر ایف جی کیننگ ہارن (جنگلات ممالک متوسط)
ڈاکٹر مارگرٹ میچلر - نیچ
پاربتی بائی بٹول
یوسف علی کوٹھی والا برہانپور
جھینا پٹیل روشنا
بابو رادل دادا - ناگپور
مس آر ایم فلپس - کشنگڑھ
بابو ہرناتھ سنگھ - گریڈیہ
ریورنڈ جی ایم میکفیل - مونگیر
ریورنڈ ایف ڈبلیو اے سمتھ
مس ای ایل موربریل
مسٹر جے ایچ سٹیفن - بنگلور
مس اے ایم میکفیل مدراس
مرزا نصر اللہ خان - کربان

آغا محمد کریم - بوشہر
مسٹر ایم گبزاد "
یوسف کا کو بحرین
ڈاکٹر ایلز تھ براؤن - لدھیانہ
لالہ دھرمچند - ڈیرہ غازیخاں
لالہ متھراداس سب اسسٹنٹ سرجن پنجاب
آنریری کپتان ولیم ڈیوڈ گرے } چیف کلرک آرمی ہیڈ کوارٹر
مس ایلزبتھ اینی گلڈ بن - پونہ
مس ایلزسارا کیلی - میرٹھ
مس میری یوئینیا ہینز - راولپنڈی
مس ہیلن اینا مکڈانلڈ لکھنو
کپتان چارلس ہنری آرفن ڈلہوزی
صوبیدار عبدالرزاق خان انڈین سبارڈینیٹ } میڈیکل ڈیپارٹمنٹ بنگال
عثمان نواز خاں اسسٹنٹ سرجن مدراس
شیخ علی شاباش " " بمبئی
مس موتی بائی کباڈیہ احمد آباد
ریورنڈ جان فرگوسن سیٹل مقام آنند بمبئی
مس ا ویلور ہیرلڈ پیٹسٹ سٹوارٹ } سی - ایس - تیجاپور
مسٹر سموئیل الجرنان سٹریپ کاٹھیاواڑ
مس ا یلگز نڈرینک گریگز میکنزی - اجمیر
مسٹر رابرٹ ٹیونس ہریسن (تعمیرات سرکاری)
مس ہیر نکسن گورنس (اکلکوٹ)
ترمبک رگھوناتھ گونی پندھرپور
مسٹر البرٹ ایڈورڈس وری گرینس آگرہ
سردار صاحب بلونت سنگھ (پنجاب)
مس فلیچ گوڑ گانوہ
مس آر پارکنسن پرسنل اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری وائسرائے
مسٹر ڈبلیو جی ہیڈ اہن اسسٹنٹ } سکرٹری کونسل ڈفرن فنڈ
مسٹر سی بی اردن اگزیکٹو انجنیئر نارتھ ویسٹرن ریلوے
مسٹر آگسٹس فریڈرک جانسٹن اگزیکٹو انجنیئر "
لفٹننٹ این ہنری لونٹ شاہی انجنیئر

محمد نعیم اللہ اسسٹنٹ سرجن باڈیگارڈ وائسرائے
ڈاکٹر ایم وائی ینگ اینگلو ایرانی آئل کمپنی

ہندوستانی اعزاز و خطابات

(آنریری عہدہ ہائے فوجی) :-

آنریری میجر جنرل

ہز ہائینس مہاراج ادہیراج جے پور

آنریری میجر

راجہ سرجن سنگھ رتلام
ہز ہائینس نواب جاورہ
ہز ہائینس مہاراجہ سر مدن سنگھ کشنگڑھ
صاحبزادہ حافظ حاجی عبید اللہ خان - بھوپال

مہاراج ادھیراج

ہز ہائینس مہاراجہ سروہی
" راجہ نابھہ
" مہاراجہ جیند
" راجہ کپور تھلہ

راجہ موروثی

رانا پرتاب سنگھ - علی راج پور
راجہ بھگت راج بہادر - سہاول
راجہ ڈگ بجے سنگھ الہ آباد

ذاتی مہاراجہ بہادر

مہاراجہ سر پرودت کمار ٹیگور

ذاتی مہاراجہ

مہاراجکمار کرشن چندر رائے ندیا
راجہ بہادر راجہ رگناتھ سکداد یو - گرجپور
راجہ بشن پرشاد سنگھ - جے پور
راجہ بھوپ دیو سنگھ - رائے پور

نواب بہادر ذاتی

نواب رستم علی خاں - منڈل کرنال

راجہ

راجہ سری مدن موہن سنگھ دھرکتا
رائے کشور یلال گوشامی کلکتہ
کنور مہندر رنجن رائے گکینا
سیٹھ سوامی دیال - سیتاپور

مرزا ولی وہاب خان پولیٹکل ایجنسی، ڈاکہ سوگ گوالیار
اگیان دورجی قاضی بھوٹان ایجنٹ کالم پانگ

نواب

مولوی سراج الاسلام کلکتہ
نواب علی چوہدری میمن سنگھ
سید حسین حیدر - چوہدری کمیلا
حاجی اسمٰعیل خاں - رئیس دتا ولی
سید محمد علی ناصر خاں - گورکھپور
سردار جلال خان - ڈیرہ غازیخاں
عبد الغفور خان ٹیرٹاہی
محبت خان تورو
سجاد علی خان بغداد

مہامہو پادھیائے

سریوشم ویجرن شہر اچاری تانجور
رام شاستری گپتی شاستری کمبا کونم
پنڈت پرمتھ ناتھ سرکار بھومن بردوان
پنڈت کیشو شاستری بنارس
پنڈت ہرنراین شاستری دھلی
پنڈت ہرنراین میسور کالج
پنڈت مکند رام شاستری کشمیر

شمس العلماء

سید عبد اللہ بن ادریس بن زید ادریس عدن
سردار دستور کیقباد نوشیروان ہائی پرسٹ دکن
مولوی غلام سلمان بنگال
مولوی شفیع اللہ لکچرار عربی مدرسہ کلکتہ
مولوی خلیل الصمد پروفیسر عربی علیگڑھ کالج
مولوی سید احمد امام جامع مسجد دہلی
زین العابدین میڈیکل پریکٹیشنر مدراس

دیوان بہادر

ٹی آر سداشیو آئر ڈسٹرکٹ جج مدراس
سی ورلاکٹور سوامی شاستری جج "
گوبند داس چتربھج داس گورد "
مسٹر سدا پارامناتھ ایم رام سوامی چیر "
ونکٹا سوامی رام بہادر ینڈو گورو زمیندار "
کرشن راجہ پرم چلٹی میسور

چوبے رادھاچرن جاگیردار پھارا
ہمواری جرنجو رام دیوان دھار
لالہ بشیشر ناتھ دیوان راجگڑھ
دیوان بچند اس ۔ گوالیار
مسٹر کرشن راؤ لکشمن راؤ ممبر کونسل کشنگڑھ
پنڈت گوبند رام چندر کھانڈیکر بھرتپور

سردار بہادر

بھیم دل لاذرش دیوان رائے ڈپٹی
سپرنٹنڈنٹ پولیس دارجلنگ
صوبیدار ٹہک رام ڈھاکہ ملٹری پولیس
سردار بھگوان سنگھ انبالہ
سردار کرپال سنگھ گوجرانوالہ
صوبیدار ندہان سنگھ ۔ پولیس بشان
نظام شاہ زمیندار ریاست بستر
کپتان نراین سنگھ بھرتپور

خان بہادر

مسٹر محمد عبدالقدوس بادشاہ ۔ مدراس
بادشاہ مجادر ۔ لینڈ ھولڈر
رامند خاں لانجی پوہو ۔ سوّت وبلوچ
نصروانجی رستم جی مہتہ کراچی
خانصاحب ناصرالدین برڈوچ
فریدونجی منچر جی دستور پروفیسر بمبئی
رستم جی جمشید جی اسسٹنٹ سرجن 〃
ایڈل جی بھیکاجی کماناٹر یزر بمبئی
مولوی عبدالسلام پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ
سید اولاد حسین سروے آف انڈیا
مولوی حمایت الدین احمد وکیل باریسال
مولوی محمد الدین احمد ڈپٹی کلکٹر ڈھاکہ
مولوی ابوناصر محمد یحیےٰ سلہٹ
محمد باقر خاں ڈپٹی کلکٹر صوبجات متحدہ
منشی رحیم داد خاں تحصیلدار 〃 〃
شیخ رضی الدین احمد خاں 〃 〃 〃
مرزا قاسم بیگ چغتائی ڈپٹی کلکٹر 〃 〃
سید علی نقی غازیپور 〃 〃
منشی محمد عبدالسمیع ڈپٹی کلکٹر 〃 〃

مولوی مبارک حسین سب جج ۔ صوبجات متحدہ
مولوی غلام مجتبےٰ وکیل 〃 〃
منشی محمد تاج الدین جج خفیفہ لکھنو 〃 〃
سید تراب علی سابق ڈپٹی مجسٹریٹ 〃 〃
منشی محمد اصغر حسین خاں فرخ آباد 〃 〃
حبیب الرحمن خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انڈین ٹیلیگراف
خانصاحب محمد منیر سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
کرنل صوبیدار میجر قربان علیخان
سردار دین محمد خان ڈیرہ غازیخان
مولوی عبدالرحمن خان ممبر کونسل بہاولپور
خانصاحب سید محمد سلیمان شاہ وٹرنری انسپکٹر لاہور
خانصاحب محمد قاسم سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس
چوہدری فتح محمد انسپکٹر پولیس دہلی
صوبیدار میجر فتح محمد ملتان
مسٹر محمد سرور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یوتمال
مسٹر من شاہ رتن جی ڈسٹرکٹ جج
قاضی خلیل الدین احمد دیوان پٹنا
خانصاحب حاجی بہاؤالدین خاں قاضی لگر نوشہار
سردار شیر محمد خان امرا نصیر آباد
سردار محمد خاں جوفزئی قلعہ سیف اللہ
سردار زرغور خاں جوفزئی 〃 〃
مہتہ خاں بروئی رسالدار ژوب
حاجی کریم بخش سیٹھی پشاور
ملک مان خان آفریدی
خانصاحب خیر محمد خاں قندہار ۔ خان خیل
مسٹر محمد محسن وائیس قنصل کربلا

رائے بہادر

بابو بہاری لال متر کلکتہ
بابو امرتلال مکرجی ڈپٹی کلکٹر بنگال
بابو بیجناتھ مونگیر
بابو رادھاگوبند بھنڈار پلیڈر رانچی
ڈاکٹر اوپندر ناتھ برہمچاری سکول کلکتہ
بابو رام غلام سنگھ چمپارن
بابو چندیداس گھوس ڈپٹی کلکٹر بنگال
بابو پرسنو کمار بوس پلیڈر کرشنا نگر ندیا

مسٹر مہیم چندر سرکار سابق سب جج بنگال
بابو مہندر چندر مترا پلیڈر ہوگلی
بابو جوت کمار مکرجی 〃
بابو مکند دیپ مکرجی ڈپٹی کلکٹر بنگال
بابو جوگندر چندر گھوس کلکتہ
ہیرا لال بہادری اکونٹنٹ جنرل افس بنگال
رائیصاحب لکشمن داجی جد یسروے انڈیا
بابو رادھکا موہن لہری سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات
بابو اننگ موہن نراین کملا
بابو چارسی چندر چوہدری شیر پور میمن سنگھ
بابو متھرا داس سین باریسال
بابو جوگیش چندر گھوش ڈھاکہ
بابو کالی پدو بنرجی چلپائی گوری
بابو پیارے توہٹ دت دہبری
بابو گنیش کماردت انجنیر گوہٹی
بابو رام سنگھ ڈپٹی کلکٹر صوبجات متحدہ
پنڈت بشیمبر دیال ترویدی 〃 〃 〃
بابو ہرشچندر بوس جج خفیفہ 〃 〃
پنڈت ہتمبر جوشی اسسٹنٹ جج 〃 〃
کے راینا کریلا پرنسپل مہاراجہ کالج وزیانگرم
کے سیشن پیر ونکٹ راما آئر چیرمین میونسپلٹی سنگاکیٹم
ایم انندپلے کیشئر بنک مدراس
ایم رنگندر راراؤ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مدراس
رنگاچاری ونکٹ رام نیلڈو پرنسپل کالج کوکناڈا
لودی انتت نائر سب جج مدراس
ٹی رتناسستم نائر 〃
شیشادھر اینگر راما سوامی آئنگر سب جج 〃
آر رامار اؤ ڈپٹی کلکٹر 〃
انوچد میراپی آئر انسپکٹر مدارس 〃
راؤ صاحب نراین وشنو پردی سابق سب انجنیر بمبئی
گنیش ہری اننگ کر ڈپٹی کلکٹر شولاپور
بلا قیداس باپوجی ترویدی 〃 〃 کیرا
سدانند ترمبک بھنڈاری 〃 〃 بمبئی
ونایک نراین کھنڈکر 〃 〃 〃
رام چندر پرسرام گڈبول ہیڈ ماسٹر دھولیا

پنڈت بدری نراین مصر ڈپٹی کلکٹر صوبجات متحدہ
ایم راچندر جھنگبانی اسسٹنٹ انجنیر بمبئی
ونایک سکھارام ویشمکھ ہیڈ ماسٹر نسیم ہائی سکول
کملا شنکر پی ترویدی پرنسپل ٹریننگ کالج احمد آباد
رامن بھائی مہیپت رام نیلکنٹھ ایل ایل بی 〃
وشنو جگناتھ منتر گونکر ایل ایم ایس بلگام
راچندر داجی موگھی ملٹری سپلائی اکونٹس
مری دھر گنیش پی ڈپٹی کنسرویٹر جنگلات جبلپور
گوبند راؤ صوبیدار آنریری مجسٹریٹ ناگپور
راؤ صاحب وٹھل پرشوتم پورانک
گوپال سوامی کرشنا مچاری ایڈوکیٹ جنرل - نظام سٹیٹ }
ایم سندر راموز تی مڈلر ہیڈ مینجر ارکاٹ
نراین سوامی فیملی میسور
مسٹر کے ایم بنجاپا - کورگ
ٹھاکر سردار سنگھ بخت گڑھ
جنرل گوبند راؤ گنگا رام
سریمنت سیٹو شامجی دھار
مسٹر باپا راؤ پوار صوبہ توارگڑھ
راجہ گندھرب سین - پسنکن
رگھبیر سنگھ ممبر کونسل بھرت پور
ٹھاکر ہری سنگھ مہاجن بیکانیر
ٹھاکر رگھبیر سنگھ سابق ممبر کونسل بھرتپور
ٹھاکر شیو ناتھ سنگھ بیرا جود ھپور
گوبند بھائی ہاتھی بھائی دیسائی سپرنٹنڈنٹ مردم شماری بڑودہ }
سیٹھ میوارام اگروال جینی رئیس خورجہ
لفٹنٹ کرنل دیوان بشنداس - کشمیر

خان صاحب

میر ریاض الدین انسپکٹر نمک و آبکاری
قاضی امام الدین اننت پور
محمد صالح دیوان پرنس ارکاٹ
صفدر حسین خواجہ این محی الدین
قاضی نند یال کرنول
محمد رضا میونسپل کمشنر کڈپور

یسین پیر و چیرمین کملاپورم یونین بلاری
عبد السبحان خاں سب اسسٹنٹ سرجن مدراس
ملا حسین علی وٹرنری انسپکٹر 〃
دوسابھائی دوباش سپروائزر تعمیرات بمبئی
دادابھائی رتن جی بانسرو الا۔ کردار
کاؤس جی دھن جی بھائی بلسر
عنایت خاں چاند خاں انسپکٹر پولیس بمبئی
امام محمد 〃 〃 〃
امام بخش خان فتح خان چنیر آباد
سردار شیر محمد کرم خان - کرم پور
سیف الدین خاں عبد الکریم خاں - خانکوٹ
سلطان صابر علی میر فدا علی رسالدار کاٹھیاوار ایجنسی
احمد خاں سابق ہیڈ کلرک
برجور جی بیسی پلچو رسی سپرنٹنڈنٹ دفتر ملٹری اکونٹ
منشی محمد خاں جیلر کالی گھاٹ
مولوی ظہیر الدین احمد آنریری مجسٹریٹ بھرتپور
سید تبارک حسین انسپکٹر پولیس بنگال
مولوی قاضی عبد الغفار میونسپل کمشنر بتیا
عبد الحق سروے انڈیا۔
منشی شیر محمد خاں ڈرافسمین ریلوے
مولوی عبد الغفار انسپکٹر پولیس سلہٹ
مولوی ابو المظفر عبد العلی خان میمن سنگھ
سید امین حسین صوبجات متحدہ
منشی جعفر حسین (جنگلات) 〃 〃
منشی سلیمان خان سب اسسٹنٹ سرجن 〃 〃
منشی محمد یسین 〃 〃 〃 〃
میر ولایت حسین علیگڑھ 〃 〃
منشی قبول احمد آنریری مجسٹریٹ ہردوئی
منشی عبد العزیز وکیل گورکھپور
منشی امیر حسین سٹیشن ماسٹر۔ او۔ آر۔ آر
حکیم نواب احمد سعید خاں دھلی
چودھری محمد دین ریونیو منسٹر مالیر کوٹلہ
شیخ محمد شفیع ڈپٹی کلکٹر - پنجاب
شیخ عبد اللہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس 〃
منشی عماد الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کنزرویٹو 〃

عبد الرحمن خاں ضلعدار کیتھل (کرنال)
چوہدری کرم الہٰی آنریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ
میاں سراج الدین 〃 لاہور
میاں چراغ الدین سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو ریلوے
وزیر محمد وٹرنری انسپکٹر
سید علی نقی سب اسسٹنٹ سرجن
کیمپ ڈسپنسری نفٹننٹ گورنر پنجاب }
علی اکبر شیرازی آنریری مجسٹریٹ منڈالے
سید عبد العزیز سب اسسٹنٹ سرجن چندوارہ
مرزا عباس بیگ عبد اللہ خاں انسپکٹر
پولیس سکندر آباد }
صاحبزادہ احمد دین خان کالج اندور
مقبول شاہ احمد انسپکٹر 〃
ڈاکٹر ہرمز جی کاؤس جی جاورہ
اردشیر کاؤس جی آڈم میموریل ہوسپٹل آبو
منشی رحیم بخش آنریری مجسٹریٹ بہاور
ملک پناہ دین خاں عاشقی
سردار جان گل خاں مسقط
آدم خاں کھوسہ - آدم پور - نصیر آباد
منشی احمد دین سب انسپکٹر معدنیات
سید محمد حسین شاہ پشین
عبد اللہ صغر علی سوداگر کوئٹہ
حاجی فیض اللہ خان۔ پشاور
محمد یوسف خان نائب حکیم قرم
میر عالم خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صوبہ سرحد
غلام حیدر خاں خلف سمندر خاں پشاور
محمد نواں خاں خلف سمندر خاں 〃
غلام محمد خاں ڈیرہ غازیخان
محمد اکبر خاں انسپکٹر پولیس صوبہ سرحد
مرزا محمد عظیم اسسٹنٹ سرجن پشاور
صوبیدار میجر نوروز بنگش ابراہیم زئی کوہاٹ
مولوی غلام حسین پشاور۔ ایم بکرم خاں سیل کمشنر بکر بلوچستان
سید مبارک علی شاہ اٹاپچی مشہد
مرزا محمد اسلم خان ہرات
حاجی عبد الرزاق بن حاجی اسمٰعیل ریزیڈنسی بوشہر

عبدالرضا بن عبدالکریم فرش باشی
برٹش ریزیڈنسی بوشہر
عبدالعلی مرچنٹ بغداد
منشی افتخار احمد میر منشی کاشغر
آغاجان صوبیدار انڈمان نکوبار ملٹری پولیس
مرزا محمد بیگ ریٹائرڈ برٹش پوسٹماسٹر

رائے صاحب

سیٹھ فتح چند ریلوے کنٹریکٹر سکھر
بابو نند کمار بوس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بنگال
بابو ایشان چند گھوش ہیڈ ماسٹر
ہری سکول کلکتہ
بابو گلاب چند آنریری مجسٹریٹ چھپرا
بابو جنک دھاری لال وائس چیرمین
دیناپور نظامت میونسپلٹی
بابو کملن کانت رائے چوہدری کھلنا
بابو انباش چندر بوس انسپکٹر رجسٹریشن آفس بنگال
بابو لکھ ناتھ تیواری جیلر ہزاری باغ
بابو نراین پرشاد میونسپل کمشنر پٹنہ
بابو اوپندر ناتھ گھوش ڈپٹی کلکٹر بنگال
بابو پورن چند چکربتی ہیڈ کلرک
انجینئرنگ کالج شبپور
بابو بسنت کمار بوس اورسیر دارجلنگ
بابو برمھ بسواس سابق اکسٹرا اسسٹنٹ
کنسرویٹر جنگلات بنگال
بابو کالی پرسنو رائے ہیڈ اسسٹنٹ
دفتر انسپکٹر جنرل پولیس بنگال
بابو گریشچندر باگچی سب اسسٹنٹ سرجن کلکتہ
بابو بھگت سہائے ایڈیشنل انسپکٹر مدارس ترہٹ
بابو چندر نراین گپتا سنتھل پرگنہ
بابو سری کشن مہاپاتر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
پولیس بنگال
پورنچندر سرکار سپرنٹنڈنٹ دفتر اکوٹنٹ
جنرل پوسٹ آفس و ٹیلیگراف
کویجرن دت سپرنٹنڈنٹ دفتر ملٹری اکوٹنٹ جنرل
بھٹ ناتھ چٹرجی کنٹرولر ملٹری اکونٹنٹ آفس

بابو دکشنا کمار گھوش ہیڈ کلرک بنگال
بابو چنی لال دیب رجسٹرار سروے آف انڈیا
بابو پرسنو کمار چٹرجی سٹیشن ماسٹر بکسر
میاداس پوری اکسٹرا اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا
بابو بزن چندر مکرجی اسسٹنٹ ٹریفک
سپرنٹنڈنٹ بی این ریلوے
بابو رام نیک سنگھ اگزیکٹو انجینئر ایسٹرن
بنگال سٹیٹ ریلوے
بھائی سندر سنگھ انسپکٹر بی این ریلوے
دیوندر ناتھ گھوش ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دفتر
ڈائرکٹر جنرل کمرشیل
اکشے کمار سرکار سپرنٹنڈنٹ کامرس
وانڈسٹری ڈیپارٹمنٹ
لالہ عطر چند کلرک سیکرٹری کمشنر
بابو بدھ بھوشن معظم ار ڈھاکہ
سردار کشن سنگھ سپروائزر تعمیرات لوشائی ہل
سر یجت نرین ندھر نراین چوہدری بھرنگا پٹنہ
بابو گریشچندر داس سب اسسٹنٹ سرجن تیزپور
پنڈت کندن لال قائمقام سپروائزر
سروے آسام
للت موہن سین چٹاگانگ
بابو نتھا سنگھ آنریری اسسٹنٹ انجینئر آبپاشی پنجاب
بابو مہندر چندر دت ہیڈ اسسٹنٹ پرائیوٹ
سکرٹری لفٹننٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام
بابو شاماچرن گھوش سب انجینئر لوئر نہر
گنگ نسارا برج
لالہ رام لال آنریری اسسٹنٹ انجینئر صوبجات متحدہ
بابو گنگا پرشاد ورما "
بابو منوہر سنگھ فارسٹ رینجر "
بابو جی سی بھٹاچارجی انجینئر این ڈبلیو ریلوے
پنڈت لچھمن داس ہیڈ اسسٹنٹ انسپکٹر
جیلخانجات صوبجات متحدہ
بابو شام سندر لال ہیڈ اسسٹنٹ دفتر
سینیٹری کمشنر صوبجات متحدہ۔

بابو اگھورناتھ چٹرجی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گورکھپور
بابو گنگا پرشاد وکیل مین پوری
ٹھاکر راستی سنگھ وکیل بلند شہر
بابو شنکر سہائے جھانسی
بابو گنگا تار کپور
ٹھاکر امراؤ سنگھ دیوریہ پیلی بھیت
پنڈت ایشری دت دھاروال
بابو نند لال اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر یوپی
لالہ سیتارام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس لاہور
لالہ رنگ رام سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب
لالہ کشن چند سول سرجن "
سوبھا سنگھ سب اسسٹنٹ سرجن "
مہتہ بھیم سین سب انسپکٹر پولیس "
لالہ رام دت جیلر ملتان
لالہ تارا چند۔ بھوانی (حصار)
لالہ امرناتھ سب رجسٹرار لاہور
چوہدری گورمکھ سنگھ راولپنڈی
لالہ بشنداس وکیل جہلم
لالہ گردھاری رام کلور میانوالی
راج سنگھ پسلائی ٹرانسپورٹ
دیوان اندر ناتھ بھٹاچارجی سپرنٹنڈنٹ دفتر ملٹری کنٹرولر اکونٹنٹ
لالہ خوشحال چند خزانچی این ڈبلیو ریلوے
بابا تیجا سنگھ سپرنٹنڈنٹ دفتر پوسٹماسٹر جنرل پنجاب
سردار نراین سنگھ کنٹریکٹر پٹیالہ
صوبیدار نند رام ساتھی۔ نشان
بھائی عطر سنگھ قائممقام سب انجینئر برما
لالہ چاند پرشاد آنریری اسسٹنٹ انجینئر ناگپور
مسٹر کلیان جی ٹھکر بار ایٹ لا رائے پور
مسٹر مرینڈروناتھ بہادری انجینئر اسولا
پنڈت جدوناتھ پرشاد وکیل ممالک متوسط
سیٹھ جگل شور آنریری سکرٹری اٹارسی
سیٹھ گنیش داس سوداگر امراوتی
لالہ جیا لال نیٹو اسسٹنٹ ریذیڈنٹ گوالیار
پنڈت راج کشن دیوان سیلانہ

چوراالال خلف تلسی رام کھتری سپرنٹنڈنٹ باغات گوالیار
پنڈت شیام دھر مشر اسسٹنٹ سٹلمنٹ افسر اجمیر
سیٹھ کیری سنگھ مہاجن کولا
منشی بشمبر ناتھ وکیل اجمیر
سیٹھ سوبھا چند منگلجی ممبر کونسل ڈونگرپور
لالہ مکٹ بہاری لال راجپوتانہ
پنڈت گنگا رام کنٹریکٹر ملٹری ورکس سنڈیمن
لالہ رلا رام ممبر کنٹونمنٹ کمیٹی پشاور
لالہ ملک رام شکوہر نوشہرہ۔ میونسپلٹی ہزارہ
لالہ بھولر مل ہیڈ کلرک دفتر سکرٹری چیف کمشنر پبلک ورکس
لالہ چھمن داس منصف ایبٹ آباد
ملایالی کوکن کھیم چند انسپکٹر پولیس صوبہ سرحد
لالہ گوبند رام چیف سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل جموں و کشمیر
بابو ستیش چندر باسو سول سرجن پورٹ بلیئر
پلومتی آدموری راؤ گورو چیرمین انٹنٹپور میونسپل کونسل مدراس
ملایالی کون ٹکنی بالاجی رام ینڈوگرد ڈپٹی کلکٹر مدراس
پی رامز رومن بی ایل ڈسٹرکٹ منصف مدراس
رام چندر راؤ چیف انسپکٹر ہائیکورٹ "
ایچ کرشنا شاستری اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آرکیولوجیکل مدراس
سوبیہ آئر انسپکٹر پولیس مدراس
کلاپجری کنڈاسوامی ٹڈیر سپرنٹنڈنٹ دفتر پوسٹماسٹر جنرل مدراس
کرشنا پرسوبہ آیر ڈپٹی رجسٹرار پبلک ورکس سکرٹریٹ مدراس
راما راؤ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ میڈیکل سینیٹری افسر مدراس
بی ینڈرو ڈپٹی کلکٹر مدراس
گلاب رائے اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر مدراس
ایم مادھو منین اورگل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سینیٹری افسر "

رنگاچاری اورگل سپرنٹنڈنٹ ریکارڈ آفس مدراس
کے ایم کرشنا راؤ پنٹولو گرو پلیڈر کنتور
راما سوامی آئر اورگل انسپکٹر نمک و آبکاری مدراس
ونکٹا راؤ پنٹولو گرو تحصیلدار کستنا مدراس
لال گدیہ آئیر رنگاسوامی آیر آنریری اسسٹنٹ انجنیئر مدراس
جنار دہن تیری چیف افسر شولاپور میونسپلٹی
بالاجی ہری اسسٹنٹ انجنیئر بمبئی
کے چیتل اودانی اورسیر بمبئی
لکشمی نراین جگلیکر خاندیس
پرسوتم فقیر بھائی سورت
ان جی وریشیا نٹے مونڈی بیجاپور
ایم جیواجی لنگو کلکارنی انسپکٹر اگریکلچر بمبئی
پرسوتم باپوجی پڈکی معاملت دار شولاپور
گنپت راو امراؤ منصف کمتاکتا را بمبئی
جی گوری شنکر شاستری ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر سورت
بھیم بھائی جیونجی نائک پروفیسر جوبلی کالج کراچی
پسوال دہنکی رام سابق وائس پریسیڈنٹ سرکٹ
دی رتنا وڈی مدلیار سپرنٹنڈنٹ دفتر ملٹری کنٹرولر سپلائی اکونٹس
پی ہیمن سوامی پلے سب اسسٹنٹ سرجن برما
پنڈت گوبند دیتھل سب اسسٹنٹ سرجن فیروزہا
پنڈت سیتارام رامچندر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جبلپور
پنڈت شنکر بلونت چتنویس سب جج امراؤتی
بابوراؤ کبنی مالگزار چچولی چھندوارہ
گلاب جگت سنگھ ڈپٹی انسپکٹر مدارس چھندوارہ
پنڈت بلونت رامچندر انگل وکیل برار
پنڈت سدانند گیرولا اکسٹرا ڈپٹی کنسرویٹر یوپی
ٹی۔ دی ارموگم مدلیار میٹرن مائی سور دربار دکٹوریہ ہاسپٹل بنگلور
ہیرالال چینا سب جج کورگ
ٹھاکر تربھون سنگھ صوبہ منمار
بابو کروڑی مل اکاؤنٹس افسر پرتاب گڑھ
مانک لال چنی لال ہوڑا سپرنٹنڈنٹ ریزیڈنسی بڑودہ

پنڈت موہن لال ہکو سب جج صوبجات متحدہ
بابو کرانجی لال اسسٹنٹ سرجن ” ”
پنڈت لچھمی داس دیوگن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ”
بابو رام غریب لال گورکھپور
لالہ اشٹ بھج پرشاد بستی
رائیصاحب درشن سنگھ پیلی بھیت
کنور بہادر ساہ گڑھ کھیری
رانے اجے نراین ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ۔ او۔ آر۔ آر
رائیصاحب تلوک چند اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب
رائیصاحب ہوتو سنگھ ” ”
رائیصاحب لالہ سکھدیال وکیل پنجاب
لالہ جوتی پرشاد جگادہری
لالہ ہیمراج اسسٹنٹ دفتر میٹرولاجنٹ شملہ
صوبیدار میجر چھٹن سنگھ چھندوارہ بٹالین برما ملٹری پولیس
صوبیدار رتے منجھی برما ملٹری پولیس
صوبیدار جنگ شیر گورنگ برما ملٹری پولیس
مسٹر ہمندر ناتھ متر بیرسٹر ایٹ لا کھنڈوا
دی مدلیار کنٹریکٹر سکندرآباد
پنڈت برجموہن ناتھ زتشی سکرٹری راجہ رتلام
رائیصاحب جانکی پرشاد سکرٹری مہاراجہ ریوان
لالہ موتی لال ریونیو ممبر کونسل ٹونک
خواص بالابخش اسٹیٹ آفیشیل جےپور
دیوان گنپت رائے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان
رائیصاحب بسنت سنگھ آنریری اسسٹنٹ انجنیئر ”
رائیصاحب لالہ روچارام ایبٹ آباد
رائیصاحب سیٹھ لاکھی چند آنریری مجسٹریٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان
رائیصاحب برمھدیو سنگھ صوبیدار میجر ریزیڈنٹ اسکورٹ نیپال
رائیصاحب سالگرام ڈویژنل انجنیئر جموں

فصل پانزدہم ۱۵

نیول کنٹنجنٹ کے معائنہ کے لئے انفنٹری ڈویژن کیمپ میں حضور ملک معظم کی رونق افروزی

۱۳ دسمبر کی صبح کو ۸ بجے حضور ملک معظم معہ ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف و دیگر افسران خاص ہمراہ انفنٹری ڈویژن کیمپ میں نیول کنٹنجنٹ کے معائنہ کے لئے رونق افروز ہوئے۔ کیونکہ

بحری بلیوجیکٹ کی نمایاں خدمات کا اعتراف } بحری بلیوجیکٹ کی نمایاں خدمات کا اعتراف ضروری تھا۔ دیر بیجسٹیز کی اس سیاحت کے دوران میں اسکا فرض تھا کہ وہ آپکو بخیر و عافیت انگلستان سے ہندوستان اور پھر ہندوستان سے انگلستان پہنچائے۔ اور تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی کہ کوئی بحری فوج دہلی تک آئی ہو۔ البتہ غدر کے زمانہ میں بحری فوج صرف کانپور تک پہنچ سکی تھی +

بحری افسران کی تعداد } اس موقعہ پر مدینہ اور دیگر حفاظتی جہازوں کے ۱۹ افسران اور سپاہیوں کا ایک پورا دستہ تھا۔ جسمیں ۱۰۰ بلیوجیکٹ اور ۱۰۰ رائل میرین +

رائل انڈین میرین کے متعلق شاہی جھنڈے کا انتظام } رائل انڈین میرین کے ڈائرکٹر جنرل کے متعلق شاہی جھنڈے کا انتظام تھا۔ چنانچہ انہوں نے بمبئی کے ایک جہازی کارخانہ سے شاہی جھنڈے کا جو دہلی میں نصب تھا۔ ایک مستول بنوایا۔ اور وہیں ۱۸ × ۳۶ فٹ کا ایک جھنڈا تیار کرایا۔ جسکی نگہداشت کے لئے ایک افسر کے ماتحت دو آدمی ہر وقت شاہی کیمپ میں تعینات رہتے تھے +

قلتِ وقت کے سبب حضور ملک معظم کیولری کیمپوں کا معائنہ نہ فرما سکے +

فصل شانزدہم ۱۶

شاہی دعوت

شرکاء دعوت ۱۴ دسمبر کی شب کو دیر بیجسٹیز کی طرف سے رائل کیمپ میں شاہی دعوت تھی۔ جسمیں سوائے ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک کے جو بوجہ علالت طبع شریک نہو سکے۔ مندرجہ ذیل حکام و والیان ریاست شریک تھے:۔

گورنر جنرل معہ لیڈی ہارڈنگ آف پنشرسٹ۔ گورنر بمبئی و لیڈی کلارک۔ گورنر مدراس و لیڈی کارمائیکل۔ لفٹنٹ گورنر پنجاب و لیڈی ڈین۔ گورنر سیلون و لیڈی

لک کلم - گورنر آف دی سٹریٹ سٹلمنٹ و لیڈی ایویلانن سنگ - نظام حیدرآباد - گائیکواڑ
بڑودہ - مہاراجہ کولہاپور - کمینڈر انچیف و لیڈی کریگ - سرجان ہیوٹ و لیڈی
ہیوٹ - لفٹنٹ گورنر برما و لیڈی ایڈمسن - لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام و
لیڈی جلی - لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ - لفٹنٹ گورنر بنگال و مسز ڈیوک - چیف جسٹس
بنگال و لیڈی جنکسن - سرگائی فلیٹ وڈ ولسن - مسٹر جے ایل جنکسن - مسز جنکسن
مسٹر آر ڈبلیو کارلائل و مسز کارلائل - مسٹر ایس ایچ بٹلر و مسز بٹلر - سید علی امام -
مسٹر ڈبلیو ایچ کلارک و مسز کلارک - ارل و کونٹس مارادکیلی - لارڈ چارلس مانٹیگو
آنریبل سر ایچ و لیڈی لیوکس - میجر جنرل مہاراجہ گوالیار - مہاراجہ اندور - میجر جنرل
مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر ریجنٹ جودھپور - کرنیل مہاراجہ بیکانیر - مہاراجہ پٹیالہ -
مہاراجہ بھوٹان - مہاراجہ کوچ بہار - راجہ دیواس کلاں - راجہ دیواس خورد -
مہاراجہ کشنگڑہ - مہاراجہ الور - مہاراج رانا دہولپور - مہاراول ڈونگرپور -
مہاراجہ ایڈر - نواب رامپور - نواب جاورہ - راجہ ہل ہائینس آغا خاں بہادر -
کمینڈر انچیف بحری فوج مشرقی ہند و لیڈی سیلیڈ - لفٹنٹ کرنل سر ہنری میکیہن و لیڈی
میکیہن - سر چارلس آرنلڈ و ائٹ - لیڈی وائٹ - سر باسل سکاٹ - آنریبل سر
ایچ جی رچرڈز - مسز رچرڈز - پادری مدراس و مسز وائٹ ہیڈ - پادری بمبئی - سر مہیک
لیڈی ہمک - مسٹر ایم بی چوبال - مسٹر ڈبلیو ٹی موریسن - مسٹر آر اے لیمب -
مسز لیمب - مسٹر کرشن سوامی آیر - جنرل کمان افسر جنوبی افواج و لیڈی برد -
چیف جنرل سٹاف - آنریبل لیڈی ہیگ - جنرل کمان افسر افواج شمالی - و لیڈی
ولکاکس - ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و مسز کالون - ریزیڈنٹ کشمیر و مسز فریزر
چیف کمشنر سنٹرل پراونس و مسز کریڈک - چیف کمشنر شمالی مغربی سرحدی صوبہ - ریزیڈنٹ
میسور و مسز ڈالی - مسٹر ایف اے سلیک و مسز سلیک - رائے کشوری لال گوسوامی
بہادر - ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان و مسز ریمزے - ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا
و مسز اوڈوائر - ریزیڈنٹ حیدرآباد و مسز پنہی - مسٹر ٹی آر گریر - مسز گریر -
جسٹس سر جی ایچ فاکس و لیڈی فاکس - مسٹر جسٹس پی سی بنرجی - جسٹس سر
رالف بنسن - لیڈی بنسن - جسٹس سر رچرڈ ہیرنگٹن پیرونٹ و لیڈی ہیرنگٹن - مسٹر
جسٹس سی ایم ڈبلیو برٹ و مسز برٹ - مسٹر جسٹس ایچ ایل سٹیفن - مسز سٹیفن -
مسٹر جسٹس جے ای بی وانس و مسز وانس - مسٹر جسٹس سی سنکرن نائر و مسز نائر
مسٹر جسٹس ایچ ڈی گریفن - مسٹر جسٹس عبدالرحیم - سر چارلس و لیڈی فوکس -
سر آرتھر ریڈ - لیڈی ریڈ - لفٹنٹ جنرل کمان اول (پشاور) ڈویژن - لیڈی نکسن
لفٹنٹ جنرل سر اے آر مارٹن کمان دوم (راولپنڈی) ڈویژن - لفٹنٹ جنرل
ہفتم (میرٹھ) ڈویژن و لیڈی لیک - لفٹنٹ جنرل سوم (لاہور) ڈویژن - و لیڈی
پیرسی - لفٹنٹ جنرل سر جے بی ووڈن کمان نہم (سکندرآباد) ڈویژن - لفٹنٹ جنرل
کمان چہارم (کوئٹہ) ڈویژن و مسز سیلر - پادری لاہور - مسٹر جے بی وڈ - مسز وڈ
بریگیڈیر جنرل ایچ ای گرمسٹن - مسٹر ایچ ڈی کابس - میجر ایف ڈبلیو وڈ ہاؤس
پرائیویٹ سکرٹری گورنر جنرل و لیڈی ڈوبلے - کپتان ایچ ای ہارڈنگ اے ڈی سی گورنر جنرل

بینڈ - دعوت کے اخیر تک باجہ نہایت عمدہ گتیں بجاتا رہا +

گورنر جنرل کی سپیچ } خاتمہ دعوت پر ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر گورنر جنرل نے مندرجہ ذیل تقریر میں دیر امپیریل میجسٹیز کا جام صحت تجویز کیا

یور ایکسیلنسیز - یور ہائینسیز - لیڈیز اینڈ جنٹلمن !

"ہز امپیریل میجسٹیز کی مہربانی سے تاریخ ہند کے اس بےمثال موقعہ پر مجھے یہ فخر حاصل"
"ہوا ہے کہ میں شہنشاہ و ملکہ کا جام صحت پیش کروں - جو بڑا اچھوتی اور لاثانی"
"ہے - ہندوستان کی سرزمین پر بہت سے فتحمند شاہ و شہنشاہ گذر چکے ہیں"
"جنمیں سے بعض تو اپنے پیچھے تباہی و بربادی کے نشانات چھوڑ گئے - اور"
"بعض حکمران خاندانوں کی یادگاریں ابتک دہلی میں موجود ہیں - لیکن جو"
"نظارہ آج ہم سب نے دیکھا ہے - اور جسمیں کہ تمام چھوٹے بڑے"
"والیان ریاست - اور ہندوستان کی ہر قوم و جماعت اور صوبہ کے"
"قایمقاموں نے ہمارے نیکدل شہنشاہ و ملکہ کی اطاعت کی رسوم گہری"
"دلچسپی سے ادا کی ہیں - غالباً تاریخ ہند کا کوئی باب اسکی برابری نہیں"
"کر سکتا - اصل یوں ہے کہ ایسا عالیشان دربار نہ پہلے کبھی ہندوستان"
"میں ہوا - اور نہ کسی بادشاہ نے ہندوستان کی فرقہ در فرقہ رعایا کی کبھی"
"ایسی دلجوئی کی - جیسی کہ شہنشاہ جارج پنجم دام اقبالہم اپنی وفادار"
"اور جاں نثار رعایائے ہندوستان کی کی ہے - جنکی برکات میں سے"
"دہلی کا دار الخلافہ بننا بھی ہے - جس کی اہمیت ہندوستان کے کروڑہا"
"باشندوں کو اتنی ہرگز محسوس نہوتی - جیسا کہ اب ہو رہی ہے - اگر"
"اسکا اعلان شہنشاہ ذیجاہ اپنی زبان دُر افشان سے نہ فرماتے - اور"
"مجھے امید ہے کہ شہنشاہ ذیجاہ کا یہ فیصلہ سلطنتِ ہند کی خوش نظمی اور"
"مزید خوشحالی کا باعث ہوگا - اسکے بعد میں دیر امپیریل میجسٹیز کا جام صحت"
"پیش کرتا ہوں +

چنانچہ تمام حاضرین نے پورے شوق سے شہنشاہ و ملکہ کا جام صحت نوش فرمایا - اور تین چیرز دیکر اظہار خلوص کیا گیا +

دربار ملاقات } دعوت کے بعد شاہی کیمپ کے درباری شامیانہ میں ملاقات کیلئے قریباً ۴ ہزار معززین جمع تھے - جنکی کثرت کے سبب اتنے بڑے وسیع خیمہ میں تل دہرنے کی جگہ باقی نہ رہی تھی - حضور ملک معظم ایڈمرل آف دی فلیٹ کے لباس میں سٹار آف انڈیا اور بہت سے سٹار آرڈر لگائے ہوئے تھے - اور ملکہ محترمہ موتی کے رنگ کا سفید لباس زیب تن فرمائے تھیں - جسپر قیمتی جواہرات لگے تھے - گلے میں موتیوں کی مالا اور سنہری بالوں میں اعلےٰ ہیرا لگا تھا - دیر میجسٹیز کیلئے خیمہ کے آخری حصہ میں نشست کی جگہ تجویز ہوگئی تھی - والیان ریاست سوائے حضور نظام - گیکواڑ بڑودہ و مہاراجہ کشمیر جو سادہ لباس میں تھے - باقی سب زرق برق لباسوں میں تھے - اور افسران فوج اپنی اعلےٰ وردیوں میں - چونکہ آج فہرست خطاب نکل چکی تھی - اسلئے آپسمیں مبارکباد کا خوب غل مچ رہا تھا +

فصل (۱۷) ہفت دہم

حضور ملک معظم کی خدمت میں والنیٹران و افسران فوج کی باریابی

۱۳ دسمبر کو ½ ۱۰ بجے صبح کے والنیٹر اور افسران ہندوستانی فوج کو وسطی سبزہ زار میں ایک وسیع شامیانے کے نیچے حضور ملک معظم کی خدمت میں باریابی کا اعزاز دیا گیا۔ شہنشاہ معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں ملبوس تھے۔ جسپر سٹار آف انڈیا اور بہت سے دوسرے تمغے لگے تھے +

سات افسروں کو اپنے ہاتھ سے تمغے لگانا۔ پہلے شہنشاہ معظم نے توپ خانہ شاہی کے اُن سات افسروں کے سینوں پر جنھوں نے حیدر آباد و فیروز پور کے اسلحہ خانوں کو آتش زدگی سے بچانے کے لئے جانبازانہ کوششیں کی تھیں۔ اپنے ہاتھ سے تمغے لگا کر انہیں مفتخر فرمایا +

۳۰ والنیٹروں کی باریابی } جسکے بعد کرنل گرے نے والنیٹر فوج کے تیس افسروں کو یکے بعد دیگرے حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کیا +

جن سے حضور نے نہایت خندہ پیشانی سے ہاتھ ملایا +

تین ممتاز پنشنر ہندوستانی افسروں کی باریابی } بعد ازاں تین ممتاز ہندوستانی افسروں کو جو خانہ نشین تھے۔ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جنھوں نے اپنی تلوار کے قبضے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ جن پر حضور نے اپنا دستِ مبارک لگایا +

سواروں کی رجمنٹ کے افسروں کی پیشی } اسکے بعد سواروں کی رجمنٹ کے دو ہزار افسر (چار چار افسروں کا گروپ بنا کر) حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کئے گئے +

پیدل افسروں کی پیشی ۔ بعدہٗ اسی طرح پیدل فوج کے افسر پیش ہوئے

گارڈ آف آنر کا معائنہ } پھر حضور ملک معظم نے گارڈ آف آنر کی کئی جماعتوں کا معائنہ فرمایا +

حضور ملک معظم کا افسران فوج اور والنیٹروں کے ساتھ فوٹو } آخر میں ہز میجسٹی کا افسران فوج و والنیٹروں کے ساتھ فوٹو لیا گیا جسمیں مندرجہ ذیل رجمنٹوں کے فوجی افسر شامل تھے:۔

اول لانسرز۔ چھٹی کیولری۔ ۱۱ دیں لانسرز۔ ۱۸ دیں لانسرز۔ ۲۶ دیں کیولری ۲۸ دیں و ۲۹ دیں سنٹرل انڈیا ہارس۔ اول سفر مینا۔ ۱۳ دیں سکھ۔ ۱۶ دیں پنجابی ۱۰۲ دیں انفنٹری۔ ۱۳۰ دیں انفنٹری۔ اول بٹالین۔ دوم گورکھا رائفلز +

فصل ہشت دہم (۱۸)

حضور ملک معظم کی خدمت میں مختلف اڈریس

۱۳ دسمبر کو ہی حضور ملک معظم کی خدمت میں ۲½ بجے شاہی کیمپ میں احاطہ مدراس اور دہلی میونسپلٹی کیطرف سے اڈریس پیش ہوئے :-

نمائندگان مدراس } مہاراجہ سر دی رنگا راؤ بہادر بوبلی - آنریبل پرنس آف ارکاٹ آنریبل مسٹر آر سی سی کیر - آنریبل مسٹر ٹی دی شیشا گری آیر - آنریبل مسٹر رچمنڈ - آنریبل قدوس بادشاہ - آنریبل مسٹر ایس آر ایم راما سوامی چیٹی آنریبل مسٹر کسادا پلائی - آنریبل راجہ دی واسودیوا - راجہ اور گال دلائے نورابیدی کولنگوڈ و مسٹر اے لاس نے حاضر ہوکر

اڈریس صوبہ مدراس } مندرجہ ذیل اڈریس پیش کیا جسے مسٹر اے ای لاسن شریف مدراس نے پڑھ کر سنایا - جو ایک مجلد کتاب کی صورت میں تھا - جسپر بیشمار باشندگان صوبہ مدراس کے دستخط ثبت تھے -

بعز ملاحظہ حضور ملک معظم جارج پنجم

"ہم دستخط کنندگان حضور کی رعایائے احاطہ مدراس کی طرف سے حضور "
"ملک معظم و ملکہ محترمہ کو اس مبارک و مسعود موقعہ دربار تاجپوشی کے لئے "
"نہایت خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں "

"حضور نے بحیثیت پرنس آف ویلز جنوبی ہند کی سیاحت سے ہم لوگوں "
"کو جو افتخار بخشا تھا - وہ ابھی تک ہمارے دل کے صفحوں پر نقش ہے "
"اگرچہ موجودہ مصروفیت نے حضور کو موقعہ نہ دیا کہ پھر ہمارے دارالخلافہ "
"میں رونق افروز ہوکر ہمیں مفتخر فرمائیں - اور ہماری عقیدتمندی و "
"راسخ الاعتقادی و وفاداری خود بنفس نفیس ملاحظہ فرماسکیں - لیکن "
"ہمارے لئے یہ امر بھی کچھ کم قابل مسرت نہیں کہ حضور نے ہم کو ہندوستان "
"کے قدیم ترین صوبہ کی طرف سے وفادارانہ جذبات کے اظہار کی "
"اجازت بخشی "

"حضور کے خاندان شاہی کے کسی کام نے ہمارے دلوں پر اتنا اثر نہیں "
"کیا - جسقدر کہ حضور کی اس تشریف آوری سے ہم متاثر ہوئے ہیں "
"ہم اپنے صوبہ کی رعایا کی طرف سے حضور کی اس فیاضدلی اور تکلیف "
"فرمائی کے لئے جو دہلی میں دربار تاجپوشی منعقد کرنے کے لئے فرمائی گئی "
"ہے - بیحد شکرگذاری کا اظہار کرتے ہوئے اس مبارک اور تاریخی تقریب "
"کے لئے نہایت صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں - ہماری دلی دعا ہے "
"کہ خداوند ذوالجلال کی برکت سے یور میجسٹیز مدت دراز تک اس "

"عظیم الشان ملک پر حکمران رہیں۔ جسکے سود و بہبود کے خیال سے حضور نے"
"اس ہمدردانہ فیاضی کے برتاؤ کو قایم رکھا۔ جنکو حضور کے بزرگان"
"یعنے معزز ملکہ معظمہ وکٹوریہ۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اور ملکہ ایلگزنڈرا نے جاری"
"کیا تھا۔ ہم حضور کی اس مہربانی کے از حد شکرگذار ہیں۔ کہ حضور نے اس"
"شاندار موقعہ پر ہمیں ذاتی طور پر حاضر خدمتِ اقدس ہوکر صوبۂ مدراس کی"
"طرف سے مبارکباد دینے اور آداب عرض کرنے کا موقعہ دیا ہے"
"ہم ہیں حضور کی نہایت وفادار و تابعدار رعایا"

حضور ملک معظم کا جواب } اس کے جواب میں حضور ملک معظم نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

"آپ لوگوں نے باشندگان احاطہ مدراس کی جانب سے کمال خیرخواہی اور"
"وفاداری کے ساتھ ملکہ قیصرہ کا اور میرا جو خیر مقدم کیا ہے۔ میں تہ دل"
"سے اسکا شکرگذار ہوں۔ ہماری سلطنت ہند کے اُس سب سے قدیم"
"صوبہ کے باشندوں نے جنکی تعداد ۴۰ ملین سے زیادہ ہوگی۔ جو خیرخواہانہ"
"خیالات ظاہر کئے ہیں۔ انکا میرے دل پر خاص اثر ہوا۔ کیونکہ انہوں نے"
"ہمارے تاج اور ہماری ذات خاص کی نسبت اپنی دلی الفت کے"
"اظہار میں متفق ہوکر ایک ضخیم جلد میں جسمیں جنوبی ہند کی مختلف اقوام اور"
"ذاتوں و مذہبوں کے لوگوں کے بہت سے دستخط ثبت ہیں۔ پیش کی ہے"
"ہم آپکے محبت آمیز خیر مقدم کی قیمتی یادگار کے طور پر محفوظ رکھینگے۔ ہماری"
"وارد ہندوستان کے اس موقعہ کا ذکر آپنے جن الفاظ میں کیا ہے۔ اور"
"سنہ ۱۹۰۶ء کے ہمارے قیام مدراس کی یاددہانی جس محبت سے کی ہے۔"
"اُسکی ہمیں بڑی قدر ہوئی۔ اُس وقت آپ لوگوں نے جس دلی محبت"
"سے ہمارا خیر مقدم کیا تھا وہ فراموش نہیں ہوئی ہے۔ ہمیں افسوس ہے"
"کہ عدیم الفرصتی کے سبب سے اس بات کا موقعہ نہ ملا۔ کہ آپکی خواہشوں"
"کی تعمیل کے لئے ہمارے دورہ کے مقامات میں آپ کا شہر بھی شامل کیا"
"جاتا۔ آپ لوگوں نے جس مہربانی سے اس ہمدردانہ دلآویزی کا ذکر کیا ہے"
"جسے ملکہ معظمہ وکٹوریہ اور میرے چہیتے والد اور والدہ اپنی سلطنتِ"
"ہندوستان کی بہبودی کی نسبت ظاہر کرتی رہیں۔ اُسے سنکر میں نہایت"
"ہی خوش ہوا۔ مجھے اس بات کا یقین دلانے کی حاجت نہیں معلوم ہوتی"
"کہ اِن خیالات میں میں بھی شریک ہوں۔ اور میری دلی خواہش ہمیشہ"
"یہی رہیگی کہ میری ہندوستانی رعایا کو بہبودی اور سرسبزی حاصل ہو"

ممبران کا انٹروڈکشن } اس کے بعد ممبران ڈیپوٹیشن کو حضور کی خدمت نام بنام پیش کیا گیا ۔

میونسپلٹی دہلی کا ڈیپوٹیشن } صوبۂ مدراس کا ایڈریس پیش ہوکر حضور ملک معظم کے جوابی تقریر فرمانے کے بعد دہلی میونسپلٹی کیطرف سے مندرجہ ذیل صاحبان یعنے آنریبل مسٹر سی اے بیرن پریذیڈنٹ۔ رائے بہادر

سری کشن داس ۔ حاجی حکیم احمد سعید خاں وائیس پریزیڈنٹان ۔ اور لفٹنٹ کرنل ڈی
ایم ڈبوڈسن ۔ مسٹر ایس ایم اجیکب ۔ رائیصاحب بشمبر ناتھ ۔ خان بہادر غلام محمد حسنخان
حاجی عبد الغنی ۔ لالہ ناتھورام ۔ لالہ شیونراین ۔ مسٹر ڈبلیو ایجلو ۔ مرزا ثریا جاہ
لالہ سلطان سنگھ ۔ لالہ جواہرلال ۔ لالہ وزیر سنگھ ۔ بابو بشیشر ناتھ گوئیلہ ۔ لالہ نیادرمل
مسٹر ایف سی والر ۔ مسٹر ڈبلیو آرکننگھم ۔ لالہ لچھمی نراین ۔ چوہدری نصیر الدین مولوی
عبد الاحد ۔ مسٹر جی سی رابرٹس ۔ لالہ گوپی ناتھ ممبران ۔ اور مسٹر ایس براؤن سکرٹری
حاضر ہوئے :۔

میونسپلٹی دہلی کا ایڈریس } اور آنریبل مسٹر سی اے برن پریزیڈنٹ میونسپلٹی دہلی نے مندرجہ ذیل ایڈریس حضور ملک معظم کی خدمت میں پڑھ کر سنایا :۔

بعز ملاحظہ حضور ملک معظم جارج پنجم !

"ہم پریزیڈنٹ ۔ وائس پریسیڈنٹان و ممبران میونسپلٹی دہلی ۔ اس قابل یادگار"
"موقعہ پر باشندگانِ دہلی کیطرف سے حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض"
"کرنے کی جرات کرتے ہیں ۔ اور اس عاجزانہ اظہار وفاداری کو جو ہم کو حضور"
"کی ذات اور تخت سے ہے ۔ اپنے قدیم شہر کی طرف سے وفادارانہ خیر مقدم"
"کرتے ہیں ۔ اوّل اوّل ہمارے خیالات حضور کے اُن عالیقدر رفیا ضانہ"
"جذبات کے ادائے شکرگذاری کی طرف ہیں ۔ جنسے متاثر ہو کر حضور دور دراز"
"کا بحری سفر طے کرنیکے بعد اپنی تاجپوشی ہندوستان میں منانے کے لئے ہندوستانی"
"رعایا کے درمیان رونق افروز ہوئے ۔ خداوند تعالےٰ سے دعا ہے کہ"
"ہمیں وہ الفاظ عطا فرمائے ۔ جنسے ہم حضور کی اس بیحد عنایت کا باشندگانِ"
"دہلی کیطرف سے شکریہ ادا کرنے کے قابل ہو سکیں ۔ کہ حضور نے شاہی عنایات"
"کو شہر دہلی پر مبذول فرما کر اسکو اس دائمی یادگار دربار کے لئے منتخب"
"فرمایا" ۔

"حضور کے شاہی خاندان ... کا گہرا تعلق ہے ۔ جس گہرے تعلق کی تاریخ کے"
"لئے یہ بجا طور پر نازاں ہے ۔ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو حضور کی جدۂ بزرگوار"
"حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے خطاب قیصرۂ ہند قبول فرمانے کا اسی شہر میں"
"اعلان فرمایا گیا ۔ اور اسی دہلی میں یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو حضور کے معزز"
"اور پیارے والد یعنے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی جانشینی کا اعلان ایک"
"عظیم الشان دربار میں والیان ملک اور رعایا کے سامنے سنایا گیا ۔ اس"
"وقت ہم اپنی اس عزت پر تیسری مرتبہ نازاں ہیں کہ حضور کی تاجپوشی"
"کا عالیشان دربار خود ہز مجسٹیز کی موجودگی میں یہیں ہوا ہے ۔ جو واقعی"
"بےمثل اور برکت یافتہ ہے"

"ہم دوسری رعایائے حضور کیساتھ اس عام خوشی کو محسوس کرتے ہیں ۔"
"اور ہمیں خاص طور پر ۱۲ دسمبر کے شاہی اعلان سے خوشی ہوئی ۔ اسی"
"روز ۱۹۰۵ء میں ہم کو حضور کا بحالت پرنس و پرنسس آف ویلز"

„استقبال کرنیکی عزت حاصل ہوئی تھی - اب ہم اس کو نہایت مسعود و"
„مبارک دن خیال کرتے ہیں - کیونکہ ہم نے اسی دن حضور کو وسیع ممالک"
„ہند اور دیگر ممالک کا قیصر و قیصرہ تسلیم کیا +

„حضور نے اس سیاحت میں ہمارے شہر کو ہندوستان کا پایہ تخت قرار"
„فرمانے سے اپنے تخت کے ساتھ اور زیادہ زنجیر الفت سے وابستہ فرمایا ہے"
„دہلی میں مختلف خاندان کے حکمرانوں کے یادگاری ثبوت موجود ہیں -"
„جنھوں نے ہزار سال سے زیادہ کے لئے اسکو اپنا دار الخلافہ بنایا - لیکن"
„ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمارے شہر کی یادگاروں میں کوئی وہم"
„اہل وقعت و عزت سے نہیں دیکھا جائیگا - جیسے کہ ہمارے قیصر آنجہانی"
„شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا آل انڈیا میموریل - جسکے بنیادی پتھر رکھنے"
„کا پسرانہ فرض حضور نے نہایت فیاضدلی سے پورا فرمایا ہے - جو ہمارے"
„شہر کے پہنچنے کے لئے ایک عماد ہے" +

„آخر میں ہم نہایت عجز و خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ کی"
„طرف سے حضور اور حضور کے خاندان پر برکتیں نازل ہوں - اور خداوند"
„کریم آئندہ زمانہ میں حضور کا رہبر و مددگار رہو - اور حضور عرصہ دراز تک"
„یہی وفادار و باامن و اقبال مند رعایا پر کامیابی سے حکومت کریں" +

حضور ملک معظم کا جواب

اس ایڈریس کے جواب میں حضور ملک معظم نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

„تمہارے ایڈریس میں خیر مقدم اور خیر اندیشی کے جن خیالات کا اظہار کیا"
„گیا ہے - میں اور ملکہ قیصرہ اُسکا شکریہ ادا کرتی ہیں - چند مہینے کا عرصہ"
„ہوا - ہمیں خوف تھا کہ مبادا ہمارے ورود ہندوستان کے موقعہ پر"
„غیر معمولی خشک سالی کا ایک زمانہ آجانے کے سبب سے شدید قسم کی"
„گرانی واقع ہو - اور میری ہندوستانی رعایا کی تعداد کثیر پر ایک بلائے"
„عظیم نازل ہو جائے - جسکی مرفہ الحالی بالکل کثرت باراں اور زراعتی پیداوار"
„پر موقوف ہے - شکر ہے کہ وہ گرانی محدود رہی - اور بہترین وسایل آمد"
„و رفت اور آبپاشی کے وسیع ہونے سے اب قحط کا اسقدر خوف نہیں"
„کیا جاتا - جتنا گذشتہ زمانہ میں کیا جاتا تھا - مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ"
„دوسرے امور کے اعتبار سے ہندوستان کی زراعتی حالت کی اصلاح"
„ہوئی - گو کاشتکار اپنے پرانے طریقوں کے مطابق کاروبار زراعت کرتے"
„ہیں - لیکن وہ ہمیشہ صابر - محنتی و ہنرمند پائے گئے ہیں - اس زمانہ"
„میں سائینس کے وسائل سے زراعت کے متعلق کام لیا جاتا ہے - اور"
„تھوڑے ہی عرصہ میں وہ بڑے بڑے نتائج ثابت کر کے دکھائے گئے ہیں"
„جو سائینس سے کام لیکر نہ صرف اصلاح اراضی بلکہ مویشیوں کے علاج"
اور حشرات الارض کے تدارک کے متعلق بھی پیدا کئے جاسکتے ہیں - جو"
„کاشتکاران اراضی کے نہایت خوفناک دشمن ہیں - اگر کوا پریشن"

یعنی باہمی اعانت سے کارروائی کرنے کا طریقہ جاری ہو سکا - اور پورے طور پر اس سے کام لیا گیا تو میں پیشینگوئی کرتا ہوں کہ آئندہ اس ملک کے زراعتی مقاصد کو عالیشان طریقہ کی ترقی ہوگی" *

"ہمارے ورود کے لحاظ سے اپنے شہر کے خوش سواد بنانے اور اسے مناسب طور سے تیار کرنے کے متعلق جو کوششیں تم نے کامیابی کے ساتھ کی ہیں - میں انکی بڑی قدر کرتا ہوں - اسکے ساتھ مجھ معلوم ہے کہ گذشتہ بیس سال کے اندر تم لوگوں نے حفظان صحت کی اصلاح کی جانب سے بے پرواہی نہیں کی - بدررو کے انتظام کے متعلق جو ترقی برابر ہوتی گئی - اسکے نہایت عمدہ نتائج پیدا ہوئے - اور آبرسانی کی جو تعمیرات تیار کی گئیں - گو ان پر بہت کچھ صرف ہوا - لیکن یہ بات بخوبی تمام ثابت ہوگئی کہ وہ صرف بیکار نہیں ہوا - کیونکہ اسکے سبب سے ہیضہ اور دوسرے وبائی امراض سے نجات ملگئی - اور خلاف معمول اس سال دھلی کو جو ملیریا بخار سے آزادی حاصل رہی - میرے نزدیک زیادہ تر اُسکا سبب یہی پایا جاتا ہے کہ بیلہ کی صفائی کی گئی اور پانی کے نکاس کا معقول انتظام کر دیا گیا - اور جہاں ایک جنگلی دلدل واقع تھی وہاں ایک وسیع رمنہ بن گیا *

مجھے سچے دل سے یقین ہی کہ یہ سبق زیادہ عام طریقہ سے سمجھ لئے جائینگے - اور ان سے فائدہ حاصل کیا جائیگا - تاکہ میری ہندوستانی رعایا کی تندرستی کی حالت اس سے بہتر رہ سکے - اور مزید حفاظت ہو جائے - طاعون ، ملیریا - بخار اور ہیضہ کی خوفناک بلاؤں کی حفاظت کی تدبیر خود باشندگان ملک اور انکے لیڈروں کی کارروائیوں پر موقوف ہے - جنہیں حکام کو بھی سینٹفک طریقہ کی کوششوں سے اعانت کرنی چاہئیے - علمی تحقیقات اور لوکل حالتوں کے دریافت کرنے سے کہ ان امراض کے پیدا ہونے کا سبب کیا ہے؟ - اس بارہ میں بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے - لیکن ابھی بہت سا کرنے کو باقی ہے - سب سے بڑھکر عوام الناس کی تعلیم کی ضرورت ہے تاکہ انہیں سکھا دیا جائے کہ اپنی حفاظت و بہبودی کے لئے ابتدائی اصول حفظان صحت اور گھروں کی صفائی کے بارہ میں انہیں کیا کیا سمجھنا اور کیا کیا تدابیر عمل میں لانا چاہئیے *

"میں خوشی سے اسبات کی راہ دیکھتا تھا کہ آپکے اس قدیم و مشہور شہر کے دیکھنے کا مجھے پھر موقعہ ملے - اور یہ وہ شہر ہی جیسا کہ آپکے ایڈریس میں بیان کیا گیا ہے - کہ یہ ملک کی تاریخ کے ایک ایک یادگاری واقعہ کا منظر رہا - بلکہ اور بہت سے واقعات اسمیں ایسے بھی گذرے - جنہیں میرے خاندان اور تاج سے قریبی تعلق ہے - اور آئندہ اس سے ہمارے تعلقات کے رشتے اور بھی زیادہ قریب ہو جائینگے - آپکے شہر کی اگلی روایا میں ایک خاص طور کی فریفتگی پائی جاتی ہے - قدیم زمانوں کے خاندانوں کی یادگاریں ہر ہر جگہ پیش نظر آتی ہیں - اور وہ عالیشان محلسرا ایس اک

"معابد جو مدتوں سے ابتک زمانہ کے غارتگر ہاتھوں کا مقابلہ کرتے آئے ہیں ۔"
"ایک شاندار اور پُر شکوہ زمانۂ گزشتہ کی یاد دلا رہے ہیں ۔ حالمیں"
"میں نے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے کہ اِس وقت سے لیکر آئندہ دہلی"
"ہی ہماری سلطنتِ ہند کی دار السلطنت رہیگی ۔ اسکے متعلق اُن"
"اگلی روایتوں اور خصوصیتوں کا خیال اس امر کی خواہش کے وقت"
"کچھ کم نہیں کیا گیا ۔ کہ گورنمنٹ ہند کے شہر کے لئے ایک مرکزی مقام"
"مقرر ہو ۔ اسی کے ساتھ میں اس امر کی شہادت دینا چاہتا ہوں کہ اس"
"پچاس برس کے زمانہ کے اندر جبسے دہلی صوبہ پنجاب میں داخل کیگئی ۔"
"گورنمنٹ پنجاب نے کس عمدگی سے اس خوشنما شہر کو ترقی و سرسبزی دینے"
"اسکی تاریخی یادگاروں کو محفوظ رکھنے اور اسے پھر اس قابل بنانے کی"
"کوشش کا کوئی طریقہ اُٹھا نہیں رکھا ۔ جس سے وہ اپنی اصلی حالت پر آجائے"
"اور اُسے سلطنت ہندوستان کے صدر ہونے کا فخر و مرتبہ مثل سابق ہو سکے ۔"
"اس تبادلہ کے سبب نظم و نسق کے متعلق بہت سی باتوں کا امتحان دوبارہ کرنے"
"کی ضرورت ہوگی ۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ شہنشاہی شہر شہنشاہی گورنمنٹ"
"سے اچھی طرح اس بات کی امید کر سکے گا کہ وہ اسکی قدیم یادگاروں کی خبرگیری"
"کرنے اور مالی ترقی کا خیال و لحاظ رکھنے میں اس سے کم کوشش نہ کریگی ۔"
"جو اس سے پہلے لوکل گورنمنٹ ایک صدر مقام صوبہ کی حیثیت سے دہلی"
"کے بارہ میں کرتی آئی ہے"
"میں دعا کرتا ہوں کہ یہ سلطنت جسکا دار السلطنت اب دہلی قرار پائی ہے"
"ہمیشہ امن و امان ۔ بہبودی و ترقی ۔ انصاف اور سرسبزی کی تائید کرتی"
"رہیگی ۔ اور آپکے شہر کے متعلق اسکی عظمت و شان کی جو باتیں مشہور ہیں"
"اُن میں اور اضافہ کرے گی ✢

ممبران ڈیپوٹیشن کی پیشی } اسکے بعد ممبران ڈیپوٹیشن نام بنام حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کئے گئے ✢

دیگر ایڈریس } اس شاندار تقریب کے موقعہ پر کل ۳۵ ۔ ایڈریس حضور ملک معظم کی خدمت میں بھیجے گئے ۔ جنمیں سے صرف بمبئی کارپوریشن ۔ دہلی میونسپلٹی ۔ صوبہ مدراس اور کلکتہ کارپوریشن کے ایڈریسوں کے پیش کنندگان کو حاضر خدمت ہو کر پیش کرنے کا موقعہ ملا ۔ اور باقی ایڈریسوں کو شرفِ قبولیت ہی بخشا گیا ✢

فصل نوزدہم (۱۹)

مذہبی معبدوں میں دعائیں اور جلوس

۱۲ دسمبر کے لئے یہ بات قرار دیگئی تھی کہ مسلمان - ہندو - سکھ اور عیسائی اپنے اپنے معبدوں میں ہز میجسٹیز کی درازی عمر وصحت وسلامتی اور باامن وکامیاب حکومت کے لئے دعائیں کریں - اور پھر اپنے اپنے معابد سے ایک جلوس بناکر قلعہ میں پہنچکر دعا کریں - جہاں صوبوں کے گورنرز - لفٹنٹ گورنر اور دیگر والیان ملک بھی اس نظارہ کو دیکھیں ✣

جامع مسجد میں مسلمانوں کی دعا چنانچہ علے الصبح تیس ہزار مسلمان جامع مسجد میں جمع ہوئے - جہاں شمس العلما مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد نے گورنمنٹ کی وفاداری کے متعلق وعظ کیا - اور ہز میجسٹیز کی درازی عمر صحت وسلامتی اور باامن وکامیاب حکومت کیلئے دعا مانگی - جسپر حاضرین نے نہایت صدق دل سے آمین کہی - چونکہ اس موقعہ پر ہز آنر سر لوئی ڈین بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی شریک ہو گئے تھے - اسلئے آپنے مسلمانوں کی دعا کے شکریہ میں ایک تقریر فرمائی ✣

مسلمانوں کا جلوس جسکے بعد ٹھیک ۹½ بجے مسلمانوں کا ایک جلوس مرتب ہوکر جامع مسجد سے نکلا - جسمیں ہز ہائینس میر صاحب خیرپور - آنریبل کیپٹن ملک عمر حیات خاں ٹوانہ - نواب حاجی فتح علی خاں قزلباش - فقیر سید افتخار الدین - حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خاں اور بہت سے بلوچ سردار معہ ہمراہیان آنریبل نواب سر بہرام خان مزاری کے ماتحت موجود تھے - جلوس کے آگے آگے اسلامی جھنڈے تھے - جنپر قرآن شریف کی آیات لکھی تھیں - جلوس خاص روڈ سے ہوتا ہوا گیارہ بجے راج گھاٹ پھاٹک پر پہنچ گیا تھا ✣

ہندؤں کا جلوس علے الصبح ہی ہندو بھی قریباً ۳۰ ہزار کی تعداد میں بسر پرستی مہاراجہ سر رامیشور سنگھ بہادر آف دربھنگہ ودیگر اراکین بھارت مہامنڈل کوئینس گارڈن سے روانہ ہوکر چاندنی چوک میں پہنچکر کٹڑہ نیل سے دیوتاؤں کی سواری لیکر چاندنی چوک کے مغرب سے ہوتے ہوئے کوئینس روڈ اور وہاں سے دریا کے مشرقی طرف جاکر ٹھیک ۱۰ بجے جمنا کے پل پر پہنچ گئے - جہاں ہون کی رسم جو پہلے سے شروع تھی - ادا ہوئی - جسکے بعد یہ جلوس ایسٹ انڈیا ریلوے لین سے دریا کے کنارہ ہوتا ہوا اُس سڑک پر جانکلا - جو سمن برج کے مشرق اور وہاں سے مغرب کو چلی گئی تھی ✣

سکھوں کا جلوس و دعا ۳۰ ہزار سکھوں کا ایک جلوس جسمیں آٹھ ہاتھی بھی تھے مہاراجگان پٹیالہ وجیند کی سرپرستی میں کیمپ سے نکلکر چاندنی چوک

سے ہوتا ہوا گورو تیغ بہادر کی سمادھ تک گیا۔ جسکے سرے پر سردار بہادر سردار دیال سنگھ مان پریزیڈنٹ کونسل فریدکوٹ تھے۔ پہلے ہاتھی پر ایک گرنتھی گرنتھ صاحب رکھے ہوئے کچھ اشعار پڑھتا جاتا تھا۔ جسکے بعد دوسرے ہاتھی نشین اسکی آواز کے ساتھ سر ملاتے جاتے تھے۔ سمادھ پر جاکر جلوس نے ہز میجسٹیز کی درازی عمر صحت وسلامتی اور باقبال و باامن کامیاب حکومت کے لئے دعائیں مانگیں۔ اور پھر ½۹ بجے گردوارہ سے نکلکر چاندنی چوک کے کنارے کنارے گذرتے ہوئے کلکتہ پھاٹک قلعہ پر ½۱۰ بجے پہنچ گئے۔ جہاں سے میگم پوڑی پھاٹک سے نکلکر ۱۱ بجے جدید بیلہ روڈ سے ہوکر سلیم گڑھ میں داخل ہوگئے +

جلوس کے مذہبی نمائندوں کا آگے بڑھکر دعا کرنا } ثمن برج سے سو گز کے فاصلہ پر تمام جلوس جاکر ٹھہر گئے جہاں سے ہر ایک جلوس میں سے سولہ سولہ نمائندے نکلکر آگے بڑھے۔ جہاں لفٹنٹ گورنران و گورنران صوبہ اور دیگر والیان ریاست انکے منتظر کھڑے تھے۔ چنانچہ یکبارگی مختلف فرقے دعا میں مشغول ہوگئے

الفاظ دعا } ہر مذہبی گروہ کی طرف سے دعا کیگئی۔ چنانچہ جملہ مذاہب کی دعائیں قریباً ایک ہی قسم کی تھیں۔ لہذا ہم یہاں صرف مسلمانوں کی دعا درج کرتے ہیں۔ جو شمس العلما مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی نے زبان اردو میں کی :-

"خداوند کریم قیصر و قیصرہ کو عمر خضر عطا کرے۔ خدائے برتر و توانا ان کو"
"اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ خدائے قادر مطلق ہم ہندوستان کے باشندوں"
"کو تم مخصورین کی وفاداری میں ثابت قدم رکھے۔ خدا ہمارے"
"شہنشاہ کے راج کو کامیاب اور ذریعہ برکت بنائے۔ اے خدا!"
"قیصر و قیصرہ کو عزت و دولت اور نصیبہ بخش۔ اور شاہی خاندان"
"کے ممبروں کو بھی یہی اعزاز عطا کر" +

بینڈ کا گت بجانا } جسکے بعد بینڈ نے "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کی پُرمسرت گت بجائی۔ جس کے بعد یہ دلچسپ نظارہ ختم ہوا +

مذہبی جلوس اور دیگر جلوسوں کا ہز میجسٹیز کے سامنے سے گذرنا

آج سہ پہر کو ½۴ بجے کے قریب جب ہز میجسٹیز نے قلعہ کے جھروکہ میں سے قلعہ کی طرف تمام ہندوستانیوں کو اپنے دیدار فیض آثار سے مستفیض فرمایا تو اسوقت جھروکے کے نیچے سے یہ تمام مذہبی جلوس اور دیگر اضلاع کے جلوس دعائیں دیتے ہوئے گذرے +

فصلِ بستم (۲۰)

قلعہ میں گارڈن پارٹی۔ ثمن برج کے جھروکہ سے بیشمار رعایا کو دیر میجسٹیز کے درشن مذہبی و اضلاع کے جلوسوں کی مبارکبادیں روشنی آتشبازی وغیرہ

۱۳ دسمبر کی سہ پہر کو قلعہ میں گارڈن پارٹی تھی۔ جسمیں قریباً ۸ ہزار مہمان مدعو تھے۔ اگرچہ پارٹی کا وقت ۳ تا ۶ بجے سہ پہر تھا۔ مگر مہمانوں کی آمد دو بجے کے بعد سے ہی شروع ہو گئی۔

قلعہ کی آرائش و زیبائش } دہلی کے قلعہ کو جسوقت شاہجہان نے (سنہ ۳۸ تا ۴۸ ۱۶ء) میں تعمیر کرایا تھا۔ اُسوقت تو اسکا جوبن اور چہل پہل واقعی کمال پر ہو گی۔ اور غالباً اسی مناسبت سے شاہجہاں نے کسی ایرانی کا یہ شعر قلعہ کی دیوار در پر سنہری الفاظ میں لکھوا دیا تھا ؎

اگر فردوس بر روے زمین است ہمین است و ہمین است و ہمین است

لیکن اسکے بعد کے زمانے میں جبکہ "آن قدح بشکست و آں ساقی نماند" کے مطابق وہ نقشہ ہی بدل گیا۔ اور اگرچہ گذشتہ پچاس پچپن سال سے وہ عمارت تو تھی۔ لیکن اسمیں بجائے کسی قسم کی چہل پہل کے اوداسی چھا رہی تھی۔ مگر لوگوں کو کیا معلوم تھا کہ اس شاہجہانی قلعہ پر حضور ملک معظم جارج پنجم کی تاجپوشی کے موقعہ پر ایکدفعہ پھر ایسا جوبن آئیگا جو شاید اس سے پہلے بھی نہ آیا ہو۔ کیونکہ اس مبارک موقعہ پر ہندوستان کے تمام صوبوں کے نمائندے و روسا اس کثرت سے جمع تھے۔ کہ شاید اس سے پہلے کبھی جمع نہ ہوئے ہوں۔ چنانچہ قلعہ کو اس تقریب شاہی کے لئے از سر نو آراستہ و پیراستہ کیا گیا۔ باغیچوں کی روشنیں ٹھیک کیگئیں۔ فوارے چھوٹنے کا انتظام ہوا۔ کمروں کو از سر نو درست کر کے انکی آرایش و زیبایش کی گئی۔ ممتاز محل میں نوادر اشیا کا ایک عجائب گاہ قایم کیا گیا۔ جسکی چھت پر پردہ دار مستورات کے لئے گارڈن پارٹی اور زیرین قلعہ بادشاہی میلہ کے کھیل تماشے دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور والیان ریاست کی ملاقات کے لئے رنگ محل کی عمارت مخصوص کر دیگئی۔ نوبت خانہ و دیوان خانہ کے مقابل ہائی لینڈرز۔ لائٹ انفنٹری اور ۲۵ ویں پنجابی کے گارڈ آف آنر کھڑے تھے۔ اور قلعہ بھر کو بجلی کی روشنی سے منور کیا گیا تھا۔

دیر میجسٹیز کا داخلہ } دیر میجسٹیز علی پور روڈ۔ کشمیری دروازہ سے ہو کر شہر کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے ایلگن روڈ سے قلعہ کے لاہوری دروازہ کے ذریعہ سے داخل قلعہ ہوئے۔ تمام راستہ میں دو رویہ فوج صف بستہ کھڑی تھی۔

دیر میجسٹیز کا جلوس } پہلی گاڑی میں حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ۔ دوسری گاڑی میں ڈچز آف ڈیون شایر۔ مارکوئس آف کریو۔ لارڈ نائی سٹوارڈ ڈیوک آف ٹیک۔ تیسری گاڑی میں کونٹس شیفٹسبری۔ آنریبل وینشیا بیرنگ۔

لارڈ سٹمفورڈھم - گھوڑوں پر میجر لارڈ سی فٹز موریس دمیجر سی ویگرام - جسکے بعد اردل کنگس ڈریگون گارڈز اور ۱۰ نمبر کا رسالہ ہمرکاب تھا - جسکے بعد گاڑی میں گورنر جنرل معہ لیڈی ہارڈنگ تھے جنکی اردل میں ۱۳ ڈریگون گارڈز اور ۱۱ لانسرز تھی ✦

دی ہر میجسٹیز کا لباس } حضور ملک معظم سیاہ دعوتی سوٹ میں تھے - اور ملکہ محترمہ کی نفیس پوشاک پر سورج مکھی کے پھول کاڑھے ہوئے تھے ✦

قلعہ میں دی ہر میجسٹیز کی گشت } جب دی ہر میجسٹیز قلعہ معلےٰ میں داخل ہوکر شاہی گاڑی سے اُتری تو حاضرین نے پُرتپاک استقبال کیا - چنانچہ حضور ملک معظم لارڈ ہارڈنگ کے ہمراہ باغیچہ کی گلگشت میں مصروف ہوکر حاضرین میں سے اکثر کو شرف ہمکلامی بخشتے رہے - اور حضور ملکہ محترمہ نے لیڈی ہارڈنگ کے ساتھ پردہ دار مستورات سے ملاقات فرمائی ✦

ہز میجسٹی کا تاج شاہی اور ملکہ محترمہ کا ہیروں کا ہار پہننا } کوئی آدھ گھنٹہ کی سیر و تفریح و ملاقاتوں کے بعد دی ہر میجسٹیز توشہ خانہ شاہی کے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں تاج شاہی زیب سر فرمایا - اور لبادہ پہنا - اور حضور ملکہ محترمہ نے ہیروں کا قیمتی ہار زیب گلو فرمایا ✦

ثمن برج کے جھروکے سے بیشمار رعایا کو درشن } ثمن برج کے جالیدار جھروکے میں دی ہر میجسٹیز نے ½ ۱۲ بجے کے قریب رونق افروز ہوکر زیرین قلعہ بادشاہی میلہ کی بیشمار مخلوق کو اپنے جمال جہاں آرا سے مستفید فرمایا -

کھلے چبوترہ سے درشن } لیکن جب دیکھا کہ اس چھوٹے سے جھروکے سے بیتاب مشتاق مخلوق دیدار شاہی سے بخوبی سیر نہیں ہوسکتی - تو پھر جھروکہ سے باہر تشریف لاکر رنگ محل کے متصل کھلے چبوترہ پر جہاں دو مخملی کرسیاں پڑی تھیں رونق افروز ہوگئے - اور آگے سے خدا امان خاص کو پچھلی طرف کھڑے ہونے کا حکم دیدیا - تاکہ بیشمار مخلوق بلا روک ٹوک دیدار فیض آثار سے مسرور ہوسکے ✦

زیرین چبوترہ - مذہبی و دیگر جلوسوں کا دُعائیں دیتے ہوئے گذرنا - } پھر حسب قرارداد دی ہر میجسٹیز کی نشستگاہ سے ۲۵ فٹ نیچے سے پہلے مذہبی جلوس زیرین قلعہ دعائیں دیتے ہوئے گذرے - جسکے بعد مختلف اضلاع کے لوگ مختلف رنگ و وضع کی پگڑیوں میں باجوں کے ساتھ دعائیں دیتے ہوئے اور نعرہ ہائے مسرت لگاتے ہوئے گذرے - جو ساتھ ساتھ اپنی اپنی بیرق پر اپنے ضلع کا نام پکارتے جاتے تھے - یہ ایک ایسا موثر نظارہ تھا - جسکا یقیناً دی ہر میجسٹیز کے دلوں پر گہرا اثر ہوا ہوگا ✦

ہندوستان کے مختلف مذاقوں کا معائنہ } چونکہ بادشاہی میلہ میں جسکی تفصیل آگے آئیگی - ہرقسم کے کھیل تماشوں کا انتظام کیا گیا تھا - جس سے غالباً دی ہر میجسٹیز ہندوستانی مذاق سے بخوبی واقف ہوگئے ✦

غرضکہ سورج غروب ہونے تک کوئی ۴۵ منٹ رعایائے ہند کی وفاداری کا جوش دی ہر میجسٹیز اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنی جگہوں سے اُٹھ کر

رنگ محل میں والیان ریاست کو ملاقات کا اعزاز - رنگ محل میں

تشریف لے گئے۔ جہاں والیان ریاست سے فرداً فرداً ملاقات فرمائی۔ اور حضور نظام کے ساتھ مہاراجہ سرکشن پرشاد سے بھی ہز میجسٹیز نے ہاتھ ملایا +

آتشبازی کا نظارہ } اس سے فارغ ہوکر انگریزی آتشبازی کا نظارہ فرمایا۔ جو واقعی بہت اچھا تھا +

ہز میجسٹیز کی روانگی - جس کے بعد ہز میجسٹیز موٹر کار پر شاہی کیمپ کو روانہ ہوئے +

روشنی } روشنی کے لئے اگرچہ ۱۲ دسمبر کی تاریخ مقرر تھی۔ جو نہایت موزون بھی تھی۔ لیکن چونکہ اس روز دربار کی تھکاوٹ کے بعد رات کو پھر ہز میجسٹیز کے کیمپ میں ملاقات کا ہجوم تھا۔ اسلئے اس دن کیمپوں میں تو روشنی ہوئی۔ مگر شہر میں پورے طور پر نہو سکی۔ جسکی بجائے ۱۳ دسمبر کی شب کو قلعہ۔ ریلوے سٹیشن۔ شہر میں کوئنس گارڈن۔ گھنٹہ گھر۔ سرکاری عمارات اور پرائیوٹ مکانوں پر اس کثرت سے روشنی تھی۔ جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ والیان ریاست کے کیمپوں کی روشنی بھی قابل دید تھی۔ چاندنی چوک میں علاوہ برقی روشنی کے جاپانی لیمپ اور دوسرے جھاڑ فانوس بکثرت تھے چنانچہ اس روشنی کے بہت سے حصہ کو ہز میجسٹیز نے بھی واپسی قلعہ پر اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا +

ڈنر - رات کو شاہی کیمپ میں ڈنر تھا جسمیں بہت سے ہندوستانی و انگریزی مہمان شریک تھے۔ چنانچہ ڈنر کے وقت شاہی باجا مختلف قسم کی سریلی گتیں بجاتا رہا +

(۲۱) فصل بست و یکم

بادشاہی میلہ

بادشاہی میلہ کی ضرورت } اگرچہ دربار کے دن قریباً ۵۰ ہزار شرفا مونٹ پر اور ۵۰ ہزار فوج اور قریباً ۱۲ ہزار معززین ایمفی تھی اٹیر میں اور علاوہ بریں لاکھوں آدمی دربار کی آمد و رفت کی سڑکوں پر اور جلوس شاہی کے دن قریباً دس لاکھ لوگ ہز میجسٹیز کے جمال جہاں آرا سے مسرت اندوز ہو چکے تھے۔ لیکن ابھی اس امر کی ضرورت باقی تھی کہ کوئی ایسا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔ جہاں اس سے زیادہ مجمع اپنے بادشاہ و ملکہ کا دیدار کر سکے۔ چنانچہ ہز آنر سر لوئی ڈین بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے حضور ملک معظم کی اجازت سے بادشاہی میلہ کی تجویز کی منظوری حاصل فرمائی +

بادشاہی میلہ کمیٹی } جسکے انتظامات کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران کی ایک زبردست کمیٹی قایم کیگئی جسکے پریزیڈنٹ خود ہز آنر سر لوئی ڈین قرار پائے۔ اور وایس پریزیڈنٹوں میں ہز ہائینس مہاراجا سر پرتاب سنگھ ریجنٹ جودھپور۔ ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ۔ ہز ہائینس نواب رامپور۔ لفٹنٹ کرنل ڈاس کمشنر دھلی۔ اور ممبران میں آنریبل مسٹر ایم ڈبلیو فنتن فنانشل کمشنر پنجاب۔ آنریبل

کپتان ملک عمر حیات خاں ٹوانہ - آنریبل سردار پرتاب سنگھ اہلووالیہ - آنریبل لالہ سلطان سنگھ - راجہ دت پرشاد مرساں - مسٹر پیٹرسن کلکٹر میرٹھ - مسٹر سی اے بیرن ڈپٹی کمشنر دہلی - کرنل سی جے ببر - کرنل آر ایس میکلگن - میجر ڈبلیو بی جیمز - میجر مولائی فکس - نواب حاجی فتح علیخان قزلباش - رائے بہادر سردار بوٹا سنگھ - رائے بہادر لالہ گنگا رام - آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس - رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول رائے بہادر لالہ شیو پرشاد - حکیم احمد سعید خان - مسٹر رچرڈسن سپرنٹنڈنٹ پولیس میرٹھ - صوبیدار میجر ہیرا سنگھ ایڈیکانگ لفٹنٹ گورنر بنگال + لفٹنٹ جی ای سوپ ودھ سکرٹری - مسٹر اونیل شاہ اسسٹنٹ سکرٹری - اور جائنٹ سکرٹریان رائے دامودر داس - محمد خورشید مرزا ڈسٹرکٹ اوفیسر کپتان گل مقرر ہوئے +

رقبہ کی درستگی } چنانچہ سب سے پہلے زیرین قلعہ سے دریا کے کنارے تک تین میل لمبا اور ایک میل چوڑا رقبہ خس و خاشاک سے صاف کرکے دلدل کی درستگی کا انتظام کیا گیا +

دو لاکھ آدمیوں کے ٹھہرنے کا انتظام } پھر اس رقبہ میں عارضی طور پر ٹین اور چھپروں کے بازار قایم کرکے ایک طرف مختلف قسم کے خیمے لگائے گئے - جنمیں دو لاکھ آدمی ٹھہر سکتے +

سدابرت - ان دو لاکھ مہمانوں کے لئے ریاستہائے پٹیالہ - بہاولپور - جیند - فریدکوٹ وغیرہ وغیرہ کی طرف سے سدابرتوں کے علاوہ بعض اضلاع کی طرف سے بھی سدابرت لگائے گئے تھے +

شرکت میلہ کیلئے ریلوے کرایہ میں تخفیف } شرکت میلہ کی خاطر ریلوے نے یکطرفہ کرایہ پر دوطرفہ ٹکٹ جاری کرنے منظور کئے تھے +

برقی روشنی میلہ کے جملہ اخراجات ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ادا فرمائے تھے +

شفاخانجات } قریبا ۱۶ شفاخانے اس رقبہ میں ہز ہائینس مہاراجہ جیند و نواب مالیرکوٹلہ کی فیاضی سے قایم ہوئے تھے - جنمیں ہر وقت متعدد ڈاکٹر علاج معالجہ کے لئے تیار رہتے اور ہر قسم کی ادویات مفت دیتے تھے +

میلہ میں دوکانیں } اس میلہ کے بازاروں میں ہر قسم کی خرید و فروخت کی دوکانیں بھی شائقین میلہ کے آرام کے لئے لگوانے کا انتظام کیا گیا تھا - جن سے کرایہ وصول کیا گیا - دوکانداروں نے بھی اس موقعہ پر کمایا مگر امید سے بہت کم +

میلہ کی تفریحات } ہندوستانی میلوں کے مذاق کو ملحوظ رکھکر اسمیں ہر قسم کی تفریح کا سامان بہم پہنچایا گیا تھا - مثلاً پہلوانوں کے دنگل - ہاتھیوں کی لڑائی - مینڈھوں کی لڑائی - رسہ کشی - فوجی کرتب - گتکہ بازی - سوانگ - کبڈی ڈوڈوا - پہاڑی ناچ - پنگھوڑھے - ہنڈولے - پتنگ بازی - راگ - رنگ - بائیسکوپ - تھیٹر - آسمانی جہاز - سرکس - ولایتی آتشبازی وغیرہ وغیرہ - غرضکہ جملہ کھیلیں موجود تھیں - جنکے ٹھیکہ داروں نے ٹکٹ لگائے ہوئے تھے - اور تمام کھیلوں کے

متعلق جداگانہ سب کمیٹیاں قایم کر کے انکے سپرد جملہ انتظامات کر دئے گئے تھے۔ سرکس والے نواب صاحب رامپور نے بھیجے تھے +

مشاعرہ — علاوہ بریں ایک مشاعرہ بھی منعقد کیا گیا۔ چنانچہ مشاعرہ کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہمارے شہر لاہور کے مشہور فلسفی شاعر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹرایٹ لا مقرر ہوئے تھے۔ جنکے پاس اس تقریب سعید پر بہت سی نظمیں آئیں۔ جنمیں سے اکثر مشاعرہ میں پڑھی بھی گئیں۔ ان سب نظموں میں سے اول درجہ کی نظم ہمارے دوست پنڈت برجموہن صاحب کیفی دتاتریہ دہلوی پرائیویٹ سکرٹری آنریبل سردار دجیت سنگھ اہلووالیہ کی نکلی۔ جسپر انہیں ایک تمغہ اور سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ چونکہ ہم نے پچھلے دربار تاجپوشی ۱۹۰۳ء کی نظموں میں سے بھی تاریخ "یادگار دربار ۱۹۰۳ء" میں خود منتخب کر کے ایک اول درجہ کی نظم شایع کی تھی۔ اسلئے اس موقعہ پر ہم بادشاہی میلہ کی مشاعرہ کمیٹی کی اول درجہ کی قرار دی ہوئی نظم ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں:-

قصیدۂ بہاریہ

تہنیتِ دربارِ دہلی و خیر مقدم شہنشاہ قیصرِ ہند حضور جارج پنجم دام اقبالہم

آمدِ شاہ بہاری کا ہوا شور جو گل —
باغِ عالم میں پڑی ایک سرے سے ہلچل

ہو سکے کیا صفتِ موکبِ سلطانِ بہار
دیکھکر جسکو ملائک نے کہا صلِّ و جل

سب کے آگے تھا بصد شان نشاں کا ہاتھی
پیل گردوں پہ علم کھولے ہوئے تھی بادل

تھے پری ابر کے گھوڑوں پہ ہوا کے جو سوار
شوخی طراری میں بجلی سی ہوا تھے چنچل

کڑکا اپنا جو کہا رعد کے کرناکیتوں نے
اشہبِ چرخ کا چمکا نہیں کیا کیا کوتل

صاعقوں نے وہ ترا قے کی اُڑائی شلک
کہ گیا خرمنِ آرامِ خزاں کا سب جل

پُر مہیب ایسی تھی گردوں کے دمامے کی صدا
کہ زمیں، گاؤ زمیں کے گئی پاؤں کی نکل

کڑکے وہ رعد کے چاؤش کہ گونج اُٹھا چرخ
فوجِ خستانِ چمن کا بھی گیا قلب دہل

آئے فراشِ سپہر امڈے ہوئے ہر سو سے
خیمہ اک نصب کیا سر بفلک دل بادل

شرق اور غرب سے جاروب کش آئے چالاک
خس و خاشاک گیا ساحتِ گیہاں سے نکل

مخبرِ آمدِ شاہی تھا نقیبِ طاؤس
اُس کی آواز ہوئی آمدِ شہ کا سگنل

آیا سقائے فلک ساتھ لئے ابرِ مطیر
ایسا چھڑکاؤ کیا گرد با دم میں جل تھل

اسطرح شاہِ بہاری کی سواری آئی
پھر گئی آنکھوں میں شانِ کرمِ عزّ و جل

داخلہ باغ میں اس شان تزک سے جو ہوا
خیر مقدم کا وہاں بھی ہوا سامان سجل

سبزہ بیدار ہوا غنچوں نے کھولی آنکھیں
لیس بلبل کے بگل سے تھے سوار اور پیدل

سرو و شمشاد سنبھالے تھے یمین اور یسار
تھا جو طاؤس جلو میں تو ہراول ہر پل

اُٹھے گلکان چمن شہ کی تواضع کے لئے
سرو قد اُٹھ کے صنوبر ہوا سب سے اوّل

نکلا سنبل بھی خیاباں سے سنبھال اپنا چنور
چترِ شاہی لئے تالاب سے آپہنچا کنول

مور چھل لے کے چلا فخر سے رقصاں طاؤس
جسکی رفتار پہ پریوں کا بھی دل جائے پھسل

لیکے سورج مکھی[1] در تاج بصد فخر چلا
بادکش لیکے صبا آئی بہت مستعجل

[1] در تاج فارسی میں سورج مکھی کے درخت کو کہتے ہیں +

چوبداروں کی روش بیکے چلا سروِ عصا
ٹھاٹھ گلشن میں رہا گرچہ سدا اسکا اٹل

مور آئے جو سروں پر لئے کلغی شہی
ناز بوٹوں نے لئے شوق سے پہنچی پیدل

زرِ گل نذر کی خاطر لئے گلبن اُٹھے
لالہ اسپند بنا اور بنا گل منقل

فرشِ رہ ، راہِ عقیدت سے ہوئی جو نرگس
اُسکے اس فخر پہ حاسد ہوئے آہوئے جبل

زر پچھاور کیا گل نے تو سمن نے موتی
سبزہ نے آکے بچھایا وہیں فرشِ مخمل

غنچوں نے آمدِ شاہی کی سلامی سر کی
کرنا پھونکی پپیہے نے ، جو کوکی کوئل

آبشاروں نے کیا آئینہ بندی کا نظام
آتشِ گل نے درخشاں کئے سب دشت و جبل

رعب و تمکینِ شہی کا تھا اُس کو خیال
نکلے یہ مژدہ پڑا جوش سے فوارہ اچھل

چادرِ آبِ رواں نہر نے دی اپنی بچھا
چاندنی ، ہاتھوں کو بس رہ گئی اپنے مل مل

اسقدر شوق تھا دیدارِ شہی کا سب کو
دخترِ رز توڑ کے نکلی تھی درِ شیشہ محل

بلبل و طوطی و طاؤس بنے گایا "دلکم"
مل کے شیر و شکر ہوگئے تیتر - کوئل[1]

شان میں آج کے دن کی وہ سناؤں مطلع
جو ہری جسکو سخن کے کہیں سب سے اوّل

آج ہے فصلِ بہاری کا گلستاں میں عمل
کِھل گیا بلبلِ تصویر کے دل کا بھی کنول

وخطِ گلزار میں لکھوں جو ثنائے شہِ گل
روشِ باغ کی مانند ہو دلکش جدول

گل زمیں آج ہر اک شان میں جنت کی نظیر
ہر چمن فیضِ بہاراں سے بنا ہے اچھبل[2]

زاہدِ خشک کا دل ہو گیا پانی پانی
اسطرح جھومتے آئے ہیں فلک پر بادل

طبعِ مشاطہ کی جدت ہے وہ باجوشِ نمو
آہوئے چشم کی شاخوں میں بھی پھوٹی کونپل

کھل گئیں آج عروسانِ چمن کی آنکھیں
آتشِ گل کے دھوئیں سے ہے لگایا کاجل

آج مستی کی ہوا میں ہے کچھ ایسی تاثیر
کہتی ہے سرو سے قمری کہ ذرا دیکھ سنبھل!

اودی اودی ہیں وہ گھنگھور گھٹائیں چھائیں
زہد میں زاہدِ صد سال کے آیا ہے خلل -

کچھ صبا سے کہا اور ہنس پڑیں ساری کلیاں
بلبلِ زار کا فقرہ گیا اک بات میں چل

اب نہ سنبل کو ہے اُلجھن ، نہ ہے لالہ کو جلن
کیا گئی جملہ خواص آج عناصر کے بدل

تلتی ہے موتیوں میں آج کلی موتئے کی
آب و تاب اسکی زمانہ میں ہوئی ضربِ مثل

خوشۂ تاک سے پردیس کو ملا ہے جھومر
عرش پر رکھو دماغ اب یہ کیوں میٹھا محل

جھمۂ باغ آنکھ نہ کیوں کاہکشاں پر مارے
نجمِ رخشاں بھی حبابوں سے ہوئے ہیں اوجھل

ہیں مہادیو شہادت میں اُٹھاتے گنگا
آبِ نہر ایسا لطیف اور ہے اتنا نرمل

قمری و طوطی و بلبل ہیں نواسنجِ طرب
گنگناتا ہے ترانہ ، کوئی گاتا ہے غزل

مترادف ہیں گلستان میں بہار اور برسات
چیتی[3] اور کجری[4] کا ٹھہرا ہے تفاوت مہمل

میگھ گاتا ہے کوئی ، کوئی ملار اور بہار
کیا نواسنجوں کا گلشن میں بندھا ہے دنگل

تانسین اسکو کوئی سمجھے ، کوئی مصری[5] رام
ہو شکر ریزِ ترنم جو یہ طوطی بمثل

١ چڑھے اور اُترے سُر (زیر و بم) ، ٢ وادی کشمیر کے نہایت پُر بہار مقاموں میں سے ایک + ٣ چیتی موسم بہار یا بسنت رُت کے گانے ۔ ٤ کجری برکھا رُت کے گانے ۔ ٥ موسیقی کے اُستاد کامل ۔ اکبر کے عہد میں تان سین کے ہمعصر تھے +

بارے سرخاب جگر تفتہ کی پیاس آج بجھی¹
کیوں نہ ہر قطرۂ باراں ہو اسے گنگا جل

اندھی ساون کے ہیں یکرنگی کے شیدا گویا
نظر آتی ہی اُنھیں چار طرف ہریادل

آج کثرت ہی وہ وحدت کا اثر ہو ساری
دو کی جا دیکھتی ہی ایک ہی چشم احول

ہر درخت آج دکھاتا ہی سماں جھرنے کا
اسکی ہر شاخ سے جھڑتا ہی وہ پانی بزمل

سیر کے پنکھو کا ہر برگِ شجر پر ہے گماں
اسکی آب اور جھلا جھل پہ نظر جائے پھسل

پھول والوں کی نہ کیوں سیر ہو سیر گلشن
جائز از روے بیاں گر ہے مجازِ مُرسل

آب یہ موتیئے کی اب صفتِ طفلِ سرشک
گود میں سیپ کی جاتا دُرِ غلطاں ہے مچل

شانِ خلاق وہ پیدا ہی ہر اک عنصر سے
گر مرے پارہ تو اکسیر بنے اُسکا بدل

آجکل پینگ بڑھی ہے وہ گل و بلبل کی
شاخ گلبن کے ہیں جھولے پہ بہم دست فی بغل

دیکھ کر آج عروسانِ چمن کا جوبن
غرق دریائے خجالت میں ہوا ہے سنگل

سُنکے توصیفِ نواسنجیٔ مرغانِ چمن
راجہ اندر کے اکھاڑے نے بھی چھوڑا دنگل

حوض کی آب پہ کوثر نہیں پانی پانی
کھاتا ہے اسکی لطافت کی قسم گنگا جل

تن بدن سے تو پھٹا پڑتا ہی جوبن اسکا
کیا سنبھالے جوئے باغ آپ رواں کا آنچل

صدقے بھونرا ہی تو بلبل بھی ہی قرباں اسپر
شاہد گل ہی گلستاں میں اک اُٹھتی کونپل

آج گلشن میں ہی وہ نشۂ عشرت کا اثر
غنچے کہتے ہیں صبا سے کہ ذرا دیکھ کے چل

مُسکراتی ہی کلی، مارتی ہی نرگس آنکھ
مست چالوں پہ ہوا کی یہ چمن میں ہی چہل

اسقدر ولولہ انگیز ہی آب بادۂ بہار
کیف مے میں، تو صراحی میں ہی اُٹھتی ہی اُبل

سر چڑھا جام سہی، گر جام میں، مینا سے گرا
اُٹھتی جوبن کیطرح بادہ بھی جاتا ہی اچھل

صرف نرگس ہی کی گلشن میں نہیں چار آنکھیں
سبزۂ خفتہ بھی اُٹھ بیٹھا ہی اب پل کی پل

لگ چلی تاک سے اور جھومتی پھرتی ہی نسیم
ایک ایک دانہ انگور رہی اک اک بوتل

وہ پلٹ دیا ہی سلطان بہاری کی نظر
باغ عالم کا کیا رنگ صبا اک دم میں ابدل

کر دیا ایک ہی گردش میں زمانے کو نہال
ہاتھ خالی جو تھے اب بن گئے وہ اہل دول

مقدم شاہِ بہاراں کی صفت ہو کس سے
آج جنگل میں ہوا فیض سے اسکے منگل

تھا میں اس عالم محویت کامل میں غریق
کہ صدا کانوں میں اک آئی کہ ای سست ازل

ہوش میں آ تو اسے محوِ گلِ نسرین و سمن
اُٹھ کے سُن تو سہی کہتی ہی یہ کیا بانگِ دہل

دیکھ تو آئی ہی کیا ہند کے گلشن میں بہار
وہمی! گلشن سے نکل چھوڑ تخیل اک پل

آ تجھے نور کا مطلع میں سناؤں ایسا
ہو سکے مطلع خورشید بھی جس کا نہ بدل

آج ہے ہند میں کیا عیش و مسرت کا عمل
مقدم شاہ سے نقشہ گیا عالم کا بدل

ہند میں آج شہنشاہ کے آئے ہیں قدوم
شاہ خاور سے منور ہوا یا برج حمل

لائی ہیں قیصرہ بھی ہمرہ قیصر تشریف
نیکیاں اور محاسن ہیں یہاں ضرب مثل

زبدۂ تاجوراں زیب دہ تخت و نگیں
دفتر ماضی و حالیہ کا فرد اکمل

---

¹ سرخاب یا چکور ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ جو تلازمات ہندی شاعری کے بموجب زمین کا پانی نہیں پیتا۔ بلکہ مینہ کا پانی اوپر ہی اوپر پیتا ہے ✣

ذات ہے مجمع اوصاف حمیدہ جس کی
خلق حسنہ کا نہیں جسکے زمانہ میں بدل

راندن جسکی قلمرو کے ہیں صدقے خورشید
پھر بھی وسعت کا معما نہوا اسکی حل

فر سلطانی قیصر کا بیاں ہو کس سے
شہریاران جہاں اسکے ہیں اک عبد اقل

مدح حاضر ہیں وہ لکھیں اب اشعار نفیس
سامنے ٹھہریں جو نقاد سخن کے افضل

حشر تک پا نہ سکیں تیری نظیر اے قیصر
لاکھ ڈھونڈھیں مہ و خورشید کی لیکر مشعل

منظر خسرو عالم سے برستا ہے وہ نور
جس سے آئینۂ دل صوفی کا پائے صیقل

راز عالم ہے عیاں کار خلافت ہے رواں
بخشا قسام ازل نے وہ تجھے علم و عمل

ادنی منشی ترا ہم پلہ ابوالفضل کا ہے
ترا عامل ہے ہر اک رشک دہ ٹوڈرمل

آج گر رستم و سہراب سے ہوتے شہ زور
باندھ لاتا انھیں پل بھر میں ترا اک کرنل

رعب شاہی کا ٹپکتا ہے ترے چہرے سے
کوہ بھی آگے ترے سہم کے ہوئے خردل

ہو کیڈ ٹکور کا وہ بانکا جواں ایک سے ایک
اکبری آن کا بھی سینہ میں دل جائے دہل

ایسا ہے کر و فر اور شوکت و جبروت شہی
جس سے اوسان ہوں شاہان جہاں کے مختل

منبع جود و سخا مرجع اہل حاجات
قبلۂ بذل و عطا کعبۂ امید و امل

دید سلطاں ہمیں قسمت سے ہوا آج نصیب
ہند کے دل کا کھلا فرط مسرت سے کنول

صرف انساں ہی نہیں دید شہی سے شاداں
بحر و بر آج خوشی میں ہیں برج کا منڈل[1]

کون ہے جو نہیں سلطان کے قدموں پہ نثار
سیر گلشن کو توجہ ہو جو تیری بمثل

رگ گل رشتہ بنے جگنو بھی دے جوت جگا
داخل طشت چمن آکے ہوں کیسر صندل

آتش گل کو دم باد صبا بھڑکا دے
لالہ بھی کھول کے دل اپنا نکالے گوگل

غنچۂ یاسمن اکشت بنیں اور پھول کھلیں
جب نہیں ہونگے وہ نذر شہ مسعود ازل

موگرا موز دل صاف سے کافور بنے
آرتی کا تری ساماں یہ کرے باغ سجل

ٹھمکا گیندا کرے اور موتیا پہنائے ہار
پھول برسائے چمیلی وہیں بھر بھر آنچل

برگ اشجار بجانے لگیں خوش ہو کر جھانجھ
باغ گونج اٹھے پدم ایسے بجائے مندل

پھونکے طاؤس مسیحا نفس ایسا ناقوس
"قم باذنی" کا کرے جو دل مردہ پہ عمل

اسطرح آرتی ہو تیری چمن میں اے شاہ!
ہے پھر انساں کی عقیدت کا تو بس ذکر ہی اشکل

تخت دہلی کہ تھا مدت سے یہاں چشم براہ
زیب دہ جسکے جد عشر سے ہوئے ہیں اکمل

تھا پتھورا جہاں زینت دہ بزم شاہی
جسکے سایہ میں کبھی چند نے وہ نکتے حل

تغلق اور خلجی کا ہے یاد جسے جاہ و جلال
داوری کر گئے جو صدیوں شاہان مغل

تخت وہ جسکو کہ دی شاہجہاں نے رونق
خوش مذاقی کا ہے اک جسکی نشاں تاج محل

ایک مدت سے وہی تخت پڑا تھا خالی
خوبیٔ بخت سے حالت گئی اب اسکی بدل

آج دن اسکے پھرے پھر وہ ہوا ہے آباد
اسپہ نازل ہوا اب پھر کرم عز و جل

تاجپوشی ہو مبارک تجھے شاہ قیصر
شجر عہد ترا سبز رہے۔ لائے پھل

دیکھکر تجھ کو ملی ہم کو جہاں کی دولت
بن گئے ہم ترے دیدار سے ارباب دول

[1] برج کا خطہ ۔ [2] کچے چاول جو پوجا میں کام آتے ہیں ۔ [3] ارگ ۔ [4] پدم کنول کا دوسرا نام ہے ۔ [5] رائے پتھورا کے دربار کا شاعر

فخر وہ آج ہمیں بخشا ہے تو نے اے شاہ　　نقدِ جاں اپنا ہو قربان تو ہے زیبا بمحل
کیا ہی یہ بخت ہے اس تخت پہ قیصر کا جلوس　　کہتے ہیں حس و خیالات کا جسکو کہ محل
دل میں ہے ہند کے اے شاہ ترا تخت بچھا　　کوئی طاقت جسے کر سکتی نہیں متزلزل
ہو سکے کس سے بیاں شوکت دربار شہی　　کانپتے جسکے تصور سے ہیں مریخ و زحل
کیفی بس شہ کی دعا پر تو کر اب ختم کلام　　کیونکہ بے اسکے سخن سنجی ہے لغو اور مہمل
یا خدا از یبِ خلا دہر میں جبتک ہے ہوا　　بنتے ہیں بحر کی تبخیر سے جب تک بادل
ابر کے مس سے بنے چرخ پہ جبتک بجلی　　خیرہ نظروں کو کرے بجلی کی جبتک جھلمل
ہند پر سایہ کیے ہے یہ ہمالہ جب تک　　جبتلک برف کا سر پر ہے اسکے آنچل
آریہ ورت میں گنگا ہے جبتک کہ رواں　　اور ممتاز رہے پانیوں میں گنگا جل۔
جب تلک عدل و عطا شان جہانبانی ہیں　　جبتلک خسرو عادل رہے مسعود ازل
ہے وفا اور اطاعت سے رعیت کا فروغ　　جبتک امن اور اماں سے ہے ترقی دُول
قیصر و قیصرہ باکام رہیں دنیا میں　　قاف سے قاف تک ان کا ہے حکم اور عمل

جارج پنجم رہیں تا حشر سلامت یارب!
خرم و شاد رہیں! راج رہے ان کا اٹل!

چنانچہ ڈاکٹر اقبال پریزیڈنٹ مشاعرہ کمیٹی اور کیفی صاحب کی تصاویر و حالات کتاب ہذا کے حصہ دوم میں پنجاب کے ضمن میں درج ہیں +

میلہ کے تمغے ۔ چنانچہ اس میلہ کی تقریب کے متعلق ۱۲ ہزار تمغے تقسیم کئے گئے +

کرتب کمیٹی رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول سی آئی ای کے متعلق تمام کرتب وغیرہ کا انتظام تھا۔ چنانچہ ہر قسم کے کرتب ہوئے۔ کشتیوں میں مشہور کشتی کیکر سنگھ و کلو کی تھی۔ جس میں کلو فتحیاب ہوا۔ ڈوڈوا کے متعلق لاہور و دھلی کی جماعتوں میں مقابلہ تھا۔ جسمیں لاہور والے جیت گئے۔ گتکہ بازی میں میرٹھ و دھلی والے جیتے۔ سونچی میں لاہور فیروزپور والے جیتے۔ اور رسہ کشی کا میدان لائل پور والوں کے ہاتھ رہا +

ایک کروڑ آدمیوں کو دعوت اندازہ کیا گیا ہے کہ میلہ کے دنوں میں قریباً ایک کروڑ آدمیوں کو کھانا کھلایا گیا۔ تین دن میلہ کمیٹی کی طرف سے دعوت دیگئی۔ اور باقی ایام میں ریاستوں کی طرف سے دعوتیں ہوتی رہیں +

ولایتی آتشبازی کا نظارہ دن کو ولایتی آتشبازی دیکھنے کے لئے بھی ایک احاطہ میں نشستیں بنا کر ٹکٹ لگائے گئے تھے۔ مگر چونکہ وہ وسیع میدان سے بخوبی نظر آتی تھی۔ اسلئے بہت کم لوگوں نے ٹکٹ خریدا۔

دن کی آتش بازی میں عجیب بات یہ تھی کہ فٹ بال سے بڑے بڑے گولے جو کسی کپڑے یا چمڑہ میں بند معلوم ہوتے تھے۔ اس عمدگی سے آسمان پر چڑھائے جاتے کہ تماشائیوں کو انکا اڑنا بمشکل نظر آتا تھا۔ بہت اونچے جاکر یہ گولے پھٹتے۔ جنمیں سے رنگ برنگ کے ستارے نیچے کو گرتے نظر آتے۔ اور جوں جوں نیچے ہوتے۔ ان میں ایک دُم پیدا ہوتی جاتی۔ اور جوں جوں دم لمبی ہوتی جاتی۔ اصل ستارہ گم ہوتا جاتا تھا۔ اور جب دم چوڑی ہوتے ہوتے بالکل قریب آجاتی تو اسمیں سے رنگ برنگ کے ریشمی رومال نکلتے۔ جنپر مختلف قسم کی دیدہ زیب اور مشاہیر کی تصاویر یا دعائیہ کتبے لکھے ہوتے۔ جو نیچے گر کر تماشائیوں

کے ہاتھ لگ جاتے تھے ÷

ان میں بعض ستارے ایسے پھٹتے کہ جوں جوں وہ نیچے گرنے لگتے انہیں سے مختلف قسم کی آوازیں نکلتیں۔ مثلاً کسی میں شیر کی دہاڑ۔ کسی میں پرندوں کی چہچہاہٹ۔ کسی میں بچوں کے رونے کی آواز۔ اور کسی میں دو آدمیوں کی گفتگو ÷

شہنشاہی درشن } چونکہ سب سے بڑا مقصد اس میلہ کا یہ تھا کہ بیشمار لوگ شہنشاہ و ملکہ محترمہ کے درشن کرسکیں۔ اسلئے قلعہ کی گارڈن پارٹی کے دن ہز میجسٹیز نے پہلے تو شاہی جھروکے میں اور پھر کھلے چبوترہ پر رونق افروز ہوکر شائقین میلہ کو نہایت عمدگی و اطمینان کیساتھ اپنے دیدار فرحت آثار سے مسرور فرمایا ÷

جلوس والوں کیلئے بلوک } ۱۴ دسمبر کو ہز میجسٹیز کے جھروکہ کے نیچے سے جن جلوسوں نے گذرنا تھا۔ ان کو مختلف بلوکوں میں بٹھلا دیا گیا تھا۔ اور ہر ایک بلوک والوں کی پگڑیاں مختلف رنگوں کی تھیں ÷

چنانچہ جب ہز میجسٹیز جھروکہ میں سے نمودار ہوئے۔ اور پھر باہر کھلے چبوترہ پر رونق افروز ہوگئے۔ تو ترتیب وار جلوس ہز میجسٹیز کی نشست کے نیچے سے نکلے۔ اور دعائیں دیتے اور نعرہ ہائے مسرت بلند کرتے اور اپنے اپنے ضلع کا نام پکارتے ہوئے یکے بعد دیگرے گذرے جنکا سلسلہ شام تک جاری رہا ÷

میلہ کی رونق ہز میجسٹیز کی رونق افروزی ڈھلی تک بدستور رہی ÷

میلہ کا ہجوم ۔ میلہ میں قریباً کروڑ آدمیوں کے ہجوم کا اندازہ کیا جاتا ہے ÷

انتظام میلہ } میلہ میں صرف ہندوستانی پولیس کا انتظام تھا۔ جسمیں پہلے تو صرف چھ سو سوار تھے۔ لیکن ۱۳ دسمبر کو انکی تعداد ۱۱ سو کردیگئی ÷

فصل بست و دوم (۲۲)

۴۹ ہزار فوج کا عظیم الشان ریویو

۵۰ ہزار فوج کی جمعیت } ۱۴ دسمبر کو ۱۰ بجے دن کے بادلی کی سرائے کے متصل تمام افواج موجودہ دہلی کا ہز میجسٹیز نے معائنہ فرمانا تھا۔ یہ جگہ ۵،ویں انفنٹری رحال دوسری گارڈن ہائی لینڈرز) کے مشہور حملہ ۱۸۵۷ء کی وجہ سے خاص شہرت رکھتی ہے۔ اور اول بنگال فوسیلیرز (موجودہ اول منسٹر فوسیلیرز) نے بھی یہیں داد شجاعت دی تھی۔ اگرچہ اس موقعہ کے لئے ۶۰ ہزار فوج بلانے کی تجویز تھی۔ مگر چارہ کی قلت اور دوسرے انتظامات کی دقت کی وجہ سے قریبی مقامات سے صرف ۵۰ ہزار فوج طلب کرنے ہی پر اکتفا کیا گیا۔ تاہم یہ بھی ایک ایسی عظیم الشان تعداد تھی۔ جو اس سے پہلے کبھی بادشاہ سلامت کے روبرو پیش نہیں ہوئی تھی ÷

میدان پریڈ } میدان پریڈ نہایت وسیع یعنی ہر طرف سے دو ہزار گز تھا۔ جسمیں سبز گھاس خوب لطف پیدا کر رہی تھی اور جسکے باعث گرد کا نام و

نشان تک نہ تھا۔ دربار ہال اور اس کا سنہری گنبہ گراؤنڈ سے نہایت چمکدار نظر آتا تھا +

فوجوں کی آمد اور مختلف رنگ کی وردیوں کا عجیب منظر } صبح سے ہی فوجیں میدان پریڈ میں آکر قریب دو ہزار گز لمبی قطار میں کھڑی ہو گئیں۔ جنکی رنگ برنگی سرخ۔ خاکی سبزی مائل۔ نیلی۔ سفید سنہری اور شتری رنگ کی وردیاں عجیب دلکش نظارہ پیدا کر رہی تھیں۔ اور پیادہ فوج سے آگے بڑھ کر گھوڑ چڑھے سواروں کے جھنڈے شانداری سے لہرا رہے تھے +

چبوترہ شاہی کے گرد کے چبوترے } شاہی اقامت کے لئے جو چبوترہ قایم کیا گیا تھا۔ اُسکے دائیں بائیں چبوتروں پر حکمران والیانِ ریاست زرق برق لباسوں میں کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے +

ہز میجسٹیز کی کیمپ سے روانگی } ٹھیک ۹ ½ بجے ہز میجسٹیز۔ شاہی کیمپ سے موٹر میں روانہ ہو کر کنگس وے سے دھیرپور کے گاؤں کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں گورنر جنرل اور لیڈی ہارڈنگ موجود تھے +

حضور ملک معظم کا گھوڑے پر سوار ہونا } چنانچہ یہاں سے حضور ملک معظم مشکی گھوڑے پر سوار ہو کر اور ملکہ محترمہ گاڑی میں ہی تشریف فرما ہو کر ریلوے کراسنگ کی طرف بڑھے +

ترتیب جلوس } جہاں اسطرح سے جلوس تیار تھا۔ کہ اول گورنر جنرل کا ذاتی سٹاف اسکے بعد کپتان آر رابن۔ کپتان آر ای ٹی ہاگ۔ میجر آنریبل ڈبلیو کیڈوگن۔ میجر ایچ آر سٹاکلے۔ آنریبل نواب حافظ سر محمد عبد اللہ خاں۔ میجر ای ڈی موبنی۔ کرنل سر محمد اسلم خان۔ کرنل وسکونٹ ہارڈنگ۔ کرنل سٹینٹن۔ کرنل گڈون۔ بریگیڈیر جنرل ایچ ڈوکری۔ بریگیڈیر جنرل سی جے میلس۔ بریگیڈیر جنرل برڈوڈ۔ سر ای ہنری۔ بریگیڈیر جنرل مرسر۔ لفٹنٹ جنرل سر ایچ ایل سمتھ ڈورین۔ جنرل سر ای بیرو۔ لارڈ سٹمفورڈھم۔ لارڈ ان ویٹنگ۔ اوّل ڈویژن باڈیگارڈ۔ جسکے بعد شہنشاہ معظم جنکے پیچھے ریجمنٹ باڈی گارڈ۔ کمینڈر انچیف۔ ڈیوک آف ٹیک۔ پھر گورنر جنرل جنکے بعد میجر لارڈ فر موریس بریگیڈیر جنرل گرمسٹن۔ لفٹنٹ کرنل میکسول۔ مہاراجہ بیکانیر مہاراجہ گوالیار۔ پھر ملکہ محترمہ گاڑی میں معہ مسٹرس آنڈی روبس و لارڈ ہائی سٹوارڈ۔ جنکے پیچھے کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور۔ میجر جنرل سر پرتاب سنگھ۔ لفٹنٹ کرنل ایچ ڈی والس۔ میجر جنرل سر سٹوارٹ جسن۔ کپتان ایچ ال۔ کپتان ایل پی آسبورن۔ بعدہٗ گاڑی میں لیڈی ہارڈنگ۔ مارکوئس کریو۔ لارڈ چیمبرلین ملکہ۔ ۱۲ ار ایڈیکانگ امپیریل کیڈٹ کورپس +

فوجوں کی صف بستگی } تمام میدان میں فوجیں ہی فوجیں نظر آ رہی تھیں۔ پہلی صف میں تیسری ڈویژن زیر کمان لفٹنٹ کرنل پی لیک اور ایک کمپوزٹ زیر کمان میجر جنرل سی جے بومفلیڈ۔ اور دہلی گریزن زیر کمان میجر جنرل پی ٹی ماہون ایستادہ تھیں۔ دوسری صف میں کیولری ڈویژن زیر کمان میجر جنرل ریمنگٹن۔ اور والنٹیرز زیر کمان لفٹنٹ کرنل بیر اور امپیریل سروس ٹروپس زیر کمان

میجر جنرل ڈرمنڈ ایستادہ تھیں ✤

گارڈ آف اونرز } بلیو جیکٹس اور رائل میرین آرٹیلری میں چبوترہ کے گرد گارڈ آف اونر سلامی کے لئے کھڑا تھا ✤

سلامی اتواپ اور بینڈ کا خیر مقدم } دربار میجسٹیز کے داخلہ پر ۱۰۱ اتواپ کی شاہی سلامی فوراً سر کیگئی - اور بینڈ نے "خدا رکھے سلامت بادشاہ کو" کی گت بجائی

فوجوں کا معائنہ اور جلوس میں ایزادی } سلامی کے بعد حضور ملک معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے گھوڑے پر سوار معہ ہز ایکسیلنسی کمینڈر انچیف فوجوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے - اور جلوس کے پہلے حصہ میں حسب ذیل ایزادی کی گئی - یعنے آرمی ہیڈ کوارٹرس سٹاف - فارن آفیسر اور ملٹری اتاچی - کمینڈر انچیف کا ذاتی سٹاف اور پھر مہاراجہ گوالیار کے بعد دوم ڈویژن باڈی گارڈ - وادل ڈویژن امپیرئل کیڈٹ کور - پھر لیڈی ہارڈنگ کی گاڑی کے بعد دوسری ڈویژن امپیرئل باڈی گارڈ ✤

چبوترۂ سلامی کے پاس ملک معظم کی رونق افروزی } کوئی گھنٹہ بھر تک معائنہ فوج کے بعد حضور ملک معظم چبوترۂ سلامی کے پاس جہاں شاہی جھنڈا لہرا رہا تھا - رونق افروز ہوئے - آپکے پیچھے گورنر جنرل - ڈیوک آف ٹیک - کمینڈر انچیف - لفٹننٹ جنرل ڈگلس ہیگ جنرل سرای بیرکر - بریگیڈیر جنرل گرمسٹن - کرنل ایف میکسول - مہاراجہ بیکانیر - مہاراجہ گوالیار و مہاراجہ سر پرتاب سنگھ تھے - باجہ نے پھر "خدا رکھے سلامت بادشاہ کو" کا گیت گایا ✤

ملکہ محترمہ } اور حضور ملکہ محترمہ گرینڈ سٹینڈ کے رایل بکس میں بروبرو ملاحظہ فرمانے کے لئے رونق افروز ہوگئیں ✤

فوجوں کا مارچ } سب سے پہلے آرمی ہیڈ کوارٹرس سٹاف ہز ایکسیلنسی جنرل سر اومور کریگ کمینڈر انچیف ہند نے مارچ شروع کیا جو خود حضور ملک معظم کو سلام کرنے کے بعد شاہی جھنڈے کے مقام کے گروہ میں معہ لفٹننٹ جنرل سر ڈگلس ہیگ چیف عملہ شامل ہوگئے ✤

باقی فوجوں کی ترتیب } چنانچہ باقی افواج مندرجہ ذیل ترتیب سے گذرتی رہیں :-

۹ ویں اور ۱۰ ویں رایل ہارس آرٹیلری (توپ خانہ کی صفوں میں نزدیک) تیسری کیولری برگیڈ - کنگس ڈریگون گارڈز - ۸ ویں کیولری - ۳۸ جیکب ہارس برگیڈ (جماعت بندی میں) ۷ ویں برگیڈ - ۱۳ ویں حصارز - تیسری سکنرز ہارس - ۱۸ ویں لانسرز ۱۰ ویں حصارز - ۹ ویں ہڈسن ہارس اور ۳۰ ویں لانسرز کی کمپوزٹ برگیڈ - سپر انڈیا مائنرس فیلڈ ٹروپس - معہ وائرلیس سگنل کمپنی دسویں لانسرز گذرنے پر باجا ، ۲۶ ویں برگیڈ آر ایف اے تیسری ماونٹین آرٹیلری برگیڈ - ڈویژنل انجینئرز اور پاؤنیر کوارٹر کالم ۷ ویں - ۸ ویں - ۹ ویں برگیڈ - ۱۱ ویں کیولری - ۷ ویں ڈویژن ڈویژنل آرٹلری - ڈویژنل انجینئرز اور پاؤنیرز کوارٹر کالم صفوں میں - ۱۹ ویں برگیڈ جسمیں چہارم کنگس رائفلز ۱۳۰ ویں بلوچ - دوم بٹالین ۹ ویں گورکھا رائفلز اور ۲۰ ویں تا ۲۱ ویں برگیڈ تھیں -

(یہ چھوٹے چھوٹے قد کے گورکھا سپاہی سبز وردی میں نہایت دلکش منظر پیدا کر رہے تھے۔) کمپوزٹ ڈویژن کے گذرنے کے وقت مہاراجگان گوالیار و بیکانیر شہنشاہ معظم کے پیچھے سے جاکر اپنی اپنی فوجوں کی سرگرمی پر آ گئے) ۶ ویں انسکلنگ ڈریگون ڈویژن مذکور کی سردار تھی۔ جسمیں ڈویژن آرٹیلری۔ ڈویژنل انجینیرز (پائنیرز اور اول۔ دوم وسوم کمپوزٹ بریگیڈیر تھیں۔ تیسری کمپوزٹ بریگیڈ جسمیں اول ہائی لینڈز لائٹ انفنٹری۔ ۴۷ ویں پنجابی۔ ۳۶ ویں سکھ اور ۴۱ ویں ڈوگرا۔ (ان میں ۴ رجمنٹوں کو ۱۱ دسمبر کو جھنڈے مل چکے تھے۔) دھلی گریزن اور والنٹیرز کنٹنجنٹ پر انگریزی فوج کا جلوس ختم ہوا +

امپیریل سروس ٹروپس } اسکے بعد امپیریل سروس ٹروپس آئے۔ جنمیں ۲۵ انگریزی افسر۔ ۳۴۷ ہندوستانی افسر۔ ۷،۶۴۰ ہندوستانی سپاہ۔ ۴ توپیں۔ ۲۱۷۳ گھوڑے۔ ۲۰۶۵ خچر اور ۱۷۹۱ اونٹ تھے۔ اور جسکی ترتیب حسب ذیل تھی:-

افسر اعلےٰ میجر جنرل ایف ایچ آر ڈرمنڈ سی بی۔ سی آئی ای۔ کمان او فیسر کیولری ڈویژن
اول کیولری بریگیڈ۔ الور لانسرز۔ بھوپال لانسرز۔ گوالیار لانسرز (رجمنٹ میں)۔ دوم کیولری بریگیڈ۔ حیدرآباد لانسرز۔ جودھپور لانسرز۔ کشمیر لانسرز۔ میسور لانسرز (جماعت میں) سوم کیولری بریگیڈ۔ پٹیالہ لانسرز۔ رام پور لانسرز (جماعت میں) کیمل کورس بھاولپور۔ ماونٹ اسکورٹ۔ بیکانیر کیمل کورس۔ خیرپور مونٹنڈ سکورٹس (کمپوز کالم میں)
اوّل انفنٹری بریگیڈ۔ الور انفنٹری۔ بھرتپور انفنٹری۔ بیکانیر انفنٹری۔ گوالیار انفنٹری سوم انفنٹری کمپوزٹ رجمنٹ چہارم انفنٹری۔ (کالم ڈبل کمپنی میں)
دوم انفنٹری بریگیڈ۔ جیند انفنٹری۔ کپورتھلہ انفنٹری۔ کشمیر انفنٹری (کالم ڈبل کمپنی)
سوم انفنٹری بریگیڈ۔ نابھ انفنٹری۔ پٹیالہ انفنٹری۔ رام پور انفنٹری (کالم ڈبل کمپنی)

امپیریل سروس ٹروپس گوالیار لانسرز کے مہاراجہ گوالیار۔ اول کیولری بریگیڈ میں نہایت خوبصورت آسمانی وردی پہنے جب سرخ و سفید جھنڈا لہراتے ہوئے گذرے تو لوگوں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے +

دوسری کیولری بریگیڈ میں جب نوعمر مہاراجہ جودھپور سفید گھوڑے پر طلائی وردی پہنے بادشاہ سلامت کو سلام کرکے گذرے تو تمام لوگوں نے چیرز دئے +

نواب بھاولپور جو آٹھ دس سال کی عمر کے ہیں۔ ایک خوبصورت اونٹ پر جسپر مکلف جھول پڑی تھی۔ نہایت باضابطگی سے گذرے۔ اور نہایت سلیقہ سے اپنی چھوٹی سی تلوار جھکاکر حضور ملک معظم کو سلام کیا۔ جسپر تمام حاضرین نے مسرت کی تالیاں بجائیں +

بینڈ ۔ پھر باجے کنے "خدا رکھے سلامت بادشاہ کو" کی گت بجائی +

ہز مجسٹیز کیلئے چیرز } جب اسطرح تمام فوج بادشاہ سلامت کو سلام کرچکی تو تمام فوجیں ڈویژنوں میں تقسیم ہوکر شاہی جھنڈے سے دو سو گز کے فاصلہ پر جمع ہوگئیں۔ اور ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف نے اپنی ٹوپی اُتار کر تین چیرز بادشاہ سلامت کے لئے دئے۔ پھر ملکہ محترمہ کے لئے۔ جسکے بعد تمام فوج نے اسطرح ٹوپیاں اُچھال کر سلامی دی +

تفصیل افواج } اس موقعہ پر جو فوجیں گذریں اُنکی مجموعی جمعیت حسب ذیل تھی :- برٹش افسران ۱۱۷۷ - برٹش سپاہی ۱۵۰۵۰ ہندوستانی افسران ۸۹۴ ہندوستانی سپاہی ۳۱۶۶۹ - معمولی توپیں ۱۰۶ - بڑی توپیں ۴۲ - گھوڑے ۹۹۴۵ - خچر ۲۵۶۲ - اونٹ ۲۰۶ ❖

اختتام اور دیر میجیسٹیز کی واپسی } غرضکہ کوئی تین گھنٹے میں یہ شاندار ریویو بخیر و خوبی ختم ہوا - اور دیر میجیسٹیز بذریعہ موٹر روانہ کیمپ شاہی ہوئے -

سلامی اتواپ - چنانچہ سلامی کی ۱۰۱ توپیں چھوڑی گئیں ❖

فوجوں کی خدمات کا اعتراف } ۱۵ دسمبر کو حضور ملک معظم کیطرف سے دو فرمان ہز ایکسیلنسی کمینڈر انچیف نے فوج کی اطلاع کے لئے جاری کئے چنانچہ پہلے فرمان میں فوجوں کی خدمات کا اعتراف تھا اور دوسرے میں ہر سپاہی کو قلت وقت کے سبب اچھی طرح سے نہ دیکھ سکنے پر اظہار افسوس تھا ❖

پہلا فرمان بدیں مضمون تھا :-

"کل مابدولت کو اسقدر افواج دیکھ کر بہت مسرت ہوئی - جنمیں امپیریل سروس"
"ٹروپس اپنے اپنے والیان ریاست کی سرکردگی میں تھیں : میری خواہش ہے"
"آپ تمام افواج برٹش و ہندوستانی - والنٹیرز اور امپیریل سروس کو پیغام"
"پہنچادیں مابدولت اُنکے کام - اُنکی جوانمردانہ صورت اور عمدہ لباسوں سے بے حد"
"خوش ہیں - مابدولت کو علم ہے کہ دربار کی تیاری اور رسومات دربار کے متعلق"
"انہیں بہت کام کرنا پڑا ہے - مابدولت تمام فوج اور اسکے افسروں کی سرگرمی"
"و جفاکشانہ انتظام کا اعتراف کرتے ہیں" ❖

دوسرا فرمان :- "حضور شہنشاہ کا ہر ایک سپاہیِ فوج کو دیکھنے کا ارادہ تھا"
"اور اب بھی امید ہے کہ جنکا ۱۳ دسمبر کو معائنہ نہیں ہوا - اُنکو پھر دیکھنے کی کوشش"
"کیجائیگی - مگر حضور عام طور پر اپنی مصروفیت دیکھتے ہوئے افسوس فرماتے ہیں"
"کہ بظاہر اب کوئی وقت فرصت نہیں - کیونکہ روانگی تک کا ایک ایک"
"لمحہ رُکا ہوا ہے - لہٰذا فوج متعلقہ کو مطلع کر دیا جائے - کہ بادشاہ سلامت کو"
"اس امر سے سخت مایوسی ہوئی - کہ وہ بہت سے سپاہیوں کو کمپنیوں میں جاکر"
"معائنہ نہ فرما سکے ❖

شاہی فرمانوں کا فوج پر اثر } چنانچہ ان دونوں شاہی فرمانوں کا شہنشاہ کی فوج اور امپیریل سروس ٹروپس پر نہایت مسرت انگیز اثر ہوا ❖

فصل بست و سوم (۲۳)

حضور ملک معظم کی ہاکی ٹورنیمنٹ میں شرکت

۱۴ دسمبر کی سہ پہر کو دھلی ہاکی ٹورنمنٹ کی قطعی بازیوں کا فیصلہ پولوگراونڈ میں ہونا تھا۔ جسکے دیکھنے کے لئے ہر طبقہ و ہر گروہ کے لوگ موجود تھے۔ ہز میجسٹی معہ گورنر جنرل و افسران سٹاف اُس وقت داخل ہوئے۔ جبکہ کھیل کے اول حصہ کی نصف بازی ہوچکی تھی۔ چنانچہ ہز میجسٹی آخر دن تک ہاکی کی قطعی بازیوں کا ملاحظہ فرماتے رہے۔ آج کا مقابلہ پنجابی رجمنٹ نمبر ۳۰ اور نمبر ۳۲ کے لوگوں میں تھا۔ رجمنٹ نمبر ۳۲ کی رجمنٹ میں یورپین افسر زیادہ تھے۔ بالآخر پنجابی رجمنٹ بازی جیت گئی ✤

فصل بست و چہارم (۲۴)

دربار عطائے تمغہ جات

شاہی کیمپ میں عطائے تمغہ جات کی تجویز } شاہی پروگرام میں ۱۴ دسمبر کی شب اُن خوش نصیب حضرات کو تمغہ جات خطابات شاہی ہاتھوں سے دینے کے لئے مقرر تھی جنکو اس عظیم الشان دربار پر ۱۲ دسمبر کو خطابات سے معزز و مفتخر فرمایا گیا تھا۔ چنانچہ پہلے تو یہ تجویز تھی کہ ۱۹۰۳ء کے دربار کی طرح قلعہ میں یہ رسم ادا کیجائے۔ مگر پھر قلعہ کی تجویز دوری کے خیال سے ترک کرکے یہی قرار پایا کہ شاہی کیمپ میں ہی دربار عطائے تمغہ جات منعقد ہو ✤

حاضرین کی تعداد } چنانچہ اس تقریب پر مختلف آرڈروں کے پہلے ممبروں کے علاوہ قریباً ۴ ہزار حضرات مدعو کئے گئے تھے ✤

شاہی شامیانہ کی توسیع و آرایش } چنانچہ شاہی شامیانہ کو اس تمام تعداد کے سما جانے کے لئے قدرے وسیع کیا گیا۔ اس شامیانہ کے اندر مختلف رنگوں کے ریشم کا استر تھا۔ اور شامیانہ کے آخری حصہ میں ہشت پہلو چبوترہ تھا جسپر ہلکے نیلے سنہری رنگ کی ایک مکلف چھت گیری دو ستونوں پر چڑھی ہوئی تھی۔ جسپر ۱۲ دسمبر کے دربار ہال والے دو تخت شاہی نشست کے لئے بچھائے گئے تھے۔ جنکے عقب میں قرمزی مخمل کے پردوں پر شاہی نشانات بنے تھے۔ اور چبوترہ پر انڈین آرڈر کے بیضوی قالین بچھے تھے ✤

ترتیب نشست } شاہی تختوں کے پیچھے شاہی خاصہ کے لوگوں کے لئے مکلف کرسیاں بچھی تھیں۔ اور اردگرد نائٹ گرینڈ کمانڈر والوں کے لئے

منقش چوبی کرسیاں رکھی تھیں ۔ اور یہیں نائٹ گرینڈ کراس اور دیگر آرڈر والوں کیلئے نشستوں کا انتظام تھا ۔ شاہی تختوں کے مقابل ایک چوڑا راستہ جلوس کے لئے چھوڑا گیا تھا جسکے ادھر اُدھر حاضرین کی نشستوں کے نمبر لگے تھے ۔ گرینڈ کمانڈرس کی نشستوں کے عقب میں نائٹ کمانڈروں کی نشستوں کی قطاریں تھیں ۔ جنکے عقب میں کمانڈر کمپنین اور دیگر مدارج کے معززین تھے ۔ شاہی تخت کے عقب میں دیر مجسٹیز کے خدام سنہری و قرمزی وردیوں میں چاندی کے گرز اور خاص خدام ہاتھوں میں مورچھل سنہری سورج مکھیاں اور شاہی نشانات لئے ہوئے تھے +

حاضرین کا لباس } صاحبان یورپین اپنی پوری وردیوں یا دعوتی لباسوں میں تھے ۔ اور لیڈیاں مرصع بجواہر پوشاکوں میں ۔ والیان ریاست بھی زرق برق لباسوں میں قیمتی جواہرات پہنے ہوئے تھے +

آرڈروں کے ممبروں کا جلوس } جب تمام حاضرین پہنچ گئے ۔ تو نائٹ ۔ امیدوار نائٹ کمانڈرس کمپینین مختلف آرڈر نائٹ کمانڈر ۔ نائٹ گرینڈ کمانڈر ۔ نائٹ آف گرینڈ کراس باضابطہ جلوسوں میں آکر دائیں بائیں اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے ۔ اس جلوس میں ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال بھی سنہری برقعہ اوڑھے شامل تھیں

امپیریل کیڈٹس } اسکے بعد امپیریل کیڈٹ کور کے ممبران آکر جلوس کے راستہ پر دورویہ کھڑے ہوگئے +

گورنر جنرل کا جلوس } بعد ازاں شاہی ہیرلڈ اور دہل زن آئے ۔ اور پھر لارڈ ہارڈنگ بہادر سٹار آف انڈیا کے جبہ میں ۔ اور لیڈی ہارڈنگ جامنی رنگ کا نفیس گون پہنے ۔ بہت سے تمغے لگائے اور سر پر جواہرات کا حلقہ رکھے ہوئے معہ مسٹر جے بی ووڈ فارن سکرٹری اور اپنے اپنے خدام کے رونق افروز ہوکر شاہی چبوترہ کے دائیں بائیں نشست فرما ہوگئے +

دیر مجسٹیز کا جلوس } جسکے بعد ٹھیک ۹ ½ بجے باجہ بجا اور دیر مجسٹیز مندرجہ ذیل جلوس کے ساتھ رونق افروز ہوئے ۔ دہلی ہیرلڈ ۔ میجر سٹاکھے ۔ کپتان ہاگ میجر مونی ۔ لفٹننٹ کرنل سر ایچ چارلس ۔ پرنس جارج آف بیٹن برگ میجر سی وگرام ۔ مسٹر ڈی کیمبل ۔ میجر لارڈ سی فٹز موریس ۔ کپتان گاڈفری فوسٹ ۔ کپتان سر سی کسٹ سر جیمز ڈنلوپ اسمتھ ۔ میجر جنرل سٹوارٹ بٹسن ۔ سر کولن کیمبل ۔ سر ای ہنری لفٹننٹ جنرل سر آر سمتھ ڈورین ۔ سر جے پی ہیوٹ ۔ لارڈ ڈان ویٹنگ ۔ لارڈ سٹمفورڈہم ۔ لارڈ چیمبرلین مگر لارڈ ہائی سٹوارڈ ۔ پھر حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے معہ اپنے اپنے خدام کے ۔ جنکے بعد ڈیوک آف ٹیک ۔ مسٹرس آفدی روبز ۔ لیڈی ان ویٹنگ ۔ مارکوئیس آف کریو ۔ سر ہنری میکہین ماسٹر رسومات ۔ اسسٹنٹ ہیرلڈ آنریبل کپتان ملک عمر حیات خاں ٹوانہ ۔ جب دیر مجسٹیز شاہی تختوں پر جلوہ فرما ہوگئے تو ممبران امپیریل کیڈٹ کور شاہی چبوترہ کے عقب میں بیٹھ گئے +

دیر مجسٹیز کا لباس } حضور ملک معظم نے سادرن آفدی آرڈر آفدی سٹار آف انڈیا کا جبہ پہنا ہوا تھا ۔ جسے ہندوستانی رسومات میں پہلی مرتبہ

دیکھا گیا۔ ملکہ محترمہ ہلکے نیلے ریشمی لباس میں ملبوس اور زمرد و ہیروں کے ہار پہنے ہوئے تھیں۔ اور بہت سے آرڈروں کے نشانات زیب تن فرمائے ہوئے تھے +

تمغہ پانیوالوں کو پیش کرنیکی اجازت جب ہز میجسٹیز اپنے اپنے تخت پر نشست فرما ہوگئے تو سر ہنری میکمیہن نے آگے بڑھکر حضور ملک معظم سے تمغہ پانے والوں کو پیش کرنے کی اجازت چاہی جو دیگئی +

بینڈ کا بجنا۔ اس عرصہ میں بینڈ ڈیوک آف یارک مارچ بجاتا رہا +

حضور ملکہ محترمہ کو عطائے تمغہ اسکے بعد گورنر جنرل بہادر اُٹھ کر ملکہ محترمہ کو اُنکے خادموں اور خاصہ کے جلوس کے ساتھ خاص خیمہ کے دروازہ پر لے گئے۔

اور چند منٹ بعد ڈھول اور شادیانوں کی گونج میں گورنر جنرل میر سٹوارٹ ونسن پرائیویٹ سکرٹری ملکہ محترمہ گرینڈ کمانڈر سٹار آف انڈیا کے نشانات اُٹھائے آئے۔ کیونکہ اس وقت یہی لباس ملکہ محترمہ نے پہننا تھا۔ چبوترہ پر پہنچکر ملکہ محترمہ نے بادشاہ سلامت کے سامنے جھک کر سلام کیا۔ چنانچہ بادشاہ سلامت مسٹرس اوف روبز کے ہمراہ آگے بڑھے اور حضور ملکہ معظمہ کو وہ نشان لگاکر لباس پہنا دیا۔ جسپر ملکہ محترمہ نے بادشاہ سلامت کا ہاتھ چوما۔ اور بادشاہ سلامت نے ملکہ محترمہ کا بوسہ لیا۔ اور پھر ملکہ محترمہ کا ہاتھ پکڑکر تخت پر بٹھلا دیا +

نائٹ گرینڈ کمانڈروں کا آنا جسکے بعد معمولی کارروائی اسطرح شروع ہوئی کہ پہلے نائٹ گرینڈ کمانڈر آئے۔ جب ہر ایک تمغہ و خلعت پانے والا اپنی جگہ سے اُٹھتا تو ایک افسر رسومات ساتھ جاتا۔ اور تمغہ پانے والا بادشاہ سلامت کے آگے جھک کر نشان و خلعت پاکر بادشاہ کا ہاتھ چومتا۔ اور اُسیوقت تمغہ و خلعت پانے والے کے نام کا اعلان کیا جاتا +

سکرٹریوں کا تقرر چنانچہ اس وقت اعلان کیا گیا کہ ماسٹر رسومات سکرٹری سٹار آف انڈیا۔ اور مسٹر جے۔ بی ووڈ آرڈر انڈین ایمپائر کے سکرٹری قرار پائے ہیں۔ جو اسی لباس میں تھے۔ جو نشانات پیش کرنے کے لئے بادشاہ سلامت کے دائیں ہاتھ کھڑے ہوگئے +

تلوار کی نوک کا استعمال چونکہ دستور کے مطابق نائٹ کے کندھے تلوار سے چھوئے جانے ضروری تھے۔ اسلئے حضور ملک معظم نے اس موقعہ پر نائٹ ہڈ کے تمغہ پانے والوں کو ڈیوک آف ٹیک کی تلوار سے چھوا +

مختلف آرڈروں کے نائٹ کمانڈر جسکے بعد مختلف آرڈروں کے نائٹ کمانڈر اکر تمغہ جات لیتے گئے +

دیگر تمغہ پانیوالے اسیطرح مختلف آرڈروں یعنی باتھ سٹار آف انڈیا۔ انڈین ایمپائر رائل وکٹورین آرڈر۔ امپیریل سروس آرڈر اور قیصر ہند کے خلعت پانے والے آتے رہے۔ جنکی تعداد ۲۶۱ تھی۔ جنمیں

لیڈی ہارڈنگ بھی تھیں۔ جنکے تمغہ پانے پر اظہار مسرت کیا گیا +

امپیرئل آرڈر آف کرون پانے والوں میں ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال اور مہارانی بھاؤنگر بھی تھیں۔ جنپر لوگوں نے چیرز دئے +

آتشزدگی کی خبر ابھی اس رسم کو شروع ہوئے صرف پون گھنٹہ ہی گذرا تھا کہ ½۱۰ بجے آگ کی سیٹی کی آواز خیمہ کے باہر سے آئی - اور ایک خوفناک چمک بھی نمودار ہوئی - جسکے تھوڑی دیر بعد بجلی کی روشنی بھی بجھ گئی - جس سے بعض لوگ ڈر کر کھڑے ہو گئے - مگر جب انکو اشارہ کیا گیا تو کارروائی بخوبی شروع ہو گئی بعد میں معلوم ہوا کہ بادشاہ سلامت کے کیمپ میں مسٹر لیوکس پرائیویٹ سکرٹری کے خیمہ کو ایک ہرکارہ کی بائیسکل کی لالٹین سے آگ لگ گئی تھی - چنانچہ فوراً خیمہ کی رسیوں کو کاٹ دیا گیا - اور آتشزدگی کو فوراً آلاتِ اندفاع آتشزدگی سے بجھا دیا گیا +

½۱۱ بجے تک کارروائی کا انجام چنانچہ ½۱۱ بجے شب تک تمغہ جات تقسیم ہوتے رہے - اور پورے دو گھنٹے کے بعد دربار بخیر و خوبی برخواست ہوا

ہز میجسٹیز کی روانگی اور ہز میجسٹیز اُسی جلوس کے ساتھ جسطرح تشریف لائے تھے - شاہی قیامگاہ کو روانہ ہوئے - اور اسیطرح گورنر جنرل اور دیگر آرڈروں کے ممبر تشریف لے گئے +

گارڈ آف آنرز دروازہ پر سیفورتھ ہائی لینڈرس رجمنٹ اور ایک سکھ رجمنٹ متعینہ دہلی کی ۴۵ ویں رائٹرز سکھ - بطور گارڈ آف آنرز موجود تھیں +

ریفرشمنٹ - آخر میں دوسرے معززین دعوت کے کمرہ میں ریفرشمنٹ کے لئے تشریف لے گئے +

فصلِ (۲۵) بست و پنجم

۱۵ دسمبر کو جدید دار السلطنت دہلی کا سنگِ بنیاد ہز میجسٹیز کے دستِ مبارک سے

نئی دہلی کے سنگِ بنیاد کی جگہ ۱۲ دسمبر کو جبکہ دربار تاجپوشی کے خاتمہ سے چند منٹ پہلے حضور ملک معظم نے اپنی زبان مبارک سے دہلی کو پایۂ تخت (ہند) بنانے کا اعلان فرمایا - چونکہ اسوقت سے پہلے زیادہ سے زیادہ درجن ڈیڑھ درجن معزز اراکین کو اس بات کا علم ہو تو ہو - ورنہ کسی کو مطلق خبر نہ تھی - اسلئے پروگرام شاہی میں نئے دار الخلافہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے کوئی تاریخ یا وقت تجویز نہیں کیا گیا تھا - لیکن جب دربار میں اعلان ہو لیا تو پھر خیال کیا گیا کہ اگر ممکن ہو تو کسی جگہ اسکا سنگ بنیاد ہز میجسٹیز کے مبارک ہاتھوں سے ہی رکھوا لیا جائے +

چنانچہ گورنمنٹ ہند کے کیمپ تے سبرہ دار و ممبران اکزیکٹو کونسل کے خیموں کی درمیانی خط کی سڑک سے کوئی ڈیڑھ سو فٹ پر جنوب کیطرف ایک جگہ سنگِ بنیاد کے لئے تجویز کیگئی - کیونکہ یہ زمین آس پاس سے ہموار تھی - اور اسکے ارد گرد شاہی سڑکیں بھی تھیں جو خاص اس دربار کے لئے زر کثیر کے صرف سے تیار کرائی گئی تھیں +

سنگِ بنیاد کی تیاری جگہ کے فیصلہ کے بعد جونکہ وقت کم تھا - اسلئے کپتان ایلنس فرمدار کیمپ گورنمنٹ ہند اور مسٹر آر ٹی انگلس اسسٹنٹ انجنیئرز

پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کو بنیادیں درست کرنے کا حکم دیا گیا۔ جنھوں نے فوراً مزدور لگوا کر ۱۴ دسمبر کی شام تک ایک سات فٹ اونچی اور ۱۵ فٹ لمبی شرقاً غرباً دیوار بنوالی۔ جسکے اوپر ۳ فٹ کے فاصلہ سے دو پتھر چرخی پر لٹکے ہے تھے۔ جو ۱½ فٹ چوڑے اور ۳½ فٹ لمبے تھے۔ سنگ بنیاد رکھنے کے لئے ایک چبوترہ بنایا گیا تھا۔ جسکے ارد گرد شاہی ہتھیار مخمل پر کڑھے ہوئے تھے۔ اسکے سامنے ریلوے کی طرف۔

ایک سنہری شامیانہ کے نیچے شہنشاہ و ملکہ کے لئے تخت رکھے تھے۔ جہاں سے ایک چوڑا راستہ دونوں پتھروں تک بنا کر اسپر نیلا فرش اور ہر دو طرف جنگلہ تھا۔ اور دوردیہ کچھ فوجی جوان بھالے لئے ہوئے کھڑے تھے۔ اور مدعوشدہ صاحبان بیٹھے تھے ✤

تاریخ سنگ بنیاد } چنانچہ ۱۴ دسمبر کی شام کو اس تقریب کی شمولیت کے لئے بوجہ قلتِ وقت پانسو حضرات کو مدعو کیا گیا۔ جنمیں والیان ریاست۔ چیدہ چیدہ حکام و معززین تھے۔ اور سنگ بنیاد رکھنے کا وقت ۱۵ دسمبر کو ۱۰ بجے صبح مقرر کیا گیا ✤

مہمانوں کی آمد } ۱۰ بجے سے پہلے ہی جملہ مدعوشدہ صاحبان پہنچ گئے۔ جسکے بعد ممبران اگزکٹو کونسل گورنر جنرل لارڈ و لیڈی ہارڈنگ بھی آگئے ✤

دی مجسٹیز کا استقبال } ٹھیک ۱۰ بجے حضور ملک معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں اور ملکہ محترمہ سفید رنگ کے ریشمی لباس میں جسپر قرمزی مخمل کا ایک جبہ کشمیر کے زردوزی کام کا پہنے ہوئے تھیں۔ گاڑیوں کے جلوس کے ساتھ رونق افروز ہوئے۔ چنانچہ گارڈن ہائی لینڈرز کے گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ اور لارڈ ہارڈنگ بہادر و ممبران اگزکٹو کونسل نے استقبال کر کے آپ کو چبوترہ تک پہنچایا ✤

گورنر جنرل و ممبران کونسل کا پتھر کی طرف جانا } جسکے بعد لارڈ ہارڈنگ بہادر معہ ممبران اگزکٹو کونسل پتھر کی طرف گئے۔ جسپر سنہری الفاظ میں "۱۵ دسمبر ۱۹۱۱ء" کندہ تھا۔ اور سب نے چبوترہ کی طرف منہ کر لیا ✤

ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل کا ایڈریس } چنانچہ ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر نے مندرجہ ذیل ایڈریس نہایت بلند آواز سے پڑھا:-

"بحضور اعلیحضرت شہنشاہ معظم و شہنشاہ بیگم قبول باد!

"چونکہ اعلیحضرت نے الطافِ شاہی سے اس دار السلطنت کا اول سنگ"
"بنیاد نصب فرمانا منظور فرمالیا ہے۔ جو اب دھلی میں قایم ہوتا ہے۔"
"لہذا ذاتِ شہنشاہی سے بکمال ادب التماس ہے کہ حضور اپنے اس"
"عمل سے آج اپنے اس فرمان شاہی پر شاہی مُہر ثبت فرمائیں۔ جو تاجپوشی"
"کے دن پڑھا گیا تھا۔ اور جسکے ذریعہ سے دار السلطنت کا اعلان عام"
"ہوا تھا۔ وہ ایسا دن تھا جو ہندوستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہیگا۔"
"کچھ تو اس وجہ سے کہ اسکی تزک اور شان قابل لحاظ ہے۔ اور کچھ اس"
"وجہ سے کہ اس یوم مسعود نے جو زبردست جوش وفاداری کا پیدا"
"کر دیا تھا۔ اُسکا نہایت شاندار نظارہ دیکھنے میں آیا۔ دھلی کے نواح"

„میں بہت سے پایہ تخت بنائے گئے جنمیں بعض اتنے قدیم ہیں کہ انکی ابتدا قدامت"
„زمانہ کے آثار میں گم بھی ہو چکی ہے - لیکن کوئی دار السلطنت ایسے اچھے آثار"
„اور ایسی نیک فال کے ساتھ قایم نہیں ہوا - جیسا کہ آج اعلیحضرت اس"
„خوش آئند فال کے ساتھ عنقریب قایم فرمانے والے ہیں - اور یقیناً کسی"
„دار السلطنت کی بنیاد کے وقت اس درجہ استحکام سلطنت اور نہایت"
„شاندار و سرسبز امیدوں کا تیقن نہوا ہوگا - گورنمنٹ انڈیا کا دار السلطنت"
„کلکتہ سے ہٹا کر دھلی میں بہت زیادہ غور و خوض اور فکر و توجہ کے بعد"
„قایم کیا جا رہا ہے - یہ تجویز ۱۸۶۸ء میں زیر غور تھی - اور اس بحث طلب"
„مسئلہ پر اُسوقت سے اس وقت تک کاغذات میں جو کافی رسالہ موجود"
„ہے - وہ اس امر کا شاہد ہے کہ اسپر نہایت صحیح رائے فراہم کیگئی ہے -"
„کوئی رد و بدل ایسا نہیں ہوتا - جسمیں کچھ نہ کچھ ایثار اور چشم پوشی نہ کرنی"
„پڑتی ہو - خواہ اس رد و بدل سے کتنا ہی فائدہ مترتب ہوتا ہو - ضرور"
„ہے کہ کچھ نہ کچھ لوکل خیالات کو بھی صدمہ پہنچے"

„لیکن اگر اجازت ہو تو میں بحیثیت اعلیحضرت کے گورنر جنرل ہونے کے"
„اپنی طرف سے اور اپنی کونسل کیطرف سے یہ عرض کرنے کا مجاز ہوں کہ اس"
„تبدیلی سے زیادہ کوئی تبدیلی ایسی نہیں - جس سے ایک تعداد کثیر کا"
„بہت زیادہ فائدہ ہوگا - اور ایک تعداد قلیل کا نہایت خفیف نقصان"
„جو بالکل عارضی ہے - کیونکہ آگے چلکر کافی طور سے اسکی تلافی یوں ہوجائیگی"
„کہ اس رد و بدل سے بہت زیادہ فائدے حاصل ہونگے - چونکہ اعلیحضرت"
„نے اس معاملہ میں نہایت آئین نوازی فرما کر اپنے وزرا سے صلاح و"
„مشورہ کے بعد اس ضروری تغیر کو منظور فرمایا ہے - جس سے خیال ہے کہ"
„سرکار انگلشیہ کی ہندوستانی طرز حکومت میں بہت زیادہ و نمایاں ترقی"
„ہوگی - اور یقین ہے کہ نااتفاقیوں و پریشانیوں کا زمانہ ختم ہو کر امن و امان"
„اور فلاح کا دور دورہ شروع ہوگا"

„ہم سب کو یقین کامل ہے کہ اس معاملہ میں جو غرض اور فیصلہ شامل حال ہے"
„وہ اس سے بہتر کسی دوسری صورت سے اعلان عام کے ذریعہ سے مشتہر"
„نہیں ہو سکتا تھا - جیسا کہ ذات شہنشاہی نے اس کو ظاہر فرمایا - اور جس"
„سے بہت کم اختلاف کا اثر پیدا ہوا - بلکہ بہت زیادہ محبت و وفاداری"
„کا اظہار ہوا - ہم وثوق دلی سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ نیا شہر جسکو ہم"
„سب ان بنیادی پتھروں کے ارد گرد خدا کے افضال و کرم سے آباد کرنا"
„چاہتے ہیں - ضرور اپنی شاندار ابتدا کے ساتھ نمایاں ہوگا - یہ خود بخود"
„یاد دلائیگا کہ اعلیحضرت اور ملکہ علیا قدیم تہذیب در قدیم سلطنت کے"
„پایہ گاہ میں تشریف فرما تھے - اور اس فرمان شاہی کی یاد تازہ کریگا - جو"
„نہایت حسب موقعہ وفادار رعایا کے نام جاری ہوا"

خاتمۂ تقریر پر ہز ایکسیلنسی نے ملک معظم کے ٹیلیگرم کا اعلان - مہاراجہ گوالیار کیطرفسے

اعلان فرمایا کہ مہاراجہ صاحب گوالیار نے اِس نئے شہر میں حضور ملک معظم کا ایک سٹیچو بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے - جسپر اظہار مسرت کیا گیا +

مہاراجہ بیکانیر کیطرف سے ملکہ محترمہ کے سٹیچو کا اعلان } اسکے ساتھ ہی اعلان ہوا کہ مہاراجہ صاحب بیکانیر ملکہ محترمہ کا سٹیچو اِس نئے شہر کے لئے بنوا دینگے +

حضور ملک معظم کی تقریر } ایڈریس مذکور کے جواب میں حضور ملک معظم نے تخت پر بیٹھے بیٹھے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

"یہ امر ملکہ محترمہ اور میرے لئے نہایت تسلی دہ ہے کہ روانگی دہلی سے پہلے"
"اس سلطانی شہر کی بنیاد کا پتھر رکھنے کا ہمیں موقعہ ملا - جہاں ہم کھڑے ہیں"
"اسی کے ارد گرد یہ شہر آباد کیا جائیگا - جو ضروری اعلان ہم نے اپنے یادرہنے"
"والے دربار تاجپوشی کے دن کیا تھا - جسے آج تین دن ہوتے ہیں - یہ اسی"
"اعلان کی تکمیل کا پہلا زینہ ہے - پس میں نہایت خلوص کیساتھ متمنی ہوں کہ جو"
"دیرپا امیدیں اس قسم کی عظیم الشان تبدیلیوں کے ساتھ وابستہ ہیں - وہ"
"بدرجہ اتم پوری ہوں جن سے ہندوستان کے انتظام میں ترقی و اصلاح اور"
"رعایا میں شادمانی پیدا ہو - میری مرضی یہ بھی ہے کہ یہاں جو عمارتیں بنائی"
"جائیں - انکے خاکوں اور نقشوں پر بخوبی غور کیا جائے - تاکہ جو نیا دارالسلطنت"
"بنے - وہ اس قدیم اور خوبصورت شہر کی شان کے قابل ہو - خدا کی برکت"
"اور رحمت نازل ہو اُس کام پر جسکی رسم آغاز نہایت خوشی کے ساتھ"
"آج ادا کی گئی +

بادشاہ سلامت کا سنگ بنیاد رکھنا } چنانچہ حضور ملک معظم معہ لارڈ ہائی سٹوارڈ و گورنر جنرل اُس طرف تشریف لے گئے - جہاں پتھر لٹک رہے تھے - مسٹر انگس نے سونے کی کنڈی بادشاہ سلامت کے ہاتھ میں دی جس سے حضور نے چونے کو پھیلا دیا اور پھر اوپر سے مغربی پتھر لٹکا دیا گیا - جو اس موقعہ پر نصب کیا گیا - جسکے بعد حضور ملک معظم اپنی جگہ پر واپس تشریف لے آئے - اور

ملکہ محترمہ کا سنگ بنیاد رکھنا } ملکہ محترمہ نے بہمراہی گورنر جنرل - لارڈ چیمبرلین مسٹرس آف دی روبز تشریف لیجا کر اسی طریق پر دوسرا پتھر نصب فرمایا +

ہیرلڈوں کا سنگ بنیاد بخوبی رکھے جانے کا اعلان کرنا } جسکے بعد جنرل بٹسن ہیرلڈ دہلی اور کپتان ملک عمر حیات خان ٹوانہ اسسٹنٹ ہیرلڈ پلیٹ فارم پر آئے - پہلے جنرل بٹسن نے سنگ بنیاد بخوبی نصب ہو جانے کا اعلان بزبان انگریزی کیا - اور پھر کپتان ملک عمر حیات خاں ٹوانہ نے یہی اعلان اُردو میں کیا اور آخر میں "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کا نعرہ لگایا

تھری چیرز } ہز آنر سر لوئی ڈین کی تحریک پر پہلے بادشاہ سلامت - پھر ملکہ محترمہ اور پھر سنگ بنیاد رکھے جانے کے لئے تین تین چیرز دیئے گئے +

دیر میجیسٹیز کی روانگی - جسکے بعد دیر میجیسٹیز پولو گراؤنڈ کی طرف روانہ ہوئے +

فصل بست و ششم (۲۶)

پولیس کا ریویو اور حضور ملک معظم کے ہاتھ سے تمغوں کی تقسیم

دار السلطنت کے سنگ بنیاد سے فارغ ہوکر ہز میجسٹی نے ٹھیک ۱۱ بجے پولو گراؤنڈ میں پولیس ریویو ملاحظہ فرمانے اور افسران پولیس کو تمغے عطا فرمانے کیلئے تشریف لانا تھا۔

ترتیب جلوس } چنانچہ ہز میجسٹیز حسب ذیل جلوس کے ساتھ رونق افروز ہوئے :- شہنشاہ معظم گھوڑے پر بہمراہی سرلی فرنچ انسپکٹر جنرل پولیس۔ پھر ڈیوک آف ٹیک - لارڈ ہارڈنگ - میجر لارڈ سی فٹز موریس - بریگیڈیر جنرل سر آر گرنسٹن - مہاراجہ بیکانیر - جنرل سر پرتاب سنگھ - مہاراجہ گوالیار - جنرل سر ای پرو - لارڈ اینلے - کمینڈر انچیف - میجر جنرل سر ایس بٹسن - لفٹننٹ جنرل سر اے سمتھ ڈورین - لارڈ سٹمفورڈہم - کرنیل میکسول - ملکہ محترمہ معہ مسٹرس آف روبز - لارڈ ہائی سٹوارڈ - دگاڑی میں) کپتان ہل - لفٹنٹ جنرل لاٹسن - لیڈی ہارڈنگ معہ مارکوئس آف کریو - و لارڈ چیمبرلین - اور ۱۳ ویں حصارز و ۷ ویں کیولری ہمراہ تھیں +

ہز میجسٹیز کی رونق افروزی اور استقبال } جلوس مذکور کے ساتھ جب ہز میجسٹیز رونق افروز ہوئے۔ تو سر جان ہیوٹ سر لوئی ڈین - سر آر چڈیل ارل نے استقبال کیا۔ ملکہ محترمہ تو گاڑی سے اُتر کر شاہی چبوترہ پر چلی گئیں - اور

معائنہ پولیس } حضور ملک معظم معہ سر لی فرنچ انسپکٹر جنرل پولیس بغرض معائنہ پولیس کی جماعتوں میں تشریف لے گئے - جہاں ۲۲۲ ۲۷ جوان چوتھائی کالموں کی صفوں میں کھڑے تھے - پہلی قطار کے پیچھے پولیس سوار و شتر سوار تھے +

افسران پولیس } میں انسپکٹر جنرل پولیس صاحبان پنجاب - یوپی - بمبئی - بنگال مشرقی بنگال و آسام - مدراس - برما - صوبجات متوسط - صوبہ سرحدی - وسط ہند - اندور اور جملہ گزیٹڈ و نن گزیٹڈ افسران (جو ڈیٹائر تھے) حاضر تھے - پنجاب پولیس کے لوگ ۵ ، فیصدی ڈیوٹی پر تھے +

کنٹنجنٹ کی تعداد } کنٹنجنٹ کی تعداد صوبہ وار حسب ذیل تھی :- پنجاب ۱۲۰۰ - یوپی ۵۵۰ - صوبہ سرحدی ۱۰۱ - بنگال ۷۰ صوبجات متوسط ۱۰۰ - مدراس ۴۶ - مشرقی بنگال و آسام ۷۰ - وسط ہند ۸ - بمبئی ۵۲ - برما ۴۲ - راجپوتانہ ۳۳ - بلوچستان ۵

بینڈ و سلامی } معائنہ پولیس فرما کر جب حضور ملک معظم سلامی کی جگہ پر تشریف لا کر گھوڑے سے اُترے تو پولیس کے بینڈ نے گیت ابجایا - اور شاہی سلامی اُتاری گئی +

تمغہ جات کا اعطاء - جسکے بعد شاہی چبوترہ پر رونق افروز ہوکر ۳۳ جوانان پولیس کو

حضور نے تمغے عطا فرمائے۔ جنکو اُنکے صوبہ کا انسپکٹر جنرل پولیس پیش کرتا جاتا تھا:-
مدراس پولیس - فریڈرک فاسٹ سابق انسپکٹر جنرل پولیس - فرینک آرمٹیج ڈپٹی انسپکٹر جنرل و کمشنر پولیس۔ سی چمپن لانگر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مدراس۔ سی ایس سندر ڈیلیار ڈپٹی انسپکٹر پولیس مدراس۔ ویرابدر پلائی کانسٹبل مدورہ۔ ماہم شاہ گھمناڈ سب انسپکٹر
بمبئی پولیس - ڈگلس جی اومانی سپرنٹنڈنٹ پولیس - چارلس ایس موریسن سپرنٹنڈنٹ پولیس - جان بنجمن سمسن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس - بھیکا جی ہرمور کانسٹبل - مسٹر لالتا پرشاد لکھمی پرشاد ہیڈ کانسٹبل +
بنگال - چارلس اگسٹس ٹیگرٹ ڈپٹی کمشنر پولیس سپیشل برانچ انڈین پولیس - ہنری چارلس رچرڈسن انسپکٹر پولیس - بابو بھوانی ناتھ نندی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ بابو مار موہنداس گپتا انسپکٹر پولیس سپیشل ڈیپارٹمنٹ - بابو سوشل چندر گھوش انسپکٹر پولیس - بابو رنجیت کمار بنرجی قائممقام انسپکٹر پولیس سپیشل ڈیپارٹمنٹ
صوبجاتِ متحدہ - سید احمد حسین انسپکٹر پولیس - گنگا سہائے سب انسپکٹر پولیس سہراب خاں سب انسپکٹر - عبد الحمید خان سب انسپکٹر سول پولیس - یعقوب علیخان انسپکٹر پولیس
پنجاب - ملک شیر بہادر خان انسپکٹر پولیس - شیخ عبد اللہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ - سردار بشن سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ - ایڈورڈ گارڈن اسٹوارٹ بورتھوک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بابو سدھیشور بوس انسپکٹر پولیس - فرانسس لنکولن انسپکٹر ریلوے پولیس +
برھما - جگموہن سنگھ ہیڈ کانسٹبل سول پولیس - پی جے اے جی پورٹر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اے سینٹ جان انجل ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ - (ریٹائرڈ) مون جا تھا کانسٹبل سول پولیس رائیصاحب مہتہ راجی مل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس
مشرقی بنگال - ٹی ای فرز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس - اسونی کمار گوہا انسپکٹر چیتارام کانسٹبل - شیوشکل اوپادھیا کانسٹبل - صوبیدار کھڑک سنگھ تھاپا ملٹری پولیس سردار بہادر صوبیدار ارجن رائے +
صوبجاتِ متوسط - ایشوردین کانسٹبل اکولا - دھیراج سنگھ انسپکٹر جبلپور
سرحدی صوبہ - بیچل ٹورنے انسپکٹر پولیس +
سنٹرل انڈیا ایجنسی - ایچ جی واٹرفیلڈ انڈین ایجنسی پولیس +
انڈور - سی ایم بی سگرم انسپکٹر جنرل پولیس +
بلوچستان - رائیصاحب گنیش داس انسپکٹر پولیس کوئٹہ سٹی +
بعض تمغہ پانیوالے } ایک تمغہ پانے والا برہما کی پولیس کا تھا۔ جسکے ہاتھ میں معمولی ڈنڈا کی بجائے برما کا خاص ہتھیار داؤ تھا۔ جسے حضور ملک معظم نے خاص طور پر ملاحظہ کر کے فرمایا کہ یہ بڑا خوفناک ہتھیار ہے۔ صوبہ سرحدی کے ایک کانسٹبل کو تین مرتبہ جلاوطنوں کے مقابلہ پر باوجود بند وقیں چلنے کے تمغہ ملا۔ ایک اور کانسٹبل کو ہیضہ کے مردے دفن کرنے کے متعلق تمغہ ملا۔ جبکہ اقربا بھی مُردے چھوڑ جاتے تھے۔ ایک انسپکٹر کو ۴، مقدمات کی سراغرسانی کے متعلق تمغہ دیا گیا۔ ایک سپاہی نے ایک ۹۵ فٹ گہری

کنوئیں میں جاکر ایک عورت کی جان بچائی - ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بے آب و دانہ ۵۸ گھنٹے تک گھوڑے پر اور پیدل سفر کرکے ایک مفرور ڈاکو کو پکڑا تھا - بعض نے تنہا ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا تھا +

پولیس کی سلامی اور ملک معظم کیلئے تھری چیرز } اسکے بعد پولیس نے سلامی اُتاری اور مسٹر پرسی مریلے کی تحریک پر تمام پولیس نے پُرزور چیرز دئے +

پولیس کی خدمات کا اعتراف } روانگی سے پہلے حضور ملک معظم نے سر ای بی فرنچ کے نام پولیس کی خدمات زمانۂ دربار کا اعتراف فرماکر صاحب موصوف کو سپاہیوں کی مستعدی و چستی پر مبارکباد دیتے ہوئے خواہش ظاہر فرمائی کہ سپاہیوں تک ہمارا شکریہ پہنچا دیا جائے - چنانچہ صاحب موصوف نے حضور ملک معظم کا شکریہ پولیس کو پہنچایا تو وہ نہایت مسرور ہوئی +

ہز میجسٹیز کی روانگی } جب ہز میجسٹیز شاہی کیمپ کو اول کنگس ڈریگون گارڈز اور ۱۸ ویں کیوئرسی کے ہمراہ روانہ ہوئے تو بینڈ نے سلامی دی

پولیس افسروں کا فوٹو } آخر میں تمغہ یافتوں اور پولیس افسروں کا ایک گروپ لیا گیا +

حضور ملک معظم کی بارگاہ میں باڈی گارڈز کے کمان افسروں کی پیشی

اور ہز میجسٹیز کا اپنی تصاویر رجمنٹوں کیلئے عطا فرمانا

پولو گراؤنڈ سے واپسی پر شاہی کیمپ میں حضور ملک معظم نے ہمراہی گارڈ ز آف آنرز اور ان گارڈز کے افسروں کو جنھوں نے بزمانہ دربار خدمات انجام دیں - اور ان کمان افسروں کو جنگی فوجوں کے شہنشاہ معظم کرنل انچیف ہیں - باریاب کیا -

ہز میجسٹیز کی تصاویر کا اعطا } اور ان کمان افسروں کو ہز میجسٹیز نے اپنے دستخطوں سے مزین اپنی تصاویر بھی رجمنٹوں کے لئے عطا فرمائیں +

فصلِ بست و ہفتم (۲۷)

ملٹری ٹورنیمنٹ اور پوائنٹ ٹو پوائنٹ ریس میں ہز میجسٹیز کی رونق افروزی

۱۵ دسمبر کی سہ پہر کو پولو گراؤنڈ میں ملٹری ٹورنیمنٹ اور پوائنٹ ٹو پوائنٹ ریس تھی - جسکے معائنہ کو ہز میجسٹیز وقت مقررہ پر رونق افروز ہوئے +

ترتیب جلوس } چنانچہ جلوس شاہی مندرجہ ذیل ترتیب سے کنگس وے اور پرنسس وے سے ہوکر پولو گراؤنڈ میں پہنچا - پہلی گاڑی میں حضور ملک معظم

وملکہ محترمہ ۔ دوسری گاڑی میں مسٹرس آف دی روبز ۔ مارکونس آف کریو ۔ ڈیوک آف ٹیک لارڈ ہائی سٹوارڈ ۔ تیسری گاڑی میں کونٹس آف شیفٹسبری ۔ آنربل وینیٹیا بیرنگ لارڈ چیمبرلین ملکہ ۔ میجر لارڈ سی فٹز موریس ۔ اور میجر وگرام گھوڑوں پر تھے ۔ والنیٹر لائٹ ہارس اور اول لانسرز کے دستے ۔ چھٹی کیولری اور ۳۹ ویں انڈیا ہارس ہمراہ تھی ٭

ور میجسٹیز کا استقبال | گورنر جنرل ولیڈی ہارڈنگ نے ور میجسٹیز کا استقبال کیا ۔ اور حضور پویلین گرینڈ سٹینڈ میں جلوہ فرما ہوئے ٭

مختلف مشقیں | (۱) آرٹیلری رائل ہارس ٹیلری کا باجہ بجاتے ہوئے توپیں چلانا عجیب سین تھا ۔ کیچڑ کی ۳ فٹ اونچی دیوار کے پاس پہلے صف بستہ کھڑا ہونا اور پھر پویہ چلکر تمام فوج کا معہ توپوں کے کود جانا بھی عجیب منظر تھا ۔ جسپر بیحد تالیاں بجیں ٭

(۲) ایکلا ہیدل کرتب جسمیں کپتان جنکسن ، ۲۷ ویں کیولری پوائنٹ ٹو پوائنٹ کی اوّل دوڑ میں ہی گر پڑا ۔ جسپر سینٹ جان ایمبولنس کے آدمی جو دربار کے موقعہ پر نہایت تندہی کام کر رہے تھے ۔ فوراً دوڑے ۔ اور اُسے ایمبولنس کے گرینڈ سٹینڈ کی طرف بغرض علاج لے گئے ٭

ور میجسٹیز کا انعامات تقسیم کرنا | ٹورنیمنٹ کے اختتام پر حضور ملک معظم وملکہ محترمہ نے نہایت فیاضی سے ملٹری ٹورنیمنٹ میں پوائنٹ ٹو پوائنٹ ریس اور ہاکی وفٹ بال جیتنے والی ٹیموں کو دست خاص سے کنگ ایمپرر کپ بطور انعام تقسیم فرمائے

ور میجسٹیز کی واپسی | جسکے بعد ور میجسٹیز موٹر میں سوار ہو کر شاہی کیمپ میں رونق افروز ہوئے ٭

ملکہ محترمہ کی سیر

۱۵ ۔ دسمبر کی شام کو ملکہ محترمہ بہمراہی لیڈی شیفٹسبری وجنرل سر سٹوارٹ بٹسن بڑے بڑے کیمپوں میں موٹر پر تشریف لے گئیں ۔ جسکے بعد نکلسن بُت اور روشن آرا کا باغ ملاحظہ فرماکر آخر میں مشرقی سوداگروں کی دوکانوں کو بھی ملاحظہ فرمایا ٭

(۲۸) فصل بست وہشتم

حضور ملک معظم کی پریس کیمپ پر نوازش

دربار کے موقعہ پر یورپین پریس کے قریباً ۳۵ نمائندے مدعو تھے ۔ جنمیں کئی ولایت اور دوسرے ممالک کے نمائندے بھی تھے ۔ اور قریب ۴۰ کے انڈین پریس کے نمائندے مدعو تھے ۔ جنکی آسایش وخورونوش کے انتظامات کے علاوہ انکو کرایہ ریل تک بھی دیا گیا تھا ۔ اور ہر قسم کی خبریں ۔ اخبارات ۔ پروگرام ودیگر تقریبات کے متعلق انکو

بڑی سہولتیں دیگئی تھیں +

حضور ملک معظم کا پیام جملہ پریس کے نام } چنانچہ ۱۵ دسمبر کی سہ پہر کو حضور ملک معظم نے اپنے ایڈیکانگ جنرل کیری کو پریس کیمپ میں پیام شاہی دیکر روانہ فرمایا۔ جنکے پہنچنے کے بعد مسٹر سی بیلی انچارج پریس کیمپ نے مندرجہ ذیل اعلان ممبران پریس کی اطلاع کے لئے جاری کیا:-

"شہنشاہ معظم نے آج سہ پہر کو جنرل کیری ایڈیکانگ شاہی کو پریس کیمپ میں"
"بھیجکر حکم دیا ہے کہ ممبران پریس کی اُن اعلےٰ خدمات کے لئے جو انہوں نے"
"دربار کے موقعہ پر سخت مشقت سے انجام دی ہیں۔ اُن سے ہمدردی کا اظہار"
"کرنیکے بعد انکا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان کا یہ پیام ممبران"
"پریس کو پہنچا دیا جائیگا +

بالخصوص ہندوستانی پریس کے نام پیام } اسی شام کو بریگیڈیر میجر جنرل برڈ وڈ ایڈیکانگ حضور ملک معظم ہندوستانی پریس کیمپ میں تشریف لائے۔ اور اسی قسم کا پیام حضور ملک معظم کی طرف سے دیا +

ہندوستانی پریس کی طرف سے شکریہ } جسکے متعلق دیوان بہادر کارن اکارامینون نے ہندوستانی پریس کیطرف سے جنرل موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ ہز میجسٹی تک انکا شکریہ اور انکی وفاداری کا اظہار فرمادیں +

مسٹر بیلی کا شکریہ اور پیشکش } شام کو جملہ اہالیان پریس کیطرف سے مسٹر بیلی کو دعوت دیکر اُن کی ہمدردی و عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اُن کا جام صحت تجویز کیا گیا۔ اور انہیں چاندی کا ایک پیالہ آبنوس کی منقش سٹینڈ پر رکھکر بطور یادگار پیش کیا گیا +

مسٹر بیلی کا جواب ۔ جسکے جواب میں مسٹر بیلی نے ایک شکریہ آمیز تقریر فرمائی +

لارڈ ہارڈنگ کیطرف سے سر جیمز ڈوبلے کی تشریف آوری } اسی شام کو لارڈ ہارڈنگ بہادر گورنر جنرل کی طرف سے سر جیمز ڈوبلے نے آکر اسی قسم کا پیام پہنچایا۔ جنکو پریس کیطرف سے بھی شکریہ آمیز پیام دیا گیا +

شہنشاہ معظم کا جام صحت } اسی شام کو مسٹر آلما لطیفی آئی سی ایس انچارج انڈین پریس (حال ڈائرکٹر تعلیمات دکن) نے انڈین پریس کو ایک شاندار دعوت دی جسمیں حضور ملک معظم کا نہایت وفادارانہ جام صحت تجویز کیا گیا +

ہندوستانی اخبار نویسوں کیطرف سے تحایف } چنانچہ اس دعوت کے بعد مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ نے ایک دلچسپ تقریر کے ساتھ ممبران ہندوستانی پریس کی طرف سے مسٹر آلما لطیفی کی خدمت میں ایک نقرئی سٹ چاء۔ خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد (حال جوڈیشل سکرٹری دھولپور) اسسٹنٹ انچارج انڈین پریس کو ایک نقرئی گلدان اور مسٹر منک لال جوشی کو ایک نقرئی پاندان دیا +

تینوں صاحبان کی طرف سے شکریہ - جسکا تینوں صاحبان نے شکریہ ادا کیا

دعوت میں دوسرے مہمان } اس دعوت میں علاوہ ممبران پریس کے مسٹر فعواب جی و لیڈی ٹاٹا ڈاکٹر سروجنی مسز سروجنی - مسٹر و مسز حیدری - اور مسٹر ہیرلڈ کاکس بھی موجود تھے ✣

فصل (۲۹) بست و نہم

شہنشاہ کی روانگیٔ دہلی اور رخصتی کارروائیاں

۱۶ دسمبر کو شہنشاہ معظم و ملکہ محترمہ کے دہلی دربار کی تقریبات انجام دینے کے بعد روانگیٔ دہلی کا دن تھا - چنانچہ اس روز بہت سی رخصتی تقریبات عمل میں آئیں - جنکی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے ✤

درباری تمغے } دربار کے موقعہ پر خاص دربار تاجپوشی کے چاندی و سونے کے تمغے کلکتہ کی شاہی ٹکسال میں ۲۶ ہزار کی تعداد میں تیار کئے گئے تھے - جو دربار تاجپوشی انگلستان کے تمغوں سے کسیقدر بڑے تھے -

تاریخی فارسی فقرہ } اور انکے پیچھے حسب ذیل تاریخی فارسی فقرہ درج تھا :- "دربار جارج پنجم قیصر ہند بادشاہ الملک دربار انگلستہ" جسمیں سنہ ۱۹۱۱ء نکلتا ہے - ان تمغوں پر وہی ربن لگے تھے جو تاجپوشی انگلستان کے موقعہ پر تھے







ہندوستانی افسرونکو عطائے تمغہ جات - ۱۶ دسمبر کی شب کو شاہی کیمپ میں حضور ملک معظم نے ان معزز ہندوستانی افسروں کو جو دربار کے موقعہ پر رسوم کی انجام دہی کیلئے مقرر تھے یا ڈیوٹی پر تھے - شرف حضوری بخشکر اپنے دست خاص سے تمغے عطا فرمائے - ۲۶ ہزار تمغوں میں سے ۱۰ ہزار فوج کے لئے تھے - اور باقی تمام ہندوستان کے مختلف شہروں میں تقسیم کئے گئے ✣

طلائی تمغے } اس تقریب سعید پر دو ہزار طلائی تمغے تیار کرائے گئے تھے - جو لوکل گورنمنٹوں کے افسروں اور والیان ریاست کو دئے گئے - تمغے کے ساتھ ایک ایک کلاسپ بھی دیا گیا جسپر "دہلی" درج تھا ✣

مذہبی علماؤں کے ڈیپوٹیشن کی پیشی - ہز آنر سر لوئی ڈین لفٹنٹ گورنر

پنجاب کی تحریک سے ۱۶ دسمبر کو ۱۰ بجے شاہی کیمپ میں مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے اُن پیشواؤں کے ڈیپوٹیشن ہز میجسٹیز کی خدمت میں پیش ہونے قرار پائے تھے۔ جنھوں نے ۱۳ دسمبر کو شاندار جلوس بناکر ہز میجسٹیز کی صحت و سلامتی اور ترقی عمر و اقبال دعائیں مانگی تھیں ✣

ہندو مہنتوں اور پنڈتوں کا ڈیپوٹیشن

چنانچہ سب سے پہلے ہز آنر سر لوئی ڈین بہادر نے ہندوؤں کے ڈیپوٹیشن کو بسر کردگی آنریبل مہاراجہ سر رامیشور سنگھ بہادر آف دربھنگہ پیش فرمایا۔ جنمیں مندرجہ ذیل اصحاب شریک تھے۔

(ہندو مہنت) ۱۔ سریمت سوامی شنکراچاریہ مادھوسودن تیرتھ گوردھن ماتھ پوری ۲۔ سریمت سوامی ہری ہردت تیرتھ پوری - ۳ سریمت سوامی گوردھن دت تیرتھ پوری ۴۔ مہنت سابھا ترگیشور - ۵ گوسوامی مادھومرن چاریہ جی دلاب چاریہ احمد آباد ۶- پیر پوران ناتھ بوہر - ۷ گوسائیں کنج لال ڈیرہ غازیخان (ہندو پنڈت) ۸ مہامہو پادھیائے پنڈت شو کمار شاستری بنارس - ۹ مہامہو پادھیائے پنڈت چترادھر مصر متھالہ - ۱۰ مہامہو پادھیائے پنڈت کرشنا سنگھ ٹھاکر متھالہ - ۱۱ مہامہو پادھیائے پنڈت بانکے رائے نول گوسوامی دہلی - ۱۲ مہامہو پادھیائے پنڈت ہری ہر شاستری موتی - ۱۳- مہامہو پادھیائے پنڈت ہر نراین شاستری - ۱۴ پنڈت دیندیال درجا کہاں دیجاپی جھجر - چنانچہ انہوں نے چند اشلوک سُنائے - اور ہز میجسٹی نے ان کو مصافحہ کی عزت بخشی ✣

مسلمان علما و مولویوں کا ڈیپوٹیشن

بعد ازاں مسلمانوں کے مندرجہ ذیل علما اور پیشوا و مولوی پیش ہوئے :-

(پیر) ۱- دیوان شیخ سید محمد سجادہ نشین پاکپٹن - ۲ خواجہ میاں حامد شاہ چشتی سجادہ نشین تونسہ شریف - ۳ مخدوم سید صدر الدین سجادہ نشین خانقاہ پیران پیر ملتان - ۴ صاحبزادہ میاں نور احمد سجادہ نشین پیر باہو - ۵ میاں غلام قاسم شاہ دہلوی سجادہ نشین خانقاہ دین پناہ - ۶ خان بہادر مخدوم شیخ حسن بخش قریشی سجادہ نشین خانقاہ حضرت بہاءالحق ملتان (مولوی) شمس العلما مولوی ابو محمد عبدالحق مصنف تفسیر حقانی دہلی - (۸) شمس العلما مولوی سید احمد امام جامع مسجد دہلی ۹ شمس العلما مولوی محمد احمد مہتمم دارالعلوم دیوبند ۱۰ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی (مرحوم) ۱۱- شمس العلما خان بہادر مولوی ابوالخیر سجادہ نشین خانقاہ فصیحی - ۱۲ مجتہد العصر مولانا مولوی سید علی حائری پیشوائے فرقہ امامیہ لاہور - ۱۳ مولوی عبدالسلام دہلوی - ۱۴ شمس العلما مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی چنانچہ اس ڈیپوٹیشن نے ایک عربی قصیدہ بھی پیش فرمایا - اور ممبران ڈیپوٹیشن کو ہز میجسٹیز نے مصافحہ کی عزت بخشی ✣

سکھوں کا ڈیپوٹیشن

اسکے بعد سکھوں کا مندرجہ ذیل ڈیپوٹیشن پیش ہوا - ۱۔ باوا گوربخش سنگھ سی آئی ای رئیس کلر - ۲ بھائی ارجن سنگھ باگڑیاں پریزیڈنٹ چیف خالصہ دیوان - ۳ سردار بہادر سردار اروڑ سنگھ سی آئی ای سربراہ دربار صاحب امرتسر - ۴ بھائی کرپال سنگھ ستلانی - ۵ رائے بہادر

سردار ساد ھو سنگھ (دربار صاحب امرتسر) ۶- آنریبل سردار بہادر سردار سندر سنگھ مجیٹھ سکرٹری خالصہ دیوان - چنانچہ انہوں نے گرنتھ صاحب کی ایک جلد پیش کی - اور ممبران کو مصافحہ سے شرف بخشا گیا ✤

استقبالی خیمہ میں والیان ریاست کی موجودگی } آج جملہ والیان ریاست بھی معہ چیدہ اہلکاروں کے استقبالی خیمہ میں ہز مجسٹیز کی ملاقاتِ الوداعی کے لئے زرق برق لباسوں میں جمع تھے ✤

درباری تمغوں کا اعطاء } چنانچہ ہز مجسٹیز کی رونق افروزی سے سرمہری میکیہن ماسٹر سومات نے ان سب کو طلائی تمغے دربار عطا فرمائے - جو سب نے اپنے سینوں پر لگائے - اور ہز مجسٹیز کی گذرگاہ کے دونوں طرف صف بستہ کھڑے ہو گئے ✤

ہز مجسٹیز کی رونق افروزی } ٹھیک ۱۱½ بجے حضور ملک معظم فیلڈ مارشل کے لباس میں سٹار آف انڈیا کا نشان لگائے اور ملکہ محترمہ سٹار آف انڈیا کا ہلکا آسمانی جبہ پہنے ہوئے شامیانہ میں معہ ممبرانِ خاصہ رونق افروز ہوئے۔ بینڈ - جسپر بینڈ نے مسرت کی گتیں بجانی شروع کیں ✤

والیان ریاست سے الوداعی مصافحہ } اور جملہ والیان ریاست کو سرمہری میکیہن نے نام بنام ہز مجسٹیز کی خدمت میں پیش کرنا شروع کیا - جنسے حضور الوداعی شیک ہینڈ فرماتے اور بعض کو شرفِ ہمکلامی بخشتے ہوئے خیمہ کے باہر جہاں شاہی گاڑی روانگی کے انتظار میں کھڑی تھی - پہنچ گئے - اِس وقت والیان ریاست پر آپکی روانگی کا یہ اثر تھا کہ بہت سوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے - ہز مجسٹیز کے اخلاق و کرمفرمایانہ سلوک سے اِس دس پندرہ روزہ قیام میں وہ بہت گرویدہ ہو گئے تھے ✤

گارڈ آف آنر کی سلامی } شاہی خیمہ کے سامنے سبز فرش پر رائل نیوی - رائل میرین اور دوسری بٹالین - دوسری گورکھا رائفلز کا گارڈ آف آنر کھڑا تھا - جسنے سلامی اُتاری ✤

بینڈ کا رخصتی گت بجانا - اور بینڈ نے روانگی کی الوداعی گت بجائی ✤

ہز مجسٹیز کی روانگی کیمپ } آخر کار ہز مجسٹیز مندرجہ ذیل جلوس کیساتھ سلیم گڈھ ریلوے سٹیشن کو روانہ ہوئے :-

ترتیب جلوس } (۱) انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب (۲) افیسر آرمی ہیڈ کوارٹرز (۳) برٹش کیولری رجمنٹ کا اسکورٹ (۴) بیٹری رائل ہارس آرٹیلری - (۵) اسکورٹ سٹاف (۶) آرمی ہیڈ کوارٹرز سٹاف (۷) انڈین ٹرمپٹر پہنے دہل زن (۸) ڈپٹی ہیرلڈ (۹) یورپین دہل زن (۱۰) یورپین ہیرلڈ (۱۱) کنگ ایمپررز سٹاف (گھوڑوں پر) ۱۲ - باڈی گارڈ - (۱۳) حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ شاہی گاڑی میں جس پر چتر - مورچھل - سورج مکھی لگے تھے - (۱۴) امپیریل کیڈٹ کور - (۱۵) ممبران خاصہ - (گاڑیوں میں) اور (۱۶) آخر میں انڈین کیولری رجمنٹ آف اسکورٹ ✤

راستہ جلوس - جلوس کا راستہ شاہی کیمپ سے چوبرجہ روڈ - کورٹ روڈ - کشمیری دروازہ

سے گذر کر باہر باہر قلعہ کے لاہوری دروازہ سے داخل ہونا قرار پایا تھا۔ جسپر دو رویہ فوج صف بستہ تھی۔ اور لاکھوں آدمی سڑکوں کے ارد گرد شہنشاہ و ملکہ معظمہ کے الوداعی دیدار اور جلوس روانگی دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ جنھوں نے تمام راستہ بھر پُرخلوص نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ قلعہ کے میدان میں وہ تمام فوجیں جو ڈیوٹی پر نہ تھیں۔ ہز میجسٹیز کے الوداعی سلام کے لئے موجود تھیں ✤

داخلہ قلعہ پر قرناؤں کا بجنا } قلعہ کے لاہوری دروازہ میں جلوس کے داخل ہوتے ہی ہیرلڈوں نے نقارے بجائے۔ جنکے جواب میں قلعہ کے نقارچیوں نے بھی نقارے بجاکر ہز میجسٹیز کی آمد کا اعلان کیا ✤

بینڈ کا قومی راگ بجانا } اور قلعہ کے موجودہ بینڈ نے بھی الوداعی قومی راگ بجانا شروع کیا ✤

سلامی ۔ ادھر بیٹری نے ۱۰۱ توپ کی سلامی اُتاری ✤

جلوس کا مختصر ہونا } قلعہ کے میدان میں جاکر شاہی جلوس مختصر کر کے فوجوں کو ایک طرف کھڑا کر دیا گیا۔ اور یہاں سے ہز میجسٹیز صرف براول۔ دو ہیرلڈوں اور امپیریل کیڈٹ کور کے ساتھ سلیم گڑھ کے سٹیشن تک تشریف لے گئے۔

گارڈ آف آنرز کا معائنہ } سلیم گڑھ کی سیڑھیوں کے نیچے حضور ملک معظم نے اول بٹالین ڈرہم لائٹ انفنٹری اور ۶۰ ویں ڈائمنڈ رائفلز کے گارڈ آف آنرز کا معائنہ فرمایا ✤

ہز میجسٹیز کا استقبال } معائنہ گارڈ آف آنرز کے بعد لارڈ و لیڈی ہارڈنگ نے پلیٹ فارم کی سیڑھیوں پر ہز میجسٹیز کا استقبال کیا۔ اور ہز میجسٹیز پلیٹ فارم پر رونق افروز ہوئے ✤

حضور ملک معظم کی حاضرین سے الوداعی ملاقات و گفتگو } چنانچہ پلیٹ فارم پر سر جان ہیوٹ۔ گورنر جنرل کا سٹاف۔ گورنر جنرل کی اگزیکٹو و لیجسلیٹو کونسل کے ممبران۔ لوکل گورنمنٹوں اور ایڈمنسٹریشنوں کے افسران اعلےٰ۔ کمینڈر انچیف چیف جسٹس بنگال۔ کمینڈر انچیف بحری۔ جنرل افسران کمان شمالی و جنوبی۔ چیف جنرل سٹاف۔ جنرل کمان افسر قسمتِ میرٹھ۔ ایجوٹنٹ جنرل کوارٹر ماسٹر جنرل ہند۔ پریزیڈنٹ ریلوے بورڈ۔ کمشنر دہلی۔ میجر جنرل سر پرتاب سنگھ ریجنٹ جودھ پور۔ کرنل ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر۔ میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار۔ کرنل ہز ہائینس نواب رام پور۔ ہز ہائینس مہارانا اودے پور (جو اس دربار کے موقعہ پر ہز میجسٹی کے ایڈیکانگ ان ویٹنگ کے عہدے پر سرفراز ہوئے تھے) سر لی ون۔ سر ہنری میکمہن۔ لفٹننٹ کرنل ڈالس۔ بریگیڈیر جنرل کاکس۔ بریگیڈیر جنرل گرمسٹن۔ کرنل بمبر۔ کرنل میکلگن۔ لفٹننٹ کرنل میکسول۔ لفٹننٹ کرنل مرے۔ اور مسٹر گبیل سکرٹری دربار کمیٹی وغیرہ سے بادشاہ سلامت نے الوداعی ملاقات و گفتگو فرمائی۔

دربار کے حسن انتظام کا اعتراف } روانگی سے چند منٹ پہلے حضور ملک معظم نے فرمایا کہ شاندار تقاریب دربار تاجپوشی

اور اُسکے خاتمہ کی رسم ہرگز فراموش نہوگی - نیز آپنے مسٹر جان ہیوٹ کی خدمات کا شکریہ ادا کیا ✦

حضور ملک معظم کا شاہی ٹرین پر سوار ہونا } حاضرین پلیٹ فارم کی ملاقات کے بعد گورنر جنرل نے حضور ملک معظم کی دست بوسی فرمائی - اور لیڈی ہارڈنگ نے بھی شہنشاہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا - آخر کار ایک بجے حضور ملک معظم ملکہ محترمہ کو سفر راجپوتانہ کے لئے الوداع کہکر شاہی ٹرین میں سوار ہوگئے جو خراماں خراماں بعزم نیپال روانہ ہوئی - جمنا کے پُل تک حضور ملک معظم گاڑی میں کھڑے رہکر حاضرین کے سلاموں کا نہایت بشاشت سے جواب دیتے ہوئے رخصت ہوگئے ✦

اتواپ سلامی - اور قلعہ سے اتواپ سلامی سر ہونے لگیں ✦

ملکہ محترمہ کی روانگی } بعدازاں سلیم گڑھ پلیٹ فارم پر حضور ملکہ محترمہ کے لئے دوسری سپیشل آئی - جسمیں آپ معہ ہمراہیان سوار ہوکر راجپوتانہ کی طرف روانہ ہوئیں - تمام حاضرین نے آپکو نہایت پرتپاک الوداع کہی ✦

لارڈ ہارڈنگ کی روانگی } جسکے بعد تیسری سپیشل ٹرین اسی پلیٹ فارم پر آئی - جسمیں لارڈ و لیڈی ہارڈنگ معہ ڈائمنڈ ہارڈنگ سوار ہوکر بارکپور (کلکتہ) کو روانہ ہوئے ✦

مجمع کی رخصت - اسکے بعد پلیٹ فارم کا مجمع بھی رخصت ہوگیا ✦

فصل (۳) سوم

گورنروں لفٹنٹ گورنروں دیگر حکام و والیان ریاست انکی عملے اور دیگر مہمانوں کی روانگی

دربار تاجپوشی کے موقعہ پر جسطرح لوگ کثرت سے جوق در جوق آئے تھے - اُسیطرح اب ہفتہ عشرہ میں سب کے سب روانہ ہوگئے - اور دہلی میں خیموں کا جو نیا شہر قایم ہوا تھا - وہ ہفتہ عشرہ میں اُکھڑ اُکھڑا کر بدستور چٹیل میدان بن گیا - البتہ پہلے درباروں اور اِس دربار کے خاتمہ پر دہلی کی پوزیشن میں بہت بڑا فرق تھا - کیونکہ سابقہ درباروں کے بعد تو یہ وہی پُرانی دہلی رہ جاتی تھی - اور اس دربار کے خاتمہ پر اسکی پوزیشن روز بروز امپیریل دہلی کی حیثیت سے بڑھتی جائے گی - اور شاندار عمارات کے علاوہ گورنمنٹ ہند کے مستقل قیام - ہندوستان کے حکام و والیان ریاست کی آمد و شد کے باعث اسکی رونق و عظمت میں کئی گنا اضافہ ہوگا - واقعی خداوند تبارک وتعالےٰ نے بادشاہ کی ایک جنبش لب میں وہ کرامت بخشی ہے کہ جس سے آن واحد میں ایک شہر دارالسلطنت کی عزت و عظمت سے محروم ہوکر دوسرا شہر دارالسلطنت کے اعزاز و امتیاز سے ممتاز ہوجاتا ہے ✦

فصل سی و یکم (۳۱)

دربار تاجپوشی دہلی کے اخراجات

اس عظیم الشان دربار تاجپوشی کی تاریخ نامکمل رہجائیگی۔ اگر ہم دربار کے اخراجات کی تعداد سے ناظرین کو مطلع نہ کریں - لہذا ذیل میں مصارف دربار کی موٹی موٹی مدات درج کی جاتی ہیں :-

انتظامی اخراجات	۲۵۱۰۰	پونڈ
عام ملازمین - سڑکوں - روشنی - آبرسانی وصفائی وغیرہ	۱۹۰۱۰۰	؍
شاہی مراسم	۵۸۳۰۰	؍؍
کھیل تماشے - گارڈن پارٹی آتشبازی وباجہ وغیرہ	۲۰۰۰۰	؍؍
کمپ شاہی	۵۶۰۰۰	؍؍
کمپ گورنمنٹ ہند - کمینڈر انچیف - پولیٹیکل دوسرے افسروں و فارن اوفس	۱۱۵۶۰۰	؍؍
وزیٹر - پریس - و پولیس کمپ وغیرہ	۶۰۳۰۰	؍؍
متفرق اخراجات	۱۲۲۰۰	؍؍
بابت دورہ شاہی	۴۸۳۰۰	؍؍
میڈل و انعامی اخراجات	۱۳۳۰۰	؍؍
سامان تاجپوشی لوازم شہنشاہی اور دیگر اخراجات	۵۶۰۰	؍؍
میزان کل اخراجات	۶۰۴۸۰۰	پونڈ
آمدنی دربار مختلف ذرایع سے	۱۴۳۸۰۰	پونڈ
	۴۶۱۰۰۰	پونڈ

مندرجہ بالا حساب کے مطابق ۴۶۱۰۰۰ پونڈ دربار پر گورنمنٹ کی گرہ سے خرچ ہوئے - جو بقدر ۶۹ لاکھ ۱۵ ہزار روپے کے ہوتے ہیں +

لاہور کا مقامی دربار

چونکہ کتاب ہذا لاہور سے شایع ہوتی ہے - اسلئے لاہور کے دربار کے متعلق خصوصیت سے کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے :-

پبلک چندہ - لاہور میونسپلٹی نے اس موقعہ پر ۳ ہزار روپیہ دربار کے دن بچوں کو مٹھائی تقسیم کرنے - غربا کو کھانا کھلانے اور بعض کو کمبل تقسیم کرنے و مختلف کھیل تماشوں کے لئے دیا - پبلک چندہ کے لئے مسٹر آر ہمفریز ڈپٹی کمشنر لاہور کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا - جسمیں دس ہزار روپیہ چندہ ہوا - اسمیں آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرنداس نے ۱۵ سو - رائے بہادر لالہ موہنلال نے ایک ہزار - خان بہادر نواب محمد علیخاں نے پانسو - میاں فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے دو سو اور کئی دیگر اصحاب نے سو سو اور پچاس پچاس روپیہ چندہ دیا -

سکوٹو بان جلسہ :- چنانچہ اس تقریب کے اہتمام کے لئے معززین کی ایک سب کمیٹی قایم کیگئی - جسکے سکرٹریان مسٹر ٹیپ (سکرٹری میونسپلٹی لاہور) میاں فضل حسین ایم اے کیمبرج بیرسٹرایٹ لا ولالہ سندر داس بیرسٹر صاحبان مقرر ہوئے - اور مسلمان غربا کو کھانا کھلانے کا انتظام میاں شمس الدین صاحب رئیس و میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ اور ہندوؤں کا انتظام لالہ کرمچند صاحب پوری میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ کے سپرد ہوا - ہندوں میں کمبلوں کی تقسیم پر لالہ دونی چند صاحب بیرسٹر و میونسپل کمشنر - اور مسلمانوں میں مولوی محمد فضل الدین صاحب پلیڈر مقرر ہوئے - جنھوں نے اپنے اپنے مفوضہ کام کو نہایت عمدگی سے انجام دیا ✣

ٹاؤن ہال میں دربار - ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ٹھیک ۱۲ بجے دن کے ٹون ہال کے وسیع احاطہ میں جو جھنڈیوں اور دیگر نشانوں سے آراستہ تھا دربار منعقد ہوا - جسکا داخلہ ٹکٹوں کے ذریعہ تھا - جسمیں ایک مرتفع ڈائس حکام کی نشست کے لئے قایم کیا گیا تھا - وقت مقررہ سے پیشتر شاملین دربار اور حکام وغیرہ پہنچ گئے - چنانچہ انگریزی میں شاہی اعلان آنریبل جسٹس رٹیگن جج چیفکورٹ پنجاب نے پڑھا - جسکا اردو ترجمہ رائےصاحب سردار ہوتو سنگھ صاحب بی اے افسر مال نے سنایا - جسکے بعد چند نظمیں پڑھی گئیں - اور چند صاحبان کو پروانہ جات خوشنودی عطا ہوئے ✣

غربا کی دعوت - کھیل کود کے جلسے - روشنی و آتشبازی } اسی دن غربا کو کھانا کھلایا گیا - اور کھیل کود کے جلسوں میں انعامات تقسیم ہوئے - رات کو تمام شہر میں چراغان کیا گیا اور آتشبازی چھوڑی گئی ✣

جلسہ ہائے مبارکباد - اس روز ہندو مسلمانوں - سکھوں اور عیسائیوں نے اپنے اپنے معابد میں ہز مجسٹیز کی درازی عمر و دولت و اقبال کی دعائیں مانگیں اور اس جشن مسرت پر اظہار مبارکباد کے جلسے منعقد کئے ✣

پرائیویٹ لوگوں کیطرف سے خیر خیرات - علاوہ ازیں کئی معززین نے اس دن بطور خود اپنے ذاتی خرچ سے غربا کو کھانا کھلایا - اور ہز مجسٹیز کی درازی عمر و دولت و اقبال کیلئے دعائیں کیں ✣

بہر حال مسٹر آر ہمفریز ڈپٹی کمشنر لاہور و مسٹر ٹیپ سکرٹری میونسپلٹی - اور میاں فضل حسین ایم اے و مسٹر سندر داس صاحبان سکرٹریان و دیگر منتظمین جلسہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں - جنھوں نے لوکل دربار کو کامیاب بنانے کے لئے معقول چندہ دینے کے علاوہ کوشش بلیغ کی ✣

باب ہفتم

ہز میجسٹیز کی سیاحت ہندوستان و روانگی انگلستان

فصل اوّل

حضور ملک معظم کا سفر نیپال

شہنشاہ معظم کے زمانہ ولیعہدی کی سیاحت ہند میں بھی نیپال کے جنگلات میں شیر کے شکار کا انتظام ہوا تھا۔ مگر چونکہ اُس وقت علاقہ نیپال میں ہیضہ پھوٹ پڑا تھا۔ اس لئے مہاراجہ نیپال کو حضور کی رونق افروزی سے مایوس ہونا پڑا۔ اور ادھر حضور کو بھی علاقہ نیپال میں شکار نہ کھیل سکنے کا افسوس رہ گیا۔ لہذا ابکے سفر شروع ہونے سے پہلے مہاراجہ نیپال کی درخواست پر ملک معظم نے دو ہفتے علاقہ نیپال کے شکار میں صرف فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ ریاست نے تب ہی سے اعلےٰ پیمانہ پر تیاریاں شروع کردیں۔ اور دو بڑے شاندار کیمپ بنائے گئے۔ مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا کہ مہاراجہ صاحب خود ہز میجسٹی کا استقبال کرسکیں۔ کیونکہ ورود شاہی سے دو ماہ قبل مہاراجہ بستر علالت پر پڑ گئے۔ اور ۱۱ دسمبر (۱۹۱۱ء) کو انکا انتقال بھی ہوگیا۔ مرتے وقت انہوں نے اپنے متعلقین کو وصیت کی کہ خبردار میرے مرنے کے باعث حضور ملک معظم کے قدوم میمنت لزوم سے یہ علاقہ محروم نہ رہ جائے +

۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء یوم شنبہ - چنانچہ ۱۶ دسمبر کو ایک بجے دوپہر کے حضور ملک معظم معہ پارٹی شاہ دالاں و فرجاں دھلی سے بعزم نیپال روانہ ہوکر

۱۷ دسمبر - (یک شنبہ) کو ۱/۲ ۱۰ بجے آرہ پہنچے۔ جہاں کمشنر پٹنہ مسٹر ڈبلیو ماڈ نے دوسرے مقامی افسروں کو پیش کیا۔ چونکہ یہاں کے گرجا میں ہز میجسٹی نے نماز ادا فرمانی تھی۔ اسلئے موٹر پر سوار ہوکر گرجہ میں تشریف لیجاکر حضور نے نماز ادا فرمائی۔ جسکے بعد بہار لائٹ انفنٹری کے والنٹیر دں کا معائنہ فرمایا۔ پھر لفٹننٹ کرنل ہیکلے کمانڈر نے افسروں کو پیش کیا۔ ہز میجسٹی نے کپتان ایپرے کو دیکھکر اظہار خوشنودی فرمایا۔ کیونکہ کپتان مذکور جبکہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لائے تھے۔ تو یہ اُس موقعہ پر گارڈ آف آنر میں تھے۔ جو اب ترقی کرکے رجمنٹ سے فوج بن گئی ہے۔ تقریباً ۸۰ فیصدی فوجی پریڈ میں شریک تھے۔ بعد ازاں ہز میجسٹی جج صاحب کا مکان نٹلی ہوس دیکھنے

کے بھائی جنرل بھیم شمشیر جنگ کمینڈر انچیف نیپال کو بھی اسی درجہ کا نائٹ کمانڈر بنایا۔ جنھوں نے افواج کے گئے دو ہزار بندوقیں معہ بہت سے بارود کے دی تھیں۔ بعد ازاں ہز میجسٹی نے مہاراجہ کے بھائی اور صاحبزادوں کو دوسرے رشتہ داروں کیساتھ شرفِ نیاز بخشا۔ اور ہر ایک کو خاص ذاتی سوینر عطا فرمایا۔ اور انتظاماتِ متعلقہ کے افسروں۔ شکاریوں اور مہاوتوں کو بھی انعامات عطا فرمائے ✣

مہم البور کی کامیابی کیلئے تار } آج شام کو ہز میجسٹی نے کمان افسر مہم افواج ابور کو مندرجہ ذیل تار دیا:۔

"میں آپکو اور آپکی ماتحت فوج کو تہ دل سے کرسمس اور نئے سال"
"کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور فوج کی ترقی کے لئے دلچسپی کا اظہار کرتا ہوں"
"اور مہم (مذکور) کے متعلق جلد اور کامیاب فیصلہ کا منتظر ہوں" ✣

۲۵ دسمبر (یوم کرسمس) } آج حضور ملک معظم نے نماز ادا کی۔ اور کرسمس کے تحایف تقسیم فرماکر بقیہ دن خاموشی سے آرام میں گذارا ✣

۲۶ دسمبر (سہ شنبہ) } آج تمام گذشتہ دنوں سے زیادہ شکار ہوا۔ جسمیں چھ سو ہاتھی مصروف شکار تھے ✣

۲۷ دسمبر (چہار شنبہ) } آج چند لڑنے والے ہاتھی حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اور بعد ازاں نیپالی فوج کے دو پرانے سپاہی پیش ہوئے۔ جنمیں سے ایک کو شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے بزمانہ ولیعہدی سیاحتِ ہند میں "تکلے مور" عطا کیا تھا ✣

شام کو ہز میجسٹی کے خاصہ کے لوگ ہز ہائینس کے کیمپ میں گئے۔ جہاں ڈیوک اوف ٹیک نے ایک مختصر تقریر میں ہز ہائینس و ہز ایکسیلنسی کا شکریہ ادا کیا۔ جسکی تمام حاضرین نے صدق دل سے تائید کی ✣

ریزیڈنسی سٹاف کو عطائے خطابات } رات کو ہز میجسٹی نے کرنل میر بسمتھ ریزیڈنٹ کو کمانڈر آف دی رائل وکٹورین آرڈر اور دھلی دربار کا تمغہ عنایت فرمایا۔ اور میجر برڈن کو سی آئی ای کا تمغہ معہ تمغہ دربار دہلی کے عطا فرمایا۔ اور ریزیڈنسی سٹاف کو سوئنر عطا فرمائے ✣

۲۸ دسمبر (پنجشنبہ) } آج کیمپ کا آخری دن تھا۔ اسلئے صبح شکار کو جاتے ہوئے ہز میجسٹی نے چار نیپالی رجمنٹوں کے بریگیڈ کا معائنہ فرمایا۔ جو سڑک پر دو رویہ کھڑے تھے۔ یہ رجمنٹیں پوری وردی میں زیر کمان میٹر کمانڈنگ راناجنرل جودھ شمشیر جنگ تھیں۔ دن بھر جنگل میں رہنے کے بعد ساڑھے چھ بجے شام کو جب حضور سرحد نیپال سے گذرے۔ تو ۱۰۱ - اتواپ کی سلامی سر کیگئی ✣

نیپال کی مہمانداری } دربار نیپال کیطرف سے سامان خورد و نوش اور کابلی میوے نہایت افراط سے بہم پہنچائے گئے۔ ہر ایک مہمان کو قیمتی تحایف دئے گئے۔ اور بہت سوں کو تولہ دو تولہ کے نیپالی سکے بھی دئے گئے ✣

تعداد شکار } اس سفر میں ۳۹ شیر - ۱۸ گینڈے اور ۴ ریچھ ہز میجسٹی نے شکار فرماکر اپنے تئیں بہترین شکاری ثابت کیا ✣

تعلقات میں استحکام } اس دو ہفتہ سیاحت نیپال میں حضور ملک معظم کو نہ صرف بہت سا شکار ہاتھ لگا۔ بلکہ نیپال کے تعلقات ذاتی ملاقات کی بدولت اور مستحکم ہو گئے +

بکنا تھوری پر واپسی } ۶½ بجے شام حضور ملک معظم مع الخیر بکنا تھوری کے سٹیشن پر معہ ہمراہین رونق افروز ہو گئے۔ اور وہاں پہنچتے ہی معہ ہز ہائینس سیلون میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد پلیٹ فارم پر برآمد ہوئے۔ اور ہز ایکسیلنسی۔ انکے عملہ۔ ریزیڈنٹ۔ کمشنر و کلکٹر کو الوداع کہی +

روانگی از بکنا تھوری } شام کو لوگوں کے بیحد ہجوم اور نعرہ ہائے مسرت کی گونج میں ہز امپیریل میجسٹی کی ٹرین بکنا تھوری سے روانہ ہوئی۔ لوگ گاڑی کے ساتھ کچھ دور دوڑتے ہی گئے +

۲۹ دسمبر } آج شام کو ۶½ بجے ہز میجسٹی بانکی پور کے سٹیشن پر رونق افروز ہوئے۔ جہاں ۵ منٹ بعد حضور ملکہ محترمہ بھی اپنے بریدہ و سری سپیشل ٹرین آ ملیں +

فصلِ دوم

ہر میجسٹی کوئن میری کی سیاحتِ آگرہ۔ جیپور۔ اجمیر۔ بوندی۔ کوٹہ

ایک تو بدیں وجہ کہ حضور ملکہ محترمہ نے چھ سال قبل شہنشاہ معظم (بزمانہ ولیعہدی) کے ساتھ سیاحت ہند کے موقعہ پر راجپوتانہ کی سیر نہیں فرمائی تھی۔ اور دوسرے یہ کہ ان دنوں میں حضور ملک معظم نے جنگلاتِ نیپال کے شکار میں مصروف رہنا تھا جسمیں ملکہ محترمہ کی شمولیت چنداں ضروری نہ تھی۔ اسلئے یہ بات قرار پائی کہ ملکہ محترمہ اس عرصہ میں سیاحت راجپوتانہ وغیرہ فرما کر ۲۹ دسمبر کی شام کو بانکی پور کے ریلوے سٹیشن پر حضور ملک معظم سے مل جائیں۔ جو اِسوقت سیاحتِ نیپال سے فارغ ہو کر وہاں پہنچنے والے تھے +

دہلی سے روانگی آگرہ } چنانچہ ۱۶ دسمبر کو دہلی سے حضور ملک معظم کی روانگی نیپال کے چند منٹ بعد ہی ہر میجسٹی سپیشل ٹرین میں بشمولیتِ ڈچز آف ڈیون شایر۔ ارل و کونٹس شیفٹسبری۔ آنریبل وینیٹا بیرنگ۔ میجر جنرل بٹسن۔ لفٹنٹ کرنل برڈ۔ میجر مونی۔ کپتان ہل و آنریبل جان پورٹسل روانہ آگرہ ہو گئیں۔

داخلۂ آگرہ } چنانچہ اسی شام کو ۵ بجے ہر میجسٹی چھاونی آگرہ کے سٹیشن پر رونق افروز ہو گئیں۔ جہاں مسٹر رینالڈز کمشنر آگرہ نے معہ مقامی حکام و معززین آگرہ استقبال کیا۔ معززین کو سٹیشن پر ہی شرفِ باریابی بخشنے کے بعد ملکہ محترمہ گاڑی میں سوار ہو کر سرکٹ ہوس کو (جسے حضور ممدوحہ کی رونق افروزی کے لئے خاص طور پر آراستہ کیا گیا تھا۔) روانہ ہوئیں۔ ۱۳ ویں راجپوت اور شیخاوٹی رجمنٹ کا گارڈ

آف آنر ریلوے سٹیشن پر اور رائل آئرش رجمنٹ کا گارڈ آف اونر سرکٹ ہوس میں موجود تھا

۱۷ دسمبر ۱۹۱۱ء یوم اتوار آج صبح ملکہ محترمہ معہ ہمراہیان سینٹ جارج کے گرجا میں بغرض ادائے نماز تشریف لے گئیں۔ جہاں لکھنؤ کے پادری صاحب نے وعظ کیا ✤

شاہی عمارات کا معائنہ تیسرے پہر آپ نے معہ ہمراہیان قلعہ معلٰے میں رونق افروز ہوکر شہنشاہ اکبر و شاہجہاں کے محلات ملاحظہ فرمائے۔ مسٹر سینڈرسن بطور گائڈ ساتھ تھے۔ شام کو شہنشاہ جہانگیر کے وزیر اور شہنشاہ بیگم نورجہاں کے والد اعتماد الدولہ کا مقبرہ ملاحظہ فرمایا ✤

ڈنر - رات کو سرکٹ ہوس میں ایک مختصر سا ڈنر ہوا جسمیں مقامی حکام اور فوجی افسر شریک تھے ✤

۱۸ دسمبر (دوشنبہ) آج صبح حضور ملکہ معہ پارٹی تاج محل کی سیر کو تشریف لے گئیں۔ وہاں سے فارغ ہوکر فتح پور سیکری تشریف لیجا کر حضرت سلیم چشتی اور سلطانہ محل کی عمارات پوری دلچسپی سے ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں بھی مسٹر سینڈرسن ساتھ تھے جنسے تاریخی دلچسپیاں سنکر بیحد محظوظ ہوئیں۔ بعد ازاں ڈاک بنگلہ میں لنچ تناول فرمایا ✤

۱۹ دسمبر (سہ شنبہ) آج صبح پھر ایک دفعہ تاج محل کو ملاحظہ فرمایا۔ اور ۱۰ بجے سے کچھ قبل سرکٹ ہوس سے بعزم جے پور روانہ ہوئیں۔ حسب دستور گارڈ آف اونر سرکٹ ہوس اور ریلوے سٹیشن پر دونوں جگہ موجود تھا۔ اور ریلوے سٹیشن پر مسٹر رینالڈز معہ مقامی افسروں کے الوداع کے لئے حاضر تھے ✤

داخلہ جے پور اسی دن ۵ بجے شام کے ملکہ محترمہ معہ ہمراہین جے پور کے ریلوے سٹیشن پر رونق افروز ہوئیں۔ جہاں ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر نے معہ اپنے وزرا اور برٹش ریزیڈنٹ کے استقبال کیا۔ ہز ہائینس نے ازراہ عقیدت اپنی تلوار حضور ملکہ کے قدموں میں ڈالدی۔ ہز ہائینس کے گارڈ آف اونر اور شاہی توپخانہ نے سلامی اُتاری۔ پلیٹ فارم پر ہر میجسٹی نے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب۔ آنریبل نواب فیاض علیخاں رئیس پہاسو سینئر ممبر کونسل ریاست۔ برٹش ریزیڈنٹ اور دیگر معززافسران سے ہاتھ ملایا۔ جنکے بعد باقی افسر پیش ہوئے۔ بعدازاں ہر میجسٹی چوکڑی شاہی گاڑی کیطرف روانہ ہوئیں۔ جسکے راستہ میں راجپوت سکول کی چار ہندو لڑکیوں نے پھول بکھیرے۔ چنانچہ ہر میجسٹی معہ ہز ہائینس ریزیڈنسی کو روانہ ہوئیں۔ جلوس میں کیولری کا ایک اسکورٹ تھا۔ اور آگے آگے ناگے مختلف رنگوں کے لباس میں ننگے پاؤں تلواریں گھماتے اور خوشی کے گیت گاتے جارہے تھے۔ اور ہر میجسٹی کی گاڑی کے اردگرد ٹھاکر کرنسر اور ٹھاکر چومو دمیجر ہولٹن انسپکٹنگ اوفیسر امپیریل سروس۔ اور آٹھ سواران ڈیولی رجمنٹ تھے۔ سڑک کے دورویہ ریاست کی افواج اور مسلحہ خدام صف بستہ تھے۔ ایک شاندار جلوس میں بھالے بردار۔ نیزہ بردار سوار۔ زرین پوش سجے ہوئے اونٹ اور ۴۰ آراستہ ہاتھی کھڑے تھے۔ اور دورویہ سڑکوں و مکانوں پر لوگوں کا ملکہ محترمہ کے دیدار کیلئے بیحد ہجوم تھا۔ ایک جگہ دروازہ پر چند

سنسکرت کے دعائیہ اشعار پڑھے گئے۔ بہت سے طلبا رنگارنگ کے لباسوں میں ہاتھوں میں شمعدان لئے ہوئے گیت گاتے ہوئے پھول بکھیر رہے تھے۔ ریزیڈنسی میں ۲۲ ہاء دیں دیوبی رجمنٹ کا گارڈ آف آنر موجود تھا۔ جہاں مسٹر شاورز نے استقبال کیا۔ اور نور آریاستی توپ خانہ سے ۳۱ ۔ اتوپ کی سلامی ہوئی۔ ریزیڈنسی کے باہر ایک آراستہ شامیانہ میں چند منٹ ہر میجسٹی۔ ہزہائینس و ریزیڈنٹ آپسمیں شوقیہ گفتگو فرماتے رہے جسکے بعد ہزہائینس ہر میجسٹی کو ریزیڈنسی کے کمروں میں پہنچا کر اجازت طلب کرکے رخصت ہوئے ✤

میوہوسپٹل وغیرہ کا معائنہ شام کو ہر میجسٹی نے ریزیڈنٹ کے ہمراہ میوہوسپٹل ۔ مشہور عجائب گاہ و البرٹ ہال کا ملاحظہ فرمایا۔ جسکا بنیادی پتھر ۱۸۷۶ء میں شہنشاہ ایڈورڈ معظم آنجہانی نے (بزمانہ ولیعہدی سیاحت ہند) کے موقعپر رکھا تھا ✤

۲۰ دسمبر (چہارشنبہ) شاہی محلات کا معائنہ آج صبح ہر میجسٹی نے معہ ڈچز آف ڈیون شایر و دیگر ہمراہین۔ ریزیڈنٹ و مسٹر شاورز بذریعہ موٹر جےپور سے چھ میل کے فاصلہ پر عنبر شہر میں رونق افروز ہوئیں۔ جہاں پہلے کسی زمانہ میں ریاست کا پائہ تخت تھا۔ اور جسکا دسویں صدی میں آباد ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ گھاٹی دروازہ سے ہر میجسٹی معہ آنریبل سر فیاض علیخان اور ٹھاکر دیبی سنگھ اوپر چڑھیں اور قلعہ کا معائنہ فرمایا۔ واپسی پر راستہ میں پہاڑی چوٹیوں پر قلعہ ناہر گڑھ کا معائنہ فرمایا۔ جہاں ریاست کا پرانا خزانہ میناسوں کے زیر حفاظت رہتا ہے۔ میناس ایک جنگلی قوم ہے۔ جس سے ہزہائینس کے آباو اجداد نے یہ علاقہ لیا تھا۔ اس خزانہ کے متعلق روایت ہے کہ جبتک اشد ضرورت نہو۔ مہاراجہ یہاں سے کچھ نہیں لے سکتا۔ اگر لے بھی تو اپنے عہد میں صرف ایک دفعہ۔ جسکے بعد اُسے اپنے وقت کے نوادرات کو بھی اسمیں داخل کرنا پڑتا ہے ✤

تیسرے پہر پُرانے محلات و باغات و جےنواڑہ کی بذریعہ موٹر سیر فرمائی۔ ہزہائینس ایک موٹر کار میں پیچھے تھے۔ جنھیں لوگ موٹر میں دیکھکر سخت حیران ہوئے۔ کیونکہ آپ نئی قسم کی سواریوں کا بہت کم استعمال فرماتے ہیں۔ جےنواڑہ میں چائے نوشی کے بعد ہر میجسٹی ہندوستان کی بیل گاڑی میں بھی بطور تجربہ سوار ہوکر محظوظ ہوئیں۔ پھر ریزیڈنسی میں پیتل اور جلا کا کام ملاحظہ فرماکر ازبس مسرور ہوئیں۔ جو ریزیڈنسی کی سجاوٹ کے لئے آیا ہوا تھا ✤

ڈنر پارٹی شام کو ریزیڈنسی میں ایک مختصر سی ڈنر پارٹی ہوئی۔ جسمیں یورپین حکام کے علاوہ آنریبل نواب سر فیاض علیخاں بھی شریک تھے۔ اسمیں ناگوں کا ناچ بھی ملاحظہ فرمایا گیا ✤

۲۱ دسمبر (پنجشنبہ) روانگی جےپور آج ۱۰ بجے ہر میجسٹی ریزیڈنسی کے پلیٹ فارم سے بذریعہ سپیشل ٹرین روانہ ہونیوالی تھیں۔ چنانچہ ریزیڈنسی اور سٹیشن پر گارڈ آف آنر موجود تھے۔ اور تمام راستہ پر دو رویہ فوج صف بستہ کھڑی تھی۔ شایقین کا بھی بیحد ہجوم تھا۔ اور

پلیٹ فارم پر بھی آمد کیطرح خاصہ مجمع تھا *

ہزہائینس کا شکریہ روانگی سے پیشتر ہر میجسٹی نے ہزہائینس کی مہمانداری وخاطر و مدارات کا پُرزور الفاظ میں شکریہ ادا فرمایا۔

ہر میجسٹی کا یادگاریں تقسیم فرمانا اور ہزہائینس کو ہر میجسٹی نے اپنا ایک ننھا سا مرقع بطور یادگار دیا۔ جسپر دستخط تھے۔ علاوہ بریں ریزیڈنٹ کو ایک ٹائی پن اور مسز شاور کو ایک بروچ عطا فرمایا۔ اور آنریبل سر فیاض علیخان۔ کرنل سر سوینٹن۔ ٹھاکر دیبی سنگھ و ٹھاکر بہادر سنگھ کو اپنے دستخطوں سے مزین فوٹو عطا فرمائے *

روانگی اسکے بعد بذریعہ سپیشل ٹرین ہر میجسٹی شاداں وفرحاں روانہ اجمیر ہوئیں چنانچہ روانگی پر ۳۱ رتواپ کی سلامی سر ہوئی *

داخلۂ اجمیر ۱۲ دسمبر کو ہی ۳½ بجے سہ پہر ہر میجسٹی اجمیر کے سٹیشن پر رونق افروز ہوئیں۔ جہاں سر ایلیٹ کالون ایجنٹ گورنر جنرل ان راجپوتانہ نے معہ لیڈی کالون اور دیگر مقامی افسران وحکام ومعززین استقبال کیا۔ ۴۴ ویں میرواڑہ انفنٹری اور دوسری بٹالین بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے کے والنٹیروں کا گارڈ آف آنر حاضر تھا۔ جب سر ای کالون اپنے عملہ کو پیش کر چکے۔ تو پھر مقامی حکام اور معززین کو پیش فرمایا *

میوکالج کا معائنہ ریلوے سٹیشن سے گاڑی میں سوار ہوکر ہر میجسٹی میو کالج کے معائنہ کو تشریف لے گئیں۔ آپکی اردل میں ۲۷ ویں لائٹ انفنٹری تھی۔ سڑک پر دورویہ فوج کے علاوہ تماشائیوں کا بیحد ہجوم تھا۔ میو کالج ہندوستان کے چیفس کالجوں میں اول درجہ کا کالج ہے۔ جسے ۱۸۷۵ء کے دربار قیصری کی کانفرنس کے بعد والیان ریاست نے قایم کیا تھا۔ جسمیں حکمران راجوں مہاراجوں اور شاہی راجپوت خاندانوں کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ اور انگریزی طرق پر راجپوتوں کے خصایص کو مدنظر رکھکر تعلیم و تربیت ہوتی ہے۔ مختلف ریاستی گروہوں کے جداگانہ طرز کے متعدد بورڈنگ ہوس ہیں۔ اور کالج کے اردگرد نہایت عمدہ باغ ہے۔ کالج کی عمارت کے سفید سنگ مرمر کے دروازہ میں داخل ہوتے ہی مسٹر سی ڈبلیو وڈنگٹن پرنسپل کالج ہر میجسٹی کیخدمت میں پیش ہوئے۔ ہندوستانی عملہ کے علاوہ دوسو کے قریب طلبا رنگ برنگ کی پگڑیوں اور مختلف لباسوں میں سیڑہیوں پر کھڑے تھے۔ ملکہ محترمہ کالج ہال میں رونق افروز ہوئیں۔ جہاں حضور کیخدمت میں پرنسپل نے عملہ اور ہر ایک جماعت کے مانیٹر کو پیش کیا۔ اور کالج کے ہیڈ ماسٹر کنور دیبی سنگھ آف بیلہ کے ہاتھ سے آپنے کالج میگزین اور کالج کی عمارت کا البم قبول فرمایا۔ ہال اور کمروں کے معائنہ کے بعد چھت پر تشریف لیجا کر اجمیر کا مختصر نظارہ فرمایا۔ پھر باغ کا ایک چکر لگایا۔ ایک طالب علم کا کمرہ اور کوٹہ ہوس ملاحظہ فرماکر کرکٹ کے میدان کے خیمہ میں تشریف لے گئیں۔ جو مہاراجہ بیکانیر کا عطیہ ہے۔ جہاں عملہ اور دوسو کے قریب طلبائے کالج موجود تھے۔ آپنے مسز وڈنگٹن کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ اور بچوں کی سواری کے کرتب ملاحظہ فرمائے۔ اور خوردسال مہاراجہ بھرتپور کے ہاتھ سے ایک گلدستہ قبول فرمایا۔ پھر عملہ والوں کی

خواتین کو شرف باریابی بخشا۔ بعدہ ہر موجودہ طالب علم کو پیش کیا گیا۔ خیمہ سے رخصت کے وقت بہت سی تالیاں بجیں۔ اور ہر مجیسٹی نے روانگی سے قبل طلبا کو ایک ہفتہ کی رخصت دلانے کا اعلان کرا دیا +

ریزیڈنسی میں رونق افروزی } جسکے بعد آپ ریزیڈنسی میں رونق افروز ہوئیں۔ جہاں رائل آئرش کا گارڈ آف آنر موجود تھا + ریزیڈنسی اناساگر کی جھیل پر واقع ہے۔ (اس جھیل کو شاہجہاں نے بنوایا تھا) +

ڈنر پارٹی } رات کو مختصر سی ڈنر پارٹی ہوئی۔ جسمیں مقامی حکام شریک تھے۔ اسکے بعد مختصر سا دربار ملاقات بھی منعقد ہوا +

چراغان و روشنی } رات کو تمام شہر و ریزیڈنسی میں چراغان ہوئی۔ جسکا معائنہ آپنے ورانڈول سے فرمایا +

۲۲ دسمبر (یوم جمعہ) پرانی عمارات و مذہبی یادگاروں کا معائنہ } آج صبح ہر مجیسٹی معہ ہمراہین اجمیر سے ۷ میل کے فاصلہ پر جھیل پشکر پر تشریف لے گئیں۔ جہاں سیڑھیاں اترکر برہم مندر کا معائنہ فرمایا۔ جو ہندوؤں کی مشہور یاترا کی جگہ ہے۔ یہاں مندر پر ایک سو پونڈ یعنے پندرہ سو روپیہ بطور عطیہ عطا فرمایا +

سہ پہر کو شہر کے معائنہ کے نکلیں۔ آپکی جلو میں اسوقت میو کالج کے کیڈٹ سفید یونی فارم میں بنجرنگی پگڑیاں پہنے ہوئے تھے۔ راستہ میں میو پھاٹک دھلی دروازہ پر ممبران میونسپلٹی و کمشنر اجمیر نے استقبال کیا۔ اور کمشنر صاحب ہمراہ ہوگئے

درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز کا معائنہ } اسکے بعد حضرت خواجہ معین الدین خواجہ غریب نواز کی درگاہ معلے پر رونق افروز ہوئیں۔ خواجہ صاحب ایک پاکیزہ نفس بزرگ و عابد تھے۔ جو بارھویں صدی کے ابتداء میں غور سے یہاں تشریف لائے اور اپنے فیض صحبت سے اجمیر میں ترقی اسلام کا باعث ہوئے۔ آپکی درگاہ مرجع خواص و عوام ہے۔ جہاں ہندوستان کے ہر حصہ سے زائرین آتے ہیں۔ درگاہ مذکور میں وہ ڈھول و شمعدان ابتک موجود ہیں۔ جو شہنشاہ اکبر فتح چتوڑ کے وقت اپنے ہمراہ لائے تھے۔ داخلۂ خانقاہ کے وقت لفٹنٹ کرنل ڈبلیو آر سٹریٹن کمشنر۔ پریزیڈنٹ و ممبران درگاہ کمیٹی نے استقبال کیا اور یہیں ممبران درگاہ کمیٹی کیطرف سے سنہری و نقرئی تاروں کا ایک گلدستہ پیش ہوا جسے ہر مجیسٹی نے بخوشی قبول فرمایا۔ اسکے بعد درگاہ شریف میں تشریف لیجاکر پورے احترام و دلچسپی سے اسکا معائنہ فرمایا۔ اور چلتے ہوئے یہاں بھی ایک سو پونڈ یعنے پندرہ سو روپیہ بطور نذر دیا +

اڑھائی دن کا جھونپڑا } درگاہ معلے سے فارغ ہوکر اڑھائی دن کے جھونپڑے پر جو ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ تشریف لے گئیں۔ کہتے ہیں کہ یہاں کسی زمانہ میں راجہ واسدیو کا تعمیر کردہ ہندو کالج تھا۔ جو مسجد کی شکل میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ روایت ہے کہ محمد شاہ غوری نے اسے نماز کیلئے اڑھائی دن میں تیار ہونے کا حکم دیا تھا۔ جسکے بعد ریزیڈنسی کو واپس ہوئیں +

۲۳ دسمبر (شنبہ) روانگی بوندی آج ۱۰ بجے سے قبل ہر میجسٹی موٹر پر بطرف بوندی روانہ ہوئیں۔ گو روانگی پرائیوٹ تھی۔ مگر پھر بھی ریزیڈنسی میں رائل آئرش کا گارڈ آف آنرز موجود تھا۔ اور قیصر باغ میں ۱۰ ویں لائٹ انفنٹری کا۔ راستہ میں ہر میجسٹی نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا میموریل اور سر کرزن وائلی کی یادگاریں ملاحظہ فرمائیں۔ اور میو کالج کے دروازہ پر طلبائے کالج کو آخری سلام کا موقعہ بخشا۔ دیولی کے قریب تک سرکاری علاقے میں فوج دو رویہ کھڑی تھی۔ اور راستہ کے دیہات کے لوگ جوق درجوق ہر میجسٹی کے دیدار کے مشتاق کھڑے تھے ✣

دیولی میں لنچ چھاونی دیولی میں ایک بجے رونق افروز ہوکر ریزیڈنسی میں فروکش ہوئیں۔ جہاں میجر ایچ بی پیکاک پولیٹیکل ایجنٹ و مسز پیکاک نے استقبال کیا۔ اور یہیں آپنے لنچ تناول فرمایا۔ یہاں ۴۲ ویں دیولی رجمنٹ کا گارڈ آف آنرز موجود تھا۔ لنچ کے بعد مسٹر پیکاک ہر میجسٹی سے قبل روانہ بوندی ہوگئے۔ جسکے بعد ہر میجسٹی بھی بذریعہ موٹر روانہ ہوئیں۔ بوندی یہاں سے ۲۵ میل ہے۔ راستہ نہایت عجیب منظر لئے ہوئے تھا ✣

استقبال ساگر کے پھاٹک پر جو بوندی سے چھ میل ورے ہے۔ میجر پیکاک اور ہز ہائینس مہاراؤ راجہ بوندی نے معہ چتر شاہی۔ آراستہ ہاتھیوں اور فوج کے استقبال کرکے مزاج پرسی و خیر مقدم کے بعد رونق افروزی کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہز ہائینس و میجر پیکاک بھی ہمراہ ہوگئے ✣

داخلہ بوندی جلوس کا راستہ شہر کے بازاروں میں سے ہوکر جاتا تھا۔ چنانچہ بازاروں میں آئینہ بندی کی ہوئی تھی۔ اور لوگ زرق برق لباس پہنے جوش مسرت میں نعرہ ہائے شادمانی بلند کر رہے تھے۔ راستہ میں شہر کی فصیل۔ اونچی گھاٹیوں کی چٹانوں کے رستے۔ چار پرانے دروازے اور ہز ہائینس کا سفید محل نظر سے گذرے۔ دائیں ہاتھ قدیمی قلعہ اور منادر ملاحظہ میں آئے۔ جسکے بعد کیمپ میں رونق افروز ہوئیں۔ جو ایک فصیل دار احاطہ میں نصف میل لمبا تھا اور ایک خوبصورت باغ کے گرد تین مربع خطوط میں پھیلا ہوا تھا ✣

کیمپ میں قیام و چائے نوشی کیمپ میں تھوڑی دیر آرام کے بعد آپنے چاء نوش فرمائی ✣

سکھ محل کی سیر اسکے بعد آپ ہز ہائینس کے ساتھ موٹر میں سوار ہوکر کیمپ سے تین میل کے فاصلہ پر برلب جھیل سکھ محل دیکھنے کو تشریف لے گئیں۔ چونکہ راستہ کا کچھ حصہ شہر میں سے گذرتا تھا۔ اسلئے ہر میجسٹی کے خاص حکم کے مطابق عوام کو گاڑی کے پاس آنے کی اجازت دیگئی ✣

ڈنر پارٹی۔ رات کو ایک مختصر سی ڈنر پارٹی ہوئی ✣

ہز ہائینس کی سپیچ جسکے اختتام پر ہز ہائینس نے اپنی سپیچ میں حضور ملکہ کی رونق افروزی پر نہایت شکرگذاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کے کارناموں کا ذکر فرمایا ✣

آتشبازی و چراغان رات کو اعلےٰ پیمانہ پر ہوئی +

ہز میجسٹی کا ہز میجسٹی کو تار } بوندی کی رعایا یہ سُنکر بیحد مسرور ہوئی۔ کہ آج شام حضور ملکہ نے جو تار ہز میجسٹی کو دیا۔ اُسمیں یہاں کے عمدہ منظر و انتظامات سے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا +

۲۴ دسمبر (اتوار) } ہز ہائینس محل کی سیڑھیوں تک ہز میجسٹی کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے اسلحہ خانہ۔ دیگر کمرے اور دیوان عام ملاحظہ فرمایا موخر الذکر کمرہ میں ایک سنگ مرمر کا تخت ہے۔ جسکے گرد راجپوت ننگی تلواروں کا پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ یہاں سے حضور نقرئی پالکی میں سوار ہوکر چھتر محل تک گئیں۔ پھر سر باغ کو تشریف لے گئیں۔ جہاں راجگان بوندی کی مڑھیاں (قبرستان) ہیں۔ اسکے آگے جاکر شکار برج دیکھا۔ جو باغ میں شکارگاہ کا ایک کمرہ ہے +

لنچ کے بعد ہز میجسٹی نے ہز ہائینس سے رخصت طلب کی۔ اور ہز ہائینس کو اپنی دستخط شدہ چھوٹی سی تصویر بطور یادگار دیکر ہز ہائینس کی مہمانداری کا شکریہ ادا فرماتے ہوئے تنگی وقت کے سبب زیادہ نہ ٹھہر سکنے کی معذرت فرمائی +

بوندی میں ہز ہائینس کے سکرٹری بابو لکشمی نراین صاحب نے جملہ انتظامات میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا +

روانگی بطرف کوٹہ } ٹھیک ۱/۲ ۲ بجے بذریعہ موٹر ہز میجسٹی کوٹہ کیطرف روانہ ہوئیں جو یہاں سے ۲۲ میل ہے۔ سرحد کوٹہ پر یعنے کوٹہ سے چھ میل ورے ہز ہائینس مہاراؤ کوٹہ نے شاہی نشانات۔ ہاتھیوں۔ راگیوں۔ اسلحہ بند خدآموں اور فوج کے ساتھ ہز میجسٹی کا استقبال کیا۔ اور وہیں اتواپ سلامی سر ہوئیں۔ ہز ہائینس نے مزاج پرسی و خیر مقدم کے بعد ہز میجسٹی کی رونق افروزی کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہوگئے۔ جسکے بعد دریائے چمبل کا پل عبور فرماکر ایجنسی ہوس میں جو برلب دریا نہایت خوبصورت عمارت ہے۔ رونق افروز ہوئیں۔ جہاں لفٹنٹ کرنل آر بی بنکلے پولیٹیکل ایجنٹ نے استقبال کیا۔ اور ہز میجسٹی کو وہیں اتارا۔ ہمراہیان کے لئے بھی یہیں خیمے نصب کئے گئے تھے۔ اسی وقت ہز ہائینس کیطرف سے مزاج پرسی کے لئے دیوان ریاست اور دو اہلکار ریزیڈنسی میں حاضر ہوئے۔ آج چونکہ اتوار تھا۔ اسلئے شام کو ہز میجسٹی نے خیمہ میں ہی نماز ادا کی جسمیں ہمراہیوں کے علاوہ کوٹہ کے تمام یورپین شریک تھے +

۲۵ دسمبر (دوشنبہ) } آج چونکہ بڑا دن تھا۔ اسلئے صبح ہی نماز ادا فرمائی۔ اور تیسرے پہر کشتی کے ذریعہ شہر کی فصیلوں اور مستحکم محلات کے ساتھ ساتھ آبشار تک جاکر سیر فرمائی +

کرسمس کے تحفے } فراغت سیر کے بعد ریزیڈنسی میں واپس تشریف لاکر مہاراجکمار مہاراؤ کو جو ہز ہائینس کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ کرسمس کی دعوت دی۔ اور تمام شرفا و اعلےٰ افسروں کے بچوں کو کرسمس کے تحایف عنایت فرمائے +

ڈنر پارٹی :۔ رات کو ریجنسی ہوس میں ایک مختصر سی ڈنر پارٹی ہوئی جسمیں معزز

حکام کوٹہ و ہمراہیان شامل تھے ✤

۲۶ دسمبر (سہ شنبہ) آج ہر مجسٹی معہ خاصہ کے لوگوں کے گاڑیوں میں سوار ہوکر بڑے محل کو تشریف لے گئیں۔ کوٹہ کیولری۔ جسکے کمان افسر خود ہز ہائینس برٹش فوج کے افسر کی وردی میں ساتھ ساتھ تھے۔ ہمرکاب تھی۔ ۳۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی۔ محل کے دالان میں تمام سرداران اور بڑے بڑے افسر کورنش بجالائے۔ ہر مجسٹی نے چمبل کے کنارے کے خاص کمروں کا معائنہ فرمایا۔ جنمیں قدیم زمانہ کے اسلحہ اور قدیمی راجپوتوں کی تواریخی تصاویر ملاحظہ فرماکر از بس مسرور ہوئیں۔ لنچ کے بعد ہر مجسٹی نے کوٹہ سے کچھ فاصلہ پر جاکر ابھیرا کے تالاب میں گھڑیال ملاحظہ فرمائے ✤

روشنی رات کو دریا کے کنارے اعلےٰ درجہ کی روشنی کی گئی۔ جس سے آپ محظوظ ہوئیں ✤

ہز ہائینس کی طرف سے پیشکش اسکے بعد ہز ہائینس نے بہت سے ہاتھی گھوڑے جواہرات اور قیمتی پارچات بغرض نذر پیش کئے۔ جنکو ملاحظہ فرمانے کے بعد شرف قبولیت سے معافی دیدیگئی ✤

۲۷ دسمبر (چہار شنبہ) آج قریب کے جنگل میں شیر کے شکار کی سیر کیلئے تشریف لے گیئں۔ جہاں مچان پر معہ دیگر خواتین و لارڈ شیفٹسبری تشریف فرما ہوکر نظارۂ شکار سے بیحد مسرور ہوئیں۔ تمام دن جنگل میں بسر کرنے کے بعد شام کے کھانے پر ایجنسی میں رونق افروز ہوئیں ✤

۲۸ دسمبر (پنجشنبہ) آج چونکہ روانگی کا دن تھا۔ اسلئے ہر مجسٹی نے ہز ہائینس کو اپنا ایک ننھا سا مرقع بطور یادگار دیا۔ اور ایجنسی ہوس سے روانہ ریلوے سٹیشن ہوئیں۔ راستہ پر ریاست کی فوج دورویہ صف بستہ ریاست کے جھنڈے لئے ہوئے کھڑی تھی۔ ہز ہائینس نے سٹیشن پر مشایعت کرکے اہلکاران ریاست کو پیش کیا۔ چنانچہ ہر مجسٹی سب سے ہاتھ ملانے کے بعد سیلون میں تشریف فرما ہوئیں۔ اور گاڑی خوشی کے نعروں میں روانہ ہوئی۔ اور ۱ ضرب توپ سلامی سر کی گیئں ✤

۲۹ دسمبر (جمعہ) آج شام کو ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر ہر مجسٹی بانکی پور کے ریلوے سٹیشن پر رونق افروز ہوئیں۔ جہاں حضور ملک معظم آپ سے ۵ منٹ پہلے پہنچ چکے تھے ✤

فصل سوم

دیر میجسٹیز کی سیاحت کلکتہ

۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء کی شام کو دیر میجسٹیز بانکی پور سے شاہی سپیشل ٹرین کے ذریعہ روانہ کلکتہ ہوئے۔ بانکی پور کے سٹیشن کے باہر لوگوں کا نہایت ہجوم تھا۔ اور میلوں تک لوگ شاہی دیدار کے اشتیاق میں کھڑے تھے۔ چنانچہ حضور ملک معظم کمال شفقت شاہانہ سے ٹرین کی روانگی پر دروازہ میں کھڑے ہوکر بیشمار مخلوق کے سلام لیتے رہے ✢

۳۰ دسمبر ۱۹۱۱ء یوم شنبہ

کلکتہ میں شاہی رونق افروزی کے لئے تیاریاں بظاہر صوبہ بنگال کی گذشتہ بیچینی کو دیکھتے ہوئے اس امر کی توقع نہو سکتی تھی کہ وہاں دیر میجسٹیز کا پوری شان وشوکت سے استقبال ہو سکیگا۔ مگرچونکہ ہندوستان میں بادشاہ پرستی کا جذبہ غالب ہے۔ اسلئے دیر میجسٹیز کی رونق افروزی ہندوستان کی خبر سنتے ہی اوّل تو اہالیان کلکتہ نے اس امر کی پرزور کوشش کی کہ دیر میجسٹیز کلکتہ کو بھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے مفتخر فرمائیں۔ اور جب انکی کوشش نے شرف کامیابی حاصل کرلیا۔ تو پھر انہوں نے چھ ماہ قبل ہی دیر میجسٹیز کے استقبال کی تیاریاں شروع کرنے کے لئے روساء امراء و حکام کی ایک زبردست کمیٹی قایم کی۔ جسکے ماتحت مختلف سب کمیٹیوں کے سپرد مختلف کام کئے گئے۔ چنانچہ کلکتہ کی آرایش وزیبایش کا کام مسٹر پرسی براؤن بالقابہ پرنسپل آرٹ کالج کلکتہ کے سپرد کیا گیا۔ جو لارڈ کرزن جیسے نقاد سے دھلی کی نمایش دربار ۱۹۰۳ء میں اپنی قابلیت کا لوہا منوا چکے تھے۔ انہوں نے اپنی زیر نگرانی وزیر ہدایت اپنے لایق ماتحتوں سے (جنمیں ماسٹر غلام حسین صاحب لاہوری جو پہلے ۱۹۰۳ء کے دربار تاجپوشی دہلی میں صاحب موصوف کی زیر نگرانی اپنی قابلیت کے جوہر دکھا چکے تھے۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو آجکل لکھنو آرٹ اور کرافٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں) کلکتہ کی آرایش مثل نوعروس دلہن کے کر دکھائی۔ جسکے لئے دونوں صاحب مستحق مبارکباد ہیں ✢

پرنسپ گھاٹ پر استقبال کی تجویز چنانچہ دریا سے ۳۰۰ فٹ کے فاصلہ پر پرنسپ گھاٹ دیر میجسٹیز کے باقاعدہ استقبال کے لئے آراستہ کیا گیا تھا۔ جسپر پرانے زمانہ کی طرز کی ایک محراب بنی تھی۔ اور ۱۹۰۵ء کیطرح ایک بیضوی چبوترہ اسقدر وسیع بنایا گیا تھا کہ جسپر ۳ ہزار معززین جمع ہوسکیں اسکے دونوں طرف چھت تھی۔ جسپر ایک بھاری چھجہ بنا ہوا تھا جسپر ایک اونچا ڈائس بنا کر اسکو مکلف فرش سے آراستہ کرکے اسپر دیر میجسٹیز کے لئے دو تخت دریا کے

رُخ بچھائے گئے تھے ۔ جسکے اوپر نیلے رنگ کا ایک مکلف شامیانہ تھا +

راستہ کی آئینہ بندی و سجاوٹ } پرنسپ گھاٹ سے گورنمنٹ ہوس تک کے طویل راستہ پر جابجا جھنڈیاں ۔ محرابدار دروازے پھول پتیوں سے آراستہ کرنے کے علاوہ آئینہ بندی بھی کیگئی تھی ۔ لارڈ ڈفرن کے بسٹچو کے قریب انگریزی و ہندوستانی طریق کی آرایش تھی ۔ جسکے فرع میں ایک پُرانے طرز کا محراب بنایا گیا تھا ۔ اور تمام راستہ میں ۵۰ - ۵۰ فٹ کے فاصلہ پر سفید ستون کھڑے کئے گئے تھے ۔ جنمیں سے نصف پر تو قدیمی طرز کے پھول وہارڈالے گئے تھے ۔ اور نصف پر مختلف قسم کے جانوروں مثلاً ہاتھیوں اور شیروں کی تصاویر پر تاج شاہی بنا تھا ۔ اس لمبے راستہ کے اخیر پر ایک دیسی طرز کی محراب تھی ۔ اور آخر میں گورنمنٹ ہوس کا شمال مشرقی دروازہ بیشمار پھولوں اور ہاروں سے سجایا گیا تھا +

ہوڑہ سٹیشن کی آراستگی } ہوڑہ سٹیشن سبز پتوں ۔ اور زرد و نیلے و سفید پردوں سے آراستہ کیا گیا تھا +

ڈیر مجیسٹیز کی آمد اور استقبال } ۳۰ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ٹھیک ½ ۱۲ بجے دن کے ڈیر مجیسٹیز کی سپیشل ٹرین کلکتہ کے ہوڑہ پلیٹ فارم پر داخل ہوئی ۔ چنانچہ حضور ملک معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں گاڑی سے برآمد ہوئے تو لارڈ ولیڈی ہارڈنگ نے استقبال کیا ۔ اور فورٹ ولیم سے فوراً ۱۰۱ - اتواپ کی سلامی سر ہوئی ۔ جسکے بعد گورنرجنرل نے مقامی افسروں کو پیش کیا اور ہزمیجسٹی نے اُترتے ہی ایسٹ انڈیا ریلوے والنٹیرز کے گارڈ آف اونر کا معائنہ فرمایا ۔ پھر ڈیر مجیسٹیز دو سو گز کے فاصلہ تک ایک جلوس کے ساتھ ہوڑہ کے کنارے تک تشریف لے گئے ۔ جہاں افسران حاضر تھے ۔ یہاں سے حضلوین ہوڑہ جہاز میں سوار ہو کر جسپر بہت سے شاہی نشانات لگے ہوئے تھے ۔ پرنسپ گھاٹ کو جسکا فاصلہ سوا دو میل کے قریب تھا روانہ ہوئے ۔ سجے ہوئے جہازوں کا ایک ایک شاندار جلوس نعرہ ہائے مسرت لگا رہا تھا ۔ اور پل و دریا کے کنارے پر بے حد ہجوم پُرمسرت چیرز دے رہا تھا ۔ جونہی ہوڑہ کنارے سے روانہ ہوئے ۔ ایچ ایم ایس ہائی فلائر فلیگ شپ ایسٹ انڈینز سکواڈرن نے ۱۰۱ ۔ اتواپ کی سلامی دو بارہ سر کی +

پرنسپ گھاٹ پر استقبال ۔ جسوقت شاہی جہاز پرنسپ گھاٹ پر پہنچا تو ہزآنر سر ولیم ڈیوک لفٹنٹ گورنر بنگال معہ میجر جنرل ماہن کمانیر لکھنو ڈویژن تختہ جہاز پر آکر ڈیر مجیسٹیز کا استقبال کیا +

داخلۂ پرنسپ گھاٹ اور استقبال } چنانچہ ڈیر مجیسٹیز تختہ جہاز سے اُتر کر جسکے آگے آگے لارڈ ہائی سٹوارڈ و لارڈ چیمبر لین ملکہ ۔ اور عقب میں لارڈ ولیڈی ہارڈنگ تھی ۔ کلکتہ کے پورٹ ڈیفنس والنٹیرز اور رائل نیوی کے گارڈ آف اونر کی دورویہ قطاروں میں سے گذر کر پرنسپ گھاٹ کے چبوترہ پر بہ رونق افروز ہوئے تو تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر استقبال کیا ۔ اور بینڈ نے قومی

گیت گایا - ہز میجسٹیز نے کمال شفقت سے جملہ حاضرین کا سلام قبول فرمایا ✦

لفٹنٹ گورنر بنگال کا معززین کو پیش کرنا } جب ہز میجسٹیز اپنے تختوں پر رونق افروز ہو گئے - تو ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال نے حضور سے اجازت لیکر ممبران لیجسلیٹو کونسل - والیان ریاست - بڑے بڑے جاگیرداروں - زمینداروں - شریف کلکتہ اور دیگر معززین کو نام بنام پیش کیا ✦

کورنش بجالانا } چنانچہ ہر شخص جو ہز میجسٹیز کی خدمت میں حاضر ہوا - دہلی دربار کیطرح کورنش بجالا کر واپس ہوا اور اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا ✦

کلکتہ کارپوریشن کا ایڈریس } جسکے بعد مسٹر ایل میڈ وکس چیرمین کلکتہ کارپوریشن نے مندرجہ ذیل ایڈریس کلکتہ کارپوریشن کیطرف سے پڑھ کر سنایا - جسپر ۷۰ ممبروں کے دستخط تھے :-

" حضور والا ! اس سے پیشتر دو موقعوں پر برٹش سلطنت کے دو جانشین "
" یعنے ولیعہدوں نے قدم رنجہ فرما کر ہندوستان اور نیز اس شہر کو عزت بخشی "
" تھی - جنمیں ایک تو شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی تھے - اور دوسرے "
" ملکہ محترمہ و حضور والا - آپ کی اور ملکہ کی ولیعہد اور ولیعہد بیگم "
" کی حیثیت سے سیاحت ہندوستان و کلکتہ کی یاد ابتک اہل ہند "
" اور اہل کلکتہ کے دلوں میں تازہ ہے - لیکن تاریخ ہند میں یہ پہلا ہی "
" موقعہ ہے کہ برطانیہ کے فرمانروا اور ملکہ اس ملک میں تشریف لائے ہیں "
" حضور والا اور ملکہ محترمہ کی عزت استقبال نے جو اہل ہند و اہل "
" کلکتہ کو حاصل ہوئی ہے ، لوگوں میں وفاداری اور اطاعت کی لہریں "
" موجزن کر دی ہیں - اور اہل ہند کو اپنے فرمانرواؤں سے جو دلی محبت "
" ہے - اُسے حضور والا کی سیاحت نے اور بھی زیادہ پختہ فرما دیا ہے "
" یہ سیاحت اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ حضور والا اور ملکہ محترمہ کو ہندوستانی "
" رعایا کی بہبودی اور ترقی سے گہری دلچسپی ہے - اہل کلکتہ کیطرف "
" سے ہم ممبران میونسپل کمیٹی عجز و ادب اور شکر گذاری کے ساتھ حضور "
" والا اور ملکہ محترمہ کی کلکتہ میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کر کے دلی "
" وفاداری سے دعا کرتے ہیں - کہ خدا حضور والا اور ملکہ محترمہ کے عمر و "
" اقبال اور مسرت میں ترقی دے - اور آپکی سلطنت میں امن و امان "
" اور خوشحالی کا دور دورہ رہے ✦

حضور ملک معظم کا جواب } جسکے جواب میں حضور ملک معظم نے کھڑے ہو کر نہایت موثر الفاظ میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

" کارپوریشن اور باشندگان کلکتہ کیطرف سے وفاداری اور عقیدت کا جو "
" اطمینان آپنے دلایا ہے - اسکے لئے میں اپنی اور شہنشاہ بیگم کیطرف "
" سے آپ کا گرمجوشی کیساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں - جس عقیدتمندانہ "
" لہجہ میں آپنے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ میرے شفیق والد آپکے شہر میں "

"ٹھیرے تھے - اور چھ سال ہوئے - ہم بھی اس شہر میں آئے تھے - اس سے "
"میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے - جس خلوص اور تپاک سے آپنے اُس وقت "
"ہمارا خیر مقدم کیا تھا - اس کی یاد ہمارے دل میں تازہ رہیگی - اور پہلی "
"مرتبہ اس بڑے شہر کے دیکھنے سے جو ہمدردانہ دلچسپی ہمیں اپنی ہندوستانی "
"سلطنت سے پیدا ہو گئی تھی - وہ کبھی کم نہوگی - یہ امر ہمارے لئے باعث "
"مسرت ہے کہ ہم دوبارہ کلکتہ میں آئے ہیں - اور ہمنے آپکی ترقی و خوشحالی "
"کی علامات کو بچشم خود دیکھا ہے " +

"ہندوستان کے انتظام حکومت میں دہلی دربار کے اعلان سے جو تبدیلی "
"پیدا ہوئی ہے - اُسکا اثر کسی حد تک کلکتہ پر پڑیگا - لیکن آپ کا "
"شہر لازمی طور پر ہندوستان کا سب سے بڑا شہر رہیگا - اسکی آبادی "
"اسکی تجارتی اہمیت - اسکی بہت بڑی تجارتی منڈی - اسکی شاندار "
"تاریخی روایات - یہ تمام ایسی باتیں ہیں - جو کلکتہ کی حیثیت کا ایک "
"بےنظیر پہلو ظاہر کرتی ہیں - اور یہ بےنظیر پہلو ایسا ہے - جسے کلکتہ کی فضیلت "
"قایم رکھنی چاہئے - اسکے علاوہ جس صوبہ کا دار الحکومت کلکتہ ہے - اسکی "
"حیثیت بنگال کی پریزیڈنسی قایم ہونے سے بہت بڑھ گئی ہے - اور مجھے "
"پوری امید ہے کہ جدید پریزیڈنسی اپنے گورنر اور کونسل کے دانشمندانہ "
"انتظام سے روز افزوں خوشحالی امن اور انتظام کی برکتوں سے مستفید "
"ہوگی لیکن میں جانتا ہوں کہ آپکو اس بات کی آرزو ہے کہ ہندوستان "
"ایک دن بڑا صنعتی اور زراعتی ملک ہو جائے - میں نے آپکی تجارتی "
"اور صنعتی ترقی کو خاص دلچسپی کی نظر سے دیکھا ہے - اور مجھے یقین ہے - کہ "
"جو کامیابی آپکو تجارتی سرگرمی سے حاصل ہوئی ہے - وہ اس ملک کے نوجوانوں "
"میں اس بات کا خیال پیدا کر دیگی کہ تجارت ایک ممتاز اور معزز پیشہ "
"ہے - میں آپکی ارادت و عقیدت کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اور یقین "
"دلاتا ہوں کہ ہماری ہمیشہ کے لئے یہ خواہش ہوگی - کہ ہم اپنی ہندوستانی "
"سلطنت کی بہبودی اور بہتری کو پیش نظر رکھیں - اور ہماری دلی آرزو "
"ہے کہ جوں جوں زمانہ گذرتا جائے - شاہی خاندان اور ہندوستانی رعایا "
"کے باہمی تعلقات اور زیادہ مستحکم ہوتے جائیں " +

پرنسیپ گھاٹ سے روانگی } حاضرین کا سلام قبول فرمانے کے بعد ڈیر میجسٹیز چبوترہ سے اُٹھکر گاڑی پر سوار ہونے کیلئے نکلے - تو راستہ میں اول کلکتہ والنٹیرز رائفلز کے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا - اور پھر چھ گھوڑوں کی ایک کھلی ہوئی طلائی گاڑی میں سوار ہوے - جسپر چتر شاہی اور سورج مکھی تھی -

ترتیب جلوس } مندرجہ ذیل ترتیب سے جلوس روانہ ہوا :-
(۱) مسٹر ایف سی ہالینڈے کمشنر پولیس (۲) ڈیر میجسٹیز کی شاہی گاڑی (۳) جنرل کمانڈنگ لکھنؤ ڈویژن و پریزیڈنسی بریگیڈ مع اپنے معزز عملہ (۴) آٹھویں حصارز (۵) یو بیٹری رائل ہارس آرٹیلری (۶) کلکتہ لائٹ ہارس (۷) گورنر جنرل باڈیگارڈ

(۸) انکوائریز ان ویٹنگ (۹) ایک اسکواڈرن چوتھی کیولری (۱۰) پوری رجمنٹ ۱۹ ویں کیولری +

راستہ جلوس پر دورویہ فوج اور خلقت کا بے حد ہجوم } راستہ جلوس قریباً دو میل لمبا تھا جسپر دورویہ فوج صف بستہ کھڑی تھی۔ اور خلقت کا راستہ و میدان میں بیحد ہجوم تھا۔ جسکا اندازہ دس لاکھ کیا جاتا ہے۔ قدم قدم پر چیرز اور نعرہ ہائے مسرت بلند ہو رہے تھے۔ قریباً ۲۱ ہزار طلبا گورنمنٹ ہوس کے باہر میدان میں مختلف رنگ کی پگڑیاں پہنے مبارکباد کے گیت گا رہے تھے۔ سرخ سڑک پر پردہ دار خواتین کی نشست کا انتظام تھا

گورنمنٹ ہوس میں استقبال } گورنمنٹ ہوس کے سامنے ایسٹ انڈیا رکشادر اور ۶۶ ویں پنجابی کا گارڈ آف اونر موجود تھا۔ گورنمنٹ ہوس کی سیڑھیوں پر لارڈ و لیڈی ہارڈنگ نے جو دوسرے رستے سے یہاں پہلے پہنچ چکے تھے۔ استقبال کیا۔ گارڈ آف اونرز کے معائنہ کے بعد جب ہز میجسٹیز سیڑھیوں پر چڑھے تو گورنمنٹ ہند کے بڑے بڑے عہدہ دار۔ مقامی گورنمنٹ کے نمائندگان۔ ججان ہائیکورٹ اور دیگر معززین کھڑے تھے۔ جنھیں گورنر جنرل نے حضور کی خدمت میں پیش کیا +

گورنمنٹ ہوس میں اقامت } گورنمنٹ ہوس کے اُنہیں جنوبی کمروں میں ہز میجسٹیز بطور مہمان گورنر جنرل ٹھہرائے گئے۔ جنہیں ۱۹۰۵ء کی سیاحت کے وقت اقامت فرمائی تھی +

چڑیا گھر کی سیر } تیسرے پہر ہز میجسٹی نے بمعیت لارڈ و لیڈی ہارڈنگ چڑیا گھر کی سیر فرمائی۔ جسکا ۱۸۷۶ء میں شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے افتتاح فرمایا تھا +

۳۱ دسمبر ۱۹۱۱ء (اتوار)

گرجہ میں ادائیگی نماز } آج ہز میجسٹیز سینٹ پال کے گرجا میں نماز کے لئے تشریف لے گئے جہاں کلکتہ کے بشپ نے مغربی دروازہ پر استقبال کیا۔ اور ہز میجسٹیز کو گرجہ کے شمالی حصہ میں لیجاکر بٹھلایا۔ آج بشپ نے خداوند کی ربوبیت اور سب کا یکساں باپ ہونے کے عنوان پر وعظ کیا +

شہر کی سیر } تیسرے پہر حضور ملک معظم نے گورنر جنرل کے ہمراہ موٹر میں شہر کے کچھ حصہ کی سیر فرمائی +

ملکہ محترمہ کا بوٹینکل گارڈن ملاحظہ فرمانا } ملکہ محترمہ نے اسوقت پہلے تو بوٹینکل گارڈن تشریف لیجاکر وہاں کی سیر فرمائی۔ پھر چاندپال گھاٹ کی سیر فرمائی۔ جو گورنمنٹ ہوس سے چند سو گز کے فاصلہ پر ہے۔ آر آئی ایم کی کشتی "ایمپرس میری" پر جسکا نام آپکی اجازت سے آپکے نام پر رکھا گیا تھا تھوڑی دور دریا کے بہاؤ پر بھی تشریف لے گئیں +

یکم جنوری ۱۹۱۲ء (یوم دوشنبہ) } نئے سال کا پہلا دن خاموشی سے گذرا +

گھوڑے پر سیر } شہنشاہ معظم علے الصبح کلکتہ کی رسم کے مطابق گھوڑے پر سوار ہو کر میدان اور ریس کورس تک تشریف لے گئے +

کلکتہ پولو ٹورنیمنٹ میں شرکت } تیسرے پہر دیر مجسٹیز کلکتہ پولو ٹورنیمنٹ کے سمی فائنل میچ پر تشریف لے گئے۔ جہاں پورا استقبال ہوا

ڈنر } رات کو گورنمنٹ ہوس میں ڈنر ہوا۔ جس میں سو کے قریب مہمان شریک تھے +

ملاقات } ڈنر کے بعد اِن سو مہمانوں کے علاوہ اور معززین بھی ملاقات کے لئے موجود تھے +

۲ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء (سہ شنبہ)

فوجی پریڈ } کلکتہ میں سنہ ۱۸۶۰ء سے یکم جنوری کو سالانہ پریڈ ہوا کرتی ہے لیکن ابکی مرتبہ عشرہ محرم کی وجہ سے اس کی تاریخ ۲ جنوری مقرر کیگئی تھی۔ اور ابکی مرتبہ دیر مجسٹیز کی رونق افروزی کیوجہ سے فوج کی تعداد بھی زیادہ کر کے ۹ ہزار تک کر دی گئی تھی +

دیر مجسٹیز کی رونق افروزی پریڈ } قریب ۱۱ بجے کے حضور ملک معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں معہ گورنر جنرل و کمینڈر انچیف گھوڑوں پر سوار اور حضور ملکہ محترمہ شاہی گاڑی میں سوار ملٹری ہوس ہولڈ اور آرمی ہیڈ کوارٹرز سٹاف و گورنر جنرل باڈیگارڈز کی ہمراہی میں رونق افروز پریڈ ہوئے۔ چنانچہ فوراً بینڈ نے سلامی اُتاری۔ دیر مجسٹیز نے معہ ہمراہیان فوج کے ارد گرد ایک چکر لگایا جسکے بعد حضور ملک معظم تو شاہی جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ اور ملکہ محترمہ گاڑی میں سوار رہیں۔ معائنہ فوج کے بعد ۱۰۱ ار اتواپ کی سلامی سر ہوئی۔ پھر تمام حاضر الوقت فوجوں نے بسر کردگی میجر جنرل بی ماہون کمانڈر آٹھویں لکھنؤ ڈویژن مارچ کیا۔ اور ہارس آرٹیلری و کیولری پویہ رفتار میں برٹش گرینڈیر کے راگ کے ساتھ بادشاہ سلامت کو سلام کرتی اور تالیاں بجاتی ہوئی گذریں۔ بعد ازاں دیر مجسٹیز کے لئے تین چیرز دیئے گئے۔ اور دیر مجسٹیز گورنمنٹ ہوس کو واپس ہوئے +

شہنشاہ معظم کی فوجی پریڈ کے متعلق خوشنودی } گورنمنٹ ہوس سے حضور ملک معظم کیطرف سے جنرل ماہون کے نام ایک چٹھی کے ذریعہ آجکی فوجی پریڈ کی برجستگی اور عمدہ کارروائی پر اظہار خوشنودی کیا گیا +

گورنمنٹ ہوس میں گارڈن پارٹی } آج سہ پہر کو گورنمنٹ ہوس میں شاہی گارڈن پارٹی منعقد ہوئی۔ جسمیں دو ہزار مہمان جمع تھے۔ دیر مجسٹیز گورنر جنرل و لیڈی ہارڈنگ کے ہمراہ ۴ بجے سبزہ زار پر تشریف لا کر شامیانہ کے نیچے رونق افروز ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور ملک معظم و ملکہ محترمہ علیحدہ علیحدہ سبزہ زاروں پر چہل قدمی فرماتے رہے۔ اس اثناء میں ہز ایکسیلنسی کمینڈر انچیف نے کلکتہ کی موجودہ رجمنٹوں کے بعض ہندوستانی افسروں

اور فوج کے پرانے بہادروں کو پیش کیا۔ ملکہ معظمہ نے بہت سی یورپین و ہندوستانی خواتین سے گفتگو فرمائی۔ جنہیں بعض خواتین سے پہلے کی ملاقات تھی۔ ½۵ بجے پارٹی کے خاتمہ پر بینڈ نے دلکش سریں بجائیں +

دربار لیوی } رات کو گورنمنٹ ہوس کے کمرۂ تخت گاہ میں دربار لیوی منعقد ہوا جسمیں ۱۵سو مہمانوں میں سے بہت سے ہندوستانی و انگریزی کے ہندوستانی افسر شریک تھے +

۳ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء (چہار شنبہ)

پولو ٹورنمینٹ کے آخری کھیل میں شرکت } آج اول وقت میں حضور ملک معظم معہ گورنر جنرل پولو ٹورنمینٹ کا آخری کھیل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جو ۱۰ویں رائل حصارز و سکونٹس کے درمیان تھا۔ سکونٹس نے جسمیں مہاراجہ کشنگڑھ۔ راجہ رتلام۔ کیپٹن ڈبلیو ایف برٹ و کمار رتن سنگھ شامل تھے۔ کھیل جیتا۔ جسے بادشاہ سلامت نے اپنے دستِ مبارک سے کپ دینا منظور فرمایا +

گھوڑ دوڑ میں شرکت } تیسرے پہر دیر مجسٹیز ریس کورس کلکتہ میں کنگ ایمپرر کی گھوڑ دوڑ ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ گورنر جنرل کا باڈی گارڈ ہمراہ تھا۔ گورنر جنرل و لیڈی ہارڈنگ و کلکتہ ٹرف کلب کے خدام نے استقبال کیا۔ اور حضور رین گرینڈ سٹینڈ میں شاہی بکس پر رونق افروز ہوئے۔ اور وہیں چار نوشی فرمائی۔ دوڑ کے انجام تک دیر مجسٹیز یہاں رونق افروز رہے۔ مسٹر گلیڈ سٹون کے گھوڑے "بروگ" نے آج دوڑ جیتی۔ جسپر حضور نے کپ "بطور انعام اپنے دستِ مبارک سے دیا۔ اور آئندہ ہر سال اسی قسم کا ایک کپ دیا دیا جانا منظور فرمایا۔ تمام راستہ پر آج بھی لوگوں کا بیحد ہجوم تھا +

مشعلوں کیساتھ فوجی تماشا } رات کو گورنمنٹ ہوس اور فورٹ ولیم کے کھلے میدان میں مشعلوں کی روشنی کا فوجی تماشا ہوا۔ جسمیں ۵ لاکھ کے ہجوم کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اسکا پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔ ½۹ بجے کے قریب دیر مجسٹیز پیدل ہی ہائی لینڈرس اور گورکھا شمع برداروں کیساتھ تشریف لاکر ڈائس پر رونق افروز ہوئے۔ ایسٹ یارکشائر رجمنٹ بلیک واچ ٹڈیکس رجمنٹ۔ رائفل بریگیڈ۔ ۱ویں پنجابی و ۱۹ویں کیولری نے مشعلوں کی روشنی میں نہایت دلچسپ کھیل دکھائے۔ جسکے بعد آتشبازی کا نظارہ ہوا +

۴ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء (پنجشنبہ)

وکٹوریہ میموریل ہال کا معائنہ } آج صبح حضور ملک معظم معہ گورنر جنرل بذریعہ موٹر وکٹوریہ میموریل ہال بلڈنگ کے معائنہ کو تشریف لے گئے۔ جسکا سنگِ بنیاد آپنے ہی چھ سال پیشتر (بزمانہ سیاحتِ ہند) رکھا تھا۔ لفٹنٹ گورنر بنگال نے یہاں استقبال کیا اور ممبران وکٹوریہ میموریل کمیٹی پیش کئے گئے۔

حضور نے نقشوں اور موڈل کا معائنہ فرمانیکے بعد چند اصلاحیں فرمائیں - پھر بنی ہوئی عمارات کا کام ملاحظہ فرمایا +

ملکہ محترمہ کا معائنہ عجائب خانہ } صبح ملکہ محترمہ لیڈی ہارڈنگ کیساتھ عجائب گھر کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئیں - جہاں ٹرسٹیان عجائب گاہ نے نہایت عمدگی سے آپکو تمام سامان دکھایا - چنانچہ ہر میجسٹی نے خصوصیت سے کنگ ایڈورڈ کے دورہ ہندوستان کی نادر تصاویر اور فورٹ ولیم کے موڈل ملاحظہ فرمائے +

ملک معظم کی عجائب گاہ میں رونق افروزی } کوئی ایک گھنٹہ بعد حضور ملک معظم بھی عجائب گاہ میں رونق افروز ہو گئے اور لارڈ کرزن تک کے وائسرائوں کی تصاویر اور بدھ مت کے مجموعی نوادرات جمع کرنے پر

شہنشاہ کا لباس عجائب گاہ میں } اظہار خوشنودی فرمایا - اور حضور ملک معظم جارج پنجم نے دہلی دربار کے وقت جو لباس زیب تن فرمایا وہ عوام کے دیکھنے کے لئے چند دنوں کیواسطے عجائب گاہ کلکتہ میں بھجوا دیا +

ٹالیگنج کی نمائش اسپان میں شرکت } تیسرے پہر ہز میجسٹی ساتویں سالانہ نمائش اسپان دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے - جہاں گورنر جنرل نے استقبال کیا - اور پریزیڈنٹ و ممبران کلب کو پیش کیا گیا - جسکے اختتام پر حضور نے اپنے دستِ خاص سے انعامات تقسیم فرمائے - چنانچہ ایک انعام کیپٹن ڈرنخیف نے پایا - پھر ۲۷ ویں پنجابی کا گارڈ آف آنر پیش ہوا +

دربار عطائے تمغہ جات } رات کو گورنمنٹ ہوس کے کمرۂ تختگاہ میں دربار عطائے تمغہ جات ہوا جسمیں حضور ملک معظم ایڈمرل فلیٹ کی وردی میں گارٹر کا ربن لگائے ہوئے رونق افروز ہوئے اور حضور ملکہ محترمہ سفید و سنہری اطلسی پوشاک پر تمغہ و ستار اور کردن آف انڈیا لگائے تھیں - اور آپکا دامن شہزادہ آصف جاہ سید وارث علی مرزا اور راجکمار مہر بھنج نے اٹھایا ہوا تھا - ہز میجسٹیز ڈائس کے تختوں پر جلوہ افروز ہوئے - اور حضور ملک معظم نے ۳۶ خطاب یافتوں کو اپنے دستِ مبارک سے تمغے لگائے - دربار میں ۵۰۰ کے قریب ہندوستانی و یورپین خواتین بھی تھیں کوئی ڈیڑھ گھنٹہ میں تمام کارروائی ختم ہو گئی +

۵ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء (یوم جمعہ)

ہواخوری - آج اوّل وقت میں حضور ملک معظم نے نہایت سادہ طور پر بہمراہی لارڈ ہارڈنگ گھوڑے پر ہواخوری فرمائی +

ہیلویڈر جوٹ ملز کا معائنہ } جسکے بعد ہز میجسٹیز ہیلویڈر جوٹ ملز کے معائنہ کو بشمولیت لارڈ و لیڈی ہارڈنگ تشریف لے گئے - جہاں مسٹر ڈیوڈن نے استقبال کیا - ہز میجسٹیز نے نہایت دلچسپی سے تمام کارخانہ کے سامان کو ملاحظہ فرمایا - اور عورتوں و بچوں کو کام کرتے ہوئے دیکھکر مسرور ہوئے - جسکے بعد بذریعہ کشتی چاندپال گھاٹ کی سیر فرمائی +

پوسیڈ گراؤنڈ کے پیجنٹ میں شرکت - آج تیسرے پہر روساء و امراء کلکتہ

نے دیر میجسٹیز کو ایک پیجنٹ دکھانے کی تجویز کی تھی۔ جسمیں دیر میجسٹیز کو ہندؤں مسلمانوں اور اڑیسہ والوں کے جلوس دکھانے مطلوب تھے۔ چنانچہ پریڈ گراؤنڈ کے میدان میں ایک بڑا خیمہ نصب کر کے اسمیں معززین کی نشست کا انتظام کیا گیا۔ اور درمیان میں ایک ڈائس بناکر دیر میجسٹیز کے لئے دو تخت بچھائے گئے۔ شامیانہ میں موروں کی تصاویر کے علاوہ ہندوستان کے ستارے بنے ہوئے تھے۔ اور یہاں قریباً دس لاکھ مرد۔ بچے اور عورتیں دیر میجسٹیز کے دیدار کے لئے جمع تھے +

دیر میجسٹیز کی رونق افروزی اور استقبال

چنانچہ ٹھیک ۲½ بجے دیر میجسٹیز آٹھ گھوڑوں کی چوتھی یکوری کے ہمرکاب خیمہ کے نزدیک پہنچے۔ مہاراجہ سر پرودیوت ٹیگور شاہی چتر۔ اور مہاراجہ جگندر ناتھ ناٹور سورج مکھی۔ اور سر شہزادہ وارث علی مرزا و مہاراجکمار موہر بھنج مور چھل اٹھائے ہوئے تھے۔ جہاں لفٹنٹ گورنر بنگال اور وائس پریزیڈنٹان پیجنٹ نے استقبال کیا۔ آگے بڑھے تو میڈلکس رجمنٹ کے گارڈ آف اونر نے سلامی اتاری۔ خیمہ کے دروازہ پر لارڈ و لیڈی ہارڈنگ نے استقبال کر کے دیر میجسٹیز کو تختوں پر متمکن کرایا۔ جسکے بعد لفٹنٹ گورنر بنگال نے نواب سر واصف علی مرزا والئے مرشدآباد کو دیر میجسٹیز کیخدمت میں پیش کیا۔ جنھوں نے بنگال۔ بہار و اڑیسہ والوں کیطرف سے ۱۰۱ اشرفی کی نذر پیش کی جسے چھو کر معاف کیا گیا۔ اسکے بعد نواب صاحب نے دیگر ممبران استقبالیہ کمیٹی کو پیش کیا +

پیجنٹ کی کارروائی

رسم تعارف کے بعد ہندؤں کی رام لیلا۔ مسلمانوں کے نوروز اور اڑیسہ والوں کے قومی جلوسوں کی آمد شروع ہوئی۔ سب سے اول انڈین بینڈ جسے سر ڈیوٹ ٹیگور نے مکمل کیا تھا۔ اور پروفیسر کشنا سین ماہر موسیقی نے سکھایا تھا۔ چبوترہ کیطرف بڑھا۔ جسمیں سو قسم کے عمدہ راگ آلات موسیقی بجائے گئے۔ جنمیں دونوں صاحبوں کے تیار کردہ اشعار بطور مارچ بھی تھے۔ نیز برطانوی جھنڈے اور ہندوستانی طرز کے قومی گیت بھی تھے۔ پھر ہندوں کا جلوس رام لیلا دسہرہ کے نمونہ پر گذرا۔ جسمیں بہت سے ہاتھی اور دیگر سامان تھا۔ جو ریاستہائے دھار۔ کشنگڑہ ریوان و کشمیر نے فراہم کیا تھا۔ چنانچہ جلوس گذرنے کے بعد قطار در قطار کھڑے ہو گئے۔ اس اثناء میں موہر بھنج کے لوگوں نے لڑائی کا ناچ ناچا۔ جسکے بعد حملہ آور آئے اور انہوں نے ایکدم دھاوا کر دیا۔ پھر ڈھال سے حملہ روکنے والوں نے اپنی پھرتی و صفائی دکھائی بعد ازاں جلوس "راجہ رانی کی جے" پکارتا ہوا آگے بڑھا۔ اور مسلمانوں کا جلوس نوروز گذرا۔ جو اگرچہ شاہ فارس جمشید کے زمانہ سے پارسی مناتے آئے ہیں۔ لیکن ہندوستانی حضرات بھی اسکو بڑی خوشی سے مناتے ہیں۔ چنانچہ اٹھارھویں صدی کے شروع سے مرشدآباد میں جلوس نوروز دھوم دھام سے نکالا جاتا ہے۔ اور یہ جلوس بھی سر واصف علی مرزا والئے مرشدآباد کی سرپرستی میں نکلا۔ جسمیں باجہ وغیرہ کے علاوہ اونٹوں و گھوڑوں پر سوار ہاتھوں میں جھنڈے لئے ایک رتھ کے ساتھ ساتھ چلے جارہے تھے۔ اسکے بعد اڑیسہ کے پائک باجہ وغیرہ کے ساتھ اپنی قدیمی رسومات دکھاتے گذرے چنانچہ جلوسوں کی ہندوستانی مراسم کو دیکھ کر دیر میجسٹیز ازبس محظوظ ہوئے +

دیر میجسٹیز کا جلوسوں کی قطاروں کے بیچ میں سے گذرنا جب تمام جلوس گذر کر قطار در قطار کھڑے ہو گئے۔ تو دیر میجسٹیز گاڑی میں سوار ہو کر ان قطاروں کے بیچ میں سے گذر کر لوگوں کو اپنے دیدار سے مستفیض فرماتے ہوئے اور رعایا کے سلام و چیرز لیتے ہوئے گورنمنٹ ہوس کو تشریف لے گئے۔

دیر میجسٹیز کی نشستگاہ کی عزت جسکے بعد پبلک نہایت اشتیاق سے اُس جگہ کیطرف دوڑی۔ جہاں پر میجسٹیز نشست فرما تھے۔ چنانچہ کئی ایک نے اُس جگہ کو فرطِ عقیدت سے بوسے دیئے۔ اور وہاں کی گرد کو اُٹھا کر آنکھوں پر لگانے سے اپنی بادشاہ پرستی کا ثبوت دیا +

جلسۂ بالُ رات کو لارڈ و لیڈی ہارڈنگ کیطرف سے جلسہ بال تھا۔ جسمیں مندرجہ ذیل جوڑوں نے باہم رقص کیا :-

(۱) حضور ملک معظم و لیڈی ہارڈنگ (۲) ملکہ محترمہ و لارڈ ہارڈنگ (۳) ڈیوک آف ٹیک و ڈچز آف ڈیون شایر (۴) ارل کریو و کونٹس آف شیفٹسبری (۵) سر گائی فلیٹ وڈ ولسن و لیڈی ڈیوک (۶) سر امور کریگ و لیڈی ہیلی (۷) لارڈ سٹمفورڈہم و کونٹس شیفٹسبری (۸) لارڈ انگٹن و کونٹس ہاروکیل (۹) سر ہنری میکمہن و آنریبل لیڈی میوز (۱۰) سر ولیم ڈیوک و لیڈی ہیوٹ (۱۱) ارل شیفٹسبری۔ لیڈی کریگ۔ (۱۲) ایڈمرل سر سی کیپل و آنریبل لیڈی مینٹیا بیرنگ +

۶ جنوری ۱۹۱۲ء (یوم شنبہ)

فوجی کمپوں اور پریڈ کا معائنہ آج صبح حضور ملک معظم بہمراہی کمینڈر انچیف بہادر گھوڑے پر سوار میدان میں فوجی کمپوں سے گذرے اور دوسری لانسرز۔ چوتھی کیولری۔ ۱۶ ویں کیولری۔ ۱۷ ویں پنجابی کا معائنہ فرمایا۔

فورٹ ولیم کا معائنہ جسکے بعد فورٹ ولیم کا معائنہ فرمایا۔ اور دوسری بٹالین رائفل بریگیڈ اور ۸۸ ویں کرناٹک انفنٹری کی پریڈ ملاحظہ فرمائی۔

کلکتہ یونیورسٹی کا ڈیپوٹیشن گورنمنٹ ہوس کے کمرۂ تخت میں ½ ۱۰ بجے کلکتہ یونیورسٹی کیطرف سے ایک ڈیپوٹیشن حاضر ہوا۔ جسمیں تمام فیلو صاحبان اور رجسٹر شدہ گریجوائٹوں کے علاوہ ۳۳۳ گریجوائٹ حصول سندات اور جبہ لینے کے لئے حاضر تھے۔ جنمیں تین گریجوایٹ عورتیں بھی تھیں +

سر آسوتوش مکرجی وائس چینسلر یونیورسٹی کی یادفرمائی اور تصاویر کا عطیہ سب سے اول سر آسوتوش مکرجی وائس چینسلر یونیورسٹی کو یاد فرما کر دیر میجسٹیز نے اپنی دستخط شدہ تصاویر بطورِ یادگار یونیورسٹی کے لئے عطا فرمائیں +

تخت کے دونوں جانب آنریری فیلوز میں سے آنریبل سر ہارکورٹ بٹلر۔ آنریبل سر گائی فلیٹ وڈ ولسن۔ آنریبل سر رابرٹ کارلائل۔ آنریبل سر سید علی امام۔ آنریبل سر آرچڈیل ارل۔ سر لارنس جنکنس۔ لارڈ بشپ کلکتہ۔ ایڈوکیٹ جنرل و سرگورو داس بینر جی موجود تھے۔ اور گورنر جنرل بہادر چانسلر کا لباس پہنے ہوئے ہز میجسٹی سے قبل

رونق افروز ہوئے۔ جنکا استقبال وائس چانسلر نے کیا۔ ٹھیک ½ ۱۰ بجے حضور ملک معظم معہ ہمراہیان آہستہ آہستہ رونق افروز ہوکر ڈائس پر متمکن ہوئے۔ وائسرائے کے بینڈ نے قومی ترانہ بجایا۔ اور مسٹر آسوتوش مکرجی نے آگے بڑھکر آداب بجالا کر ہز مجسٹیز کے خیر مقدم کا مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا:۔

کلکتہ یونیورسٹی کا ایڈریس

"نہایت ہی گہری عقیدت و وفاداری کی وجہ سے"
"ہم نمائندگان کلکتہ یونیورسٹی کو حضور کے سامنے"
"ایڈریس پیش کرنیکا اعلےٰ اعزاز عطا فرمایا گیا ہے۔ ہم تمام باشندگان"
"ہندوستان کیساتھ ہمنوا ہوکر عرض پرا ہیں کہ حضور اور ملکہ معظمہ نے اس"
"ملک کیلئے اپنی جسقدر محبت و الفت کا اظہار فرمایا ہے۔ اسے ہم شکرگذاری"
"اور اپنی نمک حلالی کا باعث سمجھتے ہیں۔ حضورین نے نہایت مہربانی سے"
"ہمارے پر اشاہی شہر میں رونق افروز ہوکر جو جلسہ تاجپوشی لنڈن میں منعقد"
"ہوچکا تھا۔ اُسکو ہماری خاطر یہاں بھی منایا۔ ہم کو ابھی تک وہ پیارا وقت"
"بھی یاد ہے۔ جبکہ آج سے چھ سال قبل یور مجسٹی نے بحالت پرنس آف"
"ویلز نہایت فیاضدلی سے ہماری یونیورسٹی کی "ڈاکٹر آف لا" کی ڈگری قبول"
"فرمائی تھی۔ ہم کو نہایت فیاضدل شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ہمیشہ یاد رہینگے"
"کیونکہ انہوں نےہی اول ہماری یونیورسٹی کو اس قسم کا اعزاز بخشا تھا۔"
"جس سے شاہی خاندان اور یونیورسٹی میں ایک دائمی تعلق پیدا ہوگیا۔"
"جسپر ہمیں بجا ناز ہے۔ ہم نہ صرف کلکتہ یونیورسٹی اور ہندوستان کی کل یونیورسٹیوں"
"بلکہ اس سے بھی زیادہ وسعت کے ساتھ اُن تمام لوگوں کے نمائندگان"
"کی حیثیت سے جنکو ان یونیورسٹیوں سے تعلیم ملی ہے، اپنی دلی شکر"
"گذاری کے اظہار کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیونکہ برٹش حکومت سے ہندوستان"
"کو بیحد و شمار فواید حاصل ہوئے ہیں۔ جنکا تفصیلی ذکر موجب طوالت ہوگا"
"لیکن ہم کو دونوں ملکوں کے اعتماد سے، جو بیش بہا علمی خزانہ حاصل ہوا ہے"
"اور جسکی بدولت ہندوستان کے باشندوں نے علم و ادب میں جو کمال"
"حاصل کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے صد باعث افتخار ہے۔ لیکن ابھی ہم اس"
"امر کو محسوس کرتے ہیں کہ اپنے ملک کی عزت و عظمت کو بڑھانے اور دنیا"
"کی ترقی یافتہ اقوام میں جگہ پانے کے لئے ہمیں ابھی مغربی علوم و فنون اور"
"سائنس حاصل کرنیکے واسطے سخت کوشش کیضرورت ہے۔ اسوقت"
"ہم اپنے فیاض شہنشاہ کے قدوم میمنت لزوم میں کھڑے ہوکر انگلستان"
"و ہندوستان کے باہمی ملاپ کا ایک بےنظیر نمونہ پیش کرتے ہوئے ہم نمائندگان"
"بیت العلوم اپنی دلی شکرگذاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے"
"حکمرانوں نے نہایت دور اندیشی سے ترقی تعلیم و فواید کے متعلق ہمیشہ اپنی"
"ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ جسکی بدولت ملک کے ہر حصہ میں علم کی سنہری"
"لہریں بہہ رہی ہیں۔ اس اظہار شکرگذاری کیساتھ ہم حضور کو اس امر"
"کا یقین دلانا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ ہم ترقی تعلیم کے بوجھ کی"

ذمہ داری بخوبی محسوس کرتے ہوئے اپنے اس فرض سے بھی بخوبی واقف ہیں کہ ترقی تعلیم کے ساتھ نوجوانوں کو علم و حکمت پر چلاکر دانشمند بنانا اور اُن نوجوانوں کو درست رکھکر ان قوتوں کا انسداد کرنا ہی۔ تاکہ اُن کی زبردست قوت کسی غلط راستہ پر گمز ور نہو جائے۔ جسکے بغیر کوئی قوم اصلی بہبودی تک نہیں پہنچ سکتی۔ جسمیں سب سے بڑھکر حکم کی مطابعت قانون اور عمدہ انتظام سے دلبستگی اور برٹش حکومت کے ساتھ وفاداری کی حاجت ہی۔ جسے قایم رکھنے کے لئے ہماری بہترین کوششیں جاری ہیں۔ ہم حضور کو یہ بھی یقین دلانے کی جرآت کرتے ہیں کہ ہندوستانی یونیورسٹیاں اگرچہ علم و کمال کا مرکز بن رہی ہیں۔ مگر ساتھ ہی وہ اس امر میں بھی کوشاں ہیں۔ کہ وہ اقوام دنیا کا مرکز ہوں اور ملکی علم و اخلاق کا مرکز قرار پائیں۔ ہم اس امر کی ہمیشہ کوشش کرینگے کہ ہندوستان برطانیہ عظمےٰ کے شاہی خاندان سے ہمیشہ الفت کی زنجیروں سے وابستہ رہے۔ جو انکی مسرت کا باعث ہوگا۔ جسے کامیابی سے پورا کرنے کے لئے وہ اپنا حصہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بہتری کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ جنھیں عظیم الشان سلطنتِ برطانیہ نے محض انسانی فائدہ کے خیال سے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔

ایڈریس کی پیشی ایڈریس مذکور پر ۸۹ صاحبان کے دستخط تھے۔ جو ایک نفیس نقرئی کاسکیٹ میں رکھکر حضور ملک معظم کیخدمت میں پیش کیا گیا۔ جسے حضور نے شرفِ قبولیت بخشکر اسکے جواب میں مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی:-

حضور ملک معظم کا جواب مجھے بڑی خوشی سے وہ موقعہ یاد آتا ہے۔ جبکہ آج سے چھ برس پیشتر یونیورسٹی سے میں نے ڈاکٹر آف لاکی آنریری ڈگری حاصل کی تھی۔ اور مجھے خوشی ہے کہ آج اِس بات کا موقعہ ملا کہ ہندوستان کی اعلےٰ درجہ کی تعلیم سے اپنی گہری اور سنجیدہ دلآویزی کا اظہار کروں۔ اس امر کی بابت میں ہندوستان کی یونیورسٹیوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ یورپین اور ہندوستانیوں کی تہذیب اور اولوالعزمیوں کیساتھ رفتہ رفتہ مل جل کر اور متحد ہوکر اس امر میں مدد دینگی۔ جسپر ہندوستان کی آئیندہ بہبودی کا زیادہ تر انحصار ہے۔ ہندوستان کی یونیورسٹیوں نے اپنے دائرہ کو وسیع کرنے اور تعلیم کا پیمانہ بڑھانے کے متعلق وقتاً فوقتاً جو کوششیں کی ہیں۔ میں اُنہیں ہمدردی کیساتھ دیکھتا ہوں۔ مگر ابھی بہت کچھ کرنے کو باقی ہے۔ کوئی یونیورسٹی آجکل کے زمانہ میں اُسوقت تک کامل نہیں ہوسکتی۔ جبتک سائنس آف آرٹ کی تمام زیادہ ضروری شاخوں کی تعلیمی فیکلٹیوں کا سامان اور حکیمانہ تحقیقات کے وسیع ذرایع بہم نہ پہنچائے جائیں۔ آپکو قدیم علوم کا محفوظ رکھنا اور اسکے ساتھ مذہبی سائنس کے متعلق بھی آگے قدم بڑھانا ضروری ہے۔ آپ کو چالچلن اور خصائل کے قایم کرنے کا بھی بندوبست لازم ہے۔

"کیونکہ بغیر اسکے علم ہیچ ہے - آپنے بیان کیا ہے کہ آپ اپنی بڑی ذمہ واریوں کو تسلیم"
"کرتے ہیں - میں دعا کرتا ہوں کہ آپکے سامنے جو کام پیش ہے - خدا اسمیں برکت"
"دے - آپ اپنے خیالات کا پیمانہ اعلےٰ رکھئے - اور ان کے متعلق پیروی کرنے"
"کے لئے اپنی کوششیں برابر جاری رکھئے - جنمیں خدا کے فضل سے آپ کو"
"کامیابی ہوگی" +

"چھ برس کا زمانہ ہوا کہ میں نے انگلستان سے ہندوستان کو ایک ہمدردی"
"کا پیام بھیجا تھا - آج یہاں موجود ہوکر میں ہندوستانیوں کو یہ نکتہ بتانا چاہتا"
"ہوں کہ وہ "امید" کو اپنا گوہر مقصود بنالیں - میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر ہر"
"جانب جدید زندگی کے نشانات و خیالات پھیلے ہوئے ہیں - تعلیم نے آپکے"
"دلوں میں امید پیدا کر دی ہے - اور بہتر و اعلےٰ درجہ کی تعلیم سے آپ"
"اعلےٰ اور بہتر طریقہ کی امیدیں قائم کرسکتے ہیں" +

"میرے گورنمنٹ جنرل باجلاس کونسل نے دھلی میں میرے حکم سے اعلان کیا تھا کہ"
"ہندوستان میں ترقی و توسیع تعلیم کے لئے بہت سا روپیہ دینگے - جسکے متعلق"
"میری خواہش ہے کہ ملک میں سکولوں اور کالجوں کا ایک جال پھیل جائے -"
"جنمیں تعلیم حاصل کرکے خیرخواہ - جوانمرد اور کارآمد باشندے تیار ہوں -"
"جو حرفت و زراعت اور زندگی کے تمام پیشوں میں بڑھ چڑھ کر رہیں -"

"اور میری یہ بھی خواہش ہے کہ میری ہندوستانی رعایا کے گھر علم پھیلنے سے"
"خوشی و مسرت سے منور ہو جائینگے اور محنتیں ٹھکانے لگ کر اعلےٰ خیالی"
"اور آرام و صحت اعلےٰ پیمانہ پر قائم ہوئی - میری خواہش تعلیم ہی کے ذریعہ"
"سے پوری ہوگی - اور ہندوستان کی تعلیم کے معاملہ سے مجھے ہمیشہ دلی اور"
"قریبی تعلق رہیگا - آپنے میرے اور میرے خاندان کی نسبت اپنی عقیدتمندی"
"کا جو یقین دلایا ہے - اور برطانیہ اعظم و ہندوستان کے باہمی رشتۂ اتحاد کی"
"استواری کی جو خواہش ظاہر کی ہے - اور برٹش حکومت کے فواید کی جو قدر کی"
"ہے - اُس سے میں بہت خوش ہوں - اور آپکے خیرخواہانہ و معتقدانہ ایڈریس"
"کی بابت آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں +

کورنش } جسکے بعد سب سے پہلے لارڈ ہارڈنگ بہادر نے آگے بڑھ کر کورنش کی اور پھر سلسلہ وار تمام فیلو صاحبان جھک کر آداب بجالائے - اور گریجوایٹوں نے بھی حلفِ اطاعت کے بعد سندات لیں +

ملکہ محترمہ کا معائنہ جنرل ہوسپٹل وغیرہ } جسوقت یونورسٹی کا ایڈریس پیش ہو رہا تھا - حضور ملکہ ملکہ محترمہ لیڈی ہارڈنگ و سر ہیولاک چارلس سرجنٹ سرجن کے ہمراہ پریزیڈنسی جنرل ہوسپٹل کے معائنہ کو تشریف لے گئیں - جسکے بعد زنانہ ڈفرن ہوسپٹل اور سب سے آخر میں میڈیکل کالج کا معائنہ فرمایا - جہاں پُرتپاک استقبال ہوا - اور آپنے نہایت دلچسپی سے عمارات کا ملاحظہ فرماکر گورنمنٹ ہوس کو واپس تشریف لائیں +

حضور ملک معظم کی تقریر یونیورسٹی پر جوشِ مسرت - تیسرے پہر جب حضور ملک معظم

کی تقریر شایع ہوئی تو یونیورسٹی کے حلقوں میں اسپر بڑی مسرت پھیلی۔ اور طلباء اسکو جھنڈوں پر لگاکر بازاروں سے گذرے ✤

ٹالیگنج کی دوڑ میں شرکت اور دوسرے انسٹیٹیوشنوں کا معائنہ سہ پہر کو دیر مجیسٹیز ٹالیگنج کی دوڑ میں شریک ہوئے جسکے راستہ میں سینٹ ونسنٹ ہوم۔ چھوٹے بچوں کے یتیم پال ہوں اور سینٹ کیتھرائن ہوسپٹل بابوبین کا معائنہ فرمایا۔ اور انکے انتظامات سے مسرور ہوئے۔ میجر مڈلکس کی چھوٹی لڑکی کے ہاتھ سے ملکہ محترمہ نے گلدستہ قبول فرمایا۔ ٹالی گنج میں گورنر جنرل نے استقبال کرکے ٹیرف کلب کے خدام کو پیش کیا۔ جسکے بعد دیر مجیسٹیز نے کئی دوڑیں ملاحظہ فرمائیں۔ جنمیں انڈین گرینڈ نیشنل بھی ملاحظ فرمائیں۔ ڈونو کے متعلق میسرز نارٹن اور رودبسن نے کی تھیں۔ اسکے بعد خدام کلب کے ساتھ چاء نوش فرماکر رخصت ہوئے ✤

کلکتہ میں چراغان شب کو گورنمنٹ ہوس سے نکلکر چراغان کا ملاحظہ فرمایا۔ جو امراء وغرباء نے اپنے دلی شوق سے کی تھی۔ اس موقعہ پر بھی خلقت کا ایک میلہ لگا تھا ✤

۷ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء دیوم اتوار)

گرجا میں نماز۔ اول وقت دیر مجیسٹیز گرجا میں شرکت نماز کے لئے تشریف لیگئیں۔ آٹھویں حصار ز اور ۱۶ ویں کیولری ہمرکاب تھیں۔ گرجا میں دیر مجیسٹیز کا استقبال گذشتہ اتوار کی طرح کیا گیا۔ اور میجر ڈ پوٹین نے وعظ کہا ✤

بارکپور میں لارڈ و لیڈی ہارڈنگ کیساتھ شرکت لنچ اسکے بعد دیر مجیسٹیز بذریعہ دریا بارکپور تشریف لے گئے۔ جہاں لارڈ و لیڈی ہارڈنگ کے ساتھ لنچ تناول فرمایا ✤

غرباکی دعوت اور خیراتی کاموں کیلئے ملکہ محترمہ کی خدمتمیں ۹۲ ہزار روپے کا نذرانہ سہ پہر کو دیر مجیسٹیز بیس ہزار غرباکو کھانا کھلانے اور کپڑے تقسیم کرنے کی تقریب میں شریک ہوئے۔ جسے سنگت سماج نے جو ایک ڈراماٹک سوسائٹی ہے۔ منعقد کیا تھا جسمیں لوگوں نے اس نیک کام کے لئے معقول چندے دئے تھے۔ چنانچہ میدان کا کرایہ وغیرہ شامل کرکے ۹۲ ہزار روپیہ نقد ملکہ محترمہ کی خدمت میں بدیں غرض پیش کیا گیا کہ وہ اس رقم کو خیراتی کاموں میں صرف فرمائیں ✤

۹۲ ہزار روپے کی تقسیم چنانچہ ہر مجسٹی کی اجازت سے یہ رقم مندرجہ ذیل مقامی انسٹیٹیوشنوں کو تقسیم کیگئی :-

ہندو وڈوہ ہوم (بیوہ خانہ) ڈفرن ہوسپٹل۔ نوجوان عورتوں کی کرسچین ایسوسی ایشن۔ سینٹ ونسنٹ ہوم۔ البرٹ وکٹر ہوسپٹل۔ اور سینٹ انڈریوز کو لونیل ہوم وغیرہ

پولیس افسروں کو تمغے رات کو حضور ملک معظم نے چند ہندوستانی پولیس افسروں کو شرف ملازمت بخشکر رائل وکٹورین آرڈر کے تمغے عنایت فرمائے ✤

۸ جنوری ۱۹۱۲ء (یوم دوشنبہ)

آج دی میجسٹیز کی کلکتہ سے روانگی کا دن تھا +

لارڈ ہارڈنگ کو رائل وکٹورین آرڈر کی زنجیر کا اعطا ہندوستان میں دربار کے موقعہ پر جو فہرست خطابات شایع ہوئی تھی۔ اسمیں لوگوں کو ہر دلعزیز اور کارکن لارڈ ہارڈنگ بہادر کا نام نہ دیکھکر ضرور تعجب تھا۔ مگر حضور ملک معظم کی نقاد نظر ایسے ممتاز کارکن کو اس موقعہ پر کسی اعلے خطاب سے کب محروم رکھ سکتی تھی۔ لہذا آپنے آج لارڈ ہارڈنگ بہادر کو اعلے ترین خطاب یعنے رائل وکٹورین آرڈر کی زنجیر عطا فرمائی۔ یہ خطاب در اصل شاہی خاندان تک ہی محدود ہے۔ چنانچہ آجتک شاہی خاندان کے علاوہ رعایا و تاج کے صرف چھ ممبروں کو یہ اعلے خطاب ملا ہے۔ یعنے ڈیوک آف گائل۔ ڈیوک آف فائف۔ مارکوئس آف لینسڈون۔ لارڈ کرزن۔ ارل آف کیڈلٹن۔ آرچ بشپ آف کنٹربری۔ اور اب لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کو۔ واقعی ہمارے ہر دلعزیز گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ بہادر ایسے ہی اعلے خطاب کے مستحق تھے +

گورنمنٹ ہوس سے روانگی اسکے بعد ٹھیک ۱۱ بجے گورنمنٹ ہوس کی سیڑھیوں پر بہت سے معززین سے ہاتھ ملانے اور شوقیہ گفتگو فرمانے کے بعد دی میجسٹیز اُسی شان و شوکت سے پرنسپ گھاٹ کیطرف روانہ ہوئے۔ جسطرح کہ رونق افروز ہوئے تھے۔ میڈیکس رجمنٹ کا گارڈ آف آنر گورنمنٹ ہوس کے کونے پر موجود تھا۔ جسنے سلامی اُتاری۔ رستے میں سڑک پر بدستور دو رویہ فوج صف بستہ تھی۔ اور رعایا کا بیحد ہجوم تھا +

پرنسپ گھاٹ پر استقبال جب دی میجسٹیز پرنسپ گھاٹ پر پونے ۱۱ بجے رونق افروز ہوئے تو پہلے کیطرح ایک معقول تعداد معززین کی یہاں بہر استقبال جمع تھی۔ رائفل برگیڈ کی دوسری بٹالین کے گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ اور لارڈ و لیڈی ہارڈنگ نے معہ لفٹننٹ گورنر بنگال و دیگر رئیسان بنگال و مہاراجگان استقبال کرکے آپکو ڈائس کے تختوں پر متمکن کرایا +

بنگال کونسل کیطرف سے الوداعی ایڈریس اور آنریبل مسٹر سلیٹ وائس پریزیڈنٹ بنگال لیجسلیٹو کونسل نے آگے بڑھکر باجازت حضور ملک معظم مندرجہ ذیل رخصتی ایڈریس پڑھا :-

"ہم بنگال کے مختلف الخیالات اور مختلف الاقوام لوگوں کیطرف سے حضور عین"
"کی رونق افروزی پر اپنی اُس سچی عالمگیر مسرت کے اظہار کی اجازت چاہتے"
"ہیں۔ جو ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔ حضور کی رعایا کو جو عقیدت و وفاداری"
"حضور کے شاہی خاندان سے ہے۔ اُسکے دوبارہ اظہار کی یہاں ضرورت نہیں"
"حضور کی رعایائے کلکتہ و گرد و نواح کلکتہ نے گذشتہ ہشت روزہ قیام"
"حضور میں حضور کی رونق افروزی و باریابی کے موقعہ پر جس عمدہ طریق سے"
"دلی مسرت کیساتھ خیر مقدم کیا ہے۔ وہ یہانکے سچے خیالات کا پورا مظہر ہے"

"جسکا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں - اب ہمارا صرف اسقدر فرض باقی ہے کہ ہم"
"حضور کو نہایت وثوق کیساتھ اس امر کا یقین دلائیں کہ اس صوبہ کے شمال"
"مشرقی حلاقہ کے دیہات وقصبات کے لوگوں میں اس سے زیادہ عقیدتمندانہ"
"وفاداراناہ خیالات اور تمنائیں موجود ہیں - کوئی غریب سے غریب"
"کسان اور مزدور بھی ایسا نہو گا۔ جسکے لوح دل پر اسوقت اُس سچی"
"عقیدتمندی - راسخ الاعتقادی وفاداری ومحبت کو جو انکے دلمیں شاہی"
"خاندان سے ہے - موجزن نہ کردیا ہو - اور اسکو پوری خوشی وخورمی نہ"
"بخشی ہو - ہم اپنے بنگال کی رعیت کی محبت سے پُرشکر گذاری بطور"
"الوداعی شکرگذاری" نہایت عجز سے پیش حضور کرتے ہیں - حضور رین"
"کی روانگی پر ہم سچے دل سے دُعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم حضور رین کو نہایت"
"امن وامان سے انگلستان پہنچائے - اور حضور رین کو عمر نوح اور سلطنتِ"
"عظمےٰ کی حکومت میں پوری کامیابی عطا فرمائے"

کاسکیٹ میں اڈریس کی قبولیت } جسکے بعد نقرئی میناکاری کے کاسکیٹ میں جسپر مندرجہ ذیل عبارت کندہ تھی - "کاسکیٹ ہذا معہ الوداعی اڈریس ملک معظم وملکہ محترمہ کو کلکتہ سے روانگی کے وقت ۸ جنوری ۱۲ سنہ ۱۹ء کو لیجسلیٹو کونسل بنگال کے ممبروں نے منجانب رعایائے بنگال پیش کیا" پیش کیا گیا۔ جسے حضور ملک معظم نے کمال عنایت سے قبول فرماکر اور اس سے متاثر ہوکر

حضور ملک معظم کا جواب } اسکے جواب میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی - جو کلکتہ میں حضور کی آخری تقریر تھی :-

"میں اور ملکہ معظمہ آپکے اڈریس کے الفاظ سے ازحد متاثر ہوئے ہیں - آپکے"
"الفاظ محض الفاظ ہی نہیں ہیں - بلکہ ہمارے ورود کلکتہ کے موقعہ پر پُرجوش"
"وشاندار استقبال اور محبت والفت سے ہمارا کلکتہ اور اسکے قرب و"
"جوار میں ہر جگہ تمام فرقوں کیطرف سے خیر مقدم کیا جانا ان الفاظ کا عملی"
"وکافی ثبوت ہے۔ آپ صاحبان کی محبت وشفقت کا - جسکا آپ کی"
"طرف سے گذشتہ آٹھ دنوں میں اظہار ہوتا رہا ہے - ہم دونوں کی باقیماندہ"
"زندگیوں کے ایام میں فخر اور الفت سے تذکرہ رہیگا جس جوش وخروش سے"
"آپ صاحبان نے ہم دونوں کا اپنے دار السلطنت میں آنے کے وقت"
"خیر مقدم کیا ہے - اور جس جوش وخروش سے ہزارہا مخلوق نے صوبہ کے ہر حصہ"
"سے آکر تاج وتخت اور ہماری ذات سے وفاداری واطاعت کا ثبوت"
"دیا ہے - ہم کو بار بار یاد آئیگے - میں آپ کے اڈریس میں یہ الفاظ سنکر"
"نہایت ہی مشکور رہوں کہ یہ بیرونی اظہار عقیدت والفت ہندوستان"
"کے شمال مشرقی صوبہ کے باشندوں کے اندرونی جذبات کا آئینہ ہے -"
"ہم ان دلچسپ نظاروں اور پُرلطف کھیل وتماشوں کو بھی جو آپ نے"
"ہماری تفریح کے لئے نہایت خوش اسلوبی سے مہیا کئے تھے - ہرگز ہرگز صفحہ"
"دل سے فراموش نہیں کرسکتے - باشندگانِ بنگال نے جو ہم کو انتہائی محبت اور"

"خیر مقدم الوداعی کا تمغہ نذر کیا ہے۔ میں آپکو اپنی اور ملکہ محترمہ کیطرف سے"
"یقین دلاتا ہوں کہ اس سے بڑھکر کوئی نذر ہم کو اور ہماری اولاد کو عزیز نہیں"
"ہے۔ اور ہم اس کو ساتھ لئے جاتے ہیں کہ یہ بے بہا تحفہ ہمارے خاندان"
"میں ہمیشہ یادگار رہے۔ ہمارے دل اثر محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور وہ"
"جس توجہ و محبت سے آپنے ہمارا استقبال کیا تھا۔ اور ہمارے لئے گھر جیسا"
"آرام مہیا کیا تھا۔ ہم اُسکا پورے طور پر الفاظ میں اظہار نہیں کر سکتے۔ میں"
"ملکہ اور اپنی طرف سے الوداع کہتا ہوں اور دعا مانگتا ہوں کہ میری"
"تمام رعایائے بنگال خواہ وہ کسی مذہب و فرقہ کی ہو۔ ہمدردی اور برادرانہ"
"الفت کے سلسلہ میں پابند رہے۔ خداوند کریم تمہارا محافظ ہو کر ہمیشہ تم کو"
"خوشی عامہ۔ اطمینان اور نوع انسان کی بہبودی پر چلائے"

روانگیِ جلوس } بعد ازاں ہز میجسٹیز ایک جلوس کیساتھ کلکتہ پورٹ ڈیفنس والنٹیرز کی صفوں کے درمیان پورٹ تک جہاز میں سوار ہونے کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے کے گارڈ آف آنرنے سلامی دی۔ اور تالیاں بجائیں

سلامی۔ جونہی کہ جہاز دخانی گھاٹ سے روانہ ہوا۔ ہائی فلائر نے ۱۰۱ توپ کی سلامی اُتاری

ہوڑہ سٹیشن پر ۳۰ دسمبر والا سماں تھا۔ ۱۰ ویں گورکھا۔ چوتھی کیولری اور ایسٹ انڈین ریلوے والنٹیرز صف بستہ کھڑے تھے

قبولیتِ گلدستہ } مسٹر سی جی گوڈ فری ایجنٹ بنگال ناگپور ریلوے کی ننھی بچی کے ہاتھ سے ملکہ محترمہ نے گلدستہ قبول فرمایا

معائنہ و معانقہ۔ گارڈ آف آنرز کے معائنہ کے بعد حضور ملک معظم نے پولیس افسروں سے معانقہ کیا

شاہی سپیشل ٹرین کی روانگی } ٹھیک ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر شاہی ٹرین معہ ہمراہیان زیر انتظام مسٹر سی جی گوڈ فری بمبئی کے لئے بذریعہ بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے روانہ ہوئی۔ جسپر نعرہ ہائے مسرت و پرجوش چیرز دئے گئے

فورٹ ولیم کی سلامی۔ اور فورٹ ولیم سے ۱۰۱ توپ کی سلامی سر ہوئی

گورنر جنرل کی روانگی } ہز میجسٹیز سے چند منٹ بعد ہی گورنر جنرل بہادر معہ مارکونس آف کریو بذریعہ ایسٹ انڈیا ریلوے روانہ ہوئے

سیاحتِ کلکتہ کی کامیابی } خوشی کی بات ہے کہ ہز میجسٹیز کی سیاحت کلکتہ نہایت خوش آئند اور کامیاب ہوئی۔ اور امید سے بڑھکر رعایائے کلکتہ نے اپنے شاہ و ملکہ کا پرتپاک استقبال کیا۔ جس سے شاہی جوڑے کے دل پر ہندوستانیوں کی وفاداری و عقیدت کا پورا اثر ہوا

فصل چہارم

ہز میجسٹیز کی رونق افروزی ناگپور

۸ جنوری ۱۹۱۲ء کو ہز میجسٹیز کلکتہ سے بذریعہ سپیشل ٹرین روانہ بمبئی ہوئے۔ راستہ میں ۹ جنوری کو سوا دو بجے دوپہر ناگپور میں جو صوبجات متوسط کا ہیڈ کوارٹر ہے رونق افروز ہو کر ایک گھنٹہ قیام فرمایا ✤

ناگپور میں استقبال } چنانچہ آنریبل مسٹر ریجنلڈ کریڈک چیف کمشنر صوبجات متوسط نے ہز میجسٹیز کا استقبال کیا۔ اور مقامی افسروں کے علاوہ آنریبل مسٹر جی ایم چٹنویس ممبر امپیریل کونسل و پریزیڈنٹ میونسپلٹی ناگپور کو پیش کیا۔ جسکے بعد شہنشاہ معظم نے ناگپور والنٹیرز رائفلز کا گارڈ آف آنر ملاحظہ فرمایا ✤

قلعہ پہاڑی کی سیر } بعد ازاں بذریعہ موٹر پہاڑی قلعہ پر تشریف لے گئے جو سٹیشن سے پون میل کے فاصلہ پر تھا۔ تمام راستہ آراستہ اور دورویہ فوج کے علاوہ خلقت کا بھی بیحد ہجوم تھا، جو نعرہ ہائے مسرت بلند کر رہی تھی۔ پہاڑی پر داخل ہو کر جب حضور ملک معظم گارڈ آف آنرز کا ملاحظہ فرما چکے تو پانچ مختلف المذاہب نوعمر لڑکیوں نے ملکہ محترمہ کی خدمت میں ایک گلدستہ پیش کیا۔ جسے شرف قبولیت بخشا گیا۔ پھر اندرونی قلعہ کیطرف تشریف لے گئے۔ جہاں میجر جنرل ڈیس کمانڈر جبلپور بریگیڈ نے مشہور افسروں کو پیش کیا۔ اور لفٹننٹ مارٹین رائل آئرش رائفلز نے اِس جلوس کو اردگرد پہنچانے کا شرف حاصل کیا۔ جسکے بعد بلند مقامات میں سے ایک پر ہز میجسٹیز شامیانہ کے نیچے رونق افروز ہوئے جسمیں ۳۰ ہزار لوگ جمع تھے۔ جنمیں سے ۷ ہزار طلبا تھے۔ چنانچہ ہز میجسٹیز کی رونق افروزی پر تمام حاضرین نے دلی جوش مسرت سے چیرز دئے۔ قدرے توقف کے بعد پنڈال کے کونے کیطرف سے ہز میجسٹیز سٹیشن کو روانہ ہوئے جسپر حاضرین نے پھر پُر زور چیرز دئے۔ راستہ میں شاہی موٹر ایمپرس کاٹن سپننگ ملز پر کھڑی ہوئی جسمیں قریباً ۵ ہزار کاریگر کام کرتے ہیں۔ جہاں ملکہ محترمہ نے مسز سہراب جی سکلت والہ بیوی اسسٹنٹ مینجر کو شرف باریابی بخشا ✤

عطائے تمغہ جات } حضور ملک معظم کی سپیشل ناگپور چھوڑنے سے پہلے خان بہادر بزرونجی مہتہ مینجر ایمپرس ملز کو نائٹ کا خطاب معہ تمغہ عطا فرمایا گیا۔ اور میجر اے ہیولٹ کو رائل وکٹورین آرڈر کا تمغہ و لباس عطا ہوا۔ جسکے بعد ہز میجسٹی نے آنریبل مسٹر جی ایم چٹنویس کو اپنی سیلون میں طلب فرما کر رونق افروزی کے موقعہ پر آراستگی شہر کے لئے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے لوگوں کے دلی خلوص کا شکریہ ادا فرمایا۔ بعد ازاں ۳ ½ بجے شاہی سپیشل روانہ بمبئی ہوئی ✤

فصلِ پنجم

دیر میجسٹیز کی رونق افروزی بمبئی - اور بوقت روانگی ہندوستان کے پیامِ رخصتی

داخلہ بمبئی اور استقبال ۱۰ جنوری کو ٹھیک ۱۲ بجے دوپہر دیر میجسٹیز بذریعہ سپیشل ٹرین وکٹوریہ ٹرمنس کے سٹیشن پر رونق افروز ہوئے - داخلہ اگرچہ پرائیویٹ تھا - مگر تاہم لارڈ ہارڈنگ بہادر گورنر جنرل و سر جارج کلارک گورنر بمبئی و لیڈی کلارک نے استقبال کیا بعد حضور ملک معظم نے گریٹ انڈین پیننسولا ریلوے کے گارڈ آف اونر کا ملاحظہ فرمایا - جسکے دیر میجسٹیز ایک جلوس میں گورنر جنرل - گورنر بمبئی و لیڈی کلارک کے ساتھ معہ رائل بیٹری - رائل ہارس آرٹیلری - ۷ ویں ڈریگون گارڈ و بمبئی - لائٹ ہارس - ۲۶ ویں رسالہ اور گورنر کے باڈی گارڈز کے اپولو بندر کیطرف روانہ ہوئے - سڑکوں پر دو رویہ فوجیں صف بستہ کھڑی تھیں - اور خلقت کا بھی ویسا ہی ہجوم و نظارہ تھا - جیسے کہ شاہی آمد بمبئی کے وقت تھا - چنانچہ اس غرض سے کہ لوگ اچھی طرح دیر میجسٹیز کی زیارت کر سکیں - سواری آہستہ آہستہ جا رہی تھی -

اپولو بندر کے پنڈال میں رونق افروزی ۱۲½ بجے کے قریب دیر میجسٹیز اپولو بندر کے پنڈال میں گاڑی سے اُتر کر رونق افروز ہوئے - شہنشاہ معظم اسوقت سفید لباس میں تھے - جس پر سٹار آف انڈیا کا فیتہ لگا تھا - چنانچہ حضور دوسری نارفوک رجمنٹ کے گارڈ آف اونر کا معائنہ اور کمپنی کے سلام قبول فرما کر حضور ملکہ معظمہ کو ہمراہ لئے جلوس کے ساتھ پیر ہیڈ کے شامیانہ کیطرف بڑھکر تختوں پر جلوہ افروز ہوئے ÷

لیجسلیٹو کونسل بمبئی کا ایڈریس اور گورنر بمبئی نے ممبران لیجسلیٹو کونسل کیطرف سے ایڈریس پیش کرنے کی اجازت طلب کر کے آنریبل سر لیب وائس پریزیڈنٹ کونسل کو پیش کیا - جنھوں نے مندرجہ ذیل ایڈریس بآواز بلند پڑھا :-

„ہم ممبران لیجسلیٹو کونسل گورنر بمبئی منجانب باشندگان احاطہ بمبئی کمال ادب"
„کیساتھ یور امپیریل میجسٹیز کا دلی شکریہ دیر میجسٹیز کے تادیر قابل یادگار"
„ورود کی بابت جو نہایت ہی دلچسپ امور اور مسایل پر مشتمل تھا -"
„اور اب خاتمہ کو پہنچا ہے - ادا کرتے ہیں - ہم کو اس بات کا فخر ہے"
„کہ دیر امپیریل میجسٹیز کی رعایائے ہند میں سب سے پہلے اس ساحل ہند"
„پر یور میجسٹیز کا خیر مقدم - اور اب سب کے آخر میں دلی گرمجوشی مگر"
„حسرت کے ساتھ خیر باد عرض کرنے کا موقعہ ملا - ہم یور امپیریل میجسٹی کی"
„خدمت میں نہایت عجز سے اس دور اندیشانہ دانشمندی کی پسندیدگی"

" کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ جسنے یورامپیریل میجسٹیز کو اس تشریف آوری پر آمادہ کیا"
" اور اس فائدہ عظیم کو بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ جو اسکی وجہ سے ہمارے"
" ملک کو حاصل ہوا۔ گزشتہ پانچ ہفتوں کے اندر یور امپیریل میجسٹی جو"
" ہندوستان کے اندر موجود رہے۔ اور جو الفاظ یور امپیریل میجسٹی نے"
" براہ نوازش رعایا سے خطاب کرکے ارشاد فرمائے وہ ہمیشہ ہمارے دلونپر"
" قیمتی حیثیت سے کالنقش فی الحجر ہوگئے ہیں۔ جو ہمیں تا ابد یاد رہینگے۔ اور تاج"
" برطانیہ اور اسکی سلطنتِ ہندوستان کے مابین مضبوط رشتے قایم کرینگے اس"
" صوبہ کے ہر طبقہ کے لوگوں نے یورامپیریل میجسٹی کی عقیدتمندی و فرمانبرداری"
" میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور ہمیں وثوق کے ساتھ امید ہے کہ انکے نتائج آئندہ"
" کے لئے نہایت مفید ثابت ہونگے۔ ہم کو یقین ہے کہ یورامپیریل میجسٹیز اہل ہند"
" کی محبت و وفاداری کے نہایت گہرے ثبوت دل پر منقش کرکے انگلستان"
" کو واپس تشریف لیجا رہے ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ یور امپیریل میجسٹیز"
" عرصہ دراز تک سلامت رہ کر ہم پر حکومت فرمائیں۔ اور اس بڑی وسیع بنی"
" ترقی کو ملاحظہ فرمائیں۔ جسے دیکھنے اور عمل میں لانے کے لئے ہز امپیریل میجسٹیز کی"
" کی دلی آرزو ہے۔ اور جسکے لئے حضور نے اسقدر کاوش فرمائی ہے۔"
" ہم لوگوں کی دعا ہے کہ اثنائے سفر انگلستان میں اور اسکے بعد آئندہ"
" ہر قسم کی برکتیں دیر امپیریل میجسٹیز کو حاصل ہوتی رہیں۔ اور ہم نہایت ہی"
" دلی گرمجوشی کے ساتھ دیر امپیریل میجسٹیز کو خیرباد کہتے ہیں"۔

حضور ملک معظم کا جواب } اس کے جواب میں حضور ملک معظم نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

" آپ لوگوں نے باشندگان احاطہ بمبئی کیطرف سے خیرباد کا جو ایڈریس پیش کیا"
" ہے۔ اور اسمیں جو شفقت آمیز اور فیاضانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ انکی نسبت"
" میں اپنی اور ملکہ قیصرہ کیطرف سے آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں"۔
" آپکے دار الحکومت میں داخل ہونے پر جس خلوص کیساتھ ہمارا استقبال ہوا"
" وہ اس گرمجوشانہ اطاعت و وفاداری کا ایک پیش خیمہ تھا۔ جو گزشتہ"
" پانچ ہفتہ کے اندر ہمارے دورہ کی ہر ہر نوبت میں خاص طور پر ظاہر ہوتی"
" رہی ہے۔ اور اب کچھ خوشی اور کچھ ملال کے ملے جلے خیالات کے ساتھ"
" ہم نے آپکے متاثر الفاظ "خیرباد"۔ اور خدا حافظ سنے ہیں۔ اور آپنے امید"
" کیساتھ پیشنگوئی کی ہے کہ اس ورود سے ہندوستان کو آئندہ کیا فائدے"
" پہنچینگے۔ اس سے ہم اور بھی زیادہ اس بات کے شکر گذار ہیں کہ ہماری"
" دل کی سنجیدہ خواہش پوری ہوئی۔ ہمیں اس بات سے بیحد خوشی"
" حاصل ہوئی ہے کہ اپنی وفادار رعایائے ہندوستان کے مابین ایک مرتبہ"
" پھر ہمارا آنا ہوا۔ اور جو سچی محبت و عقیدتمندی ہماری نسبت پائیجاتی"
" ہے۔ کہ وہ لوگوں کے خمیر میں داخل ہوگئی ہے۔ اسکا ایسا اثر ملکہ قیصرہ پر"
" اور مجھ پر پڑا ہے۔ جسکا بیان الفاظ کے ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ ان گذشتہ"

"مبارک ہفتوں میں ہمکو ایک امر اور صرف اسی ایک امر کا افسوس ہوا کہ ہم"
"اس ملک میں زیادہ عرصہ تک قیام نہیں کر سکے۔ اور قدیم احاطہ مدراس اور"
"بہتیرے اُن وسالی ریاستوں کی سیاحت سے معذور ہیں جنھوں نے اپنی"
"فیاضی سے ہماری مہماں نوازی کی خواہش ظاہر کی تھی۔ سا حِق"
"ہندوستان سے رخصت ہوتے وقت ہم ایسی باتوں کا تجربہ کر کے جاتے"
"ہیں۔ جو ہمیشہ ہمیں یاد رہینگی۔ اور جنکے خوشگوار کرنے کا کوئی طریقہ جو خورد"
"نگر اور محبت والفت کے ہاتھوں سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ اُٹھا نہیں"
"رکھا گیا"

"ہمکو سنجیدگی کے ساتھ یقین ہے کہ خدا کے فضل سے ہمارا ورود اس برِ اعظم کے"
"باشندوں کیلئے عام بہبودی کا باعث ہوگا۔ جنکے مقاصد اور جنکی بہبود"
"ہمیشہ دُنیا کے دوسرے حصوں کی میری کروڑں رعایا کے برابر ہی۔ ہمیشہ میرے"
"دل سے قریب اور مجھے محبوب رہینگی"

"اس بات کو معلوم کر کے مجھے نہایت ہی اطمینان ہوا کہ ہمارا خیر مقدم جیسے"
"عالمگیر طریقہ کے ساتھ سچے دل سے کیا گیا۔ اُسمیں تمام طبقوں اور تمام عقیدوں"
"کے لوگ کسطرح شریک رہے۔ کیا یہ امر ممکن نہیں ہے کہ وہی اتحاد"
"و اتفاق آئندہ پرائیویٹ اور پبلک زندگی کے یومیہ تعلقات پر بھی حکمران"
"رہی اور اگر یہ بات حاصل ہوجائے تو بیشک ہمارے نزدیک ہمارے ورود"
"ہندوستان کا یہ ایک مبارک نتیجہ ہوگا"

"اور اے قایممقامان شہر بمبئی! جنھوں نے ہمارے داخلہ اور روانگی کے"
"وقت گرمجوشی کے ساتھ ہماری خاطر و مدارات کی ہے۔ میں اپنی طرف سے"
"سلطنت ہندوستان کو محبت آمیز خیر مقدم و خیرباد کا یہ پیام دیتا ہوں کہ خدائے"
"کریم ہمیشہ مجھے اور میرے جانشینوں کو سلطنت ہندوستان کی بہبودی کی"
"ترقی اور اس کے لئے سرسبزی و امن امان کی برکات حاصل ہونے کی سنجیدہ"
"کوششوں میں مدد کرتا رہے"

روسا و معززین کی پیشی } جسکے بعد سر جارج کلارک نے کونسل کے غیر سرکاری ممبروں اور سربرآوردہ سرکاری و دیگر شرفائے عالی وقار قنصلوں۔ راجگان۔ مہاراجگان علاقہ کو نام بنام پیش کیا۔ جنمیں مہاراجہ کولہاپور و ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں

لیڈی لمب کیطرف سے گلدستہ کی قبولیت } بعدہٗ لیڈی لمب نے ہر مجسٹی کی خدمت میں ایک گلدستہ پیش کیا۔ جسے شرفِ قبولیت بخشا گیا

الوداعی سلام } بعد ازاں ہز مجسٹیز تختوں سے اُٹھے۔ لیکن کشتی کیطرف جانے کی بجائے پنڈال کے اُس طرف۔ جہاں معززین بیٹھے تھے۔ تنہا بڑھے۔ اور دروازہ پر چند منٹ تک کھڑے رہ کر حاضرین کو نہایت اخلاق سے سلام کیا اسیطرح ملکہ معظمہ نے بھی بطور "خیرباد" ایک دفعہ جھکیں۔ چنانچہ ہز مجسٹیز کے اس الوداعی سلام

حاضرین نہایت متاثر ہوئے۔ اور اس سلام کے جواب میں نہایت پُرجوش چیرز دئے گئے جسکے ساتھ ہی برابر والی سڑک کے سواروں نے نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ اور دوسرے سواروں نے تلواروں سے سلامی دی +

شاہی روانگی خیمہ سے } آخر کار ہز میجسٹیز خیمہ سے کشتی کیطرف بڑھے جسمیں سوار ہو کر جہاز مدینہ پر سوار ہونے کی غرض سے روانہ ہوئے +

جہاز مدینہ پر رونق افروزی اور لنچ } چنانچہ جہاز مدینہ میں رونق افروز ہو کر ہز میجسٹیز نے گورنر جنرل۔ گورنر بمبئی۔ لیڈی کلارک ہز ہائینس آغا خان۔ کپتان لسسڈن۔ اور بعض دیگر اعلےٰ حکام کو شرکت لنچ کی عزت عطا فرمائی +

دیگر ملاقاتیں ۔ لنچ کے بعد ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل پرتگال ان انڈیا کو شرف باریابی بخشا۔

مہاراجہ پوربندی کو تمغہ } اور ہز ہائینس مہاراجہ بوبندی کو گرینڈ کراس رائل وکٹورین آرڈر سے مزین فرمایا +

پولیس افسروں کو تمغہ جات } جسکے بعد ملک معظم کیخدمت میں پولیس کے اعلےٰ افسران پیش ہوئے جنمیں سے مسٹر ایس ایم ایڈورڈز کمشنر پولیس کو خلعت کمانڈر رائل وکٹورین آرڈر سے ملبس فرمایا۔ اور مسٹر ایف ایچ ونسنٹ ڈپٹی کمشنر پولیس کو چوتھے درجہ کا ہی آرڈر عطا فرمایا۔ اور بھی بہت سے افسروں کو وکٹورین آرڈر کے تمغہ جات عنایت فرمائے +

روانگی سے پہلے گورنر جنرل کی طرف سے الوداعی ایڈریس } گورنر جنرل بہادر نے تمام ہندوستان کے باشندوں کیطرف سے جہاز مدینہ پر مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا:۔

"عقیدتمندانہ فرض کی بجا آوری کے خیال سے تمام ہندوستان کے باشندے"
"اپنے نیک جذبات اور عمدہ خواہشات کیساتھ یور امپیریل میجسٹیز کی مع الخیر"
"روانگی اور با امن رسیدگی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضور کی آمد ہندوستان"
"کی تاریخ میں ایک انمول اور بے بہا واقعہ رہیگی۔ اور ابد الآباد تک وفادار"
"ہندوستانی رعایا کے لوح دل پر کا نقش فی الحجر ہو کر اومٹ ہو جائیگی۔"

حضور ملک معظم کا جواب } جسکے جواب میں حضور ملک معظم نے ارشاد فرمایا کہ:۔
"ہندوستانی سمندر سے روانہ ہونے سے پہلے میں"
"اور ملکہ محترمہ ایک مرتبہ اور نہایت صدق دل سے ان تمام باتوں کے"
"اعتراف و اسناد میں جو آپنے ہمارے ہندوستان کے نہایت ہی دل خوش کن"
"اور امٹ قیام کے ایام میں کی ہیں۔ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی آپکو"
"اس قابل تعریف طریقہ پر جو برتا گیا اور نباہا گیا۔ بیحد مبارکباد دیتے ہیں +"

دیگر الوداعی پیام } جسکے بعد اسی قسم کے الوداعی پیامات مختلف صوبوں اور والیان ریاست کیطرف سے موصول ہوئے۔ جنمیں سے گورنر بمبئی کا ایڈریس۔ لفٹنٹ گورنر بنگال اور کلکتہ کارپوریشن کے ریزولیوشن وغیرہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

صوبۂ بمبئی کیطرف سے ایڈریس باشندگان بمبئی کیطرف سے ہم یور امپیریل مجسٹیز کی خدمت میں تہ دل سے الوداع کہتے ہیں۔
"جبکہ حضور ہمارے احاطہ کی حدود سے تشریف لیجا رہے ہیں۔ حضور کی وفادار"
"رعایا دعاگو ہے کہ تمام برکات اور نیک خواہشات حضور کے شامل حال رہیں"۔

حضور ملک معظم کا جواب جسکے جواب میں حضور ملک معظم نے فرمایا کہ:-
"میں اور ملکہ معظمہ آپکے اور احاطہ بمبئی کے لوگوں کا"
"اس نیک الوداعی پیام کے لئے اور ان نیک خواہشات کے لئے از حد"
"ممنون ہیں۔ ہم آپکے احاطہ کے حدود سے جاتے تو ہیں۔ مگر نہایت ملال و"
"حسرت سے۔ تاہم بہت سی باتیں ایسی دل خوش کن ہیں۔ جو اس ملال کو"
"بھلا دیتی ہیں" +

صوبۂ بنگال کا پیام صوبۂ بنگال کیطرف سے لفٹنٹ گورنر بنگال کا مندرجہ ذیل تار آیا:-
"لفٹنٹ گورنر صوبۂ بنگال کے باشندوں کیطرف سے نہایت"
"مؤدبانہ۔ وفادارانہ اور خادمانہ تسلیم بجالاتا ہے۔ تمام طبقات کے لوگ"
"حضور کے باامن سفر اور درازی عمر و اقبال کی دعا کر رہے ہیں"۔ +

حضور ملک معظم کا جواب اس پیام کا حضور ملک معظم کیطرف سے مندرجہ ذیل جواب بھیجا گیا کہ:-
"ہز مجسٹیز آپکے اور رعایائے بنگال کے پیغام کے۔ جسمیں ہمارے مع الخیر"
"پہنچنے کے متعلق نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مشکور ہیں۔ اور ہز مجسٹیز"
"نہایت وثوق اور دلی خواہش سے اعتماد کرتے ہیں کہ زمانۂ آئندہ رعایائے"
"بنگال کے لئے پوری پوری خوشحالی و اقبال کا باعث ہوگا"۔ +

کلکتہ کارپوریشن کا ریزولیوشن اسیطرح کلکتہ کارپوریشن کیطرف سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن بذریعہ تار موصول ہوا:-
"کارپوریشن حضور کی رونق افروزی کلکتہ کے متعلق اپنے عقیدتمندانہ خلوص اور"
"خوشی کے جذبات کا اظہار کرتی ہے۔ اور اسوقت جبکہ ہز مجسٹیز ساحل ہند"
"سے روانہ ہو رہے ہیں۔ خلوص سے دعا کرتی ہے کہ ہز مجسٹیز بخیریت وطن"
"پہنچیں۔ اور حضور عمر و اقبال سکندری پائیں"۔ +

ہز مجسٹیز کیطرف سے جواب جسپر ہز مجسٹیز کی طرف سے لارڈ سٹمفورڈھم نے مندرجہ ذیل جواب لکھا:-
"ہز مجسٹیز ہندوستان کے کنارے سے رنج و افسوس کے ساتھ روانہ ہوتے ہیں"
"تاہم سچی خوشی کیساتھ گہرے جذبات ساتھ لئے جاتے ہیں۔ اور قیام ہندوستان"
"میں رعایائے ہند کے اصل انبساط کو دیکھکر خوش ہیں"۔ +

پولیس کی خدمات کا اعتراف روانگی سے پیشتر حضور ملک معظم نے لارڈ ہارڈنگ بہادر سے خواہش فرمائی کہ وہ ہز مجسٹیز کے زمانہ سیاحت ہند کے متعلق پولیس کے اعلےٰ انتظامات پر خوشنودی کا اظہار فرمادیں چنانچہ شاہی روانگی کے بعد لارڈ ہارڈنگ بہادر نے ایک اعلان میں پولیس کی خدمات کا

زوردار الفاظ میں اعتراف کیا ✣

گورنر جنرل اور انڈین عملہ کی رخصت } چونکہ ۱۰ بجے جہاز مدینہ نے روانہ ہونا تھا اسلئے روانگی سے چند منٹ پیشتر حضور ملک معظم نے انڈین عملے اور لارڈ ہارڈنگ کو "خدا حافظ" کہا ✣

شہنشاہ معظم کا انگلستان کو تار } بمبئی سے روانہ ہونے سے پہلے حضور ملک معظم نے وزیر اعظم انگلستان کو مندرجہ ذیل تار دیا:۔

"ہندوستان سے رخصت اور مراجعت وطن سے قبل مجھے یقین ہے کہ آپ "
"میری گورنمنٹ کے اعلےٰ افسر کی حیثیت سے یہ معلوم کرکے بیحد خوش ہونگے"
"کہ پبلک اور پرائیویٹ وسائل سے مجھے معلوم ہوا کہ میری اعلےٰ سے اعلےٰ"
"امیدیں پوری ہوئیں۔ اور ہمارے ورود کی کامیابی نہ صرف بمبئی۔ دہلی"
"وکلکتہ بلکہ ہر حصۂ ملک میں جہاں ملکہ محترمہ اور میرا جانا ہوا۔ امید سے"
"کہیں زیادہ پائی گئی۔ تمام اقوام وعقائد کے لوگوں نے غیر مشتبہ علامات"
"گرمجوشی ومحبت کیساتھ متحد ہوکر ہمارے دربار تاجپوشی میں جو شان وشوکت"
"ظاہر کی۔ وہ ان عاقلانہ اور اچھی طرح سے غور وفکر کرنے کے بعد قایم کی"
"ہوئی تجویزوں کا نتیجہ تھی۔ جنکی تعمیل وائسرائے اور اسکے ماتحت افسروں"
"کی ان تھک کوششوں کے ذریعہ سے نہایت عمدہ طریقہ پر کیگئی۔ اور"
"اُس زمانہ میں جبکہ ہم وائسرائے کی خوشگوار ملاقات کو گئے تھے۔ تو تمام"
"کلکتہ کے لوگ ہمارے آرام وآسایش کے لئے متفق ہوکر ہر طرح کی کوششیں"
"جو امکان میں تھیں۔ عمل میں لائے۔ مجھے اِس بات کی خوشی ہے۔ کہ میرے"
"اور میری رعایائے ہندوستان کے مابین جو باہمی اعتماد پایا جاتا ہے اُسکے"
"سبب سے میں اپنی دلی خواہش پوری کرسکا۔ اور اگر زمانہ نے یہ ثابت"
"کردیا کہ ہمارا ورود ہندوستان اور عام سلطنت کی دوامی بہبودی کا باعث"
"ہوا تو اس سے ہمیں اور زیادہ خوشی ہوگی" ✣

وزیر اعظم کا جواب } اسکے جواب میں وزیر اعظم نے مندرجہ ذیل تار حضور ملک معظم کی خدمت میں روانہ فرمایا:۔

"گورنمنٹ اور عوام کی جانب سے ہز میجسٹیز کو تہ دل سے مبارکباد دینے"
"کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حضور ہرن نے سفر ہندوستان کو بیحد کامیابی اور مکمل"
"خوشی سے پورا کیا۔ اور ہم حضور ہرن کی مع الخیر وخوش اقبال واپسی کے لئے"
"بدرگاہ الٰہی ملتجی ہیں" ✣

فصل ششم

ہز میجسٹیز کی بمبئی سے روانگیِ انگلستان

۱۰ جنوری کو ۶ بجے شام کے ہز میجیسٹیز کا جہاز مدینہ ہندوستان کی کروڑہا رعایا کی دُعائیں ساتھ لیکر معہ ہمراہی جہازوں کے ساحلِ بمبئی سے سوئے انگلستان روانہ ہوا ✣

سوڈان میں قیام پہلا مقام سوڈان میں ہوا - جہاں وسکونٹ کچنر - سر آر ونگٹ گورنر جنرل نے استقبال کیا - اور باشندگان سوڈان کیطرف سے ایک وفادارانہ ایڈریس پیش کیا گیا - جسکے جواب میں حضور ملک معظم نے فرمایا :-

”میں اس مختصر قیام سے تو خوش ہوں - مگر افسوس ہے کہ قلتِ وقت کے“
”سبب یہاں کی سیر کا لطف نہیں اُٹھا سکا - قوموں کے ان نمائندوں سے ملکر“
”مجھے خاص مسرت ہوئی - جو دور دراز سفر طے کر کے آئے ہیں - ابھی میں ہندوستان“
”کی سیاحت سے پلٹ رہا ہوں - مجھ کو اس امر کے دیکھنے سے بیحد خوشی ہوئی“
”کہ کروڑوں مسلمان اور دیگر مذاہب کی رعایا - حکومت کے زیر سایہ امن و“
”امان اور صلح و قناعت سے زندگی بسر کر رہے ہیں - مجھ کو پوری امید اور“
”اعتماد ہے کہ سرکاری افسران و ہز ہائینس خدیو مصر پوری گرمجوشی سے تمام“
”طبقوں کی اصلاح و امن کے لئے کوشاں ہیں - اس ملک کے باشندے بغیر“
”مذہبی قیود سے آزاد ہو کر اپنے اپنے مذہب میں سرشار ہیں - اور مختلف المذاہب“
”و مختلف الفرقہ لوگ پوری مسرت سے بسر کرتے ہوئے اپنی فلاح و بہبودی“
”کیلئے بدل کوشاں ہیں - مجھ کو خرطوم کے بچاؤ کے کارنامے ابتک یاد ہیں“
”جنمیں بہادر شجاع گارڈن کا بہادرانہ توفیق بے کی فوج کے مقابلہ سواکن کا لمبا“
”محاصرہ - اور خرطوم پر لارڈ کچنر کی بہادریاں قابل ذکر ہیں - گزشتہ تیس سالہ“
”حکومت کے بعد لوگوں نے نتیجہ نکال لیا ہوگا کہ گورنمنٹ کا مقصد صرف اس“
”وسیع ملک کے ذرایع کی وسعت - باشندوں میں علم و تہذیب کی اشاعت“
”اور انکو دنیا کی تجارت میں حصہ لینے کے قابل بنا دینا ہے - جسکے لئے وہ“
”اس ملک کی مالی و اخلاقی بہبودی کے علاوہ امن و امان کی کوششوں میں“
”دن رات مصروف ہے“ ✣

اسکے بعد ہز میجیسٹیز پورٹ سوڈان سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر بذریعہ ٹرین بمقام سنکٹ تشریف لے گئے - جہاں تین ہزار شتر سواروں کا معائنہ فرمانے کے بعد دیسی ناچ کا ملاحظہ فرمایا - اور پھر پورٹ سوڈان پہنچکر مدینہ جہاز سے روانہ آئندہ ہوئے - جہاں سے لارڈ کچنر بھی پورٹ سعید تک ہز میجسٹیز کے ہمراہ ہوگئے ✣

پورٹ سعید میں استقبال - ۲۰ جنوری ۱۹۱۲ء کو جہاز مدینہ پورٹ سعید

پر پہنچا۔ جہاں گورنر۔ قنصل جنرل اور ہز ہائینس خدیو نے دیر میجسٹیز کا استقبال کیا۔ جہازوں کو بھی بہر استقبال خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ ہز ہائینس خدیو۔ لارڈ کچنر و گورنر کو جہاز پر لنچ کی شرکت کا اعزاز بخشا گیا۔ سہ پہر کو ملک معظم خشکی پر تشریف لائے۔ جہاں دفاتر کے سامنے گارڈ آف آنرز کا معائنہ فرمایا۔ اور پھر جہاز مدینہ پر سوار ہوکر روانہ آئندہ ہوئے +

مالٹا میں استقبال اور سہ روزہ قیام } ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء کو جہاز مدینہ پورٹ سعید میں داخل ہوا۔ جہاں پانچ جنگی جہازوں کے ایک فرانسیسی بیڑے نے دیر میجسٹیز کے سفر ہندوستان کی بکامیابی تکمیل پر فرانسیسیوں کیطرف سے مبارکباد عرض کی۔ اور اتواپ سلامی سر کیں۔ اور نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ دیر میجسٹیز نے گورنر کو لنچ پر مدعو کیا۔ شب کو شاہی جوڑے نے ایرا کا تماشہ ملاحظہ فرمایا۔ اور نہایت شاندار روشنی بھی ملاحظہ فرمائی۔ ایڈمرل کو رات کے ڈنر میں شرکت کی عزت بخشی۔ ملک معظم نے روانگی سے پیشتر فرانسیسی امیر البحر بوئیڈی لیپیر کو گرینڈ کراس وکٹورین آرڈر سے ممتاز فرمایا۔ اور دوسرے افسروں کو بھی اسی آرڈر کے دوسرے درجہ کے تمغے عطا فرمائے۔ فرانسیسی بیڑے کے تین سو آدمی ملک معظم کے آگے سے گذرے۔ +

رونق افروزیٔ جبرالٹر } ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء کو جہاز مدینہ جبرالٹر میں پہنچا۔ جہاں پرتگال کا ایک جنگی جہاز واسکوڈاگاما دیر میجسٹیز کے خیر مقدم کے لئے موجود تھا۔ جہاں حضور ملک معظم نے سر موریس ڈی بنسن سفیر برطانیہ متعینہ میڈرڈ۔ و سر ریجنالڈ لیسٹر وزیر برطانیہ متعینہ تنجیر اور سلطان مراکو کے ایک خاص مشن کو جو ایک ایڈریس مبارکباد لیکر حاضر ہوا تھا۔ شرف باریابی بخشا۔ مقامی کمیونٹیوں کیطرف سے بہت سے ایڈریس پیش ہوئے۔ جنکے جوابات حضور ملک معظم نے نہایت فراخدلی سے دئے۔ تیسرے پہر دیر میجسٹیز کنارے پر تشریف لے گئے۔ جہاں کولونیل ہوسپٹل کے معائنہ کے بعد واٹر ورکس کو ملاحظہ فرما کر ملکہ محترمہ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک ذخیرۂ آب کا افتتاح فرمایا +

۳۱ جنوری کو ہز رائل ہائینس انفنٹے ڈان کارلس آف سپین نے جو ہسپانیہ کی جہازی فوجوں کے ساتھ خلیج عبور کر کے آئے تھے دیر میجسٹیز کی خدمت میں عزتِ باریابی حاصل کرنے کے بعد اپنے بھانجے شاہ ہسپانیہ کیطرف سے مبارکباد عرض کی۔ بعدہٗ شہنشاہ معظم ملاقات بازدید کے لئے جنگی جہاز پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے واپسی پر کنارے کے ایک کونہ کیطرف رونق افروز ہوکر سوتھ سیفورڈ شائر رجمنٹ کی اول بٹالین کو جھنڈا عطا فرمایا۔ روانگی سے پہلے حضور ملک معظم نے ہز رائل ہائینس انفنٹے ڈارن کارلس اور آرچبالڈ ہنٹر گورنر کو گرینڈ کراس وکٹورین آرڈر کے تمغے عطا فرمائے۔ اور جنرل نیڈوز گورنر الِ ہسپانیہ۔ الجزائر۔ ایل چیوس سفیر مراکو۔ وزیر آبادی جبل الطارق کو بھی اسی اعزاز کے نائٹ گرینڈ کمانڈر کا اعزاز بخشا۔ جسکے بعد جہاز مدینہ روانہ آئندہ ہوا +

پورٹسمتھ میں داخلہ اور عزیزوں سے ملاقات } ۴ فروری سنہ ۱۹۱۲ء کی صبح کو جہاز مدینہ ہوم فلیٹ جنگی جہازات سپائٹ ہیڈ پہنچا۔ جسے برفباری کے سخت طوفان کے باعث اگلی صبح تک یہیں قیام کرنا

پڑا - اگلے روز صبح ہی مدینہ سپاٹ ہیڈ سے روانہ ہو کر ۱۰ بجے سے قبل پورٹسمتھ پہنچا - جہاں حضور ملکہ ایلگزنڈرہ - پرنس آف ویلز - پرنسس وکٹوریہ - پرنسس میری - ڈچز آف ٹیک - آرتھر آف کیناٹ - جہاز مدینہ پر پہنچکر ہزمیجسٹیز سے نہایت تپاک سے ملے

کارپوریشن کے ایڈریس کی قبولیت } جسکے بعد ہزمیجسٹیز نے میئر آف پورٹسمتھ کو معہ ایک ڈیپوٹیشن منجانب کارپوریشن کے باریاب فرمایا - جنھوں نے ایک ایڈریس پیش کیا +

حضور ملک معظم کا جواب } جسکے جواب میں حضور ملک معظم نے فرمایا :-
"میں اور ملکہ آپکے اس پُرخلوص و عقیدتمندانہ"
"استقبال و ایڈریس کے لئے جو آپنے پورٹسمتھ کیطرف سے پیش کیا ہے -"
"مشکور ہیں - یہ ایک موزون بات تھی کہ ہمارا طویل سفر ہندوستان جس"
"بحری فوج کے مرکز سے شروع ہوا تھا - اُسی پر ختم ہوا - حقیقت یہ ہے کہ یہی"
"مرکز ہماری حفاظت کا باعث ہے - ہمارے متعلق ہندوستان و دیگر ملکوں"
"میں جن وفادارانہ خیالات کا اظہار ہوا ہے - ہم اُن سے بیحد متاثر ہوئے ہیں"
"اور ہم خوش ہونگے - اگر ہماری سیاحت سے ہندوستان کی فلاح و بہبودی"
"میں ترقی اور سلطنت کے باہمی رشتوں کو تقویت پہنچے گی" +

جہاز میں تقسیم انعام و اعزاز } جہاز مدینہ چھوڑنے سے قبل ہزمیجسٹیز نے کمپنی کو سوورنز تقسیم فرمائے - اور جہازی کپتانوں کو خلعت عطا فرمائے +

استقبال } جسکے بعد مدینہ کے ملازمین نے اولڈ مونگ سین گایا - اور روانگی کے وقت جیسی رسومات ادا کیں - بحری گارڈ آف آنر اور بحری و بری و شہری افسران اعلےٰ نے استقبال کیا - جنمیں ڈیوک آف ولنگٹن بطور لارڈ منجانب کونٹی شایر اور لارڈ ایڈمیرلٹی شامل تھے +

۱۰ ۱/۲ بجے ہزمیجسٹیز بذریعہ شاہی سپیشل ٹرین توپوں کی سلامی میں لنڈن کی طرف روانہ ہوئے +

فصل ہفتم

ہزمیجسٹیز کا داخلہ لنڈن پُرتپاک استقبال - گرجہ میں نماز شکریہ

ہزمیجسٹیز کا پُرتپاک استقبال } ۵ فروری ۱۹۱۲ء کو پورٹسمتھ سے روانہ ہو کر لنڈن کے وکٹوریہ سٹیشن پر شاہی سپیشل ٹرین رونق افروز ہوئی - تو اہل لنڈن کیطرف سے پُرتپاک استقبال کیا گیا - چنانچہ سٹیشن پر ڈپلومیٹک کورس و دیگر افسران اعلےٰ - انگلستان و آئرلینڈ کے لارڈ میئرز - سکاٹلینڈ

کے لارڈ پرووسٹ - عوام کے نمائندے، وزیر ہند بغرض استقبال موجود تھے - گرینیڈیر گارڈز کا گارڈ آف آنر بھی حاضر تھا - سٹیشن کے دروازے پر "مملکت کا شہر حضور کو خیر مقدم کہتا ہے" کا کتبہ لگا تھا*

حضور ملک معظم امیر البحر کے لباس میں اور ملکہ معظمہ سموری لباس میں گاڑی سے برآمد ہوئیں - حاضرین نے دلی تپاک سے چیرز دینے کے علاوہ نعرہ ہائے مسرت بلند کئے چنانچہ ہز میجسٹیز کھلی لینڈو میں باوجودیکہ کہر کے سبب سردی تھی - سواران ہوگر اڈول الالیف گارڈز کی ہمراہی میں وائٹ ہال ایڈمیرلٹی گیٹ سے ہوتے ہوئے قصر بکنگھم کو تشریف لے گئے - راستہ میں دو طرفہ رعایا اپنے شہنشاہ و ملکہ کے دیدار کے لئے منتظر کھڑی تھی چنانچہ تمام راستہ بھر زور و شور سے چیرز ہوتے رہے - داخلۂ محل پر بھی چونکہ پبلک کا بحد ہجوم تھا - اسلئے ہز میجسٹیز نے بالاخانہ پر چند منٹ کھڑے رہکر اپنے دیدار سے مشتاقین کو مستفیض فرمانے کے بعد اعلان فرمایا کہ:-

"ہم لنڈن میں اس آمد کی خوشی میں اس شاندار استقبال کیلئے مشکور ہیں"

پیغاماتِ مبارکباد سلطنت کے ہر حصہ سے مبارکباد کے پیغامات آنے شروع ہوئے چنانچہ سب سے پہلے **گورنر جنرل ہند** کا مندرجہ ذیل پیام بذریعہ وزیر ہند ہز میجسٹیز کی خدمت میں پیش ہوا:-

"ایک طرف ہندوستان کے والیان ریاست - سرداران ملک اور دوسری"
"قانونی کونسل کے غیر سرکاری اراکین (جو برٹش انڈیا کے باشندوں کی"
"طرف سے کام کر رہے ہیں)، خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ میں صاحب وزیر ہند"
"کی خدمت میں مندرجہ ذیل پیام ارسال کروں - جو ہندوستان کے روسا"
"و رعایا کی طرف سے - برطانیہ کلاں و آئرلینڈ کے باشندوں کے نام ہے -"
"تمام سر بر آوردہ والیان ریاست و امراء کے تار اس خواہش کو ظاہر کرنے"
"کے متعلق موصول ہوئے ہیں - اور میری کونسل کے غیر سرکاری اراکین"
"ان پبلک جلسوں کی سند پر عمل کر رہے ہیں - جو مختلف صوبجات کے"
"کے بڑے بڑے مقامات میں منعقد کئے گئے ہیں - اور جنہیں ان جذبات کو"
"جو اس پیام میں مرکوز ہیں - ظاہر کرنیوالے ریزولیوشن منظور ہوئے ہیں -"
"پیام اسطرح شروع ہوتا ہے:- "
"ہندوستان کے روسا و رعایا اس موقعہ سے جو سیاحت شہنشاہی کے اختتام"
"نے بہم پہنچایا ہے - یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ عظیم الشان انگریزی قوم"
"پر اپنی دلی نیک خواہی و رفاقت کا اظہار کریں - اور دُنیا بھر میں پھیلی"
"سلطنتِ انگلشیہ سے جسکا وہ ایک حصہ ہیں - اور جس سے ان کی"
"قسمتیں اب ایسی مضبوط بندھی ہوئی ہیں - کہ کسیطرح نہیں کھل سکتیں"
"اپنی گرمجوشی آمیز وابستگی کا یقین دلائیں کہ حضور شہنشاہ معظم و قیصر محترمہ"
"نے اپنے شفقت آمیز برتاؤ - اپنی کم نہونے والی ہمدردی اور تمام"
"فرقوں کی فلاح کے لئے اپنی دلی خواہش سے ان بندھنوں کو زیادہ قریب"
"کر دیا ہے - جو انگلستان و ہندوستان کو باہم وابستہ کرتے ہیں - اور تخت"

"وذات اقدس شہنشاہی کیساتھ عقیدت وجاں نثاری کے رعایتی فیلنگ"
"کو رجو ہمیشہ باشندگان ہندوستان کی ایک خصوصیت رہا ہے - اور"
"گہرا کر دیا ہے - اُن برکات کو جانتے ہوئے جو ہندوستان نے اپنے تعلق"
"انگلستان سے اُٹھائے ہیں - رؤسا و رعایا اس سے مسرور وشاداں"
"ہوئے ہیں - کہ انہوں نے شخصی طور پر اپنا عقیدتمندانہ و محبت آمیز"
"اظہار اطاعت حضور ممدوحین کیخدمت میں پیش کیا ہے - اور ان کو"
"بھروسہ ہے کہ اس عظیم الشان اور تاریخی واقعہ نے ایک نئے دور کا آغاز کیا"
"ہے - جو باشندگان ہندوستان کو تاج برطانیہ کی سرپرستی میں مزید شادمانی"
"خوشحالی و ترقی کا یقین دلاتا ہے"+

ہندوستان کے دیگر گورنران بمبئی - مدراس و بنگال وغیرہ کیطرف سے بھی اظہارِ عقیدت کے تار و دیگر صوبوں کی طرف سے بھی تار دیئے گئے تھے - جن سے دیر میجسٹیز اور بھی متاثر ہوئے +

کینیڈا کیطرف سے پیغام مبارکباد } اسی دن ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ گورنر جنرل کنیڈا کیطرف سے مندرجہ ذیل پیام مبارکباد موصول ہوا :-

"کنیڈا کی گورنمنٹ و رعایا ہندوستان سے بخیریت مراجعت فرمانے پر دلی"
"مبارکباد دیتے ہوئے اپنے ہم مرتبہ دور دراز ملک ہندوستان کی رعایا کے"
"وفادارانہ اظہار عقیدت پر اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتی ہے"+

سینٹ پال کے گرجا میں نماز شکرانہ } ۶ فروری کو دیر میجسٹیز کھلی گاڑی میں شاندار جلوس کے ساتھ سینٹ پال کے گرجا میں نماز شکرانہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے - راستہ بھر فوج دو رویہ صف بستہ کھڑی تھی اور لوگوں کا بھی بیحد ہجوم تھا - گرجے کے دروازہ پر پادریوں نے استقبال کیا - اور دیر میجسٹیز کو ڈائس پر لے گئے - گرجے میں پہلے سے ممبران خاندان شاہی - ڈپلومیٹک کورپس - پارلیمنٹ کے ہر دو حصص کے ممبران - اور سلطنت کے مختلف حصص کے نمائندے - اور دیر میجسٹیز کے اڑھائی سو ہمراہیان جو جہازی سفر میں ہمراہ تھے - موجود تھے +

پیشیِ تلوار } ڈھول بجنے کے بعد حسب دستور قدیم لارڈ میئر لنڈن نے جلوس کے ساتھ آکر شہر کی تلوار حضور ملک معظم کی خدمت میں پیش کی - جسکے ساتھ مع الخیر واپسی پر شہر کیطرف سے مبارکباد اور دعا دی گئی - جسمیں کنٹربری اور یارک کے لارڈ پادری صاحبان اور دوسرے ۱۹ پادری شریک تھے +

دُعا - اس دعا میں عنایاتِ ایزادی کی طلب اور خداوند تعالےٰ کا دیر میجسٹیز کو مع الخیر انگلستان پہنچا دینے کے متعلق شکریہ ادا کرنے کے بعد اور دعاؤں کے علاوہ یہ دعا بھی مانگی گئی کہ :-

"روسائے ہند و حکام کو اللہ تعالےٰ ہدایت و برکت بخشے - تاکہ ان کے"
"ماتحت رعایا صلح جوئی - خداترسی و ایمان داری سے پرامن زندگی بسر"
"کر سکے"+

جسکے بعد آرچ بشپ آف کنٹربری نے ہز میجسٹیز کے ہر پہلیے سے اس کامیاب سفر کے متعلق خداوند کریم کے ادائے شکر پر ایک مختصر سپیچ دی۔ اور آخر میں انگریزی کی ایک رباعی پڑھی۔ جسکا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے کہ:-

آو انور عایا ہو گو نجتی خوشی ہیں دریا بطرِ خوشی میں موجیں اُڑا رہا ہو
امن و اماں کی لہریں آن اٹھ رہی ہوائیں ہر فورہ طاعت اپنی تجھ کو دکھا رہا ہو

چنانچہ ملک معظم نے قدرے سر جھکا کر اس ایڈریس کا شکریہ ادا فرمایا۔

گرجہ سے روانگی اسکے بعد ہز میجسٹیز پورے جلوس کے ساتھ ایوان بکنگھم میں رونق افروز ہوئے۔ راستے میں جابجا نعرہ ہائے مسرت سے رعایا نے خیر مقدم کیا۔ اور ہز میجسٹیز محل بکنگھم کے بالاخانہ پر معہ پرنس آف ویلز اور پرنسس میری دیر تک کھڑے رہے۔

فصل ہشتم

لنڈن کے ایڈریسوں کے جواب میں حضور ملک معظم کی تقریریں

سٹی لنڈن کے جواب میں ملک معظم کی تقریر سٹی لنڈن کے ایڈریس کے جواب میں حضور ملک معظم نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:-

"میں اور ملکہ معظمہ بالخیر واپسی ہندوستان پر آپ"
"لوگوں کی وفادارانہ مبارکباد کے لئے مشکور ہیں۔ اس سفر میں والیان"
"ریاست اور ہر جگہ کی رعایا نے ہماری جسقدر تعظیم و تکریم کی اور اظہار"
"وفاداری کیا۔ اس سے ہم بیحد متاثر ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان"
"کی یہ محبت و وفاداری ابد الآباد تک برٹش راج سے وابستہ رہنے کا پورا"
"ثبوت ہے۔ کیونکہ ہمارے انگلستان پہنچنے سے ابتک ہندوستان کے والیان"
"ریاست کے نہایت پُرخلوص و عقیدتمندانہ دوستی اور امن و امان کی"
"آرزو سے پُر۔ پیغامات پہنچ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ جو مادر وطن"
"کے مرکزی شہر لنڈن اور اس جزیرے کے تمام بڑے لوگوں کے"
"نمائندے ہیں۔ ان پیامات کا دل سے خیر مقدم کرینگے۔ اور یقینی طور پر"
"انہیں بطور آواز بازگشت ملک کی وابستگی کے متعلق پُرجوش پیام پہنچا کر"
"اس امر کا ثبوت دینگے۔ کہ جو رشتہ ہندوستان اور دیگر شاہی مملکتوں سے"
"ہے۔ وہ کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہمارے اس سفر"
"میں جن ضروری مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ حکومت کی بہتری"

"اور امن عامہ اور لوگوں کی بہبودی میں ترقی کا باعث ہونگی۔ جسکے متعلق"
"مجھے امید ہے کہ لنڈن سے زیادہ کسی جگہ خوشی نہ ہوگی۔ کیونکہ اسے ہندوستان"
"کے ساتھ قدیم الاقتدار حکومت برطانیہ سے گہرا تعلق ہے۔ اور آج نوروز"
"افزوں تجارت کی زنجیروں سے اور زیادہ مضبوط ہوگئے ہیں"✢
"ہمارے بھائی ڈیوک آف فائف کے انتقال پُرملال پر آپ لوگوں نے"
"جو اظہار افسوس کیا ہے۔ اُس سے بھی ہم متاثر ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس رنج"
"میں وہ تمام لوگ یکساں شامل ہیں۔ جو اُنکے عمدہ خصائل و نیک عادات"
"سے واقف ہیں۔ ہم آپ لوگوں کی دعاؤں کے مشکور ہیں۔ خدا کی مدد"
"سے میری تمام کوششیں میری تمام رعایا کی بہبودی کے لئے صرف ہوا کرینگی"
"خواہ وہ یہاں کسے دور دراز ملکوں میں ہی کیوں نہو"✢

ویسٹ منسٹر سٹی کے جواب میں شہنشاہ معظم کی تقریر } ویسٹ منسٹر سٹی نے جو ایڈریس خیر مقدم پیش کیا۔ اُس کے جواب میں شہنشاہ معظم نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:-

"ہم آپ لوگوں کے وفادارانہ خوش آمدید و استقبال کیلئے جو آپنے ہمارے"
"ہندوستان میں دربار تاجپوشی منعقد کرکے واپس آنے پر کیا ہے۔ بیحد ممنون"
"ہیں۔ دھلی کے قابل یادگار دربار کے موقعہ پر ہندوستان کے والیان"
"ریاست اور رعایا نے جس خلوص سے کورنش ادا کی۔ اور جہاں کہیں ہم"
"گئے۔ ہماری وفادار رعایا نے بیحد مسرت اور دلی صداقت سے ہمارا"
"استقبال کیا۔ اب جبکہ ہم اپنے وطن لنڈن میں پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے"
"دل اُن شاندار جلوسوں اور عجیب مشاہدات کے سبب خوشی سے پُر ہیں۔"
"جو اس طویل سفر میں ہمیں بچشم خود دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ہم جہاں کہیں اپنی"
"عظیم الشان سلطنت ہندوستان کے کسی حصے میں گئے ہیں۔ مملکت ہند"
"کو روز افزوں فلاح و بہبودی کے بہت سے نشانات دیکھ کر بجا طور پر"
"نازاں ہیں۔ اور اپنے دار الخلافہ میں واپس پہنچکر ہم پوری دلیری و اعتماد"
"کے ساتھ اس اتحاد و اقبال کو دیکھکر مسرور ہو رہے ہیں"✢

لنڈن کاونٹی کونسل کے جواب میں ہز میجسٹی کی تقریر } لنڈن کونٹی کونسل کے جواب میں ہز میجسٹی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:-

"میں اور ملکہ آپکے اور آپکے ذریعہ لنڈن کے تمام باشندگان کے ممنون ہیں۔"
"جنھوں نے ہماری واپسی ہندوستان پر نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا"
"ہمارا کل پبلک ہجوم نے سینٹ پال کے گرجا جاتے ہوئے جس خلوص اور عقیدتمندی"
"سے استقبال کیا ہے۔ ہم اُس سے بیحد متاثر ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ اس شاندار"
"تاریخی تین ماہ کے مشہور عالم و درخشاں تاریخی واقعات کے بعد ہی لنڈن"
"نے اس ملک کے معاملات میں ہمدردی و دلچسپی کا اظہار کیا۔ جس دلچسپی کی"
"بدولت مجھے امید ہے کہ میری رعایا کے جملہ گروہ سلطنت ہند کیطرف سے پہنچ"

"ذمہ داریوں کو کما حقہٗ پہچانینگے۔ ہندوستان نے جس گرمجوشی۔ سچی محبت اور پُر"
"از خلوص وفاداری سے ہمارا استقبال کیا ہے۔ وہ مجھ میں اور میری رعایا"
"میں امن وامان قایم رکھنے کی کوششوں میں روح رواں کا کام دیگا"۔

افتتاح پارلیمینٹ کے وقت سفر ہندوستان کا تذکرہ } حضور ملک معظم نے لنڈن میں افتتاح پارلیمنٹ کے وقت سفر ہندوستان کے متعلق تخت پر رونق افروز ہوکر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

"میں نے اپنی ہندوستانی مملکت میں جو دربار معہ کوئن امپرس بمقام دھلی"
"شاہی تاج ہندوستان کے متعلق اپنی جانشینی کے لئے بذاتِ خود"
"منعقد کیا۔ اُسمیں میری مملکت کے والیان ریاست۔ شرفاء و رعایائے ہند"
"نے بادولت اور برٹش تاج کی اطاعت و وفاداری کے متعلق پرلے"
"درجہ کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کلکتہ و بمبئی کے شہروں میں جسقدر اظہار محبت"
"ووفاداری ہمارے استقبال کے موقعہ پر کیا گیا۔ اُس سے ہم بے حد"
"متاثر ہوئے ہیں"۔

فصلِ نہم (۹)

نتائجِ دربار

چونکہ اس عظیم الشّان دربار کے تفصیلی حالات نہایت شرح وبسط سے درج کتاب ہو چکے ہیں۔ اسلئے علیحدہ طور پر نتائج دربار دکھانے کی بظاہر ضرورت معلوم نہ ہوتی تھی مگر بدیں خیال کہ پچھلے درباروں کے نتائج علیحدہ علیحدہ دکھائے گئے ہیں۔ ضروری معلوم ہوا کہ اس عظیم الشان دربار کے نتائج کا بھی ایک مختصر فصل علیحدہ ہی قایم کر دیا جائے۔ چنانچہ دربار ہٰذا کے نتائج میں جو مراعات ہندوستانیوں کے ساتھ کی گئیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل ذکر ہیں:-

۱۔ اگرچہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا دربار تاجپوشی ہندوستان میں لارڈ کرزن بہادر نائب السلطنت ہند نے نہایت شان وشوکت سے دہلی میں منعقد فرمایا تھا۔ جسمیں شاہی خاندان کیطرف سے حضور ملک معظم کے برادر حضور ڈیوک آف کیناٹ بہادر شریک ہوئے تھے۔ مگر اب کی دفعہ حضور شہنشاہ جارج پنجم بالقابہ و حضور ملکہ محترمہ میری نے محض ہندوستانیوں کی محبت و وفاداری اور عقیدت کی قدردانی کے خیال سے ہندوستان کے دربار تاجپوشی میں دور دراز سفر کی تکالیف گوارا فرماکر بنفس نفیس شرکت کا ارادہ فرمایا۔ جس سے ہندوستانیوں کی تالیف قلوب مطلوب تھی۔ چنانچہ نہایت مسرّت کا مقام ہے کہ یہ غرض بوجہ احسن پوری ہوئی۔ اور خود شہنشاہ و ملکہ نے قدم رنجہ فرماکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کسطرح تمام ہندوستان نے ہز میجسٹیز کی رونق افروزی کو اپنے لئے

نعمتِ غیر مترقبہ سمجھا۔ اور ہر جگہ کی رعایا نے جہاں جہاں شہنشاہ و ملکہ رونق افروز ہوئے۔ دلی خلوص سے استقبال کے لئے اعلےٰ انتظامات کئے۔ جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ ہندوستانیوں نے درحقیقت شہنشاہ و ملکہ کے فرشِ راہ میں اپنی آنکھیں بچھا دیں +

۲۔ دربار کے موقعہ پر ہر مذہب و ملت کے والیان ملک۔ روساء و ممبران کونسلز نے نہایت صدق دل سے حضور ملک معظم کی اطاعت کے اظہار کو اپنا فخر سمجھا۔ اور ادھر حضور ملک معظم نے بھی اپنی زبانِ فیض ترجمان سے اپنے پیشرووں کی تقلید میں ہندوستانیوں کی بہبودی اور ترقی امن و امان کو اپنی خوشی کا موجب قرار دیا +

۳۔ ہندوستانیوں کی ترقی تعلیم کے لئے سردست پچاس لاکھ سالانہ کی امداد منظور کی گئی۔ جسمیں آئندہ سالوں میں حسب گنجایش ایزادی کا وعدہ بھی فرمایا گیا +

۴۔ بری و بحری فوجی اور ملکی ملازموں کو جنکی تنخواہ ۵۰ سے زائد نہو۔ دربار کی یادگار میں نصف مہینہ کی تنخواہ بطور انعام دیجیگی +

۵۔ نیز ہندوستانی فوجی افسروں کو آئندہ تمغۂ وکٹوریہ کراس دیا جانا منظور کیا گیا +

۶۔ ہندوستانی فوجیوں کے لئے آرڈر آف برٹش انڈیا کو وسعت دیکر اسمیں ۲۰ تقرریاں اول درجہ کی کی گئیں۔ نیز ۱۵ نئے عہدے اول درجہ میں اور ۱۹ نئے عہدے دوسرے درجہ میں بڑھائے گئے +

۷۔ سرحدی ملیشیا کور اور فوجی پولیس کو بھی آئندہ آرڈر مذکور میں استحقاق دیا گیا۔

۸۔ نیز ہندوستانی فوجی کارکن افسروں کو جاگیریں دئے جانے اور مالگذاری کی معافی سے اُنکی خدمات کا اعتراف کیا گیا +

۹۔ انڈین آرڈر آف میرٹ کے اراکین کی بیواؤں کو پہلے جو صرف تین سال تک وظیفہ ملتا تھا۔ اب اسکی مدت اگر بیوہ دوسری شادی نہ کرے تو تاحیات۔ ورنہ دوسری شادی تک وظیفہ کے جاری رہنے کیلئے بڑھا دیگئی +

۱۰۔ دیوان بہادر۔ سردار بہادر۔ خان بہادر۔ رائے بہادر۔ خانصاحب۔ رائیصاحب و راؤصاحب کے خطاب یافتوں کے لئے آئندہ نشانِ امتیاز دیا جانا بھی تجویز ہوا جسکو وہ مثل دوسرے اعلےٰ خطاب یافتوں کے سینہ پر لگا سکیں گے +

۱۱۔ مہامہو پادھیائے اور شمس العلماء کے خطاب یافتوں کے لئے بطور علمی اعزاز سو روپیہ سالانہ کی پنشن منظور کی گئی +

۱۲۔ بلوچستان و سرحدی صوبہ کے روساء کے لئے چند جاگیریں اور معافیاں منظور کی گئیں +

۱۳۔ والیان ریاست سے جو نذرانہ گورنمنٹ جانشینی کے وقت لیا کرتی تھی۔ وہ رقم آئندہ کے لئے معاف کر دیگئی +

۱۴۔ نیز کاٹھیاواڑ و گجرات کے بعض سرداروں کے ذمہ جو قرضہ تھا۔ اُسے بلحاظ مناسبت کُلاً یا جزاً معاف کر دیا گیا +

۱۵۔ امپیریل سروس ٹروپس کی خدمات کے اعتراف میں چند اور جگہیں برٹش

انڈیا آرڈر میں بڑھا دی گئیں +

۱۶- بعض کاروباری لوگوں کی جو فوجداری جرایم میں سزایاب تھے - بدیں شرط کہ اگر انہوں نے جعل یا فریب نہ کیا ہو - تو انکی بقیہ سزائیں معاف کی گئیں +

۱۷- اُن دیوانی قیدیوں کو جو سو روپیہ سے کم رقم ادا نہونے کے سبب سزا بھگت رہے تھے - گورنمنٹ نے ان کی رقمیں اپنے پاس سے ادا کر کے ان کو رہا کرا دیا + چنانچہ ۷۶۳ ۱۱ قیدی رہا ہوئے - یا ان کی قید میں بوجہ عمدگی چالچلن کمی کیگئی - اور ۱۹۹ دیوانی قیدی رہا کئے گئے +

۱۸- اختتام دربار پر حضور ملک معظم نے اپنی زبان مبارک سے کلکتہ کی بجائے دہلی کو پائہ تخت بنا کر "حق بحقدار رسید" کا اصول طے فرمایا - جس سے تقسیم بنگال جو ایک طے شدہ مسئلہ بتایا جاتا تھا - شاہی لب کی ایک جنبش سے ہمیشہ کے لئے طے ہو گیا -

چنانچہ اس قرارداد کے بموجب (الف) آسام کا صوبہ ایک چیف کمشنر کے ماتحت کیا گیا - جسمیں سلہٹ - شیلانگ - چراپونجی - گوہٹی - ڈبرو گڑھ - لکھی پور - اور تیجپور کے اضلاع معہ ریاست منی پور شامل کئے گئے - جس کی آبادی ۵ لاکھ اور رقبہ ۵۶ ہزار مربع میل ہے +

(ب) صوبہ بنگال کو جسکی آبادی سوا چار کروڑ ہے - نئے انتظام کے مطابق ایک گورنر کے ماتحت کیا گیا - جسمیں کلکتہ - بارک پور - مرشد آباد - قاسم بازار - ندیا کے علاوہ ڈھاکہ اور چارٹ کے وہ اضلاع بھی شامل ہو گئے - جو پہلی تقسیم کے رو سے مشرقی بنگال میں جا چکے تھے - اور ڈھاکہ تقسیم مذکور کے مطابق صدر مقام قرار پا گیا تھا - لیکن انتظام میں اسکی خصوصیت جاتی رہی - البتہ لارڈ ہارڈنگ بہادر نے وہاں ایک یونیورسٹی کا قیام منظور فرمایا ہے +

(ج) علاوہ بریں بہار و اڑیسہ کا ایک نیا صوبہ قایم کر کے ایک الگ لفٹنٹ گورنر کے ماتحت کیا گیا - جسمیں پٹنہ - گیا - بھاگلپور - جمالپور کے بہاری اضلاع اور کٹک - پوری - بالاسور کے اڑیسوی اضلاع اور چھوٹا ناگپور کے رانچی و ہزاری باغ کے ضلعے شامل کئے گئے - مہر بھج کی بڑی ریاست اور چھوٹا ناگپور کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی اس صوبہ کے متعلق ہیں - جسکا صدر مقام بانکی پور - پٹنہ قرار پایا ہے - اس صوبہ کو شروع میں ہی اگزکٹو کونسل بھی دیدی گئی - جسمیں پہلے ہندوستانی ممبر آنریبل مہاراجہ سر رامیشور سنگھ بہادر آف دربھنگہ مقرر ہوئے - اس صوبہ کے لئے بھی بہار یونیورسٹی اور ہائیکورٹ منظور ہو چکا ہے +

۱۹- حضور ملک معظم نے ہندو مسلمانوں کے اس اتحاد کو جو حضور کی تشریف آوری پر قایم ہوا تھا - پسند فرما کر خواہش فرمائی - کہ ہماری یادگار میں اس وقت جس اتحاد کا ثبوت دیا گیا ہے - کاش وہ دائمی ہو جائے - چنانچہ حضور ملک معظم کے اس قابل قدر ارشاد نے ہندو و مسلمان لیڈروں پر پورا اثر کیا - اور اب وہ کوشاں ہیں کہ دائمی اتحاد کی تجاویز پر عمل کیا جائے - (۲۰) بہت سے لوگونکو اس دربار کی یادگار میں بیشمار سندات اور (۲۱) بیشمار درباریوں کو نقرئی و طلائی تمغہ ہائے دربار دئے گئے (۲۲) غربا کو دربار کے طفیل میں اچھی کھانے او کمبل ملے (۲۳) طلباء سکول کو ہر جگہ مٹھائی و تمغے تقسیم ہوئے - اور (۲۴) بہت سے لوگوں کو دربار کی بدولت محنت و مزدوری کا بھی اچھا موقعہ ملگیا -